



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

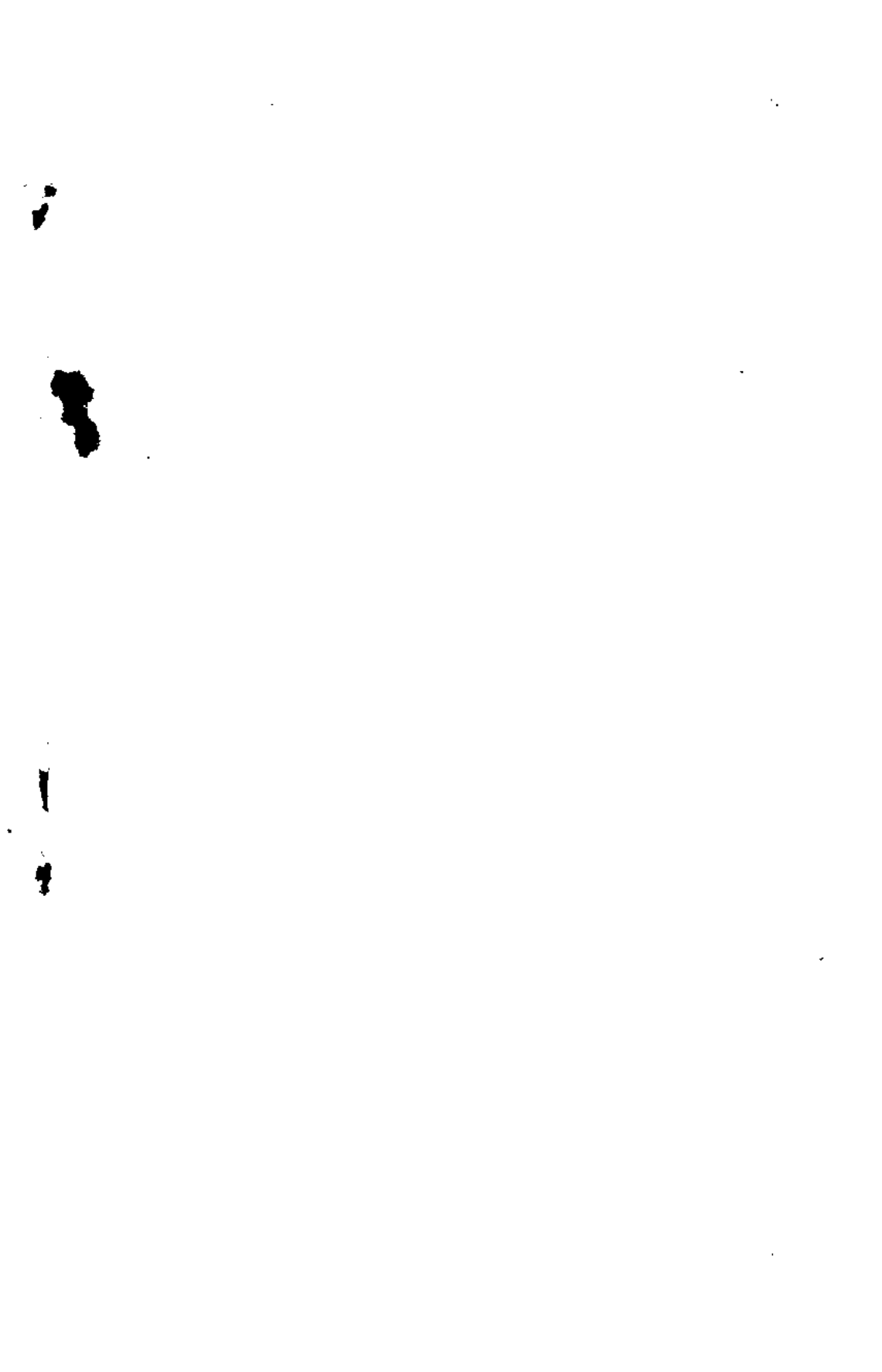
مباحثات 2004



پرہ 2، تعمیرات 3، محمد الہارک 4، پھر 7، منگل 8۔ جون 2004
(یوم الاربعاء، 13 یوم الخمیس، 14 یوم السبت، 15 یوم الاثنین، 18 یوم الثلثاء، 19 یوم الریح، 25-21)

چودھویں اسمبلی : پندرہواں اجلاس

جلد 15، (حصہ دوم) شماره جات 6 تا 10



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پندرہواں اجلاس

بدھ 2۔ جون 2004

جلد 15، شماره 6

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
761 -----	ایجنڈا	1-
763 -----	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	2-
	پواننٹ آف آرڈر	
	کراچی کے پرائمری اسکولوں کے ساتھ اعداد یکم متی کے نئے	3-
764 -----	دہشت گردی کے خلاف قرارداد مذمت کے لئے مہم	
	سوالیات (حکمران و کالونیز)	
765 -----	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	4-
798 -----	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایس کی میز پر رکھے گئے)	5-
826 -----	غیر نظائر زدہ سوال اور اس کا جواب	6-
	تعزیت	
828 -----	سابق رکن اسمبلی ایم بطیف منٹل کی وفات پر دعائے مغفرت	7-
	تجاریک استحقاق	
	قائد صدر بہاولپور کی جانب سے رکن اسمبلی	8-
829 -----	کی نامہ تر حراست (..... بحث جاری)	

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
832	ام۔ اس نثر ہسپتال ملتان کے اراکین اسمبلی کے بارے میں تحریک آمیز ریپارٹس	9
840	حکمران لاہور کے افسران کارکن اسمبلی سے توہین آمیز سلوک (۔۔۔ بحث جاری)	10
845	تحاریک التوائے کار فیصل آباد میں پنجاب لوکل گورنمنٹ (آکٹن آف کونیکشن رائٹس) کے قاعدہ 3 کی خلاف ورزی	11
852	گوجرانولہ سمیت پنجاب کے تمام ضلعوں میں گوشت کی قیمتوں میں روز افزوں اضافہ	12
853	لاہور میں روٹی، پنن اور گوشت کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافہ	13
854	صوبہ بھر میں جلی انڈویات کی سرعام فروخت	14
858	پوانٹ آف آرڈر زرعی اجناس کی غیر تسلی بخش قیمتیں	15
865	امن عامہ کی صورت حال پر بحث	16
871	قواعد کی معطلی کراچی کے ضلعوں سے اعمار یک جمعی کی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	17
880	قرارداد کراچی میں ہونے والی دہشت گردی کی مذمت اور ضلعوں کے ساتھ اعمار یک جمعی	18
881	امن عامہ کی صورت حال پر بحث (۔۔۔ جاری)	19

جمعرات '3- جون 2004

جلد 15، شماره 7

921 -----	20- ایجنڈا
922 -----	21- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
	پوائنٹ آف آرڈر
924 -----	22- ڈی۔ پی۔ او گجرات کے رویے کے خلاف وکلاء کی ہڑتال
925 -----	23- پوائنٹ آف آرڈر کی وجہ سے وقفہ سوالات کا صلیح
	سوالات (محکمہ ہتھی حکومت و دیسی ترقی)
929 -----	24- نگران زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
980 -----	25- نگران زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جوابین کی سیزر رکے گئے)
1006 -----	26- غیر نگران زدہ سوال اور اُس کا جواب
	رپورٹ (جو پیش کی گئی)
	27- مسودہ قانون 'مصلح اور محروم بچے پنجاب' ستمبر 2004
	کے بارے میں مجلس قائد برائے امور داغد
1007 -----	کی رپورٹ کا پیش کیا جانا
	توجہ دلاق نوٹس
	28- لاہور میں ریلز کورس پارک کے سامنے پولیس یونٹ
1011 -----	میں ذکیٹی، حکومتی کارروائی اور حقائق کی تحصیل
	تحریریک التوائے کار
	29- گورنور میں گوشت کی قیمتوں
1017 -----	میں روز افزوں اغلاف (۔۔۔ بحث جاری)
	پوائنٹ آف آرڈر
1031 -----	30- گندم کی بین الصوبائی تجارت پر پابندی

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو قواعد مظل کر کے زیر غور لایا گیا)	
1046	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کی قاعدہ 234 کے تحت مصلیٰ	31
1065	مسودہ قانون (ترمیم) نیومری ترقیاتی ادارہ صدرہ 2004	32
	جمعیۃ المبارک '4۔ جون 2004	
	جلد 15، شماره 8	
1069	ایجنڈا	33
1071	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	34
	پوانٹ آف آرڈر	
1072	ڈی۔ پی۔ او گجرات کے رویے کے خلاف	35
1074	پنجاب پارکونسل کی طرف سے ہڑتال کا اعلان	36
	قلیل المسئلہ سوال	
	سوالات (حکمر آہاشی)	
1079	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	37
1111	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوں کی میز پر رکھے گئے)	38
	تجاریک التوائے کار	
	رکن اسمبلی کی سلاش کردہ ترقیاتی سکیموں کے بجائے	
1149	رقم کا دیگر منصوبوں پر خرچ کیا جانا	39
1152	راولپنڈی میں گردہ فروشی کی تجارت کو فروغ	40
	ڈی۔ بی۔ خان کینال پر حلال نڈ سے حسین آباد روڈ	
1163	پہیلی کی نامکمل تعمیر	41
1169	تعلیم پر عام بحث	42

- قواعد کی معطلی کی تحریک
43۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد اضبط کار
صوبائی اسمبلی پنجاب کے کامدہ 234 کے تحت کامدہ
1188 ----- 32 اور 115 کو معطل کرنے کے لئے تحریک
- قرارداد
1189 ----- 44۔ ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ میں تاخیر
1190 ----- 45۔ تعلیم پر عام بحث (--- جاری)
- پیر 7۔ جون 2004
جلد 15، شمارہ 9
- 1205 ----- 46۔ ایجنڈا
1207 ----- 47۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
سوالات (محکمہ جات جنگل حیات اور ماہی پروری)
1209 ----- 48۔ تقییل اہست سوال اور اس کا جواب
1213 ----- 49۔ نطان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
1253 ----- 50۔ نطان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابوں کی میز پر رکے گئے)
- توجہ دلاف نوٹس
51۔ موضع ناوریں (بڈکان) کے قریب نارووال سے راولپنڈی جانے
والی بس ڈکیتی میں لاکھوں روپے نھن اور خواتین
کی بے حرمتی پر حکومتی اقدامات کی تفصیل
1274 -----
52۔ لاہور سندھ داس روڈ پر مجاہد فورس کی بے گناہ افراد
پر فائرنگ پر حکومتی کارروائی
1282 -----
پوائنٹ آف آرڈر
53۔ ڈاکٹر نذیر احمد ضلع ڈوگر رکن اسمبلی کی طیر خانوی
گرفخاری پر وضاحت
1287 -----

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
1290	حکمر ایکسٹرا اینڈ ایکشن میں بھرتیوں میں بے جا بگلی کے متعلق وزیر اور وپاریٹل سیکرٹری کے متعلقہ بیانات	54
	تجاریک استحقاق	
1299	گرفٹا ضلعی نائب ناظم گوبر انوار جناب گوہر زمان سے	55
	اراکین اسمبلی کو پولیس افسران کا ملاقات کرانے سے انکار	
	تجاریک التوانے کار	
1303	گوبر انوار حہر کے عوام کی واسا کے پانی سے عرومی	56
	پوائنٹ آف آرڈر	
1311	ہاکی سٹیڈیم، فیصل آباد کا جنجب سپورٹس بورڈ کو زرانفر کیا جانا	57
	تجاریک التوانے کار	
1315	ڈکنوریہ اسپتال بہاولپور میں بچوں کی سرجری کی مشینری	58
	خراب ہونے کا مدشہ	
1317	لاہور میں جنجب اسپتال سوشل سکیورٹی کے ادارے	59
	کی بر ایویٹ، ہیلتھ کنٹری میں مٹھی	
1318	ٹی۔ ایم۔ اے فیصل آباد کی جانب سے بیہر	60
	فڈز کے ٹینڈروں کی مٹی	
	سرکاری کارروانی	
	مسودہ قانون (جو زہر غور لایا گیا)	
1326	مسودہ قانون محتاج و محروم بچے، جنجب مسودہ 2(10)4	61
	بیحث	
1352	اسن ماسرہ عام بحث (۔۔۔ جاری)	62

منگل، 8 جون 2004

جلد 15، شماره 10

- 1425 ----- 63- ایجنڈا
- 1427 ----- 64- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
پوائنٹ آف آرڈر
- 1428 ----- 65- سرکاری ہسپتالوں کے مریضوں کے نئے ادویات کی عدم دستیابی
سوالیات (محکمہ امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویژن)
- 1434 ----- 66- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- 1463 ----- 67- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
- 1492 ----- 68- اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت
پوائنٹ آف آرڈر
- 1499 ----- 69- محکمہ ایکسٹرا اینڈ فلکیشن میں بھرتیوں میں بے مناسبتی کے متعلق
وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کے صحافیوں کے سوالیہ نام (جاری)
- 70- تحاریک استحقاق
بورسے والا میں رکن پنجاب اسمبلی ڈاکٹر نذیر احمد عرف منو ڈوگر
کے خلاف حکومت کی بار بار بلا جواز کارروائی
- 1508 ----- 71- ایس۔ ایچ۔ اوتھارہ صدر لوہراں کارکن اسمبلی سے نامناسب رویہ
پوائنٹ آف آرڈر
- 1523 ----- 72- ٹیکنیکل ایجوکیشن اداروں میں بھرتیاں
تحاریک التوائے کار
- 1524 ----- 73- بھلوں اور سبزیوں پر کرم کش ادویات کا سپرے (جاری)
- 1527 ----- 74- لاہور میں پنجاب اسپلٹرز سوشل سکیورٹی کے ادارے
کی پرائیویٹ ہیلتھ کنسنٹی میں منتقلی (جاری)
- 1541 -----

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

1549	-----	مسودہ قانون (ترمیم) برائے زرعی یونیورسٹی راولپنڈی صدرہ 2004	- 75
1552	-----	مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ صوبائی محتسب پنجاب صدرہ 2004	- 76
1558	-----	مسودہ قانون برآمدہ تعدد صدرہ 2004	- 77
1568	-----	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	- 78
		انڈیکس	- 79

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2 - جون 2004

1 - سوالات (مکمل و کالونیز)

(i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(ii) غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

2 - سرکاری کارروائی

امن عامہ پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس)

بدھ 2 - جون 2004

(یوم الاربعاء 13 - ربيع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 41

منٹ پر زیر صدارت جناب سیکر چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَيْطِنِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَلٰكِن

سَاَلْتَهُمْ مِّنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

لَیَقُولُنَّ اِنَّ اللّٰهَ غَآلِیٓ بُرْهٰنٌ ۝۱۰۱ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ

مِّنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ اِنْ اَشَاءَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۱۰۲ وَلٰكِن

سَاَلْتَهُمْ مِّنْ نَّزْلِ مِنَ السَّمٰوٰتِ مَآءً فَاَنْحِیَابِهٖ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ

مَوْتِهَا لَیَقُولُنَّ اِنَّ اللّٰهَ قَلِیْلٌ عَلٰی اَكْثَرِهِمْ لَآ یَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۳

وَمَا هٰذِکَ الْحٰیوٰةُ الدُّنْیَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۝۱۰۴ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

لَاحْسَبُ الْحٰیوٰانَ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۵

سورة العنکبوت آیات 61-64

اور اگر ان سے پوچھا کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ اور سورج اور چاند کو کس نے (تھما رکھا) زمین کو کس نے دنگے دھانے۔ تو پھر یہ کہہ لے گا کہ میں نے «ہاں ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراغ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیٹک دہا بریز سے واقف ہے» اور اگر تم ان سے پوچھا کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا تو کہہ دنگے دھانے۔ کہ دو کہ دھاکا نگر ہے لیکن ان میں اکثر نہیں کہتے «اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تھکا ہے اور (بہت سی) زمین کی (کا حکم) تو آخرت کا حکم ہے۔ کاش یہ (لوگ) سمجھتے»

وما علینا الالبلاغ ۝

جناب سپیکر، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اب وقتہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈا پر محکمہ مال اور کالونیز سے متعلق سوالات پوچھیں جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

کراچی کے پرامن لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے
دہشت گردی کے خلاف قرارداد مذمت کے لئے پیشرفت

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس ہاؤس میں کل بھی کراچی کے حوالے سے بات ہوئی تھی۔ آج صبح جو میں خبریں سن کر آیا ہوں ان میں انیورٹ کا زمینل نمبر 1 فوری طور پر غلطی کروا لیا گیا ہے کیونکہ وہاں پر دہشت گرد حملہ کرنے والے ہیں۔ اس صورتحال میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ ہے کہ ہم مل کر consensus پیدا کر کے کوئی قرارداد لائیں۔ ہم حکومت پنجاب سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بتانے کہ کون لوگ دہشت گرد ہیں اور وہ کون لوگ ہیں جو کراچی کے امن کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں؟ حکومت ان کے نام اور اس صورتحال کے بارے میں لوگوں کو بتانے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اس ملک پاکستان کے دشمن کون ہیں؟ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گا کہ آج اس کی مذمت کے لئے بھی اور کراچی کے پرامن لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے بھی ہر صورت قرارداد متفقہ طور پر پاس ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تو میں نے کل بھی گزارش کی تھی کہ ہم انشاء اللہ تعلق متفقہ طور پر قرارداد لے کر آئیں گے لیکن جہاں تک کراچی کے حوالے سے ساتھ اظہار ہمدردی کا تعلق ہے اور دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کا تعلق ہے تو وہ کل بھی ہم نے

کی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر فورم پر ہم یہ مذمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ رہی بات یہ کہ جیسا انہوں نے فرمایا کہ حکومت پنجاب سے اس بات کا مطالبہ کریں گے کہ ان کے نام جانے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعتاً تو کراچی میں ہو رہے ہیں اور ناغوشگوار واقعتاً ہیں۔ ہم ان کی مذمت بھی کر رہے ہیں تو بجائے اس کے کہ ہم حکومت پنجاب پر اس کا بوجھ ڈالیں یہ ہمارے متعلق نہیں ہے لیکن حکومت سندھ سے بھی ہمیں اظہار ہمدردی ضرور کرنا چاہتے اور ان سے ان واقعات کی مذمت کرنی چاہئے۔ میں آج ہی کسی وقت آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ آج لاہ اینڈ آرڈر پر عام بحث ہے۔ اس دور ان ہم کسی وقت بھی آپس میں وہ حتمی طور پر قرارداد لے آئیں گے۔

سوالات (محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ یہ سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، بیگم رحمانہ جمیل

صاحبہ

بیگم رحمانہ جمیل، میرا سوال نمبر 133۔

جناب سیکرٹری، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

بیگم رحمانہ جمیل، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور میں گرداور اور نانٹ تحصیلداروں کی تعیناتی

*133، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

ضلع لاہور میں سال 1990 تا سال 2002 تک کتنے گرداور اور نانٹ تحصیلدار تعینات رہے۔

ان کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں۔ مذکورہ عرصہ میں تین سال سے

زائد عرصہ تک ایک ہی جگہ تعینات رہنے والے اہلکاروں کے نام، عمدہ اور موجودہ تعیناتی

بیان فرمائیں نیز ان اہکاروں کی ٹرانسفر نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں۔ کیا حکومت ایسے اہکاروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

ضلع لاہور میں سال 1990 تا سال 2002 تک 47 گرداور اور 59 نائب تحصیلدار تعینات رہے۔ گرداور اور نائب تحصیلدار ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی جھنڈی (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ذکورہ عرصہ میں کوئی بھی گرداور/نائب تحصیلدار اپنے سرکل اور ایک ہی جگہ عرصہ تین سال سے زائد تعینات نہ رہا ہے۔ کوئی بھی اہکار عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ تعینات نہ رہا ہے اس لئے کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

بیگم رحمانہ جمیل، جناب سپیکر! جو سوال میں نے کیا ہے وہ سال 1990 تا 2002 تک کتنے گرداوروں اور نائب تحصیلدار ان کے بارے میں ہے۔ اس کا میں نے عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کے بارے میں پوچھا ہے لیکن جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے اس میں 59 نائب تحصیلدار ان اور 47 گرداوروں کے عہدوں کے بارے میں تو بتا دیا ہے لیکن نہ تو ان کے گریڈ کا بتایا گیا ہے اور نہ ہی موجودہ تعیناتی بتائی گئی ہے بلکہ یہ لکھا گیا ہے کہ 'out of Lahore District' میں سمجھتی ہوں کہ یہ جواب نامکمل ہے۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر مال!

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا تھا کہ کیا تعیناتی تین سال سے زائد کسی اہکار کی ہے؟ بخاری، گرداور، نائب تحصیلدار تو جواب وضاحت سے بتا دیا گیا ہے کہ کسی کی تعیناتی تین سال سے زائد نہ ہے۔

جناب سپیکر، محترم! جواب تو بڑا واضح ہے۔ آپ کا سوال تھا کہ لاہور کے اندر کسی ہٹواری، گرداور اور نائب تحصیلدار کی تعیناتی تین سال سے زائد عرصہ تو نہیں ہے؟ جواب میں بتا دیا گیا ہے کہ کسی کی بھی تعیناتی تین سال سے زائد نہ ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل: جناب سپیکر! گریڈ کے بارے میں نہیں بتایا گیا؟

جناب سپیکر: محترمہ گریڈ چاہے کوئی بھی ہو لیکن انہوں نے یہ کہا ہے کہ کوئی تحصیلدار، گرداور یا ہٹواری تین سال سے زائد عرصہ تک لاہور میں تعینات نہیں رہا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب کے پاس نائب تحصیلدار، گرداور اور ہٹواری کے حوالے سے administrative powers ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے کیا ضمنی سوال پوچھا ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! کیا حکومت پنجاب کے پاس نائب تحصیلدار یا گرداور کو تعینات یا ٹرانسفر کرنے کے انتظامی اختیارات ہیں؟

وزیر مال، ریلیف و اہمائل اراضی، جناب والا! set up کچھ اس طرح سے ہے کہ ضلعی حکومت کا ناظم اپنے ضلع کے اندر ان کی ٹرانسفر کر سکتا ہے اور اگر ہم چاہیں تو ہم یہاں سے directions بھیجتے ہیں اور وہ تعمیل کرتے ہیں یعنی ہم بھی کر سکتے ہیں۔ set up کے لحاظ سے ہٹواری، گرداور اور نائب تحصیلدار کی ٹرانسفر within district ای۔ ڈی۔ او (آر) کرتا ہے لیکن ای۔ ڈی۔ او (آر) چونکہ ہمارے ماتحت ہے، ہم اس کو direction بھیجتے ہیں تو وہ ہمارے کہنے پر بھی ٹرانسفر کرتا ہے۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب! ان کا جواب یہ ہے کہ اتھارٹی تو ای۔ ڈی۔ او (آر) ہے۔ خواہ وہ ناظم کے کہنے پر یا وزیر ریونیو کے کہنے پر کر دے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے۔ نئے set up کے تحت 'devolution' نے حکومت پنجاب کی ساری powers سلب کر لی ہیں۔ یہ بات تو ہم روزانہ اس floor پر کرتے

ہیں۔ میں محکمہ تعلیم سے متعلق ایک پٹھی لایا ہوں۔ چیف منسٹر کے directive پر ناظم نے کلمہ 'کرا' تحریری طور پر کہا کہ چونکہ ان کی ٹرانسفر کرنا میرا صوابدیدی اختیار ہے لہذا میں وزیر اعلیٰ کے احکامات کو نہیں مانتا۔ ایسا تو روز ہو رہا ہے۔ انہوں نے یہ تو کہہ دیا ہے کہ ہم 'ٹواری' گرد اور یا نائب تحصیلدار کی direct transfer نہیں کر سکتے۔ ای۔ ڈی۔ او (آر) جو کہ حکومت پنجاب کے ماتحت ہے وہ کرتا ہے۔ ای۔ ڈی۔ او (آر) ضلع میں کس کے ماتحت ہے وہ ناظم کے ماتحت ہے۔ اگر حقائق سامنے آئیں گے تو لوگوں کو وضاحت ہوگی، ہمیں معلوم ہوگا کہ کون لوگ کس جگہ powerful ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے؟

وزیر مال 'ریلیف و اشتغال اراضی، جناب والا ای۔ ڈی۔ او (آر) کو نہ تو ضلع ناظم بھرتی کر سکتا ہے نہ ہی ٹرانسفر اور نہ ہی اسے suspend کر سکتا ہے۔ یہ سب کچھ صوبائی حکومت کرتی ہے۔ جب IDCO اس کی ACR لکھتا ہے تو ناظم صرف اس کو counter sign کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی دخل نہیں ہے۔ 'ٹواری' گرد اور نائب تحصیلدار کو ٹرانسفر کرنے کی powers ای۔ ڈی۔ او (آر) کے پاس ہیں۔ نائب تحصیلدار کو out of district ٹرانسفر بورڈ آف ریونیو کرتا ہے، کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ ای۔ ڈی۔ او (آر) براہ راست ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی اور محکمہ ریونیو کے ماتحت ہے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ آپ کا ضمنی سوال کسی حد تک relevant نہیں ہے۔ آپ کا مقصد اس نظام پر نکتہ چینی کرنا ہے۔ وہ آپ کسی اور وقت کر لیجئے گا کیونکہ اس وقت وقفہ سوالات ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! وزیر مال نے جو جوابات دینے ہیں میں اگر انہیں سچ کہوں تو پھر میں ایک بات ضرور عرض کروں گا کہ حکومت پنجاب کا کوئی وزیر اس ایوان کے اندر میرا چیلنج قبول کرے۔ میں وزیر مال صاحب کو ایک 'ٹواری' کا نام دیتا ہوں۔ یہ ان کا تبادلہ کروادیں۔ اس کے علاوہ بھی کوئی دوسرا وزیر یہ کہتا ہے کہ میں اپنے محکمہ پر مکمل اختیار رکھتا ہوں تو میں اس

کے محکمہ کے آدمی کا نام دیتا ہوں وہ اسے تبدیل کروا کے دکھادیں۔

جناب صہبت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اصغر گجر صاحب سے یہ کہوں گا کہ کام کروانے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! اس سے اچھا اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے؛ میں ایوان کے اندر وزیر موصوف کو ایک نام دے رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ وہ ان کا تبادلہ کروا کر دکھادیں۔ اس کے علاوہ بھی جو وزیر یہ کہے کہ اس کا اپنے محکمہ پر کنٹرول ہے تو میں اسے بھی اس کے ادنیٰ سا ملازم کا نام دیتا ہوں، کرہنت اور بددیانت آدمی کا نام دیتا ہوں۔ وہ اسے ٹرانسفر کروا کر دکھادیں۔ میں وزیر مال صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ "یونس پٹواری" جو کہ چوہدرہ کے اندر تعینات ہے کو تبدیل کر کے دکھادیں۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کروں گا اور یہ بھی مان لوں گا کہ واقعی ان کے پاس اقتیارات ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! وزیر موصوف نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ کچھ تبادلے ایسے ہیں جو کہ ہماری directions پر ہو جاتے ہیں جبکہ کچھ ایسے ہیں جو کہ ناظمین کے کہنے پر ہوتے ہیں۔ میں ممکن ہے کہ اس پٹواری کا تبادلہ ناظم کے کہنے پر ہونا ہو۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرے بھائی نے جنرل ریٹائرڈ دے دینے ہیں کہ کوئی وزیر کھڑا ہو کر کہے کہ میرے محکمہ کے اوپر میری gnp ہے تو میں انہیں چیلنج دیتا ہوں کہ مجھے جانیں، میرے محکمہ کے متعلق جانیں میں دیکھتا ہوں کہ کون میرے احکامات نہیں مانتا؟ یہ بات کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگلو: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال کیا تھا انہوں نے اس کی تائید کی ہے۔ صرف یہ ہوا کہ کلن اس طرف سے 'سید سے طریقے سے پکڑا جاتا ہے لیکن انہوں نے اس طرف سے پکڑ لیا ہے۔ پکڑا انہوں نے کلن ہی ہے۔ میں نے ان سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ کے پاس ایسے انتظامی اقتیارات ہیں کہ آپ انہیں تبدیل کر لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، نہ ہم نائب تحصیلدار کو تبدیل کر سکتے ہیں نہ گروا اور نہ ہی پٹواری کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہیں ہم

directions دے سکتے ہیں، سفارش کر سکتے ہیں اور پھر آخر میں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ صرف نکتہ چینی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نکتہ چینی نہیں ہے۔ یہ روزمرہ کے ایسے مسائل ہیں جو ہمیں پیش آتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو پیش آتے ہیں۔ ہم یہاں ہاؤس میں انہیں اس لئے highlight کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ہمیں اور ہمارے دوستوں کو معلوم ہو سکے۔ یہ وزراء ہیں، اپنے اپنے محکموں کے انچارج ہیں لہذا یہ یہاں ہمیں explain کریں۔ ہمارا مقصد قلمی طور پر ان کی تنقید کرنا نہیں ہوتا، ان پر نکتہ چینی کرنا نہیں ہوتا۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری عبدالغفور خان: جناب سپیکر! ایک بٹواری کا نام اصغر علی گجر صاحب نے دیا۔ میں ان کی بات کو ذرا سا آگے بڑھاؤں گا۔ میرے اپنے ہی گاؤں کے ایک بٹواری نے ایک خسرہ کی دو فرسوں جاری کی ہیں جو کہ اس وقت میری جیب میں ہیں۔ وہ اتھانی کرپٹ آدمی ہے۔ اس کے خلاف جگہ جگہ پر درخواستیں دی گئی ہیں، میں ذاتی طور پر بار بار تہہ پای۔ ڈی۔ او (آر) اور دوسرے حکام کے پاس گیا ہوں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ اصغر علی گجر صاحب واقعی درست کہتے ہیں کہ ان وزراء کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس میں ضمنی سوال کیا ہے؟ یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں بنتا۔ آپ relevant رہتے ہوئے سوال کریں۔

چودھری عبدالغفور خان: جناب سپیکر! سوال تو نہیں بنتا لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو کرپشن ہو رہی ہے اس جانب وزیر صاحب کو خصوصی طور پر توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب نے سن لیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ جی، کاٹھہ صاحب!

جناب تنویر اشرف کاٹھہ: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ ٹرانسفر پالیسی کیا ہے؟ کس پالیسی کے تحت ٹرانسفر ہوتی ہے یا کتنی ہے؟ اس کی وضاحت فرمادیں۔
سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید ناظم حسین شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن عبدالغفور صاحب کا گو ضمنی سوال نہیں بنتا مگر آپ اور وزیر مال صاحب یہاں پر موجود ہیں۔ ہم سب کا مقصد اس معاشرے کی اصلاح اور ترقی ہے۔ کسی معاشرے کی اصلاح اور ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ کرپشن پر کنٹرول نہ ہو۔ انھوں نے ایک واضح بات کی ہے کہ ایک حشرہ کی دو فردیں جاری ہوتی ہیں تو آپ اس پر وزیر مال صاحب کو ہدایت کریں کہ وہ اس معاملے کی انکوائری کروائیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ وقفہ سوالات ہے۔ اس میں کوئی ضمنی سوال اصل سوال سے relevant ہی ہونا چاہئے۔ تاہم اگر کسی بنواری کے متعلق کوئی شکایت ہے یا وہ کہتے ہیں تو معزز رکن سے میری گزارش ہے کہ وہ چیمبر میں جا کر وزیر صاحب کو مل لیں، ساری صورت حال سے وزیر صاحب کو آگاہ کریں۔ میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ ان کی شکایت کا ازالہ ہونا چاہئے۔

سید ناظم حسین شاہ: ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ وزیر صاحب اس بات کی انکوائری کروانے کی یقین دہانی کروادیں۔

جناب سپیکر: چودھری عبدالغفور صاحب! آپ وزیر صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں۔ کانزہ صاحب! آپ کا کیا سوال تھا؟

جناب تنویر اشرف کانزہ، جناب سپیکر! ٹرانسفر پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مال!

وزیر مال: ریٹیف و ایشیال اراضی، ٹرانسفر پالیسی یہ ہے کہ ایک آدمی کو ایک جگہ عرصہ دو یا تین سال رہنے دیا جائے لیکن ایڈمنسٹریٹو گرائونڈ یا کوئی شکایت آجانے، جیسے ابھی آپ نے سنی تو ہم اس کو ٹرانسفر کر دیتے ہیں یا اس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں تاکہ جن لوگوں کی شکایت ہے، انھیں ریٹیف ملے۔ یہ جنرل ٹرانسفر پالیسی ہے جو ہر محکمے پر apply ہوتی ہے کہ آدمی کو ایک جگہ پر دو سال کام کرنے دیا جائے تاکہ اس کے کام کا پتہ چلے۔

جناب سپیکر، جی، شکر۔ اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی محکمہ مال سے ہی متعلقہ ہے۔ میرے حلقے بلکہ میری یونین کونسل کا بنواری جسے تبدیل ہونے تقریباً دو ماہ سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ نیا بنواری آیا ہے۔ پہلے تو ایک ماہ تک اس نے چارج ہی نہیں دیا پھر ای۔ ڈی۔ او (آر) نے تالا کھلوا کر اسے چارج لے کر دیا لیکن پہلا بنواری محکمہ مال کا تمام ریکارڈ لے کر بھاگ گیا ہے جن میں رجسٹریاں، جلدیں، روزنامچہ وغیرہ شامل ہیں اور ابھی تک وہاں proper طریقے سے کام نہیں ہو رہا۔ میں نے اپنے بھائی چودھری اقبال صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ کم از کم اس بنواری سے سارا ریکارڈ تو واپس دلائیں تاکہ میری یونین کونسل میں کام شروع ہو سکے۔

جناب سپیکر، آپ بھی منسٹر صاحب کو ان کے جیمبر میں مل لیجیے لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی، محترم! آپ سوال کا نمبر پکاریں۔

بیگم رحمانہ جمیل، سوال نمبر 134۔

پٹوار خانہ ہربنس پورہ لاہور میں منتقلات کی تفصیل

*134، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

پٹوار خانہ ہربنس پورہ لاہور میں سال 1990 سے سال 2002 تک جو انتقال جعلی ہونے کی وجہ سے خارج ہونے ان کے مالکان اراضی کے نام متعلقہ بنواری کا نام اور محکمہ ہڈانے جعلی انتقال کا اندراج کرنے والے متعلقہ بنواری، گرداور، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کے خلاف جو کارروائی کی اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟
 بیگم رحمانہ جمیل، جناب والا! میری گزارش ہے کہ وزیر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔
 جناب سپیکر، جی، وزیر مال اس کا جواب پڑھ دیں۔
 رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا مناء اللہ خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔
 رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ اختیار ممبر کے پاس نہیں ہے
 کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے یا پڑھ دیا جائے۔ یہ اختیار Chair
 کے پاس ہے کہ وہ جواب کو دیکھے۔ اگر جواب lengthy ہے تو اسے پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے اور
 اگر precise ہے تو منتر سے کہا جائے کہ وہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر، آپ کی بات ٹھیک ہے کہ اختیار تو میرا ہی ہے لیکن اگر Chair معزز رکن سے پوچھ
 لے تو اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔ اگر معزز ممبر کہیں کہ جواب پڑھ دیا جائے تو اس میں
 کوئی قباحت نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، لیکن Chair کو اپنا یہ اختیار استعمال کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر
 جواب lengthy ہے تو اسے پڑھا ہوا ہی تصور کر لیا جائے تاکہ وقت بچ جائے۔
 جناب سپیکر، اگر معزز رکن کہیں کہ اسے پڑھ دیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگر
 میں فیصلہ کرنے سے پہلے عمرک سے پوچھ لوں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر معزز رکن نے اپنے سوال کا جواب خود نہیں پڑھا اور ضمنی
 سوال تیار نہیں کئے اور وزیر کے پڑھنے کے بعد تیار کرنے ہیں تو پھر وقفہ سوالات کا کوئی کاغذ
 نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جی، وزیر مال!

وزیر مال 'ریلیف و اشتغال اراضی، جناب سیکرٹری انا صاحب! ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن سوال کا جواب پڑھنے سے سارے ہاؤس کو بھی پتا لگ جاتا ہے کہ یہ کیا جواب ہے اور ہماری بھی تھوڑی سی revision ہو جاتی ہے کہ جب ضمنی سوال آتے ہیں تو ذہن میں تھوڑی سی بات ہوتی ہے اور صحیح جواب دیا جاسکتا ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
جناب سیکرٹری، جی 'پڑھ دیں۔

وزیر مال 'ریلیف و اشتغال اراضی، سال 1990 تا 2002 تک موضع ہرنس پورہ میں تین انتظامات جعلی ابوگس تھے جن کے نمبر ان 5987-5986-5956 ہیں۔ بوگس اجلی ہونے کی بناء پر حکم کلکٹر بندوبست ضلع لاہور مورخہ 8-9-2002 کے تحت خارج ہوئے۔ ان انتظامات کے مالکان نواب پرویز افتخار وغیرہ پسران نواب افتخار اور محمد صلیف ولد علم دین جس کے بعد میں وراثت انتقال درج ہو کر بحق جمید اختر وغیرہ مالکان قائم ہوئے۔ جعلی ابوگس انتظامات رحمت علی پٹواری محمد اہمرگداور اور ریاست علی 'نائب تحصیلدار کے نام سے منسوب کئے گئے ہیں۔ مگر انتقال وراثت محمد انور پٹواری نے درج کر کے منظور کر لیا۔ فہرست مالکان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(اس مرحلے پر کسی معزز قانون رکن کے موبائل فون کی کھنٹی بھی)

جناب سیکرٹری، معزز اراکین سے گزارش ہے کہ پلیز! اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ محترمہ اپنا فون بند رکھیں اگر سننا ہے تو لابی میں تشریف لے جائیں۔

وزیر مال 'ریلیف و اشتغال اراضی، انتقال نمبر 5986، 5956 اور 5987 فرضی الاٹمنٹ جو خود ساتھ تیار کر کے ریکارڈ میں شامل کئے گئے سالم رقبہ 176 کنال انتقال نمبری 5956 تبدیل حقوق ملکیت بحق جمید افتخار وغیرہ پسران نواب افتخار خان کے نام منظور ہوا جو کہ آئندہ 164 عدد انتظامات پر مختلف لوگوں کو فروخت کر دیا۔ تفصیل انتقال وار شامل ہے۔ انتظامات تبدیل ملکیت مع بعد بیع کے انتظامات حکم سیکرٹری S&R مورخہ 30-10-2002 خارج ہو چکے ہیں

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری وزیر مال کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

جناب سیکرٹری، منسٹر صاحب! آپ کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

وزیر مال، ریلیف و ایشٹل اراضی، جناب والا! رانا صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں latest جواب دے رہا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، میں بھی ٹھیک ہوں اور آپ بھی ٹھیک ہیں تو پھر Chair غلط ہے؟

جناب سینیٹر، رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! یہ تو میرے والی کاپی میں بھی نہیں ہے۔ جو۔ بجنڈا ایوان میں تقسیم کیا گیا ہے کیا آپ اس سے پڑھ رہے ہیں؟

وزیر مال، ریلیف و ایشٹل اراضی، جناب والا! پہلا جواب پرانا تھا تو میں نے ان کو latest position کے لئے کہا تھا۔ اب میں latest position بتا رہا ہوں۔

جناب سینیٹر، جو جواب اب بجنڈے پر ہے وہ پڑھ دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سینیٹر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سینیٹر! کل بھی یہ بات ہوئی تھی کہ وزراء نے سوالات کو update کر کے ایوان میں جانا ہے۔ اگر اس سوال کا جواب update ہوا ہے تو اس پر ضمنی سوال کے لئے اس کی نقل فراہم کرنا اراکین اسمبلی کا ایک حق ہے۔ اب جو منسٹر صاحب پڑھ رہے ہیں ان کو خود سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں؟

جناب سینیٹر، اگر update ہوا ہے تو ضمنی سوال کا جواب دیتے وقت بتائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! latest answer کے بعد ہی ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے تو ہمیں پتہ ہی نہیں کہ یہ پڑھ کیا رہے ہیں؟

جناب سینیٹر، منسٹر صاحب! جو آج کی answer sheet پر جواب ہے آپ صرف وہ پڑھیں۔ جب ضمنی سوال آئیں گے تو پھر آپ اس کی مدد سے جواب دے سکتے ہیں۔

وزیر مال، ریلیف و ایشٹل اراضی، جلی ابو گس انتخابات کرنے والے اہلکاروں کے خلاف محکمہ اپنی کوشش کو بروئے...

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! اس میں تو ج (ج) ہے ہی نہیں۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب والا! ہے۔

جناب سپیکر، روکڑی صاحب! اس میں صرف ایک ہی ج (الف) ہے۔ اس کا جواب بھی ایک ہی ج (الف) میں ہے۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب والا! جو چیز ایک سال پہلے لکھی گئی ہے وہ پڑھوں یا

latest پڑھوں؟

جناب سپیکر، ضمنی سوال آنے کا تو پھر آپ latest جواب سے مدد لے سکتے ہیں۔

جناب جمائزب امتیاز گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز! انہیں جواب پڑھنے دیں۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، سال 1990 تا 2002 موضع ہرنس پورہ میں تین انتخابات جلی تھے۔

رانا منام اللہ خان، کیا جواب دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا ہے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، تو کیا کروں؟

جناب سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔ روکڑی صاحب پڑھیں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جانے اور

ضمنی سوالات کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

سال 1990 تا 2002 تک موضع ہرنس پورہ میں تین انتخابات جلی ابو گس تھے جن کے

نمبران 5986-5987-5956 ہیں۔ ابو گس اجملی ہونے کی بناء پر حکم کلکتہ بند و بست

ضلع لاہور مورہ 2002-8-9 کے تحت خارج ہونے۔

ان اشغالات کے ملاکن نواب پرویز افتخار وغیرہ پسران نواب افتخار اور محمد منیف ولد معلم دین جس کے بعد میں وراثت اشغال درج ہو کر بحق مہمید اختر وغیرہ ملاکن قائم ہوئے۔ جملی/بوگس اشغالات رمت علی ہنواری محمد اظہر گردادر اور ریاست علی نواب تحصیلدار کے نام سے منسوب کئے گئے ہیں۔ مگر اشغال وراثت محمد انور ہنواری نے درج کر کے منظور کرایا۔ فہرست ملاکن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جملی/بوگس اشغالات کرنے والے اہلکاران کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن کو بروئے پیشی نمبر 600 مورخہ 14-11-2002 منجانب مہتمم بندوبست تحریر کر دیا گیا ہے جس کی انکوٹری امتیاز احمد خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹی کرپشن کے پاس زیر سماعت ہے۔

جو اشغالات بذریعہ تبدیل حقوق ملکیت درج ہو کر خارج ہوئے۔ ان الامیان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر نمبر 793/2002 مورخہ 22-11-2002 تھانہ شمالی چھاؤنی درج کروائی گئی ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

علاوہ ازیں اہلکاران کے خلاف محکمہ خود بھی انکوٹری کر رہا ہے تاکہ غلط اہلکاران کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری! میں سمجھتا ہوں کہ روکھڑی صاحب ہمارے ساتھ سڈش کر رہے ہیں کہ اتنا لمبا جواب پڑھوں گا اور ان کا سارا وقت سوالات ختم ہو جانے کا اور ہم ان سے ضمنی سوال نہیں کر سکیں گے۔ اب میں ان سے ضمنی سوال کرتا ہوں۔

جناب سیکرٹری، جی!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری! اللہ کا شکر ہے کہ انھوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ جو تین بوگس اشغالات ہونے تھے ہم نے وہ خارج کر دیئے ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ ہم نے

اپنی کرپشن کو بھی کیس بھیجا ہے۔ ہم نے محکمہ کلاروائٹی بھی کی ہے۔ ان کے پاس تاریخ وصولی 2003-3-27 ہے۔ یہ تو ویسے ہی ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور اس واقعہ کو تو دو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے جو جعلی انتقال ہونے تھے۔ میرا ان سے یہ ضمنی سوال ہے کہ محکمے نے ان کے خلاف جو کلاروائٹی کی تھی جسے تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اس انکوائری کا کیا بنا؟

جناب سپیکر، وزیر مال!

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب والا! جو latest پوزیشن ہے وہ میں ان کو جانتا ہوں انتقال نمبر 86/87 تبدیل حقوق ملکیت بابت رقبہ 15 کنال 15 مرے فرضی اور جعلی تیار کر کے ریکارڈ میں شامل کر دینے اور اس بنا پر فرضی الٹی محمد منیف ولد علم دین اور بعد میں محمد منیف نے انتقال نمبر 10738 پر سالم رقبہ 15 کنال 15 مرے بحق ملک محمد اسلم وغیرہ کو بیچ کر دیا۔ محمد اسلم وغیرہ نے اس رقبہ پر رہائشی سکیم بنا کر بعد 36 اشغالات پر جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے مختلف لوگوں کو رقبہ تعدادی 9 کنال 16 مرے بیچ کر دیا۔

جناب سپیکر، روکڑی صاحب ان کا سوال یہ ہے کہ جو جعلی اشغالات ہونے اور اس کی انکوائری ہونی اور اس میں جو لوگ guilty قرار دیئے گئے ان کے خلاف کیا کلاروائٹی ہوئی؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب والا! اسی کی تو روئیداد جتا رہا ہوں۔ وہ محمد انور پٹواری بھی خود بن گیا، نائب تحصیلدار بھی خود بن گیا، گرد اور بھی خود بن گیا۔ یعنی پٹواری اور نائب تحصیلدار کا کام محمد انور پٹواری نے خود کیا اور اشغالات پاس کر دیئے۔

جناب سپیکر، نہیں، ان کے خلاف کیا ایکشن ہوا؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب والا! محکمے نے محمد انور پٹواری کا کیس محکمہ اپنی کرپشن کو دیا اور وہ اس وقت جیل میں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں نے تو یہ سوال ہی نہیں پوچھا یہ تو جواب میں بھی کہا ہے کہ ہم نے اس کے خلاف کیس اپنی کرپشن کو بھیج دیا۔ میں جواب کی آخری سطر پڑھ دیتا ہوں کہ،

”غلاہ ازیں ابکاران کے خلاف محکمہ خود بھی انکوائری کر رہا ہے تاکہ غلط
ابکاران کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔“

جناب والا میرا ضمنی سوال تو یہ تھا کہ محکمے نے از خود اس کے خلاف کیا کارروائی کی؟ اس کو تقریباً دو
سال ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر، وزیر مال!

وزیر مال، ریفیٹ و اشتغال اراضی، جناب والا میں جانتا رہا ہوں کہ محکمہ اپنی کرپشن میں اس کے
خلاف کیس بھیجا گیا جس کی وجہ سے وہ جیل میں چلا گیا ہے۔ اس کے خلاف ایف۔آئی۔ آر بھی
درج ہو چکی ہے اور محکمہ اپنی کرپشن والے اس کی انکوائری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ محکمہ اپنی کرپشن والے اب اس کی انکوائری وغیرہ کر رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا روکھڑی صاحب کو چاہئے تھا کہ محکمے نے اپنی کرپشن کو جو کچھ
لکھا ہے وہ ان کو بھی جلتے کیونکہ ایک تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ کیس محکمہ اپنی کرپشن کو بھیج
دیا ہے۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ ہم اس کے خلاف محکمہ کارروائی بھی کر رہے ہیں۔
میرا سوال تو بڑا simple ہے کہ محکمے نے از خود اس کے خلاف کیا action لیا ہے؟ محکمے نے
بٹواری کے خلاف کیا اقدام کیا ہے؟

وزیر مال، ریفیٹ و اشتغال اراضی، جناب والا جب ایف۔آئی۔ آر درج ہو جانے تو محکمہ اس کو
مطل کر سکتا ہے، وہ پہلے ہی مطل ہے۔ اب کیس اپنی کرپشن کے پاس ہے۔ اس کی اصل پر
اب اس وقت کارروائی ہو گی جب کورٹ سے کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر عدالت اس کے خلاف
کوئی فیصلہ کرے گی تو پھر محکمہ اس پر مزید کارروائی کرے اس کو dismiss کر دے گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ اس سوال ہے سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 543۔

وفاقی حکومت کے حوالے کی جانے والی زمین کی تفصیل

- *543، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) گزشتہ تین سال میں محکمہ نے کتنی سرکاری زرعی اراضی (نہری/بارانی/آبلا اور بے آباد بخر قدیم وغیرہ) وفاقی حکومت کے محکمہ دفاع کے حوالہ کی تاکہ وہ اسے فوجی افسران میں تقسیم کر سکے۔ زمین کی ہر کیٹیگری جو فراہم کی گئی اس کی تفصیل درکار ہے۔
- (ب) کیا یہ تمام اراضی مفت فراہم کی گئی یا اس کی کوئی قیمت بھی وصول کی گئی۔ اگر قیمت وصول کی گئی تو کس حساب سے اور کل کتنی رقم وصول ہوئی؟

وزیر کالونیز،

- (الف) محکمہ نوآبادیات نے آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت 1999 میں 30000 ایکڑ اراضی مختص کی جو کہ فوجیوں کو مذکورہ سکیم کے تحت مختلف اضلاع میں برائے الاٹمنٹ بحساب 40 روپے فی پیداواری یونٹ جو کہ بیس ایکس اقساط میں مع 10.50 فیصد سود سادہ وصول کیا جانے گا۔ اگر کوئی قسط مقررہ وقت ادا نہ کی گئی تو 13.50 فیصد سود تاوانی کے ساتھ قیمت وصول کی جانے گی۔ تفصیل رقبہ فلینگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شہدائے کارگل سکیم؛

- شہدائے کارگل کے لئے 2000 ایکڑ اراضی صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں جس کی تفصیل فلینگ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مخصوص کی گئی ہے۔ اس اراضی کی قیمت 40 روپے فی پیداواری یونٹ مقرر کی گئی ہے اور مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ وصول کی جانے گی۔

18130 ایکڑ اراضی برائے آرمی ویلفیئر سکیم؛

- مختلف اضلاع میں مخصوص کی گئی 18130 اراضی کی قیمت 60 روپے فی پیداواری یونٹ کے حساب سے مقرر کر دی گئی ہے۔ تفصیل رقبہ فلینگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، جہاں تک قسم اراضی کا تعلق ہے 130000 ایکڑ میں زیادہ تر رقبہ غیر ممکنہ درج

ہے۔ 2000 ایکڑ اراضی بخر قدیم اور غیر ممکن ہے اور 18130 ایکڑ اراضی غیر آباد بخر قدیم ہے۔

(ب) تمام اراضی جو کہ جواب (الف) میں درج ہے وہ قیما فراہم کی گئی ہے۔ اراضی مذکورہ 30,000 ایکڑ اور 2,000 ایکڑ بحساب 40 روپے فی پیداواری یونٹ وصول کی جا رہی ہے اور 18130 ایکڑ اراضی کی قیمت 60 روپے فی پیداواری یونٹ کے حساب سے مقرر کر دی گئی ہے۔

جو تکہ ہر ضلع اور چک کے پیداواری یونٹ کے مطابق رقم وصول ہوتی ہے جو کہ متعلقہ ضلع کے آفیسر (ریونیو) وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جی، متعدد ضمنی سوال ہیں۔ باری باری پوچھتا ہوں۔

جناب سپیکر، ابھی ایک پرسی اکتھا کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ محکمہ نوآبادیات نے آر می ویلفیئر سکیم کے تحت 1999 میں 130000 ایکڑ اراضی مختص کی جو کہ فوجیوں کو مذکورہ سکیم کے تحت مختلف اضلاع میں برائے الاٹمنٹ بحساب 40 روپے فی پیداواری یونٹ دی گئی ہے۔ یہ 40 روپے جو فی پیداواری یونٹ لگایا گیا ہے، ہوتا ہے کہ یہ زمین جس کی دس دس لاکھ روپے کی مالیت ہوتی ہے یہ ہمارے فوجیوں کو چند ہزار میں الاٹ کر دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر وہاں پر جاتے ہی نہیں ہیں اور بعض اوقات تو وہ اس کو بیچ کر ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ اس علاقے کی جو زمین کی اوسط قیمت تھی ان کو کتنی کم قیمت پر وہ زمین فراہم کی گئی ہے؟

جناب سپیکر، شاہ صاحب! ویسے تو یہ نیا سوال بنتا ہے کیونکہ وزیر موصوف نے اس سلسلے میں اعداد و شمار دینے ہیں۔

وزیر کالونیز، جناب والا! اگر اجازت دیں تو میں اس پر کچھ عرض کر دوں اور شاید شاہ صاحب کی

تسلی ہو جائے۔

جناب سپیکر، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ 130,000 ایکڑ زمین 1999 میں آرمی ویٹنیز سکیم کے تحت دی گئی اس کی 40 روپے فی پید اوارائی یونٹ کے حساب سے مقرر کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ یہ آرمی کے لوگوں کو ان کی بہتر خدمات کے صلے میں دی جاتی ہے۔ جس طرح آسے لکھا ہوا ہے کہ شہدائے کارگل کے لئے 12,000 ایکڑ اراضی دی گئی ہے اسی قسم کی یہ سکیمیں ہوتی ہیں۔ اس سکیم کے تحت جو زمین دی جاتی ہے وہ بالکل بخر ہوتی ہے، غیر آباد ہوتی ہے۔ یہ uneven ہوتی ہے، یعنی بے ہوتے ہیں جس پر وہ لوگ ہزاروں روپے بلکہ لاکھوں روپے خرچ کر کے قابل کاشت جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ غیر آباد ہوتی ہے اور پانی کا بھی کوئی source نہیں ہوتا۔ 40 روپے فی یونٹ جو قیمت مقرر کی جاتی ہے وہ علاقے کی زمین کی نوعیت کو دیکھ کر کی جاتی ہے۔ یہ چونکہ بخر زمین ہوتی ہے وہاں پر تو جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا۔ یہ لوگ وہاں جا کر investment کرتے ہیں۔ پیسا خرچ کرتے ہیں اس کو قابل کاشت جاتے ہیں اس کے بعد اس کی قیمت بڑھتی ہے۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ انہوں نے زمین کی نوعیت جانا شروع کر دی ہے۔ وہ تو جواب میں لکھا ہوا ہے۔ ہر حال دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ۔

”صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں شہدائے کارگل کے لئے 12000 ایکڑ

ارضی مخصوص کی گئی ہے۔“ [*****]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ وزیر کالونیز!

وزیر کالونیزر، جناب والا ان کا ضمنی سوال تو آپ نے کارروائی سے حذف کر دیا ہے۔
 جناب سپیکر، جی ہاں لیکن آپ کچھ کہنا چاہتے تھے اس لئے میں نے آپ کو زمت دی۔
 وزیر کالونیزر، جناب والا میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ تیس ہزار ایکڑ زمین ہے۔ یہ بھی آرمی
 کے لوگوں کو دی گئی ہے۔ جن فوجیوں نے یہاں پاکستان کے اندر بہتر خدمات سرانجام دی ہیں
 ان کی ویلنٹیر کے لئے ان کی بہبود کے لئے دی جاتی ہے۔ یہ جو معزز رکن رہا کسی دے رہے ہیں
 یہ مناسب نہیں ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ یہ اور لوگوں کو
 بھی ملتی ہے جس طرح ہماری موجودہ حکومت تقریباً ایک لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین landless لوگوں
 کو ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے تقسیم کر رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب کے اندر زرعی
 انقلاب لایا جانے اور غربت کو ختم کیا جائے۔ اس کے علاوہ پیداوار میں اضافے کے لئے اس قسم
 کی زمینیں متعارف کروائی جاتی ہیں۔ یہ زمینیں بنجر اور غیر آباد ہوتی ہیں۔ اس سے ان کو ملک و قوم
 کو اور حکومت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ وہ زمین پھر قابل کاشت بن جاتی ہے اور اس طرح
 زرعی پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ کرنل سرخرو صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوان، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی میرے فاضل دوست و قاص
 صاحب نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر، کرنل صاحب وہ بات اب ختم ہو گئی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوان، میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔ اب وہ بات ختم ہو گئی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوان، جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہہ رہے تھے
 کہ فوجی زمین بیچ دیتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔

جناب سپیکر، آپ ان کے سوال کا جواب نہ دیں، وہ وزیر موصوف نے دسے دیا ہے۔ آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو آپ کریں۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اجمان، جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ پانچ سال تک کوئی فوجی وہ زمین نہیں بیچ سکتا۔ ان کو یہ چاہونا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ کو ایسے کئی cases دکھا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ میرا ضمنی سوال ہے۔ ہم اپنی پاک فوج کو سیونٹ کرتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ مسئلہ یہ نہیں ہوتا کہ ہم اعتراض کر رہے ہیں کہ فوج کو کیوں زمین دی جاتی ہے؟ فوج کو زمین دینی چاہئے۔ ہمیں اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہمارا اختلاف تو صرف یہ ہے کہ فوج کے علاوہ اور بھی تو لوگ ہیں۔ سولین ہیں، سول سروس میں لوگ ہیں، غریب لوگ ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس ایک مرد زمین مکان بنانے کے لئے نہیں ہے۔ حکومت کو ان لوگوں کو بھی تو دیکھنا چاہئے۔ کیا بنجر زمینیں ان کاشتکاروں کو نہیں دی جا سکتیں جو بے چارے دانے دانے کو ترس رہے ہیں؟ جن کے پہلے ہی بیٹ بھرے ہوئے ہیں ان کو آپ بھر بھر کے اور دیتے جائیں۔ ہمیں اس پر اعتراض ہے ورنہ سدا ملک آگے ہی فوج کے پاس ہے۔ ہمارے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پیداواری یونٹ سے کیا مراد ہے؟

وزیر کالونیز، بگو صاحب نے فرمایا ہے کہ فوج کے علاوہ بھی کسی کو زمین دینی چاہئے تو میں اپنے معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر رہا ہوں۔ ہمارے موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر پورے پنجاب کے اندر تقریباً ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ پلاٹ ایک سال کے اندر بے گھر لوگوں کو تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے اور صرف اعلان ہی نہیں کیا بلکہ وہ تقسیم بھی ہو چکے ہیں۔ وہاں بے گھر لوگوں کے لئے کالونیاں بنیں گی اور ان کالونیوں کو حکومت کے وسائل سے develop بھی کیا جانے گا۔ وہاں پر تمام سوتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ ہماری موجودہ حکومت کا ایک بہت بڑا

کلاندر ہے۔ جس وقت آپ قموڑی سی تنقید کرتے ہیں اس وقت براہ نوازش ایسے کام کو قموڑی سی پذیرائی بھی دے یا کریں۔ جو انہوں نے پیداواری یونٹس کے بارے میں پوچھا ہے تو ہر ضلع کے اندر زمین کی نوعیت کے مطابق پیداواری یونٹ مقرر ہوتے ہیں مثلاً ضلع فیصل آباد کے 73 یونٹ ہیں، سرگودھا کے بھی 73 ہیں۔ ہر ضلع میں اول، دوم اور سوم تین کلاسیں ہوتی ہیں۔ بھر رقبہ کے پیداواری یونٹ 40 سے 50 یا 60 فی ایکڑ ہوتے ہیں۔ یہ جو زمین دی جا رہی ہے یہ بھر ہے۔ اس کے پیداواری یونٹ فی ایکڑ 40 سے لے کر زیادہ سے زیادہ 60 یونٹ ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکر۔ جی، ملک صاحب!

جناب طاہر اختر ملک، جناب سپیکر! وزیر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ کنٹونمنٹ ایریاز کے ساتھ ساتھ جو دیہات تھے ان میں سے پراگاہوں کے نام پر کافی زیادہ زمین acquire کی گئی تھی۔ اس وقت فوجیوں کے گھوڑے وغیرہ ہوتے تھے۔ اس وقت پراگاہ کے طور پر استعمال کے لئے زمینیں acquire کی گئی تھیں۔ اب چونکہ گھوڑوں کا زمانہ تو نہیں رہا، گھوڑوں کا آ گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب وہ زمین جو فوج کے زیر استعمال نہیں ہے کیا وہ اصل مالکان کو واپس دینے جانے کی کوئی تجویز ہے؟

جناب سپیکر، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بورڈ آف ریونیو اور فوج کے درمیان یہ معاملات چل رہے ہیں کہ جس زمین کی انہیں ضرورت نہیں رہی وہ ہم ان سے واپس لے رہے ہیں اور ان کی ضرورت کے مطابق انہیں زمین دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، شکر۔ جی، چودھری اصغر علی گجر!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! شکر۔ جی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ حکومت پنجاب مختلف اضلاع کے اندر غریبوں کو زمینیں تقسیم کر رہی ہے اور کی بھی ہیں اور آئندہ کر بھی رہی ہے تو جو زمین غریبوں کے لئے reserve کی جا رہی ہے وہ کس criteria کے تحت reserve کی جا رہی ہیں؟ اس کے ساتھ ہی یہ ہے کہ اگر اس زمین کے اندر کچھ لوگ

صدیوں سے بیٹھے ہوں تو ان کے لئے پنجاب گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے؟
وزیر کالونیز، جناب سیکرٹری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ سب سے پہلے فیز فرسٹ میں گورنمنٹ آف پنجاب بخر اور غیر آباد زمینیں ان لوگوں کو دینا چاہتی ہے۔ ترجیح ان لوگوں کو دی جائے گی جو وہاں پہلے بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے اس زمین کو آباد کیا ہے اور پاکستان یا پنجاب میں ان کے پاس پہلے کوئی زمین نہیں ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری ایچی منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ بخر زمینیں افواج پاکستان سے مستحقہ افسران کو دیتے ہیں تاکہ وہ آباد ہو جائیں۔ پھر انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کے آبیانے کی شرح میں بھی خصوصی رعایت ہے کیونکہ وہ بخر زمینیں آباد کرتے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ جو بخر زمین کسی اور علاقے میں کسی کی ذاتی ملکیت ہے تو وہاں کلیٹ ریٹ کیوں لاگو ہو جاتا ہے؟ ایک طرف آپ زمین مفت دے رہے ہیں اور دوسری طرف آبیانے میں بھی رعایت کر رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری، جی، ٹھیک ہے۔ وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، میں معزز ممبر سے یہ درخواست کروں گا کہ میں نے آبیانے کی بات نہیں کی کیونکہ یہ زمینیں آبیانہ ایریا میں نہیں ہیں۔ آبیانہ کا نظام انہوں نے خود بنانا ہوتا ہے خواہ یوب ویل لکائیں یا کوئی اور source of irrigation کر لیں۔ میں نے آبیانے کی بات نہیں کی اور نہ ہی ان کا ضمنی سوال relevant ہے۔

جناب سیکرٹری، شکر ہے۔ جی، اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 544۔

سال 2002 کے لئے آبیانہ کی شرح اور وصولی

*544، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مل ازرہ نواز شیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں 2002 فصل خریف اور فصل ریتی کے لئے کیا آبیانہ عائد کیا گیا۔ اس سے کتنا وصول ہوا اور کس قدر ابھی تک واجب الوصول ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں کوئی علاقہ ایسا بھی ہے جہاں پر آبیانہ معاف کر دیا گیا ہو، اگر کہیں معاف کیا گیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں۔

(ج) کیا زرعی ٹیکس عائد ہونے کے بعد آبیانہ کی شرح میں کمی کے ذریعہ حکومت کاشتکاروں کو کوئی ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) صوبہ میں 2002 فصل خریف اور فصل ریتی کے لئے آبیانہ مبلغ 2,11,51,86,654 روپے عائد کیا گیا۔ اس میں سے مبلغ 1,40,54,24,566 روپے وصول کئے گئے اور مبلغ 70,97,62,090 روپے بٹایا واجب الوصول ہیں۔

(ب) صوبہ بھر کے اٹھارہ اضلاع میں آبیانہ کی رقم مبلغ 30,31,84,181 روپے بوجہ Deployment of Army in border, virus attack اور خشک سالی کی وجہ سے معاف کئے گئے۔ تفصیلی سالی رقم مع اضلاع فلپنگ (اسے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس میں تمام اضلاع مع رقم مع رقم ریلیف تفصیلی درج ہے۔

(ج) زرعی انکم ٹیکس عائد ہونے کے بعد مایہ معاف ہو چکا ہے اور آبیانہ ایک سروس پلارج ہے جو کہ ٹیکس کی فصل میں نہ آتا ہے اور آبیانہ کی شرح مختلف فصل کے لحاظ سے مختلف ہے۔

موجودہ حکومت زرعی انکم ٹیکس میں آئندہ مالی سال سے مزید ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کیونکہ زرعی انکم ٹیکس کی شرح پانچ ایکڑ سے بڑھا کر ساڑھے بارہ ایکڑ تک کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری (ب) میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پر آبیانہ معاف کیا گیا ہے۔" میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا اقدام تھا کیونکہ ان علاقوں میں وائرس نے مدد کیا کئی مختلف مسائل پیدا ہونے۔ میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں اور یہ میرا سوال پچھلے

سال کا ہے اور اس کا جواب اب موصول ہوا ہے۔ 2003 میں بھی کسی جگہ پر کسی وجہ کی بنا پر کوئی آئینہ معاف کیا گیا ہے؟

وزیر مال، ریلیف و اہتمام اراضی، جناب سیکرٹری مورخہ 25/10/83 سے کلیٹ ریٹ نافذ کر دیا ہے جو کہ فضل ٹریف کے لئے 85 روپے فی ایکڑ اور فضل ربیع کے لئے 50 روپے فی ایکڑ مقرر ہے۔ اس لحاظ سے وہ کم کیا گیا ہے۔ ٹیل کے زمینداروں کو مزید 50 فیصد رعایت دینے کے لئے نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے یہ ان لوگوں کو مزید رعایت دی ہے۔

جناب سیکرٹری، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب نے اس سال کسی ضلع کا آئینہ معاف کیا ہے؟ جیسے ضلع بھکر یا رحیم یار خان ہے۔

وزیر مال، ریلیف و اہتمام اراضی، آپ اگر سوال دے دیں تو اس کے متعلق میں آپ کو رپورٹ بتا دوں گا۔

جناب سیکرٹری، وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ پہلے تو اس کے متعلق سوال نہیں پوچھا گیا۔ اگر آپ اس کی detail پاستے ہیں تو fresh question دے دیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری common sense کی بات ہے۔ اس میں پوچھنے کی تو کوئی بات نہیں ہے۔ بھکر کا جائیں، رحیم یار خان کا جائیں، میانوالی کا جائیں۔ وزیر موصوف یہ بتا رہے ہیں کہ پورے پنجاب میں ٹیل کی زمین پر کلیٹ ریٹ پر 50 فیصد رعایت دی گئی ہے۔ یہ تو کلیٹ ریٹ کا معاملہ ہوا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب نے اس سال کسی ضلع کا آئینہ معاف کیا ہے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر مال!

وزیر مال، ریلیف و اہتمام اراضی، جناب سیکرٹری آئینہ کا معاف کرنا اس وقت ہوتا ہے جب کوئی آفت زدہ علاقہ declare کر دیا جائے تو اس کو آئیے سے معافی ملتی ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ رپورٹ یہ ہو کہ فضل پنجاس فیصد ٹراب ہو گئی ہے۔ اس لحاظ سے مختلف رپورٹیں آتی ہیں اور

اس کو process کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان اضلاع کے متعلق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ 34 اضلاع ہیں، اتنی کانٹیں آتی ہیں، میں آپ کو کیا بتا سکتا ہوں کہ کس کا فیصلہ ہو چکا ہے؟ آپ کسی خاص ضلعے کا بتادیں ہم اس کی رپورٹ آپ کو دے دیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، میں وزیر موصوف کی یہ بات مان لیتا ہوں کہ جو رپورٹ آفٹ زدہ علاقوں کی آتی ہے تو انھیں آیلینے کی معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سال کوئی ضلع آفٹ زدہ قرار دیا گیا ہے، کیا ضلع بکھر میں آفٹ آئی ہے، کیا ضلع رحیم یار خان میں آفٹ آئی ہے، مجھے یہ بتائیں کہ ان کے آیلینے کا کیا بنا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مال

وزیر مال، ریلیف و احتیاج اراضی، اس سال یہ جو کہ آپ کا ضلع ہے، خوشاب، رحیم یار خان، بکھر، بہاولپور کے بعض دیہات کو آفٹ زدہ قرار دیا گیا ہے۔ وہیں بھی آیلینے وغیرہ معاف کیا جائے گا۔

سید احسان اللہ و قاصد، میں جناب وزیر مال سے پوچھنا چاہتا تھا کہ ان کے ضلع میانوالی میں گزشتہ سال پہاڑی نالوں کے سیلاب کے نتیجے میں بڑی تباہی آئی تھی۔ ان کے صاحبزادے جو ضلع کے ناظم ہیں، انھوں نے وہاں پر آغا دالیں اور کئی وغیرہ بڑی مقدار میں تقسیم کیا تھا۔ کیا اس علاقے میں بھی آیلینے معاف کیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر مال، ریلیف و احتیاج اراضی، جناب سپیکر، میانوالی میں جس علاقے میں یہ آفٹ آئی تھی وہ علاقہ نہری نہیں ہے۔ جو علاقہ نہری نہ ہو وہاں آیلینے معاف کرنے کا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا لیکن ریلیف ڈیپارٹمنٹ وہاں پر امداد دیتا ہے۔ ان لوگوں کو جو بے گھر ہوتے ہیں ان کو ٹینٹ دینے جاتے ہیں یا ان کو تھوڑے دنوں کے لئے عوراک دی جاتی ہے تاکہ وہ settle ہو جائیں۔

جناب سپیکر، جی، محل صاحب

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر، میں نے ایک تحریک اتوانے کا ردی تھی جس میں فیصل آباد کے کچھ علاقے میں hailstorm آیا تھا اور وزیر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ وہاں پر

انکوائری کروائیں گے جو پریس میں بھی document تھا I have it اور میں نے زرعی ماہر سے بھی رائے لی ہے تو انھوں نے کہا ہے کہ وہ ساری فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ ابھی تک انھوں نے وہاں پر کچھ نہیں کیا۔ اگر یہ پلٹتے ہیں کہ اس سلسلے میں 'میں بار بار ان کے دفتر جاؤں اور ان کے پیچھے پھروں تو وہ ممکن نہیں ہے۔ یہ بتائیں کہ ابھی تک کیوں نہیں کیا اور اس کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ میں نے تحریک اتوانے کا بھی دی تھی۔

جناب سیکرٹری، گل صاحب اجمیر میں جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سیکرٹری میں کیوں ان کے پیچھے بھرتا رہوں۔ جب میں یہاں جا رہا ہوں تو انھیں یہاں جواب دینا چاہئے۔

جناب سیکرٹری، آپ تحریک اتوانے کا رپورٹ کر چکے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بہاولپور کو بھی آفت زدہ علاقہ قرار دیا گیا ہے اور وہاں پر بھی آبیانہ صاف ہوا ہے یا کر دیا جانے کا ایک تو میرا سوال یہ ہے کہ بہاولپور کی وجوہات بتائیں اور جو دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جہاں brackish water ہے اور وہاں وارا بندی کے تحت مشکل سے ایک یا دو پانی لگتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی فصل جو صحیح منوں میں ہونی چاہئے وہ اس طرح سے پروان نہیں چڑھتی۔ اس کو بھی انھوں نے کیا آفت زدہ میں شامل کیا ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سیکرٹری، جی 'وزیر مال'

وزیر مال 'ریلیف و اشتغال اراضی، جناب سیکرٹری شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ پانی خراب ہے۔ وہاں فصل خراب ہوتی ہے یا جو بھی صورت ہے 'اگر شاہ صاحب وہ علاقہ point out کر دیں اور ایک درخواست کی صورت میں دے دیں تو انکوائری ہو کر وہ process کیا جانے کا تو ان کا مقصد حاصل ہو جانے کا لیکن جہاں تک انھوں نے رعایت کی بات کی ہے تو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ رعایت اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ آبیانہ کو fix کر دیا گیا ہے تاکہ بخواری کی جو

power ہے کہ کم کر کے یا بڑھانے وہ نہ کر سکے اور آئینہ پیلے سے کم fix کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب مختلف علاقوں میں گئے ان کو شکایات ملیں یا لوگوں نے درخواست کی۔ اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ میل پر انھوں نے پچاس فیصد آئینہ کم کر دیا ہے جس کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا ہے۔ بہر حال جو شاہ صاحب نے کہا ہے وہ اگر کہہ کر مجھے دے دیں تو میں اس کو process کراؤں گا اور وہیں جو علاقہ خراب ہو گا تو ہم ریٹیف ڈیپارٹمنٹ یا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے مل کر اسے take up کریں گے تو انشاء اللہ ریٹیف سچائی ماننے گی۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب کے سوال کے ایک جز کا جواب نہیں آیا۔ انھوں نے سوال کیا تھا کہ بہاولپور میں حکومت پنجاب نے جو آئینہ معاف کیا ہے اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر مال، ریٹیف و ایشیا اراضی، جناب سپیکر، وجوہت یہی ہوتی ہیں کہ زیادہ بارش کی وجہ سے فصل بہ جانے یا خشک ملنے سے خراب ہو جانے یا فصل کسی طریقے سے خراب ہو جانے تب بھی ریٹیف دیا جاتا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر، وزیر مال صاحب نے مجھ پر شفقت فرمائی ہے کہ میں درخواست دے دوں۔ یہ وزیر مال ہیں اور یہ میرے خیال میں ہو سکتا ہے کہ میں غلط ہوں ان کے home work میں یہ آتا ہے کہ ان کو پتا ہونا چاہئے کہ پنجاب کی کل کتنی زمین ہے؟ کہاں پر brackish water ہے، کہاں پر زیر زمین پانی ٹھیک ہے، کہاں نہری نظام نہیں چل رہا، یوب ویل چل رہے ہیں اس لئے مجھے درخواست دینے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خود ریکارڈ چیک کریں۔ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ brackish water کی وجہ سے اور پانی میں کمی ہونے کی وجہ سے اب بھی ملکن میں جہاں کان بولی جاتی ہے مشکل سے دس بارہ دن پانی ہوتا ہے۔ میں نے وہیں پر ایس۔ ای سے بات کی کہ آپ پانی نہیں دے رہے تو اس پر انھوں نے کہا کہ چمکے دنوں پندرہ یا بیس دن پیلے بجائے برف بگھلنے کے وہاں snow fall ہوتی ہے اس لئے پانی نہیں ہے تو ہم آپ کو کیسے پانی دے سکتے ہیں؟ اس لئے جہاں brackish water ہوتا ہے 'وارا بندی کی وجہ سے وہاں پانی پورا نہیں ہوتا اس لئے میری آپ کی وسالت سے وزیر مال جو ہمارے بھائی ہیں ان

سے گزارش ہے کہ یہ خود ریکارڈ چیک کریں اور اس کے لئے خود ایسے آلات مہیا کریں کہ جہاں according to the brackish water ہے وہاں یا تو پانی پورا ملنا چاہئے، اگر پانی پورا نہ ملے تو specification سے آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی، وزیر مال

وزیر مال، ریفیٹ و اشتغال اراضی، جناب سپیکر، شاہ صاحب کی بات ٹھیک ہے۔ پانی پورا ملے یا نہ ملے، پانی ٹھیک ہے یا غلط ہے یہ میرے متعلقہ نہیں ہے۔ میرے متعلقہ صرف انتخاب ہے کہ خشک سالی کی وجہ سے یا بارشوں کی زیادتی، طینی یا سیلاب کی وجہ سے کوئی نقصان فصل کا ہو جائے تو اس میں، میں نے ریفیٹ ڈیپارٹمنٹ کو متحرک کرنا ہے۔ جہاں پر پانی غراب ہے، زمین غراب ہے، کھرہ ہے تو وہ شاہ صاحب بتادیں۔ میرے خیال میں ایک موضع کاریکارڈ ایک پٹواری کے پاس ہوتا ہے، اس کو بھی سارا پتا نہیں ہوتا۔ اب پورے پنجاب کے 34 اضلاع کے ہر کٹے کاریکارڈ دامخ میں رکھنا میرے لئے مشکل ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب علی عباس صاحب ا۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب تنویر اشرف کانرہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، کانرہ صاحب

جناب تنویر اشرف کانرہ، جناب سپیکر، میرے دو سوال اس فہرست میں ایک نیشن زدہ اور ایک غیر نیشن زدہ ہے، ان دو کے جواب نہیں آنے۔ آٹھ مہینے ہو گئے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ نکلے کو کہیں۔ یہ دونوں سوال گجرات کے حوالے سے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ کالونیز سے متعلق ہیں یا ریونیو سے متعلق ہیں؟

جناب تنویر اشرف کانرہ، ایک کالونیز کا ہے اور ایک حکمران کا ہے۔

جناب سپیکر، کیا دونوں منسٹر صاحبان سن رہے ہیں؟

جناب تنویر اشرف کانرہ، منسٹر صاحب کو کہیں کہ سر سے سے لیں اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی تہیہ کریں۔

جناب سپیکر، راجھا صاحب! کوشش کریں۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! ایک سوال کا جواب آچکا ہے وہ انشاء اللہ تعلق میں ان کو عرض کر دوں گا۔ باقی کا بھی آجانے گا۔

جناب سپیکر دوسرے کا بھی کوشش کریں کہ ذرا جلدی جواب آجانے۔ روکھڑی صاحب! آپ نے سن لیا ہے جو معزز رکن نے فرمایا ہے کہ ان کے ایک سوال کا جواب جو کہ ریویو کے متعلق ہے ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

وزیر مال، کونسا سوال ہے؟

جناب تنویر اشرف کاٹھہ، سوال نمبر 3499۔

جناب سپیکر، 3499 ہے۔ جی 'رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہاں پر بہت دفعہ بات ہوئی ہے کہ روز آف پروویس کی راجہ صاحب ہمیشہ بات کرتے ہیں کہ under the rules جب سوال admit کرواتے ہیں تو it is mandatory کہ آٹھ دن کے اندر اندر اس کا جواب آنا لازمی ہے۔ یہ متعلقہ منسٹر ہو یا کوئی اور ہو، اگر اس کا جواب نہ آئے تو that is a breach of privilege of a member مگر ہر دفعہ یہ کہا گیا لیکن منسٹر صاحب کو آج یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس سوال کا جواب یہاں پر کیا پرنٹ ہوا ہے؟ اس پر آپ کا سیکرٹریٹ ان کو ایک واضح ہدایت جاری کرے تاکہ یہ lapse نہ ہو سکیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، انہوں نے جو بات فرمائی ہے کہ منسٹر کو جواب کا چاہنا نہیں ہے تو میں جواب ہی دے رہا ہوں اور کیا کر رہا ہوں؟ خواہ مخواہ آپ نے پتھرہ کیوں کہا ہے؟ آپ کو میں latest جواب دے رہا ہوں، آپ کہتے ہیں کہ ایک سال پرانا جواب دیں۔ میں نے وہ بھی پڑھ دیا۔ اب یہ خواہ مخواہ اخبار میں سرشی لگانے کے لئے یہ بات کہنا کہ چاہنا نہیں ہے تو یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کی بات نہیں ہے۔ ان کی کارکردگی ایشیا وائے خود لکھیں گے۔ میرا سوال یہ تھا کہ جس سوال کا جواب آٹھ دن کے اندر اندر اسمبلی میں آنا لازمی ہے اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟ یہ بتادیں۔ یہ روز آف پروسیجر کی کتب نکال لیں۔ یہ mandatory ہے۔ جناب سیکرٹری، روکھڑی صاحب! آئندہ ذرا احتیاط کی جائے اور بروقت جواب آنا چاہئے۔ اگلا سوال جناب علی عباس صاحب کا ہے۔

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 1077۔ (معزز رکن نے جناب علی عباس کے ایڈ پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

موضع کھرک کو تحصیل کامونگی کے زیر انتظام کرنا

*1077۔ جناب علی عباس، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کھرک، تحصیل کامونگی سے صرف 6 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور تحصیل نوشہرہ سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع کھرک تھانہ کامونگی کی حدود میں ہے۔ اگر موضع کھرک کی حوام کو محکمہ مال کے دفتر میں کام ہو تو تحصیل نوشہرہ جانا پڑتا ہے۔ اگر تھانے میں کام ہو تو تحصیل کامونگی میں جانا پڑتا ہے۔ اگر جڑ پھانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت موضع کھرک کے حوام کی تکالیف کا ازالہ کرنے کے لئے موضع کھرک کو تحصیل کامونگی ضلع گوجرانوالہ کے زیر انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) یہ درست ہے کہ موضع کھرک تحصیل کامونگی میں واقع ہے اور پولیس سٹیشن صدر کامونگی سے صرف سات کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور تحصیل نوشہرہ درگاہ سے تیس کلومیٹر کی بجائے اٹھارہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موضع کھرک تھانہ کاموگی کی حدود میں واقع ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ مال اپنی تحصیلوں کی حدود ملی لحاظ کے پیش نظر مقرر کرتا ہے اور محکمہ پولیس اپنے انتظامی لحاظ سے تھانوں کی حدود کا تعین کرتا ہے۔ چونکہ علاقے کے لوگوں کی طرف سے موضع کھرک کو تحصیل نوشہرہ ورکل سے نکال کر تحصیل کاموگی میں شامل کرنے کا آج تک کوئی مطالبہ موصول نہ ہوا ہے اس لئے ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے۔ مزید برآں علاقے کے لوگوں کی جانب سے جیسے ہی کوئی مطالبہ پیش ہو گا اس پر فوری کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

لادہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ موضع کھرک کاموگی سے تقریباً 6 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ کیا حکومت اس کو تحصیل کاموگی میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کیونکہ موضع کھرک کے لوگوں کو تقریباً 30 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ اپنا کاٹنا فریج ہو جاتا ہے جبکہ کاموگی کا خاصہ وہ صرف پانچ منٹ میں طے کر سکتے ہیں۔ اس کو کاموگی میں کیوں نہیں شامل کیا جاتا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مال!

وزیر مال، ریٹیف و اشتہال اراضی، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ موضع کھرک تحصیل کاموگی میں واقع ہے اور پولیس سٹیشن صدر کاموگی سے صرف سات کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور تحصیل نوشہرہ ورکل سے 30 کلومیٹر کی بجائے اٹھارہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

یہ درست ہے کہ موضع کھرک تھانہ کاموگی کی حدود میں واقع ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ مال اپنی تحصیلوں کی حدود ملی لحاظ کے پیش نظر مقرر کرتا ہے اور محکمہ پولیس اپنے انتظامی لحاظ سے تھانوں کی حدود کا تعین کرتا ہے۔ چونکہ علاقے کے لوگوں کی طرف سے موضع کھرک کی تحصیل نوشہرہ ورکل سے نکال کر تحصیل کاموگی میں شامل کرنے کا آج تک کوئی مطالبہ موصول نہ ہوا ہے اس لئے ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے۔ مزید برآں علاقے کے

لوگوں کی جانب سے جیسے ہی کوئی مطالبہ پیش ہو گا اس پر فوری کارروائی کی جائے گی۔
اب میں یہ request کروں گا کہ جو میرے فاضل ممبر اس سوال کی صورت میں کتنا
چاہتے ہیں وہ وہاں کے علاقے یا یونین کونسل سے resolution پاس کرا کر ہمارے پاس بھیجیں
تاکہ ہم اس کو workout کریں اور اس کی feasibility دیکھ کر کوئی فیصلہ کر سکیں۔
جناب ارشد محمود بگو، ضمنی سوال؟

جناب سپیکر، جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف کو شاید اس معاملے میں
تقویٰ سے غلط فہمی ہے کہ جو ایم۔ پی۔ اے ہوتا ہے وہ اپنے علاقے کا representative نہیں
ہوتا۔ ناظم، تحصیل ناظم اور یونین ناظم معمولی جھگیوں کے جو representatives ہوتے
ہیں ان کو اہمیت دیتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ کوئی مطالبہ وہاں سے نہیں آیا۔ جب کوئی
مطالبہ آنے کا تو ہم اس پر غور کریں گے۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ یونین کونسل۔ میرا ان سے
ضمنی سوال ہے کہ یہ مطالبہ تو آیا ہے۔ یہ سوال جو علی عباس کی طرف سے ہے وہ ایم۔ پی۔ اے
ہیں اور لاد شکیل الرحمن بھی وہاں کے ایم۔ پی۔ اے ہیں ان کی طرف سے مطالبہ آ گیا ہے۔ کیا یہ
ان دو representatives کی request پر جو ان کا مطالبہ ہے کہ کاموکی میں اس کو شامل کیا
جائے۔ کیا یہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگر رکھتے ہیں تو کب تک اس پر عملدرآمد ہو گا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مال!

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب سپیکر! میں بگو صاحب کی بات بالکل سمجھ گیا ہوں۔ بگو
صاحب کو پہلے تو میں یہ بتا دوں کہ جس طریقے سے یہ ایم۔ پی۔ اے کی حیثیت سے فائدے میں
اسی طریقے سے ہر وزیر بھی پہلے ایم۔ پی۔ اے ہوتا ہے اور اس کے بعد وزیر بنتا ہے۔ اگر وزیر
ایم۔ پی۔ اے نہ ہو تو اس کو وزیر کوئی نہیں جاتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ فائدگی کا مجھے پتا ہے
کیونکہ ہم سب اپنے اپنے علاقے کے فائدے میں ہیں۔

دوسری بات جو میں نے جواب میں عرض کی ہے کہ تحصیل جانا یا ان کی باؤنڈری کو توڑنا کسی کو حاصل کرنا یا نکالنا، حکمہ مال مالی لحاظ سے اور ایڈمنسٹریٹو لحاظ سے اس کو دیکھتا ہے۔ یہاں میں نے یونین کونسل کہہ دی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایم۔ پی۔ اے فائدہ نہیں ہوتا۔ ایم۔ پی۔ اے سب سے پہلے فائدہ ہوتا ہے اور کئی بڑے علاقے کا ہوتا ہے، یونین کونسل مہموٹی ہوتی ہے لیکن فائدہ گی دونوں کے پاس ہے۔ انہوں نے فرما دیا میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اگر یونین کونسل بھی کہہ دے تو دونوں ایک دوسرے کی تائید کریں گے۔ اس لحاظ سے ہمیں مشکل پیدا نہیں ہوگی کہ یہ ایک علاقے کی طرف سے request آئی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا جیسے میرے ایک عزیز نے کہا کہ ہم چکر کیوں کائیں۔ وہ چکر نہ کائیں، ہمیں کہیں ہم آپ کے پاس آجائیں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

بہر حال قانون اور رولز کے تحت ان کا بیٹام آ گیا ہے۔ ایک لحاظ سے ایم۔ پی۔ اے صاحبان کی request پر اور سوال کی صورت میں آ گیا ہے۔

جناب سیکرٹری، حکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب اجز (ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ چونکہ علاقہ کے لوگوں کی طرف سے موضع کمرک کو تحصیل نوشہہ درکل سے نکال کر تحصیل کاموگی میں حاصل کرنے کا آج تک کوئی مطالبہ موصول نہ ہوا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یونین کونسل کے ناظم، کسی نائب ناظم یا ممبر یا ممبر ایم۔ پی۔ اے سے ان کا استحقاق زیادہ بنتا ہے جو اہل دیہہ ہیں۔ جب تک اہل دیہہ کی طرف سے کوئی اس قسم کی movement نہیں ہوتی، کوئی درخواست نہیں آتی تو اس وقت تک کسی حوامی فائدے کے کہنے پر کوئی کارروائی کر دینا، یہ بات بھی ہے کہ جو علاقہ مجھے اجماعاً نہیں لگتا میں کہوں کہ یہ تحصیل چک بھمرہ سے نکال دیا جائے اور اس کو بھمرہ میں حاصل کر دیا جائے۔ اس علاقے کے لوگ اس چیز پر agree کریں کہ یہ علاقہ کلاں تحصیل میں حاصل ہونا چاہئے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور اب ہم بخاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

وزیر مال، ریلیف و اہتال اراضی، جناب سیکرٹری میں بغیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سینیٹر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پٹوار خانوں میں متعلقہ کاموں کی ریٹ لسٹ آویزاں کرنا

* 1161، جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے کسی بھی پٹوار خانہ میں جبہ نامہ، انتقال رجسٹری، تہوار نامہ، فرد جمبندی، فرد انتقال کی ریٹ لسٹ آویزاں نہ ہے۔

(ب) اگر جزیلا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک صوبہ کے ہر پٹوار خانہ میں ریٹ

لسٹ آویزاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع سے رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ پٹوار

خانہ جات میں جمہ انتقالات، فرد جمبندی، فرد انتقالات کی نقول کی حصول کی ریٹ لسٹ

نمائیں جگہ پر پہلے ہی آویزاں ہے۔

(ب)۔ ایضاً۔

چولستان 1970-71، 1978-79 اور 1983-84

میں الاٹ شدہ اراضی کی تفصیل

* 1727، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر کلونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1970-71، 1978-79 اور 1983-84 میں چولستان میں کتنی زمین کس کس سکیم

کے تحت الاٹ کی گئی۔ الاٹ کردہ رقبہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) کیا ج (الف) میں بیان کردہ رقبہ کے مالکان کو حقوق ملکیت منتقل کئے گئے ہیں تو کتنے افراد کو حقوق ملکیت دیئے گئے ہیں اور کتنے الایان کو ابھی تک حقوق ملکیت نہیں دیئے گئے اور ان کو حقوق ملکیت نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں۔

(ج) اس رقبہ کے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے عائد کردہ شرائط کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت بجایا الایان کو ابھی حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) سال 1970-71 میں بیس سلا سکیم کے تحت 125475 ایکڑ رقبہ 1978-79 اور سال 1983-84 میں پندرہ سلا سکیم کے تحت 1142888 ایکڑ سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ پولستان میں کی گئی۔

(ب) ان میں بیس سلا سکیم 1970 کے تحت کسی کو حقوق ملکیت منتقل نہ کئے گئے ہیں۔ پندرہ سلا سکیم کے 247 افراد کو حقوق ملکیت کی شرائط پوری کرنے پر حقوق ملکیت دیئے گئے ہیں۔ بجایا افراد کو حقوق ملکیت کی تکمیل شرائط پوری کرنے پر حقوق ملکیت منتقل کر دینے جائیں گے۔ تاہم الای کے لئے حقوق ملکیت کی شرائط پوری کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے نوٹیفکیشن مورخہ 19-3-95 کے تحت دیئے گئے طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے۔

(ج) مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے شرائط یہ ہیں۔

1۔ نوٹیفکیشن مورخہ 19-3-95 کے تحت 31-12-95 تک درخواست (option) دینا اور قبل از خریف 1993 الٹ شدہ رقبہ کے 20 فیصد حصے پر مسلسل قبضہ و کاشت ہونا ضروری ہے۔

11۔ نوٹیفکیشن مورخہ 9-7-2001 کے تحت 30-6-2002 تک درخواست (option) دینا اور قبل از خریف 1996 سے الٹ شدہ رقبہ کے 20 فیصد حصے پر مسلسل

قبضہ و کاشت ہونا ضروری ہے۔

- (د) حکومت پنجاب محکمہ نوآبادیات نے بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 19-3-95 اور 9-7-2001 حقوق ملکیت دینے کی اجازت دے رکھی ہے لیکن شرائط کی تکمیل کرنا الٹا کے لئے لازمی ہے۔

چولستان میں 2001-02 میں الاٹ شدہ اراضی کی تفصیل

- *1728 ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) سال 2001-02 میں چولستان میں کتنا رقبہ کن کن افراد کو کس کس سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا۔ ان افراد کے نام، ولدیت، پتاجات اور دیگر تفصیل فراہم کی جانے۔
- (ب) جن افراد کو الاٹمنٹ کی گئی ہے ان میں سے کتنے افراد کو موقع پر قبضہ مل چکا ہے اور کتنے افراد کو ابھی تک قبضہ نہیں ملا۔
- (ج) کیا حکومت جن افراد کو ابھی تک موقع پر قبضہ نہیں ملا ان کو قبضہ دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں۔
- (د) ان الیمنٹ سے کتنے افراد کو بورڈ آف ریونیو کی جانب سے الاٹمنٹ کی گئی ہے، ان افراد کے نام، پتاجات، ولدیت اور دیگر تفصیل فراہم کی جانے، اگر بورڈ آف ریونیو کی طرف سے الاٹ کردہ رقبہ کے الیمنٹ کی فہرست تھکیل نہیں دی گئی تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

- (الف) سال 2001-02 میں چولستان میں کوئی رقبہ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔ البتہ سال 2002-03 میں 152776 ایکڑ رقبہ 3941 افراد کو پانچ سہ ماہی کاشت سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا۔ کیونکہ فہرست خاصی ضخیم ہے۔ معزز رکن ان کے نام، ولدیت اور پتاجات کی تفصیل دفتر ترقیاتی ادارہ ساہیو یا بورڈ آف ریونیو میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

- (ب) جن افراد کو الاٹمنٹ کی گئی ہے ان میں سے 3130 افراد کو موقع پر قبضہ مل چکا ہے اور بقیہ 811 الایان کو ابھی تک قبضہ نہ ملا ہے۔
- (ج) جن افراد کو ابھی تک موقع پر قبضہ نہ ملا ہے حکومت ان تمام افراد کو قبضہ دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر موقع پر قبضہ نہ منتقل ہو سکا ہے۔
- 1- الٹی نے ہینگی زرمستابری ایک سلا داخل نہ کرانی ہے۔
 - 11- الٹی کے خلاف کسی عدالت سے حکم انتظامی جاری شدہ ہے۔
- (د) ان الایان میں سے کسی فرد کو بورڈ آف ریونیو کی جانب سے الاٹمنٹ نہ کی گئی ہے بلکہ یہ الاٹمنٹ کلکٹر چولستان کے حکم سے صرف اور صرف ایسے چولستانی درخواستکن کو کی گئی ہے جن کی درخواستیں سال 1978 میں پھان بین کے بعد الاٹمنٹ سے بچ گئی تھیں اور سال 1984 سے رجسٹروں میں درج تھیں۔

حکومتی رقبہ کی مرحوم فرد کے نام منتقلی کی تفصیل

- *2250، راجہ ریاض احمد، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مربع نمبر 51 کید نمبر 2 چک 275/J.B بیئسہ تحصیل و ضلع فیصل آباد جو کہ صوبائی حکومت کی ملکیت تھا کو مورث 01-6-14 انتقال نمبر 4373 کے ذریعے فضل احمد ولد احمد بخش کے نام کر دیا گیا ہے۔
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فضل احمد ولد احمد بخش 17-5-1994 کو وکالت پا گیا تھا۔
- (ج) اگر جزیلا کا جواب اجابت میں ہے تو وکالت پانے کے بعد جن لوگوں نے یہ رقبہ الاٹ کروایا حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر کالونیز،

- (الف) فریقین کے درمیان ایک طویل مقدمہ بازی کے بعد مورث 01-6-2001 کو لاہور ہائیکورٹ میں مندرجہ ذیل فیصلہ ہوا۔

"For the reasons stated above, writ petition No. 10344/1992 is dismissed with costs and writ petition No. 1343/1993 and 6-R/1993 are allowed. The order of Chief Settlement Commissioner, dated 12.12.1992 is declared wholly without jurisdiction and of no legal effect."

مندرجہ بالا حکم جو راجہ محمد صابر صاحب، جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے مورخہ 14-6-2001 کو صادر فرمایا تھا اس کی تفصیل میں مورخہ 26-10-01 کو اشغال نمبر 4373 فضل احمد ولد امام بخش کے نام کر کے محل درآمد کیا گیا۔ نقل حکم ہائیکورٹ مارک "A" اور اشغال مارک "B" کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ اس حکم کے خلاف رٹ پٹیشن نمبر 10344/92 مسماۃ سرداراں بیگم نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل نمبر 2975 تا 2977 آف 2001 دائر کی۔ سپریم کورٹ نے ہائیکورٹ کا فیصلہ بحال رکھتے ہوئے مورخہ 23-5-02 کو اپیل خارج کر دی۔ نقل حکم مارک "C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکم نہ ہے کہ مورخہ 17-3-1994 کو فضل احمد وراثت پا گیا تھا۔ اشغال پر حملہ آمد لاہور ہائیکورٹ کے حکم مورخہ 14-6-2001 کی روشنی میں کیا گیا تھا جو بالکل درست ہے جس کو سپریم کورٹ نے بھی بحال رکھا۔

(ج) اشغال نمبر 4373 مورخہ 26-10-2001 لاہور ہائیکورٹ کے حکم پر کیا گیا تھا جس کو سپریم کورٹ نے بھی بحال رکھا اور مطابق قانون اشغال درست ہے اس نے رقبہ الاٹ کروانے والوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی عمل میں نہ لائی جاسکتی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جناح آبادیوں

کی صورتحال اور دیگر تفصیل

*2483، چودھری بلال اصغر ورائج، کیا وزیر کالونیز ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت نے 1985 سے 2002 تک ضلع نوبہ ایک سنگھ میں جناح آبادیوں کی سکیم کے لئے کھل کھل اور کتنی کتنی رقم سے جگہ خریدی۔

(ب) مذکورہ ضلع میں اب تک جناح آبادیوں کی صورت حال کیا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز،

(الف) ضلع نوبہ ایک سنگھ میں 1985 سے لے کر 2002 تک جناح آبادیوں کے لئے کوئی جگہ نہ خریدی گئی ہے۔ ضلع ہذا میں جتنی آبادیاں قائم کی گئی ہیں وہ سرکاری رقبہ جات پر کی گئی ہیں۔

(ب) ضلع نوبہ ایک سنگھ میں قائم کردہ جناح آبادیوں میں اب تک 22487 پلاٹ مستحق افراد میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ یہ پلاٹ حکومت پنجاب کی قائم کردہ کمپنیوں کی عمارتوں کے تحت بے گھر افراد جو کہ وہاں کے ستانی ہیں ان میں تقسیم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آفس ای۔ ڈی۔ او۔ (آر) لاہور میں پابندی

کے باوجود تبادلوں کا جواز

*2731، جناب افتخار حسین مہمگر، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تبادلوں پر پابندی کے باوجود ای۔ ڈی۔ او۔ (آر) لاہور نے بہت سارے تبادلے کئے ہیں۔

(ب) کیا یہ تبادلے پابندی کی خلاف ورزی نہیں اگر خلاف ورزی ہے تو ای۔ ڈی۔ او۔ (آر) کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) تبادلوں کے احکام جاری نہ کرتے ہیں۔ تبادلوں کے تمام احکامات وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے پابندی کی رعایت لینے کے بعد جاری کئے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ پیشی نمبر SI-16-14/95 مورخہ 12-04-03 جاری کردہ سرورسز جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب جس میں تبادلوں پر پابندی لگانے کی تمہی واضح تحریر ہے کہ عالی عہدوں کے متقابل ایڈجسٹمنٹ پر پابندی کا اطلاق نہ ہو گا۔ لہذا کسی ملازم کے وکالت یا جانے یا طویل رخصت پر چلے جانے کی وجہ سے علی ہونے والے عہدوں پر ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ کی جاتی ہے تاہم سیٹلمنٹ آفیسر لاہور نے بندوبست کے کام کی تکمیل کے لئے نئے بھرتی ہونے والے 116 پٹواریوں کی جو ایڈجسٹمنٹ کی ہے اس کے لئے منظوری کی ضرورت نہ تھی۔ مزید برآں تمام تبادلوں کے وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں کئے گئے ہیں۔

(ب) چونکہ پابندی کی خلاف ورزی نہ ہوئی ہے اس لئے کارروائی کا جواز نہ بنتا ہے۔

ملتان میں سال 1999 تا 2003 رجسٹری فیس کی تفصیلات

* 2747، محترمہ زین النساء قریشی، کیا وزیر مال ازراہ نواز شریف لڑائیں گے کہ۔
 مئی سال 1999-2000 ' 2000-01 ' 2001-02 اور 2002-03 میں ہر سال ضلع ملتان میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

ضلع ملتان میں رجسٹری فیس کی مد میں سالانہ مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی ہے۔

آمدنی	مالی سال
1,16,22,981 کروڑ	1999-2000
1,14,14,461 کروڑ	2000-2001
1,13,88,192 کروڑ	2001-2002
1,31,02,929 کروڑ	2002-2003
4,75,28,563 کروڑ	نوٹل

ملتان کے بے زمین کاشتکاروں کو سرکاری اراضی

کی الاٹمنٹ کی تفصیل

*2748، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
سال 1999 سے آج تک ضلع ملتان میں کتنے بے زمین کاشتکاروں کو سرکاری زمین الاٹ
کی گئی۔ کتنے ابھی باقی ہیں۔ اس ضمن میں حکومت کی پالیسی کیا ہے اس کی تفصیل
ایوان کی میز پر رکھی جانے؟

وزیر کالونیز،

ضلع ملتان میں سال 1999 سے آج تک کسی بے زمین کاشتکار کو سرکاری زمین الاٹ نہیں
کی گئی ہے۔ تاہم نئی مجوزہ سکیم میں حکومت نے 500 ایکڑ زمین اس مقصد کے لئے
تخصص کی ہے۔

پشوار کورس پاس افراد کی تعداد اور بھرتی پر پابندی کا مسئلہ

*2790، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر مل ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) صوبہ میں پشوار کورس کئے ہوئے افراد کی تعداد بتائی جانے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ہٹواری کی بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ کب سے پابندی عائد ہے تاریخ اور سن بتایا جائے۔

(ج) اگر جزی (الف ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بھرتی پر عائد پابندی اٹھاری ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) صوبہ پنجاب میں ہٹواریاں امیدواران کی کل تعداد 6555 ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ہٹواری کی بھرتی پر 30- اکتوبر 1993 سے ستمبر 2002 تک پابندی عائد رہی ہے۔

(ج) اکتوبر 2002 سے مذکورہ بھرتی پر پابندی اٹھا کر 50 فیصد غالی اسامیوں پر 937 ہٹواری بھرتی کئے گئے۔ باقی ماندہ غالی اسامیوں میں سے 25 فیصد پر بھرتی 30- ستمبر 2003 تک مکمل کر لی جائے گی۔

Devolution Plan کے بعد ہر ضلع میں منظور شدہ اسامیوں

کی تعداد اور دیگر تفصیل

* 2828 ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) Devolution Plan کے بعد ہر ضلع میں نائب تحصیل داروں کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں سیٹلٹ ہو رہا ہے۔ جو نائب تحصیل دار سیٹلٹ میں ہیں انہیں تنخواہ کی ادائیگی ہو رہی ہے۔ جبکہ جو نائب تحصیل دار ریونیو میں ہیں ان کو تنخواہ کی ادائیگی نہیں ہو رہی۔ ریونیو کے نائب تحصیل داروں کو Devolution Plan کے بعد تنخواہوں کی ادائیگی نہ کرنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ Devolution Plan نافذ کرنے کے بعد ابھی تک نائب تحصیلداروں کی اساسیوں کی منظوری نہیں ہوئی؟ وجوہات بیان فرمائیں؟
وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) Devolution Plan کے بعد ضلع کے نائب تحصیلداروں کی منظور شدہ اساسیوں میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو نائب تحصیلدار محکمہ ریونیو میں کام کر رہے ہیں ان کا بجٹ محکمہ خزانہ سے تمام اضلاع کو بذریعہ E.D.O(Finance) دیا جا چکا ہے اور اس کی ذمہ داری ضلعی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

(ج) اس ضمن میں جواب جز (الف) میں مفصل دیا گیا ہے۔

پی پی۔ 137 لاہور سرکاری اراضی

اور اس کے استعمال کی تفصیل

*2842، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر کالونیزر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) چلدرہ لاہور پی پی۔ 137 میں کتنی سرکاری اراضی ہے۔

(ب) اس سرکاری اراضی میں کتنے سکول، ہسپتال، ڈسپنسریاں، دستکاری سکولز اور قبرستان بنائے گئے ہیں۔

(ج) چلدرہ میں جو اراضی ادارہ جات کے علاوہ افراد کے ذاتی قبضہ میں ہے کیا حکومت ان سے اراضی واپس لے کر قبرستان، ہسپتال یا کالج کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔
اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر کالونیزر،

(الف) چلدرہ پی پی۔ 137 میں کل سرکاری اراضی 1664 کنال 17 مرے۔

(ب) اس اراضی میں 10 سکول اور 3 قبرستان ہیں۔ سکولوں کا کل رقبہ 126 کنال ہے۔ قبرستان 118 کنال 2 مرے پر ہے۔ ایک ہسپتال اور ایک ڈسپنسری لال کیر کے اندر آبادی دیہہ میں واقع ہیں۔

(ج) بتیہ رقبہ سرکار میں آبادیوں کے زیر قبضہ 311 کنال جس کی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار نام آبادی	رقبہ زیر قبضہ	کیٹ
1- فیصل پارک	18K-14M	کئی آبادیوں کے علاوہ اکثر افراد کے پاس
2- کشمیر پارک	4K-8M	PTD ہیں۔ بن کاریکار ڈیمس محمد رآمد نہ ہوا ہے۔
3- بلا پ پارک	16K-19M	
4- عزیز پارک	1K-9M	
5- کئی آبادی علی پارک	11K-14M	
6- قیصر ماڈرن	17K-12M	
7- کوٹ شہب دین	43K-19M	
8- قاضی پارک	4K-10M	
9- دبیز کروزل	15k-11M	
10- مقبرہ جمالیہ	3K-12M	
11- ماہی کوٹ	48K-0M	
12- شہرہ ماڈرن کے حصہ	104K-2M	
آبادی		
13- کئی آبادی ہمنو کلاونی	10K-2M	
کل میزان	311K-0M	

اور کاشتہ رقبہ جلت میں سے 46K-19M کلا عطائی روڈ سے جانب مغرب واقع ہے۔ یہ رقبہ کسی بھی مشترکہ مقصد کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ جبکہ بھایا رقبہ کاشتہ 1062K-16M جانب دریائے راوی واقع ہے۔ اس کاشتہ رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے سیٹلمنٹ آفیسر لاہور کے ذریعہ قانونی کارروائی ہو رہی ہے۔ رقبہ ناجائز قابضین سے ہالی کروانے کے بعد مغلادہ عامہ کے لئے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

B.O.R کے جاری کردہ احکامات پر عملدرآمد میں تاخیر کی وجوہات

*2843، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بورڈ آف ریونیو کے حکم مجریہ بذریعہ IV E(F) 1527-2002/1975 مورخہ 08-08-2002

جو کہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ضلع جھنگ کو جاری ہوا ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل نمبرز کی یادداشتیں بھی بورڈ آف ریونیو سے جاری ہوئی ہیں۔

(I) IV E(F) 2702-2002/3843 مورخہ 13-12-2003

(II) IV E(F) 740-2003/987 مورخہ 05-05-2003

(III) IV E(F) 1253-2003/1724 مورخہ 20-06-2003

(IV) N E(F) 1791-2003/2225 مورخہ 31-07-2003

لیکن تامل E.D.O(R) جھنگ نے کوئی کارروائی نہ کی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تمام تر واضح ہدایات و احکامات کے باوجود بورڈ آف ریونیو کے قانونی

حکم مورخہ 08-08-2002 کی تعمیل میں دانستہ تاخیر کی جارہی ہے۔

(ج) تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف بورڈ آف ریونیو نے کیا کارروائی کی ہے اور حکم مورخہ

08-08-2002 کی تعمیل میں مزید کتنا حصر صدر کا رہا ہے۔

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا احکامات کی تعمیل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال: ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) ای۔ ڈی۔ او (آر) جھنگ کی جانب سے کارروائی کی جاتی رہی ہے۔ تاہم مکمل جواب موصول

نہ ہونے کے وجہ سے D.P.C کے اجلاس متوی کرنے پڑے۔

(ب) بمطابق آمدہ رپورٹ ای۔ ڈی۔ او (آر) جھنگ اس کیس میں کوئی دانستہ تاخیر نہ کی گئی

ہے بلکہ چند نکات وضاحت طلب تھے جن کے بارے میں بورڈ آف ریونیو پنجاب سے

تحرک کرنا پڑا تاکہ کوئی قانونی موٹائی تشدد تعمیل نہ رہے۔

- (ج) مختلف امور جن کی وضاحت ای۔ ڈی۔ او (آر) جینگ / اتھارٹی مطلوب تھی وہ کر دی گئی ہے۔ اس ضمن میں 01-08-2003 اور 26-08-2003 کو D.P.C میٹنگ ہونا قرار پائی تھی لیکن بوجہ نامکمل ریکارڈ اجلاس وقوع پذیر نہ ہو سکا اور آئندہ D.P.C میٹنگ جلد متوقع ہے جس کی تاریخ تا حال مقرر نہ کی گئی ہے۔
- (د) حکومت اپنے احکامات کی تعمیل کا ارادہ رکھتی ہے اور اس بارے میں مناسب احکامات جاری کر دینے لگے ہیں۔

ہربنس پورہ لاہور میں سرکاری اراضی

کی الاٹمنٹ اور دیگر مسائل

*2898 حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہربنس پورہ لاہور میں حکومت کی ملکیت زمین مختلف لوگوں کو الاٹ کی گئی تھی۔

(ب) الاٹ کی گئی زمین کن کن افراد کو کس میرٹ پر الاٹ کی گئی اور ان میں سے کتنی الاٹمنٹ خارج ہو چکی ہے۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

(ج) جعلی الاٹمنٹ کر کے گورنمنٹ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچانے والے حکم کے

ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ نیز جو لوگ اس الاٹمنٹ سے متاثر ہوئے ہیں ان کی داد رسی کے لئے حکومت نے کیا کارروائی کی مزید یہ کہ حکومت ان کی داد رسی کے لئے ہربنس پورہ لاہور میں کوئی نئی سکیم متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) یہ درست ہے کہ موضع ہرنس پورہ میں حکومت کی ملکیت زمین مختلف لوگوں کو الاٹ ہوئی تھی۔

(ب) جن لوگوں کو رقبہ ملکیتی حکومت الاٹ ہوا تھا اور جو الاٹمنٹ ہائے خارج ہو چکی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکم سپریم کورٹ آف پاکستان بروئے رٹ پٹیشن نمبری '166-R/92' '117-R/91' '184-R/92' '81-R/93' '82-R/93' '83-R/9' کے تحت منسوخ ہو کر انقذالات بحق سرکار ہو چکے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نیز جن لوگوں نے رقبہ مطابق الاٹمنٹ خرید کر کے مکانات تعمیر کئے تھے جبکہ ان میں سے مختلف لوگوں نے اپنی حق رسی کے لئے مختلف عدالت ہائے میں مہدات دائر کئے ہیں اور حکم اختتامی جاری شدہ ہیں اور زیر سماعت ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سوال کے آخری حصہ کا جواب حکمہ مال کے متعلقہ نہ ہے بلکہ رہائشی سکیم متعارف کروانا ایل۔ ڈی۔ اے یا ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔

1999 سے 2003 تک بھرتی ہونے والے

تحصیلداروں / نائب تحصیلداروں کی تفصیل

*2949، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر مال اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) دسمبر 1999 سے جون 2003 تک تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی کتنی اسمیں

عالی تھیں۔ ان میں سے کتنی اسمیں 31۔ جولائی 2003 تک "پر" ہو چکی ہیں۔ نیز مذکورہ

اسمیں کو پز کرنے کے لئے کیا قواعد مقرر ہیں۔

(ب) ایسے اشخاص کے ذمہ دار نام اور پتے کیا ہیں جن کی مذکورہ اسمیوں پر تقرری کی گئی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسمیوں پر گزراؤں کو بھی ترقی دی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کس حساب سے۔ ان کی ضلع وار تفصیل مع نام و پتے تحریر کریں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) تحصیلداران۔

دسمبر 1999 سے جون 2003 تک تحصیلداران کی کل علی اسمیوں 63 تھیں۔ ان میں سے 45 اسمیوں پر "ہو چکی ہیں۔ ان تحصیلداران کی بھرتی بمطابق پنجاب ریونیو رولز 1990 ترمیم شدہ 2002 بورڈ آف ریونیو پنجاب مندرجہ ذیل قواعد کے تحت کرتا ہے۔

(1) ڈائریکٹ کوٹا 30 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن

(2) بذریعہ موشن نائب تحصیلداران 53 فیصد

(3) منسٹرل اسٹاف 17 فیصد

1۔ اسسٹنٹ سیکرٹری سٹیٹو گزٹرز، بورڈ آف ریونیو

پنجاب و ماتحت ادارے (3 سلاہ تجربہ)

II۔ H.V.C/کالونیز ای ڈی او (آر) ڈی۔ او (آر) آفیسرز (3 سلاہ تجربہ)

III۔ کالونیز ہیڈ کوارٹرز ڈی۔ او (آر) آفیسرز (3 سلاہ تجربہ)

IV۔ انسپکٹر آف منیجمنٹ، بورڈ آف ریونیو پنجاب (3 سلاہ تجربہ)

V۔ ریونیو ایڈیٹرز، بورڈ آف ریونیو پنجاب (3 سلاہ تجربہ)

VI۔ سپرنٹنڈنٹس، بورڈ آف ریونیو پنجاب و ماتحت ادارے

نائب تحصیلداران

دسمبر 1999 سے جون 2003 تک بمطابق رپورٹ آمدہ ضلعی انتظامیہ تقریباً 168 اسمیوں میں سے صرف 56 اسمیوں پر منسٹرل اسٹاف اور قانونگو صاحبان کو بطور نائب تحصیلدار ترقی دی ہے۔

نائب تحصیلداران کی ترقی کے اختیارات مورخہ 01-08-14 تک ڈویژنل کمشنر کے پاس تھے۔ بعد از devolution یہ اختیارات بمطابق پنجاب ریونیوروز 1990 ترمیم شدہ 2002 ضلعی ای۔ ڈی او (آر) کو تفویض ہو گئے۔ لیکن بمطابق S&G.A.D نوٹیفکیشن مورخہ

26-05-03 اب ضلعی D.C.O ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کا چیئرمین ہو گا۔

(I) ڈائریکٹ کوا 50 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن

(II) بذریعہ مومن کونونو 38 فیصد

ای۔ ڈی۔ او (آر)

(III) منسٹرل سٹاف سینٹر 12 فیصد ای۔ ڈی۔ او (آر)

سینئر کونک اسسٹنٹ

سینئر گرانج 3 سڈ جبرہ

(ب) وہ اشخاص جن کو تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے عہدہ پر ترقی دی ہے۔ ان کی تفصیل ڈویژن وار نام اور پتے فلیگ (الف) و (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں 1 مذکورہ اسامیوں پر گرو اوروں کو نائب تحصیلدار کے عہدہ پر 38 فیصد کوا کے حسب سے ترقی دی ہے۔ وضاحت قواعد مذکورہ ج (الف) میں واضح ہے۔ ان کی ضلع وار تفصیل مع نام و پتے فلیگ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سوڈی کاروبار کے لئے لائسنسنگ اتھارٹی لاہور اور لاہور۔

فیصل آباد میں لائسنس یافتہ افراد کی تفصیل

*2951، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت سوڈ کا کاروبار کرنے والے لوگوں کو لائسنس جاری کرتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ لائسنس جاری کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں لاہور اور فیصل آباد میں بالترتیب کتنے لوگوں کو لائسنس جاری کئے گئے ہیں

ان کی تفصیل کیا ہے نیز ان میں پٹھانوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ لائسنسوں کو جن کے ذریعے حرام کاروبار کیا جاتا ہے، کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) یہ درست ہے کہ ماضی میں سال 1976 تک منی لینڈنگ ایکٹ 1965 کے تحت کاروبار کے لائسنس ڈپٹی کمشنر، کلکٹر ضلع جاری کرتا تھا۔ اب پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور، فیصل آباد یا اس کا کوئی بھی شعبہ سودی کاروبار کے لئے لائسنس جاری یا تجدید کرنے کا مجاز نہ ہے۔

(ب) چونکہ نئے لائسنس جاری نہ ہو رہے ہیں۔ پرانے لائسنس تجدید نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو چکے ہیں۔ ضلع لاہور میں یہ تعداد اب صفر ہے۔ جبکہ ضلع فیصل آباد میں 1966 سے 1976 تک کل 12 لائسنس سودی کاروبار کے لئے جاری ہوئے تھے۔ 1992 کے بعد کوئی لائسنس تجدید نہ ہوا ہے اور نہ ہی اس وقت کوئی لائسنس کارگر (operative) ہے۔

(ج) جزو (الف) اور (ب) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

چک نمبر 5/61 تحصیل ننکانہ صاحب

سڑک کی اصل پیمائش کے مطابق بحالی

*3075، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 5/61 تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں سرکاری سڑک جو کہ

مربع نمبر 34-45 اور مربع نمبر 35-44 کے درمیان سے جانب شرق جاتی ہے، کو اراضی مالکان نے اس قدر تنگ کر دیا ہے کہ وہاں سے ٹریکٹر ٹرالی وغیرہ گزارنا ناممکن ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہلیان دیہہ کے متعدد بار محکمہ سے رابطہ کرنے کے باوجود عوامی

معاذ کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی کارروائی محل میں نہ لائی گئی۔

(ج) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کو اس کی اصل پیمائش کے مطابق بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک؟
وزیر مال: ریلیف و اشتغال اراضی؛

(الف) اتنا درست ہے کہ سڑک کی اصل پیمائش ساڑھے سو فٹ ہے۔ اہیان دیہہ کی درخواست پر محکمہ مال تین ہار موقع کی نشاندہی عمل میں لایا ہے۔ رپورٹ ریونیو آفیسر ملتان جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ موقع پر اب 6" 16" ہے۔ اب محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ مٹی ڈال دے تاکہ اس پر سے ٹریکٹر ٹالی وغیرہ گزر سکے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اہیان دیہہ کی درخواست پر محکمہ مال تین ہار موقع کی نشاندہی عمل میں لایا ہے۔ رپورٹ ریونیو آفیسر ملتان جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سڑک کو بحال کر دیا گیا ہے اور اب یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ سڑک سرکاری فنڈ سے کچا یا تختہ مکمل کرے۔

اراضی کے سرکاری اور مارکیٹ ریٹ میں یکسانیت کا مسئلہ

*3101، جناب محمد نواز ملک، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ کے جن علاقوں میں زمین کا مارکیٹ ریٹ ایک لاکھ روپے فی مرد ہے۔ وہاں پر سرکاری زمین کا ریٹ بیس ہزار روپے فی مرد کیوں ہے۔ سرکاری زمین کا ریٹ بھی مارکیٹ ریٹ کے مطابق کیوں نکر نہیں کیا جاتا۔

(ب) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت سرکاری زمین کا ریٹ مارکیٹ ریٹ کے مطابق فی مرد fixed کر کے کروڑوں روپے کا revenue وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ سرکاری زمین کا ریٹ مارکیٹ ریٹ سے کم ہوتا ہے۔ سرکاری زمین کے ریٹ پہلے سے مقرر اثناعشرہ نہ ہیں بلکہ محکمہ مال نے ایک ضلعی تشخیصی کمیٹی قائم کی ہوئی ہے جو اوسط بیع، محل وقوع اور دیگر قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے زمین کی قیمت مقرر کرتی ہے۔

(ب) - ایسا۔

ضلع پاکپتن میں چکوک اور موضع جات

نمبرداران کی تفصیل

*3128، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع پاکپتن میں کل کتنے چکوک اور موضع جات ہیں۔

(ب) ان چکوک و موضع جات کے نمبرداروں کے نام، مع ولایت و ذات بیان کی جائے۔

(ج) اس وقت کتنے ایسے چکوک و موضع جات ہیں جن میں نمبرداری کے متعلق کیس

عدالتوں میں زیر سامت ہیں۔

(د) پورے ضلع میں کتنے ایسے نمبردار ہیں جو مایہ آیینہ کے باقیدار ہیں ان کی تفصیل بتائی

جانے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ حکومت ان باقیداروں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی

ہے۔

(ه) چکوک و موضع جات کی عد بندی کب کی گئی اور اس کے لئے کیا قواعد و ضوابط متعین

کئے گئے تھان میں تبدیلی کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) ضلع پاکپتن میں کل چکوک اور موضع جات کی تعداد 580 ہے جن کی تفصیل درج ذیل

ہے۔

موضوعات	چکوک	
205	120	تحصیل پاکپتن
73	182	تحصیل عارف والا
278	302	میزان
	580	کل تعداد

(ب) ضلع پاکپتن میں مقرر شدہ نمبرداران کی تعداد 736 ہے۔ (تحصیل پاکپتن 371 تحصیل عارف والا 365) مکمل تفصیل بریفنگ "آے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع پاکپتن میں 45 چکوک و موضوعات کے نمبرداران کے کیس مختلف مدتوں میں زیر سماعت ہیں۔ (تحصیل پاک پتن 24 تحصیل عارف والا 21)

(د) ضلع پاک پتن شریف میں باقیدار نمبرداروں کی تعداد 195 ہے۔ (تحصیل پاکپتن 97 تحصیل عارف والا 98) تفصیل بریفنگ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ وصولی کے سلسلہ میں تحت لینڈ ریویو ایکٹ باقیداران کے خلاف کارروائی وصولی جاری ہے۔

(ه) ضلع پاک پتن میں چکوک و موضوعات کی مد بندی سال 1956-57 بوقت بندوبست کی گئی۔ مطابق قانون settlement قواعد و ضوابط متعین شدہ ہیں ان میں تبدیلی کے لئے بورڈ آف ریویو پنجاب مجاز اتھارٹی ہے۔

نالہ بھیڑ سیالکوٹ کی تباہ کاریاں اور حکومتی انتظامات

*3136، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر مال ازرہ نواز شہ بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ نالہ بھیڑ نے اس سال سیالکوٹ کی شہری آبادیوں کو سیلاب سے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

(ب) کیا حکومت نے سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے پہلے کوئی انتظامات کئے تھے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سیالکوٹ کی رپورٹ کے مطابق نلدہ بمبیز کی صفائی کی بات متعلق محکمہ کو بھی ہدایت کی گئی تھی اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹیشن نے مذکورہ نلدہ کی صفائی کر دی تھی۔ نلدہ بمبیز میں سیلاب کے دوران کسی نقصان / تباہ کاری کے بارے میں کوئی رپورٹ وصول نہ ہوئی۔

(ب) سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے سیلاب سے پیشتر مورخہ 11-07-2003 کو ایک فلڈ میٹنگ زیر صدارت سید اختر حسین رضوی صاحب، منسٹر لیبر اینڈ مین پاور پنجاب منعقد ہوئی جس میں ضلع سیالکوٹ کے تمام محکمہ جات کے افسران شریک تھے کوہر اور پر سیلاب کے حوالہ سے مصلح ہدایات اور حفاظتی انتظامات کے سلسلہ میں بتایا گیا اور سب کو اپنی اپنی ذمہ داری سے عمدہ برآں ہونے کے لئے پابند کیا گیا تھا اور دوران سیلاب نلدہ محکمہ جات نے اپنے فرائض منصبی سرانجام دیئے۔

چک نمبر 124 ج۔ ب فیصل آباد۔ سرکاری اراضی

کی بوگس کلیم پر الاٹمنٹ اور حکومتی اقدامات

*3140، شیخ اعجاز احمد، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 124 ج۔ ب نزوادر روڈ فیصل آباد کلیم حمید کالونی کے ساتھ

غلام محمد آباد کالونی میں برب مزک تقریباً 121 ایکڑ اراضی محکمہ اوقاف کی ملکیت ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال اس زمین کو ایک فرضی، من گھڑت اور بوگس کلیم پر

ایک پارٹی کو منتقل کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کے پس پردہ حقائق کیا ہیں اور محکمہ

مال حکومتی پراپرٹی کو بچانے کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے ریکارڈ سال 1934-35 کے مطابق رقبہ مربع نمبر 35-36 واقع یک نمبر 124 ج۔ ب تحصیل سٹی فیصل آباد گاؤں تلہ تحریر ہے۔ رقبہ مذکورہ غیر مسلم مالکان نے اسے گاؤں تلہ کے لئے مخصوص کیا تھا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد یہ رقبہ غیر مسلم اور محکمہ اوقاف کی ملکیت بن گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ایک شخص مسٹر غنی ایک فرضی اندراج RL-II پر عمل درآمد کروانے کی کوشش میں مصروف ہے جبکہ محکمہ مال نے عملدرآمد سے انکار کر دیا ہے اور معاملہ عدالت عالیہ میں چلا گیا ہے۔ دوران سماعت محکمہ اوقاف نے اپنا مناسب تحفظ نہ کیا ہے اور پارٹی کو موقع دیا ہے کہ وہ اس رقبہ کو اسٹیٹ لینڈ مینٹ کرے۔ مذکورہ پارٹی نے اپنے حق میں ڈگری حاصل کر لی ہے اور انتظامی حکیت کے لئے کوشش کر رہا ہے لیکن ریونیو افسران نے انتظامی نہ کیا ہے۔ معاملہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے۔

تحصیل دار اور نائب تحصیل دار کے لئے

تعلیمی قابلیت اور سکیلیت کا مسئلہ

*3143، محترمہ شمیمہ نوید، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نفلان زدہ سوال نمبر 541 (ج) کا جواب دیتے ہوئے وزیر مال نے فرمایا کہ تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوایشن ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبل ازیں جب نائب تحصیلدار بھرتی کئے گئے تھے ان کی تعلیمی قابلیت ایف۔ اے تھی۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھرتی شدہ نائب تحصیلداروں میں اکثریت کی تعلیمی قابلیت اب بھی ایف۔ اے ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی تعلیمی قابلیت ایک ہے اور سکیل میں فرق ہے۔

(ه) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ایف۔ اے پاس نائب تحصیلداروں کے لئے بھی بی۔ اے کی شرط عائد کرنے کو تیار ہے اگر ہے تو انہیں سکیل نمبر 16 دینے کو بھی تیار ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں نیز جن نائب تحصیلداروں نے بی۔ اے پاس کیا ہوا ہے اور وہ سکیل نمبر 14 میں ہیں ان کو سکیل نمبر 16 دینے کو تیار ہے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ قواعد 1990 سے پہلے نائب تحصیلدار کی بھرتی کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ایف۔ اے تھی۔

(ج) درست ہے۔

(د) یہ درست ہے۔ بمطابق قواعد تحصیلداری / نائب تحصیلداری قواعد مجریہ 1990 ترمیم شدہ مارچ 2002 نائب تحصیلدار کی تعلیمی قابلیت صرف بی۔ اے ہے۔ جبکہ تحصیلدار کے لئے B.A سیکنڈ ڈویژن کی شرط عائد ہے۔

(ه) 1962 کے تحصیلداری / نائب تحصیلداری رولز کے مطابق نائب تحصیلدار کی تعلیم ایف۔ اے تھی۔ اب 1990 کے تحت نائب تحصیلدار کی تعلیم بی۔ اے اور تحصیلدار کی تعلیم بی۔ اے (سیکنڈ ڈویژن) کر دی گئی ہے۔ کیونکہ نائب تحصیلدار کا سکیل 14 ہے اور اس میں تعلیم کا عمل دخل نہ ہے اس لئے نائب تحصیلدار کو ترقی کے بغیر سکیل 16 نہیں دیا جاسکتا ہے۔ تاہم اگر کسی نائب تحصیلدار کی تعلیم بی۔ اے ہے تو اس کو تعلیمی انکمینٹ سے ہی دی جاسکتی ہے۔

پی پی۔ 155، 156 لاہور، قابضین سے محکمہ مال

کی اراضی کی بازیابی

*3144. محترمہ شہینہ نوید، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30- جولائی 2003 کو نشان زدہ سوال نمبر 607 کے جواب میں محکمہ نے تحریر کیا ہے کہ پی پی۔ 155، 156 میں 5453 کنال اراضی سرکاری موجود ہے مگر ساری کی ساری مقبوضہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لسٹ قابضین نمبر شدہ 7 کے مطابق 1309 کنال اراضی پر محکمہ ریلوے نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ ریلوے سے 1309 کنال اراضی واگزار کروانے اور وہاں پر بے گھر ملازمین کو پلاٹ دینے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) سیٹلمنٹ آفیسر لاہور کی رپورٹ کے مطابق متذکرہ بالا رقبہ پر ریلوے لائن اور ریلوے کالونی تعمیر شدہ ہے۔ یہ رقبہ کاغذات مال میں ملکیت صوبائی حکومت اور مقبوضہ محکمہ ریلوے ہے۔ ایسے تمام سرکاری رقبہ جات جو کہ ریلوے کے قبضہ میں ہے کے متعلق صوبائی حکومت نے وزیر اعلیٰ کی منظوری سے ایک ریفرنس کونسل آف کامن انٹرنل میں دائر کر دیا ہے جو کہ اس کا فیصلہ کرے گا۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر فیروز والا ضلع شیخوپورہ

کی مرید کے منتقلی کا مسئلہ

*3215۔ جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ کا ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر فیروز والا نزد شہرہ میں ہے جبکہ اس تحصیل کا سب سے بڑا قصبہ مرید کے ہے۔ اگر ہاں تو کیا حکومت تحصیل کا ہیڈ کوارٹر فیروز والا سے مرید کے میں ٹرانسفر (تبدیل) کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی:

یہ درست ہے کہ تحصیل فیروز والا کا صدر مقام شہرہ میں جی۔ٹی روڈ پر واقع ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ مرید کے اس تحصیل کا ایک بڑا قصبہ ہے۔ لیکن تحصیل فیروز والا کے ہیڈ کوارٹر کو مرید کے تبدیل کرنے کا حکومت کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ ہیڈ کوارٹر فیروز والا ضلع میں شیخوپورہ ضلع کا حصہ رہا ہے اور صوبائی دارالحکومت کے قریب ترین واقع ہے۔ اس کے علاوہ شرق پور اور ٹھٹہ دیگر ملاقات کے لوگوں کے لئے اس سے بہتر اور پُر سولت کوئی دوسرا مقام نہ ہے جبکہ مرید کے کا قصبہ ضلع شیخوپورہ کے ایک کونے میں واقع ہے اور اس کو تحصیل کا صدر مقام بنانے سے تحصیل کے دیگر علاقہ کے لوگوں کے لئے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ تحصیل ہیڈ کوارٹر فیروز والا میں تین ایڈیشنل سیشن جج، چار سول ججز کی عدالتیں اور دیگر 280 وکلاء کے جمیبرز تعمیر شدہ ہیں۔ لہذا ایسے حالات میں مذکورہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کی منتقلی مافی اور دیگر عوامی سولت کے پیش نظر مناسب نہ ہے۔

ہوم ڈسٹرکشن میں تعینات تحصیلداروں کی تفصیل اور جواز

*3276۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں ہو سکتا۔
- (ب) اس وقت کتنے ایسے تحصیلدار ہیں جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں۔ ان تمام کے نام مع اضلاع جانے جائیں۔
- (ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا یہ حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہے۔
- (د) اگر جڑ (ج) کا بھی جواب اجابت میں ہے تو حکومت کب تک ان تحصیلداروں کو جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں وہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی:

- (الف) حکومت پنجاب کے وضع کردہ قوانین کے مطابق افسران بنیادی سکیل 16 اور اس سے اوپر کو ان کے رہائشی ضلع میں ماسوائے غیر معمولی حالات کے تعینات نہیں کیا جاسکتا۔
- (ب) اس وقت صرف پانچ تحصیلدار ان محال اپنے رہائشی ضلع میں تعینات ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لاہور	1۔ سرمد ناہی، تحصیلدار بندوبست لاہور سٹی
سرگودھا	2۔ محمد حلد بشیر ڈار، تحصیلدار کوٹ مومن
رحیم یار خان	3۔ جام محمد اسلم، تحصیلدار رحیم یار خان
سرگودھا	4۔ افتخار حسین بلوچ، تحصیلدار ساہیوال (سرگودھا)
بہاولپور	5۔ معین الرحید عباسی، تحصیلدار ٹیر پور ٹائیپوال

مندرجہ بالا تحصیلدار ان میں سے 2 سے 5 کو تبدیل کر دیا جائے گا۔ لاہور جو تکہ صوبائی دارالحکومت ہے اس لئے نمبر شمار ایک پر مذکور آفیسر اس پالیسی سے مستثنیٰ ہے۔

- (ج) نمبر شمار دو تا پانچ پر مذکور افسران کو مرعدہ دار اور جلد ان کے موجودہ مہلات سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ بالا چار افسران کو جلد ہی ان کی موجودہ تعیناتی سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

فوتیگی کی صورت میں بغیر فیس

انتقال اراضی کی سہولت کا اجراء

- *3343 بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کسی شخص کے فوت ہونے پر جو فوتیگی انتقال اس کے ورثہ کے نام اندراج کیا جاتا ہے اس کے حکومتی واجبات کس شرح سے لئے جاتے ہیں۔
- (ب) کیا یہ واجبات جائز ہیں۔ کیوں کہ ورثہ اپنی موجودہ جائیداد کے عملی طور پر پہلے ہی سے وارث ہوتے ہیں اور اس میں ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔
- (ج) کیا حکومت اس مسئلے پر غور کر رہی ہے کہ یہ کارروائی بغیر ٹیکس یا واجبات کے ہو۔
- (د) اگر کوئی تجویز زیر غور نہیں تو کیا حکومت یہ پوائنٹ اسمبلی میں بل کے طور پر پیش کر سکتی ہے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی

- (الف) فوتیگی کی یہ کارروائی بذریعہ اشتغالات عمل میں لائی جاتی ہے۔ اشتغال وراثت کی فیس مبلغ 200 روپے ہے۔ یہ حکومتی واجبات دفعہ 46 قانون معاملہ زمین سال 1967 کے تحت بورڈ آف ریونیو پنجاب مقرر کرتا ہے۔ مقررہ شدہ شیڈول جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) یہ واجبات بالکل جائز ہیں۔ ورثہ اپنی جائیداد کے عملی طور پر وارث تو پہلے ہی ہوتے ہیں مگر ریکارڈ مال میں ان کو وارث نامک قرار دینے کا عمل بذریعہ اشتغال ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس عمل درآمد کی فیس حکومت نے سرکاری واجبات کی صورت میں بہت کم واجبی مقرر کر رکھی ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) جڑ (الف) اور (ب) کی روشنی میں کوئی ایسی تجویز زیر غور نہ ہے اور نہ ہی اسمبلی میں ایسا کوئی بل پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

ضلع گجرات۔ 1999 سے 2003

رجسٹری فیس سے آمدن کی تفصیل

*3490، جناب تنویر اشرف کانرہ، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
سال 1999 سے اکتوبر 2003 تک ضلع گجرات میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو
کتنی آمدن ہوئی۔ تفصیل پیش کی جائے؟

وزیر مال: ریلیف و اشتغال اراضی،

ضلع گجرات میں رجسٹری فیس کی مد سالانہ سے مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی ہے۔

آمدنی	مالی سال
₹ 59,15,131	1999-2000
₹ 15,47,119	2000-2001
₹ 47,97,226	2001-2002
₹ 90,18,530	2002-2003
₹ 35,27,779	اکتوبر 2003 تک

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
ضلع گجرات میں سرکاری زرعی اراضی
کی الاٹمنٹ کی تفصیل

201، جناب تنویر اشرف کانرو، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
1985 سے آج تک ضلع گجرات میں کتنی سرکاری زرعی زمین کن افراد کو کن شرائط پر
الاٹ کی گئی۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی،

1985 سے آج تک ضلع گجرات میں کوئی سرکاری اراضی تقسیم نہ کی گئی ہے۔
تاہم رقبہ تعدادی 12 کنال 17 مرے واقع موضع ٹادیوال تحصیل و ضلع گجرات مساحت ہنر
بیگم دختر محمد خان کو پچھلی ٹرام قائم کرنے کے لئے دس سلا پندرہ دی گئی۔ پندرہ کی
میلا 31-12-04 کو ختم ہو گی۔

اس کے علاوہ رقبہ تعدادی 5 کنال 14 مرد واقع موضع مہن کاندہ تحصیل کھاریاں ضلع
گجرات، عمران مشتاق ولد مشتاق احمد کو پندرہ دی گئی تھی جو کہ ٹکم مورخہ 01-1-03 کو
کینسل کر دی گئی تھی۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سٹیٹیکر، راجہ ریاض صاحب نے صبح سے کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا۔ جی راجہ
صاحب! فرمائیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سٹیٹیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب سٹیٹیکر، راجہ صاحب! وفد سوالات تو اب ختم ہو چکا ہے۔

راجہ ریاض احمد، آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سٹیٹیکر، آپ وزیر صاحب کو چیمبر میں سنالیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری ابراہ مہربانی آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سیکرٹری، جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میرا سوال نمبر 2250 ہے۔ یہ بہت اہم سوال ہے۔ براہ مہربانی آپ اس کو pend کر لیں۔ یہاں پر کروڑوں روپے کا گھپلا ہوا ہے۔ اس میں ایک بندہ انتقال کر گیا ہے اور اس کے انتقال کے تقریباً پانچ سال بعد۔۔۔

جناب سیکرٹری، یہ کہاں کا سوال ہے؟

راجہ ریاض احمد، یہ فیصل آباد کا ہے اور یہ زمین کے قبضے سے متعلق ہے۔

جناب سیکرٹری، اس پر پہلے ہی تحریک اتوانے کار آئی ہوئی ہے تو آپ اس میں اس کو بھی take up کر لیں۔

وزیر کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی فرمائیں!

وزیر کالونیز، جناب سیکرٹری جس سوال کی یہ بات کر رہے ہیں اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ان کا سوال واقعی اہم ہے اور میں آپ کو مبارک بلا پیش کرتا ہوں۔ آپ نے جو سوال کیا تھا سپریم کورٹ نے اس کی تائید کر دی ہے اور یہ زمین واپس صوبائی حکومت کے پاس پہنچ گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ زمین قانونی طریقے سے واپس پہنچ جائے گی۔ یہ انتقال ختم ہو جانے اور زمین واپس صوبائی حکومت کے پاس پہنچ جائے گی۔

راجہ ریاض احمد، میں اس یقیناً دہائی پر وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ان سے ایک بار پھر گزارش کروں گا کہ اس کو ہونا چاہئے۔

وزیر کالونیز، راجہ صاحب! آپ فکر نہ کریں یہ ہو جائے گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! جب یہاں پر ہماری طرف سے بات کی جاتی ہے تو آپ کی طرف سے کوشش کی جاتی ہے کہ ہم لوگ بات نہ کریں۔ ہم اپنے اپنے علاقوں سے منتخب ہو کر یہاں

اسمبلی میں آنے ہیں۔ جب بھی ہماری طرف سے گزارش کی جائے تو آپ کہتے ہیں کہ چیمبر میں مل لیں اور بیٹھ کر بات کر لیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہمیں موقع دیا کریں۔
جناب سپیکر، اس ایوان میں اپنے اپنے حلقے کے مسائل بیان کرنے کا ایک طریقہ کار ہے اور اگر آپ اس طریقہ کے مطابق کریں گے تو ضرور سنوں گا اور سنتا بھی ہوں۔
وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

تعزیت

سابق رکن اسمبلی لطیف مغل کی وفات پر دعائے مغفرت

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل بھلانے الہی ہمارے اس ایوان کے سابق ممبر لطیف مغل صاحب جن کا تعلق ساہیوال سے تھا وہ پارلیمانی سیکرٹری بھی تھے اور ان کی بہن یہاں پر ایم۔ پی۔ اے بھی ہیں۔ براہ مہربانی ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر، لطیف مغل صاحب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرعد پر سابق ایم۔ پی۔ اے لطیف مغل

کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر، محمد اقبال چڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چڑ، جناب سپیکر! میرے دو بہت اہم سوال ہیں۔ سوال نمبر 1727 اور 1728 ہیں۔ یہ پولستان میں زمین کی الاٹمنٹ کے بارے میں ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان سوالات کو pend کر دیں۔

جناب سپیکر، اب تو وفد سوالات بھی ختم ہو چکا ہے۔ آپ کی تحریک استحقاق نمبر 33 ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکر! گزارش یہ ہے کہ محکمہ مال کے حوالے سے انتہائی اہم معاملہ ہے سوالات کا وقت گزر گیا ہے۔ یہاں ایک سوال میں لکھا ہوا تھا کہ کیا انتہال 'ہبہ اور رجسٹری کی ریٹ لسٹ وہاں پر آویزاں ہے؟ محکمہ نے اس کا جواب دیا کہ جی ہاں لسٹ آویزاں ہے لیکن آپ جانتے ہیں اور سارا ایوان بھی جانتا ہے کہ کبھی بھی بٹواری سرکاری ریٹ پر کام نہیں کرتا۔ ہمیشہ کئی گنا زیادہ فیس عوام سے وصول کی جاتی ہے۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ افسران کے لیکن چلانے ہیں 'وزراء کے دورے بھگتے ہیں' ان کے ملے جلوس کروانے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اگر کوئی غریب آدمی شکایت لے کر جاتا ہے تو اس کی کسی بھی سطح پر شنوائی نہیں ہوتی۔ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اور اس پر حکومت فوراً کرے تاکہ غریب عوام پر جو یہ بھری چلائی جاتی ہے اور یہ جو بڑے بڑے افسران یہ سب لوگ وہاں دوروں پر جا کر گلز اور بیر کھاتے ہیں۔ یہ عوام کا خون پیتے ہیں اور سرکٹ ہاؤس کے سارے اخراجات بھی اسی پیسے سے چلتے ہیں۔ وزیر مال صاحب کو اس کا کوئی بندوبست کرنا چاہئے۔

تحاریک استحقاق

تھانہ صدر بہاولپور کی جانب سے رکن اسمبلی کی ناجائز حراست

(... بحث جاری)

جناب سیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ چیئر میں بیٹھ کر بات کر لیجئے گا۔ اسی تحریک استحقاق کا وقت ہے۔ یہ تحریک ملک محمد اقبال چٹڑ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک move ہو چکی ہے اور وزیر قانون صاحب اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ اس میں توڑا سا ابہام تھا کیونکہ بعض افسران ایسے تھے کہ جن کا نام دے دیا گیا تھا لیکن درحقیقت وہ وہاں پر موجود نہیں تھے۔ اس پر جناب نے یہ فرمایا تھا کہ میں معزز رکن کے ساتھ بیٹھ کر بات کروں اور

درحقیقت جو لوگ اس وقت موجود تھے ان کے ناموں کا تعین کر لیا جائے۔ اس سلسلہ میں میری معزز رکن سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ڈی۔ ایس۔ پی صدر اور تھانہ صدر کے ایس۔ ایچ۔ او اور دیگر حملہ تھا۔ میں نے پہلے بھی اس بات کا یہاں پر اعادہ کیا تھا کہ میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر، محرک اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! جب میری راجہ صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ آپ ڈی۔ پی۔ او کو نکال دیں۔ ایس۔ ایچ۔ او صدر اور ڈی۔ ایس۔ پی صدر کے خلاف آپ کی تحریک کینٹی کے سپرد کر دی جائے گی۔ لہذا میری یہ تحریک استحقاق کینٹی کے سپرد کی جانے اگر کینٹی نے سمجھا کہ ڈی۔ پی۔ او کو بلانا لازمی ہے اور اگر وہ سمجھیں گے کہ نہیں بلانا تو نہ بلائیں۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب تو فرما رہے ہیں کہ آپ کے مشورہ سے ہی ہو گا جیسے آپ کہیں گے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی، جیسے یہ حکم دیں گے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! آپ میری تحریک کو کینٹی کے حوالے کر دیں۔ اگر کینٹی نے سمجھا کہ ڈی۔ پی۔ او کو بلانا ہے تو وہ بلائے گی اور اگر سمجھے گی کہ نہیں بلانا تو نہ بلائے لیکن میری اس تحریک کو کینٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر، لیکن میں یہ تحریک dispose of کر چکا ہوں۔ پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ میں press نہیں کرتا اس لئے میں نے dispose of کر دی اور اب آپ take up کرنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! مجھے راجہ صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ ایس۔ ایچ۔ او صدر اور باقی اہلکاران اور ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کو۔۔۔

جناب سپیکر، وہ ابھی بھی یقین دہانی کر رہے ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میری تحریک کو کینٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، چنڑ صاحب! پہلے تو آپ فرما رہے تھے کہ میں press نہیں کرنا چاہتا۔ جب میں نے

dispose of کر دی تو آپ اسے take up کرنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد اقبال چٹرا، جناب سپیکر ان میں نے یہ نہیں کہا کہ میں press نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے یہ بات نہیں کی۔ میں نے تو آپ سے عرض کیا تھا کہ راجہ صاحب نے مجھ سے یہ یقین دہانی لی ہے کہ ڈی۔ ایس۔ پی صدر اور ایس۔ ایچ۔ او تھانہ صدر کو بلا لیتے ہیں جنہوں نے ہمیں ڈیرے سے گرفتار کیا تھا اور اگر کمیٹی سمجھے گی تو ڈی۔ پی۔ او کو بعد میں بلا لے گی اور اگر بہتر نہ سمجھے گی تو نہیں بلا لے گی۔

جناب سپیکر، ان کو راجہ صاحب نے بلانا ہے یا کمیٹی نے بلانا ہے؟

ملک محمد اقبال چٹرا، جناب سپیکر ان کو کمیٹی نے بلانا ہے۔

جناب سپیکر، وزیر قانون

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر ان میں نے تو یہ گزارش کی تھی کہ میں اس کو oppose نہیں کرتا۔ اگر معزز رکن یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو جس طریقے سے بھی یہ کہیں میں ان کی تسلی کروانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ یہ فرمائیں کہ ان کو بلا کر بات کر لیں تو میں وہ بھی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر، آپ ان کو چیمبر میں بلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جیسے آپ حکم دیں گے تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب ان کو اپنے چیمبر میں بلا لیں گے اور جیسے آپ کہیں گے آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا۔

ملک محمد اقبال چٹرا، جناب سپیکر آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ میں اس کو press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، اگر آپ کا مسند مل نہ ہوا تو پھر دیکھ لیں گے۔۔۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 36 میں محمد طفیل ہنوار راجپوت صاحب کی ہے۔

ایم۔ ایس نشتر ہسپتال ملتان کے اراکین اسمبلی

کے بارے میں تضحیک آمیز ریپارٹس

میں محمد لطیف ہنوار راجپوت، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دہل اندازی کا منطقی نتیجہ ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے 12- مئی بوقت گیارہ بجے دن ایم۔ ایس نشتر ہسپتال ملتان سے فون پر بات کی اور اسے اپنا تعارف کروایا اور اسے کہا کہ میں نے پروفیسر ڈاکٹر اجمل ملک صاحب سے کوئی problem consult کرنا ہے۔ برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں آپ کے پاس کس وقت آؤں؟ انہوں نے کہا کہ میرے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ہے کہ میں individual کو یوں ٹائم دیتا ہوں۔ آپ نے جسے ملنا ہے عود جا کر ملیں۔ اس کے بعد میں پرنسپل نشتر میڈیکل کالج کے ڈریسنگ ڈاکٹر صاحب سے ملا اور medicine کی پرچی اپنے پی۔ ایس کے ڈریسنگ ایم۔ ایس کو بھیجی اور اسے verification کے لئے کہا۔ اس نے prescription کو بھی دیکھنا گوارا نہ کیا اور کہا کہ میں 19 گریڈ کا آفیسر ہوں۔ میرا یہ status نہ ہے کہ میں ایم۔ پی۔ ایس کے نئے اور بل sign کرتا ہوں۔ حکومت کو چاہئے کہ اس کام کے لئے کسی میڈیکل آفیسر کی ڈیوٹی لگانے۔ اس نے مزید یہ بھی کہا کہ اگر سیکرٹری صاحب نے ایسے احکامات جاری فرمائے ہیں تو یہ ان کا قصور ہے۔ میرا اس میں کیا قصور ہے؟ ایم۔ پی۔ ایس صاحبان حکومت کو پہلے کم پیکار کا رہے ہیں۔ اب مزید ان کے لئے ادویات بھی حکومت کے خزانے سے جائیں۔ ایم۔ ایس نشتر ہسپتال ملتان کی یہ گھنیا حرکت میرے لئے ہی نہیں بلکہ معزز ایوان کی بے عزتی کا باعث ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب سیکرٹری، آپ کوئی short statement دینا چاہیں گے؟

میں محمد لطیف ہنوار راجپوت، جناب سیکرٹری اس تحریک استحقاق سے پتا چلتا ہے کہ اس وقت پنجاب کے اندر top level کے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ اتنے مضبوط اور فرعون بن چکے

ہیں کہ ان کی نظر میں کسی ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے، سینیئر یا کسی بھی پارلیمنٹیرین کی کوئی عزت نہیں ہے اور even کہ وہ ان سے طعنا یا بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ آپ کی وسالت سے میں جناب وزیر صحت سے بھی request کروں گا کہ ان کے لئے کوئی انسٹیٹیوٹ کھولیں جہاں ان کی ٹریننگ کی جانے اور ان کا mentally چیک اپ بھی ہونا چاہئے تاکہ انہیں پتا ہو کہ ان کی کیا کیا duties ہیں اور انہیں کس طریقے سے سرانجام دینا ہے۔ اگر ان لوگوں کا ہمارے ایم۔ پی۔ اے کے ساتھ یا پارلیمنٹیرین کے ساتھ یہی رویہ رہا تو میرے خیال میں کوئی بھی ایم۔ پی۔ اے اپنے حلقے کا کوئی بھی جائز کام نہیں کروا سکے گا۔ ایک ایسی چیز جو کہ fact ہے کہ حکومت نے ایک facility ایم۔ پی۔ اے کو دی ہوئی ہے اور اس کے لئے سیکرٹری صاحبان کی طرف سے احکامات بھی بھیجے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی غیر مہذب talk میرے لئے ہی نہیں بلکہ میرے خیال میں تمام ایم۔ پی۔ اے کے لئے شرمندگی کی بات ہے۔

(اس مرعد پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ نے Privilege Act کے اندر

بھی ایم۔ پی۔ اے کے لئے وی۔ آئی۔ پی کا لفظ استعمال کیا ہوا ہے۔ اس کی explanation بھی تمام محکموں کے سربراہوں کو بھجوا دیں تاکہ انہیں پتا ہو کہ وی۔ آئی۔ پی کے کیا معنی ہوتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! مجھے یہ تفریک استحقاق کل ہی ملی تھی اور ہم نے فوری طور پر نشر میڈیکل کالج کے ایم۔ ایس اور پرنسپل سے تحریری طور پر response کل ہی وصول کیا ہے بلکہ میری ایم۔ ایس سے بھی بات ہوئی ہے۔ معزز رکن ہمارے بھائی ہیں اور بہت ہی قابل احترام ہیں اور اگر ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی ہوئی ہے تو اس کا ہم سختی کے ساتھ نوٹس بھی لے رہے ہیں اور کارروائی بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں چند گزارشات ایم۔ ایس نے مجھے جٹائی ہیں وہ میں ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ واقعہ 12- مئی کا ہے کہ ایم۔ پی۔ اے صاحب نے

کہا کہ انہوں نے ایم۔ ایس کو ڈاکٹر اجازتک صاحب سے appointment کے لئے فون کیا جو کہ وہاں پر پروفیسر ہیں اور ٹام کو پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ سب سے پہلے مجھے ایم۔ ایس نے کہا کہ ایم۔ پی۔ اے صاحب نے فون نہیں کیا بلکہ ان کے پی۔ اے کا فون تھا اور پی۔ اے نے کہا کہ ایم۔ پی۔ اے صاحب یا ان کے کوئی عزیز ڈاکٹر صاحب سے ٹائم لینا چاہتے ہیں۔ وہ ایم۔ ایس صاحب کی clearance جو پیش کر رہے تھے کہ پرائیویٹ کلینک میں ٹائم لینے کے لئے ہم ان سے request کر سکتے ہیں لیکن usually ایک دو دن کے بعد ٹائم مل جاتا ہے۔ اس واقعہ کے دوسرے دن انہوں نے پرنسپل صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے تیسرے دن ہسپتال کے اندر ہی ٹائم بھی دلایا اور ڈاکٹر صاحب نے مریض کو چیک بھی کیا لیکن اس کے باوجود میں نے ایم۔ ایس اور پرنسپل کو بڑا واضح پیغام دیا کہ ہمارے لئے حکومت پنجاب کے لئے ٹام ایم۔ پی۔ اے قابل احترام ہیں۔ میں خود اور میری پوزیشن as a ایم۔ پی۔ اے ہے اور ان کے ساتھ کوئی کسی قسم کی پرتیزی، زیادتی کبھی برداشت نہیں کی جانے گی۔ یہ ہمارا official stance ہے۔ اگر ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے تو اس ایم۔ ایس اور پرنسپل جس سے میری ذاتی طور پر بات ہوئی ہے، سختی سے حکمانہ level پر انکو ازی بھی کی جانے گی اور نوٹس بھی لیا جانے گا۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سپیکر، وزیر موصوف ایم۔ ایس کے بارے میں بات کر رہے ہیں کہ میری ان سے بات نہیں ہوئی۔ میری کوئی زمین تو ان کے ساتھ اکٹھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسی بات ہے۔ ظاہر ہے ان سے میری بات میڈیسن یا میری اپنی ٹریٹمنٹ کے بارے میں ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر ہماری زمینیں اکٹھی ہوں اور پانی کا معاملہ ہو یا کوئی ایسا مسئلہ ہو تو وہ کہیں کہ جی نہیں یا میرا official status ان کے ساتھ ملتا ہو تو اس صورت میں تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ان سے کوئی problem ہے۔ میں ایم۔ ایس کو صرف اس لئے ہی فون کر سکتا ہوں کہ وہ مجھے ڈاکٹر کی availability یا ٹریٹمنٹ، میڈیسن کے بارے میں ہی بات ہو سکتی ہے تو اگر وہ اس طرح کی بات کر رہا ہے تو I think there is no truth in that statement تو اس کو kindly آپ کمیٹی کے سپرد کریں اور وہی اس کے fact کے بارے میں جانے گی۔

وزیر صحت، جناب سپیکر، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ کل یہ میرے پاس آنے اور میں نے

فوری طور پر اس پر ایکشن لیا اور میری خود ان سے بات ہوئی ہے۔ ان کے ساتھ جو بھی زیادتی ہوئی ہے تو سختی کے ساتھ ایم۔ ایس اور پرنسپل کا بھی نوٹس لوں گا اور انکو ازی کی جانے گی۔ ان کو بلایا جانے کا تو میری ان سے یہ request ہے کہ کیونکہ ہم already اس پر ایکشن لے رہے ہیں تو اس کو مزید press نہ کیا جائے۔

میاں محمد لطیف منوار راجپوت، جناب سیکرٹری ایجوکیشن نے استحقاق کیسٹی بنائی ہوئی ہے اور اس میں اتنے سارے آدمی ہیں تو ان بے چاروں کو بھی کوئی نہ کوئی کام ملنا چاہئے۔ یہ تو نہیں ہے کہ اپنے طور پر ہی سارے یہ کریں۔ ان کو جانے دیں اور what will be کہ they will decide لے لیں گے۔ ان result of that اس میں کیا ہوتا ہے؟ آنے دیں وہ اس پر decision لے لیں گے۔ ان لوگوں کو آپ اس طریقے سے کیوں protect کر رہے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

The Honourable Member has moved a privilege جناب سیکرٹری

motion اور انہوں نے جو facts دیتے ہیں prima facie they are answerable with logic جو

منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے ان کی different statement ہے now there are two

different statements آپ مہربانی کر کے ایک ممبر کا جو privilege breach ہوا ہے اس کو

Let the Government come with arguments and refer کر دیں استحقاق کیسٹی کے پاس

the Honourable Member will produce his statement. اس کی جو statement ہے

Let the Committee decide. What this Committee is for? On the floor جو

of the House ایک بات کہ رہا ہے تو Minister Health sahib کو اپنے ٹکے کا چٹا نہیں ہے تو یہ

کہتے ہیں کہ میں نے 24 گھنٹے میں جواب منگوا دیا ہے۔

وزیر صحت، جناب سیکرٹری میں نے صرف تحریری جواب پڑھ کر سنایا ہے جو مجھے ملا ہے۔ رانا آفتاب صاحب اس چیز کو exploit کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر اس کو استحقاق کیسٹی

کے سپرد کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے یہ کر دیں۔ ہم welcome کرتے ہیں۔
میں نے ان کے question کا جواب دیا تھا۔

MR DEPUTY SPEAKER: After hearing the both sides the Minister and also the Honourable Member, I think there is certain mafia going around in different institutions and for that I refer it to the Privilege Committee.
یہ سب کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔

and every Member of this House is quite Honourable and not only every Member even citizen of Pakistan is Honourable.

ہر غریب آدمی کا بھی استحقاق بنتا ہے۔ صرف ایم۔ پی۔ اے کا نہیں بنتا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ذمہ سیکر، جی فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سیکر پاکستان میلبی ویرن والے روز آتے ہیں اور آدھا آدھا گھنٹہ یہاں پر ہمیں بناتے رہتے ہیں لیکن پاکستان میلبی ویرن کی خبروں میں صرف چند سیکنڈ کی proceeding پنجاب اسمبلی کی دکھاتے ہیں۔ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی یہ اسمبلی ہے اور پنجاب کے عوام کا یہ حق ہے کہ یہاں کی جو proceeding اور جو اہم معاملات ہیں ان کو جانا جانے ان تک پہنچایا جائے۔ اخبارات کا ایک ہی ذریعہ ہے جس کے تحت یہاں کے معاملات لوگوں تک پہنچتے ہیں لیکن اخبارات دور دراز کے لوگ نہیں پڑھتے۔ کل وزیر قانون صاحب فرما رہے تھے کہ اخبارات والے یہ کہتے ہیں اور وہ کہتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ پاکستان میلبی ویرن کو بھی پابند کیا جائے۔ اگر قومی اسمبلی یا سینیٹ کی سینیڈنگ کمیٹیوں کی کوریج 10 سے 15.15 منٹ تک خبرنامہ میں دکھاتے ہیں تو پنجاب اسمبلی جو 7 کروڑ عوام کی سب سے بڑی اسمبلی ہے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی اسمبلی ہے سب سے بڑا مقدس ادارہ ہے۔ یہاں جو معاملات ہوتے ہیں پاکستان میلبی ویرن صحیح طریقے سے نشر نہیں کرتا۔ لہذا یا تو ان کو ہدایت جاری کی جائے یا پھر ان کا یہاں داخلہ منع کیا جائے اور جو دیگر

پرائیویٹ پیمنٹز میں جیسے جیو، یو، این۔ آئی واسے ان کو مدعو کیا جانے تاکہ وہ یہاں کی کارروائی اور عوام کے وہ معاملات جو یہاں discuss ہوتے ہیں ان کو پنجاب کی عوام تک پہنچا سکیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن یہاں کے معاملات کو دکھانے میں بری طرح ناکام ہوا ہے اور اس کا ہم افسوس کرتے ہیں اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی کو بھی وقت دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون ۱

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر، ٹھیک ہے ان کے بذبت وفاق حکومت تک پہنچنے چاہئیں۔

رانامناہ اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا صاحب ۱

رانامناہ اللہ خان، جناب سپیکر ۱ وزیر قانون نے پیٹھے پیٹھے ہی فرما دیا کہ ٹھیک ہے ان کے بذبت وفاق حکومت کو پہنچنے چاہئیں۔ اس میں وفاق حکومت کا معاملہ نہیں ہے جو اسے آر۔ وائی، جیو اور یوٹی ویس جیسے سرحد اسمبلی کی کارروائی کو cover کر سکتے ہیں، قومی اسمبلی کی کارروائی کو cover کر سکتے ہیں، سندھ اسمبلی کی کارروائی کو cover کرتے اور دکھاتے ہیں اور اس میڈیا کانٹریک ویسے جی پی۔ ٹی۔ وی کے مطالبے میں بہتر بھی ہے اور لوگ اس پر اعتماد بھی کرتے ہیں تو پہلے بھی یہ معاملہ ہوا تھا کہ ان ٹی۔ وی چینلز کو جب اس ملک میں ورکنگ کی اجازت ہے اور وہ جب قومی اسمبلی اور باقی صوبائی اسمبلیوں میں کارروائی کو cover کر سکتے ہیں تو یہ ہاؤس جو اس ملک کا دوسرا بڑا ہاؤس ہے تو اس کو cover کرنے میں آخر کون سی قیمت ہے؟ وزیر قانون فرمائیں کہ اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو وہ آپ کے سامنے رکھیں اس ہاؤس کے سامنے رکھیں اور اگر انہیں اعتراض نہیں ہے تو اس کی آپ اجازت دے سکتے ہیں اس میں وفاق حکومت والا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ ان کے کیرہ میں اور نامندے روزانہ اسمبلی بلڈنگ کے باہر ہوتے ہیں ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر اس پر نہ تو حکومت کو اعتراض ہے نہ ہی وزیر قانون نے اعتراض کیا ہے کہ پرائیویٹ بینکنگ کو رائج نہ کریں۔ اس کے متعلق ایک پالیسی ہے جو پالیسی آپ نے طے کرنی ہے، آپ نے ان تمام معاملات کو دیکھنا ہے اور آپ نے ہی اس بات کی اجازت دینی ہے کہ کس نے آ کر اسمبلی میں کوریج کرنی ہے۔ اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف آپ کی صوابدید پر ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنے جیوبر میں ان تمام معاملات کو دیکھیں اور اگر آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ پرائیویٹ بینکنگ کو اجازت دینی چاہئے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

دوسری بات جو عباسی صاحب نے پاکستان میلی ویرن کے متعلق فرمائی تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں گزارش کی ہے اب دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ اس میں پنجاب حکومت کا کوئی عمل دخل نہ ہے وفاقی حکومت باقاعدہ ایک پالیسی کے تحت صوبوں کے لئے 'وفاق کے لئے اور بین الاقوامی واقعات کے لئے وقت مقرر کرتی ہے لہذا یہ ان سے متعلقہ کام ہے جہاں تک اس معزز ایوان کے ممبران کے جذبات کا تعلق ہے تو میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وفاقی حکومت تک یہ بات پہنچانی جانے گی اور ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ پنجاب اسمبلی کی کوریج کو بہتر بنایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جب پنجاب اسمبلی کی کوریج چند سیکنڈ کے لئے دینی ہے تو پھر ان پر پابندی لگا دی جانے کہ یہ بھی نہ کریں، ہم ان کے بھی مصلح نہیں ہیں۔ ہم اس ایوان میں بات کریں گے جو متعلقہ وزارت ہے اور اسلام آباد میں بیٹھے ہونے ہیں۔ پنجاب کے عوام لی۔ وی کالانس فیس دیتے ہیں، کروڑوں عوام پاکستان میلی ویرن دیکھتے ہیں۔ لی۔ وی۔ وی والے ایک پروگرام دن کو ساڑھے بارہ یا ایک بجے چلتے ہیں اور وہ صرف دس منٹ کا ہوتا ہے۔ اس وقت لوگ اپنے اپنے دفاتر اور کاشکاری میں مصروف ہوتے ہیں۔

ایسے وقت میں پنجاب اسمبلی کی کارروائی صرف دس پندرہ منٹ کی دکھلتے ہیں۔ یہ ہمارا احتجاج ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اب میڈیا کا دور ہے۔ عوام کا یہ بنیادی حق ہے کہ ان کو ہر معاملے میں آگاہی حاصل ہو، انہیں ہر چیز کی معلومات ملنی چاہتے اس لئے جو پرائیویٹ چینلز ہیں ان کے حوالے سے جو بات کی تھی۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ بات لمبی ہو گئی ہے۔ بات صرف اتنی ہے جو عباسی صاحب کا اعتراض ہے کہ یہ دن کے بارہ بجے کورٹج دکھلتے ہیں۔ یہ competition کا دور ہے جیسا کہ اسی وزیر قانون نے on the floor of the House کہا کہ گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں بھی اپوزیشن کی طرف سے آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں بھی قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ آپ پرائیویٹ چینلز کو اس معزز ہاؤس کی کارروائی کو cover کرنے کی اجازت دیں۔ جب انہیں بھی اعتراض نہیں اور ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں تو یہ competition کا دور ہے اگر آپ ان پرائیویٹ چینلز کو اجازت دیں گے تو پی۔ٹی۔ وی والوں کا خود ہی ٹائم بارہ بجے سے شام چار بجے تک آجانے گا۔ یہ سارے معاملات خود درست ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دونوں طرف کی بات سننے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد آپ چیئرمین میں آجائیں اس پر فور کرتے ہیں اور آج انشاء اللہ تعلق اس کا کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ میں خود بھی اس چیز کا احساس کرتا ہوں کہ واقعی کورٹج کم ہے اور پنجاب اسمبلی کی کورٹج باقی معمولوں صوبوں کی اسمبلیوں سے بھی کم دی جاتی ہے تو میں پی۔ٹی۔ وی کو بھی پنجاب اسمبلی کی طرف سے ہدایت کروں گا کہ وہ اس کو consider کریں اور اس اسمبلی کو زیادہ سے زیادہ کورٹج دیں جیسے باقی صوبوں کو دے رہے ہیں اور جو پرائیویٹ چینلز ہیں ان کے بارے میں

جیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں گے اور فیصلہ کر لیں گے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 35 چودھری عبدالغفور کی طرف سے ہے یہ pending تھی۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر، یہ برسوں ایوان میں پیش ہوئی تھی۔ وزیر مال نے یہ فرمایا تھا کہ اس کا کوئی جواب نہیں آیا اس لئے یہ pend کی گئی تھی۔
جناب ڈپٹی سپیکر، اس کا جواب آچکا ہے۔ جی، وزیر مال!

محکمہ مال لاہور کے افسران کارکن اسمبلی سے توہین آمیز سلوک

(... بحث جاری)

وزیر مال، ریٹیف و احتیال اراضی، تحریک استحقاق کے سلسلے میں شوکت سندھو افسر احتیال اراضیات لاہور سے رپورٹ طلب کی گئی جس کے مطابق چودھری عبدالغفور خان ایم۔ پی۔ اے نے مورخہ 20-4-2004 کو ایک درخواست سرسوتہ ہذا میں گزاری۔ جو حکم مورخہ 20-4-2004 کے تحت افسر احتیال اراضیات لاہور کو بغرض تحقیقات و مضل رپورٹ بھجوائی گئی۔ درخواست ہذا میں ہٹواری احتیال موضع رائی کے خلاف الزام مائد کیا گیا ہے کہ اس نے درخواست دہندہ سے بطور رشوت دس ہزار روپے وصول کئے لہذا اس کو فوری طور پر تبدیل کیا جانے اور اس کی جگہ کوئی دیا بندار ہٹواری تعینات کیا جانے۔ درخواست زیر بحث کی تحقیقات کے سلسلہ میں افسر احتیال اراضیات لاہور نے چودھری عبدالغفور خان ایم۔ پی۔ اے اور محمد اکمل چیمبر ہٹواری احتیال اراضیات کو بغرض سماعت طلب کیا۔ چودھری عبدالغفور صاحب نے اس سلسلے میں انکو ازنی افسر کے روبرو اپنا بیان قلمبند کرایا جبکہ ہٹواری الزام الیہ نے اپنا تحریری بیان پیش کیا۔ شوکت سندھو افسر احتیال اراضیات لاہور نے رشوت کی ادائگی کے سلسلے میں چودھری عبدالغفور خان سے شہادت پیش کرنے کے لئے کہا تو وہ احتیال میں آگئے کہ وہ ممبر صوبائی اسمبلی ہیں درخواست کے سلسلہ میں کسی شہادت یا جوت کی ضرورت نہ ہے، فوری طور پر ہٹواری احتیال کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاوے۔ انکو ازنی افسر نے رکن موصوف کو مودبانہ انداز میں یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ کسی سرکاری ملازم کے خلاف تادیبی کارروائی کے سلسلے میں جوت شہادت کا صفر مسل پر آنا

ضروری ہے۔ اس سے وہ مزید سچ پا ہو گئے اور انہوں نے انکو اثری افسر کو برا بھلا کہتے ہوئے یہ دھمکی دی کہ وہ ممبر صوبائی اسمبلی ہیں اس کے خلاف تحریک استحقاق پیش کر کے مزہ چکھائیں گے۔ یہ ان کا جواب ہے، چودھری صاحب تو اصل میں ہٹواری کو تبدیل کرانے کے سلسلے میں گئے تھے۔ انہوں نے ان کی بات نہیں مانی۔ اب چودھری صاحب کھڑے ہیں اگر یہ کہیں تو میں ہٹواری افسر احتمال کو بلا لیتا ہوں ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بالمشافہت کر لیتے ہیں۔

چودھری عبدالغفور خان: جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی اجازت ہے۔

چودھری عبدالغفور خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحبان جو رپورٹ یہاں ایوان میں پیش کرتے ہیں، کلرک قسم کے لوگ یہ رپورٹ بنا کر، ٹائپ کر کے اسمبلی میں بھجواتے ہیں۔ یہ رپورٹ قطعاً صریحاً 101 فیصد جموٹ پر مبنی ہے۔ میں جس ہٹواری کی شکایت لے کر گیا تھا وہ میرے موضع کا ہٹواری ہے۔ وہ پنجاب کا کرپٹ ترین ہٹواری ہے۔ میرے پاس اس وقت دو فردیں موجود ہیں۔ اس نے ایک حشرہ کی دو آدمیوں کو فردیں جاری کی ہوئی ہیں۔ وہ ریکارڈ میں رد و بدل کرنے کا بہرہ ہے۔ اس شخص نے کرپشن کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ یہ میرا حق تھا کہ میں اس کی شکایت کروں۔ میں نے Consolidation Officer کو جا کر تحریری شکایت کی، تقریباً اڑھائی مہینے سے میں ان کے دفاتروں کے چکر کات رہا ہوں۔ میں چار دن پہلے وزیر صاحب کے نوٹس میں بھی یہ بات لیا ہوں۔ یہ پنجاب کے حوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ اگر کوئی آدمی اس کے پاس فرد لینے جاتا ہے تو وہ اس سے دس بیس ہزار روپے سے کم نہیں لیتا۔ میں وزیر صاحب کے چیمبر میں گواہ کے طور پر آدمی پیش کروں گا۔ جن سے ڈیزم ڈیزم، دو دو لاکھ روپے اس نے لے لئے ہیں۔ اس میں ہمارے شہر کے ایک وزیر بھی involve ہیں۔ بہت سے ہمارے سیاسی لوگ اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ باقاعدہ طور پر اس کی رپورٹ لی جائے۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ میں ٹرانسفر کروانے کے لئے گیا تھا جبکہ

Consolidation Officer تو ہٹواری کی ٹرانسفر کر ہی نہیں سکتا۔ پھر میں نے سی۔ او کے پاس ٹرانسفر کے لئے کیوں جانا تھا اس کی وہ ٹرانسفر اتھارٹی ہے ہی نہیں۔ وزیر صاحب کو جو رپورٹ بنا کر دی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے کہ میں ہٹواری کو ٹرانسفر کروانے کے لئے سی۔ او کے پاس گیا تھا۔ یہ بڑی زیادتی ہے، وہ میرے اپنے گاؤں کا ہٹواری ہے، وہ Consolidation Officer میرے اپنے علاقے سے منتقل ہے۔ انھوں نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ میں یہ معاملہ ای۔ ڈی۔ او (آر) لاہور کے صلم میں بھی لایا تھا۔ میں کوئی تقریباً چار دفعہ اس کے دفتر گیا ہوں۔ میں نے ڈی۔ سی۔ او لاہور کو بھی telephonically اطلاع دی ہے۔ یہ اس ہٹواری کی پہلی posting ہے، تین چار لوگ اس نے ساتھ رکھے ہوتے ہیں۔ ہمارے مواقع اشغال میں ہیں۔ یہ ہٹواری اور سی۔ او روزانہ ریکارڈ میں رد و بدل کر کے کرپشن کرتے ہیں۔ انھوں نے تو کرپشن کی انتہا کی ہوئی ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ میں ان دو فردوں کی نقول وزیر صاحب کو پیش کر دوں گا، علاوہ ازیں بیسیوں لوگوں کو بھی ان کے سامنے پیش کروں گا۔ کمرٹ ہٹواریوں کو support کرنا کسی بھی وزیر کے لئے مناسب نہیں ہے بلکہ یہ زیادتی ہے۔ میں اس بات اسناد رکھی ہوں کہ ایک پنجابی شاعر کے بقول کہ،

اُوکے سوکے جیندے پنے آں
 زہر حمل دا جیندے پنے آں
 سینے اُتے پھٹت جو وجے
 کُجھ سی نے کُجھ سیندے پنے آں
 ایس بے قدراں دی منڈی اندر
 گلن مل وکیندے پنے آں

جناب ڈپٹی سپیکر: روکھی صاحب امعزز ممبر اس معاملے میں مطمئن نہیں ہوتے۔ وزیر مال، ریٹیف و اسٹیل اراضی، جناب سپیکر ۱۱ کمرعزز ممبر اپنی تحریک کو استحقاق کمیٹی میں refer کرنے پر بند ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ بے شک اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I send it to the Privileges Committee.

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب سپیکر! اب اگر معزز رکن کی ہنواری کے ساتھ صلح ہو گئی تو پھر میں ساری عمران کے ساتھ کلام نہیں کروں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ذہنی سپیکر، اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی، فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا امیری ایک تحریک استحقاق pending کی گئی تھی۔ وہ کس گئی؟

جناب ذہنی سپیکر، آج میرے پاس دو تحریک استحقاق ہیں جو کہ میں نے dispose of دی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ پر آپ کی توجہ چاہوں گا۔

میں نے ایک تحریک التوائے کار دی ہوئی ہے جو کہ بہت ہی اہم ہے۔ جناب! Punjab

Employees Social Security ایک ایسا institution ہے جس کی funding وہ خود

generate کرتے ہیں from the labourers، مل مالکان سے لیتے ہیں۔ اب ایک Punjab

Social Security Health Management Company، form یہ کمپنی وزیر

اعلیٰ کے مشیر، ترین صاحب form کر رہے ہیں جو کہ خود Punjab Employees Social

Security کے defaulter ہیں۔ اگر آپ کے پاس already ایک system exist کر رہا ہے،

آپ کا social security میں ایک health sector ہے۔ یہ 1962 میں ویٹ پاکستان کے تحت under the I.L.O, create ہوا تھا۔ اب جو لوگ خود defaulter ہیں وہی اس کی پالیسی بنا رہے ہیں۔

دوسرا آپ دیکھیں کہ صنعت کار آج کل مزدور کا خون پی رہا ہے، وہ اس کو daily wages پر رکھ رہا ہے۔ جو ملازمین daily wages پر ہوتے ہیں وہ social security کے زمرے میں نہیں آتے۔ میری یہ استدعا ہے کہ وزیر قانون صاحب میری اس بات دی گئی تحریک اتوانے کار کی مخالفت نہ کریں۔ اسے rules suspend کر کے out of turn take up ہونے دیں کیونکہ یہ مزدوروں کی بات ہے۔ جس طرح سے یہ Punjab Social Security Health Foundation Company بن رہی ہے اس سے پورے صوبے کے مزدوروں کا نقصان ہوگا۔ صنعت کاروں کو فائدہ ہوگا۔ An industrialist turned to be agriculturist and politician, is going to damage the cause of the PML(Q). اور اس سے آپ کی حکومت کو بھی بڑا نقصان ہوگا۔ میں استدعا کروں گا کہ میری اس تحریک اتوانے کار کو out of turn take up کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ آج اجنڈے پر آئی ہوئی ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جی ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let it come, we will take it up. جو مہلی تحریک اتوانے کار ہیں ان کا فیصلہ ہو لینے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا برصغیر میں پہلے بھی ایک ایسٹ انڈیا کمپنی آئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات بالکل سچا ہے۔

I think you should wait for this and then it will be taken up.

رانا آفتاب احمد خان، جی، بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک اتوانے کار نمبر 223/04 رانا مہا، اللہ علان صاحب، آفتاب احمد علان

صاحب راجہ ریاض احمد، جہانزیب امتیاز گل صاحب اور شیخ اعجاز احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! یہ کل کے لئے pending ہوئی تھی اور آج اس معاملے کے بارے میں وزیر کالونیز کے ساتھ ہماری میٹنگ ہے تو یہ کل کے لئے pending ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں اسے کل تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔ یہ ساری تحریک کل کے لئے pending کی جاتی ہیں۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 224/04 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ زراعت کے بارے میں ہے۔ کل چونکہ وزیر زراعت نہیں تھے اس لئے یہ آج کے لئے pending کی گئی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ پہلے move ہو چکی ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دوبارہ پڑھ لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرے پاس اس وقت کاپی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ وزیر صاحب کو بھی اس کی کاپی نہیں ملی۔ آج وہ تیاری کر لیں اور کل اس پر بات ہو جانے گی۔ جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں اسے کل تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 258/04 رانا منہا اللہ صاحب کی طرف سے ہے۔

فیصل آباد میں پنجاب لوکل گورنمنٹ (آکشن آف کولیکشن رائٹس)

کے قاعدہ 3 کی خلاف ورزی

رانا منہا اللہ خان، شگرہ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت مقرر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی جلد ہی کی جانے مسئلہ ہے کہ

Rule-3 of Punjab Local Govt. (Auction of Collection Rights) Rules 2003.

کے تحت ایسے taxes جو کسی خاص شہری کے نام مخصوص طور پر عائد ہو سکتے ہوں،

"Demand of which can be raised in the name of Specific Person (Tax payers) and arrears of which can be carried forward in his account."

ایسے taxes کی collection کا اقتدار کسی contractor کو بذریعہ auction یا otherwise نہیں دیا جاسکتا۔ اس واضح قانونی پوزیشن کے ہوتے ہوئے اور ان قانونی ضوابط کی پابندی کرنے سے متعلق حکومت پنجاب کی طرف سے Letter No. SOY(LG)5-23/203 اور Letter No. SOY(LG)2-253/97 dated 21 Oct 2003 کے باوجود ٹھیکہ لائسنس فیس 2003-04 جو واضح طور پر مندرجہ بالا rules کے دائرہ میں آتا ہے کی وصولی کا اقتدار بذریعہ auction ضلعی حکومت فیصل آباد نے مورخہ 12-جنوری 2004 کو دیا ہے جو درج بالا قانونی ضوابط کی صریحاً خلاف ورزی ہے جس سے فیصل آباد کے عام شہری متعلقہ ٹھیکیدار کی دست درازی وغیرہ قانونی ناجائز لوٹ مار کا شکار ہوں گے۔ بدیں وجہ فیصل آباد کے حوام میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر ایہ جو ضلعی حکومت کا اجنڈا ہے جس کے تحت انہوں نے اس ٹیکس کو auction کیا ہے اس کے collection rights کی کاپی بھی میرے پاس ہے۔ میں نے تحریک کے ساتھ ہی ان کی کاپی لگائی تھی۔ یہ لیٹر مورخہ 22-جولائی 2003 کا ہے۔ اس میں گورنمنٹ آف دی پنجاب لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈیولپمنٹ کی طرف سے یہ لیٹر جاری ہوا اور اس میں تمام ضلعی ناظمین سے یہ کہا گیا کہ آپ اس قسم کے taxes کی collection rights کی auction نہیں کر سکتے۔ 22-جولائی کے بعد 21-اکتوبر کو لیٹر نمبری 253/97 دوبارہ repeatedly جاری ہوا اور اس میں کہا گیا کہ ضلعی ناظمین کو جو ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ آپ ان taxes کے collection rights, auction نہیں کر سکتے اور آپ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے متعلقہ رولز پر پوری طرح عمل کریں لیکن اس کے باوجود ان پر عمل نہیں ہوا اور grounds صورت حال یہ ہے جس کی ہسیوں مثالیں ہیں لیکن میں یہیں پر ایک مثال پیش کرتا

ہوں۔ میرے پاس اصل رسیدیں موجود ہیں۔ کوٹوالی روڈ فیصل آباد میں حکیم افتخار احمد کو 03-2002 میں فیس کے سلسلے میں 500 روپے ٹیکس لگایا گیا یہ اس کے نام پر ہے۔ اب 04-2003 کے لئے اسے 15 لاکھ 78 ہزار 500 روپے کا نوٹس جاری کیا گیا۔ یعنی آپ فرق دیکھیں کہ جس آدمی سے پہلے سال 500 روپے ٹیکس وصول کیا اور اگلے سال اسے 15 لاکھ 78 ہزار 500 روپے کا نوٹس دیا اور اس کے بعد اس کے ساتھ 50,000 روپے میں مک مکا کر کے اس کی جان بخشی کی ورنہ اس کے تمام بورڈز اور باقی سلسلہ اتارنے والے تھے۔

جناب والا! دراصل ضلعی نظام میں ڈسٹرکٹ ناظم باہل مادر پدر آزاد ہیں۔ لوکل باڈی آرڈیننس پر حکومت پنجاب کی کوئی دسترس نہیں ہے۔ باوجود اس ہاؤس کی jurisdiction میں آنے کے ہمارا اس پر کوئی اختیار نہیں کہ ہم اس کو amend کر سکیں یا اس میں کوئی ترمیم لا سکیں۔ اب تو صورتحال یہ ہے کہ جیسے ملک میں اوپر ایک ڈکنیئر بیٹھا ہے اسی طرح پورے ملک کے ہر ضلع میں ایک چھوٹا ڈکنیئر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اپنی مرضی کرتے ہیں وہ کسی کو جواب دہ نہیں ہیں اور وہ پنجاب حکومت کو تو قطعی طور پر جواب دہ نہیں ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب بھی کوئی بت ہوتی ہے تو نہ وہ وزیر اعلیٰ کے پاس آتے ہیں نہ صوبے میں کسی اور کے پاس آتے ہیں بلکہ وہ سیدھے صدر ہاؤس جھانگتے ہیں اور انھوں نے وہاں collectively جا کر باقاعدہ عرض کیا ہے کہ جناب صدر آپ وردی نہ اتاریں کیونکہ ان کو پتا ہے کہ اگر یہ وردی اتر گئی تو پھر ہمارے کپڑے بھی اتر جائیں گے۔ پورے ملک میں ان لوگوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے اور اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت قائم ہونے والے ضلعی نظام میں اتنی کمرش ہے کہ لوگوں کے مسائل حل ہونے کی بجائے وہ ان کی کمرش میں غرق ہو چکے ہیں اور ان کے مسائل جوں کے توں نہیں بلکہ ان میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ وزیر منظمی حکومت و دیسی ترقی اس بات کی تصدیق کریں گے کہ یہ فیئر ان کے محکمے سے جاری ہونے اور آج تک ان لیٹرز پر عملدرآمد نہیں کیا گیا بلکہ اب دوبارہ جو نیامالی سال شروع ہو رہا ہے اس میں بھی ان taxes کی نیظامی کے متعلق ایشہار وغیرہ دے رہے ہیں۔

جناب والا میری استدعا ہے کہ یہ انہی کے محکمہ لوکل گورنمنٹ کے بنائے ہوئے رولز ہیں جن پر وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اختیار ہے اور ہم ان پر عملدرآمد کروا سکتے ہیں۔ اگر ان کے پاس اختیار ہے تو جو اس قسم کی لوٹ مار ہو رہی ہے کہ کھل 500 روپے اور کھل 15 لاکھ 78 ہزار روپیہ کا نوٹس۔ اگر یہ اس میں کوئی کردار ادا کر سکتے ہیں تو کریں اور اس صوبے کی محام اور اس ہاؤس کو دکھائیں اور ان لوگوں کو اس لوٹ مار اور دست درازی سے محفوظ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر بلدیات

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، شکرپور۔ جناب سپیکر اس میں میری گزارش یہ ہے کہ رانا منا اللہ صاحب نے اس تحریک اتوانے کار میں جو ابتدائی طور پر فرمایا وہ بالکل درست ہے کہ ضلعی حکومت فیصل آباد نے حکومت کی منظوری اور گزٹ نوٹیفکیشن کے بغیر فول ٹیکس اور لائسنس فیس کا نفاذ کر دیا اور اسی کو بنیاد بناتے ہوئے رانا منا اللہ خان صاحب نے یہ تحریک اتوانے کار دی۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ رانا صاحب کی یہ بات بھی درست ہے کہ ان دو ٹیکسوں کو فی الفور روکنے کے لئے ضلعی حکومت کو کہا گیا۔ ہم نے انہیں کہا کہ آپ نے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ دونوں ٹیکس لگانے ہیں لیکن اس کے باوجود جیسے رانا صاحب نے کہا کہ انہوں نے اس پر عملدرآمد نہیں کیا تو پھر گورنمنٹ کی طرف سے انہیں دوبارہ کہا گیا جس کے جواب میں ضلعی حکومت نے ہمیں ایک لیر نمبری DO. F&D 70-11-2003 مورخہ 24-3-04 کو لکھا کہ انہوں نے ان دونوں ٹیکسوں کی وصولی کو منسوخ کر دیا ہے لیکن رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ منسوخ کے باوجود یعنی گورنمنٹ کو اطلاع دینے کے باوجود شاید وہ وصولی کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ اس سے پہلے بھی یہاں پر بات کی گئی ہے کہ ٹھیک ہے devolution کے بعد ضلعی حکومتوں کو اختیار بھی دینے گئے، انہیں خود مختاری بھی دی گئی لیکن اس کے باوجود جب اس معزز ایوان میں ایک بار نہیں بلکہ ہم نے بارہا یہ کہا ہے کہ ضلعی حکومتوں نے بالآخر صوبائی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں رستے ہوئے ہی کام کرنا ہے تو آپ سے میری درخواست ہو گی کہ Let's take this case as a trial case اس کو متناظر بناتے ہیں کہ اگر فیصل آباد کی ضلعی حکومت، پنجاب حکومت کی ہدایات کو by pass کرتی ہے اور لوکل

گورنٹ میں درج شدہ طریق کار کو by pass کرتی ہے تو پھر میں اس معزز ایوان اور بالخصوص تحریک اتوانے کار کے محرک رانا مناء اللہ صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے آج ہی صبح تقریباً 9.30 بجے سیکرٹری لوکل گورنٹ کو کہا تھا کہ اس سلسلے میں صرف مصلیٰ کی بات نہیں ہے بلکہ فیصل آباد کی ضلعی حکومت سے ایک سرٹیفکیٹ لیں اور وہ ہمیں اس بات کو confirm کریں کہ نہ صرف مصلیٰ بلکہ انھوں نے یہ جو دونوں illegal taxes لگانے تھے کیا انھیں ختم کیا ہے یا نہیں؟ رانا صاحب سے میری استدعا ہو گی کہ اس سرٹیفکیٹ کو آجانے دیں اگر وہ نہیں آتے تو میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم لوکل گورنٹ کمیشن کے ذریعے اس کی انکوائری کروائیں گے اور کمیشن کی جو بھی انکوائری رپورٹ ہو گی ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی روشنی میں مزید آگے پیش رفت کریں گے۔ لہذا محرک سے میری استدعا ہے کہ آپ مجھے تھوڑی سی ہمت دے دیں تو میں اسے پوری طرح دیکھ لیتا ہوں چونکہ ریکارڈ کی بات ہے۔ ہمیں apparently, prima facie اس بات پر یقین کرنا پڑتا ہے جو اس کا official جواب آیا ہے لیکن میں رانا صاحب کی بات سے اختلاف نہیں کرتا۔ انھوں نے کہا ہے کہ اب بھی collection ہو رہی ہے تو اس بات کو حثت ہو جانے دیں کہ اگر اس قسم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری لاء منسٹر کے اس تحریک اتوانے کار میں اٹھانے گئے points پر total admission کے بعد جو انھوں نے فرمایا کہ انھیں ہمت دی جائے اور وہ اس معاملے میں پوری انکوائری کروانے کے بعد اس پر تادیبی کارروائی کریں گے۔ میں اس سلسلے میں دو گزارشات کروں گا کہ وہ جتنا نام چاہتے ہیں لے لیں لیکن وہ نام 30۔ جون سے آگے نہیں ہونا چاہئے چونکہ مالی سال ختم ہو رہا ہے اور اس کے بعد اس کی نیلامی اور دوسرا سلسلہ شروع ہو گا۔ 30۔ جون تک اس کی انکوائری کروالیں اور انکوائری کرنے کے بعد جو تادیبی کارروائی یہ کریں اس سے اس پورے ایوان کو آگاہ کریں۔ وہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کریں۔ یہ میرا اکیلے رانا مناء اللہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔

دوسرا جو انہوں نے فرمایا ہے کہ 24-مارچ کو انہیں جواب موصول ہوا ہے اور انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ 24-مارچ سے انہوں نے ان دونوں ٹیکوں کی recovery روک دی ہے۔ روکی تو نہیں ہے لیکن میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ 24-مارچ کو نہ دیکھیں۔ تادیبی کارروائی کرنے کے لئے آپ 22-جولائی 2003 کو لیں۔ جب آپ نے یہ ہملائیر جاری کیا۔ اگر آپ کے اس لیٹر کے جاری ہونے اور انہیں موصول ہونے کے بعد بھی انہوں نے ان آرڈروں کو violate کیا ہے تو پھر تادیبی کارروائی کا آغاز اس تاریخ سے ہونا چاہئے۔ چلیے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ہملائیر لکھا تھا اور اس میں شاید ان کو صحیح سمجھ نہیں آئی۔ تو پھر 22-جولائی 2003 میں بھی نہیں تو پھر 21-اکتوبر جس روز آپ نے انہیں reminder جاری کیا اور انہیں کہا کہ آپ کو ہم نے اس سے پہلے بھی لیٹر جاری کیا ہے۔ آپ اس بات سے باز آئیں اور آپ اس طرح سے ٹیکوں کی وصولی نہیں کر سکتے۔ آپ اس سے فوری طور پر رک جائیں۔ اگر پھر بھی وہ نہیں رکے اور اگر یہ محبت ہو جانے کہ 21-اکتوبر 2003 سے لے کر 04-3-24 تک جب انہوں نے کہا کہ اب ہم روک رہے ہیں۔ اگر انہوں نے روک بھی دیا ہے تو پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ ان کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ تحریک اتوانے کار کے پیش ہونے کے بعد یہ معاملہ اب اٹھ رہا ہے تو فوری طور پر یہ انتظام کریں۔ یہ آخر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس کا جو آرڈر ہے وہ لاگو ہوتا ہے اور جب یہ لیٹر 22-جولائی کو جاری ہوا اور انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ 21-اکتوبر کو جاری ہوا اس پر بھی عمل نہیں ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے action کا دائرہ ان تاریخوں سے شروع ہونا چاہئے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکرٹری میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور میں پھر اپنی اس بات کو دہراتا ہوں کہ one: for all ہمیں یہ بات decide کرنی پڑے گی کہ ہمارے جو لوکل گورنمنٹ کے ادارے ہیں وہ کسی قواعد و ضوابط کے تحت ہی کام کرتے ہیں اسی لئے میں نے مہلت مانگی ہے۔ جو بھی تادیبی کارروائی محمانہ طور پر ہوگی لوکل گورنمنٹ کے ملازمین کے خلاف ہوگی یا جو بھی لوگ اس کے ذمہ دار ٹھہرانے جائیں گے اس معزز ایوان کو اس سے آگاہ کیا جانے کا اور ہم تو صرف ایک confirmation چاہتے ہیں کہ انہوں نے 24-مارچ کا لکھا ہے کہ

مطل کر دیا گیا ہے لیکن میں مطلب سے خود مطمئن نہیں ہوں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس کو ختم ہونا چاہئے اس لئے ہم ان سے سرٹیفیکٹ مانگ رہے ہیں۔ ان کے جواب کو دیکھتے ہوئے جو بھی ہم کارروائی کریں گے اس سے میں اس معزز ایوان کو آگاہ کروں گا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو پھر ہم dispose of کر دیتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، نہیں۔ جناب اسے اگلے اجلاس تک کے لئے موخر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اسے اگلے اجلاس تک کے لئے موخر کر دیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا اس سے متعلق ہماری ایک تحریک اتوانے کا تھی جو کہ فیصل آباد میں ٹول ٹیکس سے متعلق تھی۔ اس سلسلے میں راجہ صاحب نے میٹنگ بھی بلوائی اور رپورٹ سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ غیر قانونی اور غلط ٹیکس لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے غور و جوش کے لئے ایک کمیٹی بنائی کہ جو غیر قانونی ٹیکس وصول کئے ہیں وہ کیا ہیں؟ اور اس کی بھی انہوں نے responsibility fix کرنی ہے جنہوں نے یہ غیر قانونی کام کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو بھی اس کے ساتھ ہی رکھ لیں تاکہ جن لوگوں نے غیر قانونی ٹیکس کی recovery کی ہے ان کے خلاف بھی کوئی action لیا جاسکے کیونکہ لوکل گورنمنٹ کمشنر کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کو بھی اس کے ساتھ ہی attach کر لیں تاکہ اس پر بھی کوئی عملہ آد ہو سکے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب والا اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ وہ ایک already decided مسئلہ ہے۔ اس میں ہم نے ڈی۔ جی لوکل گورنمنٹ کو انکسٹن کے لئے وہاں پر بھیجا تھا۔ ان کی رپورٹ بھی آگئی ہے۔ آج سے چند دن پہلے راجہ ریاض صاحب نے مجھے remind کروایا تھا۔ اس کے بعد میں نے چیک کیا تھا کہ رپورٹ آگئی ہے۔ اس کی سہولت ہم علیحدہ مرتب کر رہے ہیں اس لئے میری گزارش ہو گی کہ اس کو علیحدہ رستے دیں چونکہ یہ معاملہ تو ابھی شروع ہونا ہے اور وہ معاملہ تقریباً settle ہو چکا ہے۔ اس کو ہم علیحدہ take up کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، نمیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تحریک اتوانے کار نمبر 260/04 لادھ کلل الرحمان (ایڈووکیٹ) 1

گوجرانوالہ سمیت پنجاب کے تمام شہروں میں گوشت

کی قیمتوں میں روز افزوں اضافہ

لادھ کلل الرحمان (ایڈووکیٹ)، شکرہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت حاصل رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ شہر سمیت پنجاب کے تمام شہروں میں چھوٹے گوشت کارینٹ 160 سے 170 روپے جو کہ اب 220 سے 250 روپے فی کلوگرام ہو چکا ہے جو ایک آدمی کی قوت خرید سے باہر ہے اس وجہ سے عام آدمی اذہ پریشان ہے۔ اس اضافہ شدہ ریٹ پر بھی جو گوشت میسر ہے اس کی کوالٹی بہت خراب ہے۔ اکثر لاغر اور بیمار جانور ذبح کر کے فروخت کر دینے جاتے ہیں۔ ان ذبح شدہ جانوروں کی جانچ کسی ویٹرنری ڈاکٹر سے نہ ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو ڈاکٹر کی ملی بھگت سے جانچ بھی کروالی جاتی ہے۔ اسی طرح حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف کھلا گوشت رکھ کر فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ان کے کھانے سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسا صرف جانوروں کی قیمتیں بڑھنے سے ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے بڑے گوشت اور مرضی کے گوشت کی قیمت میں بھی کافی اضافہ ہو چکا ہے۔ گوشت کی قیمتوں کو اعتدال میں رکھنے میں ضلعی اور تحصیل حکومتیں بالکل بے بس اور ناکام ہو چکی ہیں۔ جس کی وجہ سے صوبے کی عوام میں شدید اضطراب اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو pending فرمائیں کیونکہ وزیر صنعت نے اس کا جواب دینا ہے۔ قیمتوں پر کنٹرول محکمہ صنعت کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو pending کیا جاتا ہے۔ وزیر صنعت اس کا جواب دیں گے۔
جناب محمد آجاسم شریف۔ 263/04۔

لاہور میں روٹی، نان اور گوشت کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافہ

جناب محمد آجاسم شریف، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور میں روٹی اور نان تین روپے میں فروخت ہونے لگی ہے۔ بڑا گوشت 30 روپے اور معمولی گوشت 50 روپے زائد فروخت ہونے لگا ہے۔ جب میں نے یہ تحریک دی تھی اس وقت یہ رین تھا اب بڑا گوشت 70 روپے اور معمولی گوشت 110 روپے زائد بکنے لگا ہے۔ اصل رین آج کل 240 روپے معمولی گوشت اور 160 روپے کے قریب بڑا گوشت بکنے لگا ہے۔ صوبائی محکمہ کی عدم دلچسپی کے باعث قیمتیں بے لگام ہو چکی ہیں جس سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور مسکائی نے عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ یہ معاملہ فوری اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب والا اس تحریک کو پیش کرنے کا مقصد یہ تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میری معزز رکن سے یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ یہ بھی وزیر صنعت سے ہی متعلقہ ہے جب وہ تشریف لے آئیں تو آپ یہ پیش کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو بھی کل تک کے لئے موخر کر دیتے ہیں۔

جناب آجاسم شریف، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اعلیٰ تحریک محترمہ تمینہ نوید کی ہے ' 269 نمبر ہے اور یہ بھی صنعت سے متعلقہ ہے اس کو بھی کل تک کے لئے موخر کرتے ہیں۔

محترمہ تمینہ نوید، اعلیٰ صحت سے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ آپ اس کو take up کر لیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 270۔

صوبہ بھر میں جعلی ادویات کی سرعام فروخت

محترمہ تمینہ نوید، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی منظوری کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فروری 2004 کو روزنامہ "پاکستان" میں یہ خبر ملی حروف سے طبع ہوئی ہے کہ "ڈرگ ایکٹ کی کلمہ کلا خلاف ورزی۔ ملتے جلتے ناموں والی جعلی ادویات کی فروخت۔" تفصیلات کے مطابق ایلوپیتھک ادویات کے نام اور لیبل سے ملجہ ادویات ہومیو پیتھک دواؤں کے زمرے میں فروخت کی جا رہی ہیں۔ بھارت اور ایران سے سہولت ہونے والی ادویات کی سرعام فروخت ہو رہی ہے۔ متعلقہ محکمے اور ادارے کوئی کارروائی نہیں کر رہے۔ ڈرگ ایکٹ 1976 کی دفعہ 23 کی شرٹ 11 کے تحت counterfeit drugs تیار اور فروخت نہیں کی جا سکتیں جبکہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات کی بھرمار ہے۔ ڈرگ انسپکشن گھر بیٹھ کر کارروائی ڈالتے ہیں اور منتقلیوں وصول کرتے ہیں اور جعلی ادویات جاننے اور فروخت کرنے والے بااثر افراد مسموم خیروں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ اس خبر سے مریضوں اور عوام میں سخت بے چینی اور خوف طاری ہو گیا ہے اور عوام حکومت کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں کیونکہ حکومت اپنی ذمہ داریوں سے مسلسل غافل ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکرٹری، معزز قانون رکن نے ڈرگ کی کوآپٹی کے بارے میں تحریک پیش کی ہے۔ یہ ایک بڑا اہم issue ہے۔ اس میں بہت سے elements ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا تقوڑا سا process بیان کرتا ہوں۔ ڈرگ ایکٹ کے تحت جب بھی ہمارا ڈرگ انسپکشن کسی کیسٹ کے سنور پر جا کر انسپکشن کرتا ہے تو وہیں پر ایک ٹارم پڑ کیا جاتا ہے۔ وہیں سے دوائی

5 نمونے اٹھانے جاتے ہیں۔ ہر نمونے پر ڈرگ انسپکٹر اپنے دستخط کرتا ہے اور محکمہ صحت کی سرنگائی جاتی ہے۔ اسی طرح ہر نمونے پر ڈرگ سٹور کے مالک یا فارماسٹ کی سرنگائی جاتی ہے اور اس کے دستخط لگاتے جاتے ہیں۔ پھر ان پانچ نمونوں میں سے ایک نمونہ مالک کو دیا جاتا ہے تاکہ اس کے ریکارڈ میں رہے۔ ایک نمونہ فوراً ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو بھیج دیا جاتا ہے تاکہ اس کا کیمیکل ٹیسٹ کیا جائے۔ ایک نمونہ پراونشل کوائٹی کنٹرول بورڈ کو بھیجا جاتا ہے اور پھر باقی تین نمونوں میں سے ایک میونسپلٹی، ایک ڈرگ ڈائریکٹوریٹ اور ایک ایجنسی کو بھیج دیا جاتا ہے تاکہ اس سسٹم کو ہم نے بائبل ٹرانسپیرنٹ طریقے سے بنایا ہے تاکہ اس میں کوئی غلطی کی گنجائش نہ ہو۔ ہمارے پاس ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ہے جن کو سخت instructions ہیں کہ ڈرگ کا کیمیکل ٹیسٹ کر کے رپورٹ ایک نام فریم کے تحت پراونشل کوائٹی کنٹرول بورڈ یا ڈسٹرکٹ کوائٹی کنٹرول بورڈ کو دی جاتی ہے۔ وہاں پر جو کاز نوٹس کے ذریعے فرم یا کیمسٹ سٹور کے مالک کو بلایا جاتا ہے 'باقاعدہ hearing ہوتی ہے اور اس کے بعد اگر یہ identify ہو جانے کہ یہ دوئی واقعی جلی ہے یا expired ہے تو پھر ڈرگ انسپکٹر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایف۔ آئی۔ آر درج کرے۔ ہمارے پاس پھر Functional Drug Controls ہیں جو بڑے بڑے شہروں میں ہیں وہاں پر یہ کیس try کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ سسٹم inplace ہے۔ اسے ہم مزید بہتر بنا رہے ہیں۔ یہ بیلک کی ایک شکایت ہے جو بڑی دیر سے چلی آ رہی ہے اور ایک genuine شکایت ہے اس کو ہم stream line بھی کر رہے ہیں۔ mechanism کو ٹرانسپیرنٹ کر رہے ہیں 'ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو enhance بھی کر رہے ہیں بلکہ ہم نے اگلے بجٹ میں significant رقم رکھی تاکہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو بائبل state of the art upgrade کر دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ سسٹم بہتر سے بہتر ہوتا جائے گا۔

محترمہ شہینہ نوید، جناب سپیکر میں وزیر موصوف سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت جعلی ادویات پر جو پابندی لگائی گئی ہے اس سلسلے میں جو انسپکٹرز جلائے گئے ہیں ان کے خلاف اب تک کتنی ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی ہیں؟ کتنے کیسز عدالتوں میں آئے؟ کتنے کیسز کا فیصلہ ہو گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، بی بی ای ایک separate question ہے۔ اس کا تحریک اتوانے کار سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں البتہ وزیر صحت سے یہ ضرور کہوں گا کہ اس میں جو مسائل درپیش ہیں ان سے عام آدمی کو بڑی تکلیف ہے۔ جتنی بھی جعلی ادویات بازار میں ہیں انہیں صرف ڈرگ ایکٹ کے تحت ہی نہ کیا جائے بلکہ میں لاہ منسٹر سے بھی request کروں گا کہ انہیں سپیشل کورلس میں بھی try کیا جائے تاکہ منسٹر صحت ادویات کی حوصلہ شکنی ہو اور یہ آئندہ جرأت نہ کریں۔ ہر ضلع میں سپیشل کورلس موجود ہیں۔ اگر آپ اسے لن میں consider کر لیں تو I would suggest کہ اہم چیز پر توجہ دینی چاہئے اور ایسے اس کا سدباب کیا جاسکتا ہے۔

محترمہ حمیدہ نوید، جناب سیکرٹری چلیں وزیر موصوف اسی بات کا جواب دے دیں کہ پچھلے دنوں ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں جن میڈیکل سٹورز سے جعلی ادویات ملی ہیں اور اس جگہ کی بھی نشاندہی ہوئی ہے جہاں یہ ادویات تیار کی جاتی ہیں اس سلسلے میں انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ اس سلسلے میں منسٹر صاحب کو پیجبر میں مل لیں۔ آپ کے پاس جو معلومات ہیں انہیں فراہم کریں وہ اس پر ایکشن لیں گے۔ جی شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکرگڑھی۔ جناب سیکرٹری فاضل ممبر نے یہاں پر جو تحریک اتوانے کار پیش کی ہے اس میں جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ یہ جعلی اور منسٹر صحت ادویات صوبے کا بڑا اہم issue ہے۔ اس سلسلے میں نہ صرف انہیں ایک ٹاسک فورس بنانی چاہئے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر قانون سازی کی ضرورت ہے جو وہاں پر یہ دھندہ کرتے ہیں ان سے ڈرگ انسپکشنر منتقلی وصول کرتے ہیں اور لاکھوں روپیہ ای۔ ڈی۔ اوز ہیلتھ وغیرہ کو جاتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا اور ہم اس ایوان میں اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ عام لوگوں کے مسائل کی نشاندہی کریں۔ اگر آپ ادویات کے ریٹ ملاحظہ فرمائیں تو وہ ہوشربا ہیں اور ان میں day by day اضافہ ہوتا جاتا جا رہا ہے۔ اگر ہم اپنے ہمسایہ ملک میں ادویات کے ریٹس اور اپنے ملک میں ادویات کے ریٹس analysis کریں تو ہمیں چٹا چل جانے کا کہ ہم کہیں کمزورے ہیں اور ہمارا ہمسایہ ملک اپنے غریب عوام کی بہتری کے لئے کیا کر رہا ہے۔ صوبہ پنجاب کے اندر یہ بڑا اہم issue ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس حوالے سے لاہ منسٹر

صاحب سے بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر قانون سازی ہونی چاہئے۔ آج سے تیس چالیس سال پہلے ان سزاؤں کا تعین کیا گیا تھا لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت جو لوگ ان معاملات میں ملوث ہیں ان کے لئے نئی سزائیں تجویز کریں، ان کے گرد گھیرا تنگ کریں کیونکہ ان کی وجہ سے اموات میں اضافہ ہوا ہے لہذا اس تحریک التواہ پر کوئی مناسب رولنگ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں already وزیر صحت اور وزیر قانون کے نوٹس میں لیا ہوں کہ اس مسئلے میں وہ take up کریں گے اور اگر کوئی مسئلہ ہے تو جمیئر میں لا کر ان سے discuss کر لیں۔ یہ تحریک التواہ dispose of ہو چکی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! آپ نے مہربانی فرمائی کہ مجھے حاتم دیا۔ میں بہت ہی اہم مسئلے پر آپ سے اجازت چاہوں گا۔ صبح سے میں راہ دیکھ رہا تھا کہ منسٹر مار کیننگ یہاں تشریف لائیں تو ان سے یہ پوچھا جانے۔ اس وقت ہماری سن غلاور کی فصل تیار ہے اور اس وقت تک رہی ہے۔ اس کا سرکاری ریٹ 725 روپے ہے جبکہ اس وقت 600 روپے من کے حساب سے خریدی جا رہی ہے اس میں بھی 10 کوئی من کٹ لگائی جا رہی ہے۔ جس طرح پہلے کسان گنے کی فصل میں لٹا ہے اور فصلوں میں لٹا ہے۔ ایک طرف تو حکومت گندم کی فصل گولی کی نوک پر اپنے ریٹ پر خرید کر رہی ہے۔ اس میں ہمیں آزادی نہیں ہے کہ ہم اپنی مرضی کے ریٹ پر بیچ سکیں۔ دوسری طرف جو سن غلاور فروخت ہو رہی ہے اس میں کاشت کار کو اس طرح لوٹا جا رہا تو میرا خیال ہے کہ منسٹر مار کیننگ کا اور کوئی کام ہی نہیں ہے تو ان سے پوچھیں کہ انہوں نے اس کے اوپر کیا توجہ دی ہے اور یہ جائزہ لیا ہے کہ کاشتکار کے ساتھ یہ علم کیوں ہو رہا ہے؟ ورنہ وہی حشر ہو گا جو اس وقت گندم کے ساتھ ہو رہا ہے کہ آپ کے گودام خالی ہیں۔

اذان ظہر

جناب ڈپٹی سپیکر، تحریک التواہ نے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سٹیجکرایہ بہت ہی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اگر اس پر توجہ نہ دی گئی تو پھر وہی حشر ہو گا جو اس وقت گندم کی خرید کے لئے ہو رہا ہے۔ کل آپ کو Sunflower خریدنے کے لئے بھی گولی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ جناب ڈپٹی سٹیجکرایہ، نڈھہر کے وقفہ کے بعد امن عام پر بحث کی جائے گی۔ اب نڈھہر کے لئے آمد گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نڈھہر کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نڈھہر کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سٹیجکرایہ 1-52 پر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

جناب ڈپٹی سٹیجکرایہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اب ہم آج کے اجنڈا کا اگلا آئٹم لیتے ہیں۔ یہ امن و امان پر عام بحث ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

زرعی اجناس کی شیر تسلی بخش قیمتیں

سید مجاہد علی شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سٹیجکرایہ: جی، فرمائیں!

سید مجاہد علی شاہ: جناب سٹیجکرایہ! وقفہ سے پہلے وزیر زرعی مارکیٹنگ یہاں پر تشریف فرماتے اور میں ان سے ایک درخواست کر رہا تھا۔ جب انہوں نے اس محکمہ کا چارج سنبھالا تھا تو اس وقت ایوان میں بڑے بلند بانگ دعوے کئے تھے کہ میں یہ کر دوں گا وہ کر دوں گا، کسانوں کی بہتری کے لئے کام کروں گا، کسانوں کو ان کی اجناس کی صحیح قیمت دلوں گا۔ مجھے انتہائی افسوس ہو رہا ہے کہ میں ان کے نولس میں ایک genuine میز لیا ہوں جسے پنجاب کے کسان آج کل face کر رہے ہیں لیکن وزیر موصوف اس کا مذاق اڑا کر کہیں بھاگ گئے ہیں۔ وہ روزانہ بارہ بجے آتے ہیں، ان کا اجلاس بارہ ایک بجے سے پہلے شروع نہیں ہوتا۔ میں ایک بات ان کے علم میں لیا ہوں، بجانے

اس کے کردہ ہاؤس میں اس کا جواب دیتے، ہمیں یقین دہانی کراتے کہ وہ ہماری تکلیف کا ازالہ کریں گے۔ وہ سنے کے بعد خاموشی سے باہر چلے گئے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اس بات صبح کے نئے وقت مقرر فرمادیں۔ جب ہم اپنی ضل فروخت کر چکے ہوں گے تو پھر اس پر کوئی ایکشن لینا فضول ہو گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری: ٹھیک ہے۔ جب کل وزیر صاحب آئیں گے تو پھر اس پر بات کریں گے۔
(اس مرحلہ پر پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آپ seriousness of the business دیکھیں، آپ کی کتنی بڑی کلینر ہے، کتنے مشیر پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور کتنے چیئرمین مجالس قائم ہیں۔ آج امن و امان پر بحث ہوتی ہے، یہاں پر ہر ممبر اٹھ کر کہتا ہے کہ جی امن و امان کا بڑا مسئلہ ہے۔ جب تک یہ ممبران خود اس پر seriously توجہ نہیں دیں گے تو یہ کیسے بہتر ہو گا؟

دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ اس وقت صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ ساتواں وینچ بورڈ ایوارڈ جو کہ صحافیوں اور اخباری کارکنوں کے لئے ہے۔ اڑھائی سال گزر چکے ہیں لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ میری یہ تجویز ہے کہ ان کے ساتھ اعداد یکماہی کے لئے یہ اسمبلی ایک متفقہ قرارداد لانے جس میں وفاقی حکومت سے یہ اپیل کی جائے کہ جو ساتواں وینچ بورڈ ایوارڈ ہے اس پر properly implement کیا جائے تاکہ اخباری کارکنوں کے مسائل حل ہو سکیں۔ میری راجہ بشارت صاحب سے بھی درخواست ہے۔ میں ابھی ایک قرارداد بنا لیتا ہوں۔ یہ اسے دیکھ لیں اور ہم اسے متفقہ طور پر منظور کر کے وفاقی حکومت کو بھیج دیں۔ اس سے جو صحافی پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے ہیں وہ بھی واپس آجائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ رانا آفتاب صاحب نے ساتویں ونچ بورڈ ایوارڈ کے متعلق فرمایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ یہ مسد وفاقی حکومت سے متعلق ہے اور آج سے چند دن پہلے وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات، شیخ رشید احمد صاحب نے بھی بڑے واضح طور پر اپنا موقف پیش کیا ہے۔ انہوں نے اخباری صنعت سے متعلق کارکنان کے موقف کی تائید کی ہے اور اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ اخبارات کے مالکان سے اس پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔ چونکہ ہمارے پریس گیلڈی کے معزز بھائی اس وقت واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ میری بھی ان سے بات ہوئی تھی اور ہم نے انہیں یہ کہا تھا کہ ہم آپ کے موقف سے اتفاق کرتے ہیں اور آپ کے حقوق سے متعلق جو بھی بات اس معزز ایوان میں پیش ہوگی اس کی ہم تائید کریں گے۔ رانا آفتاب صاحب نے ان کے حوالے سے یہاں یہ بات کی ہے۔ میں نے اس بات کی تائید کی ہے۔ ہم اس issue سے متعلق پنجاب اسمبلی کا concern تحریری طور پر ان کو دے دیں گے تاکہ وہ باقی صوبوں میں ان کے شعبے سے متعلق جو حضرات ہیں ان تک یہ بات پہنچا دیں کہ پنجاب اسمبلی نے بھی اپنا concern show کیا ہے۔ ہم ان کے مطالبات کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم ان کے موقف کی تائید کرتے ہیں لیکن جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ قرارداد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے رولز مشکل کرنے پڑیں گے۔ ایسا کر کے ہم ایک نئی روایت قائم کریں گے اس لئے مناسب یہی ہے کہ قرارداد رٹنے دیں۔ ہم ان کے موقف کی تائید کرتے ہیں، ہم انہیں support کرتے ہیں اور اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ اسمبلی کی سطح اور حکومت کی سطح پر بھی ان کے موقف کو وفاقی حکومت تک پہنچائیں گے۔ وفاقی حکومت کے حلقہ اطلاعات و نشریات سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ ensure کریں کہ اس ونچ بورڈ ایوارڈ پر عمل درآمد ہو۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کر کے پریس گیلڈی میں واپس آ گئے)

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق صوبائی محکمہ اطلاعات بھی غالباً راجہ بشارت صاحب کے پاس ہی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ قرارداد کی بجائے ہم اس معاملے کو اپنے طور پر وفاقی حکومت سے take up کریں گے تو میری ان سے گزارش ہے کہ ٹھیک ہے 'وفاق' میں بھی انہی کی حکومت ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید صاحب جس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں راجہ صاحب بھی اسی ضلع سے belong کرتے ہیں۔ اگر واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس معاملے کو ذمہ داری سے حل کرنا ہے تو یہ متعلقہ وفاقی وزیر سے رابطہ کر کے بات کریں گے اور اس حوالے سے جو بھی پیش رفت ہو اس بات اس ایوان کو بھی آگاہ کریں گے۔ اس کے لئے بہتر ہو گا کہ راجہ صاحب کوئی ہانم دے دیں یعنی کل کر سکتے ہیں یا دو دن میں کر سکتے ہیں۔ یہ ایک positive effort ہوگی۔ ورنہ جس طرح ہم قرارداد پاس کرنے کے بعد اس سے سبکدوش ہو جاتے ہیں تو کہیں اس معاملے کا بھی یہی حشر نہ ہو۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے تو قرارداد پاس کرنے کی بات ہی نہیں کی۔ میں نے تو اسمبلی اور حکومت کا موقف وفاقی حکومت تک پہنچانے کی بات کی ہے اور میں رانا صاحب اور اس معزز ایوان کے تمام معزز اراکین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں کل ہی لاہور پریس کلب کے صدر یا بھاری پریس گیلڈی کے صحافی بھائیوں کے نامزدہ وفد کی موجودگی میں اپنے چیئرمین بیٹھ کر وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات سے بات کروں گا۔ ہم نے ان تک اپنا موقف پُر زور طریقے سے پہنچانا ہے کہ صحافی بھائیوں کے حقوق کے متعلق پنجاب اسمبلی اور پنجاب حکومت کا یہ موقف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس وضاحت کے بعد صحافی صاحبان مطمئن ہونے چاہئیں اور جتنا جلدی ہو گا انشاء اللہ اس پر implement کیا جائے گا۔

رانا مناء اللہ خان، جی 'درست ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمانے!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر اور وزیر موصوف تشریف لائے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ مارکیٹنگ کے ساتھ in touch ہیں یا نہیں؟ انہیں یہ علم ہے کہ اس وقت جو ہماری سن علاور کی فضل اتری ہے وہ کس طرح بک رہی ہے اور کسٹمر کو کن حربوں کے ساتھ لوٹا جا رہا ہے؟ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ گندم کی فضل جس کا میں مالک ہوں یہ کس طرح پولیس کے ذریعے خرید رہے ہیں جبکہ سن علاور کارینٹ بھی سرکاری طور پر fix ہوا ہوا ہے تو یہ اس ریٹ پر کسٹمر سے سن علاور کیوں نہیں خرید رہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر مارکیٹنگ!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، شکریہ۔ جناب سپیکر! جہاں تک میرے فاضل ممبر شاہ صاحب نے یہ بات کی کہ کسٹمر کو لوٹا جا رہا ہے، گندم بددوق کی گولی پر پولیس کے ذریعے procure کی جا رہی ہے۔ میں ان کا ریکارڈ درست کرتا چلوں کہ ایسی بات نہیں ہے۔ زمیندار کو جس سے میرا بھی تعلق ہے پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ اجناس کا صحیح فرط ہے۔ زرعی مارکیٹنگ کا جو concept ہے جو initiative ہے 'This was missing link' پہلی دفعہ ضرورت محسوس کی گئی۔ میں on the floor of the House پورے یقین اور فہم و ادراک سے بات کروں گا کہ پچھلے سال کیا اس کے کاشتکار کو ترجیحی بنیادوں پر پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ کپاس کی صحیح قیمت ملی۔ آگے جو گر کین کی طرف چلتے ہیں۔ مسائل ہیں، نڈل مین کا کردار ہے اور ہم اسے shrink کر رہے ہیں۔ ہم ایک ایسا mechanism adopt کر رہے ہیں جس سے نڈل مین کا کردار shrink ہو اور کاشتکار کو protect کیا جائے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی دفعہ door step پر پچھلے سال بھی صحیح قیمت کی ادائیگی ہوئی۔ میرے محترم شاہ صاحب کے گندم کی procurement کے حوالے سے جو حادثات ہیں تو پنجاب بڑے بھائی کا کردار ادا کرتے ہوئے باقی صوبوں کو بھی گندم feed کرتا ہے، آنا feed کرتا ہے۔ پنجاب میں procurement کے حوالے سے باہر کے صوبوں سے لوگ hoarding کرنے کے لئے منافع کمانے اور ذخیرہ اندوزی کرنے کے لئے آئے لیکن ہم نے as far as measures adopt کئے اور ہم اپنے targets کو meet کر رہے ہیں۔

sunflower is concerned میں اس میں ایک گزارش کرتا چلوں کہ شاید شاہ صاحب کی سن فلاور کی کوالٹی بہت poor ہو گی جو مارکیٹ میں سارے پھوسو روپے میں acceptable ہے ورنہ کاشتکار تو ہماری supporting price سے بھی زیادہ قیمت لے رہا ہے۔ شکریہ
شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرے خیال میں زراعت پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کرتے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! میں نے تو ایک issue اسمبلی کے سامنے رکھا ہے لیکن منسٹر صاحب نے سیاسی تقریر کی ہے۔ مجھے اہتمامی انوس ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شاہ صاحب! سیاسی تقریر تو آپ نے بھی کی ہے اور انصوں نے بھی کی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! منسٹر صاحب یہاں حقائق پر بات کریں۔ ابھی میری کوئی سن فلاور بکنے کے لئے نہیں گئی۔ میں ہاؤس میں کھڑے ہو کر بات کر رہا ہوں کہ میری کوئی سن فلاور بکنے کے لئے نہیں گئی۔ میں نے یہاں پر کسان کا مسئلہ پیش کیا ہے اور بجانے اس کے کہ وزیر صاحب حقائق کے ساتھ جواب دیتے، یہاں سیاسی تقریر کر دی لیکن اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ یہاں پر انصیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو گا اور میں کسان کو صحیح ریٹ دلاؤں گا لیکن وہ اس کے برعکس صرف سیاسی تقریر کر کے بیٹھ گئے ہیں اور کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شاہ صاحب! اگر آپ سن فلاور تک ہوتے تو آپ کی بات کسی حد تک وزن دار تھی لیکن جب آپ نے یہ کہا کہ پولیس کے ذریعے گندم خریدی جا رہی ہے، میں بھی کاشتکار ہوں اور آپ بھی کاشتکار ہیں پولیس کے ذریعے کوئی گندم نہیں خریدی جا رہی البتہ ان سمکھڑ کے خلاف action ہو رہا ہے جو hoarding کر رہے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں ہاؤس میں کھڑے ہو کر on oath کہتا ہوں 'ہا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کسان کے گھر پر چھاپے مارے جا رہے ہیں اور ان سے پولیس کے ذریعے گندم خریدی جا رہی ہے۔ میں جموں بولنے والے پر لنت، مہینتا ہوں۔ یہ سب کسان پیٹھے ہیں' آپ ان سے پوچھیں کہ پولیس کے ذریعے گندم لے رہے ہیں یا نہیں؛ ہم ایک صحیح بات کر رہے ہیں اور یہ جھٹلا رہے ہیں۔ یہ تو خود جموں بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے سن فلاور کے rates کے بارے میں جو سوال کیا ہے۔ اس بارے میں آپ ان کے چیئرمین ان سے مل لیں وہ آپ کو مطمئن کر دیں گے۔ اس وقت لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے 'زراعت کے لئے ہم علیحدہ ایک دن مقرر کریں گے اور زراعت پر سیر حاصل بحث ہو گی۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! میں ensure کراتا ہوں کہ ان کی سورج کھی گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ سے بھی زیادہ ریٹ پر بکے گی۔ باقی کسان خوشحال ہیں اور الحمد للہ انہیں اس بارے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کو سورج کھی کے rates کے بارے میں مطمئن کریں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! میں ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ یہاں کسانوں کی بات کر رہے ہیں۔ آپ مطمئن کریں کہ اس دفعہ کسان کو سورج کھی کا صحیح ریٹ ملے گا۔

چودھری سجاد حیدر گجر، جناب سپیکر! کیا وزیر مارکیٹنگ سن فلاور کی کوالٹی کی specification بتائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں جی، اس وقت زراعت پر بحث نہیں ہو رہی اور نہ ہی آج زراعت کا دن ہے اس لئے Please sit down. شاہ صاحب نے ایک point اٹھایا تھا جس پر وہ انہیں مطمئن کریں گے اور انہوں نے on the floor of the House بات کر دی ہے۔ شاہ صاحب!

رانا صاحب نے on the floor of the House آپ کو حسین دہانی کرانی ہے کہ وہ آپ کو مطمئن کریں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں نے تو مختصر بات کی تھی اور صرف ان سے یقین دہانی چاہتا تھا کہ یہ ہر باتی فرمائیں گے اور اس پر توجہ دیں گے جو نکتہ یہ وزیر مار کیشنگ ہیں۔ مگر انتہائی افسوس کی بات ہے کہ انہوں نے ذاتیات کی بات کی اور صرف میری سورج کھی کی بات کی۔ دراصل یہ جو چیز سوچتے ہیں اپنی ذات کے لئے سوچتے ہیں اس لئے انہوں نے سوچا کہ میں بھی جو بات کر رہا ہوں شدید اپنی ذات کے لئے کر رہا ہوں۔ میں نے اپنی ذات کے لئے بات نہیں کی۔ میں نے تو پنجاب کے کسان کی بات کی ہے۔

امن عامہ کی صورتحال پر بحث

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ اب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی ہے And the first speaker will be Zaib-un-Nisa Qureshi

محترمہ زبیب النساء قریشی، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے حافم دیا۔ معاملہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے ویسے تو ہر طرح کے حالات خراب ہیں لیکن میں یہاں پر صرف عورتوں کے حوالے سے بات کروں گی۔ پاکستان بناتے وقت عورتوں نے بہت زیادہ قربانیاں دیں۔ ہر طرح کا ظلم برداشت کیا صرف اس لئے کہ ہمارے پاس آزاد وطن ہو گا اور اب ہماری زندگیاں محفوظ ہوں گی۔ تاریخ کے ریکارڈ کے مطابق ایک لاکھ سے زائد عورتوں کو اغوا، بے آبرو، ذلیل و رسوا اور قتل کیا گیا۔ اتنی بڑی قربانی صرف اس لئے دی گئی کہ پاکستان جو لفظ پاک سے شروع ہوتا ہے اس میں ہر طرح پاکیزگی ہو گی، امن ہو گا، سکون ہو گا اور ہم فرسے آزادانہ اپنے ملک میں گھوم پھر سکیں گے، رہ سکیں گے، کوئی دوسرے کی عزت کی طرف، زندگی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا لیکن افسوس ہے کہ آج 55 سال گزر جانے کے بعد بھی ہم وہ مقاصد حاصل نہ کر سکے جو ہمارا خواب تھا۔ آج پاکستان میں عورت گھر میں بھی اور باہر بھی غیر محفوظ ہے۔ میں ایوان میں چند واقعات بیان کروں گی،

انہی سے اندازہ ہو جائے گا۔ 17- مارچ کو میں جنوں میں بڑھیا کو برہنہ کیا، لباس جلادیا اور پھر بھنگڑا ڈالا گیا۔ 7- مئی کو میلی میں دو بد معاشوں نے خاطر اعلیٰ عورت کو سر بازار برہنہ کیا اور شیطانی حرکتیں کیں۔ عورت کی تذلیل پر لوگ توبہ توبہ کرتے رہے۔ 17- مئی کو کھروڑ پکا میں سکول چوکیدار عبدالجید نے ریڑھی بان کی دو بیٹیاں اغوا کر لیں، سٹائرین سٹی ایس۔ ایچ۔ او کے پاس گئے تو وہ کیبل دیکھتا رہا لیکن ان کی بات نہیں سنی گئی اور اس کی پشت پٹائی چار با اثر زیندار کر رہے ہیں۔ اس شخص نے پہلے بھی گیارہ لڑکیوں کو ادھر ادھر فروخت کیا ہے۔ 11- مئی کو چچہ وطنی میں نایینا شخص کی دو بیٹیاں اسٹے کے زور پر اغوا کر لی گئیں۔ ایک مل بن کر واپس آ گئی، دوسری لپٹا۔ 15- مئی سلطان میں ٹازیہ اور تبسم کیں۔ یہ انتہائی سوچنے کی بات ہے کہ یہ سب کچھ عورتوں کے ساتھ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ غریب لوگ ہیں اور انہیں پکڑ لیا گیا اور باقی سارے معاملات بھی آپ کے سامنے ہیں۔ 7 مئی کو تھلہ کبیر والا اور شجاع آباد۔ مختار مانی کا کیس۔ ایک بیچی کو اٹھایا گیا۔ ذیرہ غازی خان کی شمیم کو جلادیا گیا۔ عورت نہ گھر میں محفوظ ہے اور نہ گھر سے باہر، شمیم سے تو میں ذاتی طور پر ملی ہوں۔ اس کا کیس یہ ہے کہ اس کی ساس اس کو یہ کہتی تھی کہ وہ خط لائن پر گئے۔ وہ بیس سال کی لڑکی تھی لیکن وہ خط کام پر نہیں گنا چاہتی تھی۔ اس کی ساس نے اس کے شوہر کو شکایت کی اور اس کی بہت زیادہ پٹائی بھی کروائی۔ پھر یہ ہوا کہ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دینے اور اس کو جلادیا۔ وہ یہ کہتی تھی کہ ہم غریب لوگ ہیں کہہ رہے ہیں؟ میں یہ کیس تھانیدار کے پاس رپورٹ کروانے گئی تو اس نے یہ کیس نہیں لیا۔ کہنے لگے کہ بیس ہزار روپیہ دیں گے تو پھر ہم یہ کیس لیں گے۔ اب آپ بتائیں کہ غریب آدمی کہہ محفوظ ہو گا؟ یہ تو چند واقعات ہیں جو پردہ سکرین پر آگئے، بے شمار واقعات ایسے ہیں جو اندر چھپے ہونے ہیں، لوگ عزت کی وجہ سے ان کو سامنے نہیں لانا چاہتے۔ ایک وقت تھا کہ محمد بن قاسم 17 صدی نوجوان صرف ایک عورت کی آواز پر دور دراز علاقہ سے آیا اور اس کو تھپ دیا لیکن آج ہم اپنے ملک میں رہ رہے ہیں، ہمارا ملک ہے، قانون ہے، ہماری ایک پولیس ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں تھپ کیوں نہیں پٹتا؟ اب ادھر سے ہماری بہنیں یہ کہہ رہی تھیں کہ سب تنقید کرتے ہیں، میں تنقید نہیں کرتی، میں تو عورتوں کے لئے تھپ مانگتی ہوں۔ انہوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ کس طرح سے

معاملات درست ہوں گے؟

میں آپ کو دو باتیں جلتی ہوں ایک تو یہ ہے کہ ہمیں ایسے قانون بنانے چاہئیں کہ جس سے عوام کی کردار سازی ہو اور اس کا دماغ اس طرف چلے، دوسروں کی عزت کا تحفظ کرنے کا خیال پیدا ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جب معاشرہ اتھنٹی corrupt تھا اور آج تو چمپ کر بھی کام کئے جاتے ہیں، اس سے پہلے اس وقت علی الاعلان سب کچھ ہوا کرتا تھا لیکن جیسے ہی نظامِ مصطفیٰ وہاں پر آیا اور تمام لوگوں کو تحفظ مل گیا۔ یہاں تک کہ کسی کی جان کی طرف دیکھنا تو الگ بات کوئی بات تک نہیں کر سکتا تھا اور وہ اس سے باز رہا۔ حضرت عمر کے دور میں ایک عورت جنگل میں اشرفیوں سے بھری ہوئی قبیلے لے کر جاتی تھی لیکن اس کو کوئی پوچھتا نہیں تھا۔ ہمیں یہ کرنا پڑے گا۔ اپنے لوگوں کی کردار سازی کرنی پڑے گی۔ کیبل نے ہمارے معاشرے کو اتھنٹی تباہ کر دیا ہے۔ میں پچھلے دنوں اخبارات میں پڑھ رہی تھی کہ تین لاکھوں نے اپنے ہی کزن کو قتل کر دیا۔ جب میں نے اندر سے پڑھا تو ان کی عمریں 9 سال، 11 سال اور 12 سال تھیں۔ پھر یہاں ماہر اس کو قتل کر دیا۔ اب یہ اتھنٹی سوچنے کی بات ہے کہ اس کے لئے تو ہمیں بھرپور توجہ دینی چلتے کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں ہمیں اس کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے کہ ہماری قوم کا کردار بھی بن جانے اور اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔ آخر میں میں یہ پوچھتی ہوں کہ مجھے یہ بتایا جانے کہ کب تک ایک عورت مخلوط ہوگی، شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے وسمن ڈویلپمنٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، بی بی امیری گزارش آپ سن لیں۔ آئی۔ جی صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہوم سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں، اہم معاملات ہم ان کے نوٹس میں لائیں، اگر پوائنٹ آف آرڈر پر ہم بات کرتے رہے تو وقت ضائع ہو جانے کا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے وسمن ڈویلپمنٹ، میں نے صرف تصحیح کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے وسمن ڈویلپمنٹ، مجھے ان پر اعتراض نہیں ہے۔ عواتین کے لئے ان کے اچھے جذبات ہیں لیکن جہاں تک انہوں نے شیمہ خان کی کا ڈیرہ غازی خان سے تعلق بتایا ہے۔ ڈیرہ غازی خان سے میں وہاں کی نمائندہ بھی ہوں اور پارلیمانی سیکرٹری برائے امور عواتین سے تعلق رکھتی ہوں لیکن میرے پاس تو اس قسم کا کوئی کیس نہیں آیا اور وہ کیس ڈیرہ غازی خان سے چل کر ان کے پاس منت آیا ہے۔ اس کی میں تصحیح چاہوں گی کہ اس قسم کی مبالغہ آرائی نہ کی جائے تو بہتر ہوگا۔ یہ حقیقت ہے کہ عواتین کے ساتھ اس قسم کی زیادتیاں ہوتی ہیں لیکن ڈیرہ غازی خان میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اور اگر ہوا ہے تو وہ مجھ سے رابطہ کریں۔ شکریہ

محترمہ زین النساء قریشی، جناب والا یہ ایک حقیقت ہے اور میں خود اس صورت کے ساتھ نیشنل ہسپتال کے برن یونٹ میں گئی تھی اور امی جی میرے پاس اخباری کٹنگ پڑی ہوئی ہے۔ وہ شہر سے نہیں تھی لیکن ڈیرہ غازی خان کے گاؤں سے اس کا تعلق تھا۔ اب اس لڑکی کی death ہو گئی ہے۔ آپ اس کا پتا تو کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب جاوید حسن گجر

جناب جاوید حسن گجر، شکریہ جناب سپیکر

جناب ڈپٹی سپیکر، پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہ لیں تاکہ سب کو وقت مل سکے۔

جناب جاوید حسن گجر، جناب والا میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔

پرموں سے امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے۔ قانون پر بھی بحث ہو رہی ہے۔ لاقانونیت پر بھی بات ہو رہی ہے۔ پولیس کی کرپشن کے بھی بہت سے جواز پیش کئے جا رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے کام نہ کرنے کے بھی جواز پیش کئے جا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے سال آپ ہی preside کر رہے تھے میں نے اس وقت بھی وزیر قانون صاحب سے یہ کہا تھا اور یہاں پر اور بھی ذمہ دار افسران بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں جو ڈکیتیاں پڑ رہی ہیں جو آنے دن موٹر سائیکل چھینے جا رہے ہیں، میں نے یہ تجویز اس وقت بھی دی

تھی، اس وقت کے ڈی۔ پی۔ او کو بھی تجویز دی تھی، اس وقت کے پولیس افسران کو بھی تجویز دی تھی کہ ہمارے رحیم یار خان میں موٹر سائیکلوں کی جو robbery ہو رہی ہے، موٹر سائیکل دن بدن زیادہ پھینے جا رہے ہیں اور دن دہاڑے پھینے جا رہے ہیں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اگر ہمارا بلوچستان کا بارڈر اور سندھ کا بارڈر کہ دو کی طرف سے اگر آپ cease کر دیں، وہاں پر اپنی پولیس کی نفری بڑھا دیں تو ہمارے ہاں موٹر سائیکلیں پھینے کی جو ratio ہے وہ کم ہو سکتی ہے لیکن آج تک ایک سال گزر چکا ہے ابھی تک گورنمنٹ نے اس کا کچھ نہیں کیا۔ بلوچستان اور سندھ کا بارڈر ویسے کا ویسا ہے اور رحیم یار خان سے جو بھی موٹر سائیکل چھینتا ہے، جو لوگ اغوا ہوتے ہیں، انسان اغوا ہوتے ہیں وہ سیدھے بلوچستان اور سندھ میں جاتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب بیٹھے ہونے ہیں، آئی۔ جی صاحب بیٹھے ہونے ہیں، چیف سیکرٹری صاحب بیٹھے ہونے ان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے رحیم یار خان میں جو بھی ڈکیتیاں ہو رہی ہیں وہ لوگ سارے کے سارے سندھ اور بلوچستان کی طرف سے آتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ گزارش کروں گا کہ بلوچستان اور سندھ کا بارڈر cease کریں اور اپنی پولیس کی نفری وہاں پر بڑھائیں، چیک اینڈ بیلس کو برقرار رکھیں۔ ہمارے معزز دوست گورنمنٹ بنجر کی طرف سے بھی ہمارے اپوزیشن بنجر کی طرف سے بھی آنے دن پولیس کے اوپر، گورنمنٹ کی مشینری کے اوپر الزام تو لگاتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں کہتے اور اگر ہم یہاں اس floor پر کھڑے ہو کر اس محکمے کے لئے یہ عداوت کر دیں کہ جہاں پر فوج کو اتنی سولتیں میسر ہیں، ان کے ایک معمول سے حوالدار کو اتنی سولتیں میسر ہیں تو یہاں پر ہماری جو قانون نافذ کرنے والی مشینری ہے، جو محکمہ پولیس ہے اگر اس کو اتنی سولت دی جائیں اور اس کی تنخواہیں بھی بڑھادی جائیں تو میرا یہ خیال ہے کہ پولیس کے افسران کی کرپشن بہت کم ہو سکتی ہے۔ نیشنل ہائی وے کا آپ محکموں نے تجربہ کیا کہ نیشنل ہائی وے میں دس سے بارہ ہزار روپے ایک کانٹریبل کی تنخواہ ہے۔ پولیس کانٹریبل کی جو progress ہے وہ as compare to other police officers بہت زیادہ ہے۔ اس کی صرف وجہ یہ ہے کہ اس کے گھر میں پیسے آجاتے ہیں، اس کے بچے اس بارہ ہزار سے پل سکتے ہیں تو کیوں نہ ہم ایسا ہی کریں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جو باقی پولیس

افسران ہیں ان کی تنخواہیں بھی بڑھانی جائیں تاکہ معاشرے میں جو کرپشن ہے اس کو بھی ختم کیا جائے۔ لہذا میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ یہاں پر ایک متفقہ قرارداد پاس کریں اور ان کی طرفداری کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ لاقانونیت اتنی ہے کہ ہمارے ملک میں 'کراچی میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ آج صبح پھر وہیں پر دو بندے شہید ہوئے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے' آپ یہاں پر سارے ذمہ دار لوگ کھڑے ہیں، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وانا کا جو آپریشن ہے عوام کی توجہ اس سے divert کرنے کے لئے کراچی کے حالات پیدا کئے جا رہے ہوں۔ اس پر بھی ہمیں خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔ ایک دوسرے کے اوپر ہم الزامات لگا رہے ہیں ایک دوسرے پر کچھ اچھال رہے ہیں۔ گورنمنٹ نیچر والے ایوزیشن پر اور ایوزیشن والے گورنمنٹ نیچر پر الزامات لگا رہے ہیں۔ ہم یہ تو اکتھے ہو کر سوچیں کہ کراچی کے ایسے حالات کیوں پیدا ہوئے ہیں؟ اس پر ہمیں ٹکرمند ہونا چاہئے کہ وانا کا جو آپریشن ہے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے وفاقی حکومت تو کہیں ایسا نہیں کر رہی۔ ابھی حاتم کو گوجرانوالہ میں 15 بندوں کے ساتھ ڈکیتی ہوئی ہے ابھی تک اس کا کوئی حل نہیں ہوا۔ رحیم یار خان میں پرسوں کار پھینسی گئی ہے، آئی۔ جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ دن دھاڑے کار پھینسی گئی ہے ابھی تک ایس۔ ایچ۔ اوانے پرچہ بھی نہیں لانا۔ میں یہ کہوں گا کہ اتنی لاقانونیت کے علاوہ اور بھی بہت سے اجزاء ہیں جو اس میں شامل ہیں لیکن میں آپ کی وسالت سے لابی میں بیٹھے ہونے تمام افسران اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہونے تمام ممبران سے کہوں گا کہ ہمیں مل بیٹھ کر اس کا حل نکالنا چاہئے اور پنجاب میں ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنانی چاہئے جو ان معمولی معمولی باتوں کو لے کر وزیر قانون صاحب کے سامنے ایک مسودہ رکھیں اور اس کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ شکریہ

قواعد کی معطلی

کراچی کے شہریوں سے اظہار یک جہتی کی قرارداد

پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب ڈپٹی سپیکر، قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔ وزیر قانون 'رانا آفتاب احمد خان' رانا محمدا اللہ اور چودھری اصغر علی بک نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 معطل کر کے کراچی کے شہریوں کے ساتھ اہماد ہمدردی سے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ بگو صاحب یہ تحریک پیش کریں گے۔ جناب ارشد محمود بگو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے کراچی کے شہریوں کے ساتھ اہماد ہمدردی سے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے کراچی کے شہریوں کے ساتھ اہماد ہمدردی سے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! صبح میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر درخواست کی تھی کہ کراچی کے لوگوں کے ساتھ اہماد یکجہتی کرنے کے لئے اور اس وقت وہاں پر lawlessness کی جو صورتحال ہے اس میں پنجاب کی طرف سے ایچا message پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اس پر وزیر قانون نے floor پر کھڑے ہو کر کہا کہ ٹھیک ہے ہم اس پر ایک قرارداد تیار کر لیتے ہیں اور حلقہ طور پر اسمبلی میں پیش کر لیتے ہیں تو قرارداد ہم نے تیار کی ہے جو میں اس ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آج اگر اس صورتحال کو کنٹرول نہ کیا گیا اور ان کو یہ positive message نہ دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ حالات otherwise ہو جائیں۔۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس قرارداد کے پہلے signatory وزیر قانون راجہ صاحب ہیں اور اس کے بعد پھر باقی دوستوں کے نام ہیں اور ویسے چلتے تو یہ تھا کہ راجہ صاحب خود اس قرارداد کو پیش کرتے جیسا کہ اکثر وہ کیا کرتے ہیں لیکن آج انہوں نے بوجہ یہ مناسب سمجھا کہ اسے اس طرف سے یعنی ارشد بکو صاحب کی طرف سے پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس قرارداد کے اس متن پر 'مجھے کراچی کے ان شہریوں سے پوری ہمدردی ہے جن کی وہاں پر جانیں ضائع ہوئیں، جو شہید ہوئے۔ میں ان کے غم میں اپنی طرف سے بھی اور اپنی پارٹی کی طرف سے بھی پوری طرح سے شریک ہوں۔ مجھے اس بات پر بھی انتہائی افسوس ہے کہ کراچی میں ایسے حالات پیدا ہونے ہیں اور یہ قرارداد نامکمل ہے۔ اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ "منجانب اسمبلی کا یہ ایوان کراچی میں حال ہی میں ہونے والی دہشت گردی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور کراچی کے شہریوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ یہ ایوان ان واقعات میں متاثرہ غلامانوں کے غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر! اس میں دہشت گردی کی مذمت تو کی گئی ہے لیکن دہشت گردوں اور جن کی وجہ سے یہ دہشت گردی ہو رہی ہے اس کی مذمت کیوں نہیں کی جاتی؟ یہاں اس قرارداد کے ذریعے یہ بات کیوں نہیں کی جاتی؟ اب وہاں سے تین دن سے میڈیا بھی اس بات پر لگا ہوا ہے اور باقی لوگ بھی یہ بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر پولیس ناکام ہو گئی ہے۔ وہاں پر منظمی انتظامیہ ناکام ہو گئی ہے۔ وہ دہشت گردوں کو روک نہیں سکے۔ وہ دہشت گردوں کو پکڑ نہیں سکے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ دہشت گردی جو اس ملک میں مود آئی ہے، کیا یہ اس پالیسی کی وجہ سے نہیں ہے جو ہم نے افغانستان میں روارکھی؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو ڈالروں کی بادش کے انتظار میں اور اس قوم کو یہ نوید سناتے ہونے کہ بس دیکھو، چند دنوں تک یہاں پر ڈالروں کی بادش ہو گی اور وہ دوزے اور جا کر دہشت گردی کی جنگ کے خلاف front line state بن گئے۔ یہ دہشت گردی

کی جنگ کے خلاف front line state بننے کا مشاغلہ نہیں ہے کیا دہشت گردی کے خلاف front line state بننے کی جو پالیسی ہے یہ کہیں پولیس کانفرنس میں منظور ہوئی تھی؟ کون لوگ ہیں جنہوں نے اس پالیسی کو اپنایا اور جنہوں نے اپنا اقتدار بچانے کے لئے اور خود کو دنیا میں accept کروانے کے لئے بھلے اور جا کر front line state بن گئے۔ اب جب ہم دہشت گردی کے خلاف front line state بن گئے ہیں، جب ہم دہشت گردوں کے خلاف امریکہ سے آگے ہو کر گزر رہے ہیں تو پھر دہشت گرد بھی تو کچھ نہ کچھ کریں گے۔ یہ اس پالیسی اور ان لوگوں کا failure ہے جنہوں نے اس ملک کو اس awkward صورتحال میں پہنچایا ہے، ان کا نام کوئی نہیں لیتا۔ ان کے متعلق کوئی قرارداد پاس نہیں ہوتی کہ کن لوگوں نے غلط فیصلے کر کے اس ملک اور قوم کا قبضہ غلط کیا۔ اس ملک کو غلط passage پر چلایا اور اس کی وجہ سے آج ہم دہشت گردی کا شکار ہونے میں۔ اب کہا جا رہا ہے کہ مقامی انتظامیہ دہشت گرد پکڑنے میں ناکام ہے۔ کیا دہشت گردوں کے خلاف کارروائی پولیس کرتی ہے؟ کیا مقامی انتظامیہ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے؟ جب فیصل آباد سے ایک دہشت گرد ابو عبیدہ پکڑا تو کیا یہ بات اخبارات میں نہیں آئی کہ وہاں پر raid کس نے کیا؟ کیا وہاں پر ایف۔بی۔آئی نے raid نہیں کیا؟ یہاں سے جس جس آدمی کو دہشت گردی کے الزام میں پکڑا گیا، کیا اس کی تفتیش ایف۔بی۔آئی نہیں کرتی رہی؟ لاہور سے جو خواجہ برادران پکڑے گئے تھے کیا وہ ایف۔بی۔آئی کی custody میں نہیں رہے؟ کیا وہ ایجنسیوں کی custody میں نہیں رہے؟ کیا یہ ایجنسیوں کا failure نہیں ہے؟ کیا یہ ایف۔بی۔آئی کا failure نہیں ہے؟ کیا یہ امریکہ کا failure نہیں ہے؟ اگر یہ ان کا failure ہے اور ان کی وجہ سے اس ملک میں یہ دہشت گردی ہو رہی ہے تو پھر ان کی ذمہ داری کرنے میں ہمیں کون سا حرج ہے؟ (نعرہ ہانپتے تحسین)

ان مشاغلہ خاندانوں سے ہمدردی کرتے وقت ہمیں ان لوگوں کی ذمہ داری کرنی پڑتی ہے جن کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج میرا ملک دہشت گردی کا شکار ہے۔ انہوں نے جن ذراؤں کی بارش کا مردہ سنایا تھا اور اس کے بعد پھر بھاگ کر امریکہ گئے تھے کہ وہاں سے اب ہم ڈائریٹ کر لائیں گے اور ہر طرف خوشحالی ہو جانے گی۔ کچھ نہیں آیا۔ ایف۔بی۔آئی جب اس ملک میں ہر قسم کی

کارروائیاں کر رہی ہے، وہ چاہے تو ایک بہت بڑے ڈاکٹر کو اٹھا کر تین ماہ تک اس کی investigation کرے۔ نہ اس ملک کی کسی عدالت کو اس بات کی اجازت ہے کہ ان سے پوچھے کہ آپ نے ڈاکٹر عامر کو اٹھایا اور اسے کہاں پر رکھا ہوا ہے؟ کس مقصد کے لئے رکھا ہوا ہے؟ تین ماہ کے بعد جب جموز دے تو پھر ہماری عدالتوں کا یہ حال ہو کہ وہ اس کے وکیل سے کہیں کہ ”جی شکر کرو جہاں رحمت گئی اسے، بس ایتھے ہی بن رہن دیو، اگلی گل نلن کرو۔“ تو جب ملک میں یہ حالت ہے کہ یہاں پر غلط خارج پالیسی ہے۔ اس ملک میں جن لوگوں نے فیصلہ کیا، ایک میلی فون آیا اور سارے لینے ہوئے تھے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم اس دہشت گردی کی جنگ کے خلاف front line state نہیں گئے۔ generally ان کی مذمت بھی اس قرارداد میں شامل ہونی چاہئے۔ یہ پولیس کی ناکامی نہیں ہے، کراچی انتظامیہ کی ناکامی نہیں ہے، اس ملک پر اقتدار کرنے والے لوگوں کی ناکامی ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، کلو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب سیکرٹری! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ بہت اہم قرارداد آئی تھی اور بیٹھتے قرارداد تھی۔ کراچی کے شہریوں پر جو گزری ہے ان پر مرہم رکھنے کے لئے یہ ضروری تھی کہ ہماری طرف سے خیر سگالی کے جذبات ادھر جاتے لیکن اس پر بھی رانا مناء اللہ صاحب نے اپنی سیاست کو بھگانے کی کوشش کی ہے۔ میں رانا مناء اللہ صاحب کو یہ یاد دلاؤں گا کہ جن ڈاروں کی یہ بات کر رہے ہیں یہ ہمارے اوپر الزام لگا رہے ہیں۔ یہ اپنے گریبن میں جھانکیں کہ یہ کس کی گود میں بیٹھ کر ہاں کرتے رہے ہیں اور یہاں سے بھاگ کر امریکہ میں جا کر کس نے دستخط کئے تھے اور یہ سارا جو کھیل تھا یہ ہماری گورنمنٹ سے پہلے کھیلا جاتا رہا ہے۔ یہ تو ہمیں ورثے میں ملا ہے۔ آج ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دہشت گردی ختم کریں اور ڈاروں کی باتوں کو ختم کریں۔ رانا صاحب سے میری درخواست ہے کہ کراچی کی لاشوں پر اپنی سیاست مت بھگانیں اور اس قرارداد کو پاس ہونے دیں۔ اس کے بعد اپنی باری پر پھر کبھی کسی اور دن اپنی

ساری سیاست بھالیں۔ شکریہ

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری میں ریکارڈز کی درستی کے لئے وارث کلو صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو حوالہ دے رہے ہیں کہ ہم اپنے گریبان میں بھانگیں، دراصل بات یہ ہے کہ گریبان میں بھانگنے کے لئے زندہ ضمیر چاہئے اور ان کے پاس تو زندہ ضمیر ہے ہی نہیں کہ یہ اپنے گریبان میں بھانگ کر دیکھیں اور ریکارڈز کو درست رکھیں۔ میں on the floor of the House ان کو پہنچ کرتا ہوں کہ ڈائروں کی بارش کی بات ان کی سیاست میں بزرگوں اور جنرل مشرف نے کی تھی۔ یہ بھول کیوں رہے ہیں اور فرنٹ لائن اسٹیٹ دہشت گردی کے خلاف بات بھی انہوں نے کی تھی جن کی وردی کے لئے یہ قراردادیں پیش کرتے ہیں اور دن رات ان کے یہ گیت گاتے ہیں۔

جناب سیکرٹری! میں یہ عرض کروں گا کہ کراچی کے واقعات پر اور کراچی میں ہونے والی دہشت گردی کی ذمہ داری ہونی چاہئے، کراچی میں جن غلامانوں کا نقصان ہوا ہے ان سے اظہار ہمدردی ہونا چاہئے لیکن بات یہ ہے کہ اس حالت کو ہم جن لوگوں کی وجہ سے پہنچے ہیں ہمیں اس پر بھی بات کرنی چاہئے کیونکہ اگر ہم یہ بات نہیں کریں گے، اگر ہم اس بات کی نشان دہی نہیں کریں گے تو ہم ہمہ بدن اپنے آپ کو اس دلدل میں دھکیلتے پلے جائیں گے۔ اگر ہم فرنٹ لائن اسٹیٹ نہ بنے ہوتے، ہم نے اپنا بھروسہ رکھا ہوتا، ہم نے اپنے آپ کو اپنی مدد میں رکھا ہوتا، ہم ڈائروں کی بارش کے چٹھے نہ بھاگے ہوتے تو شاید ہم اس دن کو نہ پہنچتے۔ اب ہمیں چاہئے کہ ہم بچانے اس کے کہ یہ کہیں کہ مٹھی پولیس ناکام ہو گئی ہے۔ ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم نے جس ایف۔بی۔آئی کا سہارا لے کر، جس کے اشاروں پر ہم نے اپنے شہریوں کے خلاف ظلم کئے، ہم نے زیادتیں کیں، ان کو غیر قانونی اور غیر آئینی طور پر پکڑا، ان پر تار مار کیا، وہ ایف۔بی۔آئی ناکام ہوئی ہے۔ ہمیں اس کے چھل سے باہر آنا چاہئے۔ ہمیں اپنی انٹیلیجنس پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اپنی انتظامیہ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ ہمیں اس بات کی نشاندہی کرنی چاہئے کہ ہم نے خارج محاذ پر غلط پالیسی اپنائی اور خود کو غلط معاملات میں الجھایا اور اس کی وجہ سے ہم اس انجام کو پہنچے ہیں۔ اگر ہم اس بات کی نشاندہی نہیں کریں گے، اگر ہم اپنی غلطی کو تسلیم

نہیں کریں گے تو پھر ہم اس دلدل میں گھرتے چلے جاتے ہیں اور یہی کچھ ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس سے حوصلے کٹتے اقدامات کر کے دیکھ لئے ہیں۔ کراچی میں واقعات ہونے، باقی شہروں میں واقعات ہونے اور اس کے اوپر انہوں نے ہزاروں سینکڑوں لوگوں کو پکڑا لیکن اس کا کوئی رزٹ نہیں نکلا کیونکہ یہ دہشت گردی صرف کراچی سے شروع ہو کر کراچی میں نہیں ہو رہی بلکہ اس کی جڑیں اور رابطے بین الاقوامی طور پر ہیں۔ وہی بین الاقوامی دہشت گردی جس کے متعلق ہم کہہ رہے ہیں کہ اس دہشت گردی کی جنگ میں ہم فرنٹ لائن ہیں، ہم خواہ مخواہ سے فرنٹ لائن بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے، فکر کرنی چاہئے کہ جس انداز سے وانا آپریشن حکومت کر رہی ہے۔ وہاں پر جب حکومت قبائلیوں کو مارے گی، ہلاک کرے گی، ان کی املاک کو آگ لگانے گی تو اس کے اثرات بھی پھر اس ملک اور اس کی عوام کو چھلکتے پڑیں گے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد میں ان لوگوں کو جن لوگوں کی غلط پالیسیوں، ناکام پالیسیوں کی وجہ سے یہ ملک دہشت گردی کا شکار ہو رہا ہے، دہشت گردوں کے ساتھ ساتھ ان نالانظموں کی مذمت بھی ہمیں کرنی چاہئے اور یہی ایک صحیح بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میں نے بھی oppose کیا تھا۔ میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر شفقت عباسی صاحب نے oppose کیا ہے حالانکہ ان کے پارلیمانی لیڈر پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے قائم پارلیمانی لیڈر کے اس پر دھتھ ہیں۔ آپ کس طرح اس کو oppose کر رہے ہیں؟

جناب والا! میں استدعا یہ کر رہا ہوں کہ اس معزز اجلاس میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ قرارداد منفقہ طور پر لاتے ہیں۔ رانا صاحب کو پورا حق پہنچتا ہے کیونکہ انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور ان کے اس پر دھتھ نہیں ہیں لیکن پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے جو اس وقت قائم لیڈر ہیں، ان کے اس پر دھتھ موجود ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے منتخب

رکن ہونے کے ناطے میں نہیں سمجھتا کہ یہ صحیح کر رہے ہیں یا یہ اپنی قیادت سے اختلاف کر رہے ہیں، اگر کر رہے ہیں تو سو دہ کریں اور ضرور بیان کریں لیکن میں تو اس تاثر میں تھا کہ جب اس معزز ایوان میں بات ہوئی اور آپ ہی صدارت فرما رہے تھے تو آپ کی موجودگی میں اس وقت پورے پاؤس کا یہ consensus تھا کہ ایک متفقہ طور پر قرارداد لانی چاہئے۔ ہم نے مل بیٹھ کر اس کو ڈرافٹ کیا اور جہاں تک اس قرارداد کے متن کا تعلق ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں ابھی بات کر لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ۱

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر ۱ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا متن ہم نے اس نے مختصر رکھا کیونکہ یہ دوسرے صوبے کا معاملہ ہے۔ اگر آج ہم یہاں کسی بھی صوبائی حکومت کی ناکامی کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے صوبے کے معاملات میں براہ راست مداخلت ہوگی۔ اگر آج ہم ان کے کسی ادارے پولیس کی ناکامی کی بات کرتے ہیں، انتظامیہ کی ناکامی کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ براہ راست اس صوبے کے معاملے میں مداخلت ہوگی۔ ہم نے صرف اور صرف دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کی ہے اور اس سے متاثرہ خاندانوں سے امداد ہمدردی کی بات کی ہے لیکن رانا صاحب اس بات کو آگے لے کر جانا چاہتے تھے۔ انھوں نے غلط پالیسیوں کی بات کی، انھوں نے مدتوں کی ناکامی کی بات کی، یہ اس معزز ایوان کے۔ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ ہر روز یہ باتیں ہوتی ہیں۔ ان کی نظر میں ساری حکومتیں بھی ناکام ہیں، وفاقی حکومت بھی اور صوبائی حکومتیں بھی ناکام ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً پچھلے چودہ مہینے کا اس اسمبلی کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو جس خوفزدہ صورتحال کا یہ اعداد کرتے رہے ہیں تو آج تک تو اس اسمبلی کو بھی غم ہو جانا چاہئے تھا کیونکہ ان کے نزدیک جب یہ شامل نہیں ہیں تو کوئی معاملہ درست چل ہی نہیں رہا۔ انھوں نے کہا ہے کہ ملک کو فرنٹ لائن دہشت گردی کے خلاف بنایا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ انھیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اگر آج پاکستان دہشت گردی کے خلاف عالمی برادری کے ساتھ اکٹھے کھڑا نہ ہوتا تو شاید آج ہمارے ملک میں جو حالت ہیں وہ نہ ہوتے۔ ہم خود دہشت گردی کا شکار ہو رہے تھے اور آج اللہ تعالیٰ کے

فضل و کرم سے اگر کہیں اکا دکا واقعات ہو جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کوئی دنیا سے الگ نہیں ہے۔ ہم اپنے آپ کو پوری دنیا سے الگ ہو کر نہیں رہ سکتے۔ آج پوری دنیا متفقہ طور پر دہشت گردی کے خلاف ہے اور ہم ہیں کہ ہم اس پر بھی اعتراض کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ڈاروں کی بات کی ہے۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن جن لوگوں کی پالیسیوں کی ناکامی کی یہ بات کرتے ہیں تو تنقید کرتے ہوئے تھوڑی سی بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ کیا یہ اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ آج انہی لوگوں کی پالیسیوں کی وجہ سے کہ جن پر یہ تنقید کرتے ہیں، جن کو یہ اہل نہیں سمجھتے تو آج پاکستان آئی۔ ایم۔ ایف کے چنل سے آزاد ہو چکا ہے۔ یہ انہی لوگوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ہے۔

جناب سپیکر! جب یہ لوگ، میں کسی کا نام نہیں لیتا لیکن سابقہ حکومتیں جب اقتدار سے الگ ہوئیں تو اس ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کھل پر تھے اور آج دیکھئے کہ آج کھل پر ہیں؟ یہ کوئی زبانی بات نہیں ہے، یہ ریکارڈ کی بات ہے۔

جناب سپیکر! یہاں یہ کہا گیا کہ بھاگ کر امریکہ چلے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج پاکستان عالمی برادری کے ساتھ کھڑا ہو کر بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف جنگ لارہا ہے تو پاکستان نے اس لحاظ سے پوری دنیا میں عالمی برادری میں ایک مقام پایا ہے۔ پاکستان آج عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ پاکستان کا وقار بلند ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ایک وقت وہ تھا کہ جب پاکستان کا منتخب وزیر اعظم امریکہ جاتا تھا تو یہاں خبریں آتی تھیں کہ وہ اپنے باورچی خانے میں کھانا پکا رہے تھے تو کٹن صاحب ان کو طے کے لئے آگئے۔ کٹن بھی کھل طے کے لئے آتے تھے، باورچی خانے میں آتے تھے اور اس بات کو قابل فخر سمجھا جاتا تھا لیکن آج جنرل پرویز مشرف کی آزادانہ اور دلیرانہ پالیسیوں کے باعث پاکستان برابری کی سطح پر امریکہ سے بھی بات کرتا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے لئے میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے کسی وقت آپ تھوڑا سا اپنے تعصب کی عینک کو اتاریں اور حقائق کا سامنا کریں۔ آج پاکستان جس سطح پر کھڑا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر آپ کو فخر ہونا چاہئے، ہمیں فخر ہونا چاہئے اور ہر پاکستانی

کو اس پر فخر ہونا چاہئے لیکن یہاں تنقید برائے تنقید کو وتیرہ جا لیا ہے۔ خدا کے لئے چند حقائق کو تسلیم کیجئے۔ آج اگر پاکستان اقتصادی طور پر بحال ہوا ہے تو تسلیم کیجئے کہ آج ہم آئی۔ایم۔ایف کے چنگل سے نکل چکے ہیں تو تسلیم کیجئے۔ آج اگر ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں تو اس کو تسلیم کیجئے۔ یہ ایک بے ضرر سی بات تھی۔ ہمیں اس بحث میں ہی نہیں پڑنا چاہئے تھا کہ کیا ہوگا، کیسے ہوگا، ہم مختصراً کراچی کے اپنے بھائیوں سے اظہار ہمدردی کرنا چاہ رہے تھے۔ ہم مختصراً دہشت گردوں کی خدمت کرنا چاہ رہے ہیں۔ میں اس لحاظ سے پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے اراکین کا ایم۔ایم۔ایم۔اے کے اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بات سے اتفاق کیا اور ہم یہ قرارداد لانا چاہ رہے ہیں۔ میری آپ سے استدعا ہوگی کہ جس طرح رولز کی suspension کے لئے جناب ارشد بگو صاحب نے تحریک پیش کی ہے۔ آپ اس کو ہاؤس میں put کریں ہاؤس کا sense لیں اور اس کے بعد جناب ارشد بگو صاحب کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت فرمائیں۔

جناب سپیکر! میں ایک آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ تحریک پیش ہوئی ہے اور اس میں کوئی debate کا معاملہ نہیں ہے۔ اگر اس پر ہم نے debate کرنی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث کروالی جاتی تو وہ بہتر ہوتا۔ رانا صاحب نے oppose کیا، انہوں نے اپنا موقف بیان کر دیا۔ اب اگر کوئی اور معزز رکن مزید اس پر بات کرے گا تو پھر مجھے دوبارہ جواب دینا پڑے گا اور اس کے لئے اس معزز ایوان کا وقت ضائع ہوگا۔ شکریہ۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں نے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے oppose نہیں کیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب! انہوں نے oppose نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شیخ صاحب! آپ نے oppose نہیں کیا تھا۔ رانا صاحب نے کیا تھا اور دونوں سائڈ کی بحث ہو چکی ہے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"قوائد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے کراچی کے شہریوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی ارشد محمود بگو صاحب! قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

کراچی میں ہونے والی دہشت گردی کی مذمت

اور شہریوں کے ساتھ اظہار یک جہتی

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ،

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کراچی میں حال ہی میں ہونے والی دہشت گردی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور کراچی کے شہریوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ یہ ایوان ان واقعات میں متاثرہ عائدانوں کے غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کراچی میں حال ہی میں ہونے والی دہشت گردی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور کراچی کے شہریوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ یہ ایوان ان واقعات میں متاثرہ عائدانوں کے غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،
 ”پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کراچی میں مل بی میں ہونے والی دہشت گردی
 کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور کراچی کے شہریوں کے ساتھ اظہار ہمدردی
 کرتا ہے۔ یہ ایوان ان واقعات میں متاثرہ خاندانوں کے غم میں برابر کا
 شریک ہے اور ان کے لئے دعا گو ہے۔“

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہانے تمسین)

امن عامہ کی صورت حال پر بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلے سپیکر جناب تنویر اشرف کا نرہ صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! لاہ اینڈ آرڈر پر جب پہلے دن بحث شروع ہوئی تھی تو ہم

سب نے نام کہہ کر بھیجے تھے لیکن مجھے راتے امجاز صاحب پر بڑا افسوس ہے کہ وہ بطور چیئر مین

preside کر رہے تھے۔ انہوں نے چنا نہیں کیا کیا ہے کہ وہ جس کو چاہتے تھے بلا لیتے تھے اور

جس کو چاہتے تھے بھجادیتے تھے۔ اگر یہ ترتیب رہتی کہ جس کا نام پہلے جاتا ہے وہ بات کرے اور

جس کا آخر میں ہے وہ بعد میں کرے۔ تمام دوست بات کریں لیکن کوئی ترتیب ہونی چاہئے۔

ہمیں کوئی اعتراض نہیں سب دوست بولیں لیکن ترتیب ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے پاس جو آج لسٹ آئی ہوئی ہے وہ لسٹ نہیں ہے۔ باقاعدہ نہیں

ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، ہم نے جٹوں پر ہی نام دینے ہیں۔ میرا نام ڈاکٹر وسیم صاحب رانا تھا، اللہ صاحب کا نام گیا تھا لیکن ہمیں دور دور تک کہیں یہ پتا نہیں ہے کہ ہمارا نام کہاں گیا ہے؟ کہ ہر گیا ہے؟ لہذا صرف ہم نہیں سارے دوست بولیں لیکن کوئی ترتیب سے ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جو بولنا چاہیں وہ مجھے نام دے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم نے تو پہلے دن نام دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں چونکہ اس دن موجود نہیں تھا اس لئے میرے علم میں نہیں ہے۔ ابھی اگر آپ بولنا چاہیں تو آپ کو نام دیا جائے گا۔

وزیر تحفظ ماحولیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! جس دن لاہ اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز ہونا تھا اس دن تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا۔ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ میں نواز شریف صاحب پر ائم منسٹر پاکستان کو اسلام آباد man defence اور لاہ اینڈ آرڈر پر ایک اہم بریفنگ دی جا رہی تھی۔ جہاز پکڑا اور لاہور آنے کیونکہ بڑے میں صاحب نے شب دیگ پکانی ہوتی تھی اور وہ کھانے کے لئے بیٹھے۔ تاریخ نے دہرایا جس دن لاہ اینڈ آرڈر پر بحث تھی یہ لوگ کیک کھانے گئے اور کئی لوگ کیک کھانے چلے گئے۔ آج پھر یہ کہتے ہیں کہ بات کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مخدوم صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تو نہیں ہیں۔ ابھی کاہرہ صاحب بات کر رہے تھے۔ I am not giving the floor on the point of order وقت بہت محدود ہے۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ راجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ وہاں پر پاکستان کا بڑا عزت اور مقام بن چکا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں۔ آپ اس وقت پنجاب کی لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کر لیں۔ جو اصل مقصد ہے صرف اس پر آئیں۔ جی، اشرف کاڑھ صاحب!

جناب تنویر اشرف کاڑھ، جناب سپیکر! امن و امان کی مجموعی صورت حال صوبہ میں انتہائی مخدوش ہے۔ حالات کی بہتری کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ عکراں بے بس نظر آ رہے ہیں۔ عکراں سب اچھا ہے، سب اچھا ہے، سب اچھا ہے، سب اچھا ہے اور سب اچھا ہے کی رٹ لگانے ہوئے ہیں لیکن سب اچھا نہیں ہے، حقائق ہم سب کے سامنے ہیں۔ دن دہازے قتل و غارت کی وارداتیں ہو رہی ہیں، پوری ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور عوام مدد منتظر کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ضلع گجرات سے ہے۔ ضلع گجرات وزیر اعلیٰ کا آبائی ضلع ہے۔ ایجوکیشن منسٹر صاحب بھی یہیں سے elect ہوئے، ایڈوائزر نو چیف منسٹر، دو پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور ایک سینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین بھی اسی ضلع سے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔ اس پر کیا بات کر رہے ہیں؟ یہ ایک علیحدہ چیز ہے لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔

جناب تنویر اشرف کاڑھ، جناب سپیکر! وہیں پر لاء اینڈ آرڈر خراب ہے، جہاں کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ الغرض سارے کا سارا اقدار گجرات میں اس وقت اکٹھا ہے۔ جہاں اقدار کے لحاظ سے گجرات اس وقت سرفہرست ہے وہاں کرانم کے لحاظ سے بھی سرفہرست ہے۔ اس ضلع میں قانون کے محافظ پولیس والے مصوم افراد کا قتل کرتے ہیں، صرف اس بات پر کہ جب ایک شخص پولیس والے سے چانے کے پیسے مانگتا ہے۔ جرائم پیشہ افراد یہاں پر پولیس والوں کا قتل کرتے ہیں جب پولیس والے no go ایریاز میں جاتے ہیں۔ اس وقت ضلع گجرات میں ایک سے زائد no go ایریاز ہیں، جہاں پر نہ پولیس جاسکتی ہے نہ اس وقت عکراں جاسکتے ہیں۔ چھ سات قتل کی وارداتیں گجرات میں عام وارداتیں ہیں۔ میرے بہت ہی عزیز بہیرا جیسے شخص چودھری فاروق صاحب جو کہ اس ایوان کے ایم۔ پی۔ اے تھے، کچھ ہی سال پہلے پر قتل ہوئے۔ اس وقت بھی چھ سات قتل ہوئے اور وہ بھی نو گو ایریاز کے قریب تھے۔ ہوم منسٹر صاحب نے اس وقت بھی یٹین دہانی

کرائی تھی کہ یہاں پر آپریشن ہو گا اور نو کو ایریز ختم ہو جائیں گے لیکن اس وقت بھی جرائم پیشہ لوگ وہاں پر رہ رہے ہیں اور پورے ضلع میں مزلن دندناتے پھر رہے ہیں۔ میرے بڑے ہی عزیز دوست احمد غن صاحب نے پرسوں ہی تقریر میں کہا کہ پولیس کے رویے درست نہیں ہیں۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ شاید وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم سیاست دان اور خاص طور پر حکمرانوں کے رویے درست کرنے والے ہیں۔ اگر ان کے رویے اور ہمارے رویے درست ہوں گے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ پولیس کا رویہ درست نہ ہو سکے۔ ضلع گجرات میں پچھلے ہی دنوں 18 قتل ہوئے اور جس جگہ پر یہ قتل ہوئے وہاں سے وزیر اعلیٰ صاحب کی رہائش صرف دو گھنٹے دور ہے۔ وہاں پر دو چار آٹھ یا بارہ قتل نہیں ہونے بلکہ دن دہاڑے اٹھارہ قتل ہونے ہیں اور بیس لوگ زخمی ہونے۔ اس طرح وہاں پر خون پھیلا ہوا تھا اور یوں لگتا تھا کہ قیامت صغریٰ کا سہا ہے۔ گجرات کا واقعہ صرف پولیس کی غفلت اور نااہلی کی وجہ سے پیش آیا۔ ایک گروپ کے دو ممبر بنے۔ پہلے گروپ نے صرف ایک معمولی سی بات کی کہ حضل کے تنازعے پر انہوں نے دوسرے گروپ کے ساتھ لڑائی کی اور انہوں نے ان کا گھر جلا دیا۔ اگر پولیس وقت پر دادرسی کرتی اور ان کی ایف۔ آئی۔ آر درج کر لیتی تو شاید یہ الم ناک واقعہ پیش نہ آتا۔ اس وجہ سے گجرات کے عوام بشمول میرے ضلع کے عوام بہت ہی زیادہ خوف زدہ اور پریشان ہیں۔ جب بھی گھر سے نکلے ہیں تو آیتہ الکرسی پڑھ کر نکلے ہیں یقین نہیں ہوتا کہ گھر واپس آئیں گے یا نہیں؟ اس وقت گجرات کے حالات کچھ اس طرح ہیں کہ وہاں کے ڈی۔ پی۔ او جن کے رویے کی وجہ سے وہاں کے تمام وکلاء اور گجرات بار ایسوسی ایشن نے ہڑتال کر رکھی ہے اور پچھلے کئی دنوں سے وہ کسی کورٹ کو attend نہیں کر رہے۔ انہوں نے عدالتوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے اور اسی دوران وہاں کے ڈی۔ پی۔ او کو اس کی بہترین کارکردگی پر گولڈ میڈل دیا جاتا ہے۔

جناب سینیٹر! چار ماہ سے گجرات بار ایسوسی ایشن احتجاج پر ہے اس کی وجہ صرف ڈی۔ پی۔ او کا رویہ ہے۔ ڈی۔ پی۔ او نے بار کے ایک مسز رکن کو اپنے دفتر سے نکل جانے کو کہا۔ اس نے کہا کہ اگر دفتر سے نہیں نکلو گے تو میں تمہیں گرفتار کر لوں گا۔ اس وقت unanimous resolution کے تحت بار اینک بائیکاٹ میں ہے۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ

عمران اذام و تقسیم سے کیوں کام نہیں لیتے اور وہاں کے مسائل حل کیوں نہیں کرتے؟ میں شہباز شریف صاحب کے آنے پر وزیر اعلیٰ صاحب نے بہت اچھا بیان دیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی یگز دھکڑ نہیں ہو گی۔ استقبال کے لئے کسی کو روکا نہیں جائے گا۔ کوئی گرفتاری نہیں ہو گی لیکن جمہوری حکومت کا ذمہ لینی کرنے والوں کو اپنا تک نہ جانے کیا خوف آنے لگا کہ انہوں نے یگز دھکڑ کا ایک سلسلہ شروع کر دیا یہاں تک کہ ممبران اسمبلی کو بھی نہیں۔ بخٹا گیا۔ میں پوچھتا ہوں کہ مجھے کس جرم کی پاداش میں گرفتار کیا گیا تھا، میرے ساتھ جہاز تیز چلنے کو کس جرم میں گرفتار کیا گیا؟ کیا یہ جمہوری حکومت ہے؟ میں آپ کی وساطت سے ہوم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا مفرور بد معاش لوگ influential people کی پشت پناہی کے بغیر رہ سکتے ہیں؟ کیا وہ exist کر سکتے ہیں؟ کیا جوئے، غانے، شراب خانے اور مشیات فروشی پولیس حفاظت کے بغیر ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر! امن و امان کی صورت حال کو بہتر کرنے کے لئے ہمیں سماجی نا انصافی ختم کرنا ہو گی دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کو ختم کرنا ہو گا اور عکرائوں کو خواہوں کی دنیا سے باہر نکھنا ہو گا۔ جو توڑ کی سیاست کو ختم کرنا ہو گا۔

جناب ذہنی سپیکر، شکر یہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، شکر یہ جناب سپیکر! امن و امان کی صورت حال کو کنٹرول کرنا اور لوگوں کو تحفظ فراہم کرنا حکومت کا فرض ہوتا ہے اور جو حکومتیں بھی برسراقتدار آتی ہیں ان کی اولین ذمہ داری اور جس پر وہ سب سے زیادہ توجہ دیتے ہیں وہ امن عامہ کی صورت حال ہی ہوتی ہے۔ ہمارے زیر اثری بجز سے کچھ دوستوں نے اور کچھ ہماری بہنوں نے تقریر کی تو انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شاید ہم اس پر بے جا تنقید کر رہے ہیں۔ انہوں نے امن عامہ کی اس حوالے سے بھی بات کی کہ امن و امان کی صورت حال پوری دنیا میں ایسی ہے۔ لہذا اگر پاکستان میں یہ صورت حال ہے تو یہ کوئی اچھے کی بات نہیں ہے کیونکہ پوری دنیا میں اور امریکہ میں جہاں جہاں انہوں نے کئی مثالیں دیں کہ وہاں بھی یہی صورت حال ہے۔ یہ باتیں کر کے ہم اپنی ذمہ داری اور اپنی ذیولٹی سے جان نہیں چمڑا سکتے۔ آپ ملاحظہ کریں کہ پنجاب کے وسطی علاقے کے

ایک ایک شہر کا کرائم چارٹ آپ منگولیں۔ یہاں پر ہمارے دوستوں نے بھی اور رانا آفتاب احمد خان صاحب نے بھی پیش کیا کہ ایک ایک شہر کا آپ کرائم چارٹ نکھولیں جس میں آپ دیکھیں گے کہ دن بدن کرائم کی صورتحال اتر سے اتر ہوتی جا رہی ہے۔ جو زندہ اور جو پڑھی لکھی قومیں ہوتی ہیں وہ اس پر قابو پانے کے لئے اور اس پر غور و غوض کرنے کے لئے وہ ایک بورڈ تشکیل دیتی ہیں یا ایک ایسی کمیٹی بنا دیتی ہیں جو ان پر غور و غوض کرے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ جس طرح ہمارے ملک احمد خان صاحب نے بڑی خوبصورت بات کی تھی کہ یہ ساری باتیں رویے کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اور میں ان سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ اس ملک کی بد قسمتی یہ ہے کہ جو شخص اس ملک میں آتا ہے اور جو بھی ڈکنیر آتا ہے یہ پاکستان کی تاریخ میں معذرت کے ساتھ کہ میں نہ تو کسی پر مظہر کرنا چاہتا ہوں اور نہ کسی کو tease کرنا چاہتا ہوں۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ 1958 میں جب جنرل ایوب خان اس ملک پر وارد ہوا تو سب سے پہلے اس نے ایک نیا سسٹم متعارف کروایا اور وہ بی ڈی سسٹم لے آیا۔ جب ضیاء الحق آئے تو انہوں نے بھی لوکل باڈیز کے اداروں کی طرف توجہ دینی شروع کر دی۔ اب جنرل پرویز مشرف آئے ہیں انہوں نے بھی یہی سسٹم جو کہ devolution کا سسٹم ہے جس نے ہمارے سارے سسٹم کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے۔ جنرل نفوی جو اس سسٹم کے حلق تھے میں این۔ ڈی۔ سی میں تھا تو وہاں پر بھی وہ لیکچر دینے آئے۔ وہاں پر سینئر آفیسرز نے ہمیں بتایا کہ یہ idea بڑا خوبصورت پیش کرتے ہیں لیکن جب عملی طور پر یہ اس کو کسی جگہ لاگو کرنا چاہتے ہیں تو وہ سارا کچھ سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ یہ جو پولیس رولز 2002 انہوں نے بنائے ہیں۔ انگریز جب اس ملک میں آیا تو اس نے کوئی قانون بنانے سے پہلے اس پر غور و غوض کیا اور پھر اس کو ایک پھونے سے ڈسٹرکٹ یا شہر پر نافذ کر کے اس پر تجربات کر کے پھر لوگوں کی آراء لے کر پھر اس قانون کو عملی شکل دی۔

جناب سپیکر! ہوا یہ ہے کہ سیالکوٹ میں سب سے بڑا سانحہ ہوا ہے جس نے پوری دنیا کو بلا کر رکھ دیا کہ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں 12 بیج آپریشن پر جاتے ہیں اور وہاں پر کرائم لوگ انہیں اسلحہ کے زور پر ایک کمرے میں بند (انگوا) کر لیتے ہیں۔ اور وہاں پر پانچ بیج شہید ہو

جاتے ہیں۔ میں ان دنوں اسلام آباد میں نیشنل ڈیپنس کالج کا ایک function attend کر رہا تھا تو اتفاق کی بات ہے کہ جنرل مشرف صاحب نے ہمیں ناظم دیا ہوا تھا تو سیالکوٹ کے حوالے سے دو باتیں تھیں اور وہ مجھے جانتے تھے کہ سیالکوٹ سے میرا تعلق ہے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ سیالکوٹ میں کیا ہوا ہے؟ ایک جنرل نے مجھ سے سوال کیا تو میں نے کہا کہ آپ نے devolution جو اس قوم پر مسلط کیا ہے یہ اس کا نتیجہ ہے۔ تو جنرل صاحب کے مزاج بدلے اور ان کے چہرے پر تھوڑی سی کڑھکی آگئی اور مجھے فرمانے لگے کہ devolution کا اس سے کیا تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ devolution کا اس نے تعلق ہے کہ اس سے پہلے ڈسٹرکٹ میں ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوتا تھا اور اس کے ساتھ ایک ایس۔ ایس۔ پی ہوتا تھا۔ جب انہوں نے کوئی کام کرنا ہوتا تھا تو ایکشن کرنے والی علیحدہ فورس ہوتی تھی اور آرڈر دینے والی فورس علیحدہ ہوتی تھی۔ سیالکوٹ جیل میں یہی ہوا ہے کہ پولیس ایکشن کرنے والی فورس ہے اور وہاں پر ان کو ڈائریکشن دینے والا کوئی نہ تھا۔ ڈسٹرکٹ ناظم جو ہمارے سیالکوٹ کا تھا یا ڈسٹرکٹ ناظم کی جو capacity 'دماغ' کی capacity ان کی اپنی capacity ان کے رویوں کی capacity وہ ہم سب لوگ جانتے ہیں اور یہ اتنا بڑا سا نمبر اس لئے ہوا کہ devolution کے سسٹم نے وہاں پر بیڑا غرق کیا ہے۔ اگر وہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ موجود ہوتا تو گورنمنٹ کی ساری مشینری کے ساتھ اس کا تعلق اور رابطہ ہوتا اور پولیس اس وقت تک ایکشن نہ کرتی جب تک گورنمنٹ ان کو کوئی ڈائریکشن نہ دیتی۔

یہاں پر کہا گیا کہ پولیس کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

میں اس پر یہ کہوں گا کہ میرے پاس پولیس کے بارے میں white paper ہے کہ on the

Budget 2003-04 کا میں لیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اجلاس کا وقت آدھے گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر، لاہ اینڈ آرڈر کے بجٹ کا چارٹ دیا گیا ہے جو latest بجٹ

پیش ہوا ہے اس میں جسٹس لاہ کورٹس کے جو فنڈز 2003 میں دیے گئے ہیں یہ میں پوائنٹ نوٹ

کروانا چاہتا ہوں کہ 967 532 ملین روپے یہ increase ہونے۔ پھر 2003 میں 9 سے بڑھ کر

1036.258 ملین روپے اس میں increase ہونے پھر 2003-04 میں جسٹس لاء کورٹس ہیں، یہ ان کو دیا گیا، یہ لاء اینڈ آرڈر کی situation میں یہ سارے ادارے شامل ہیں۔ 2003-04 کا ٹوٹل 1237.282 ملین روپے increase ہونے اور ٹوٹل ایک ہزار ملین روپے پولیس کو لاء اینڈ آرڈر کی صورت میں کورٹس کو، سول ڈیفنس والوں کو، ٹریننگ اینڈ ریسرچ اینڈ لاء اینڈ آرڈر کی situation کو یہ one hundred ملین روپے increase کرنے کے یہ تین سالوں میں پولیس کو دینے ہیں لیکن اس کا result یہ ہوا کہ کرائم کی آپ کی ratio دیکھ لیں، کرائم کی آپ صورتحال دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! کوئی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ اس کے دور میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہو۔ نہ آئی۔ جی پنجاب چاہیں گے نہ ہوم ڈیپارٹمنٹ چاہے گا نہ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ چاہے گا۔ کوئی نہیں چاہے گا۔ وہ چاہیں گے کہ اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ان کو ایسی تجاویز دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئی۔ جی پنجاب سب سے زیادہ یا ایک ڈی۔ پی۔ او جو ڈسٹرکٹ کا ڈی۔ پی۔ او ہوتا ہے اس کو سب سے زیادہ اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کیا وجوہات ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی جو situation ہے وہ increase نہیں ہو رہی۔ سب سے زیادہ یہ خود جانتے ہیں کیونکہ ہمارے سامنے تو صرف ایک picture ہوتی ہے اور ان کے سامنے پوری picture اور ساری صورتحال واضح ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے رویے تبدیل کرنے پڑیں گے۔ مجھے بطور ایم۔ پی۔ اے 'ایم۔ این۔ اے کو بطور ایم۔ این۔ اے ایک پولیس والے کو بطور پولیس آفیسر یا پولیس کانسٹیبل کے اپنے رویے بدلنے پڑیں گے۔ یہ اس لئے نہیں سارا کچھ ہو رہا کہ آج جو کانسٹیبل کی تنخواہ 42 سو روپے ہے۔ یہ وجہ نہیں ہے بلکہ وجہ کچھ اور ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ملک میں رشوت کا جو سسٹم چل رہا ہے اس میں سب سے زیادہ رشوت اوپر والا طبقہ جن کی تنخواہیں 30,30 ہزار سے اوپر ہیں، وہ اس ملک میں لوٹ مار کر رہا ہے اس لئے یہ کہہ دینا کہ چونکہ پولیس کی تنخواہیں تموزی ہیں تو یہ سارا سسٹم اس لئے خراب ہو رہا ہے تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! کیا ہو رہا ہے؟ ہمارے رویوں کا تو یہ حال ہے کہ چند روز جھٹے وکیلوں کی اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی فریڈل لڑائی ہوتی۔ ایک طرف پولیس تھی، ایک طرف وکیل تھے اور

ایک طرف بیج تھے اور ڈسٹرکٹ کورٹس کے سارے سول بیجوں نے اور سیشن بیجوں و ایڈیشنل سیشن بیجوں نے اپنے استغنے پیش کر دیئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بہتر ہو تو ہم سب کو اس میں اپنا حصہ ڈالنا ہو گا۔ میں ایک practising lawyer ہوں۔ مجھے یہ پتا ہے کہ ذکیٹی کے جتنے کیس عدالتوں میں جاتے ہیں ان میں 99 فیصد میں سزائیں نہیں ہوتیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ میں ہوں کہ میں بطور وکیل سب سے جتنے کیس پیش کرتا ہوں اور مجھے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ ڈاکو ہے، اس نے ذکیٹی کی ہے، اس نے ایک قتل کیا ہے۔ میں اس کی وکالت کرتا ہوں۔ یہ concept نہ تو اخلاقی ہے اور نہ ہی اسلامی ہے۔ اگر کوئی وکیل کہے کہ یہ میرا پروفیشن ہے اور میں نے تو اسے پہچانا ہے۔ نہیں جناب سیکرٹری اگر تو ہم چاہتے ہیں کہ ان ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال ٹھیک ہو تو مجھے بطور وکیل ایک اچھا وکیل بننا پڑے گا اور مجھے یہ سوچنا پڑے گا کہ میرے پاس جو client آیا ہے اگر وہ مجرم ہے، اگر اس نے ذکیٹی کی ہے، اگر اس نے جرم کیا ہے تو اس کو پہچاننے کے لئے مجھے کوئی ذریعہ نہیں بننا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، بگو صاحب اسے جلدی ختم کریں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری میں دو منٹ میں مکمل کر لیتا ہوں۔ اب تجاویز دے رہا ہوں۔

ملک جلال دین ڈھکو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

ملک جلال دین ڈھکو، جناب سیکرٹری آپ نے آدھا گھنٹہ وقت بڑھایا ہے لیکن یہ 45 منٹ بولیں گے اس لئے ان کے 15 منٹ مزید extend کریں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری میں بڑی اہم بات کرنے لگا ہوں۔ میں رویوں کی بات کر رہا ہوں۔ آپ مونروے پولیس کو دیکھ لیں وہ اسی ملک کا حصہ ہیں۔ آج ہم خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جب ہم وہاں سے گزرتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ well behaved ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس آتے ہیں اور سیلوٹ کر کے کہتے ہیں کہ سہرا آپ کی سپیڈ یہ ہونی چاہئے تھی لیکن وہ یہ ہے لہذا آپ

مہربانی کر کے نیچے آئیں۔ میں جب وہاں سے گزرا تو میں نے کہا کہ آپ کا سپیڈ والا بورڈ نہیں لگا ہوا تو اس نے کہا کہ سراسر! میرے ساتھ چلیں میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ وہ مجھے گاڑی میں بٹھا کر لے گیا اور اس نے مجھے دکھایا کہ جناب یہ بورڈ لگا ہوا ہے۔ جناب! یہ اسی ملک کا حصہ ہے۔ آپ عسکری کالونیوں میں چلے جائیں۔ فوجی کالونیوں میں چلے جائیں وہاں پر کیوں قانون پر implement ہو رہا ہے وہ کیا صورت حال ہے۔ یہ رویوں کی بات ہے۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کی بات ہے۔ جناب سپیکر! اگر ہم وہ کلیہ استعمال کریں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال کیا تھا۔ میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اس ملک میں امن و امان ہو گا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور آپ نے فرمایا کہ لوگو سنو! کہ پہلی قومیں اس لئے تباہ ہو گئیں کہ جب ان کے کوئی بڑے جرم کرتے تھے تو وہ ان کو چھوڑ دیا کرتے تھے، ان کو معاف کرتے تھے اور جب کوئی غریب کرتے تھے تو وہ ان کو گردن سے پکڑ لیتے تھے۔ آج یہ صورت حال ہے۔ جب کوئی امیر جرم کرتا ہے تو اس کو کوئی نہیں پکڑتا اور جب کوئی غریب جرم کرتا ہے تو اس کو سزا دے کر جیل میں ڈال دیتے ہیں۔ اگر آپ یہ کلیہ اس ملک پر استعمال کریں گے کہ جرم چاہے بطور ایم۔ پی۔ اے میں کروں، کوئی ایم۔ این۔ اے کرے، کوئی وزیر کرے یا اس ملک کا سربراہ کرے اگر اس کو ہم قانون کے کھڑے میں لا کر کھڑا کریں گے اور اسی طرح اس سے سلوک کریں گے جس طرح ایک مجرم کے ساتھ کیا جاتا ہے تو میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ نیچے سے لے کر اوپر تک یہ سارا سسٹم بالکل صاف ہو جانے کا اور لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی بہتر ہوگی۔ میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا بہت بہت شکریہ۔

جناب احسان الحق احسن نولانیا، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذمٹی سپیکر، آج کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولانیا، جناب سپیکر! آپ وقت مختص کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں تین منٹ کافی ہیں۔ اب ہیں جناب احسان اللہ وقاص صاحب، جی احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ گزارش یہ ہے کہ امن و امان کے حوالے سے دو حصے ہیں ایک امن و امان قائم کرنا بنیادی طور پر پولیس کی ذمہ داری ہے۔ لیکن بد قسمتی سے ہمارے ہاں بہت سارے کام ایسے ہو رہے ہیں جو پولیس کو کرنا چاہتے لیکن پولیس کی بجائے نامعلوم کون لوگ ہیں جو پولیس کا روپ دھار کر لوگوں کو گرفتار کرتے ہیں۔ میں اس بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پورے صوبے کے اندر کسی شخص کے گھر پر جا کر چھاپا مارنا اور اس کو گرفتار کرنا پولیس ایکٹ کے تحت صرف پولیس کا کام ہے اور صرف پولیس یہ کام کر سکتی ہے لیکن یہاں پر بد قسمتی سے کچھ لوگ، کچھ ایجنسیوں کے لوگ براہ راست مختلف مدرسوں پر اور مختلف اداروں پر جا کر چھاپے مارتے ہیں اور لوگوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں تین تین ماہ تک ان کی کوئی خبر نہیں ہوتی کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ پولیس اگر کسی کو گرفتار کرتی ہے تو قانون میں یہ چیز موجود ہے کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر انہیں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے لیکن جو لوگ اٹھا کر لے جاتے ہیں ان کی تین تین ماہ تک کوئی خبر نہیں ہوتی کہ وہ کہاں گئے ان کا کیا ہوا؟ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کے خلاف اگر کسی کو کوئی شکایت ہے حکومت کو اگر کسی سے شکایت ہے تو اس کے خلاف کارروائی پولیس کے ذریعے سے کی جائے تاکہ قانون اپنا راستہ خود منتہین کر سکے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے لاہ اینڈ آرڈر کی صورت حال بہتر بنانی ہے آئی۔ جی صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ ایک اچھی شہرت کے حامل آفیسر ہیں میں ان سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ تمام اضلاع کے اندر اچھی شہرت کے حامل افسران مقرر کئے جائیں پولیس کے اندر اچھی شہرت کے حامل افسران کی ایک بڑی تعداد موجود ہے آپ براہ مہربانی ان ہی کو مقرر کیجئے کیونکہ اگر اچھے افسر ہوں گے تو وہ نیچے والوں کی بھی اصلاح کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت گاڑیوں کی چوری کی وارداتیں اتنی زیادہ بڑھ گئی ہیں کہ لوگوں کے لئے گاڑی رکھنا ایک مذاب بن گیا ہے مختلف آبادیوں کے اندر لوگ دن

دھاڑے آ کر گاڑیاں چھین کر لے جاتے ہیں۔ صوبہ سرحد کے بعد اب صوبہ سندھ کی طرف بھی چوری شدہ گاڑیاں جانی شروع ہو گئی ہیں میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ صوبہ سندھ کی طرف جن راستوں سے گاڑیاں جاتی ہیں وہاں پر بھی موٹر پولیس پٹرولنگ کا انتظام کیا جائے۔ کوئی اس طرح کا سسٹم بنایا جائے کہ اگر ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں گاڑی جاتی ہو تو اس کے ریکارڈ کی پوری طرح چیکنگ ہو کیونکہ لوگ اپنا پیٹ کٹ کر ساری زندگی کی کمانی سے بچت کر کے گاڑی خریدتے ہیں اس کو چور اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ڈاکو چھین لیتے ہیں اور وہ اپنی زندگی کی کمانی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انصاف فراہم کرنے اور امن و امان بہتر بنانے کے لئے عدالتوں کا کردار بہت موثر ہے۔ عدالتیں ایک موثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔ میں حکومت پنجاب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ بجٹ کے اندر عدالتوں کے لئے اور عدالتوں کے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے ایک بڑی رقم مختص کی جائے۔ عدالتوں کے اندر یہ عالم ہے کہ وہاں پر جو جج صاحبان ہیں سیشن کورٹ میں جا کر دیکھیں وہاں بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ کام کرنے کے حالات بدترین ہیں۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک ایک کیس کا فیصلہ کرنے کے لئے بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اس حوالے سے سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک رولنگ اور فیصلہ دیا ہوا ہے کہ عدالتوں کے اندر جو مقدمات ہیں ان کا فیصلہ ایک مخصوص مدت میں ہونا چاہئے لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ عدالتوں میں مقدمات کے فیصلوں کو بروقت کرنے کے لئے عدالتوں اور ججوں کو اچھا ماحول مہیا کیا جائے ان کو سوتلیں مہیا کی جائیں عدالتوں کے اندر جو ججوں کی تعداد کم ہے ان کو بڑھایا جائے پنجاب ہائی کورٹ کے اندر تقریباً بیس کے قریب جج صاحبان کی تعداد کم ہے۔ اسی طرح سپریم کورٹ کے اندر پنجاب کے کونے کے چار یا پانچ ججوں کی تعداد کم ہے عدالتوں کے لئے ان ججوں کی تعداد کو پورا کریں اگر یہ جج موجود ہوں گے تو عدالتوں کے فیصلے نپانے کی رفتار تیز ہوگی اس کے نتیجے میں بھی امن و امان کی صورت حال بہتر ہوگی۔ آخر میں میں اپنی بات کو نہایت مختصر کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ ساتھ ملک کے اندر سیاسی رواداری کی فضا کو بھی قائم کریں۔ آپس میں دشمنیں سیاست کی بنیاد پر دشمنیں قتل و غارت

گری کو ختم کرنے کے لئے بھی ایک موثر مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے کوشش کی جانے کہ جو سیاسی اختلافات کی بنیاد پر اور فائدہ آتی دشمنیاں جو پرانے وقتوں سے چلی آرہی ہیں اس میں ہر ضلع کے اندر موثر افراد شرفاء کو اکٹھے کر کے ان کے گروپ بنانے جائیں اور کوشش کی جانے کہ جو ایک دوسرے کے دشمن بنے بیٹھے ہیں اور جو ایک دوسرے پر پستولیں بند و قہیں اور کلاجن کو قہیں تلانے ہونے پھر رہے ہیں ان کی منت سہابت کر کے ان کے اختلافات کو ختم کرایا جانے ان کی آپس میں صلح صفا کرانی جانے اور یہ جو اسلئے کی بہتات ہے اس کے لئے بھی سختی کے ساتھ قانون نافذ کیا جانے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک جلال دین ڈھکو صاحب!

ملک جلال دین ڈھکو، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ شکریہ جناب سپیکر! آپ نے وقت دیا۔ یہاں پر امن و امان کی بات ہو رہی ہے یہ ایک بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے کیونکہ ہر حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے ملک میں اپنے صوبے میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کیونکہ جس ملک میں جس صوبے میں اور جس جگہ امن نہیں ہو گا باقی تمام کام دوسرے نمبر پر ہیں امن قائم رکھنا ہر حکومت کا اولین فرض ہے۔ اس ضمن میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے چند ایک اقدامات کئے ہیں جو قابل تحسین اور قابل ستائش ہیں انہوں نے پولیس کو جدید سہولیات مہیا کی ہیں نمبر دو پٹر ونگ کانسٹیبل بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ امن کی صورت بہتر ہو جائے اور ایک ہائی وے robbery میں بھی کمی آئی ہے۔ لاہور سے لے کر مٹان تک جو سڑک مونروے کے ذمے لگانی گئی ہے اس سے ہائی وے robbery میں کمی آئی ہے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود امن کے بارے میں آپ ایوان میں سن ہی رہے ہیں۔ ایوان میں سب دوستوں کی باتیں سن رہے ہیں۔ آئی۔ جی صاحب پنجاب میں نئے آنے ہیں وہ بھی سن رہے ہیں کہ امن کی جو صورتحال ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہاں امن کی صورتحال اتنی اہم نہیں جتنی ہونی چاہئے۔ اس ضمن میں میں ایک دو شعر بھی عرض کروں گا اس کے بعد محکمہ پولیس کی طرف آتا ہوں۔

غاذ عدل سے منصف کی صدا گونجتی ہے
 اور ذر جاتے ہیں زنجیر ہلنے والے
 ہم کو پولیس سے عدل کی توقع تو نہیں
 آپ کہتے ہیں تو زنجیر بلا دیتے ہیں
 (نعرہ ہانے تحسین)

تو اس ضمن میں میں محکمہ پولیس کے بارے میں چند ایک باتیں کروں گا کیونکہ پولیس ہی انتظامیہ ہے، پولیس ہی انصاف دے سکتی ہے، پولیس ہی اس ملک کے امن و امان کو سنوار سکتی ہے اس کے علاوہ اور کوئی محکمہ نہیں ہے۔ نہ محکمہ پانی و سونار سکتا ہے نہ محکمہ تعلیم سنوار سکتا ہے اور نہ ہی کسی اور محکمے کی ذمہ داری ہے کہ وہ امن و امان قائم رکھے۔ جب آپ ناانصافی کریں گے، انصاف نہیں دیں گے تو پھر لوگ خود انصاف لینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے میرے حلف 103/9- ایل سائیو ال میں ایک وقوعہ ہوا۔ وہاں پر ایک پولیس افسر کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا۔ وہ بے چارہ دس دن کے بعد چھٹی سے کر آیا اس نے پرچہ درج کروانے کی کوشش کی، ایس۔ پی صاحب سے ملا، ایس۔ ایچ۔ او کے پاس گیا، سیاسی لوگوں کے پاس بھی گیا لیکن اس کا پرچہ درج نہ ہو سکا۔ دس دن کے بعد تھک ہار کر اس نے مخالف آدمیوں پر حملہ کیا اور گیارہ آدمی قتل کر دیئے۔ جب لوگوں کو انصاف نہیں ملے گا تو وہ خود انصاف حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس سے ملک میں غلا جنگی کی صورتحال پیدا ہوگی جو کہ ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ میں محکمہ پولیس کے بارے میں بات کرتے ہوئے کون کا کہ محکمہ پولیس میں کرپشن اتنا ہے۔ آئی۔ جی صاحب تشریف فرما ہیں میں ان سے کون کا کہ جو کرپٹ، بدنام ترین لوگ ہیں انھیں محکمہ سے نکال دیا جائے۔ ان کی جگہ پر نئے لوگ بھرتی کئے جائیں۔ یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ واقف پولیس کی تنخواہیں کم ہیں، ان کی تنخواہیں بڑھانی جائیں۔

جناب والا ! Watch and Ward and Investigation cell میں تعیناتی کرتے

وقت قطعی طور پر یہ نہیں دیکھا گیا کہ آیا وہ ایماندار ہیں، ان کا کردار کیسا ہے؟ انہوں نے کوئی

تمیز، تفریق نہیں کی جتنے بھی لوگ آنے ہیں ان میں سے ٹلید ہی کوئی ایماندار ہو، ورنہ سب کے سب کرپٹ ہیں، لوگوں سے رشوت وصول کر کے نااضافی کرتے ہیں۔ جب نااضافی ہو گی تو پھر قتل و غارت گری یقیناً بڑے گی۔ اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ آئی۔ جی صاحب فوری طور پر چیک کریں۔ اس وقت investigation cells میں جتنے لوگ گئے ہونے ہیں، ان کے بارے میں تحقیق کی جانے، ابھی شہرت کے حامل لوگ دکھانے جائیں تاکہ کچھ نہ کچھ نااضافی سے چمکدار حاصل ہو سکے۔ محکمہ پولیس میں ایس۔ ایچ۔ او لیول پر ملازم بڑے بد اخلاق ہیں۔ بڑے لیول پر تو لوگوں کا واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ غریب آدمی کے ساتھ بد اخلاقی کرتے ہیں۔ قلمی طور پر مدعی کی بات نہیں سنتے۔ مدعی در بدر کی ٹھو کریں کھانے کے بعد پھر ڈی۔ ایس۔ پی یا ایس۔ پی کے پاس جاتا ہے۔ جب درخواست اوپر سے واپس ایس۔ ایچ۔ او کے پاس آتی ہے تو وہ زیادہ برہم ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ انھیں یہ ہدایت کی جانے کہ لوگوں کے ساتھ کم از کم سلوک تو اچھا کیا کریں۔ آج سے دس سال پہلے کی بات ہے، ہمارے تھانے میں ایک ایس۔ ایچ۔ او تھا۔ میں اس کے پاس گیا، وہ صرف ایک ہی کرسی رکھ کر بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس کوئی بیچ تھا اور نہ کوئی چار پائی۔ میں اس وقت ممبر ضلع کونسل تھا۔ میں بھی کچھ دیر تو کھڑا ہا لیکن پھر میں نے گزارش کی کہ جناب ایس۔ ایچ۔ او صاحب کیا یہاں کسی اور آدمی کو بیٹھنے کا اختیار نہیں ہے؟ کیا یہ تھانہ آپ کا ملکیتی ہے؟ یہ تھانہ تو لوگوں کی خدمت کے لئے ہے، یہ عوامی جگہ ہے، ہر کوئی یہاں بیٹھ سکتا ہے لیکن اس نے کہا کہ آپ گھر چلے جائیں، یہ میری ذیوائی ہے، یہ میرا کام ہے۔ میں بہتر جانتا ہوں کہ کیا کرنا ہے، اس میں کوئی دوسرا شخص مداخلت نہیں کر سکتا۔ تو جناب والا ایسے ایس۔ ایچ۔ او جو کہ بد اخلاق ہیں انھیں بنایا جائے۔ آپ پنجاب پولیس کے سربراہ ہیں، چیک کریں، ایس۔ پی صاحبان کو بلوائیں ڈی۔ آئی۔ جی صاحبان کو بلوائیں اور اس میں بھی میرے خیال میں کوئی حد نہیں کہ آپ ایس۔ ایچ۔ او صاحبان کو بھی بلوائیں اور ان کو خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے کا پابند بنائیں۔ ان کے بارے میں تحقیق کریں، بد اخلاق اور کرپٹ لوگوں کو محکمے سے نکالنا چاہئے تاکہ اس ملک میں قتل و غارت گری اور جرائم کم ہو سکیں۔ یہ جرائم ان تھانے داروں کی وجہ سے ہی بڑھ رہے ہیں۔ اب تو دوبرا کام ہو گیا ہے۔ پہلے ایک تھاب واج

اینڈ وارڈ علیحدہ اور investigation cells علیحدہ ہیں۔ اب ماشاء اللہ دونوں رشوت پر تلے ہونے ہیں۔ پہلے اگر ایک رویہ دینا پڑتا تھا تو اب دو روپے دینے پڑ رہے ہیں۔ آئی۔ جی صاحب اس معاملے کو خود handle کریں اور کم از کم صوبہ پنجاب میں اس بات بہتر صورت حال بنائی جائے۔ وگرنہ "تھاری داستان دور تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں" آخر کار لوگ تنگ آ کر خود انصاف لیں گے جس سے اس ملک میں خانہ جنگی ہونے کا اندیشہ ہے۔ شکر ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: سید علیم شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم شاہ شکر ہے۔ جناب سپیکر! امن و امان کے حوالے سے ہمارے بہت سارے دوستوں نے تجاویز دیں اور باتیں بھی کی ہیں۔ امن و امان کے حوالے سے صوبے کی جو صورت حال ہمارے ایوزیشن نے دوستوں نے محسوس کی ہے وہ بطور ایک ایوزیشن رکن کے کی ہے نہ کہ ایک صوبے کے۔ پانچ نرد کی حیثیت سے کی ہے۔ اس وقت پنجاب میں امن و امان کی صورت حال دوسرے صوبوں کے مقابلے میں بہتر ہے۔ خصوصاً پولیس کے معاملات کے حوالے سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو اقدامات کئے ہیں ان سے آنے والے وقت میں صورت حال بہتر ہو گی۔ جناب والا! جرائم کو معاشرے سے کبھی بھی الگ نہیں کیا جاسکتا۔ پوری دنیا کے اندر جرائم معاشرے کا حصہ ہیں۔ آپ کسی بھی معاشرے میں جرائم کو مکمل طور پر ختم نہیں کر سکتے۔ ہاں! بہتر اقدامات اٹھاتے ہوئے ان میں کمی لائی جاسکتی ہے انہیں کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ حکومت ان حوالے سے بہت زیادہ اقدامات کر رہی ہے جن کی بدولت پچھلے ادوار اور موجودہ دور میں ایک واضح فرق نظر آتا ہے۔ آپ مونرو سے اور ہائی ویز کو دیکھ لیں وہاں پر پابے کوئی ایم این۔ اے ایم۔ پی۔ اے یا کوئی VIP شخصیت ہو جس نے بھی روز کی خلاف ورزی کی اسے موقع پر ہی جرمانہ کیا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں وائزلیس کنٹرول پولیس میں جتنی بھی بھرتیاں کی گئی ہیں وہ سرفیڈ میرٹ پر کی گئی ہیں۔ تمام ہائی ویز پر جو پٹرولنگ کیسپس بنانے جا رہے ہیں ان سے مزید بہتری آنے گی۔ اگر کسی کی ذاتی دشمنی یا بنیاد کا جھگڑا یا ٹانڈانی جھگڑا یا personal grievance کی وجہ سے کوئی واقعہ ہوتا ہے اور اس کی بنیاد پر ہم یہ کہیں کہ جی پور سے صوبے میں امن و امان کی صورت حال بہتر حالت میں ہے تو یہ کسی بھی طور پر مناسب نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! یوزین اور حکومتی ارکان میں کم از کم مثبت بات پر اتفاق رائے ضرور ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم نے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنانا ہے، حکومت کی مخالفت ہی کرنی ہے اور ان کے ایسے اقدامات کی بھی تعریف نہیں کرنی۔ میں نہ مانوں والی رٹ نہیں ہونی چاہئے۔ ہاں! بستری کی تجاوز ضرور دی جائیں۔ پولیس کے رویہ کو بہتر بنایا جائے، انہیں حقیقتاً عوام کا غلام بنایا جائے۔ ابھی بھی کئی جگہوں پر پولیس کی وجہ سے بہت سے واقعات ہوتے ہیں۔ آئی۔ جی صاحب یہاں تشریف فرما ہیں، لوگوں کو سب سے زیادہ confusion جو ہوتی ہے وہ watch and ward اور investigation کے حوالے سے ہے۔ اس کا process بہت زیادہ lengthy ہو گیا ہے۔ پہلے ایف۔ آئی۔ آر درج ہوگی، پھر وہ investigation cell کے پاس جانے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Time is extended for further half an hour

سید عبداللطیم شاہ: investigation cell سے واپس دوبارہ ان کے پاس بھیجے گی۔ اسی طرح شام کو وہی لوگ کالی ٹویپوں کی بجائے blue caps پہن کر watch and ward پر نکل جاتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں بھی آئی۔ جی صاحب تھانوں کے اندر ہدایات دیں۔ ایس۔ ایچ۔ اوز بھی ہمارے ہی معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں۔ جب ہم ایک ایس۔ ایچ۔ او سے 24 گھنٹوں میں 18 گھنٹے ڈیوٹی لیں گے اور اسے incentive کچھ نہیں دیں گے بلکہ اس کی کھچانی کریں گے تو how can it be possible کہ آپ اس سے اچھا رزلٹ مانگ سکیں۔ ہم یہاں پر ہریجے کی بات کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ بھی کہنا چاہئے کہ جو پولیس کے ملازمین ہیں آیا کسی بھی پولیس ملازم ٹیم کی تنخواہ تین ہزار روپے ہے اس کے بچے یا اس کی مستقبل کی کوئی سیوریٹی ہے؟ اس کی تعلیم، اس کا میڈیکل؟ جب ہم سروسز کی بات کرتے ہیں تو سروسز pay کرتے ہیں اور سروسز حاصل کرتے ہیں۔ جناب والا! اسی حوالے سے میری درخواست ہوگی کہ جہاں امن و امان پر بات ہو اس پر یہ بھی درخواست کریں ٹھے کہ پولیس کو اتنے زیادہ اختیارات دینے کی بجائے انہیں facilitate کیا جائے اور پھر ان کی کارکردگی کا رزلٹ لیا جائے۔ جہاں تک دوسرے صوبوں میں لاء اینڈ آرڈر کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان کی نسبت صوبہ پنجاب کے اندر امن و امان بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس پر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی سخت نگاہ ہے اور جتنی حد تک ممکن ہے وہ حکومتی معاملات

اور صوبے کے معاملات میں دلچسپی بھی لیتے ہیں۔

جناب والا! بگو صاحب نے امن و امان کے حوالے سے دو تین چیزوں کا ذکر کیا۔ یہ میری بات کو personal نہ سمجھیں۔ کچھ ایسے matters ہوتے ہیں جن پر ہم آج تک 56 سال گزرنے کے باوجود بھی اپنی positive approach کو اپنے ملک اور اپنے صوبے میں deliver نہیں کر سکے۔ ہمیں قول و فعل کے تضاد کو ختم کرنا ہو گا اور ہمیں صحیح معنوں میں being a nation اپنے صوبے اور اپنے ملک کے لئے بہتر حالات پیدا کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ اچھے انداز میں چلنا ہو گا۔ کوئی بھی معاشرہ، کوئی بھی سوسائٹی، کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ cooperation کے بغیر کسی بھی مسئلے کے حل تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں اس سلسلے میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے یہی گزارش کروں گا کہ وہ جموں جموں کے معاملات کو criticize کرنے کی بجائے جموں جموں کے معاملات کو issue بنانے کی بجائے یہاں پر بہتر تجاویز دیں اور کم از کم ان چیزوں کا ذکر ضرور کریں جو وزیر اعلیٰ ان کی کینٹ اور دوسرے رخصانے امن و امان کی بحالی کے لئے کر رہے ہیں۔ ان کے لئے appreciation ضروری ہے۔ شکریہ۔

جناب ذہنی سپیکر، سردار فتح محمد خان بزدار!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سب کو موقع ملنا چاہئے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! ہمیں بھی نام دیا جائے۔ آپ کو جو تنگ کرتے ہیں انہیں نام دے دیتے ہیں۔

جناب ذہنی سپیکر، ایسی بات نہیں ہے سب کو نام ملے گا۔ کسی نے تنگ نہیں کیا۔ انہوں نے کوئی بات کی ہے، وہ تو بزرگ آدمی ہیں۔ جی سردار فتح محمد خان بزدار صاحب!

سردار فتح محمد خان بزدار، بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے نام دیا۔ آج امن و امان کا مسئلہ ہے۔ نہ صرف ہمارے صوبہ میں بلکہ تمام ملک میں امن و امان کا بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے بہت سارے عوامل ہیں کوئی ایک نہیں ہے۔ امن و امان قائم کرنے کے لئے پولیس کا ٹھکر بنایا گیا ہے۔ بنیادی طور پر پولیس ہی امن و امان

کام کرتی ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر آپ اس وقت قبائلی علاقہ ڈیرہ غازی خان اور settle area کا مطالعہ کریں تو اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہمارے علاقے میں اسلحہ بھی فری ہے۔ سڑکیں بھی نہیں ہیں اور اگر کوئی امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہے تو ہر طرح کے مواقع موجود ہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پولیس مقامی ہے۔ پولیس کے ساتھ عوام کا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے وہاں امن و امان سو فیصد ہے۔ اگر آپ وہاں پر امن و امان کا جائزہ لیں تو وہاں جتنے واقعات ہوتے ہیں settle area میں ایک تھلنے میں اس سے سو گنا زیادہ ہوتا ہے۔

میں ایک واقعہ کے بارے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دو سال پہلے ڈیرہ غازی خان میں ہماری تحصیل تو نہ کے علاقے میں اغوا ہرانے تالوان کی وارداتیں ہوا کرتی تھیں اور بے شمار لوگوں کو اغوا کیا گیا۔ لوگوں کو اغوا کر کے بلوچستان اور سرحد میں پہنچایا جاتا تھا۔ ایک دفعہ ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور کہا کہ آج میرا بیٹا اغوا ہوا ہے آپ مہربانی کریں اور ہماری مدد کریں۔ میں نے فوراً اپنے علاقے کی پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس اسسٹنٹ کو اطلاع دی کہ فوری طور پر ناکہ بندی کی جائے۔ ناکہ بندی کس نے کی؟ ناکہ بندی ہماری عوام نے کی۔ لوگوں نے فوراً درہ بندیاں کیں اور دوسرے دن وہ ذکیت بیخ اسلحہ اور وہ لڑکا اپنے ساتھ لے کر آئے سامنے آگئے۔ وہاں پر گولاباری ہوئی اور ان میں سے ایک آدمی مارا گیا۔ یہ سارا کام وہاں کی عوام نے سر انجام دیا۔ عوام فرنٹ پر تھے بارڈر مشری پولیس پیچھے تھی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ عوام نے کیوں تعاون کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پولیس اور عوام کا مہرارتہ ہے لیکن یہاں settle area میں کیا ہوتا ہے؟ عوام اور پولیس کا آپس میں رشتہ بہت ہی ناقص ہوتا ہے۔ وہاں بھرتیاں کس طرح ہوتی ہیں؟ دیکھ بھال کر ہوتی ہیں اچھے لوگوں کو لیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کو لیا جاتا ہے جن کے پیچھے کوئی اچھی روایت ہوں اچھے لوگ ہوں ان کو بھرتی کیا جاتا ہے لیکن یہاں کیسے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے؟ وہ آپ کو معلوم ہے۔ پھر ان کا رزٹ کیا ہوتا ہے؟ رزٹ بھی آپ کے سامنے ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کی بھرتی کے لئے آپ مخصوصی توجہ دیں۔ جو آدمی بھرتی کرنے ہوتے ہیں ان کی background دیکھیں ان کے حالات کو دیکھیں تب ہی جا کر آپ کامیاب ہو سکتے ہیں ورنہ آپ جتنے بھی انتظامات کر لیں جتنے ہتھیار بھی دے دیں لیکن کامیابی

نہیں ہو سکتی کیونکہ انسان کا جو character ہوتا ہے جو دل ہوتا ہے سارا دار و مدار اسی پر ہوتا ہے۔ پولیس کا کام چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ عوام کا پولیس سے چوبیس گھنٹے کا واسطہ رہتا ہے۔ نہ فوج کا اس سے زیادہ واسطہ ہے نہ کسی اور چیز کا لہذا میری گزارش ہے کہ آپ ہمارے قبائلی علاقے کے امن و امان کو سامنے رکھیں۔ آپ اس کے حالات کو دیکھیں کہ وہیں کا کیا حال ہے اور یہاں کا کیا حال ہے؟ میں اسی بات پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ سہ ربانی۔

جناب ذہنی سپیکر، جناب رانا منہا اللہ صاحب!

آوازیں، رانا صاحب آخر میں بات کریں گے۔

جناب ذہنی سپیکر، جی ٹھیک ہے۔ محترمہ نجی سلیم صاحبہ!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے لاہ منسٹر صاحب کو ایک تجویز دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! آپ کسی کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں دے رہے۔

جناب ذہنی سپیکر، یہ point of information پر بات کر رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! ان کو پتا ہی نہیں ہے۔ ان کو تو پہلے پوائنٹ جانے پڑنے

ہیں۔ میری لاہ منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ابھی بڑے ممبرز بات کرنا چاہ

رہے ہیں اور آپ جتنی دیر جلدی بات کریں گے you are losing the actual text ابھی رانا

منہا اللہ صاحب نے بات کرنی ہے، میں نے کرنی ہے اور ابھی بہت سارے معزز ممبران بیٹھے ہیں۔

کل آپ کے پاس صرف مری ڈومینٹ بل پر ایک ترمیم ہے۔ اس میں آپ نے ایک اور سیکرٹری

صاحب کو add کرنا ہے۔ پہلے 11 سیکرٹری ہیں اب 12th man نے آنا ہے۔ آپ add کر لیں

ہمیں problem نہیں ہو گی مگر پھر regular business کے بعد آپ اسے کل continue کر

لیں تو پھر مکمل ہو جانے کا وزن بے شک ختم سات بجے تک چلے ہم بیٹھ کر اسے چلائیں گے اور

بات کریں گے۔

جناب ذہنی سپیکر، جی لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہر چیز کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ لہذا اینڈ آرڈر پر discussion کا جو تقاضا دن چل رہا ہے۔ انہیں اس بات کا بھی اعتراف کرنا چاہئے کہ حکومت کی طرف سے جس طرح کھلے دل کے ساتھ ہم نے یہ بات کی کہ لہذا اینڈ آرڈر کی situation پر بات ہونی چاہئے۔ اگر میرے معزز دوست repetition نہ کریں مختصر وقت لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج ختم ہو سکتا ہے۔ میں اس بات پر اس لئے ضد ہوں کہ آج ہم اس کو ختم کر لیں کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ میں بجٹ کی تیاری کے سلسلے میں بات ہو رہی ہے۔ پولیس آرڈر پر بات ہو رہی ہے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس پر بات ہو رہی ہے چیف منسٹر صاحب تین دن اسلام آباد میں رہ کر آنے ہیں اور تین دن سے آئی۔ جی صاحب اور ہوم سیکرٹری کو ہم نے ہٹل پر پابند کیا ہوا ہے۔ اگر کل پھر کریں گے تو کل یہ اسلام آباد نہیں جاسکیں گے۔ اس کے علاوہ بجٹ کے لئے جو ہم تیاری کر رہے ہیں ابھی اس وقت Resource Mobilization Committee کی میٹنگ چل رہی ہے میں اس میں بھی نہیں جاسکا۔ اس کے علاوہ چیف سیکرٹری صاحب نے ایک ضروری بل کے سلسلے میں بھی میٹنگ رکھی ہوئی تھی لیکن جب ہاؤس متوی ہو گا تو پھر اس میٹنگ نے ہونا ہے۔ تو میری یہ استدعا ہوگی کہ اگر آپ تھوڑا سا time limit کر لیں اور آج اس کو ختم کر لیں۔ اگر یہ آگے چلے گا تو تمام ممبران کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ چار روز سے مسلسل ہم اس پر بات کر رہے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ وقت میں بے شک تھوڑی سی توسیع کر لیں لیکن آج اس کو ختم کر دیں۔ اس کے علاوہ چند دنوں کے بعد پھر بجٹ اجلاس بھی ہونا ہے آپ جس موضوع پر مرضی بات کریں۔ آپ تمام دوستوں کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔ ہم نے صرف اور صرف لہذا اینڈ آرڈر پر ہی بات نہیں کرنی اور معاملات بھی ہیں ایجوکیشن پر بھی بات ہوتی ہے۔ قانون سازی ہوتی ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ آج اس بجٹ کو ختم کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بجٹ کی جو بات کر رہے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس بجٹ میں ممبران کا کوئی role نہیں ہے۔ اگر اس میں کوئی role ہے تو ان میں اتنی اضافی جرأت ہونی چاہئے اور وہ کھڑے ہو کر کہیں کہ ہماری اس میں یہ contribution ہے۔ There is a

zero role of the members in the formation of budget. ۹۰ بجٹ ایک کلرک بنانے کا جو 85 فیصد غیر ترقیاتی اخراجات میں دے دے گا 15 فیصد ترقیاتی اخراجات میں دے دے گا جو on going schemes کے لئے ایک block allocation آجائے گی۔ اگر آپ نے بجٹ پاس کرنا ہے اور صوبے کے اندر امن و امان نہیں ہو گا لوگوں کو اپنی جان و مال کا تحفظ فراہم نہیں ہو گا جو آئینی طور پر آپ فراہم کرنے کے پابند ہیں ورنہ اس بجٹ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں پر آپ ان افسران کو پابند کریں۔ جیسا آئی۔ جی صاحب کل فیصل آباد تشریف لے گئے تھے وہاں سے آنے ہیں تو یہ کن کو مل کر آنے ہیں ہم یہ بات پوچھنا چاہتے ہیں کہ کس طرح وہاں پر لوٹ مار پڑی ہوئی ہے۔ ہمیں یہ موقع دیں اگر آپ ۹ بجے تک بھی ہاؤس کو چلانا چاہیں تو ہم جیاد ہیں مگر ہر ایک کو بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر، میری استدعا یہ ہو گی کہ میں اپنے حکومتی بچوں کے بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بہت کم وقت لیں۔ ایوزیشن کے جو بھائی بات کرنا چاہتے ہیں آپ انہیں وقت دیں جو ہمارے دوست پانچ منٹ کے لئے بونا چاہتے ہیں وہ تین منٹ میں اپنی بات ختم کریں۔ لیکن آپ اس چیز کو observe کریں اور پانچ منٹ سے زیادہ کسی کو وقت نہ دیں تاکہ یہ ختم ہو سکے۔ آپ اس بحث کو آج ختم کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لہذا یہ فیصلہ ہو گیا کہ ایوزیشن کے ممبران کو پہلے وقت ملے گا اور اس کے بعد حکومتی بچوں کو نام دیا جائے گا۔ اس میں آپ کو ششس کریں کہ آج ہی ختم ہو جائے۔ ایوزیشن کو پہلے نام دیا جاتا ہے۔ مسز نجی بات کریں گی۔

محترمہ نجی سلیم، جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم و ہنک واقعہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ 6۔ اپریل 2004 کو دوہرا اڑھائی بجے کے قریب گوجرانوالہ میراں والی کے ایک علاقے میں ایک مسیحی محنت کش منیر مسیح جو ذہنی کام پر کام کرتا تھا کی بیٹی ہینا کے ساتھ ایک لڑکے صاحب حسین نے انتہائی brutal way میں اس کے ساتھ زیادتی کی۔ اڑھائی سال کی بیٹی جسے دودھ پیتی بیٹی کہا جاسکتا ہے۔ جس نے ابھی

بولنا ہی شروع نہیں کیا تھا اور اس بھی کے ساتھ اس طرح وحشیانہ سلوک کیا گیا اور جب اس کی حالت انتہائی غیر ہو گئی تو وہ لڑاکا سے جھڑپوں میں پھینک کر خود کہیں بھاگ گیا۔ اقلیتی امور کی نام نہاد وزیر مسز روٹن جونس جو اتفاق سے یہاں موجود ہیں انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کے حلقے میں ہوتے ہوئے بھی اس بھی نے۔۔۔

وزیر اقلیتی امور، جناب سپیکر! میں عرض کروں گی کہ ڈی۔ پی۔ او نے اس لڑکے کو گرفتار کیا اور وہ آج کل جیل میں ہے لیکن محترمہ کا تعلق لبریشن فرنٹ سے ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ No cross talk and don't be personal. آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔

محترمہ نجی سلیم، جناب سپیکر! یہ ان کے حلقے کی بات ہے میں انہیں جانا چاہ رہی ہوں کہ کیا ہوا تھا؟ (قطع کلامیں)

وزیر اقلیتی امور، جناب والا! بیٹے بعد انہیں یاد آیا ہے انہوں نے جا کر اس کی علم بخانی اور باہر بھیجی تاکہ ڈاروہاں سے آئیں۔ یہ ان کا کردار ہے۔

محترمہ نجی سلیم، بہر حال چونکہ اس بھی کا ان کے حلقے سے تعلق تھا۔ ان کے جو فیسی ممبرز تھے انہوں نے انہیں فون بھی کیا۔۔۔

وزیر اقلیتی امور، مجھ کو کیس جانتے ہیں اور لبریشن فرنٹ نے اس خاندان کو kidnap کیا ہوا ہے۔ انہوں نے میرے مطالبے میں candidate کھڑا کیا اور وہ کالڈ لے کر وہاں سے بھاگے ہیں۔ ان کا وہاں پر یہ character ہے اور مزید اگر یہ کچھ سننا چاہتی ہیں تو وہ بھی سن سکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تشریف رکھیں۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ نجی سلیم، انہوں نے فون پر فون کئے محترمہ کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ اس بھی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ (قطع کلامیں)

وزیر اقلیتی امور، جناب سپیکر! میں وضاحت کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ نے وضاحت کر دی ہے۔ ان کو بات تو کرنے دیں۔ آپ نے بات کر دی ہے کہ وہ arrested ہیں۔ ان کو تقریر تو کرنے دیں آپ اپنی تقریر میں اس کا جواب دے سکتی ہیں۔

محترمہ نجی سلیم، نہ ہی کسی اور حکومتی رکن نے۔ (قطع کلامیوں)

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر میری آپ سے personal request ہے۔

The Law Minister can have a proper seminar and a workshop for the Honourable Ministers to tell them how to talk, how to behave and how to respond the questions

MR DEPUTY SPEAKER: But at the same time, I would also request Honourable Members, no cross talk please. If you have to address, you have to address the Chair. There should be no cross talk between the members

میں بی بی آپ کو بتا رہا ہوں کہ آپ مجھے مخاطب ہوں۔

I request you Bibi address to me, talk to me. Do not point out to others. Anyhow you may please continue.

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے پارپولیشن ویلفیئر، جناب سپیکر! آپ یہ اپوزیشن کو سکھائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! ابھی آپ نے مظاہرہ دیکھ لیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ نجی سلیم، شکریہ جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ نہ ہی کسی اور حکومتی رکن کو یہ توفیق ہوتی ہے جیسا کہ ان کے وزیر اعلیٰ نے ابھی پچھلے سال ہی اعلان کیا تھا اسی بیان کو ہی یہ مد نظر رکھتے ہوئے اسی کا پاس رکھتے ہوئے اس پر عمل کریں۔ انہوں نے کہا تھا کہ جیسی سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔ اگر کہیں بھی کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہوگی تو نہ صرف پوری حکومت عود جا کر اہلکار

ہمدردی کرے گی۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ کسی بھی رکن اسمبلی نے اور وزراء کی فوج ظفر مومج یہاں پر موجود ہے ان میں سے بھی کسی نے کوئی statement تک نہیں دی اور نہ ہی کسی نے کوئی ہمدردی کا بول بولا ہے کہ اتنی معمولی جی کے ساتھ امتحان دہنا کہ واقعہ ہوا ہے اور مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ مجرم۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلیکیشن ویلفیئر، جناب سیکرٹری تین منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ گورنمنٹ کے خلاف بات نہیں ہو رہی یہ اس مضمون جی کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور میرے خیال میں اس وقت آئی جی صاحب بھی موجود ہیں ہوم سیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں اس کو باقاعدہ نوٹ کیا جا رہا ہے اور اس پر ایکشن لیا گیا ہو گا اور اگر نہیں لیا گیا تو فوری طور پر ایکشن لے لیا جائے گا۔ آگے چلیں۔

محترمہ نجمی سلیم، میں جناب سیکرٹری وزیر قانون راجہ بشارت صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا یہ مذہبی رواداری ہے؟ یہی انصاف ہے کہ آپ لوگوں نے جب یہ کہا ہوا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، بی بی اب ایک بات ہو گئی آپ آگے چلیں۔

محترمہ نجمی سلیم، تو ہم یہاں کس لئے بیٹھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کا یہ پوائنٹ نوٹ کر لیا گیا ہے۔ اس پر ایکشن ہو گا۔

محترمہ نجمی سلیم، ایک اور واقعہ جو حال ہی میں ہفتہ کے روز ہوا ہے اور وہ بھی بستی سیدنا شاہ سے تعلق رکھتی ہے ملت ملہ بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی اسی طرح سے زیادتی ہوئی ہے اور بھی کاظم اور مجرم بھی حلیہ قید میں ہے یا پکڑا گیا ہے لیکن انتہائی افسوس یہی ہے کہ ان بچیوں کے جو بھی مجرم بن پکڑے جاتے ہیں کیا اس طرح سے کچھ عرصے کے بعد انہیں چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا ان کے ساتھ انصاف نہیں ہو گا؟ مجھے راجہ بشارت سے یہی پوچھنا ہے کہ جناب آپ کب تک ان کے ساتھ انصاف کریں گے اور کب تک ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے؟ ان مجرموں کو ایسی عبرت ناک سزائیں دیں تاکہ نہ صرف ہماری بچیاں بلکہ پوری قوم کی بچیوں کی عزت محفوظ رہ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب میں محمد اسلم!

میں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ جناب سپیکر! ہمیں بھی امن عامہ پر بحث کا موقع ملا۔ مجموعی طور پر پورے ملک میں امن عامہ کی صورتحال پر سب کو تشویش ہے۔ اسی طرح پنجاب میں بھی امن و امان کی حالت بہتر نہ ہے۔ اس پر میرے کاغذ دوستوں نے اعداد خیال فرمایا ہے۔ میں اپنے علاقے اپنے صلقے بلکہ تحصیل غل پور کی طرف توجہ مبذول کر اڈوں گا جہاں پر دن دیہازے چوریاں ذکیٹیاں قتل عام ہے۔ کل یوماً اتر والی بات ہے۔ وہاں پر جو ایس۔ ایچ۔ او گئے ہونے ہیں وہ دو سال سے تین سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے سے وہاں اسی ضلع میں تعینات ہیں اور چوریاں ذکیٹیاں بڑھ رہی ہیں۔ میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ایسی حال ہی میں کچھ دن پہلے ایک ذکیٹی میں ایک وکیل صاحب کے داماد اور اس کے بھائی قتل ہو گئے اور تین دن کے بعد ان کی لاشیں ملیں۔ اس سے پہلے ایک موٹر سائیکل ذکیٹی میں سلیم باند ایڈووکیٹ قتل ہو گئے۔ موٹر سائیکل چھین یا گیا آج تک ان کے قتل کا سراغ نہیں ملا۔ اس کے علاوہ دن دیہازے اور کئی موٹر سائیکل چوری ہو گئے۔ کسان رات کو صرف انجنوں کی حفاظت کرنے کے لئے اپنے یوب ویلوں پر جا کر سوتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ رات کو ان کے انجن چوری کر کے لے جاتے ہیں۔ اس کے بعد دن دیہازے موٹر سائیکلوں پر آ کر بکریاں چوری کر جاتے ہیں اور بہت سارا نقصان ہوتا ہے۔ قتل عام ہیں۔ کوٹ سدن کے ضلع میں قتل ہوا جو آج تک trace نہیں ہوا۔ اسی طرح اور بھی وارداتیں عام ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پولیس اس میں سے حصے کر ایسے کام کرواتی ہے۔ میں اس صورتحال میں اپنی تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پولیس کے ایس۔ ایچ۔ او کو ایک سال سے زیادہ تعینات نہیں ہونا چاہئے اور کم پڑے لگے ایس۔ ایچ۔ او ہیں لہذا ان کا گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ دو سال تین سال سے مقامی تقانوں میں گئے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے چوروں اور ڈاکوؤں سے ان کے ایسے تعلقات بن گئے ہیں کہ اگر کوئی تقانے میں جانے تو پتا چلتا ہے کہ بد قماش قسم کے لوگ تقانے میں بیٹھ کر چانے پی رہے ہوتے ہیں اور شرکاء لوگ جن کی چوری ذکیٹی یا قتل ہوا ہوتا ہے وہ ڈر اور خوف و ہراس سے تقانے نہیں جاتے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ پولیس کو مقامی طور پر اخلاقیات کی ٹریننگ دینی چاہئے تاکہ جن لوگوں کی چوری ہوئی ہو یا ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی ہوئی ہو تو وہ تھانے میں جاتے ہوئے کوئی خوف محسوس نہ کریں۔ اگر کسی کے خلاف کمریشن کی کوئی ایف۔آئی۔ آر درج ہو جاتی ہے تو اسے مظل کیا جانا ضروری ہے کیونکہ اگر وہ تھانے میں لگے رہیں تو دم می کو جا کر بیک میل کرتے ہیں اور اس طرح کمریشن ختم نہیں ہو سکتی۔ اسی کے ساتھ میں اپنی معروضات ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، شکریہ، جناب سپیکر! آپ نے بلاآخر مجھے موقع دیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے شہر کے اندر بہت اچھی رضا استوار ہوئی۔ نہ کوئی ایس۔ ایچ۔ او رشوت لے رہا ہے نہ ہی کہیں کوئی پرچی مافیہ چل رہا ہے نہ ہی کہیں میچوں پر جوا ہو رہا ہے نہ ہی تھانے بک رہے ہیں نہ ہی قتل و غارت ہو رہی ہے، تھانے مظلوموں کے لئے دارالامن اور مجرموں کے لئے جہنم سے کم محبت نہیں ہو رہے۔ میں نے دیکھا کہ جیل میں وحیثیت فروخت نہیں ہو رہی، جیل میں منتقلی نہیں لی جا رہی۔ گاڑیاں نہیں چھیننی جا رہیں، موٹر سائیکلیں نہیں چھیننی جا رہیں، اسلحے کی بھرمار نہیں ہے اور میں نے دیکھا کہ بہت اچھے behaviour سے ایس۔ ایچ۔ او صاحبان اور پولیس والے پیش آرہے ہیں اور اسخامن و امن دیکھنے میں آیا کہ جو کبھی اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ میرا دل چاہا کہ میں اس صوبے کے وزیر اعلیٰ، اس صوبے کے گورنر اور اس صوبے کے آئی۔ جی کو سلام پیش کروں لیکن اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور وہ ہاتھ جو سلام کے لئے اٹھنے والا تھا پھر میں نے اپنے اصل میں آ کر دیکھا کہ میرے شہر میں شوکت بیگ کے دو بھائی اور دو گن مین قتل ہونے میں انہیں کیسے بھلا دوں، میرے شہر کے تاجر غلام بشیر کے گودام سے 70 لاکھ روپے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ میں اسے کیسے بھلا دوں، پھر میں نے دیکھا کہ میرے محلے کے اندر ایک عورت کو منی کاتیل ڈال کر کرہ بند کر کے جلادیا گیا اور مجرم دندناتے پھر رہے ہیں۔ میں اسے کیسے بھلا دوں، پھر مجھے وہ منظر یاد آیا کہ ایس۔ ایچ۔ او صاحبان جو جوامافیا اور پرچی مافیہ سے پیسے اکٹھے کرتے ہیں اور غریب گھروں کی عورتیں جو روتی ہیں کہ ہمارے گھر کے افراد اور لڑکے بے روزگار ہیں وہ گھر کا سامان بیچ

کر نمبر خریدتے ہیں اور میچوں پر لگاتے ہیں تو میرے ضمیر نے مجھے اجازت نہیں دی کہ میں
جموں سے بھی اس صوبے کی انتظامیہ کو کوئی سلام کر سکوں۔ میرے ہاتھ من من کے ہو گئے
اور مجھے اس نظام اور اس انتظامیہ سے وحشت ہونے لگی کہ اس صوبے میں جو ماحول اپنایا گیا ہے،
قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے، دن دیناڑے ڈکیتیں ہو رہی ہیں تو پھر مجھے امرتا پرستیم کی
وہ نظم یاد آگئی کہ،

اج آکھن وارث چاہ نون
کھستوں قبریں وچوں بول
تے اج کب عشق دا کوئی اکھا ورقہ بھول
اک روئی سی دھی پنجاب دی
تون کھ کھ مارے وین
اج گلں دھیاں رومدیاں
تینوں وارث چاہ نون کھن
اٹھ درد منہاں دیا دردیا
اٹھ بک اپنا پنجاب
اج پیلے لالوں دھمیاں
تے او دی بھری پنجاب
اج بے کیدو بن گئے
حسن عشق دے چور
اج کھسوں لیاواں بے نئے
وارث چاہ اک چور

(نمرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم اس ہاؤس میں اس ایوان کی وساطت سے لا اینڈ آرڈر پر تقریریں
کرتے رہے، نشان دہیں کرتے رہے اور discussion کرتے رہے لیکن اس پر عملدرآمد کوئی

نہیں ہوا کیونکہ کوئی جتنے بڑے عہدے پر فائز ہوتا ہے اس کی اتنی ہی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول یاد آ رہا کہ جب ان کا عہد خلافت تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا سو گیا تو مجھ سے روز محشر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے اس کی خبر کیوں نہ لی؟ یہ لوگ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے۔ یہ اس بات کو اس بہانے سے نہیں ٹال سکتے ہیں کہ دہشت گردی کی لہر تو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

جناب والا! انہیں اپنا احتساب کرنا ہو گا۔ انہیں ڈی۔ آئی۔ جی اور ایس۔ ایس۔ میز کو روکنا ہو گا کہ اگر تم پیسے نہیں لیتے تو جو تحفے تحائف آتے ہیں تو انہیں بھی معذرت کے ساتھ قبول نہ کرو۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ جو بھی افسر فیصل آباد میں تعینات ہوا۔ اس کی ساری باقی عمر کے لئے کٹن کا لٹھا اس کے گھر کے تے پر دے اس کے کارپنٹ فری ہو گئے۔ ٹھیک ہے کہ میں ساری پولیس کو الزام نہیں دیتا۔ بعض لوگ اس میں اچھے بھی ہیں لیکن کیا آئی۔ جی صاحب اس ایوان کے اندر اپنی پوری فورس میں سے صرف سوائیکٹر کی تفصیل دے سکتے ہیں کہ جن کے بارے میں یہ حلف دے سکیں کہ وہ رشوت نہیں لیتے۔ ایسا نہیں ہو گا میں ماضی کا ایک واقعہ بتاتا ہوں کہ جب شباز شریف وزیر اعلیٰ تھے۔ آئی۔ جی صاحب نے فڈرز نہ ہونے کا رونا رویا۔ تنخواہوں کی کمی کا رونا رویا تو شباز شریف نے کہا تھا کہ آئی۔ جی صاحب! آپ پولیس کی طرف سے مجھے حلف دے دیں کہ کوئی پولیس والا رشوت نہیں لے گا، کوئی غلط کام نہیں کرے گا، آپ جتنی کہتے ہیں میں تنخواہیں بڑھا دوں گا لیکن وہ آئی۔ جی صاحب اپنی بات پر withdraw کر گئے۔ اگر پولیس والے کہتے ہیں کہ ہماری تنخواہیں کم ہیں تو پھر انہیں پولیس سروس میں نہیں آنا چاہئے بلکہ کسی بے روزگار کے لئے جگہ معمولی چاہئے۔ کیونکہ ایک چیز کا پتا ہے کہ مجھے اتنی تنخواہ ملنی ہے اتنے وسائل ہونے ہیں لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہم نے چار دن لگا کر جو لاء اینڈ آرڈر پر بحث کی ہے اس کا بھی کوئی خاطر خواہ رزلٹ نہیں نکلے گا۔ میں اس صوبے کے مظلوموں کا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کرتا ہوں کہ جو عہد اقتدار کے ارباب اختیار ہیں روز محشر ان کا گریبان ہو گا اور مظلوموں کے ہاتھ ہوں گے۔ جناب میں اس شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ

تم میرے خدا ہو تو حشر یا کیوں نہیں کرتے
من جانے گی مخلوق تو انصاف کرو گے

جناب ڈپٹی سیکرٹری، رانا قاسم نون!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، شکریہ، جناب سیکرٹری، لاہ اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو سیر حاصل کھٹکو ہو رہی ہے۔ جہاں تک crime کی بات ہوتی ہے اور جب لاہ اینڈ آرڈر کے حوالے سے کھٹکو ہوا کرتی ہے تو پھر ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ ہماری society کا جو fabric ہے وہ کن عوامل پر مشتمل ہے۔ اس میں جہاں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ crime commit ہوتے ہیں 'criminals پیدا ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وقت مزید آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، society کے اندر تھوڑی سی اناری مہینتی ہے تو اس میں socio-economic problems اس کا major factor ہوتے ہیں۔ جب ہم آگے چلتے ہیں تو literacy rate کو بھی دیکھنا چاہئے 'economic disparity کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ class differences اور have or have not کا مسئلہ مافیا کا وجود 'sectarian کے حوالے سے دیکھیں 'inherited local enemies کے حوالے سے دیکھیں اور سب سے بڑی بات 9/11 کے بعد پوری دنیا میں جو terrorism کی wave آئی ہے تو We believe Pakistan is a part of the World تو 9/11 کے بعد جس خوبصورتی کے ساتھ لاہ منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا تھا کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر رانے اعجاز احمد (چیمبر میں) کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

موجودہ حکومت جس خوبصورتی کے ساتھ terrorism کی wave سے مقابلہ کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں یہ سب سے قابل ستائش ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ جو اپنی جانوں پر کھیل کر اس ملک کے عوام کے لئے ملک کی عزت کے لئے ملک کی بقاء کے لئے دن رات اپنی ذیوبنی سرانجام دے رہے ہیں۔ کچھ ہی دن گزرے ہیں کہ جب دہشت گردی کے

حوالے سے صدر پاکستان جناب جنرل پرویز مشرف صاحب پر ایک انتہائی ناہنجار حرکت کی گئی دہشت گردی کی مثال قائم کرتے ہوئے ملک کے صدور پر اس طرح حملے نہیں ہوا کرتے یہ disgrace ہے۔ سب سے پہلے جس نے جام شہادت نوش کیا تو وہ پولیس کا ایک سپاہی تھا۔ ہمیں چاہئے کہ چیزوں کو بہتر کرنے کے لئے criminals کو patronize نہ کریں۔ ایس۔ ایچ۔ اوزیول پر political postings نہ کرائیں، تھوڑا above ہو کر سوچیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب عوامی نمائندے گورنمنٹ کی مشینری کے ساتھ ایک team work کی حیثیت سے چلیں گے تو تب معاشرے سے crime کا خاتمہ ہوگا اور rule of law چلنے کا اور اس سلسلے میں جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ 2002 کے حوالے سے پولیس آرڈر کی proper implementation ہوگی۔ check and balance ہوگا اور چیزیں بہتر ہوں گی۔ اس میں citizen police liaison committees کی بات بھی آتی ہے کہ محلوں میں، قصبوں میں، شہروں میں پولیس کے ساتھ ایک ایسا liaison ہونا چاہئے کہ جس سے crime کا خاتمہ ہو۔ سہج دشمن عناصر کی بیخ کنی ہو اور معاشرے میں شرافت اور rule of law کا دور دورہ ہو۔

جناب سپیکر اہم یہ نہیں سمجھتے کہ extra judicial killings سے کبھی معاشرے میں سکون آنے کا۔ for the time being short term measure تو ہو سکتے ہیں لیکن society کو improve کرنے کے لئے education کی ضرورت ہے۔ پولیس کو facilitate کرنے کی ضرورت ہے۔ ریسرچ اکیڈمیوں کی ضرورت ہے۔ لوگوں میں ایک ایسا شعور دینے کی ضرورت ہے۔ جس سے ایک چیز سامنے آنے کہ "پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی" تو ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جیلوں کے قوانین کو amend کر کے jail manual کو modernism کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوئے amend کر کے جیلوں میں reforms لانی چاہئیں تاکہ جو crime کی زسریاں ہیں۔ کوئی طرز ہوتا ہے جیل جانا ہے واپس آتا ہے تو مجرم بن چکا ہوتا ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ موجودہ پنجاب حکومت نے جس طرح لاہ اینڈ آرڈر کے حوالے سے باقی صوبوں سے بہتر حالت پیدا کئے ہیں اور پھر

Chief Minister Punjab's vision is very clear about this. He has picked up such an intellectual I.G Punjab and Home Secretary which I believe

کہ یہ good things deliver کریں گے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر ایک trend کا نام ہے 'رویوں کا نام ہے اور اگر ہم اپنے رویوں اور چیزوں کو بہتر کریں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاشرے میں امن آنے کا، مین آنے کا سکون ہو گا اور پنجاب کا نیک نام ہو گا پاکستان کی نیک نامی ہو گی۔ شکریہ پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی بریگیڈیر اکرم جاوید صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ قاسم نون صاحب میرے بھائی ہیں اور اسمبلی کے ممبر کن اور منسٹر ہیں۔ میں ان کی تقریر کے بعد بات کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ ضمیر کی آواز۔

جناب چیئر مین، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا لاء اینڈ آرڈر پر تقریر کرنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، میں نے نام دیا ہوا ہے۔

جناب چیئر مین، اس کے لئے باری آنے گی۔ اب آپ پوائنٹ آف آرڈر کو چھوڑیں اور تقریر کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ بریگیڈیر صاحب کو ضرور موقع دیں۔ آپ اس بحث کو زیادہ کر لیں کل تک کر لیں۔ میں یہی کہہ رہا تھا کہ آپ اس کو جتنی جلدی ختم کریں گے اس کے نتائج fruitful نہیں ہوں گے۔ اگر حکومتی بیچوں والے بونا جاسٹے ہیں تو انہیں موقع ملنا چاہیے۔ آپ guillotine apply کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین، ہم اجلاس چلائیں گے۔ انشاء اللہ جو بھی نہیں گے تو ہم بیٹھیں گے اور اجلاس

چلے گا۔ جی بریگیڈیر صاحب!

پارلیمنٹ سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سٹیکر! جب سے یہ دنیا بنی ہے سیکورٹی کسی بھی قوم، کسی بھی ملک کا، کسی بھی شہر اور کسی بھی معاشرے کا سب سے اہم مسئلہ رہا ہے اور ہم جو کئی دنوں سے اس و امن اور سیکورٹی کا رونا رو رہے ہیں تو اس کے اور بہت سی تقاریر ہو چکی ہیں۔ میں کسی کو repeat نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف اپنے بھائی قاسم نون صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پولیس لاکھ ابھی ہو، لاکھ ٹریننگ ہو، لاکھ ان کی تنخواہیں ہوں لیکن اب بھی ان میں بہت سی کمی ہے اور اس میں بہتری کی ضرورت ہے۔ ہم ادھر صرف تقریر کرنے نہیں آئے بلکہ ہم بہتری کے پوائنٹ اٹھانے کے لئے آئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے پولیس کے حکام بلا سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو سب سے ہونے 55 سال ہو گئے ہیں اور انگریز جو پولیس کا نظام بھروسہ کر گیا ہے۔ کیا آج تک کسی نے یہ غور کیا ہے کہ ایک تھانے کا خرچہ کتنا ہے؟ کہ تھانہ چلانے کے لئے ٹرانسپورٹ کے لئے، کھانے کے لئے، بجلی کے لئے، پانی کے لئے کتنا پیسہ درکار ہوتا ہے؟ میرے جن بھائیوں کو معلوم نہیں تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین سال پہلے نوہ ایک سنگھ میں پولیس والوں نے ایک سٹڈی کی تھی جس میں ڈی۔ آئی۔ جی اور ایس۔ پی صاحبان شامل تھے اور ایک اوسط خرچہ جو ایک تھانے کا نکلا وہ 75 ہزار روپے تھا تو میں اسے سب بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ بجٹ آرہا ہے اور حکومت سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ ہر تھانے کا جو اوسط خرچہ آتا ہے اس کو بجٹ میں شامل کیا جانے اور پولیس کو مہیا کیا جانے۔

دوسرا پوائنٹ جو میں suggestion دینا چاہتا ہوں کہ بہت عام شکایت ہے کہ پرجہ درج نہیں ہوتا اور میں اس کی مثال بھی بعد میں دوں گا کہ کیسے نہیں ہو سکتا ایس۔ ایچ۔ او ا گر پرجہ درج نہیں کرتا اور ڈی۔ ایس۔ پی بات نہیں سننا یا ڈی۔ پی۔ او بھی اگر پرجہ درج نہیں کرتا تو بطور ایم۔ پی۔ اے، بطور ناظم یا بطور ایم۔ این۔ اے آپ کے پاس کون سا راستہ رہ جاتا ہے کہ آپ پرجہ درج کروائیں اور ایک مظلوم کو یا ایک عام آدمی کو اس کا حق دلوا سکیں۔ اس کے لئے ہمیں اس بحث کے آخر تک ایک راستہ، ایک قانون یا ایک پالیسی وضع کرنی چاہئے جس سے کہ پرجہ درج ہو سکے اور ایک مظلوم کو اس کا حق مل سکے۔

جناب چیئر مین! میرا تیسرا پوائنٹ آئی۔ جی صاحب سے یہ ہے کہ انہوں نے پچھلے دنوں تمام ڈی۔ پی۔ او اور ڈی۔ آئی۔ جی صاحبان کو ایک لیٹر ایجو کیا ہے اور اس میں انہوں نے تقریباً دس نکات لکھے ہیں کہ ان وجوہات کی بناء پر اور دو سال سے پہلے کوئی ایس ایچ او تبدیل نہیں ہونا چاہئے۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی ایم۔ پی۔ اے، کسی بھی ناظم یا سیاستدان کو کوئی شوق نہیں ہے کہ اس کے علاقے کا ایس۔ ایچ۔ او تبدیل ہو۔ نہ ہی ان کے ساتھ ان کی کوئی ایسی دشمنی چلی آ رہی ہے کہ ہر ایس۔ ایچ۔ او کی ایم۔ پی۔ اے کے ساتھ دشمنی ہوگی۔ ایس۔ ایچ۔ او کی تبدیلی کی ضرورت اسی وقت پیش آئے گی جب کہ وہ گینگ ریپ کا پرچہ نہیں درج کرے گا، جبکہ وہ ذکیٹی کے مزام جن کو گاؤں کے لوگ پکڑ کر اس کے حوالے کریں گے، ان کا پرچہ نہیں درج کرے گا یا مزمان سے پیسے لے کر ان کو مجبور دے گا۔ یہ جو دو سال کی پابندی لگانی گئی ہے اور جو دس نکات اس لیٹر میں اٹھانے گئے ہیں کہ اس بناء پر ایس۔ ایچ۔ او تبدیل نہ کریں۔ میری آئی۔ جی صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ اس پالیسی کو reconsider کریں اور ایس۔ ایچ۔ او کی تبدیلی پر استعاضل موقوف نہ بنائیں۔ جب بھی ضرورت پڑے اور ڈی۔ آئی۔ جی اور ڈی۔ پی۔ او کو کھلی پھمنی ہونی چاہئے کہ وہ ایس۔ ایچ۔ او کو تبدیل کریں۔

جناب چیئر مین! میرا تیسرا پوائنٹ ان تجاویز کے بارے میں یہ ہے کہ جو بھی ایس۔ ایچ۔ او دودھ demote ہو چکا ہو خواہ وہ سب انسپکٹر ہے یا وہ انسپکٹر ہے، براہ کرم اس کو دوبارہ تھانے میں نہ لگائیں۔ یہ اسی وجہ سے ہوتا ہے جبکہ وہ رخصت دے کر یا سٹارش کروا کر دوبارہ تھانے میں آتا ہے۔ وہ پھر اپنی من مانی کرتا ہے جس سے کہ پورا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

جناب والا! میرا چوتھا پوائنٹ یہ ہے کہ کوئی بھی سیاستدان خواہ وہ ایم۔ پی۔ اے ہو، ناظم ہو جب وہ دو پارٹیوں میں صلح کرواتا ہے اور دونوں کے مدد میں اور مزام تھانے میں موجود ہوتے ہیں اور ان کے گواہن بھی ادھر موجود ہوتے ہیں اور تحریری طور پر صلح ہو جاتی ہے تو اس کے بعد جو لمبی داستان سنائی جاتی ہے کہ یہ کیس دوبارہ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کے پاس جانے گا یا ایس۔ پی صاحب اس کو دیکھیں گے تو قانون میں یا پالیسی میں یہ امڈمنٹ کریں کہ جب تھانے

میں بیٹھ کر دونوں پارٹیوں میں صلح ہو گئی ہے تو پھر پارٹیوں کو نہ بلایا جائے یا اس پروسیجر کو لبا نہ کیا جائے بلکہ ان کی جان بھروسہ دی جائے اور جو قانونی نکلت ہیں کہ ان کے اوپر ایس۔ پی نے یا ڈی۔ ایس۔ پی نے دھتلا کرنے ہیں۔ وہ بعد میں پالیسی کے تحت اپنا کام کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنا پانچواں پوائنٹ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن ملکوں کی ہم تعریف کرتے ہیں کہ انکیڈن کی پولیس یا امریکہ کی پولیس ہے کہ وہ بہت اچھی ہے۔ ان میں بھی پاکستان پولیس والے ہیں اور وہ بڑی اچھی مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ادھر جو پولیس والے ہیں ان کی کم از کم qualification بی۔ اے ہے۔ محال کے طور پر Scotland میں ان کی کم از کم qualification بی۔ اے کے برابر ہے اور ان کی تنخواہ اس گریڈ میں سب سے زیادہ ہے اور ان کو بطور پولیس مین دو سال کی ٹریننگ دی جاتی ہے تب جا کر وہ سکاٹ لینڈ کی پولیس جیسا کام کر سکتے ہیں یا اس یول پر آتے ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر ہم بھی ایسی کوئی پالیسی اپنائیں کہ ہر پولیس والا جو بھرتی ہوتا ہے وہ گریجویٹ رکھیں اور اس کی دو سال کی ٹریننگ کریں اور اس کو اچھی تنخواہ دیں تو یقیناً نتائج بہت اچھے ہوں گے۔ آخر میں میں آپ کی وساطت سے آئی۔ جی صاحب کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جو میں نے پہلی سیشنٹ دی ہے کہ پرچہ درج نہیں ہوتے۔ نوٹریک سکیم میں 277 گ ب میں پانچ دن گزر گئے، تھانڈ نوٹریک لاہور گینگ ریپ ہوا اور تمام ذرائع استعمال کئے گئے کہ پرچہ درج ہو جائے۔ حتیٰ کہ ضلعی ناظم نے بھی ڈی۔ پی۔ او صاحب کو سفارش کی کہ یہ پرچہ درج ہو۔ لیکن پانچ دن گزرنے کے بعد آج تک پرچہ درج نہیں ہوا جب کہ دو ملازم بھی پکڑ کر پولیس والوں کے حوالے کئے گئے۔ اسی طرح جب بھی فائرنگ کا کوئی کیس ہوتا ہے تو ڈی۔ پی۔ او اور ڈی۔ ایس۔ پی صاحبان یہ کہتے ہیں کہ قانون میں کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اگر گاؤں میں لڑائی اور ہوائی فائرنگ ہوتی ہے تو ہم بندے کو پکڑ کر اس پر پرچہ درج کریں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر قانون نہیں ہے تو براہ مہربانی اس قانون کو Amend کیا جائے تاکہ کہیں بھی اگر کوئی شہری قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو قانون کے مطابق پکڑا جاسکے۔

جناب چیئرمین، قانون تو ایم۔ این۔ اے نے سنبھالے ہیں، پارلیمنٹ نے تبدیل کرنے ہیں۔

آئی۔ جی صاحب تبدیل نہیں کر سکتے۔ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ ظل ہما عین!

محترمہ ظل ہما عین، جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا حاتمہ دیا۔ دراصل یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت نہیں تھی۔

جناب چیئرمین، محترمہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کر رہیں، آپ تقریر کر رہی ہیں۔ اگر آپ نے لا اینڈ آرڈر پر بات کرنی ہے تو کر لیں۔

محترمہ ظل ہما عین، جناب! اب میں debate ہی کر رہی ہوں، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ actually یہاں پر کچھ پوائنٹ raise ہونے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین، محترمہ! بات کریں۔ آئی۔ جی صاحب آپ کی بات سن رہے ہیں۔

محترمہ ظل ہما عین، میں یہ کہہ رہی تھی کہ ہم نے 2003-04 کا بجٹ پیش کیا وہ آپ کھول کر پڑھیں اس میں ہماری گورنمنٹ نے جو سرفہرست سیٹمنٹ دی وہ یہی تھی کہ جن بستوں میں انصاف نہیں وہاں پر ترقی نہیں ہو سکتی، وہاں پر ڈویلپمنٹ نہیں ہو سکتی۔ ہماری گورنمنٹ اس چیز کو agree کرتی ہے۔ اس کے بعد ارشد بگو صاحب نے کہا کہ گورنمنٹ نے اتنا زیادہ فز رکھا ہے اور کیا تبدیلیاں آئی ہیں۔ اس میں ہم جائیں گے کہ جو فز ہم نے رکھا اس کے positive effects

ہونے۔ ہمارے پروفونگ پولیس اسٹیشن قائم کئے گئے۔ 170 ہماری جو ڈیپری کی سکیمن ہیں، پولیس کی سکیمن ہیں جو کام کر رہی ہیں۔ جس سے کہ وہ ہمارے سلم کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تھانہ کھچر کو تبدیل کیا جانے۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہ کہتے ہیں کہ ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں ہوتی۔ میں گورنوار سے belong کرتی ہوں ہمارے وہاں کے ایس۔ ایس۔ پی نے کہا کہ یہاں حالت یہ ہے اور ہمیں آرڈر ہے کہ ایف۔ آئی۔ آر فور آرڈر کی جانے۔ میرے پاس ایک کس آیا کہ دو سیب چوری ہو گئے ان کی ایف۔ آئی۔ آر درج کرانی ہے، وہ ایف۔ آئی۔ آر درج کی ہوئی ہے۔ (نعرہ ہانے تمہیں)

just imagine کہ اس طرح سے ہم نے اپنے کچھ کو تبدیل کیا ہے۔ اس کے بعد عورتوں کے کیس تھے۔ it is true, its matter of fact. یہ بالکل صحیح چیز ہے بلکہ پولیس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ اتنی زیادہ شکایت ہم رجسٹرڈ کر رہے ہیں، آپ اس میں امینڈمنٹ کرائیں تاکہ ان کو ریٹیز کرانے کا جلدی سے علاج کرانے کا بھی پروویڈر introduce کرایا جائے۔ اس کے بعد آپ کو جلتے چلیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں ہوتی۔ پچھلے دنوں عورتوں کی ڈویلمنٹ کے لئے ایک foreign delegation آیا اور انہوں نے کہا کہ عورتوں پر جو offence commit ہو رہے ہیں، پاکستان میں 15 ہزار کے قریب عورتوں کے against جو کرائمز ہیں وہ رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ کی جو پولیس آئی ہیں اس سے ہمارا یہ سسٹم تبدیل ہوا ہے، عورتوں کو اہمیت دی گئی ہے۔ عورتوں کے خلاف پہلے جب offence ہوتا تھا تو اس کو سرے سے commit ہی نہیں کیا جاتا تھا کہ کوئی جرم جرم بھی ہے۔ اب اس جرم کو تسلیم کیا گیا ہے اور 15 ہزار کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں اور اسی پولیس نے کئے ہیں۔ ہم عورتوں کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ عورتوں کا پولیس سے کیا تعلق ہے؟ ہم آپ کو جلتے ہیں کہ جب سے ہم اس ہاؤس کے ممبر بنے ہیں، ہماری پارلیمنٹری پارلیمنٹ کی میٹنگز ہوتی ہیں جو بہت اہم issue ہوتا ہے وہ پولیس کا ہوتا ہے۔ بار بار وزیر اعلیٰ صاحب ایک ہی چیز کے لئے request کرتے ہیں اور اس میں strictly کہا جاتا ہے کہ ٹرانسفرز پر بین لگایا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے دور میں پولیس کی ٹرانسفرز کم سے کم کی گئی ہیں اور مختلف علاقوں میں مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ نے پریس میں پڑھا ہو گا کہ ایس۔ ایس۔ پی صاحبان کو حکم دیا گیا ہے کہ کھلی کچھری لگانی جانے یہاں تک کہ ہم ایم۔ پی۔ ایز، ایس۔ ایس۔ پی کو کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں کھلی کچھری لگائیں۔ وہ شکایت سنیں اور ان کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ درست ہے کہ ہمیں امن عامہ کا مسئلہ بھی ہے مگر ایوزیشن اس طرح تجاویز دے کہ ہم اسمبلی سے باہر نکلیں گے تو ایک پستول والا سامنے کھڑا ہو گا۔ ہماری حکومت کے جو اہم اقدامات ہیں ان کو appreciate کیا جائے اور اپنے proposals دینے جائیں کہ یہ چیزیں آپ کریں جیسا کہ ابھی وہ کہہ رہی تھیں کہ راہواری میں ایک جرم ہوا ہے وہاں پر minorities

گئیں ہیں اور نہ ہی گورنمنٹ کا کوئی ایم۔ پی۔ اے یا ایم۔ این۔ اے گیا ہے۔ میں خود ذاتی طور پر ایس۔ ایس۔ پی سے می مگر وہ consider کرنے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ وہاں پر کوئی کیا ہے حالانکہ باقاعدہ اس کو گرفتار کیا گیا۔ خط portray نہیں کہنا چاہتے اچھے اور مثبت proposals ضرور دینے چاہئیں اور ابھی تجاویز ضرور آئی چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی ابھی پالیسیوں کو بھی appreciate کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

ایک معزز ممبر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں میں نے راجہ صاحب کو فلور دیا ہے۔

ایک معزز ممبر، جناب! پہلے میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

ایک معزز ممبر، جناب سپیکر! میں لسٹ وچ سویرہ دانہں دتا ہے لیکن میری کسے سنی نہیں میں تنگ آ کے اُتے آ گیا واں کہ ساڈی گورنمنٹ اُتے آئیں دی زیادہ سندی ہے لہذا میری وی سن لے گی۔ جنوں وی بولوں دا موقع دے دیو گھر جانا اے میوں وی جلدی اے میں صرف دو منٹ لاس گا۔

جناب چیئرمین، پہلے راجہ صاحب کی بات سن لیں اس کے بعد فیصد کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ آج تقریباً چار دن ہو گئے ہیں کہ ہم لاہ اینڈ آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے ہم نے اچھائی اہمیت کے مسئلے پر ممبران اسمبلی کو دل کھول کر بات کرنے کا موقع دیا۔ میری ذاتی خواہش یہ تھی کہ اب ہمیں اس معاملے کو wind up کرنا چاہئے تھا لیکن جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور اس وقت ہاؤس کا sense بھی یہی ہے کہ جتنے معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں وہ سارے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہو گا۔ جیسے آپ کا حکم تھا اس کے مطابق ہم نے آپس میں بات کی ہے میرا ایک کنسرن تھا۔

اگر ہم اس کو کل یا پڑھوں پر لے کر جائیں گے جو ممبران گھر جا چکے ہیں وہ fresh ہو کر اگلے دن آکر دوبارہ نام دینا شروع کر دیتے ہیں اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ممبران کو دو دو دفعہ بات کرنے کا موقع مل گیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بات کرنے کا سب سے زیادہ حق ان ممبران کا بنتا ہے جو اس وقت تک بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے بعض ممبران جو گھر گئے ہیں کھانا کھا کر نادمو کو واپس آگئے ہیں وہ پھر چٹ دے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح یہ سلسلہ ختم نہیں ہو گا اس لئے ممبران اسمبلی کی مشاورت سے اور پارلیمنٹری لیڈر صاحبان کی مشاورت سے ہم نے یہ طے کیا ہے اور اگر آپ اس کی منظوری فرمائیں کہ اس وقت اپوزیشن کی طرف سے ہمیں جو لسٹ ملی ہے اس میں رانا عطاء اللہ صاحب سمیت نو ارکان کے نام ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے اگر ہم آج کے علاوہ کوئی وقت مقرر کرتے ہیں تو پھر اپوزیشن کی طرف سے ان نو آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں بولے گا۔ اسی طرح ٹریڈری بنجر کی طرف سے بھی آپ کو میں دھتلا کر کے نام دے دیتا ہوں کہ ہماری طرف سے بھی یہ ممبران بولنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے ممبران نہیں بولنا چاہتے اور کابینہ کے ساتھیوں سے میں گزارش کروں گا کہ وہ بات نہ کریں لیکن ہم بھی کچھ نام دے دیتے ہیں۔ اگر آپ پھر کو وقت مقرر کر دیں کیونکہ پھر کو اجلاس تین بجے ہونا ہے تو پھر آپ پھر بچے اس بحث کا آغاز کر دیں اور ہم آٹھ بجے تک اس کو ختم کر دیں گے۔ اس کے لئے دو گھنٹے مقرر کر لیں اور اس میں وہی لوگ بولیں گے جن کے ناموں پر آج اتفاق ہو جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! وہ نام پڑھ دینے جائیں۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے تو تقریر فرمائی ہے۔ میرا ذاتی خیال تھا کہ آپ کو 'آفتاب احمد خان اور رانا عطاء اللہ خان صاحب کو آخر میں وقت ملتا۔ آپ نے کہا ہے کہ رانے صاحب نے تبدیلی کی ہے۔ میں نے تو کوئی تبدیلی نہیں کی اور نہ ہی کوئی پرہی گھر لے جاتا ہوں۔ بگو صاحب! آپ میرے قابل احترام بھائی ہیں اور میرا خیال تھا کہ آپ اچھے مقرر ہیں آپ کی proposals اہمگی ہوں گی اس لئے تین بندے جو میں نے قائل کئے تھے رانا عطاء اللہ خان ارشد بگو صاحب اور آفتاب احمد خان صاحب ان کو میں نے آخر میں رکھا ہوا تھا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین امین نے یہ اعتراض کیا تھا کیونکہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب نے یہ کہا تھا کہ میرے پاس نام نہیں ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا تھا کہ ہم نے سب سے پہلے نام دینے تھے۔ ہمیں دوبارہ چٹ بھیجنی پڑی۔

جناب چیئرمین، یہ تو سیکرٹری اسمبلی اور اس کے سٹاف کا معاملہ ہے کہ وہ پرچیں منگوائے۔ میں نے پرچیں ساتھ تو نہیں لے کر جاتی ہیں۔ نو (9) نام ایوزیشن کی طرف سے آنے ہیں اور آٹھ نام راجہ صاحب دیں گے۔ لہ اینڈ آرڈر پر بحث میرے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ میرے کو یہی سلسلہ ہو گی اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3 - جون 2004

- 1- سوالات (محکمہ صحت و طبی ترقی)
 - (i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
 - (ii) غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب
- 2- توجہ دلاؤ نوٹس
- 3- سرکاری کارروائی
- مسودہ قانون (جو زیر غور لیا جانے کا)
- مسودہ قانون (ترمیم) نیو مری ترقیاتی ادارہ مصدرہ 2004

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس)

جمعرات 3- جون 2004

(یوم الخمیس، 14- رجب الاطی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 38

منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ شہری عبد الماجد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَلَكِنْ

سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

لَيَقُولَنَّ اللَّهُ فَإِنِّي يَوْمَئِذٍ نَافِعُونَ ۝ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ

مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَلَكِنْ

سَأَلْتَهُمْ مَنْ نُزِّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ

مَوْتِهَا لَيَقُولَنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

سورة العنكبوت آیات، 61-63

اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ اور سورج اور چاند کو کس نے (تھما دے) زبردستان کیا تو کہہ دیجئے کہ خدا نے۔ تو پھر یہ کہل اٹے جا رہے ہیں ۝ ہدای اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک ہدای ہر چیز سے واقف ہے ۝ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا تو کہہ دیجئے کہ خدا نے۔ کہہ دو کہ ہدای کا شکر ہے لیکن ان میں اکثر نہیں سمجھتے ۝

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب دفتر سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے اجنڈے پر لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جواب دینے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈی۔ پی۔ او گجرات کے روڈیے کے خلاف وکلاء کی ہڑتال

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں راجہ بھارت صاحب کی توجہ ایک بہت ہی اہم خبر کی طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ آج اخبارات میں بڑی main سرٹھی ہے کہ پورے پنجاب کے وکلاء آج ہڑتال پر چلے جائیں گے Lawyers go on strike today against the attitude about the D.P.O Gujrat میں نے پچھلے سال بھی کہا تھا کہ جن افسران کو آپ شوڈر پر دوشن پر ڈی۔ ایس۔ بیسز کو ڈی۔ پی۔ او لگائیں گے تو وہاں پر rate of crime دیکھ لیں۔ اگر یہ وکلاء حضرات ہڑتال پر چلے جاتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ جو مدعی اور مظالم ہیں ان کو کتنا suffer کرنا پڑے گا تو میری راجہ بھارت صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس معاملے کو seriously لیں کیونکہ اس سے بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ پورا پنجاب احتجاج پر ہے کہ اس ڈی۔ پی۔ او کو change کر دیا جانے تو kindly مہربانی کر کے اس افسر کی خاطر جس کے ضلع میں 18.18 قتل ہو رہے ہیں 'اشتہادیوں کی وہ پناہ گاہ بنی ہوئی ہے' اس کے لئے kindly کچھ نوٹس لیں۔

شکریہ

جناب سپیکر، لاہ منسٹر صاحب! کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں صرف اتنی گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آج صرف ایک ہی خبر نہیں ہے بلکہ ایک دوسری خبر بھی ہے کہ متعلقہ ڈی۔ پی۔ او کی ٹرانسفر کے حوالے سے کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ایک رٹ پٹیشن بھی دائر ہوئی ہے، ویسے بھی یہ sub-judice ہے لیکن اس کے باوجود میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ Lawyers community کے ساتھ ہم بات کریں گے اور ان کے احتجاج کی روشنی میں حکومت کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھرپور غور کریں گے اور اس معاملے کو نکلانے کی کوشش کریں گے۔

رانا انشاء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی رانا صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر کی وجہ سے وقفہ سوالات کا ضیاع

رانا انشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری امیر پوائنٹ آف آرڈر ایک تو یہ ہے کہ یہ روز کا معمول ہے کہ جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی ایسا important matter پوائنٹ آف آرڈر پر raise ہوتا ہے اور اس پر 20'15 منٹ بات ہوتی ہے لیکن دانستہ طور پر پوائنٹ آف آرڈر raise ہو رہا ہوتا ہے تو اس میں وقفہ سوالات announce کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے وہ 20'15 منٹ وقفہ سوالات کا وقت جو کہ اس ہاؤس کی proceedings کے حوالے سے بہت important ہے وہ اس میں سے کٹ جاتا ہے۔ ایک تو میری یہ گزارش ہے کہ جب یہ معمول ہے کہ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر allow کرنا ہوتا ہے کیونکہ اگر آپ allow نہ کریں تو raise نہیں ہو سکتا تو جب آپ نے allow کرنا ہوتا ہے تو پھر یہ 20'15 منٹ وقفہ سوالات سے نہیں کٹنے چاہئیں بلکہ وہ 10'5 منٹ پہلے allow کر دیں اور اس کے بعد وقفہ سوالات شروع ہونے کا announce کریں۔

دوسری گزارش میری راجہ بشارت صاحب سے اسی حوالے سے ہے کہ آج نہ صرف گجرات کے وکلاء ہڑتال پر جا رہے ہیں بلکہ پورے پنجاب اور پنجاب بار کونسل بھی strike کر رہی ہے۔ اس ڈی۔ پی۔ او کے رویے کے خلاف جو کہ پہلے اسے۔ ایس۔ آئی گجرات میں بھرتی ہوا اور پھر ڈی۔ ایس۔ پی ٹیک پنچا اور اس کے بعد اس کو ڈی۔ ایس۔ پی شوٹدر پر موشن دے کر وہاں پر ایس۔ پی لگایا گیا ہے یا ڈی۔ پی۔ او لگایا گیا ہے کیونکہ وہ ان کے کہنے پر ہر ناجائز کام کرتا ہے۔ بار پچھلے ایک ماہ سے ہڑتال پر ہے، وکلاء پر تشدد بھی ہوا ہے اور وہاں کا جو سیکرٹری بار ہے اس کے خلاف مجموعاً مقدمہ درج کر کے اسے arrest کیا گیا ہے تو کیا وزیر قانون جن کا خود اس ضلع سے تعلق ہے، یہاں پر جو تشریف فرما ہیں وہ اس ضلع کی بدولت ہیں، وہاں سے انہیں 82 ہزار ووٹ ملے تھے۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ یہ کم از کم ان کا لحاظ کرتے ہوئے خود وہاں پر تشریف لے جائیں اور بار کی انتظامیہ سے مل کر اس معاملے کو resolve کروائیں۔ گجرات زیادہ دور نہیں ہے، انہوں نے ایکٹن لڑا لیکن یہ ایکٹن میں بھی وہاں نہیں گئے۔ throughout یہ campaign میں نہیں گئے تو کم از کم اب ہی چلے جائیں اور جا کر بار کے حامد اداروں سے مل کر اس معاملے کو resolve کروائیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی یقین دہانی کروائی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے پر غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میں پہلے تو یہ گزارش کر دوں کہ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر raise کرنے کا مسئلہ اٹھایا کہ پہلے میں question hour take up کرتا ہوں اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر سنتا ہوں۔ آپ ماشاء اللہ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، پوائنٹ آف آرڈر ہمیشہ اس وقت raise کیا جاتا ہے جب ہاؤس کی کلاروائی روز کے مطابق نہ چل رہی ہو تو اس وقت معزز کن پوائنٹ آف آرڈر raise کر سکتا ہے تو کیا تلاوت کے فوری بعد یا تو آپ کو تلاوت پر کوئی

اعتراض ہے کہ قاری صاحب نے کوئی غلط تلاوت کر دی تو فوراً آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے تو پھر میں موقع دے دوں کہ جی ٹھیک ہے تو کچھ نہ کچھ ہاؤس کی کارروائی شروع کروں تو اس کے بعد ہی پوائنٹ آف آرڈر raise ہو سکتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے رولز کی بات فرمائی ہے تو میں انتہائی احترام کے ساتھ اپنا غلط نظر آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ ہاؤس کی کارروائی اگر رولز کے مطابق نہ چل رہی ہو تو یقیناً اس معاملے کو پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے Chair کے اور House کے نوٹس میں لایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ رولز بھی permit کرتے ہیں اور Chair کو رولز relax کرنے کے اتنے وسیع اختیارات ہیں کہ کوئی بھی important معاملہ جو اس صوبے سے تعلق رکھتا ہو، اس House سے تعلق رکھتا ہو، اس House کی proceedings سے تعلق رکھتا ہو، وہ کسی بھی معاملے سے تعلق رکھتا ہو، جس کی importance اتنی ہو کہ Chair اس کو اس قابل سمجھے کہ House کے نوٹس میں لانا ضروری ہے تو اگر Chair اجازت دے تو اس معاملے پر پوائنٹ آف آرڈر raise ہو سکتا ہے تو وہ پوائنٹ آف آرڈر بالکل valid ہے اسی طرح سے جس طرح آپ نے فرمایا کہ رولز کے مطابق کارروائی ہو اس لئے جب آپ اجازت دیتے ہیں تو وہ ایک valid پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے، اس کے لئے جو قائم ہے تو آپ کو چاہئے کہ جو وقفہ سوالات ہے اس سے وہ نہ گلنے دیں اور اب بھی تقریباً 10 منٹ گزر چکے ہیں اور آپ کو یہ مکمل اختیار حاصل ہے کہ ان 10 منٹوں کو وقفہ سوالات میں شامل نہ ہونے دیں۔

جناب سپیکر! ابھی تو پانچ منٹ ہونے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! تو آپ ان پانچ منٹوں کو condone کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ، رانا صاحب!۔۔۔ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ!

چودھری عبدالغفور خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری صاحب!

چودھری عبدالغفور خان، شکر یہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ آج کے نوانے وقت کے front page پر لگنے والی گھر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ "پولیس نے گولی مار کر نانگ توڑی اور درد سے بے حال نوجوان سے سڑک پر ہی تعینش شروع کر دی۔" یہ detailed خبر ہے اور میں آپ کو ابھی اخبار بھی پہنچا دیتا ہوں۔ پولیس کے خلاف تو مسائل House میں discuss ہوتے رہتے ہیں، سب کچھ ہوتا ہے۔ میں نے صبح یہی خبر پڑھ کر ایس۔ پی ایس۔ سکوآرڈ کو فون کیا۔ اس وقت دس بجے تھے اور ایس۔ پی صاحب ابھی تک دفتر میں موجود نہیں تھے۔ میری ان کے ریڈر سے بات ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے سٹاف نے ایک بے گناہ لڑکے کو سندر داس روڈ پر گولی ماری اور اس کی نانگ نوٹ گئی؟ اس نے کہا کہ یہ بات ہمارے اور ایس۔ پی صاحب کے علم میں ہے اور یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتھارٹی بے حس ہے۔ اس کی باقاعدہ طور پر انکوائری کروائیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ!

محترمہ علیہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں، کلروائی چلنے دیں۔ پہلے ہی وقت بہت کم ہے۔

محترمہ علیہ جاوید، جناب سپیکر! برائے مہربانی مجھے بات کرنے دیں۔ میں نے ایک اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

محترمہ عبیدہ جاوید، شکرہ۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج جس انتشار میں معاشرہ جا رہا ہے اور اضطراب کی سی کیفیت ہے اس کی وجوہات پر اگر ہم سنجیدگی سے غور نہیں کریں گے تو آپ یہ دیکھیں کہ معاشرہ کیوں منتشر ہے؟ ہمیں انصاف نہیں مل رہا ہے۔ وکلاء و کالت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ عبیدہ کو لاہور اینڈ آرڈر پر بحث ہونی ہے۔ یہ بات آپ اس میں کر لیجئے۔
محترمہ عبیدہ جاوید، جناب سپیکر! ہمیں نظام عدل کو بدلتا ہو گا۔

سوالات (حکمرانہی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، جی، شکرہ۔ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ

بیگم رحمانہ جمیل، سوال نمبر 224۔

جناب سپیکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

بیگم رحمانہ جمیل، جی، 'جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سعیدی پارک مزنگ میں تجاوزات کے خلاف آپریشن

*224، بیگم رحمانہ جمیل۔ کیا وزیر صحافی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رشیہ سٹریٹ، اقبال سٹریٹ اور ان سے ملحقہ سدی پارک مزنگ لاہور میں تجاوزات گرانے کے لئے marking کی گئی تھی مگر علاقے کے بااثر افراد نے تجاوزات کے خلاف آپریشن نہیں ہونے دیا۔

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں لوگوں نے بہت زیادہ تجاوزات گھمیں اور سڑکوں میں کر رکھی ہیں جس کی وجہ سے پیدل چلنا بھی دشوار ہو چکا ہے۔
- (ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ میں ناہائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) درست نہ ہے۔ داتا گنج بخش ٹاؤن نے مذکورہ گلی میں کوئی مارکنگ نہ کی ہے۔ لہذا آپریشن کلین اپ نہ کرنے کے بارے میں کوئی حکم نہ ہے۔

(ب) یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ لوگوں نے مذکورہ علاقے میں تھڑا بات بنا رکھے ہیں۔ تاہم لوگوں کو پیدل چلنے میں کوئی دشواری نہ ہے۔ تاہم صوبائی حکومت نے تمام مقامی حکومتوں کو ہدایات جاری کر رکھی ہیں کہ اپنے علاقوں میں تجاوزات کو ختم کریں۔

(ج) داتا گنج بخش ٹاؤن اس علاقے میں آپریشن کلین اپ کرنے کے لئے تیار ہے لیکن تجاوزات گرانے کے لئے مشینری دستیاب نہ ہے۔ جونہی مشینری دستیاب ہوگی اس علاقے میں پہلی فرصت میں آپریشن کلین اپ کر دیں گے۔

جناب سپیکر، کیا آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

بیگم رحمانہ جمیل، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا وزیر موصوف سے جڑ (ب) اور (ج) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے۔ جڑ (ب) میں کہا گیا ہے کہ صوبائی حکومت نے تمام مقامی حکومتوں کو ہدایات جاری کر رکھی ہیں کہ اپنے علاقوں میں تجاوزات کو ختم کریں جبکہ جڑ (ج) میں کہا گیا ہے کہ ان کو گرانے کے لئے مشینری دستیاب نہیں ہے۔ میرا یہ سوال 02-12-20 کو بھیجا گیا اور اس کا جواب 03-1-31 میں وصول ہوا۔ آج تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے تو

میرا سوال یہ ہے کہ کیا ایچ ٹیک مشینری نہیں مل سکی، یہ معاملہ جوں کا توں اسی طرح موجود ہے یا مقامی حکومت صوبائی حکومت کے حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر ہدایت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ محترمہ کا سوال راجد سٹریٹ، اقبال سٹریٹ اور اس سے ملحقہ سعدی پارک، مزنگ لاہور سے متعلق تھا جس کا ہم نے تفصیلی جواب دے دیا ہے لیکن اس کے علاوہ جو محترمہ فرماتی ہیں کہ جڑ (ب) اور (ج) میں ہم نے معذوری کا اہمہ کیا تھا تو اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ضلعی حکومت لاہور نے تجاوزات کے فلتے کے لئے ایک Joint Task Force بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ٹاسک فورس ایل۔ ڈی۔ اے، 'نیپا' ای۔ ڈی۔ اور یونیورسٹی پر مشتمل ہوگی اور اس سلسلے میں ضلعی ناظم میں عامر محمود کی صدارت میں ایک میٹنگ بھی ہوئی ہے جس کے minutes میرے پاس موجود بھی ہیں اور اس میں فیصلہ ہوا ہے کہ

It was decided that the Joint Task Force, comprising L. D. A., TEPA, E. D. O(R) Office and T. M. As will be set up in order to check your mushroom growth of encroachments in Lahore.

لہذا انہوں نے اس بات کا نوٹس لیا ہے اور آج کے اجلاس میں ضلعی ناظم کی ایک میٹنگ تھی اور یہ خبر بھی تھی کہ انہوں نے encroachments کے خلاف مہم کا آغاز کر دیا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ہمارے چھ ضلعی ادارے وہ کام Joint Task Force کے ذریعے encroachments کو remove کرنے کے لئے کارروائی شروع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، جناب محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، گلگت۔ جناب سپیکر! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ صوبائی حکومت نے تمام مقامی حکومتوں کو ہدایات جاری کر رکھی ہیں کہ اپنے اپنے علاقوں میں تجاوزات ختم کریں۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ ایک سال پرانی بات ہے۔ وہ لوگ ان کی ہدایات پر عمل کیوں نہیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ آج انہوں نے کام شروع کر لیا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جواب میں یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے تمام مقامی حکومتوں کو یہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ اپنے اپنے علاقوں میں ناجائز تجاوزات ختم کریں۔ میرا سوال یہ ہے کہ مری صرف پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورے پاکستان کے لوگ وہاں جاتے ہیں۔ وہاں معاملات بہت خراب ہیں اور وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کے علم میں ہیں کہ ناجائز تجاوزات غیر قانونی تعمیرات یہ سارے معاملات ہو رہے ہیں۔ پچھلے سال جو آپ نے بیرنیر کھولا ہے اور بیرنیر کے کھل جانے کی وجہ سے جو سیلج جاتے ہیں، رش کی وجہ سے دو دو گھنٹے تک ٹریفک رکی رہتی ہے، وہاں بے ہنگم ٹریفک کی صورتحال ہے۔ یہ مسئلہ آج بھی ہے۔ آپ مقامی لوگوں کو تو بھٹوت دے دیں لیکن باہر سے جو لوگ آتے ہیں ان کے ساتھ ایسا ہونا چاہئے جس طرح پہلے چلا آ رہا تھا کہ ان کے لئے معمولی سا انٹری ٹیسٹ اور انٹری فیس ہو تاکہ مری میں بے ہنگم ٹریفک کو روکا جاسکے۔ ناجائز تجاوزات کا مسئلہ مری کے اندر پورے پنجاب میں سب سے زیادہ ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے آپ اپنی سربراہی میں یا مقامی حکومت کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائیں۔ وہاں پر پابندی کے باوجود ناجائز تجاوزات ہیں اور پابندی کے باوجود ناجائز تعمیرات ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر، جی، گلگت۔ جناب وزیر ہدایات!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکرٹری، جناب سیکرٹری، یہ سوال چونکہ لاہور سے متعلق تھا تو میں نے جواب دیا لیکن اس میں ہم نے ایک جنرل پالیسی کے طور پر تمام مقامی اداروں کو ہدایات جاری کی تھیں۔ میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے دو باتیں کی ہیں۔ ایک بیرئیر کی بات جو اس سے متعلق نہیں ہے، دوسری تجاوزات کی بات۔ جہاں تک تجاوزات کا تعلق ہے تو میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اتوار کے دن کی بات ہے، میں راولپنڈی میں تھا۔ میں نے خود وہاں کے اخبارات میں دیکھا ہے کہ مری ڈومینٹ اتھارٹی نے تجاوزات کے خلاف آپریشن شروع کیا ہوا ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری (ج) میں ہے کہ داتا گنج بخش ٹاؤن اس علاقہ میں آپریشن کلین اپ کے لئے تیار ہے لیکن تجاوزات گرانے کے لئے مشینری دستیاب نہ ہے۔ اس میں اچھی وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی راجہ بشارت یقین دہانی کر رہے تھے کہ آج کے اخبار میں آ گیا ہے کہ یہ آپریشن شروع ہو رہا ہے لیکن جواب اس کے متضاد ہے کہ چونکہ مشینری دستیاب نہ ہے اس لئے یہ نہیں کیا جا رہا۔

دوسرا سوال لاہور کے حوالے سے ہے کہ راوی ٹاؤن میں وقفہ فوقہ آپریشن کلین اپ ہو تا رہتا ہے۔ وزیر موصوف یہ یقین دہانی کروائیں کہ جب سے میں علم منیر، میں اسلم اقبال اور عبدالعظیم خان صاحب کی خصوصی کاوشوں اور خصوصی کارکردگی کی وجہ سے جب سے وہ راوی ٹاؤن کے ناظم بنے ہیں ان کا وٹیرہ یہ ہے کہ آپریشن کلین اپ ایک طرف سے شروع ہوتا ہے، جب وہ گزر جاتے ہیں تو منتقلی لینے کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے۔

جناب سیکرٹری، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال تو یہی ہے کہ اس جواب میں تھلا ہے اور دوسرا راوی ماؤن کے معاملات جو اتھائی طور پر بگڑے ہوئے ہیں اور ان کا ایک جھینٹا ناظم جو وہاں جس کے بارے میں میں کیا الفاظ استعمال کروں میرے خیال میں لوٹ مار ہی مناسب لفظ ہے کہ اس نے علاقے میں ہر حوالے سے لوٹ مار مچائی ہوئی ہے تو کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی اس حوالے سے کوئی یقین دہانی کروائیں گے؟

جناب سپیکر، جی، شکریہ، وزیر ہدایات!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! معزز رکن نے دو سوال اٹھائے ہیں۔ پہلا سوال یہ کہ داتا گنج بخش ماؤن کے پاس مشینری موجود نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو جواب لکھا ہوا تھا اس کے بعد کی موجودہ صورتحال بتائی ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے پاس وسائل نہیں تھے اسی لئے ضلعی حکومت نے ایک Joint Task Force بنائی ہے جس میں یہ چھ کے چھ ماؤن شامل ہیں اور ضلعی حکومت ان کو وسائل فراہم کر رہی ہے اور متعلقہ مشینری بھی شامل کرے گی اور یہ آپریشن کلین اپ شروع کیا جائے گا۔

دوسری بات انہوں نے میاں عامر منیر کے متعلق فرمایا ہے تو میں قلمی طور پر یہ بات تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ انہوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ وہ بھی ایک elected ادارے کے elected سربراہ ہیں۔ وہ اپنے House کے سامنے جواب دہ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کارکردگی کو جانچنے اور پرکھنے کا بہترین فورم ان کا اپنا House ہے جس کے سامنے وہ جواب دہ ہیں۔ جہاں تک House کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ House کے ممبران کے اطمینان کے مطابق ہی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، جناب ارشد محمود بگوا!

جناب ارشد محمود بگوا، جناب سپیکر! اس پر بزازور دیا گیا ہے کہ ہمارے پاس مشینری نہیں ہے اس لئے وہ تجاوزات نہیں گرائی جا سکتیں۔ یہاں قانون موجود ہے کہ کوئی آدمی ناجائز تجاوز نہیں

کر سکتا۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں 'یہ پورے پنجاب کا المیہ ہے کہ پمپلی گورنمنٹ نے بھی ایسا ہی کیا کہ جتنی ناجائز تجاوزات تھیں وہ گرا دیں۔ سیالکوٹ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ پمپ چھ فٹ لوگوں نے ناجائز تجاوزات گرا دیں۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جب کوئی شخص ناجائز تجاوز کرنے لگتا ہے تو کیا حکومت کا یہ فرض نہیں ہے کہ اس وقت ناجائز تجاوز کو روکنے کے لئے اس کو نوٹس دے یا اس وقت عملدرآمد کرنے۔ کیا حکومت اس سے متعلق جو existing law ہے اس کو متحرک کرنے کے لئے کوئی کام کرنا چاہتی ہے؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر برائے مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! بالکل معزز رکن نے درست فرمایا کہ encroachment کے لئے قانون موجود ہے اور جب encroachment ہو رہی ہوتی ہے تو متعلقہ حکمہ یا جو بھی ذمہ دار افراد ہیں وہ اس وقت کارروائی شروع نہیں کرتے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح یہ ہے کہ قتل کرنا جرم ہے لیکن اس کے باوجود جو قتل کرتا ہے پھر اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے 'encroachment کا بھی یہ continuous process ہے۔ ایک دفعہ کوئی بلدیاتی ادارہ encroachment کو remove کرتا ہے لیکن اس کے باوجود encroachment دوبارہ ہو جاتی ہے۔ اس سے نمٹنے کے لئے حکومت پنجاب نے تمام بلدیاتی اداروں کو یہ ہدایت جاری کی ہے کہ وہ encroachment کو remove کرنے کے لئے ایک process کے ساتھ کارروائی کو جاری رکھیں لیکن یہاں میں مزید تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ میرے پاس اس وقت لسٹ موجود ہے۔ نہ صرف کسی ایک ادارے کی بلکہ متعدد اداروں کی ہمارے پاس لسٹ موجود ہے۔ جہاں ہمارا عملہ کو تباہی کرتا ہے تو اس محلے کے خلاف بھی کارروائی کی جاتی ہے اور جو لوگ encroachment کرتے ہیں تو ان کے خلاف بھی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ!

سید مجاہد علی شاہ، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں نے تین دفعہ گزارش کی ہے۔

جناب سپیکر، ابھی دیکھیں نیا ایہ تقریباً 15 منٹ ایک سوال پر ہی ہو گئے ہیں۔ میں نے اگلا

سوال لے لیا ہے۔ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ!

بیگم رحمانہ جمیل، سوال نمبر 225۔

جناب سپیکر، جی، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

بیگم رحمانہ جمیل، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

رشید سٹریٹ اور اقبال سٹریٹ کی تعمیر

*225، بیگم رحمانہ جمیل۔ کیا وزیر مٹھی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رشید سٹریٹ اور اقبال سٹریٹ سدی پارک مزنگ لاہور نوٹ

بھونٹ چکی ہیں جس کی وجہ سے ٹریک کے لئے مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

(ب) کیا حکومت ان کمیوں کی ازسر نو تعمیر کر دانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر

نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) درست ہے۔

(ب) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن، داتا کچ بخش ٹاؤن کے ترقیاتی پروگرام برائے 2002-03 میں رحید سٹریٹ، اقبال سٹریٹ، سدی پارک مزنگ لاہور کی تعمیر شامل نہیں ہے۔ البتہ سدی پارک میں ٹختہ گھوں وغیرہ کی مرمت کی گئی ہے۔ رحید سٹریٹ اور اقبال سٹریٹ کو بھی آئندہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی، کوئی ضمنی سوال؟

یگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے بڑ (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ "ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن، داتا کچ بخش ٹاؤن کے ترقیاتی پروگرام برائے 2002-03 میں رحید سٹریٹ، اقبال سٹریٹ، سدی پارک مزنگ لاہور کی تعمیر شامل نہیں ہے اور آئندہ ترقیاتی پروگرام میں انہیں شامل کر لیا جائے گا"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب 2003-04 بھی گزرنے والا ہے کیا اس میں یہ شامل کر لی گئی ہیں یا کب تک کر لی جائیں گی؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر، اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ داتا کچ بخش ٹاؤن کے ترقیاتی پروگرام برائے 2003-04 میں رحید سٹریٹ اور اقبال سٹریٹ کی تعمیر کا کام موقع پر شروع ہے۔ اب صرف carpeting ہونا باقی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ اسی ماہ میں مکمل ہو جانے کی اور اس سال کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ مختص کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں گفتگو کا موقع دیا۔ میں House میں ایک اہم ترین معاملے کو لانا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں پر صوبہ پنجاب کے عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اور ان کی فائدگی کے لئے آتے ہیں۔ اس سوال پر اگر توجہ دیں تو 2002 میں یہ سوال submit کرایا گیا تھا اور 2003 میں اس کا جواب دیا گیا ہے اور 2004 میں ہم اسی 2002 والے معاملات پر بحث کر رہے ہیں۔ تو یہ معاملات ہیں ان کو طے ہونا چاہتے لیکن اب دو سال کے بعد بھی ہر سوال کا جواب یہ آرہا ہے کہ کلاس کلاس دیگر معاملات کی وجہ سے ہم کو سشش کرتے ہیں یہ معاملہ زیر غور ہے اس کے لئے میٹنگ ہو رہی ہے اور نینڈر دینے جا چکے ہیں۔ ہمیں اپنے آپ کو دیکھنا چاہتے کہ کیا واقعتاً ہم عوام کی بھلائی کے لئے کوئی کام کر رہے ہیں یا نہیں؟ محسوس یہی ہوتا ہے کہ 2002 میں سوال دسے کر 2003 میں جواب اور 2004 تک آج تک کسی سوال پر کسی قسم کا کوئی عملدہر آہ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ وزیر برائے معاشی حکومت!

وزیر معاشی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جتنی گفتگو میرے بھائی نے کی ہے اس سوال سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ ہی میں نے کہا ہے کہ غور ہو رہا ہے میں نے تو categorically کہا ہے کہ اڑھائی لاکھ روپیہ رکھ دیا ہے اور کام بھی شروع ہے تو یہ سدا سلسلہ جو انہوں نے کہا ہے کہ عمل نہیں ہو رہا۔ کہا یہ جارہا ہے کہ نینڈر ہو رہے ہیں، غور ہو رہا ہے میں نے قطعی طور پر کوئی ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔ میں نے کہا ہے کہ اڑھائی لاکھ روپیہ رکھا ہوا ہے۔ خرچ ہو رہا ہے۔ آدھا کام ہو چکا ہے۔ باقی 30 جون سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جناب بلال یاسین صاحب!

جناب طاہر اختر ملک، (مسز رکن نے جناب بلال یاسین کے ایما پر طبع شدہ سوال نمبر 526 دریافت کیا)

جناب سپیکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

جناب طاہر اختر ملک، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

پی پی۔ 139 میں کچی آبادیاں اور ان کے ترقیاتی منصوبے

*526، جناب بلال یاسین، کیا وزیر محلی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 139 لاہور میں کتنی کچی آبادیاں ہیں ان کے نام اور ہر آبادی کتنے گھرانوں پر مشتمل ہے۔

(ب) ان میں سے کتنی آبادیوں کے مکینوں کو ملاکہ حقوق مل چکے ہیں اور کتنی آبادی کے مکینوں کو ملاکہ حقوق نہیں ملے۔

(ج) جن آبادیوں کے مکینوں کو ابھی تک ملاکہ حقوق نہیں دیئے گئے، اس کی وجوہات نیز حکومت کب تک ان کو ملاکہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) ان کچی آبادیوں میں 1999 سے آج تک سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ه) کتنی کچی آبادیوں میں بنیادی سہولیات ابھی تک فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ ان کے نام اور یہ سہولیات فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

(الف) ملقمہ پی پی۔ 139 لاہور میں 12 کچی آبپاشیاں قائم ہیں جن میں سے چھ آبپاشیاں ٹرانسفرڈ ہیں اور بقیہ چھ میں سے دو آبپاشیاں غیر منظور شدہ، جبکہ چار آبپاشیاں لسٹ آف کچی آبپاشیوں سے خارج ہو چکی ہیں۔ (تفصیل آبپاشی گھرانوں کی تعداد تہہ (الف) (ب) (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) چھ ٹرانسفرڈ منظور شدہ کچی آبپاشیوں کے مکینوں کو حقوق ملکیت دینے جارہے ہیں جبکہ بقیہ چھ آبپاشیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق نہیں دینے گئے ہیں۔ (تفصیل تہہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج) تفصیل تہہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل تہہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) نمبر شمار کچی آبپاشی کا نام

بنیادی سوتوں کی فراہمی

ٹرانسفرڈ آبادین

کے لئے فنڈ کا اجرا

0.415 ملین

NIL.

1- چٹن پورہ

2- مرضی پورہ نکلے مندر

3- سلامی گلارام

4- گنج دریا

5- اتحاد کالونی بیرون ٹیکسلی گیٹ

6- گورو دت بسوں

غیر ٹرانسفرڈ آبادین

NIL.

7- ذہن پورہ

8- عمر کالونی کھوکھڑاؤں

9- فیروز پورہ راوی روڈ

10- مل پورہ

11- امین پورہ

12- کہم پارک

حکومت کے سبز ترین فیصلے کے مطابق اب ان کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام فراہم کئے جاسکیں گے جو کہ 2000 سے پہلے ٹرانسفر شدہ ہیں۔ اس ضمن میں پنجاب بھر میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہائے بشمول ڈیولپمنٹ اتھارٹی ہائے کو مراد جاری کیا جا چکا ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جیسے ہی کچی آبادی ہائے موسومہ سیریل نمبر 2 تا 6 کی بابت مجاز اتھارٹی کی جانب سے مجوزہ منصوبوں کی Administrative Approval (A.A) جاری ہو جاتی ہے تو پھر محکمہ P&D کو ملتی سال 2004-05 میں A.D.P کی مدد سے فنڈ جاری کرنے کی درخواست کی جائے گی۔ غیر ٹرانسفرڈ کچی آبادیوں کے لئے "کچی آبادی پالیسی" کے تحت فنڈ جاری نہ کئے جاسکتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب طاہر اختر ملک، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جڑ (الف) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ چار آبادیاں لسٹ آف کچی آبادیوں سے خارج ہو چکی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کیا طریقہ کار ہے، کس بنیاد پر ایک آبادی کو خارج یا شامل کیا جاتا ہے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر مہامی حکومت!

وزیر مہامی حکومت و دیسی ترقی، جناب سیکرٹری کچی آبادی کو کچی آبادی قرار دینے کے لئے حکومت کی ایک وضع کردہ پالیسی ہے اور 1985 سے قبل کی جتنی آبادیاں ہیں ان کو کچی آبادی کے طور پر declare کر دیا گیا ہے اور پھر وہاں پر کام شروع نہیں کیا گیا جو 1985 کے بعد کی آبادیاں تھیں ان کو فی الحال ایسی ہم نام کی کمی کے باعث کچی آبادی declare نہیں کر رہے،

پہلے جو 1985 تک کچی آبایاں قائم ہو چکی تھیں، پتلے ہم نے وہاں پر ڈومینٹ کی ہے، اس کو مکمل کرنا ہے اور اس کے بعد سیکنڈ فیز میں ہم آگے جائیں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، ضمنی سوال۔ جناب سپیکر! یہی جو کچی آبایاں ہیں، یہ کہتے ہیں کہ کچی آبادی وہ ہوتی ہے جس کے لئے گورنمنٹ ڈومینٹ جاری کرتی ہے اور پھر ہم وہاں پر ڈومینٹ کرواتے ہیں۔ حکومت نے جو کچی آبایاں declare کی تھیں کیا کسی کچی آبادی کے ٹیٹوں کو انھوں نے مالکانہ حقوق بھی دینے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! صرف کسی ایک کچی آبادی کو ہی نہیں بلکہ درجنوں کی تعداد میں پورے صوبے میں ایسی کچی آبایاں ہیں جنہیں مالکانہ حقوق بھی دینے گئے ہیں اور وہاں پر ڈومینٹ کے کام بھی ہو رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں اپنے سوال کو تھوڑا سا expand کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف کے حکم میں ہے کہ سیالکوٹ میں بھی کسی علاقے کو کچی آبادی declare کیا گیا ہے اور ان کو مالکانہ حقوق دینے گئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال لاہور سے متعلق تھا، سیالکوٹ کے متعلق بیک کر کے ہی جایا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، اس پر fresh question بنتا ہے۔ جی، میں صاحب!

حاجی محمد امجد، جناب سپیکر! پی پی۔ 146 میں ایک بہت پرانی کچی آبادی ہے۔ اس کو ابھی تک مالکانہ حقوق نہیں دینے گئے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو کب تک مالکانہ حقوق دے دینے

جائیں گے؟

جناب سپیکر، اس سوال میں تو اس آبادی کا ذکر نہیں ہے۔ یہ تو fresh question بنتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، خان صاحب! اس پر ضمنی سوال کافی ہو گئے ہیں۔ اب اگلے سوال پر کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس کا آخری ایک فقرہ ہے۔

جناب سپیکر، جی، سنائیں۔

جناب سمیع اللہ خان، غیر ٹرانسفرڈ کچی آبادیوں کے لئے "کچی آبادی پالیسی" کے تحت فنڈ جاری نہ کئے جاسکتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر وہاں فنڈ جاری نہیں کئے جاسکتے تو کیا کوئی ادارہ بھی وہاں فنڈ جاری نہیں کر سکتا اور کیا حکومت ان کو regularize کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر برائے مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ صرف ان کچی آبادیوں کو ڈومینٹ فنڈ جاری کرتی ہے کہ جن کو باقاعدہ پالیسی کے تحت کچی آبادی declare کیا جاتا ہے تو جو کچی آبادی گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق declare نہیں ہوتی اس میں ہماری کچی آبادی کا ڈائریکٹوریٹ فنڈ جاری نہیں کرتا۔ باقی اگر کوئی اور ادارہ فنڈز جاری کرنا چاہتا ہے تو اس پر پابندی نہیں ہے۔ میں اپنے ٹککے کی طرف سے، کچی آبادی کے ڈائریکٹوریٹ کی طرف سے کہتا ہوں کہ ہم فنڈ جاری نہیں کرتے۔

جناب سپیکر، جی، ٹکریہ۔ اگلا سوال چودھری عبدالغفور خان صاحب کی طرف سے ہے۔

چودھری عبدالغفور خان، سوال نمبر 532۔

جناب سپیکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

چودھری عبدالغفور خان، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

لاہور میں ریڑھی اور چھابڑی فروشوں کے مسائل

*532، چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بھابڑی فروش اریڑھی بانوں کو آنے دن میونسپل کارپوریشن والے تنگ کرتے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن والے چھاپے کے دوران جو اشیاء ضبط کرتے ہیں ان اشیاء کی وصولی کے وقت منہانگے پیسے وصول کرتے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن والوں نے ناجائز تجاوزات کی آڑ میں رعیت کا بازار گرم کر رکھا ہے جو کہ غریب عوام کی پریشانی کا باعث ہے۔

(د) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت غریب عوام کے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کیا اقدام کر رہی ہے اور اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ ضبط شدہ اشیاء کو واکرار کرتے وقت مناسب مصالحت فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ناجائز تجاوزات کی آڑ میں رھوت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ موجودہ قانون میں 2001-PLGO کے تحت میونسپل کارپوریشن کا وجود ختم ہو چکا ہے اور نئے نظام کے تحت لاہور میں 6 عدد ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن قائم ہو چکی ہیں جو قانون کے تحت ناجائز تجاوزات ختم کرنے کی ذمہ دار ہیں۔

(د) جڑھانے والا کا جواب اوپر دے دیا گیا ہے۔ حکومت اپنے وسائل کے اندر رستے ہونے غریب عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے بھرپور اقدام کر رہی ہے اور سرکاری اہلکاران پر کڑی نظر رکھتی ہے کہ وہ قانون پر عملدرآمد کرتے ہوئے غریب عوام کو ناجائز تنگ نہ کریں۔

جناب سیکرٹری، جی، ضمنی سوال؛

چودھری عبدالغفور خان، جناب سیکرٹری میں تو اس پر صرف ایک منٹ لوں گا کہ میں نے جو کچھ سوال میں پوچھا ہے اس کا ہر جواب "نہیں" میں ہی آیا ہے حالانکہ سب کو پتا ہے کہ کارپوریشن کا یہ عہد اور جو بھی یہ معاملات ہیں یہ کس طرح چلتے ہیں۔ میں نے اس میں دریافت کیا ہے کہ اہلکاران ریڑھی بانوں اور دوسرے بیچارے جو غریب لوگ ہیں ان کو تنگ کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نہیں کرے۔ پھر میں نے اس میں کہا ہے کہ ان سے اپنی مرضی کے جرمائے وصول کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نہیں کرتے۔ مطلب یہ کہ ہر چیز کا جواب "نہیں" میں ہے یہ تو سب کو پتا ہے کہ وہاں پر کیا ہوتا ہے۔ ابھی بھی کسی ٹاؤن کے دفتر میں اپنے ٹائم سے کو بیج کر دیکھ لیں کہ وہاں پر بھی یہ لوگ روتے ہوئے طہیں گے۔ میں آپ کا نام نہیں لیتا۔ اس پر صرف ایک بات کے ساتھ اس کو ختم کروں گا۔ اس جواب کے حوالے سے ایک شعر آپ کی نذر کروں گا۔

کی کرنی جا رہیا ایں کی کرنی جا رہیا ایں

کھیں اُتے پا کے تے تھلوں دری کھی جا رہیا ایں

بست بست شکر یہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! معزز رکن نے شہر پڑھا ہے لیکن میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ سوال کے جواب سے وہ مطمئن ہیں کیونکہ انھوں نے کوئی ضمنی سوال نہیں کیا۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 562۔ (معزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایام پر طبع شدہ سوال نمبر 562 دریافت کیا) جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راوی ٹاؤن لاہور کے ترقیاتی منصوبے

*562، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور کی انتظامیہ نے ضلعی ناظم کے ایام پرعلقہ 142-PP کے لئے 28۔ دسمبر کو سوا کروڑ روپے کی 65 ترقیاتی سکیموں کا اشتہار اخبارات میں دیا اور 2۔ جنوری کی نصف شب کے وقت 14 ٹینڈر ٹھیکیداروں میں الاٹ کر دئے اور اسی طرح ضلعی حکومت نے علقہ 147-PP میں 60 لاکھ روپے کے 23 ترقیاتی کاموں کے ورک آرڈر جاری کر دیئے۔ یہ ترقیاتی سکیمیں کیا تھیں اور کہاں کہاں کے لئے منظور ہوئیں۔

(ب) نصف شب کو ٹینڈر الاٹ کرنے کی کیا امرجنسی درپیش تھی۔ کیا ان ترقیاتی کاموں کی منظوری متعلقہ ٹاؤن ناظم اور ضلعی اسمبلی سے حاصل کی گئی۔

(ج) چیف ایکشن کمشنر کی طرف سے 15۔ جنوری 2003 تک ترقیاتی کاموں پر پابندی عائد ہونے کے بعد کیا ان ترقیاتی کاموں پر عملدرآمد روک دیا گیا اور کیا ایکشن کے بعد دوبارہ عملدرآمد شروع کیا گیا۔ ان میں کون کونسی سکیمنیں مکمل کی گئیں۔ تفصیل سے مطلع فرمائیں؛

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) راوی ناؤن لاہور کی انتظامیہ نے ضلعی ناظم کے ایہا پر مقررہ پی۔ پی۔ 142 کے لئے مورخہ 27-12-2002 کو تقریباً ایک کروڑ گیارہ لاکھ روپے کی 65 ترقیاتی سکیمنوں کا اشتہار اجراء میں دیا۔ مقررہ تاریخوں میں مینڈر جاری کئے گئے۔ یہ کام پر سکون ماحول میں دفتری اوقات میں مکمل کیا گیا تھا۔ ترقیاتی کاموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مورخہ 30-10-2002 کے ہاؤس اجلاس راوی ناؤن میں ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری لی گئی۔ بعد ازاں باضابطہ مقررہ تاریخ اور دفتری اوقات میں پر سکون ماحول میں مینڈر ہونے اور مینڈرز ورکس کمیٹی، اکاؤنٹ اور آڈٹ کی موجودگی میں باضابطہ کارروائی مکمل کی گئی۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے نصف شب کو کوئی مینڈر الٹ نہ کیا۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تمام ترقیاتی سکیمنوں کی منظوری سٹی ڈسٹرکٹ اسمبلی لاہور کے اجلاس خاص مورخہ 30-7-02 میں وضع شدہ طریقہ کار کے مطابق دی گئی جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چیف ایکشن کمشنر کی طرف سے 15۔ جنوری 2003 تک ترقیاتی کاموں پر پابندی عائد ہونے کے بعد ان ترقیاتی کاموں پر عملدرآمد روک دیا گیا تھا اس لئے راوی ناؤن میں ان کاموں کے لئے ایکشن کے بعد ورک آرڈر جاری کئے گئے۔ تمام ترقیاتی سکیمنوں کے مینڈرز 27۔ جنوری 2003 سے 10۔ مارچ 2003 تک متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسرز نے منظور کئے۔ مکمل کی جانے والی سکیمنوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر ترقیاتی کام لوکل گورنمنٹ اور دوسرے Building Departments کرتے ہیں۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ انجینئرز صاحبان اور clerical staff ٹھیکہ جات میں کتنے فیصد کمیشن لیتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! مناسب یہ ہو گا کہ کمیشن دینے والے سے پوچھ لیں کیونکہ وہ بہتر طور پر جاسکتا ہے۔ میں اس کارروائی میں ملوث نہیں ہوں۔ (تھمتے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بات ہنس مذاق میں ماننے والی نہیں ہے۔ موام کے ٹیکسوں سے حکومت کو جو کروڑوں روپے آتے ہیں اس میں سے ایک اچھی خاصی رقم کمیشن میں چلی جاتی ہے۔ یہ ایک system بن گیا ہے ہر حکومت اس سے چشم پوشی کرتی ہے۔ اس بابت حکومت کو نوٹس لینا چاہئے۔ طریب موام کا پینا حرام طریقے سے جاتا ہے۔ اس کا جواب دینا کافی نہیں ہے کہ ہم اس میں حصہ دار نہیں ہیں۔ اگر آپ سے دار نہیں ہیں تو پھر آنکھیں بند کر کے کیوں بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وزیر صاحب ان وقت اس کی figure تو نہیں بنا سکتے کہ یہ لوگ کتنے فیصد کمیشن لیتے ہیں۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 756۔ جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چک عمر سکھا لادھو کا، دیپالپور میں ترقیاتی کام

*756 حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے چک مر سکھ لادھو کا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں نالیاں اور سونگ بنانے کے لئے گرانٹ منظور کی تھی۔

(ب) گھوں، نالیوں وغیرہ کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا۔ تفصیل فراہم کی جانے جبکہ ترقیاتی کام جوں کا توں ہے تو وجہ بتانی جائے۔

(ج) اگر جڑ ہٹانے والا کاجات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ چک میں نالیاں اور سونگ کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجہ کیا ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن دیپالپور نے چک مر سکھ لادھو کا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں نالیاں اور سونگ بنانے کے لئے گرانٹ منظور نہ کی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا کام کا کوئی ٹھیکہ نہ دیا گیا ہے۔

(ج) فی الحال تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن دیپالپور مذکورہ بالا چک میں نالیاں اور سونگ نکالنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔ کیونکہ مذکورہ سکیم بھرت برائے سال 2002-03 میں حائل نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! پچھلے مالی سال میں تو اس کے لئے کوئی رقم نہ رکھی گئی تھی، کیا اس موجودہ سال میں اس کے لئے کوئی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! 2002-03 کے مالی سال میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی، 2003-04 میں بھی کوئی رقم نہیں رکھی گئی لیکن 2004-05 کے متعلق میں فی الحال نہیں جانتا کیونکہ یہ ان کی اپنی مقامی کونسل کا معاملہ ہے۔ یہ ان کی صوابدید پر ہے کہ وہ کسی منصوبے کے لئے فنڈ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: سوال نمبر 766۔ جناب سیکرٹری اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔
جناب سیکرٹری: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ میں پینے کے پانی کا مسئلہ

766۔ جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ میڈ پورہ سیالکوٹ میں نصب میوب ویل سے عرصہ دراز سے
گند اپنی عوام کو پینے کے لئے فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کی شکایات کے باوجود اس میوب ویل کو درست نہیں
کیا جا رہا ہے۔

(ج) کیا حکومت اس کو تہی کے مرتب افراد کے خلاف کارروائی کرنے اور اس میوب ویل
سے صاف و شفاف پانی عوام کو فراہم کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں
تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف 'ب' ج) یہ درست ہے کہ محلہ میڈ پورہ کے لوگوں کو گند اور بدبودار پانی مہیا کیا جا رہا ہے

اور عوام میں موذی قسم کی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ کیونکہ شہر میں مہیا کئے جانے

والے پانی کی وقتاً فوقتاً sampling کر کے رپورٹ حاصل کی جاتی ہے اور اب دوبارہ

تحصیل آکسیر (ریگولیشن) کو ہدایات کی گئی ہیں کہ شہر کے تمام میوب ویز سے

water sample لے کر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لیبارٹری یا Epidemiology

Laboratory میں برائے تجزیہ بھیجیں۔ چیکنگ رپورٹ کے بعد جس جگہ بھی

خرابی محسوس ہوتی وہاں صاف ستھرا پانی مہیا کیا جانے کا اور خرابی کو درست کیا

جانے گا۔ لہذا استدعا ہے کہ تحریک داخل دفتر فرمائی جائے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ سیالکوٹ میں ایک محلہ میلن پورہ ہے جو کہ شہر کا قدیم ترین اور بڑا محلہ ہے۔ وہیں جو یوب ویل لگا ہے اس سے لوگوں کو گندا پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ یوب ویل بالکل صحیح چل رہا ہے، ہم نے اس کے samples بھی بھیجے اور اس کا پانی بالکل ٹھیک ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت خود وہیں سے پانی کا sample لے کر اسے لیبارٹری میں بھجوا کر چیک کروانے کے لئے تیار ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! برسوں جب میں ان سوالات کی بریفنگ لے رہا تھا تو اس وقت میں نے اپنے محلے کو ہدایت کی تھی کہ سیالکوٹ سے latest report لے کر مجھے مطلع کریں۔ اس وقت یہ رپورٹ میرے پاس موجود ہے۔ میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سیالکوٹ کے بعض علاقوں میں یوب ویلوں کی گہرائی بہت زیادہ ہو گئی ہے یعنی پانی کا level بہت نیچے ہو گیا ہے۔ یہ تقریباً 300 سے 400 فٹ تک چلا گیا ہے۔ اس کے باعث بعض علاقوں میں پانی میں طوٹ کی شکایات مل رہی ہیں۔ یہاں میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب 24-10-2003 کو جب سیالکوٹ کے دورے پر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے وہیں 10 کروڑ روپے مالیت کا ایک منصوبہ سیالکوٹ کے لئے منظور فرمایا تھا جس کے تحت وہیں پانی کی سپلائی کا سسٹم اور sources کو بہتر بنایا جانے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب اس منصوبے پر کام شروع ہو گا تو یہ مسائل کافی حد تک حل ہو جائیں گے۔

دوسرا معزز رکن نے یہ فرمایا ہے کہ کیا حکومت اپنے کسی اور ادارے کی طرف سے other than T.M.A پانی کے samples لے کر انہیں test کروانے کے لئے تیار ہے؟ تو میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ یا ڈسٹرکٹ اینڈ فریکل پلاننگ کے ذریعے ہم پانی کے samples لیں گے اور انہیں چیک کروائیں گے اور پھر اس کا جو بھی result آنے کا وہ

میں معزز رکن کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

محترمہ عبیدہ جاوید: جناب سپیکر! ناڈن شپ میں ایک ناصر کالونی ہے 'وہاں پر چونکہ ڈرین کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے جس کی وجہ سے پینے والے پانی میں ڈرین کا پانی مل کر آ رہا ہے۔ وہاں کے رہنے والوں کو عینت کی بہت سی بیماریاں لگ رہی ہیں۔ براہ مہربانی وہاں کے ڈرین سسٹم کو درست کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں میں گنداپانی پینے کی وجہ سے مختلف وبائی امراض پھولتی ہیں اور ان کی وجہ سے اموات بھی واقع ہوتی ہیں۔ میں نے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا کوئی ایسا سسٹم موجود ہے کہ پینے کے پانی کا ریگولر چیک اپ ہر سطح کی مقامی حکومتیں کرتی ہوں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ ان کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کریں اور اگر کسی وقت ان کو کوئی ایسی شکایت موصول ہوتی ہے کہ کسی علاقے میں آلودہ پانی فراہم ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اسے چیک کروائیں اور پانی کو صاف کرنے کا بندوبست کریں۔
جناب سپیکر: اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 825۔ جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میو ہسپتال تالوہاری گیٹ لاہور سڑک کی تعمیر و مرمت

*825، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میو ہسپتال تالوہاری گیٹ لاہور سڑک بیرون شہر کی مصروف ترین سڑک ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک میں جا بجا گڑھے پڑے ہیں اور کوئی پرسن مل نہیں۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس سڑک پر ٹریفک اکثر مہل رہتی ہے۔ نیز گٹر بند ہو جانے یا توڑی سی بارش ہو جانے سے بھی اس سڑک پر گندے پانی اور ٹریفک کے بجوم کی وجہ سے پورے شہر کا نظام مہل ہو کر رہ جاتا ہے اور گرد و نواح کی سڑکیں ٹریفک کے بجوم کی وجہ سے سخت مشکلات سے دوچار ہو جاتی ہیں۔

(د) اگر جڑھانے والا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت ٹریفک کی صورتحال سے بچنے کے لئے اس سڑک کو فی الفور از سر نو تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک پر جا بجا گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔

(ج) سرگھر روڈ سے ایک روڈ تک پانی کے مین پائپ سے جو صارفین نے پانی کے کنکشن لئے ہوئے ہیں ان کے سروس پائپ بہت پرانے ہو چکے ہیں۔ اور اکثر ٹوٹ جاتے ہیں جو کہ واسا کی ذمہ داری نہیں ہے۔ صارفین کو بار بار کہا جاتا ہے کہ وہ پرانے سروس پائپ تبدیل کرالیں۔ جہاں تک گٹر بند ہونے کا تعلق ہے۔ جب کبھی سیوریج کے بند ہونے کی شکایت ملتی ہے۔ اس شکایت کو فوری طور پر رفع کر دیا جاتا ہے جس کی بڑی وجہ کوڑا کرکٹ کا سیوریج میں داخل ہونا ہے۔ البتہ وہاں کا سیوریج سسٹم 50 سال سے بھی زیادہ پرانا ہے جو کہ آبادی اور کرشل activities کے بڑھنے کی وجہ سے ناکافی ہو چکا ہے جس کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس پر فنڈز کی دستیابی پر عملدرآمد ہو سکتا ہے۔ یہ علاقہ نشیبی ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی سڑک پر کچھ دیر کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھار صارفین کی کوتاہی سے

سیورج کے مین پائپ بھی بند ہو جاتے ہیں جو کہ اصلاح بننے پر فوراً کھول دیئے جاتے ہیں۔ سیورج کی بندش سڑک ٹوٹنے کی وجہ نہیں ہے۔

(د) میوہسپتال لاہور تا لوہاری گیٹ تک کی سڑک پر کئی زیادہ بیوی قسم کے بیچ ورک موجود تھے جو واسا کے سیورج پائپ میں خرابی کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اس سڑک پر پنجاب لوہاری دروازہ بیچ ورک کا کچھ کام کروایا گیا ہے جو ابھی مکمل نہ ہوا ہے۔ داتا گنج بخش ٹاؤن کی مختلف سڑکوں پر بیچ ورک کروانے کے لئے ایشیائی اشتہار جا چکا ہے اور ورک آرڈر ہونے کے فوراً بعد اس مذکورہ سڑک پر بیچ ورک کر دیا جائے گا جس سے ٹریفک کا مسئلہ کئی حد تک حل ہو جائے گا۔ جو نئی فنڈز دستیاب ہونے اور واسا نے ڈریجنگ کا مسئلہ حل کر دیا انتظامیہ داتا گنج بخش ٹاؤن پہلی ترجیح میں اس کی تعمیر و مرمت کے لئے اقدام اٹھانے گی۔

جناب سیکرٹری: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سیکرٹری، جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ "یہ درست ہے کہ سڑک پر باہجا گزے پڑے ہونے ہیں" تو ان کو کب تک ٹھیک کر دیا جائے گا؟ مجھے سوال دینے ہونے ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک یہ گزے ٹھیک نہیں ہوئے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی جناب سیکرٹری، جواب کے آخر میں یہ گزارش کی گئی ہے کہ داتا گنج بخش ٹاؤن کی مختلف سڑکوں پر بیچ ورک کروانے کے لئے ایشیائی اشتہار دیا جا چکا ہے اور انشاء اللہ تعلقاً 30 جون سے پہلے current year کی allocations اس پر خرچ کی جائیں گی۔

جناب طاہر اقبال چودھری، جناب سیکرٹری اس سے پہلے بھی ایک سوال آیا ہے اور اس سوال میں بھی یہ ہے کہ سڑک پر جگہ جگہ گزے پڑے ہونے ہیں۔ وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ ہمارے ملک کے اندر جتنی بھی سڑکیں بنتی ہیں کیا ان کی کوئی مدت مقرر ہے کہ وہ کب تک صحیح حالت میں رہیں گی؟ ایک سڑک ابھی بن رہی ہوتی ہے اور وہ چھپے سے نوٹ بھوت کا دکھار ہو جاتی

ہے۔ کیا کوئی ایسا criteria ہے کہ ایک نئی بنی ہوئی سڑک دو سال چلے گی، تین سال چلے گی، اس حوالے سے کوئی مدت مقرر کی گئی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! مختلف سڑکوں کی مختلف specifications ہوتی ہیں۔ جو سڑکیں مقامی بلدیاتی ادارے، یونین کونسلیں، ٹاؤن کمیٹی یا ضلعی حکومتیں بناتی ہیں ان کی specifications مختلف ہے۔ پانی وے کی specifications different ہے، نیشنل پانی وے اتھارٹی کی specification different ہے اور اسی طرح موٹر وے کی specification مختلف ہے تو جتنی قیمت کے ساتھ وہ سڑک بنانی جاتی ہے، جن specifications کے مطابق بنانی جاتی ہے اسی کے مطابق اس کی limit مقرر کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال علی عباس صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال لاکھیل الرحمان صاحب کا ہے۔

لاکھیل الرحمان (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 1074۔ جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔ 92 گوجرانوالہ میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*1074، لاکھیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کا شمار پنجاب کے بڑے صنعتی شہروں میں ہوتا ہے جہاں سے حکومت کو ٹیکسوں کی مد میں بہت زیادہ آمدن ہوتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ کا علاقہ پی پی۔ 92 سب سے گندا اور پسماندہ علاقہ ہے جہاں کے لوگوں کو بنیادی سہولیات پانی، سیوریج، تعمیر و ترقی، تعلیم، گیس اور بجلی میسر نہ ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کبھی بھی اس علاقے کی تعمیر و ترقی کی طرف توجہ نہ دی گئی ہے اور جب بھی مقامی سطح پر ضلع اور تحصیل کے سربراہان اور ڈی۔سی۔ او وغیرہ کی توجہ اس علاقہ کی گندمی اور بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کی طرف دلائی گئی تو انہوں نے فذز نہ ہونے کا بہانہ بنا کر اس علاقے کی تعمیر و ترقی سے چشم پوشی اختیار کر رکھی ہے اور شہر کے ان چند علاقوں میں جہاں پر افسران کی رہائش گاہیں ہیں جو کہ شہر کے پوش اور صاف ستھرے علاقوں میں شمار ہوتے ہیں، میں فذز کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔

(د) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت پی پی۔ 92 گوجرانوالہ میں تمام بنیادی سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) درست ہے۔ گوجرانوالہ شہر کا شمار پنجاب کے بڑے صنعتی شہروں میں ہوتا ہے۔ یہاں سے حکومت کو ٹیکسوں کی مدد میں بہت زیادہ آمدن ہوتی ہے۔

(ب) درست ہے علاقہ پی پی۔ 92 کی کچھ آبادیوں میں واٹر سپلائی، سیوریج، تعلیم اور گیس کی سہولیات میسر نہ ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ کیونکہ علاقہ مذکور میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹو سٹی گوجرانوالہ کی طرف سے تحصیل سٹی کونسل کی حدود میں واقع یونین کونسلز کے نائب ناظمین کی نگرانی میں مختلف ترقیاتی منصوبہ جات زیر تعمیر اذیر تکمیل ہیں۔ اس کے علاوہ یونین کونسلز کو گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کئے گئے ترقیاتی فذز کے منصوبہ جات بھی

ناہمین کی نگرانی میں تعمیر ہو رہے ہیں۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سٹی گوجرانوالہ نے کسی یونین کونسل سے امتیازی سلوک نہیں کیا جبکہ تمام یونین کونسلز کے لئے برابری کی سطح پر ترقیاتی منصوبہ جات کی رقم مختص کر کے تعمیراتی کام کروانے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ علاقہ میں صفائی کے لئے محدود سٹاف کے پیش نظر ہر یونین کونسل میں عمدہ صفائی نائب ناہمین کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔

(د) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سٹی گوجرانوالہ اپنے محدود وسائل کے پیش نظر ملحقہ مذکورہ ترقیاتی کام کروا رہی ہے جس تک دوسری بنیادی ضروریات مٹا لگیں و بجلی وغیرہ کا تعلق ہے تو یہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! (بز) ج میں بتایا گیا ہے کہ "ملحقہ کور میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سٹی گوجرانوالہ کی طرف سے تحصیل سٹی کونسل کی حدود میں واقع یونین کونسلوں کے نائب ناہمین کی نگرانی میں مختلف ترقیاتی منصوبہ جات زیر تعمیر اذیر تکمیل ہیں۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ پی پی۔ 92 میں بعض ایسے علاقے ہیں، یونین کونسلیں ہیں جن میں نائب ناہمین کو تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے کوئی فنڈز نہیں دیئے۔ یہ جواب کے جز (ب) میں بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کچھ آبادیوں میں واٹر سپلائی، سیوریج، تعلیم اور گیس کی سہولیات میسر نہ ہیں تو کیا وزیر صاحب یہ بین فرمائیں گے کہ ان آبادیوں کو کب تک یہ سہولیات میسر کی جائیں گی؟

جناب سپیکر، جی، وزیر بلدیات!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے۔ یہاں پر پی پی۔ 92 گوجرانوالہ کی یونین کونسلوں میں ترقیاتی کاموں کے حوالے سے بات ہوئی تھی۔ اگر آپ کی طرف سے اجازت ہو تو میں تھوڑی سی تفصیل عرض کر دوں۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر مٹھی حکومت و دیسی ترقی، جناب والا ملی سال 2002-03 میں مقررہ پی پی۔ 92 گورنواہ کی 16 یونین کونسلوں کوئی یونین کونسل 6 لاکھ روپیہ دیا گیا ہے اور یہ 6 لاکھ روپیہ یونین کونسل کے ناظم کی صوابدہ پر ہے کہ وہ یہ فیصد کرے کہ اس کی کونسل میں کن کن منصوبوں پر یہ پیسہ خرچ ہونا ہے۔ اس طرح کل رقم 96 لاکھ روپے بنتی ہے جو 2002-03 میں دی گئی۔ اسی طرح 2003-04 میں مقررہ پی پی۔ 92 گورنواہ کی 16 یونین کونسلوں کوئی یونین کونسل 7 لاکھ روپے دینے گئے ہیں اور یہ کل رقم ایک کروڑ 12 لاکھ روپے بنتی ہے اور اس میں تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جو 10 فیصد رہتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی 30- جون تک مکمل کر دیا جائے گا۔ TMA کی طرف سے جو رقم ان یونین کونسلوں کو پہنچی میں نے اس کی تفصیل عرض کر دی ہے۔ اب جو رقم اس یونین کونسل کو allocate ہوتی ہے، اس نے کہاں پر خرچ ہونا ہے، یہ اس متعلقہ یونین کونسل کے ناظم کی صوابدہ پر ہے؟

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

لاہ کھلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر اجز (ب) میں تھا کہ بہت سی کچی آبائیاں ہیں لیکن ان کو واٹر سپلائی سوریج کی سہولیات نہیں دی گئیں۔ اب وزیر موصوف نے فرمایا کہ ہر یونین کونسل کو 6 لاکھ روپیہ دیا گیا ہے ان میں کچھ ایسی آبائیاں ہیں کہ اگر ایک مہی کی تعمیر کی جائے تو پورے سال کے فنڈ سے بھی ایک مہی تعمیر نہیں ہو سکتی۔ جو تک وہاں ایک مہی کی تعمیر کے لئے کم از کم 20، 25 لاکھ روپے درکار ہیں کیونکہ وہ بہت لمبی ہیں۔

دوسرا انھوں نے فرمایا ہے کہ ہر یونین کونسل میں صطانی کے لئے محدود صاف کے پیش نظر محمد صطانی نائب ناظمین کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ TMA گورنواہ سے اس بات کی لسٹ منگوائیں کہ جو developed یونین کونسلیں ہیں ان میں تقریباً 30 کے قریب سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں حالانکہ وہاں پر ان کی اتنی ضرورت نہیں

ہے جبکہ یہ جو کچی آبادیاں ہیں جن کی حالت انتہائی خستہ اور خراب ہے وہاں پر T.M.A نے صرف 12/12 سینٹری ور کرز depute کئے ہوئے ہیں وہ بھی اپنی مرضی سے وہاں جاتے ہیں۔ کبھی کام کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے تو ایسی تقسیم کیوں ہے؟ کام یونین کونسلوں کو برابری کی سطح پر سینٹری ور کرز کیوں نہیں دینے جاتے؟

جناب سیکر، جی، وزیر بلدیات!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکر، سینٹیشن کی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے sweeper کی ذیولی لگانا متعلقہ T.M.A کے سینٹیشن صاف کا کام ہے۔ اگر اس سلسلے میں مقامی آبادی کو کوئی شکایت ہے تو وہ اپنے مقامی ناظم یا نائب ناظم کے ذریعے اپنے متعلقہ صاف سے رابطہ کر سکتے ہیں اور صاف میں کمی پیش ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے۔

جناب سیکر، جی، شکر ہے۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکر، میں نے اس سلسلے میں کئی مرتبہ تحصیل ناظم سے رابطہ کیا ہے لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور نہ ہی ان یونین کونسلوں کو سینٹری ور کرز دینے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھ لیں گے ہمارے پاس عملے کی تعداد کم ہے جبکہ اگر ان کی اپنی یونین کونسلوں میں 6 آدمی بھی کام کریں تو کام ٹھیک چل سکتا ہے چونکہ وہ بہت developed area ہے۔ میری وزیر صاحب سے یہی گزارش ہے کہ یہ T.M.A سٹی کے تحصیل ناظم سے کہیں کہ برابری کی سطح پر سارے کام کریں تاکہ جو دوسرے لوگ بنیادی حق سے محروم ہو رہے ہیں انھیں سولت مل سکے اور صفائی ہو سکے۔

جناب سیکر، جی، شکر ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکر، اہم T.M.A کو یہ ہدایت جاری کر دیں گے کہ خصوصی طور پر معزز رکن نے جن یونین کونسلوں کی نشاندہی کی ہے وہاں پر ایک crash programme کے تحت صفائی کا پروگرام شروع کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال مہر خالد محمود سرگازہ صاحبہ
 جناب طاہر اختر ملک، سوال نمبر 1111 (مزز رکن نے مہر خالد محمود سرگازہ کے ایما پر طبع شدہ
 سوال نمبر 1111 دریافت کیا)
 جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تفریحی پارک جھنگ کی بحالی کا منصوبہ

* 1111، مہر خالد محمود سرگازہ، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں
 گئے کہ۔

(الف) تفریحی پارک جھنگ کب اور کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا۔
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تفریحی پارک آج کل ناگتہ بہ حالت میں ہے۔ اس جمیل
 کا صاف پانی بدبودار جوہز کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کھاس اور معمول دار پودوں کا
 نام و نشان نہیں ہے۔ بجلی کے کنکشن کاٹنے جاچکے ہیں اور پارک ایک بیابان جنگل کا
 نمونہ بن چکا ہے۔

(ج) حکومت نے اس پارک کی بحالی کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں اور اس پارک کی
 بحالی کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تفریحی پارک سال 1997-98 میں تعمیر ہونا شروع ہوا جس کا تخمینہ مبلغ 1,14,080 اور
 بعد میں مبلغ 95,936 اور مبلغ 2,79,000 روپے بھی خرچ ہوئے۔

(ب) مذکورہ تفریحی پارک آج کل ناگتہ بہ حالت میں نہ ہے پارک میں کام شروع ہے۔
 جمیل کے بدبودار پانی کو خارج کر کے صفائی کرانی جا چکی ہے، کھاس اور معمول دار
 پودے لگانے جا رہے ہیں، بجلی کے کنکشن بحال ہو چکے ہیں۔ اب پارک مذکورہ کسی

طور پر بھی بے آباد جنگل کا نمونہ نہ لگتا ہے بلکہ ضلع ناظم صاحب اور ڈی۔سی۔ او صاحب نے شجر کاری کا افتتاح موسم بہار 2003 اسی پارک سے کیا ہے۔

(ج) ضلعی حکومت جھنگ نے بجلی کے کنکشن بحال کرنے کے لئے واجبات ادا کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طاہر اختر ملک، جناب سپیکر! محترم وزیر صاحب صرف ج (ج) کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر بلدیات اج (ج) کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر اج (ج) کا جواب یہ ہے کہ ضلعی حکومت جھنگ نے بجلی کے کنکشن بحال کرنے کے لئے واجبات ادا کر دیئے ہیں۔ یہ اس پارک کی بحالی کا one of the problems تھا کیونکہ وہاں بجلی بھی نہیں تھی تو جتنے ان کے پاس وسائل موجود تھے انہوں نے ان کے مطابق وہاں کام شروع کیا ہے اور فی الحال وہاں پر بجلی بحال کروانی ہے اس کے بعد باقی ڈویلپمنٹ کے کام شروع کریں گے۔

جناب طاہر اختر ملک، جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ حکومت نے اس پارک کی بحالی کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں اور اس پارک کی بحالی کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں تو انہوں نے اس کا جواب دیا ہوا ہے کہ ضلعی حکومت جھنگ نے بجلی کے کنکشن بحال کرنے کے لئے واجبات ادا کر دیئے ہیں۔ سوال گندم جواب چنا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ڈویلپمنٹ کا one of the components ہے۔ بجلی کی بحالی بھی پارک کی بحالی کا ایک جز تھا اس لئے اس کے فنڈز جاری کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ پارک کی بحالی کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہاں ایک جمیل تھی جو بدبودار پانی سے بھری ہوئی تھی اسے بھی صاف کیا جا چکا ہے۔ گھاس کو صاف کیا گیا ہے۔ وہاں پر پھل دار اور پھول دار پودے بھی لگانے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی مہر خالد محمود سرگاندہ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 1113 (مززور کن نے مہر خالد محمود سرگاندہ کے ایسا پر طبع شدہ

سوال نمبر 1113 دریافت کیا)

جناب سپیکر، کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جی، جناب والا! جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ شہر کی سڑکوں کی تعمیر نو

* 1113، مہر خالد محمود سرگاندہ، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گئے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کی تمام سڑکیں خستہ حالت میں اور قابل مرمت ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جھنگ شہر کی سڑکیں خراب ہونے کی وجہ سے شہریوں کو
آمدورفت میں سخت مشکلات کا سامنا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑکیں خراب ہونے کی وجہ سے اندرون شہر چلنے والی
ویکٹریں اور رکٹے اکثر خراب رہتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی مسافروں کی پریٹنل کاباحت بن رہا
ہے۔

(د) اگر جز (الف) (ب) اور (ج) کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت کب تک جھنگ شہر
کی سڑکوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے زیر انتظام شہر کی تمام سڑکوں کی حالت خستہ نہ ہے۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فنڈز سے شہر بھر میں سونی گیس کی لائنوں کی بجھانی کا کام

تیزی سے جلدی ہے جس کی وجہ سے بعض سڑکیں کالنی پڑی تھیں۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن جھنگ نے اس ضمن میں مختلف مراحل بات کے ذریعے متعلقہ محکمہ کو پابند کیا ہے کہ وہ حفاظت اور میاں کے مطابق سڑکوں کو ساتھ ساتھ مرمت کروائیں۔ تاہم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے اپنے محدود وسائل میں چند پرانی سڑکوں کی مرمت کا کام کیا ہے۔ مزید فنڈز مہیا ہونے پر تمام سڑکوں کی مرمت کروائی جاسکتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سڑکوں کی خرابی کے باعث شہریوں کو آمد و رفت میں مشکلات کا سامنا ہے۔ اندرون شہر نے نظام سے پہلے سے قائم ناجائز تجاوزات کی وجہ سے بعض جگہوں پر ٹریفک بہاؤ میں رکاوٹ کی شکایات پیدا ہوئیں۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے متعدد بار اس ضمن میں کارروائی کر کے یہ مسئلہ حل کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ضلعی حکومت کے تعاون سے بڑی کارروائی کر کے مکمل طور پر مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔

(ج) اندرون شہر سڑکوں کی حالت اتنی خراب نہ ہے کہ رکشے اور ویکلین اس وجہ سے خراب ہوتے ہوں۔ ایسی بات کبھی تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں نہ آئی ہے۔

(د) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن جھنگ کے مالی وسائل محدود ہیں۔ مزید فنڈز دستیاب ہونے پر بقیہ کام کروادینے جائیں گے۔

جناب سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری، جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ سڑکوں کی حالت خستہ نہ ہے اور دوسری بات یہ لکھی ہوئی ہے کہ سونی گیس کی لائنوں کی پھلانی کے لئے گلے کو سڑکیں کالنی پڑتی ہیں۔ گزارش ہے کہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ سڑک بنتی ہے اور اس کے دو ماہ بعد کبھی میلی فون اور کبھی سونی گیس اور کبھی سیوریج والے آجاتے ہیں اور اس بنی جانی سڑک کا پیرا

غرق کر دیتے ہیں اور جو سڑک پہلے بنی ہوتی ہے وہ کانٹ چھانٹ کے بعد دوبارہ اس level کی بن ہی نہیں سکتی۔ ابھی میں ساہیوڑ کا جاتا ہوں کہ وہاں ماڈل ٹاؤن (سی) میں سیوریج بچھایا گیا ہے۔ وہاں چار پانچ ماہ پہلے بڑی ابھی اور خوبصورت سڑک بنی اس کے بعد سیوریج والے آگے اور انھوں نے آدمی سڑک ادھیڑ کر رکھ دی۔ ڈی۔سی۔ او صاحب سے بات کرتے ہیں کہ اس کی مرمت کب ہو گی؟ انھیں ٹھکے کو پیسے جمع کرانے دس مہینے ہو گئے ہیں لیکن سارا معاملہ اسی طرح ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پہلے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان ہوتے تھے اب ڈی۔سی۔ او صاحبان ہیں یہ کس مرض کی دوا ہیں؟ یہ تمام ٹھکوں سے چار پانچ یا دس سال کا منصوبہ لے کر اس کی coordination کریں تاکہ جو بھی کام ہو وہ دیر پا ہو۔ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ وہ اس قسم کے کام کرے اور یہ فنڈز حائل نہ ہوں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر بلدیات!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب والا! یہ درست بات ہے کہ تمام شہروں میں اس قسم کے مسائل پائے جاتے ہیں اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے واضح طور پر ہدایات موجود ہیں اور معزز رکن نے یہ درست فرمایا کہ جب پہلے ڈپٹی کمشنر ہوتے تھے تو وہ یہ فرائض سرانجام دیتے تھے کہ اگر کوئی ایک بلدیاتی ادارہ کام کر رہا ہے اور اس نے سڑک بنائی ہے تو اس کے ساتھ ہی تمام متعلقہ محکمہ جات کو بتادیا جاتا تھا کہ ہم سڑک کو اکھیڑ رہے ہیں، جارہے ہیں، اگر آپ نے یہاں پر کوئی ڈویلپمنٹ کا کام کرنا ہے تو آپ بھی ساتھ کر لیں تاکہ بعد میں وہ سڑک ٹراب نہ ہو۔ ضلع کی سطح پر کام کرنے والے تمام محکمہ جات میں coordination کی ضرورت ہے۔ یہ بالکل درست بات ہے کہ پہلے یہ کام ڈپٹی کمشنرز کرتے تھے لیکن اب ہمارے ڈی۔سی۔ او صاحبان یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور ضلع کی سطح پر ایک ضلعی مشاورتی کمیٹی بھی موجود ہے۔ ضلع کی تمام تحصیلوں اور ٹاؤنز کے سربراہان اور ہمارے جو بلڈنگ ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کے درمیان coordination کے لئے ایک کمیٹی موجود ہے۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم تمام

ڈی۔سی۔ اوز کو یہ ہدایات جاری کریں گے کہ ضمنی مشاورتی کمیٹی کو تھوڑا سا activate کریں اور اس coordination کو بہتر بنائیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب فیض اللہ کو کا صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب علی عباس صاحب

للاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 1235 (معزز رکن نے جناب علی عباس کے ایما پر طبع شدہ سوال نمبر 1235 دریافت کیا) جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوٹ حسین شیخوپورہ میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*1235، جناب علی عباس، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت کوٹ رنجیت (کوٹ حسین) گورنواہ روڈ شیخوپورہ میں واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کے انتظام کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

مذکورہ واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کی فراہمی کے لئے تقریباً ایک کروڑ روپے درکار ہیں جس کی فی الحال متعلقہ تحصیل ایڈمنسٹریٹو کے بجٹ میں گنجائش نہ ہے۔ تاہم اس منصوبے کو اگلے مالی سال میں ترقیاتی منصوبہ جات میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، اس میں یہ تھا کہ اس منصوبے کو اگلے مالی سال میں شامل کرنے کی کوشش کی جانے گی تو کیا اس سال کے بجٹ میں اسے شامل کر لیا گیا ہے؟
جناب سیکرٹری، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی، جناب سیکرٹری، یہ مذکورہ وائر سپلئی اور سیوریج سسٹم کے نئے تقریباً ایک کروڑ روپے درکار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹو نے یہ باطل درست جواب دیا ہے کہ فی الحال ان کے بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ اس کے آگے انہوں نے لکھا ہے کہ تاہم اس منصوبے کو اگلے مالی سال کے ترقیاتی منصوبہ جات میں شامل کرنے کی کوشش کی جانے گی انہوں نے commit نہیں کیا تھا کہ کریں گے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ کوشش کی جانے گی تو اب ہم انہیں دوبارہ لکھ دیں گے کہ اس کو consider کریں اور اگر ان کے وسائل ان کو اجازت دیتے ہیں تو اس کو شامل کریں۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، اس سال کے ترقیاتی بجٹ میں اس کو شامل کیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی، جناب والا فی الحال اس کو شامل نہیں کیا گیا۔

جناب سیکرٹری، فی الحال شامل نہیں ہوا۔ اگلا سوال ہے مہر اشتیاق احمد صاحب ا۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ہے جناب ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر صاحب ا۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ رانا مسر فرراز احمد خان صاحب ا

رانا مسر فرراز احمد خان، سوال نمبر 1406۔

”مثالی گاؤں“ کے لئے قواعد و شرائط

اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

*1406، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں
مے کہ۔

(الف) ایک ماڈل ویلج بنانے کے لئے حکومت کی کیا ترجیحات ہوتی ہیں۔

(ب) کیا حکومت تحصیل ہڈکی کے گاؤں تھے حاصلہ لے جاگیر مانگے موڑ، جمبر خورد، بکھینڈ
اور بہرام کے کو ماڈل ویلج کا درجہ اور سہولتیں دینے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو
وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) ماڈل ویلج سکیم (مثالی گاؤں) مالی سال 1984-85 میں صوبہ میں متعارف کروائی گئی جس

کا مقصد دیہاتوں میں آٹھن میں مقامیوں کی ضرورت پر زور دینا تھا تاکہ لوگوں میں بہتر
طور پر رہنے کا رجحان پیدا ہو سکے۔ جو دیہات بہتر کارکردگی کا مظاہر کرتے ان کو نقد
انعامات دینے جاتے تاکہ انعامی رقم اسی گاؤں میں مزید ترقیاتی کاموں پر صرف کی جا
سکے اور دوسرے دیہاتوں میں اس کا رجحان بڑھے تاکہ تمام دیہاتوں کی حالت سدھ
سکے۔ یہ پروگرام 1987-88 تک چلا رہا اور اس کے بعد کسی مالی سال میں حکومت کی
طرف سے فنڈ میانہ کئے گئے اور نہ ہی اس سکیم کے دوبارہ نفاذ کا کوئی امکان ہے۔

(ب) ماڈل ویلج (مثالی گاؤں) کے پروگرام کے متعلق تفصیلی رپورٹ اوپر حصہ (الف) میں
دی جا چکی ہے کہ 1987-88 کے بعد اس پروگرام کے لئے کوئی رقم سالانہ ترقیاتی
پروگرام میں نہیں رکھی گئی اور نہ ہی اس پروگرام کو آئندہ سالوں میں چلانے کا کوئی
فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہذا جن گاؤں کا ذکر حاصل صوبائی اسمبلی نے اپنے سوال میں کیا
ہے ان کو بھی مثالی گاؤں بنانے کا کوئی پروگرام نکلنے کے پاس نہیں ہے۔

جناب سٹیپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا سر فرراز احمد خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ماڈل ویلج سکیم 1984 سے 1988 تک جاری رہی ہے۔ پنجاب میں کافی دیہات ایسے ہیں جو اس سکیم میں آنے تھے اور ان کو ماڈل ویلج بنایا گیا تھا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ اس سکیم کو دوبارہ بحال کیا جائے تاکہ جو لوگ تیزی سے دیہاتوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کر رہے ہیں ان میں کمی واقع ہو سکے۔ اس طرح شہروں پر نقل مکانی کا دباؤ بھی کم ہو جائے گا۔ جب دیہات کے لوگوں کو بنیادی سہولتیں وہاں پر ہی میسر آجائیں گی تو اس سے دیہاتیوں کی شہروں کی طرف نقل مکانی بھی نہیں ہو گی اور وہاں پر ابھی سہولتیں مل جانے کی وجہ سے لوگ بھی صحیح طریقے سے رہ سکیں گے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس سکیم کو بحال کیا جائے۔

جناب سٹیپیکر، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب والا! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ معزز رکن نے خود بھی فرمایا ہے کہ 88-87 تک ماڈل ویلج کی سکیم چلتی رہی ہے اس کے بعد اس سکیم کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب جیسا کہ معزز رکن فرما رہے ہیں کہ اس کو دوبارہ شروع کیا جائے لیکن حکومت نے فی الحال اس سلسلے میں بجٹ میں کوئی رقم مختص نہ کی ہے لیکن ہم آئندہ مالی سال میں اس میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر غور کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اگر اس سکیم سے کوئی فائدہ ہوتا ہے تو اس کو revive کیا جائے گا۔

جناب سٹیپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال ہے چودھری زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، سوال نمبر 1409۔

گوجرانوالہ سٹی سرکاری پراپرٹی

کے لیز رولز کی خلاف ورزی

*1409، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں
مے کہ۔

(الف) تحصیل کونسل سٹی گوجرانوالہ کی ریل بازار، کاونی مارکیٹ، لاہوری دروازہ جنرل بس
اسٹینڈ اور شہر کے دوسرے حصوں میں اپنی ملکیتی دکانات ہیں جو کہ کرایہ پر دے
رکھی ہیں۔ فی دکان کرایہ کس شرح سے وصول کیا جا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے مذکورہ دکانات میں سے متعدد قابضین نے ملی بھگت سے اپنے نام
شعل کروالی ہیں اور بغیر منظوری نقشہ غیر قانونی طور پر تہ خانے اور تین تین منزہ
عمارتیں بنا رکھی ہیں اور بڈنگ بائی لاز کی بھی کوئی پرواہ نہ کی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاونی مارکیٹ کے قابضین لیز رولز کی کھلم کھلا خلاف
ورزی کرتے ہوئے اپنے طور پر دیگر ناموں پر یہ جگہ ٹرانسفر کر رہے ہیں جو کہ
غیر قانونی ہے اس طرح سرکار کو مدت سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

(د) کیا حکومت ایسے قابضین کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان

فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) طلب کردہ جملہ میونسپل پراپرٹیز کی کرایہ داری کی لسٹ مع تفصیل کرایہ سال

2001-02 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کرایہ مقررہ موجودہ مالی سال 2002-03

لوکل کونسل پراپرٹی رولز 1981 '10 فیصد اضافہ کے ساتھ وصول کیا جا رہا ہے۔

(ب) I۔ جہاں تک منتقلی کرایہ داری کا تعلق ہے تحصیل کونسل سٹی گوجرانوالہ نے پالیسی بذریعہ ریزویوشن نمبری 6 اجلاس ایوان منقذہ مورخہ 22-06-2002 واضح کر رکھی ہیں۔ ریزویوشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی پالیسی کے تحت منتقلی کرایہ داری عمل میں لائی جاتی ہے۔

II۔ خاکوانی مارکیٹ کے علاوہ تمام دکانیں بلدیہ نے خود بنا کر کرایہ پر دی تھیں۔ خاکوانی مارکیٹ کی دکانیں بہت پرانی ہیں اور عرصہ دراز سے ان کی ملکیت کے متعلق کیس عدالت میں زیر کارروائی تھے۔ جہاں تک خاکوانی مارکیٹ میں ناجائز تہ فانوں کی تعمیر کا تعلق ہے وہ سفید زمین تھی سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

(ج) دکانت خاکوانی کلاتھ مارکیٹ دیرینہ عدالتی معاملہ ہے۔ اب کرایہ بھی وصول نہ کیا جا رہا ہے۔ ان پڑ داران کو انہی بے ضابطگیوں کے متعلق قانونی مشیر کے ذریعہ نوٹس بے دخلی انتظامیہ تحصیل کونسل سٹی کے احکام کے متعلق جاری کئے جا چکے ہیں۔ معاملات زیر کارروائی ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

چو دھری زاہد پرویز، جناب والا! میری اس میں submission یہ ہے کہ یہ جو خاکوانی مارکیٹ، جنرل بس سینڈ اور شہر کے دوسرے حصوں میں دکانیں ہیں، شہر کی central place میں واقع ہیں جہاں پر بلا متبادل ایک ایک دکان کی قیمت کروڑ روپے سے بھی زیادہ ہے لیکن کارپوریشن اس کا کرایہ ابھی بھی چند سو روپے وصول کر رہی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آیا گوجرانوالہ کارپوریشن اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ جو پرانے کرایہ دار ہیں ان سے نئی شرح کے مطابق جو آج کل رائج الوقت ہے اس کے مطابق کرایہ وصول کیا جائے یا ان سے دکانیں غالی کروا کر کرایہ داری کے لئے نیلام کر دی جائیں۔ اگر یہ ایسا کریں تو ان کو ایک ایک

دکان کا کرایہ بیس سے تیس ہزار روپے تک مل سکتا ہے اس سے حکومت کو اور کارپوریشن کو
کامدہ ہو گا اور یہ میپانلوگوں کے ترقیاتی کاموں کے لئے استعمال ہو گا۔

جناب سپیکر، حکمیر۔ جی، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ تحصیل
میونسپل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے جو ہمیں انسانی مواد ملا ہے اس کے مطابق یہ ہے کہ تحصیل
میونسپل ایڈمنسٹریشن سٹی گورنورالہ اس سلسلے میں کارروائی کر رہی ہے۔ ان سے قبضہ لینے کے
لئے اور دکانیں غلی کروانے کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے
اپنے قانونی مشیروں جناب رشید احمد بھٹہ (ایڈووکیٹ)، جناب جان محمد بھٹی (ایڈووکیٹ)، اشرف
جان (ایڈووکیٹ)، جناب حافظ انجم سید (ایڈووکیٹ) اور عبدالرشید گورایہ (ایڈووکیٹ) کے
ذریعے سول کورٹ میں ملک اطفال صاحب سول جج کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے اور
جس کی تاریخ پیشی 5-5-04 تھی اور اس سلسلے میں کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم ان دکانوں کا
قبضہ حاصل کریں۔ عدالتی کارروائی بھی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر، اس سلسلے میں کوشش کی جا رہی ہے۔

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ (ب) کے جز II میں لکھا
ہوا ہے کہ عاکوانی مارکیٹ کے علاوہ تمام دکانیں بلدیہ نے خود بنا کر کرایہ پر دی تھیں۔ عاکوانی
مارکیٹ کی دکانیں بہت پرانی ہیں اور عرصہ دراز سے ان سے متعلق کیس عدالت میں
زیر کارروائی تھا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ جب
سپریم کورٹ نے کارپوریشن کے حق میں فیصلہ دے دیا تو اب تک ان دکانداروں سے یہ دکانیں
غلی کیوں نہیں کروائی گئیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر مقامی حکومت!

وزیر معاشی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کوئی بھی فیصد ہو تو اس کے بعد ڈگری کا اجراء ہوتا ہے یعنی اس کی execution کے لئے بھی کارروائی کرنی پڑتی ہے اور وہی کارروائی جس کام میں نے پہلے ذکر کیا ہے وہ کارروائی کی جا رہی ہے۔
جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، سوال نمبر 1435۔

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔
جناب سپیکر، ابھی تو اگلا سوال آ گیا ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! ابھی میرا ایک سوال نمبر 1410 رہتا ہے۔

جناب سپیکر، سوال نمبر 1410 رہ گیا ہے؟

چودھری زاہد پرویز، جی رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر، جی۔ sorry یہ miss ہو گیا ہے۔ چودھری زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، سوال نمبر 1410۔

تبادلہ پالیسی پر سختی سے عملدرآمد کی ضرورت

*1410، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر معاشی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئی بھی آئینہ تین سال سے زاہد عرصے تک ایک سینٹ پر تعینات نہ رہ سکتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل آئینہ (فائنس) اور اکاؤنٹس آئینہ کئی عرصے سے تحصیل سنی کونسل آئینہ گوجرانوالہ میں تعینات ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دونوں متذکرہ آفیسرز فرضی اور جعلی ناموں پر لاکھوں روپے کی تنخواہیں لے رہے ہیں جس سے غریب عوام کا سرمایہ برباد ہو رہا ہے۔

(د) کیا حکومت ان آفیسرز کا عرصہ تعیناتی پورا ہونے پر انہیں کسی دوسرے ضلع میں ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) ٹرانسفر پالیسی کے تحت کوئی بھی آفیسر ایک سیٹ پر تین سال تک تعینات رہ سکتا ہے۔

(ب) صوفی اکرام الحق تحصیل آفیسر (فانس) مورخہ 16-06-2002 سے تعینات ہے جبکہ محمد رفیق قاضی اکاؤنٹس آفیسر مورخہ 13-03-2000 سے تعینات ہے۔

(ج) مقامی حکومت میں رقم کے اخراجات کا طریقہ کار متعین ہے۔ تمام رقوم وضع کردہ طریقہ کار سے تصرف میں لائی جاتی ہیں اور اگر کوئی رقم طریقہ کار سے ہٹ کر تصرف میں لائی جائے تو تحقیق کے بعد تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بمطابق تحصیل یونسل ایڈمنسٹریشن اس الزام کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(د) تحصیل آفیسر (فانس) کا عرصہ تعیناتی تین سال سے کم ہے جبکہ اکاؤنٹس آفیسر کو اسی تین سال مکمل ہونے ہیں۔ حکومت پنجاب نے تبادلہ پر 30 جون 2003 تک پابندی لگادی ہے۔ ایسے تمام تبادلے 30 جون 2003 کے بعد زیر غور آئیں گے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

چوہدری زاہد پرویز، جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر ایک آفیسر ایسے ہیں جو وہاں پر چار سال سے زیادہ عرصے سے تعینات ہیں ان کا نام صوفی اکرام الحق ہے۔ انہوں نے وہیں گوجرانوالہ میں تعینات رہنا ہے یا ان کا تبادلہ ہی ہو گا؟

جناب سپیکر، وزیر مقامی حکومت ا

وزیر مہاشی حکومت و دیہی ترقی، جناب! یہ اگر آئیسر کانام جادیں تو میں ان کا مشکور ہوں
کہ۔

جناب سپیکر، جی! کیا آپ اس کانام جاسکتے ہیں؟

چودھری زاہد پرویز، جی! ان کانام سوال کے جواب میں آیا ہوا ہے۔ صوفی اکرام الحق اور محمد
رفیق قاضی۔

وزیر مہاشی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! اس کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ یہ
درست ہے کہ اس کو تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور چونکہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ
30۔ جون تک صوبائی حکومت نے تبادلوں پر پابندی لگائی ہوئی ہے جیسے ہی یہ پابندی اٹھے گی ہم
ان کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال ہے ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، سوال نمبر 1435۔

فیصل آباد کے ترقیاتی کاموں کے لئے غیر ملکی امداد

* 1435، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر مہاشی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے
کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برطانیہ کے ایک ادارہ ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی نے فیصل آباد کے لئے

9۔ ارب روپے کی امداد کا اعلان کیا اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے سیکس ماہیں لیکن منہلی
حکومت اور افسران بروقت انہیں وہ پلان نہ دے سکے جن پر یہ رقم خرچ کرتے اور

اب 9۔ ارب روپے کی یہ رقم بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش کو ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی

والوں نے دے دی ہے۔

- (ب) اگرچہ تو اس نااہلی میں کون کونسے لوگ ملوث ہیں۔ ان کے نام جانے جائیں
- (ج) کیا ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کی جا رہی ہے اگر ہے تو تفصیل دی جائے۔
- (د) اگر کوئی کارروائی نہیں ہوتی تو کیوں نہیں ہوتی، حکومت ایسے افراد کے خلاف فوجداری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ برطانیہ کے ادارے ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی نے 9 ارب روپے کی امداد کا اعلان کیا تھا اور نہ ہی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے اس ضمن میں کوئی سیکس مائگی تھیں لہذا بروقت سیکس دیئے یا نہ دیئے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس ضمن میں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ کوئی بھی غیر ملکی حکومت اگر حکومت پاکستان یا صوبہ یا کسی ادارہ کو مدد دینا چاہتی ہے تو اس کے لئے ایک طے شدہ اور مقرر کردہ طریق کار کے تحت وفاقی حکومت کے ذریعے متعلقہ صوبہ یا ادارے سے رابطہ قائم کرتی ہے اور پھر اس سکیم یا پروجیکٹ کو تمام مرؤبہ اصول و ضوابط کے تحت examine کر کے حکومت پاکستان کسی بھی غیر ملکی حکومت سے طریقہ کار طے کرتی ہے۔ یہاں پر اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی کی مدد سے فیصل آباد میں مقامی حکومتوں کی ترقی کے لئے ایک منصوبہ Strengthening of

Decentralized Local Government at Faisalabad قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیشن (E.C.N.E.C) سے منظور ہو چکا ہے جس پر رواں مالی سال سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

- (ب) ج (الف) کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔
- (ج) ج (الف) کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔
- (د) ج (الف) کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؛

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! اس میں میری submission یہ ہے کہ جواب مکمل طور پر غلط دیا گیا ہے جو حقائق کے منافی ہے۔ آپ خود فیصل آباد سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کو علم ہے کہ چنیوٹ سے پانی لانے کے لئے یوب ویل کے لئے جو پیسے رکھے گئے تھے وہ جب منصوبہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا تو وہ پیسے برٹش ڈونر ایسوسی ایشن نے بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش کو منتقل کر دیئے جبکہ اس کا جواب جز (الف) میں یہ دیا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ برطانیہ کے ادارے D.F.I.D نے 9۔ ارب روپے کی امداد کا اعلان کیا تھا اور نہ ہی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے اس ضمن میں کوئی سیکیمیں مانگی تھیں۔ This is absolutely concealment of facts, Sir. اور اس سوال کو آپ اگر pending فرمائیں تو میں اس کے documentary proof بھی دے سکتا ہوں اس کے بعد پھر میری اپنی reservations ہوں گی۔ بعد ازاں اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر، آپ ملک صاحب ایسا کریں کہ۔۔۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب والا! میں گزارش کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ منزر کن کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی کیونکہ یہ کوئی اس قسم کی بات نہیں ہے کہ کوئی ڈونر باہر سے آنے اور براہ راست کسی بلدیاتی ادارے سے کوئی معاملات طے کرے اور وہیں پر گرانٹ کا اعلان کر دے اس کے لئے باقاعدہ ایک طریقہ کار وضع ہے۔ کسی بھی بلدیاتی ادارے کو اور even یہ کہ صوبائی حکومتیں بھی جب کوئی بیرونی گرانٹ لیتی ہیں تو انہیں بھی فیڈرل گورنمنٹ کے ذریعے operate کرنا پڑتا ہے۔ یہاں پر جس ادارے ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی کا انہوں نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انہوں نے 9۔ ارب کی امداد کا اعلان بھی کیا اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے سیکیمیں مانگی ہیں یہ بات نہیں ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ

ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی نے 'ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد سے strengthening and Decentralizing Local Government at Faisalabad کا ایک پروگرام ہے اس کے لئے انہوں نے مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا اور یہ منصوبہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کوئی اپنے طور پر approve نہیں کیا بلکہ اس کی منظوری E.C.N.E.C سے دی گئی ہے اور میرے پاس وہ سمری موجود ہے جو approval اور اس بات کی اجازت کے لئے چیف منسٹر صاحب کو بھیجی گئی ہے کہ ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی کے ساتھ فیصل آباد سٹی گورنمنٹ ایک معاہدہ کرنا چاہتی ہے اور یہ منصوبہ باقاعدہ وفاقی حکومت کی سطح پر منظور ہوا۔ اس میں اس پراجیکٹ کی implementation کے لئے Provincial Level کی ایک کمیٹی بنائی جا رہی ہے جس میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہے، سیکرٹری فنانس ہے، سیکرٹری ایجوکیشن ہے، سیکرٹری پی اینڈ ڈی ہے، ایک ممبر نیشنل اسمبلی کا ہے، ایک ممبر صوبائی اسمبلی کا ہے اور اسی طرح ضلع ناظمین ہیں، ایس۔ پی۔ یو کو آرڈینیٹر ہیں، پراجیکٹ مینجر ہیں تو باقاعدہ ایک طریقہ کار کے مطابق یہ کام ہو رہا ہے اور یہ تاثر قطعی طور پر غلط ہے کہ انہوں نے کوئی منصوبے مانگے تھے۔ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ اصل پروگرام 9-ارب روپے کا بھی نہیں ہے بلکہ یہ 6.453 ملین ڈالر کا پروگرام ہے اور اس کے لئے وفاقی حکومت نے E.C.N. سے اس منصوبے کو منظور کروایا اور جب سی۔ ایم صاحب بھی اس کمیٹی کی constitution کی منظوری دے دیں گے تو اس پر حلد آمد ہو گا۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر امیں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ یونین کونسلوں کو بطور مثالی یونین کونسلوں کے منتخب کیا گیا جن میں 5 چوک سرگودھا روڈ، ایک جھنگ روڈ پر اور مزید تین یونین کونسلیں اس کے علاوہ تھیں۔ جب میں نے یہ سوال دیا تو ڈسٹرکٹ ناظم فیصل آباد نے ذاتی طور پر مجھ سے کہ کیا کہ مجھے آپ سے یہ توقع نہیں تھی کہ آپ سوال میں یہ لکھیں گے کہ ذمہ داران کے خلاف فوجداری کارروائی کی جائے۔ میرے اسی سوال کی بدولت منسٹر ہاؤسنگ اور ڈسٹرکٹ ناظم نے دوڑ لگائی اور جائیکا سے جا کر ملے اور دوبارہ 3-ارب روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے اور فیصل آباد کے شہریوں کے پینے کے پانی کا یہ بڑا اہم issue ہے۔ انہوں نے وہ جہاں پر

تجویز کیا ہے اس میں جناب کاعلقہ بھی کچھ آتا ہے تو اس میں میری گزارش ہے کہ اس طرح پورا فیصل آباد ہیمانائٹس کا مریض بن رہا ہے اس میں گٹروں کا پانی شامل ہو رہا ہے اور پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ اگر وہ پراجیکٹ جھنگ براؤچ پر feasible نہیں ہے تو اسے رکھ براؤچ پر یا کوئی نہر کھود کر اور اس میں یوب ویل لگا کر کریں جیسا حیدر آباد سے کراچی بنائی گئی ہے، اس نہر میں یوب ویل لگا کر فیصل آباد کی 28 لاکھ نفوس کی آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے۔

جناب سپیکر، ملک صاحب! آپ وائز سپلئی کے جس پراجیکٹ کی بات کر رہے ہیں وہ تو منسٹر ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے، منسٹر لوکل گورنمنٹ سے متعلق تو ہے ہی نہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں نے اسی لئے یہ کہا تھا کہ معزز رکن کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے سوال ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی کے متعلق کیا ہے اور اسی کام میں نے جواب دیا ہے اور اب یہ بات جانیکا کی کر رہے ہیں۔ میں جانیکا کی بات نہیں کر رہا۔ میں ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی کے پروگرام کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ جو بات کر رہے ہیں یہ منسٹر ہاؤسنگ کے متعلقہ ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، پہلے ڈی۔ ایف۔ آئی۔ ڈی نے فنڈ دینے تھے اور اب جانیکانے 3۔ ارب روپیہ دیا ہے۔

جناب سپیکر، نہیں یہ تو ڈیپارٹمنٹ ہی دو علیحدہ علیحدہ ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! وہ آپ کا شہر ہے، آپ کاعلقہ ہے اس پر آپ کوئی خصوصی شفقت فرمائیں۔ اس میں ہمارے ایک دوست جہانزیب گل صاحب رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، میں بھی منسٹر صاحب سے بات کروں گا اور آپ بھی ان سے چیمبر میں مل لیں لیکن فیصل آباد میں تو اس حوالے سے ایک کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! وہ کمیٹی کچھ نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر، نہیں، نہیں، جو بھی decision ہوگا ادھر آپ کی موجودگی میں ہوگا۔ جناب ریاض شاہد صاحب!

جناب محمد ریاض شاہد، جناب سپیکر! میں اسی بارے میں کہنا چاہتا تھا کہ 24 سال کے بعد فیصل آباد کے شہریوں کو پینے کے لئے گرانٹ ملی ہے۔

جناب سپیکر، آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہ رہے تھے کیونکہ اس بارے میں تو ملک صاحب نے بات کر لی ہے۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈی۔ایف۔آئی۔ڈی کے حوالے سے جواب میں جو لکھا گیا ہے اس میں مجھے information ہے کہ یہ منصوبہ ختم کیا جا چکا ہے جبکہ جواب میں یہ ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیٹی E.C.N.E.C سے منظور ہو چکا ہے۔ مجھے اس کی صرف وضاحت چاہئے کہ کیا ڈی ایف۔آئی۔ڈی کا منصوبہ ابھی چل رہا ہے یا ختم ہو چکا ہے؟ جناب سپیکر، جی، وزیر مقامی حکومت!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں یہ سری ہے۔ یہ میں نے ممبران صوبائی اسمبلی nominate کرنے کے لئے 27/05/2004 کو چیف منسٹر صاحب کو بھیجی ہے تو اگر منصوبہ ختم ہو گیا ہوتا، اس میں کوئی تاخیر نہ ہوتی ہوتی تو 27 مئی کو ہم سری کیوں بھیجتے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں بنیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بنیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بکر منڈی لاہور میں لانے جانے والے جانوروں پر ٹیکس

کی شرح اور پارکنگ ٹھیکے کی تفصیل

*982، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ۔

(الف) لاہور میں بکر منڈی اور سلاٹر ہاؤس کا کنٹرول کس کے سپرد ہے۔

(ب) بکر منڈی میں لانے جانے والے تمام جانوروں پر کس شرح سے ٹیکس وصول کیا
جاتا ہے اور کیا یہ ٹیکس حکومت غود وصول کرتی ہے یا ٹیکس وصولی کا ٹھیکہ دیا گیا
ہے اگر ایسا ہے تو ٹھیکہ دار کا نام اور موجودہ سال کے ٹھیکہ کی رقم بیان فرمائیں اب تک
ٹھیکہ دار نے کتنی رقم ادا کی ہے۔

(ج) کیا وہاں پارکنگ کا ٹھیکہ بھی دیا گیا ہے تو ٹھیکہ دار کا نام موجودہ سال کے لئے ٹھیکہ
کی کل رقم اور پارکنگ کی شرح فی گاڑی بیان فرمائیں اور اس نے اب تک حکومت
کے پاس کتنی رقم جمع کرائی ہے تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) لاہور میں بکر منڈی اور سلاٹر ہاؤس کوٹ کبہہ بند روڈ لاہور کا کنٹرول ٹاؤن میونسپل
ایڈمنسٹریٹیشن اقبال ٹاؤن لاہور کے پاس ہے۔

(ب) 1۔ بکر منڈی لانے جانے والے چھوٹے جانوروں پر مبلغ 20 روپے فی شاخ اور مبلغ 90
روپے فی راس کے حساب سے بکر منڈی انٹری فیس بذریعہ ٹھیکہ دار وصول کی جاتی
ہے۔ برائے سال 2002-03 کے لئے مبلغ 7,63,00,000 روپے میں مسمیٰ محمد انور

ولد باقر کو دیا گیا۔ اس میں اب تک ٹاؤن فنڈ میں مبلغ 5,69,43,340 روپے جمع کروانے گئے ہیں۔

2- سلاٹر ہاؤس میں مبلغ 10 روپے فی سٹخ اور مبلغ 20 روپے فی اس سلاٹرنگ فیس ٹاؤن کی طرف سے مقرر ہے۔ یہ فییکہ عرصہ چھ ماہ 1-1-2003 تا 30-6-2003 کے لئے مبلغ 76 لاکھ تیس ہزار روپے میں اسماعیل اینڈ کمپنی کو دیا گیا ہے اس نے اب تک ٹاؤن فنڈ میں 23,80,000 روپے جمع کروانے ہیں۔

(ج) پارکنگ اسٹینڈ سلاٹر ہاؤس کا فیکہ برائے سال 2002-03 مسمیٰ امجاز امہ کو مبلغ چار لاکھ روپے میں دیا گیا ہے۔ فیکہ ارنے کل زر نیلام جمع کروا دیا ہے۔ ٹاؤن کی طرف سے شیڈول وصولی اسٹینڈ مبلغ 5 روپے کار' پک۔ اپ اور مبلغ تین روپے فی موزر سائیکل مقرر ہے۔

محله رام گڑھ گلی حاجی غلام محمد کی تعمیر

*1041، جناب علی عباس، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد رام گڑھ گلی حاجی غلام محمد شہر شیخوپورہ و دیگر مکیں بالکل خسہ حال ہیں اور نوٹ بموت چکی ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ بیس سال سے مذکورہ مکیوں کی تعمیر و مرمت نہیں ہوئی۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد علامہ مشرقی پارک ظریف آباد روڈ بھی نوٹ بموت چکا ہے اور گنداندہ بھی بند پڑا ہے جس کی بدولے تعفن پھیل رہا ہے۔

(د) اگر جڑ ہٹنے بلا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت تعمیر و مرمت کے مذکورہ کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) محمد رام گزہ حاجی غلام محمد شہر شیخوپورہ خستہ حال میں ہے۔ سڑک کے دونوں اطراف پر نالے موجود ہیں۔ ان میں گندا پانی (domestic sewerage) زیادہ ہونے کے باعث اوور فلو ہو کر سڑک کی سطح پر آجاتا تھا جس کی وجہ سے سڑک کی سطح نشیبی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی۔ تاہم عوام کے گزرنے میں آسانی کے لئے خستہ حال سڑک پر کیری اینٹ ڈال کر اور ہموار کر کے عوام کے گزرنے کے قابل کر دی گئی ہے جبکہ اس جگہ سے ملحقہ دیگر جگہوں میں ٹائیل سوننگ تعمیر شدہ ہیں جو کہ تسلی بخش حالت میں ہیں اور خستہ حال نہ ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ عرصہ بیس سال سے ان جگہوں کی تعمیر و مرمت نہ ہوئی ہے۔ ان جگہوں میں چار پانچ سال قبل تعمیر و مرمت کے کئی ایک کام کروائے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ محلہ علامہ مشرقی پارک غریب آباد روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ علامہ مشرقی پارک اور غریب آباد کی دونوں سڑکیں درست ہیں اور ان پر ٹریک آسانی سے گزر رہی ہے۔ یہ درست ہے کہ غریب آباد کا سیم نالا/ گندا اند (siltup) ہو چکا ہے اور اس کی ذی سلتنگ کی ضرورت ہے تاہم یہ سیم نالہ محکمہ اریگیشن ڈریج ڈویژن شیخوپورہ کی ملکیت ہے۔ اس کی ذی سلتنگ بھی ڈریج ڈویژن شیخوپورہ کی ذمہ داری ہے۔

(د) ج (الف) میں مندرکہ جگہ غلام محمد رام گزہ کی ازسرنو تعمیر مطلوب ہے۔ لہذا اس کی تعمیر کے لئے مطلوب فنڈز مہیا کرنے اور یہ منصوبہ سرانجام دینے کے لئے اسے بوقت ترتیب سالانہ ترقیاتی پروگرام 04-2003 زیر غور لایا جائے گا۔

تحصیل فیصل آباد سٹی کے پی پی۔ 68

کے لئے ترقیاتی منصوبے

*1148، جناب فیض اللہ کھوکا، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں
گے کہ۔

(الف) تحصیل فیصل آباد سٹی کے تحت پی پی۔ 68 میں مالی سال 2000-01، 2001-02 اور

2002-03 میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے۔

(ب) اوپر دیئے گئے مالی سالوں میں کن کن ترقیاتی منصوبوں پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کن

منصوبوں پر ابھی کام جاری ہے تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) کن منصوبوں پر کام بند ہے، کب تک جاری منصوبوں اور جن منصوبوں پر کام بند

ہے کو مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تحصیل فیصل آباد سٹی پی پی۔ 68 میں مالی سال 2000-01 میں کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا۔

مالی سال 2001-02 میں 50 منصوبہ جات منظور ہوئے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے) اور مالی سال 2002-03 میں 110 منصوبہ جات منظور ہوئے جن کی تفصیل بھی

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2001-02 میں 47 منصوبہ جات مکمل ہوئے اور 3 منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مالی سال 2002-03 میں 50 منصوبہ جات مکمل

ہوئے اور 60 منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) مالی سال 2001-02، 2002-03 کے کسی منصوبہ پر کام بند نہ ہے۔ جاری منصوبہ جات پر

20 فیصد سے 80 فیصد تک کام مکمل ہو چکا ہے جن کو اس مالی سال کے اختتام تک

مکمل کر لیا جائے گا۔

سلاٹر ہاؤس کی منتقلی پر حکومتی یقین دہانی اور تاخیر

*1296، مہر اشتیاق احمد، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ ہائی کورٹ میں دائرڈ درخواست نمبر 10739/98 کی سماعت کے دوران حکومت پنجاب کی جانب سے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے 2 ستمبر 1998ء کو مندرجہ ذیل کو یقین دہانی کرائی تھی کہ بکر منڈی (سلاٹر ہاؤس) بہت جلد شہر سے منتقل کی جا رہی ہے؟

I۔ اگر جواب اجابت میں ہے تو "جلد" سے مراد کتنے سال ہیں؟

II۔ منتقل نہ کرنے کی کیا کاوشیں اور جوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

سلاٹر ہاؤس کی منتقلی کا معاملہ قبل ازیں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس تھا جس کی ذمہ داری اب محل ہی میں علامہ اقبال ٹاؤن کے پاس آئی ہے۔ اس ضمن میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی خرید کردہ اراضی 717 کنال برائے تعمیر نیا سلاٹر ہاؤس نزد شاہ پور کانبرا کا قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے اور متعلقہ ریونیو ریکارڈ برائے اراضی بھی حاصل کر لیا گیا ہے تاکہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی کارروائی مکمل ہو سکے جو کہ زیر کارروائی ہے۔

اقبال ٹاؤن انتظامیہ نے نئے سلاٹر ہاؤس کی تعمیر اور بکر منڈی کی منتقلی کے بارے میں تمام تفصیلات طے کرنے کے بعد ٹھیکیداروں / فرم ہانے سے پینکشنیں (بی۔ او۔ بی) کی بنیاد پر حاصل کرنے کے لئے اسی ماہ اگست میں اظہار دے رہی ہے تاکہ اس جانب عملی اقدامات کئے جائیں۔ چونکہ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے فنی اور مالیاتی امور پر پینکشنیں از حد ضروری ہیں۔ لہذا ان کی حتمی منظوری کے بعد منصوبہ کی تکمیل تقریباً رواں مالی سال میں شروع ہو جانے گی جس کے مکمل ہونے میں کم از کم دو سال درکار ہیں۔

تحصیل وہاڑی اور بوریوالہ ٹول ٹیکس

ٹھیکوں میں فرق کا جواز

*1402، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر معاشی حکومت و دیسی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع وہاڑی کی نیلام کمپنی نے وہاڑی تحصیل کا ٹول ٹیکس کا ٹھیکہ ساٹھ لاکھ تھانوسے ہزار روپے میں ساڑھے آٹھ ماہ کے لئے جاوید اقبال نامی شخص کو دیا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بوریوالہ کے ٹول ٹیکس کا ٹھیکہ چالیس لاکھ ساٹھ ہزار میں سال 2002 تا 2003 کے لئے دیا گیا۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وہاڑی تحصیل 26 یونین کونسلز اور بوریوالہ تحصیل 32 یونین کونسلز پر مشتمل ہے لیکن اس کے ٹول ٹیکس کے ٹھیکے کی رقم کم ہے۔ وضاحت فرمائیں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ نیلام کمپنی کا چیئرمین مذکورہ ٹھیکہ اردوں کا قریبی عزیز ہے۔

(ه) اگر یہ درست نہ ہے تو وضاحت فرمائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی،

(الف) درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ضلعی حکومت وہاڑی نے ٹھیکہ ٹال ٹیکس بلدیہ حدود

وہاڑی برائے سال 2002-03 عرصہ ساڑھے دس ماہ از مورخہ 16-08-02 تا 30-06-03

بذریعہ نیلام عام مبلغ 60,95,000 روپے میں سب سے زیادہ بولی دہندہ محمد اقبال ولد

عبداللہ کو دیا جس کی منظوری ایوان ضلع وہاڑی نے اپنے اجلاس مندرجہ مورخہ

30-08-02 بذریعہ قرارداد نمبر 3 میں منظور طور پر دی۔

(ب) درست نہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ضلعی حکومت وہاڑی نے ٹھیکہ ٹال ٹیکس بلدیہ حدود بورے وارہ

بذریعہ نیلام عام برائے سال 2002-03 مبلغ 44,99,000 روپے میں دیا جس کی منظوری

ایوان ضلع کونسل نے اپنے اجلاس نمبر 02-06-28 بذریعہ قرارداد نمبر 2 میں دی۔

(ج) درست ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) ہال ٹیکس بورے وارہ 44,99,000 روپے میں نیلام ہوا ہے جبکہ ہال ٹیکس وہاڑی

60,95,000 روپے میں نیلام ہوا۔ ہال ٹیکس وہاڑی کی آمدن ٹھیکہ میں اصلاح کی بنیادی

وجہ ہے کہ وہاڑی اربن ایریا میں پاکستان اسٹیٹ آئل اور پاکستان برماہیل کے آئل

ڈپو کی موجودگی ہے۔ جہاں سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں آئل ٹینگر ڈپو پر آئل کی

سپلائی دینے آتے ہیں جس سے ہال ٹیکس میں اصلاح یعنی ہے اس لئے مذکورہ ٹھیکہ کی

بولی میں اضافہ ہوا ہے۔

ٹی ایم اے صدر فیصل آباد کے جمع کردہ ٹیکس کا شیڈول

*1445، جناب فیض اللہ کموکا، کیا وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ۔

(الف) لی ایم اے صدر فیصل آباد کون کون سے ٹیکس اور فیس وصول کرنے کی مجاز ہے

مکمل شیڈول کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

(ب) کیا ان تمام ٹیکسوں اور فیس کا گزٹ نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے نقل ایوان کی میز پر رکھی
جائے۔

(ج) ان ٹیکسوں کی وصولی کے ٹھیکہ جات کب نیلام کئے گئے، کتنے عرصہ کے لئے نیلام کئے
گئے۔

(د) ٹھیکہ جات حاصل کرنے والے تمام افراد کے نام اور رقم جتنے میں یہ ٹھیکہ جات حاصل
کئے گئے تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی،

(الف) ٹی۔ ایم۔ اے صدر فیصل آباد بمطابق نوٹیفکیشن نمبر NO.TMA/S/FSD/22/16-02-02

درج ذیل ٹیکس افسیس وصول کرنے کی مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام ٹیکس افسیس
1-	ٹیکس شخصیات پانچ لاکھ
2-	لائسنس ٹیکس خطرناک تجارت و بیورو فوڈ وغیرہ
3-	ہل منڈی سویچیاں 235۔ ر۔ ب نیاو آن
4-	اڈا ٹیکس، مقام سٹینرہ اڈا
5-	پارکنگ ٹیکس اٹیکسی سٹینرہ، مقام سبزی منڈی جھنگ روڈ
6-	پارکنگ ٹیکس اٹیکسی سٹینرہ، مقام امین پور بنگلہ، محلہ موڑ تڑوالا بنگلہ
7-	پارکنگ ٹیکس اٹیکسی سٹینرہ، مقام چک نمبر 79۔ ج۔ ب سٹینرہ ٹھیکری والا
8-	پارکنگ ٹیکس اٹیکسی سٹینرہ، مقام روشن والی جمال دالو والی ڈبکوت
9-	پارکنگ ٹیکس اٹیکسی سٹینرہ، مقام خانو آن، 'دھنور' 209۔ ر۔ ب
10-	ٹھیکہ ہفتہ وار بکر منڈی خانو آن
11-	ٹھیکہ وہیل لائسنس ٹیکس،
	پہلے یہ ٹیکس ضلعی حکومت وصول کرتی تھی۔
	بعد ازاں اسے T.M.A میں بھیج دیا گیا۔
12-	مستری ٹیکس
13-	اڈا ٹیکس، امین پور بنگلہ
14-	ٹھیکہ ہفتہ وار
15-	ٹھیکہ ہفتہ وار ہل منڈی سٹینرہ (آباد کاری سکیم)

ٹھیکوٹ بوٹ

- 16- ٹھیکہ وصولی بس سٹینڈ فیس ڈبلکوٹ
- 17- ٹھیکہ فیس ڈبلکوٹ
- 18- ٹھیکہ سبزی منڈی فیس ڈبلکوٹ
- 19- ٹھیکہ سلاٹ ہاؤس فیس ڈبلکوٹ
- 20- ٹھیکہ وصولی بکر منڈی فیس ڈبلکوٹ

(ب) جز (الف) میں بیان کئے گئے تمام ٹیکس / فیس T.M.A صدر بمطابق نوٹیفکیشن نمبر

NO.TMA/S/FSD/22/16-02-02 کے تحت وصول کر رہی ہے اور گزٹ نوٹیفکیشن کے لئے

جناب سیکرٹری، لوکل گورنمنٹ نے بذریعہ لیٹر نمبر NO.SOOI(LS)1-17/2001-FSDSDR

مورخہ 1-6-02 سپر تلمذت پر ٹنگ پریس کو مجبواً ہوا ہے اور ٹی۔ ایم۔ اے صدر نے

گزٹ نوٹیفکیشن کی رقم مبلغ 48,692 روپے بذریعہ چیک نمبری 891688 مورخہ

16-10-02 گورنمنٹ کو ادا کر دی ہے لیکن تا حال پرنٹنگ پریس کی طرف سے گزٹ

نوٹیفکیشن کی نقل موصول نہ ہوئی ہے۔ گورنمنٹ کو مجبواً گئے نوٹیفکیشن کی نقل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (مجبواً گئی رقم کی واپس کی نقل ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی ہے۔)

نمبر شمار	نام ٹھیکہ مات	تاریخ تلامی	محرر ٹھیکہ
1-	ٹھیکہ عشقی جاتیہ اول فیس	5-6-02	30-6-03 ۳۱-7-02
2-	ٹھیکہ لائسنس فیس خطرناک تجارت و بیورو فوذ و طیرہ	18-12-02	ایضاً۔
3-	مال منڈی مویشیوں 235 ر۔ ب۔ ہانوا آڈ	22-6-02	ایضاً۔
4-	ٹھیکہ اڈا فیس، مقام پندرہ اڈا	22-6-02	ایضاً۔

5-	ٹیکہ پارکنگ ٹیکس ٹیکس عینہہ، مقام	16-5-02	5-6-02	نیلام نہ ہونے۔
	سبزی منڈی جھنگ روڈ	22-6-02	24-7-02	
		31-7-02	7-8-02	
		5-10-02		
6-	ٹیکہ، مقام امین پور، ٹیکہ 'بوموز'	ایضاً۔	ایضاً۔	ایضاً۔
	تڑوالا، ٹیکہ			
7-	ٹیکہ، مقام ج.ب پنہسرہ ٹیکری والا	ایضاً۔	ایضاً۔	ایضاً۔
8-	مقام روشن ولی جھل، والا وال ڈیکوٹ			
9-	ٹیکہ، مقام ٹانوا، ڈھنوار، 209 ر۔ب	ایضاً۔	ایضاً۔	ایضاً۔
10-	ٹیکہ، جھنڈ وار بکر منڈی، مقام ٹانوا آنز	5-6-02	1-7-02	30-6-03
11-	ٹیکہ، ڈیکل ٹیکس	24-7-02		ایضاً۔
12-	ٹیکہ، مشنری ٹیکس	18-12-02		ایضاً۔
13-	ٹیکہ، اڈا ٹیکس امین پور، ٹیکہ	24-07-02		ایضاً۔
14-	ٹیکہ، ٹیکس ٹیکس	16-11-2002		ایضاً۔
15-	ٹیکہ، جھنڈ وار مال منڈی پنہسرہ	20-12-01	1-1-02	31-12-04
	آباد کلہری سکیم			

ٹیکوٹ یونٹ

16-	ٹیکس عینہہ ٹیکس	16-5-2002	1-7-02	30-6-03
17-	ٹیکہ، ٹیکس ٹیکس	16-5-2002		ایضاً۔
18-	ٹیکہ، سبزی منڈی ٹیکس ڈیکوٹ	22-6-02		ایضاً۔
19-	ٹیکہ، سٹارٹ اپ ٹیکس ڈیکوٹ	7-8-02		ایضاً۔
20-	ٹیکہ، بکر منڈی ٹیکس ڈیکوٹ	11-10-2001		ایضاً۔

(آباد کاری سکیم)

نمبر شمار	نام ٹیکہ حیات	نام ٹیکہ گزار کل زر نیلام
1-	ٹیکس قطعی بائیداد	نور حسین ولد غلام حسین سکڑ 19/ANL میٹروالی
2-	ٹیکس ٹیس خطرناک تہمت و بیورو فوڈ و ڈیرہ	مبار حسین ولد محمد سلیم تحصیل و ضلع مٹھل
3-	ہل منڈی سوچیوں 235 ر.ب. میٹرو آنز	غلام احمد ولد گلزار احمد سکڑ محمد حسن آباد چنوت ضلع ممبئی
4-	اڈو ٹیس، مقام پتھرہ اڈا	محمد اقبال ولد عبدالصبور سکڑ چک نمبر 98 ج.ب تحصیل گورہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
5-	ٹیکہ پلا کنگ ٹیس ٹیکسی سٹینڈ، مقام سبزی منڈی ممبئی روڈ	.
6-	ٹیکہ مقام امین پور بنگہ، پلو موڑ، نورو، لاہور	.
7-	ٹیکہ، مقام ج.ب. پتھرہ ٹیکری والا	.
8-	مقام روشن والی چھل، دادو والی ڈیپوٹ	.
9-	ٹیکہ، مقام ہٹو آن، دھنور 209 ر.ب.	.
10-	ٹیکہ ہٹو وار بکر منڈی، مقام ہٹو آنز	امیر عبداللہ ولد میاں محمد سکڑ منگن نمبر 123 گی نمبر ڈسٹر گودھا
11-	ٹیکہ واپل ٹیکس	محمد حسین ولد محمد حری محمد امین سکڑ 370/50 پٹی گورپا، تحصیل آباد
12-	ٹیکہ مستری ٹیکس	مبار حسین ولد محمد سلیم سکڑ 40 مٹھل
13-	ٹیکہ اڈو ٹیس امین پور بنگہ	مرید عباس ولد بدراغ محمد سکڑ 233 ر.ب. تحصیل آباد
14-	ٹیکہ فوڈ ٹیس	ذوالفقار علی ولد بشیر احمد سکڑ 203 ر.ب. تحصیل آباد

1,15,500/-	نسب الہی ولد رحمت اللہ سکندھ منڈی سکندھ صاحب	ٹیکہ اہلہ وارہل منڈی بھسروہ (آباد کاری سکیم)	-15
24,01,000/-	عسمن علی شاہ سکندھ ڈبکوت	ٹیکہ بس سینڈھ ٹیس ڈبکوت	-16
34,500/-	محمد لطیف طوی سکندھ مکان نمبر 572/1 مت روڈ فیصل آباد	ٹیکہ ٹھٹھ ٹیس ڈبکوت	-17
1,20,000/-	محمد زاہد خان ولد محمد طفیل سکندھ ڈبکوت	ٹیکہ سبزی منڈی ٹیس ڈبکوت	-18
55,000/-	محمد ارشد ولد اللہ پیر قصب سکندھ ڈبکوت	ٹیکہ ساراہڈس ٹیس ڈبکوت	-19
16,500/-	محمد احمد ولد محمد شریف سکندھ پک نمبر 441 تحصیل سندھری	ٹیکہ بکر منڈی ٹیس ڈبکوت (آباد کاری سکیم)	-20

وزیر آباد میں پینے کے صاف پانی کی سکیم کا اجراء

*1463، چودھری اعجاز احمد ساہا، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں یہ تان کی وہاں پانی کے صاف نہ ہونے کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل وزیر آباد میں صاف پانی کی کوئی سکیم زیر غور ہے اگر ہاں تو کب تک اس سکیم پر کام جاری کر دیا جانے کا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) وزیر آباد شہر میں شہریوں کو پینے کا صاف پانی میسر ہے۔ شہر میں واٹر سپلائی کے لئے 6 عدد موٹریں اور 4800 کنکشن چل رہے ہیں۔ اعلیٰ بستوں میں جہاں واٹر سپلائی کا پانی نہیں پہنچتا وہاں بیماری کا احتمال ہو سکتا ہے مگر تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن وزیر آباد کو اس سلسلے میں تاحال کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) وزیر آباد تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میں اس سے قبل پینے کے صاف پانی کی مزید کوئی اور سکیم زیر غور نہ ہے، البتہ نئی سکیم کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ شہر کی اعلیٰ بستیاں ابھی تک پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔ جو نئی TMA کو مزید فنڈز میا ہونے تو تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن وزیر آباد نئی سکیم بنا کر اعلیٰ بستیوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کر سکے گی۔ چونکہ تمام تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو صوبائی مالیاتی کمیشن کی طرف سے ایک سطحی بجٹ کے تحت رقوم فراہم کی جارہی ہیں۔ لہذا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن وزیر آباد ان فراہم کردہ رقوم کو مد نظر رکھ کر اپنے منصوبہ جات مکمل کرے گی۔

نشاط پارک سیالکوٹ میں واٹر سپلائی کی تبدیلی

*1465، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشاط پارک سیالکوٹ میں واٹر سپلائی کی مین لائن کا پائپ سوئی گیس کے حملے کی غفلت کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا اور اس پائپ کو بڑباندھ کر ماضی طور پر چلا دیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پائپ میں اب گھروں کا پانی بھی کس ہو کر آبادیوں میں سپلائی ہو رہا ہے اور عوام مجبوراً گھروں کا کس پانی بھی پینے پر مجبور ہیں۔

(ج) کیا حکومت اس واٹر سپلائی کے پائپ کو تبدیل نہ کرنے کی ذمہ دار انتظامیہ اور ان افسران کے خلاف کارروائی کرنے اور اس پائپ کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) درست نہ ہے کہ محلہ نشاط پارک کی واٹر سپلائی کی مین لائن کا پائپ ٹکڑہ سوئی گیس کے محلے توڑ دیا ہے اور نہ ہی پائپ کو ربر سے باندھ کر حادثی طور پر چلایا گیا ہے بلکہ شبہ واٹر سپلائی کی رپورٹ کے مطابق اس علاقے میں پانی کی سپلائی کا نظام درست اور تسلی بخش طور پر کام کر رہا ہے۔

(ب) درست نہ ہے کہ پائپ میں گھروں کا پانی شامل ہو کر آبادیوں میں سپلائی ہو رہا ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سیکورٹی کو کوئی تحریری شکایت موصول ہوئی ہے۔

(ج) (الف) (ب) کی روشنی میں آئیسران کے خلاف کارروائی کا جواز پیدا نہ ہوتا ہے۔

مانکھ نہر ڈی۔ جی۔ خان کی صفائی کا مسئلہ

*1468، محترمہ شہناز سلیم، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذیرہ غازی خان شہر کے وسط سے گزرنے والی مانکھ نہر میں سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے پورے شہر میں بدبو اور تعفن پھیلا ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے نہر کے دونوں اطراف واقع آبادیوں کے مکین طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

(ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے اقدامات کرنے کو تیار ہے کہ اس نہر میں سیوریج کا پانی شامل نہ ہوا کر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یہ درست ہے کہ ماکنہ نہر میں سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے دونوں اطراف واقع آبادی بدبو اور تعفن سے متاثر ہو رہی ہے جبکہ یہ حلقہ ہے کہ پورا شہر اس کی وجہ سے متاثر ہو رہا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تاہم جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے بدبو اور تعفن پائی جاتی ہے۔

(ج) یہ معاملہ چونکہ حکومت کے محکم میں ہے اس لئے اس کے حل کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈیرہ غازی خان کچھ منصوبوں پر کام کر رہی ہے جن کا تخمینہ تقریباً 4.94 کروڑ روپے ہے جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے وقت سے چل رہے ہیں۔ چونکہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے پاس فنڈز کی قلت ہے اس لئے فنڈز کی فراہمی کی صورت میں یہ معاملہ انشاء اللہ جلد حل ہو جانے کا۔

صوبائی مالیاتی کمیشن کی طرف سے تمام تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو یک سطحی بجٹ کے تحت رقوم فراہم کی جا رہی ہیں۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈیرہ غازی خان ان فراہم کردہ رقوم کو مد نظر رکھ کر اپنے منصوبہ جات پر عملدرآمد کر رہی ہے۔

تحصیل تانڈلیانوالہ میں ٹیکس اور فیس کی تفصیل

*1475 ملک خالد محمود وٹو (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن تانڈلیانوالہ نے کون کون سے ٹیکس و فیس نافذ کی ہیں۔ حیڈول ایوان میں فراہم کیا جائے۔

(ب) ٹی۔ ایم۔ اے تانہ یانواد کے نالغ کردہ ٹیکسوں اور ٹیس کے گزٹ نوٹیفیکیشن کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے۔

(ج) ان ٹیکسوں اور ٹیس کی وصولی کے لئے ٹھیکہ جات کن افراد کو کن شرائط پر دینے گئے ہیں تفصیل فراہم کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تحصیل میونسپل آفیسر ٹی۔ ایم۔ اے تانہ یانواد نے جو ٹیکس لگا رکھے ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ابھی تک ان ٹیکسوں کا گزٹ نوٹیفیکیشن نہ ہوا ہے تاہم ہاؤس نے ان کی منظوری دے رکھی ہے۔

(ج) ٹھیکہ جات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔ 57 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل

*1477، ملک خالد محمود و ٹو (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 57 میں ضلع اور تحصیل حکومتوں کے تحت کون کون سے ترقیاتی کام 2001 سے 2003 کے مکمل ہو چکے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 57 میں ضلع اور تحصیل حکومتوں کے تحت کون کون سے ترقیاتی کام زیر تکمیل ہیں ان کی مدت تکمیل کیا تھی ان کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی،

(الف) ملحقہ پی پی۔ 57 میں درج ذیل ترقیاتی کام سرانجام دینے کے۔

نمبر نمبر تفصیل کام کی تعداد کل تخمینہ کل زیر تکمیل کل خرچ کی قیمت
ہے
مصورہات

1. 2001-02 41 لاکھ روپے 22.26 لاکھ روپے 40 لاکھ روپے 01 لاکھ روپے 21.08 لاکھ روپے
رواں مہی سال کے اختتام تک مکمل کرنے
ہائیں گے۔

2. 2002-03 36 لاکھ روپے 24.32 لاکھ روپے 22 لاکھ روپے 14 لاکھ روپے 14.13 لاکھ روپے
روپے

(ب) ملحقہ پی پی۔ 57 میں درج ذیل ترقیاتی کام زیر تکمیل ہیں تفصیل تہہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لیہ میں 2002-03 میں ترقیاتی سکیموں

پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل

*A:1478، چودھری اصغر علی گجر، کیا وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

ضلع لیہ میں سال 2002-03 میں کن کن ترقیاتی سکیموں پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔ تفصیل بتائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی،

ضلع ترقیاتی پروگرام مہی سال 2002-03 تک

باری حدہ ترقیاتی سکیموں کے لئے فلڈ کی فراہمی 98/718 میں روپے

نئی ترقیاتی سکیموں 2002-03 کے لئے فلڈ کی فراہمی 51/562 میں روپے

کل ترقیاتی فلڈ 150/380 میں روپے

نمبر شمار	تعمیرات و گرام	کل تصویر	کل لاگت	کل جاری	کل فرج	تعداد کل
		پت		کردہ رقم	حدہ رقم	حدہ تصویر
						پت
1-	طلسی ترقیاتی پروگرام برائے سزاکت	78	38 306	35 099	19 124	32
2-	طلسی ترقیاتی پروگرام برائے سکولز گز	25	13 256	11 868	7 811	16
3-	توشیح یا کھن پروگرام جاری حدہ (صوبہ پت)	521	305 299	291 717	247 177	289
	نوعی	624	356 861	338 684	274 112	337

اڑھت بطاق جاری حدہ رقم 81 فیصد

اڑھت بطاق کل لاگت 77 فیصد

(مزید تفصیلات ایوان کی میز ریکورڈ دی گئی ہیں)

دفتراں A.D.L.G اور D.L.G کی بحالی کی وجہ سے متوقع مشکلات

* 1482، میجر (ریٹائرڈ) احسان الہی چودھری، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ A.D.L.G اور D.L.G کے دفاتر بحال کر دینے گئے ہیں اور بتدریج انہیں مکمل طور پر پہلے کی طرح بحال کیا جا رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان دفاتر کو بحال کرنے سے لوکل گورنمنٹ میں دو قسم کے نظام یعنی نیا اور پرانا دونوں چل رہے ہیں اور اس کے منفی اثرات بھی ہوں گے۔

(ج) اگر درج بالا اجزاء درست ہیں تو حکومت اس بارے وضاحت فرمانے کہ کیا لائحہ عمل اختیار کیا جا رہا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) جواب اہمیت میں نہ ہے تمام مجاز اتھارٹی کی منظوری سے ضلع کی سطح پر (اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ) آفیسر انچارج سیشنل سیل کے دفاتر مع صاف درج ذیل امور سرانجام دینے کے لئے عارضی طور پر 30-جون 2003 تک قائم کئے گئے ہیں۔

ڈی۔ ایل۔ جی اور فیڈرل ڈپارٹمنٹ کے ریکارڈز کو قبضہ اور حفاظت میں لینا۔

آڈٹ کے لئے اور عدالتوں کو ریکارڈز کی فراہمی

عدالتوں کے اندر گیس ہارن کی بیرونی

نیز تعمیر پنجاب پروگرام کی مدد کے لئے اے۔ ڈی۔ ایل۔ جی / آفیسر انچارج سپیشل

سیل کو ڈی۔ سی۔ او کے سٹاف آفیسر کے طور پر اضافی ذمہ داری دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ لہذا قبل از وقت منفی اثرات کے حادثات بے معنی ہیں۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے۔ مزید برآں جز (الف) اور (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

لاہور کی یونین کونسلز کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی سکیمیں

* 1501، جناب طالب حسین چودھری، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 2002-03 کے A.D.P میں سٹی گورنمنٹ ضلع لاہور نے یونین کونسل نمبر

61,60,51,50 اور 65 کی کونسی سکیمیں منظور کیں مصلحت بنائیں۔

(ب) ان یونین کونسلز میں کون سی سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں اور کون سی ابھی نا مکمل ہیں۔

(ج) یو۔ سی۔ 61 میں کون سی سکیمیں عزیز بھٹی ماڈرن لاہور کی طرف سے منظور ہوئیں، کتنی

کی تکمیل ہوئی ہے اور کیا ان کی ادائیگی مکمل ہو گئی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) سال 2002-03 میں جو سکیمیں یونین کونسلز 61,60,51,50 اور 65 میں منظور ہوئیں ان

کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان یونین کونسلز میں جو سکیمیں مکمل اور نا مکمل ہیں ان کی تفصیل Annex-B ایوان

کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونین کونسل نمبر 61 میں عزیز بھٹی ماؤن لاهور کی طرف سے مکمل کئے جانے والے منصوبوں کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مانکھ کینال کی ری ماڈلنگ

*1516، محترمہ شہناز سلیم، کیا وزیر مٹھی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل الیکشن کے دوران ڈیرہ غازی خان میں ایک بڑے پلسے سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ گورنر پنجاب نے مانکھ کینال جو کہ اس شہر کے درمیان سے گزرتی ہے کو لاهور شہر سے گزرنے والی نہر کی طرز پر خوبصورت بنانے کا اعلان کیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کینال میں پانی تو تھوڑی مقدار میں چھوڑ دیا گیا ہے مگر ابھی تک اس نہر کے دونوں کناروں پر نہ تو سڑک تعمیر کی گئی ہے اور نہ ہی اس کی خوبصورتی کے لئے کوئی درخت یا معمول دار پودے لگانے گئے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نہر میں شہر کی متعدد آبادیوں کا گندہ پانی بھی ڈالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ نہر پھروں کی آماجگاہ بن چکی ہے اور اس نہر کے دونوں اطراف واقع آبادیاں وبائی امراض کا شکار ہوتی جا رہی ہیں۔

(د) کیا ضلعی حکومت گورنر پنجاب کے احکامات کی روشنی میں اس نہر کی ری ماڈلنگ کرنے، اس کی خوبصورتی کو بہتر بنانے، اس کے دونوں اطراف معمول دار پودے لگانے، دونوں اطراف سڑک تعمیر کرنے اور گندہ پانی جو کہ نہر میں ڈالا جا رہا ہے اس کا مناسب بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی سے موصود جواب کی روشنی میں یہ درست ہے کہ محکمہ نے اپنے وسائل سے مانگ کینال کی ریڈنگ کر دی ہے۔ اس نہر میں ابھی تھوڑی مقدار میں پانی بھجوا گیا ہے جبکہ اس کی خوبصورتی وغیرہ کا کام تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ذریعہ غازی خان نے اپنے وسائل سے کرنا ہے۔

(ج) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ذریعہ غازی خان سے موصود جواب کی روشنی میں یہ بات درست ہے کہ مانگ نہر میں کچھ آبادیوں سے گندہ پانی گر رہا ہے جس کی وجہ سے دونوں اطراف بدبو اور تعفن پانی جاتی تھی جو کہ نہر میں صاف پانی بھرنے سے کافی حد تک ختم ہو چکی ہے۔ نہر میں گندہ پانی کے نکاس کو روکنے کا منصوبہ تحصیل ایڈمنسٹریشن ذریعہ غازی خان کے پاس ہے۔

(د) محکمہ آبپاشی نے اس نہر کی ریڈنگ کر دی ہے اور اس ڈیزائن کے مطابق 140 کیوسک فٹ پانی بھرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اس نہر کے دونوں اطراف کو بہتر بنانے، مھولہ اور پودے لگانے، سڑک تعمیر کرنے اور گندہ پانی علیحدہ کرنے کے لئے محکمہ آبپاشی نے حکومت پنجاب کو منصوبہ ارسال کر دیا ہے جو نئی فنڈز میسر آنے پر منصوبہ پلین تکمیل کو پہنچا دیا جائے گا۔

راوی ٹاؤن لاہور کے اہلکاران کی ناقص کارکردگی

*1542، جناب سہج اللہ خان، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور کا سب سے پسماندہ ٹاؤن ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ٹاؤن میں محکمہ بلڈنگز، تہہ بازاری اور صفائی کے شعبہ کی کارکردگی اہمائی ناقص ہے۔

(ج) اگر درج بالا نکات درست ہیں تو محکمہ ان افراد کے خلاف کیا کارروائی کر رہا ہے نیز محکمہ بلڈنگز اور تہہ بازاری کے انسپکٹرز کی لسٹ مع ان کے املاجات مہیا کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) محکمہ بلڈنگز، محکمہ تہہ بازاری کا کام تسلی بخش ہے۔ محکمہ بلڈنگز و تہہ بازاری کی کارکردگی دوران سال 2003 حسب ذیل ہے۔

کل جمع شدہ تحریجات 337

منعور شدہ تحریجات 188 'زیر کارروائی تحریجات 149 جاری شدہ نوٹس 112

جاری شدہ چالان 350 وصولی جرمانہ چالان 550000/- روپے

وصولی مسابحت فیس تہہ بازاری 342400 روپے جرمانہ وصولی موبیلیں 100000 روپے

کل وصولی 442400 روپے

راوی ٹاؤن میں شعبہ کا عملہ اپنی ذیوقی تسلی بخش ادا کر رہا ہے، جگہ جگہ کنٹینر رکھوانے گئے ہیں، موجودہ کوڑا کرکٹ کے ساتھ ساتھ سابقہ کوڑے کو اٹھوا دیا گیا ہے اور کسی قسم کی شکایت نہیں ہے۔

(ج) محکمہ بلڈنگز و تہہ بازاری کے انسپکٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ شاہ اقبال سٹریٹ بلڈنگ انسپکٹر

2۔ مہاشی ماہی علی بلڈنگ انسپکٹر

3۔ محمد صدیقی بٹ تہہ بازاری ریڈ انسپکٹر

4۔ حامی محمد صلاح الدین تہہ بازاری انسپکٹر

مذکورہ بالا کارکردگی کے پیش نظر متعلقہ اہلکاران کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہ ہے تاہم کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

سرکاری ملازمین کے اجازت سے متعلق معلومات تحفیہ کے زمرہ میں آتی ہیں۔ کسی سرکاری ملازم کے خلاف ناجائز اثاثوں کی شکایت موصول ہونے کی صورت میں باقاعدہ انکوائری کے لئے مجاز اتھارٹی کے احکام پر بغرض تفتیش اثاثوں کی تفصیلات کو ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 48 (ع) اور ف (جہرام) کے مطابق محترم ممبر اسمبلی ایسی معلومات سے متعلق سوال نہیں اٹھا سکتے جن کا اعتبار قانوناً ممنوع ہے۔ لہذا سوال قواعد کے مطابق نہ ہونے کی بنا پر معلومات مہیا نہیں کی جاسکتیں۔

شاہدرہ لاہور میں صفائی ٹیکس کی وصولی

اور صفائی کی صورتحال

*1543، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر مٹھی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت کا شعبہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پورے لاہور سے صفائی ٹیکس وصول نہیں کر رہا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی پی۔ 137 شاہدرہ سے یہ ٹیکس مسلسل وصول کیا جا رہا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیکس وصولی کی شرح شاہدرہ میں بہترین ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنا زیادہ ٹیکس دینے کے باوجود شاہدرہ میں صفائی کی صورتحال انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔

(ه) اگر درج بالا نکات درست ہیں تو ٹیکہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے خلاف کیا کارروائی ہو رہی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) شعبہ سلاڈ ویسٹ ٹینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پورے لاہور سے صفائی فیس وصول نہیں کر رہا ہے اور یہ بات درست ہے کہ پورے لاہور سے صفائی فیس وصول نہیں ہو رہی ہے یعنی وہ علاقے جہاں صفائی کا نظام S.W.M کے پاس نہ ہے وہاں سے صفائی فیس بھی وصول نہیں ہو رہی ہے۔
- (ب) حلقہ پی پی۔ 137 شاہدرہ سے صفائی فیس باقاعدگی سے وصول ہو رہی ہے لیکن تمام اہلیان حلقہ فیس نہیں دے رہے۔
- (ج) ٹیکس وصولی کی شرح شاہدرہ میں پہلے سے بہتر ہے۔
- (د) شاہدرہ میں صفائی کا نظام مناسب ہے اور یہ درست نہ ہے کہ صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔
- (ه) چونکہ صفائی کا نظام درست ہے لہذا محکمہ سلاڈ ویسٹ ٹینجمنٹ کے خلاف کارروائی کرنا مناسب نہ ہو گی۔

پی پی۔ 95 گوجرانوالہ کے ترقیاتی منصوبے

*1582، میاں سمود حسن ڈار، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) 1997 سے دسمبر 1999 تک حلقہ پی پی۔ 95 میں کتنے اور کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل، ٹھیکیدار کا نام اور یہ کام محکمہ کے کن کن ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہونے میں ان کے نام، آمد، آمد، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جانے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے اکثر منصوبے ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہیں کیونکہ ان میں ناقص میٹرل استعمال کیا گیا تھا۔

(ج) کیا حکومت ان ناقص منصوبوں کی تحقیقات کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) 1997 سے دسمبر 1999 تک ملحقہ PP-95 میں مکمل ہونے والے منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ ان منصوبوں کو مکمل ہونے تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے ہو سکتا ہے ان میں ناقص نمودار ہونے ہوں لیکن ناقص میٹرل استعمال کرنے والا اعتراض درست نہ ہے۔

(ج) منصوبہ جات کسی قسم کی ٹوٹ بھوٹ کا شکار نہ ہیں اس لئے ان کو ناقص منصوبہ جات کہنا درست نہ ہے۔ مزید برآں یہ منصوبہ جات عرصہ تین سال قبل مکمل ہو چکے تھے۔ تین سال کے بعد تکمیل شدہ منصوبہ جات کی مینٹیننس شروع ہو جاتی ہے۔

گوجرانوالہ میں سڑکوں کے نامکمل منصوبہ جات کی تفصیل
*1662، میاں سعید حسن ڈار، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ فوٹو بشیٹ فرمائیں
گئے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں گوجرانوالہ میں درج ذیل منصوبوں پر کام شروع ہوا تھا۔

- 1- تعمیر روڈ کوہ پٹا تا بھٹی بھنگو، 2- تعمیر سڑک اروپ تا تر گزی،
 - 3- تعمیر سڑک اروپ تا لمبوالی، 4- تعمیر سڑک گا گیوالی تا تر گزی،
 - 5- تعمیر سڑک لمبوالی تا راہوالی، 6- تعمیر سڑک تلونڈی کھجور کی تادین والی،
 - 7- تعمیر سڑک ٹھٹھہ دادا تا جلال موڑ، 8- ننڈی پور تا ستلے والا
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان منصوبوں پر موقع پر بجری اور روزی پنچا کر کام بند کر دیا گیا ہے۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ترقیاتی منصوبوں کی تمام رقم، حکومت کے خزانے سے، سرکاری اہکاران، افسران اور ٹھیکیدار کی ملی بھگت سے ان منصوبوں کو کھنڈوں میں مکمل دکھا کر draw کر لی گئی ہے جبکہ موقع پر ابھی تک یہ منصوبے مکمل نہیں ہوئے۔
- (د) کیا حکومت اس فراڈ کی تحقیقات کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور موقع پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) یہ درست ہے۔ سوال میں بیان کردہ آٹھوں منصوبہ جات پر سائبے ضلع کونسل کی زیر نگرانی نومبر 2000 میں کام شروع ہوا تھا۔
- (ب) یہ بھی درست ہے ان منصوبوں پر بجری اور روزی پنچا کر کام بند کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ devolution plan کے تحت سائبے ضلع کونسل کو موجودہ ضلعی حکومت میں ضم کر دیا گیا تھا اور اس بات کا فیصلہ ہونا باقی تھا کہ یہ منصوبے کس محکمہ کی زیر نگرانی مکمل ہونگے اور ٹھیکیدار ان کو ادائیگی کن اصول و ضوابط کے تحت اور کون سا محکمہ کرے گا۔ اب فیصلہ ہونے پر محکمہ شہرات (ضلعی ونگ) کی زیر نگرانی ان منصوبہ جات پر کام شروع ہو چکا ہے۔

- (ج) یہ درست نہ ہے۔ جتنا کام ٹھیکیدار ان نے سابقہ ضلع کونسل ختم ہونے سے پہلے مکمل کیا تھا، ان کی ادائیگی ان کو کر دی گئی تھی۔ devolution plan کے نفاذ کے بعد ان منصوبہ جات پر کام بند کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ سابقہ ضلع کونسل کے تمام منصوبہ جات کے متعلق ابھی یہ طے ہونا باقی تھا کہ یہ منصوبہ جات کس محکمہ کی زیر نگرانی مکمل ہونگے۔ یہ منصوبہ جات کاغذات میں بھی نامکمل ہیں اور ان کو مکمل کرنے کے لئے فنڈز بھی موجود ہیں۔
- (د) یہ درست نہ ہے۔ کسی قسم کا فراڈ نہ ہوا ہے۔ اب ان منصوبہ جات پر ضلعی حکومت کے محکمہ شہرات کی زیر نگرانی کام شروع ہو چکا ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ضلع لاہور 1999 تا 2001 ترقیاتی کاموں کی تمام تر تفصیلات

- 221، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع لاہور میں دسمبر 1999 تا دسمبر 2001 جو ترقیاتی کام ہوئے تفصیل فراہم فرمائیں۔
- (ب) اگر اخبار اشہار ہوا تو اخبار کا نام اور تاریخ بیان فرمائیں۔ کل ڈیپازٹ کا نمبر، بنک کا نام، کام کی تکمیل کی تاریخ، کل ڈیپازٹ کی تاریخ بیان فرمائیں۔
- (ج) فرموں کے نام، کم ترین ٹھیکیداروں (فرموں کے نام (T.S) کی تاریخ کے بعد جن اسٹیٹ کو تبدیل کیا گیا ان کی تفصیل فراہم فرمائیں، اسٹیٹ کی وجہ اور تاریخ بیان فرمائیں؛

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) دسمبر 1999 تا 14 اگست 2001 تک تمام ترقیاتی کام سبقت کونسل ضلع لاہور اور میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام ہوئے۔ 14 اگست 2001 کو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ معرض وجود میں آنے کے بعد اس وقت میونسپل حدود میں جاری ترقیاتی کام روز کو منتقل ہونے اور سبقت ضلع کونسل لاہور کے جاری ترقیاتی کام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو سونپنے کے تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 14 اگست 2001 تا دسمبر 2001 تک محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے زیر کنٹرول جو ترقیاتی کام ہونے ان کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اپنی وے سٹی ڈویژن کے کاموں سے متعلق سوال کے جزو (ب) اور (ج) میں مذکورہ معلومات تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹ (جو پیش کی گئی)

مسودہ قانون، محتاج اور محروم بچے پنجاب، مصدرہ 2004

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ

کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر، چودھری عبداللہ یوسف مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، میں مسودہ قانون محتاج اور نادار بچے پنجاب، مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی رپورٹ پیش ہوئی۔

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کل ڈسٹرکٹ کسان بورڈ کے ممبران نے بھرپور احتجاج کیا کہ وعدے اور حیدرول کے مطابق نہروں میں پانی پورا نہیں محمودا گیا۔ جیسا کہ 10۔ مئی کو اس کا حیدرول تھا کہ 6 ہزار کیوسک سے لے کر 75 سو کیوسک تک پانی آتا تھا جس سے پاول کی فصل کاشت ہوتی تھی لیکن ابھی تک 4 سے ساڑھے چار ہزار کیوسک پانی نہروں میں محمودا گیا ہے جس سے کسان بڑے مصائب سے دو چار ہیں اور مونجی کی کاشت نہیں ہو رہی۔ پہلے ہم نے گندم کے بحران کا سامنا کیا ہے اگر پاول ٹی فصل کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا تو پھر اس صوبے کا الٹری ملاحظہ ہے۔ کیا وزیر آبپاشی اس سلسلے میں کچھ دعوات کریں گے؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر صاحب! آپ اس سلسلے میں کچھ کتنا چاہیں گے؟

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ کوئی تحریک لے آئیں تو میں پھر اس پر بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر، تحریک کیا لانی ہے۔ ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب کو چیئرمین مل لیں اور اس پر کوئی سوچ بچا کر لیں۔ چیئرمین مل لیں تو آپ متعلقہ افسران کو ہدایت کر دیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! یہ آپ کے جبر فیصل آباد کا معاملہ ہے۔ میں آپ کو باقاعدہ نہروں کے نام دے سکتا ہوں اور اس میں صاف اور اس محکمے کی negligency ہے۔

جناب سپیکر، ملک صاحب! یہ آئٹم آج کے ایجنڈے پر نہیں ہے اس لئے آج ایوان میں اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے پنجاب کے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہم اس House میں تقریباً ڈیڑھ سال سے پنجاب کے مختلف حصوں کے عوام کے مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس پر بات کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے آج تک صوبہ پنجاب کی انڈسٹری کے مزدوروں کے موضوع پر بہت کم بات ہوئی ہے۔ میں اپنے اس پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے علیہ فیکٹری کی صورتحال پر روشنی ڈال رہا ہوں کہ وہیں تقریباً ایک ماہ سے مالکان اور مزدوروں کے درمیان تناؤ پایا جاتا ہے بلکہ وہیں گرفتاریاں بھی ہو رہی ہیں تو میں اس House کی وساطت سے آپ سے گزارش کروں گا کہ وہیں مزدوروں کے خلاف مالکان کی طرف سے باقاعدہ پریسچر کرانے جا رہے ہیں، انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے اور جس جگہ پر یہ فیکٹری ہے وہیں ملے جلوس اور مظاہرے ہو رہے ہیں۔ بہتر ہوتا اگر لیبر منسٹر میں موجود ہوتے تو وہ اس کا کوئی جواب دیتے لیکن میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ ایک ماہ کے عرصے سے علیہ فیکٹری کے حوالے سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بھی غراب ہے۔ وہیں مزدوروں کے لئے جو زندگی تنگ کی جا رہی ہے اس حوالے سے کچھ اقدامات کریں۔

جناب سپیکر، خان صاحب! میرا خیال ہے لیبر منسٹر صاحب اپنے جمیبر میں بیٹھے ہونے ہیں۔ آپ ایوان سے فارغ ہو کر تشریف لے جائیں میں بھی انہیں کہ دوں گا تو وہ انتہاء اللہ اس کا کوئی عمل نکال لیں گے۔ اب Privilege Motions take up کرتے ہیں۔ آج چونکہ Privilege Motion کوئی نہیں ہے اس لئے اب ہم Call Attention Notice take up کرتے ہیں۔

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، مفتی صاحب!

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب سپیکر ا میں گوجرانوالہ شہر کی پولیس کے خلاف کچھ شکایات کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں ایک شخص محمد ارشد محکمہ تعلیم میں نائب قاضی ہے اس کی سزا سے بارہ سال کی پٹی جس کا نام نیبہ گلشن ہے اس کو 23 ' 24 اپریل کی درمیانی شب کو اغوا کر لیا گیا۔ تھانہ سبزی منڈی ملک مسود احمد نے کئی دن تک مقدمہ درج نہ کیا۔ ضلعی انسپشن کے حکم پر مقدمہ 265/2004 درج ہوا مگر پولیس نے مڑمان سے سزا باز کر لی۔ اصل بات یہ ہے کہ جو اس سلسلے میں مڑمان ہے اس سے ایس۔ ایچ۔ او صاحب نے شدید کے مطابق چالیس ہزار روپیہ لے کر کسی اور کو مڑمان بنا دیا ہے۔ پانچ افراد چار بیگناہ تھے جہانوں اور ایک عورت کو مڑمان بنا دیا ہے اور جیل بھیج دیا ہے۔ کل ایسا ہوا کہ جب میں یہاں سے گیا تو راستے میں مجھے بتایا گیا کہ۔۔۔

جناب سپیکر، منشی صاحب! آپ وزیر قانون صاحب کو ان کے چیئرمین مل لیں۔ میں وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ متعلقہ ایس۔ ایس۔ پی یا ڈی۔ آئی۔ جی سے اس بارے میں بات کریں۔

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب سپیکر ا میں ایک مزید بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے محلے میں ایک کشمیری لوگوں کا کیپ ہے اس کیپ میں مشیات کا کلا دہار عام طور پر ہوا ہے۔

جناب سپیکر، یہ بات بھی آپ وزیر قانون صاحب سے ان کے چیئرمین میں کر لیں۔

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب سپیکر ا مالانکہ وہاں پر ایک تھانہ ار انسی لوگوں کے ہاتھ سے قتل ہو چکا ہے۔ انسی سے یہ لوگ کھلتے ہیں انسی سے پیتے ہیں اور انسی کے پاس نہ کرتے ہیں اور پیسے لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن جب تک سختی نہ کی جائے گی اس وقت تک یہ کام نہیں سدرے گا۔ متعلقہ لوگوں کو تھانہ کی جانے کہ وہ ایسے لوگوں کو پکڑیں، گرفتار کریں جو مشیات فروش ہیں۔

جناب سپیکر، مہربانی، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

لاہور میں ریس کورس پارک کے سامنے پولیس یونیفارم

میں ڈکیتی، حکومتی کارروائی اور حقائق کی تفصیل

173، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 28- مئی 2004 کی مقرر اخبار میں شائع ہونے والی تصویر کے مطابق ریس کورس پارک لاہور کے سامنے دو باوردی اور ایک سادہ پوش پولیس ملازم نے بنک سے رقم نکلا کر آنے والے دو افراد کو زبردستی کار میں بٹھایا اور رقم چھین کر کار سے اتار دیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک محتای اخبار کے فٹو گرافر نے ڈکیتی کی لمحہ لمحہ جو تصویریں محفوظ کیں ان میں کار کا نمبر اور ڈا کوؤں کے پھرے بھی نظر آرہے تھے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس کار میں یہ ڈا کو (پولیس والے) سوار تھے اس کے نمبر سے ثابت ہوا کہ یہ پولیس کی گاڑی تھی، گاڑی کا نمبر اور ان ڈا کوؤں (پولیس ملازمین) کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایس۔ پی لاہور کینٹ جو کہ ان ڈا کوؤں (پولیس ملازمین) کا سرپرست ہے ان کو پرو لیکشن دیتے ہوئے ان کو پولیس کی جعلی وردیوں میں ڈا کو قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ حاضر سروس پولیس ملازمین ہیں جس کا ثبوت لوگوں کے فون ہیں جو کہ اس اخبار کو موصول ہونے میں جس میں یہ تصویر شائع ہوئی تھیں؟

(ه) کیا حکومت مذکورہ ایس۔ پی اور ان پولیس ملازمین کو مہطل کر کے ان کے خلاف آرڈیننس 2000 کے تحت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر قانون

وزیر قانون

(الف) مورخہ 25 مئی 2004 کو طاہر نواز مدعی مقدمہ نمبر 218/2004 بمقام 392 ت پ قلعہ ریس کورس کے ملازمین عرفان ایس اور محمد یونس عسکری بینک ملازمین سے پانچ لاکھ روپے کیش کروا کر بسواری موٹر سائیکل چلڈرن کمپلیکس کے سامنے ریس کورس روڈ پر بیچنے تو بیچے گئے ایک سوزوکی کار میں سوار تین اشخاص جن میں سے ایک نے سب انسپکٹر ایک نے کانسٹیبل کی وردی پہن رکھی تھی اور تینوں مسلح ہتھیار تھے۔ انہوں نے عرفان ایس کو زبردستی کار میں بٹھایا اور اس سے پانچ لاکھ روپے چھین کر باغ جناح کے پہلے گیت مال روڈ پر اتار دیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مقامی اجارے کے فونو گراف کے مطابق ڈاکوؤں کے پھرے نظر آ رہے تھے اور کار کا نمبر LXN/558 نظر آ رہا تھا۔ کمپیوٹر کے ذریعے چیک کرانے کے بعد مختلف بند سے شروع میں لگانے کے بعد 7 کاہندہ لگانے سے یہ معلوم ہوا کہ گاڑی کا نمبر LXN/7558 ہے جس سے گاڑی نہیں ہو گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ یہ گاڑی پرائیویٹ آدمی کی ملکیت ہے اور لیزنگ کمپنی کے ذریعے خریدی گئی تھی جو فروخت ہوتے ہوتے اب ڈاکوؤں کے زیر استعمال آ گئی۔ یہ گاڑی کسی بھی سرکاری ادارے کی نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ ڈاکو حاضر سروس پولیس ملازم نہ ہیں بلکہ انہوں نے پولیس کی وردیوں میں واردات کی ہے۔ کمپیوٹر کے ریکارڈ سے استخلاہ کیا گیا جس سے ملازمین نہیں ہونے ہیں اور ملازمین (1) محمد منیر ولد شیر جان قوم ڈھنڈی ساکن محلہ حافظ آباد بہاولنگر (2) محمد اقبال ولد احمد یار قوم بانی سکند ہسپتال روڈ گوشت مارکیٹ عبدالحکیم

شہر غازیوال کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے رقم مبلغ 2 لاکھ 95 ہزار روپے وقوم میں استمال ہونے والی کار اور دو بسٹل 30 بور برآمد کرنے جبکہ تیسرا مزم محمد منصور ابھی تک مفرد ہے جس کی گرفتاری کے لئے ٹیم تشکیل دی گئی ہے جس کی جلد گرفتاری متوقع ہے۔

(ہ) واردات کرنے والے ڈاکو پولیس ملازمین نہ ہیں بلکہ ٹریس ہو کر محمد منیر اور محمد اقبال گرفتار ہو چکے ہیں اور ایک مزم محمد منصور کی گرفتاری کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گرفتار شدہ ملازمین سے اسلحہ، گاڑی اور رقم بھی برآمد کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جس گاڑی کے متعلق کہا گیا ہے کہ پولیس کی گاڑی ہے وہ ایک "PILCOCK" لیزنگ کمپنی کی ملکیت کی گاڑی ہے جو اس وقت مزم منیر کی ملکیت ہے۔ لہذا یہ پولیس کی گاڑی نہیں تھی۔

جناب سپیکر! جہاں تک برآمدگی کا تعلق ہے تو جو دو ملازمین گرفتار ہوئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ پانچ لاکھ روپیہ نہیں تھا بلکہ 4 لاکھ 48 ہزار روپیہ انہوں نے لوٹا تھا اور انہوں نے برابر تقسیم کیا تھا۔ جو ملازمین گرفتار ہوئے ہیں ان کے حصے میں جو رقم آئی تھی وہ تقریباً تین لاکھ روپے بنتی ہے جو recover کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ بالکل اندھی واردات تھی۔ اس میں نہ تو ہمیں ملازمین کا پتا تھا نہ گاڑی کا صحیح نمبر پتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ہم پولیس پر تنقید کرتے ہیں تو اگر کہیں پولیس کی ابھی کارروائی ہو کہ ایک اندھی واردات جس میں ایک نمبر بھی missing تھا اس کو انہوں نے ٹریس کیا اور کمیونز کی مدد سے ملازمین trace ہونے، recovery ہوئی، گاڑی برآمد ہوئی۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ جن افسران نے اس کیس پر کام کیا ہے اگر ہم یہ کہیں کہ یہ ان کی ابھی کارکردگی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بے جا نہ ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، میں سمجھتا ہوں کہ اس واردات کو trace کرنے کا سدا کریڈٹ روزنامہ "توانے وقت" اور روزنامہ "آئیگپریس" کے ذمے ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس صحافی کو، اس فوٹو گرافر کو کہ جس نے اس موقع پر اپنی وہ ڈیوٹی جو ہم اکثر نہیں کرتے، اس نے اپنا فرض پورا کیا اور پوری واردات کو اپنے کمرے کی آنکھ سے محفوظ کر کے صحیح اخبارات کو دے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی سہیلانی تھی کہ پولیس اس پر سحرک ہوئی اور انھوں نے مٹمن کو پکڑا۔ مجھے تو ڈراما شک پیدا ہوتا ہے کہ پولیس نے جو دو مٹمن پکڑے ہیں ان کو انھوں نے تھب میں ظاہر کیا ہے حالانکہ جو تصویریں ان کی پہلے شائع ہوئی تھیں ان میں ان کے تھب نہیں تھے۔

جناب سپیکر! ہمارا مقصد تنقید برائے تنقید نہیں ہے۔ مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ کسی مسئلے کو highlight کیا جائے۔ اگر یہ مسئلہ اخبارات میں نہ آتا تو روزانہ پنجاب میں لاکھوں لوگ لیتے ہیں، کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی ان کو دیکھنے والا نہیں ہے لیکن چلیں میں وزیر قانون صاحب کے اس فرمان پر کہ انھوں نے کوئی ایسا کام کیا ہے تو ہم ان کو appreciate کرتے ہیں۔ ہم ان کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بہت بہت۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں آپ کی موجودگی میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل بھی شفقت عباسی صاحب نے کہا تھا کہ لی وی کی کوریج یہاں پر بہت poor ہے۔

جناب سپیکر، یہ بات چیمبر میں کر لیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کوئی نام بتادیں۔

جناب سپیکر، House adjourn ہونے کے بعد تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ذہنی سپیکر کرسی صدارت پر مستنک ہونے)

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی۔

سید احسان اللہ وقاص، ایک ہی توجہ دلاؤ نوٹس ہے جبکہ میں نے بھی نام پر توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا تھا مجھے اس کے reject ہونے کی بھی اطلاع نہیں آئی اور آج ا۔جندے میں بھی نہیں آیا۔ میں اس کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ توجہ دلاؤ نوٹس دو ہوتے ہیں۔

جناب ذہنی سپیکر، ابھی تو ہمارے پاس ایک ہے، ہر حال چیک کر کے جاتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ میں نے بھی جمع کروایا تھا اور اس کے reject ہونے کی بھی کوئی اطلاع نہیں آئی ہے۔

میں ایک اور مسئلہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تھانہ منڈی احمد آباد میں چار افراد نے ایک بھیک مانگنے والے کو بڑا ظالمانہ طریقے سے قتل کیا ہے اور چونکہ ان کا کوئی والی وارث اتنا موثر نہیں ہے تو تھانے کی طرف سے ان کے خلاف قانونی کارروائی جس طرح سے ہونی چاہئے وہ نہیں ہو رہی۔ میں وزیر قانون سے درخواست کرتا ہوں کہ میں ان کی تفصیلات فراہم کر دوں گا تو وہ اس بارے میں ذرا خصوصی شفقت فرمائیں۔ وہ بھیک مانگنے والا تھا۔ اس کا بالکل ناجائز قتل کر دیا گیا ہے۔ شکریہ

تحریریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب تحریریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں۔ یہ move ہو چکی ہیں، آج ان کا جواب ریونیو منسٹر صاحب نے دینا ہے۔ 223/04 رانا مناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری منسٹر کالونیز نے کل اپنے آفس میں movers کے ساتھ اور جو متعلقہ ڈسٹرکٹ کے ڈی۔ او۔ آر صاحبین ہیں ان کے ساتھ ٹائم رکھا تھا۔ ہم ان کے بڑے مشکور ہیں کہ انہوں نے کل کافی ٹائم دیا اور جو cases ہم نے pin point کئے کہ تلاش تلاش جگہ پر قبضہ مانگنا وائے قبضہ کئے ہوئے ہیں، انہوں نے متعلقہ آفیسرز کو باقاعدہ نوٹنگ کروائی اور اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ اس کی مکمل رپورٹ مجھے within one week دیں اور اس کے اوپر جو ایکشن بنتا ہو وہ ایکشن لے کر House کو آگاہ کریں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اس میں ہفتہ دو ہفتے کا ٹائم لگے گا اس لئے اگر ان تحریریک کو جن میں سیالکوٹ کا معاملہ بھی ہے، شیخوپورہ کا معاملہ بھی ہے، فیصل آباد کے معاملات بھی ہیں اگر ان کو آپ اگلے سیشن تک pending کر دیں تو میرا خیال ہے کہ رپورٹ آنے پر ڈیپارٹمنٹ نے جو بھی اس پر ایکشن لینا ہو وہ ایکشن لے کر اس House میں رپورٹ پیش کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ کون کون سی ہیں؟

رانا مناء اللہ خان، یہ 223/04 ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ 226 A اور 238 C ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، ایک ارشد بگو صاحب کی ہے اور غالباً ایک شیخوپورہ سے متعلقہ رائے اعجاز صاحب کی ہے۔ ان تینوں matters میں تقریباً کوئی دو ارب روپے کی پراپرٹی ہے جس پر قبضہ مانگنا متعلقہ حکام کی ٹی بھگت سے قبضہ کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، نوٹل پانچ چھ ہیں۔ یہ پھر اگلے سیشن تک pending کی جاتی ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جی اگے سیشن تک pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 244 ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کی ہے۔ یہ move ہو چکی تھی اور pending ہو چکی تھی ایگریگیمینٹ منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا تھا۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر، منسٹر صاحب ابھی کہہ کر گئے تھے کہ انہوں نے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے تو میں اس کا پیر کر جواب دوں گا۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چلو۔ اس کو پیر تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 260 لادھ کھیل الرحمن (ایڈووکیٹ) 1۔ This is regarding Minister for Industries.

گوجرانوالہ میں گوشت کی قیمتوں میں روز افزوں اضافہ

(--- بحث جاری)

لادھ کھیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے اس کا منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔

وزیر صنعت، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں معمولی گوشت کے نرخ گزشتہ سال کے مقابلے میں بڑھ گئے ہیں لیکن حال ہی میں کوئی بہت زیادہ اضافہ نہیں ہوا ہے۔ ادارہ شماریات پنجاب کی رپورٹ مورخہ 17 جنوری 2004 کے مطابق جنوری 2003 میں گوجرانوالہ میں معمولی گوشت کی قیمتیں 132 روپے پچاس پیسے فی کلوگرام تھیں جو کہ دسمبر 2003 میں 142 روپے پچاس پیسے ہو گئی ہیں اور جنوری 2004 میں یہ قیمتیں 144 روپے فی کلوگرام ہو گئی ہیں۔ اس طرح یہ اضافہ تقریباً 2.46 بنتا ہے۔ اس طرح بڑے گوشت کی قیمتیں 67 روپے فی کلوگرام پر مستقیم رہیں جبکہ اس دوران مرضی کے گوشت کے قیمتیں 82 روپے ہو گئی ہیں اور 83 روپے تک اس کا اضافہ ہوا ہے جو کہ نہایت معمولی اضافہ ہے۔ یہ اضافہ طلب اور رسد کی معمولی عدم تعاون کی وجہ سے ہے۔ جہاں تک گوشت کی کوالٹی کا سوال ہے۔ آرڈیننس 1960 کے مطابق یہ

حکومت کے تحت چیک کی جاسکتی ہیں، حکمہ صحت کے حکام اس کے بارے میں بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، یونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کے رول اینڈ ریگولیشن کے مطابق منسٹر صاحب کو اپنا زبانی جواب دینا چاہئے نہ کہ اوپر سے پڑھ کر جواب دینا چاہئے۔ آیا میرا یہ یونٹ آف آرڈر valid ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تو پڑھ کر ہی دینا ہوتا ہے۔ مجھے ابھی ابھی ایک پرس ملا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بیگم رحمانہ بمیل صاحبہ کا ہے یہ باہر پڑا تھا۔ وہ یہاں سے آ کر لے جائیں۔ ساتھ I.D کارڈ وغیرہ بھی تھا۔

لادہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے

لادہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ دسمبر 2003 میں ریٹ 125 روپے تھے اور بعد میں 2004 میں یہ 150 ہو گئے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اب تو ریٹ 220 سے 250 تک تجاوز کر چکے ہیں اور ہنگامی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کسی غریب آدمی کے بس میں نہیں رہا کہ وہ گوشت خرید سکے۔ حتیٰ کہ منسٹر صاحب نے جو ریٹ بتائے ہیں اس ریٹ پر تو مرضی کا گوشت بھی available نہیں ہے۔ حکومت ان ریٹوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟ حکومت کو چاہئے کہ یہ گوشت جو دوسرے صوبوں کو جا رہا ہے اور جس طرح گندم پر پابندی لگائی جاتی ہے کہ دوسرے صوبوں میں گندم ایکسپورٹ نہیں کی جانے کی اسی طرح گوشت کی ایکسپورٹ پر بھی حکومت پابندی لگانے تاکہ یہاں ان کے ریٹوں کو اعتدال میں رکھا جاسکے۔

دوسرا جو غیر قانونی طور پر بیرون ممالک میں اس کی ایکسپورٹ ہوتی ہے، 'دہنی' سعودی عرب وغیرہ میں اس پر بھی کنٹرول کیا جانے تاکہ یہ قیمتیں کنٹرول میں ہوں اور غریب آدمی کی استطاعت میں ہو کہ وہ بھی انہیں خرید سکے۔ کیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ جو جانور دوسرے صوبوں کو سہل ہو رہے ہیں یا جارہے ہیں اور بیرون ممالک بھی جارہے ہیں ان پر کنٹرول کیا جاسکے اور ان کی افزائش بڑھانے کے لئے بھی کیا حکومت کوئی اقدامات کر رہی ہے اس سلسلے میں جناب وزیر صاحب بیان فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، اس میں بہت سے سوالات کے جواب تو محکمہ لائیو سٹاک کے متعلق ہیں لیکن یہ میں عرض کرتا چلوں کہ پرائس کنٹرول کمیٹی پوری طرح اقدامات کر رہی ہے اور ہر ضلع میں جو روزمرہ کے استعمال کی چیزیں ہیں ان کی قیمتیں چیک کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ہر ضلعے جو تین ضلعے کے ڈی۔سی۔ او صاحبان ہیں اور ضلع کے ڈسٹرکٹ ناظم بھی باری باری یہاں لاہور تشریف لاتے ہیں اور اس وقت گوشت 'سبزیوں یا گندم' آنے یا چاول کے جو رین ہوتے ہیں وہ ہر مارکیٹ کے چیک کئے جاتے ہیں اور اس کے مطابق ہدایت دی جاتی ہیں۔ اس وقت تک تقریباً ایک سال میں 17 سو کے قریب مختلف گوشت کی دکانوں پر ریڈ کئے گئے جن میں تقریباً چار سو لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ یہ کسنا بالکل درست نہیں ہے کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ گوشت کی ایکسپورٹ کے متعلق میں یہ بتا دوں کہ اس وقت تک پاکستان کی گوشت کی ٹوٹل ایکسپورٹ تقریباً سات ملین ڈالر ہے جو کہ ہماری ٹوٹل consumption کا ایک فیصد سے بھی کم بنتی ہے۔ جہاں تک گوشت کی تعداد بڑھانے کی بات ہے اس کے متعلق محکمہ لائیو سٹاک سے بات چل رہی ہے وہ اس وقت animal fattening کا پروگرام جارہے ہیں جو کہ بہت جلد سامنے آجانے کا اور پناہل جانے کا کہ گوشت کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہوتا ہے؟

للاہ کلئیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری اس میں میرا پوائنٹ ---

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کافی صحیح بین دیا ہے اور وہ کوشش کریں گے کہ اس کو maintain کریں۔

لادہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر اس کی جو غیر قانونی سمگلنگ ہوتی ہے گوشت کو بیرون ملک لے جایا جاتا ہے یا دوسرے صوبوں میں لے جا رہے ہیں کیا اس پر یہ کوئی پابندی لگا رہے ہیں؟ میں بات تو یہ کر رہا ہوں کہ اس پر پابندی لگائیں تاکہ جو یہاں کی product ہے وہ یہاں پر رہے اور اس صوبے کے عوام کو اس سے فائدہ ہو۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر "کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک"۔ جناب وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم اس پر کوشش کر رہے ہیں اور ہم اپنی ساری توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر آدمی جانتا ہے جو محلوں میں رہتا ہے، جو کسی کالونی میں رہتا ہے کہ سگنل نے کمر توڑ دی ہے۔ اس کے factor کچھ اور ہیں۔ گوشت جو ایکسپورٹ ہوتا ہے یہ صوبے کا مسئلہ نہیں ہے یہ وفاقی حکومت کا مسئلہ ہے۔ یہاں پر کیونکہ انتظامی مشکلات ان کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے میں نے دو مہینے پہلے یہ درخواست کی تھی کہ صوبہ مرکزی حکومت سے یہ معاش کرے کہ جب تک کوئی چیز ہماری اپنی ضرورت کو پورا نہ کرے تو اس کو ہم ایکسپورٹ کیسے کر سکتے ہیں؟ گندم کو اس لئے روک لیا گیا کہ جب تک ہمارے حصے کی گندم پوری نہیں ہو گی اس وقت تک ہم دوسرے صوبوں کو نہیں دیں گے۔ اگر گندم کے متعلق ہماری پالیسی یہ ہے تو گوشت یا دوسری چیزوں کے متعلق بھی ہماری پالیسی یہی ہونی چاہیے کہ جب تک عوام میں اور پنجاب میں جو کھپت پوری ہو جاتی ہے اور اس سے زائد کوئی چیز ہے تو ہم اسے ایکسپورٹ کر دیں۔ یہ صوبہ وفاقی حکومت سے معاش کرے کہ براہ مہربانی جو گوشت بیرون ملک ایکسپورٹ ہو رہا ہے اس کو روکا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرے خیال میں بکو صاحب کی تجویز صحیح ہے اس پر توجہ دی جائے۔ کم از کم یہ ensure کروائیں کہ کم از کم پنجاب میں گوشت کی کمی نہ ہے اور جو ضرورت سے زیادہ ہو تو پھر باہر بھیجیں۔

للا شكيل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری وزیر صاحب یقین دہانی کروادیں کہ گوشت دوسرے صوبوں کو بھی نہیں جانے گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس پر بات ہو گئی ہے۔ ایک اصول جایا جانے کا اور اس پر انشاء اللہ تعالیٰ عمل ہو گا۔

للا شكيل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری وزیر صاحب تو بہت امیر آدمی ہیں۔ میں ان کی خدمت میں ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مہنگائی کا ہو انہیں احساس پھر کس طرح
بھوکا کسی وزیر کا کھانا نہیں مرا

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی فرمائیں!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری یہاں پر جو بات ہوئی ہے اس کا جواب تو وزیر خوراک چودھری اقبال صاحب کو دینا چاہئے تھا یا پھر لا منسٹر صاحب دیتے لیکن وہ اپنے کسی دوسرے معاملے میں مصروف تھے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری جو بات یہاں پر ہوئی ہے ایک تو یہ کہ جب تک پنجاب اپنے حصے کی گندم خود preserve نہ کر لے وہ دوسرے صوبوں کو نہیں جانے دے گا۔ دوسرے صوبوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب تک پنجاب اپنے حصے کی گندم پوری نہ کر لے اور وہ یہاں سے گندم

لے جائیں اور اسی طرح سے گوشت کے حوالے سے بات ہوتی ہے۔ میں یہاں پر on record بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ بات غلط ہے۔ اس ملک کے آئین کے تحت کوئی صوبہ وہاں پر پیدا ہونے والی کسی چیز کو اس طرح سے نہیں روک سکتا۔ یہ غلط بات ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وہ ایکسپورٹ کی بات کر رہے تھے کہ گوشت ایکسپورٹ نہ کیا جانے۔ رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانے والی چیز ایکسپورٹ کے زمرے میں نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ایکسپورٹ تو ملک سے باہر کی بات ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری یہ بات ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ بات تو آپ کی طرف سے ہوتی ہے۔ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری اگر اپوزیشن کے کسی ممبر کی بات آئین سے متصادم ہے تو پھر اگر یہ جواب نہیں دیں گے تو اس کی clarification تو مجھے ہی کرنی ہے۔ یہاں پر 41 وزراء، تشریف فرما ہیں اور ان کو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ بات آئین کے منافی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرے خیال میں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی کہ جہاں انہوں نے کہا ہو کہ صوبوں پر پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایکسپورٹ پر پابندی لگائی جائے اور یہ بھی میں نے ہدایت دی ہے کہ ایکسپورٹ سے پہلے آپ دیکھ لیں کہ صوبے کی ضروریات پوری ہوتی ہیں تو پھر ایکسپورٹ کریں۔

رانا مناء اللہ خان، اس رولنگ میں جہاں پر آپ نے "صوبے" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، صوبے کا نہیں "ایکسپورٹ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری آپ نے کہا ہے کہ جب تک صوبے کی ضرورت پوری نہیں ہوتی اس وقت تک ایکسپورٹ نہ کیا جائے۔ یہاں پر "صوبے" کا لفظ نہیں بلکہ "ملک" کا لفظ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس وقت چونکہ پنجاب کی بات ہو رہی تھی اس وجہ سے میں نے یہ کہا۔
صوبے کی بات ہو رہی تھی کہ صوبے میں گوشت کی کمی ہے۔

رانا منا، اللہ خان، پنجاب، سرحد، بلوچستان اور سندھ اپنی کسی پیداوار کو localize کرتے
ہونے اس لحاظ سے نہیں روک سکتا کیونکہ پہلے اس صوبے کی ضرورت پوری ہو گی تو اس کے
بعد اسے باہر جانے دیں گے۔ یہ آئین کے معافی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرے خیال میں پنجاب کافی دے رہا ہے اور ہر صوبے کو دے رہا ہے۔
ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری، مکمل وضاحت۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری، محترم رانا صاحب فرما رہے تھے کہ چودھری اقبال صاحب کسی اور کام
میں مصروف تھے، ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں پر گوشت کی بات ہو رہی تھی اور گوشت کے حوالے
سے تحریک اتوانے کا ہے اور اس کا جواب وزیر صنعت نے دینا ہے کیونکہ پرائس کنٹرول کمیٹی
کے جینرین بھی ہیں اور متعلقہ وزیر بھی ہیں وہ اس کا جواب دے رہے تھے۔ گو صاحب نے ضمناً
گندم کی بات کی ہے کیونکہ گوشت کے معاملے میں میرا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے میں نہیں
بولتا۔ میں رانا صاحب کو point of clarification پر سمجھانا چاہتا ہوں۔ دوسری بات جو رانا صاحب
فرما رہے تھے اور آئین کا حوالہ بھی دے رہے تھے۔ ہر صوبے کو independently اپنے صوبے
کے لئے food support reserve کا اہتمام کرنے کا پورا حق ہے اور وہی اختیار پنجاب
استعمال کر رہا ہے۔ یہ معاملہ دو مہینوں سے زیر بحث ہے جس کی بات رانا صاحب نے کی ہے۔
پنجاب کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا اور ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار ادا کرتا ہے۔ سبھی کو آنا
بھی فراہم کرتا ہے، گندم بھی فراہم کرتا ہے اور اس کی پوری ذمہ داری ہے لیکن پنجاب جو کہ
سب سے زیادہ گندم پیدا کرنے والا صوبہ ہے اگر وہ انخواستہ اس میں گندم یا آٹے کا عمران پیدا

ہو جانے تو پھر کون ذمہ دار ہو گا؟ اس لئے food support reserve پنجاب کا حق ہے۔ اس کے لئے ہم پورا اہتمام بھی کرتے ہیں اور یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم سب سے زیادہ بیچ پیدا کرتے ہیں یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ میں آج ایک چیز highlight کرنا چاہتا ہوں۔ آج کے "جنگ" اخبار میں ایک اٹھارہ جو کہ آدھے صفحہ پر مشتمل ہے کہ "پنجاب ڈویلپمنٹ فنڈ" حکومت پنجاب کا انقلابی اقدام۔ اس کے ساتھ ہی لکھا ہوا ہے کہ "آج ہی اپنے عطیات" جناب! کبھی عطیات سے بھی انقلاب برپا ہونے اور اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ "پنجاب کے ترقیاتی اور تعمیراتی منصوبوں میں سماجی، کلاسی اور معاشی ترقی، بہتر صحت عامہ، تندرستی اور ثقافتی ورثے کا تحفظ، پلوں اور انڈر پاس وغیرہ کی تعمیر اور مرمت شامل ہے۔" اس کے لئے اپنے عطیات بنک آف پنجاب کے اکاؤنٹ نمبر 001313-0007 میں جمع کروائیں۔ اب ہمارے حالات یہ ہو گئے ہیں کہ کوئی ہماری vision نہیں ہے اور ہم عطیات پر پہنچ چکے ہیں۔ میں اس بات کو مختصر کرتے ہوئے صرف ایک بات کہوں گا کہ competency ہونا تو دور کی بات ہے لیکن یہاں پر ہماری پوری کابینہ even they lack incompetency۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہاں پر کابینہ کی incompetency کی بات کی گئی ہے تو اس سلسلہ میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن کو پہلے اپنی competency پر نظر ڈال لینی چاہئے کہ ایک ترقیاتی فنڈ جو صوبائی حکومت نے قائم کیا ہے اور اس کے لئے حکومت نے بھی گرانٹ دینی ہے اور اس میں ایک حق رکھی گئی ہے کہ اگر حکومت کے علاوہ

کوئی بھی ادارہ اس میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتا ہے، حکومت کی developmental activities کو بہتر بنانے کے لئے تو وہ اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔ اس میں معزز رکن کی خدمت میں یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بات عطیات لینے کی نہیں ہے۔ عطیات سے مراد ہم donations کی بات نہیں کرتے بلکہ grant in aid کی بات بھی کی جاسکتی ہے کہ اگر کوئی دوسرا ادارہ کسی انڈر پاس بنانے کے لئے حکومت کی معاونت کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے اور اس سے نہ صرف غیر سرکاری ادارے cover ہوتے ہیں بلکہ سرکاری ادارے بھی مجال کے طور پر اگر لاہور میں کوئی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ take up کیا جاتا ہے تو اس میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے جو فنڈز allocate کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ اگر ایل۔ ڈی۔ اے یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنا حصہ ڈالنا چاہتی ہے تو یہ اس حق کے تحت اسے cover کیا گیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر قطعی طور پر بے بنیاد ہے کہ ہم بھیک مانگ رہے ہیں بلکہ ہم نے voluntarily یہ کہا ہے کہ اگر کوئی گورنمنٹ کے اس کام میں حصہ ڈالنا چاہتا ہے تو ڈالے لیکن میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور یہ آج کی حکومت کی بات نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے کی جو حکومتیں ہیں، قرض اٹارو مہم بھی یہاں شروع کی گئی تھی اور عوام سے امداد مانگی گئی تھی کہ حکومت کے قرضے اٹارنے کے لئے تو کیا وہ درست تھا اور یہ اقدام غلط ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب تک بات کو سمجھ نہ لیا جائے اس معزز ایوان میں بات نہ کی جائے اور across the board یہ کہہ دینا کہ کسی اور کو یہ بات سمجھ نہیں آئی یہ بہت سمجھدار آدمی ہیں ان کو سمجھ آ گئی ہے تو یہ تاثر غلط ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آج صوبہ بلوچستان کے سینئر وزیر کا بیان اخبارات میں چھپا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "اگر صوبہ پنجاب نے ہمیں گندم کی سپلائی مجال نہ کی تو

ہم مجبور ہوں گے کہ سوئی گیس کی سپلائی بند کر دیں۔" اس سے پہلے صوبہ سرحد کے وزیر کی طرف سے اسی انداز کی بات آئی تھی کہ "اگر ہمیں گندم فراہم نہ کی گئی تو ہم بھی بجلی بند کر سکتے ہیں۔" گزشتہ دنوں کالا باغ ڈیم کی کمیٹی کا ایک اجلاس تھا جس میں ہم پنجاب اسمبلی کے مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والے ارکان اسمبلی شریک تھے۔ ہم نے بھی دونوں حکایت کی کہ دوسرے صوبوں کے حادثات دور کر کے کالا باغ ڈیم کو ضرور بنایا جائے لیکن اس موقع پر بھی صوبہ سرحد اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے اس معزز کمیشن کے ممبران نے یہ بات کہی کہ ہم آپ کو کالا باغ ڈیم بنانے کی اجازت دیتے ہیں اور اس سے فاضل پانی پنجاب کو ملنا شروع ہو تو اس کے بعد آپ پھر ہماری گندم بند کر دیں تو ہم کیوں اس طرح کی باتیں سوچیں؟

نہایت قابل احترام وزیر خوراک چودھری محمد اقبال نے فرمایا کہ فوڈ سیورٹی ہمارا حق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ فوڈ سیورٹی کا حق صوبے کا آئین کے اندر کسی جگہ درج نہیں ہے لیکن یہ آئین کے اندر ضرور درج ہے کہ کوئی صوبہ کسی ایک commodity کو ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں منتقل کرنے پر کسی بھی صورت پابندی نہیں لگا سکتا۔ یہ آئین کی دفعہ کے تحت بالکل واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش گوشت کے حوالے سے ہے کہ میں یہ عرض کروں کہ گزشتہ 10، 15 دن پہلے میں افغانستان گیا جہاں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سینکڑوں کی تعداد میں پاکستان سے نرک بھر بھر کر گائے، بیل اور دوسرے جانور جا رہے ہیں تو میں نے وہاں پوچھا کہ پاکستان میں ہمیں گوشت ملتا نہیں ہے اور یہ پاکستان سے یہاں جانور ایکسپورٹ کرنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے اور یہاں کیوں آرہے ہیں؟ افغانستان کے اندر beef کاریٹ 250 سے 300 روپے کے قریب ہے اور ظاہر ہے چیز وہاں جانے کی جہاں منگنی بکے گی لیکن معلوم یہ ہوا کہ صوبہ سرحد میں تو جانوروں کے باہر جانے پر پابندی لگائی ہوئی ہے لیکن افغانستان کے ساتھ جتنی بیلت ملتی ہے وہ صوبہ سرحد کی کسی جگہ بھی نہیں ملتی۔ بلکہ وہ سارا کاسارا کانا ایریا اور ٹرانسپل ایریا ہے جو کہ فیڈرل ایڈمنسٹریٹو ایریا ہے اور وفاقی حکومت اسے کنٹرول کرتی ہے

اور وفاقی حکومت سے مختلف لوگ عداوت کی بنیاد پر یا تعلق واسطے کی بنیاد پر جانوروں کو ایکسپورٹ کرنے کے لئے پرمٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ اب جیسا کہ فاضل ممبر نے پہلے توجہ دلائی ہے کہ پنجاب میں گوشت نایاب ہوتا جا رہا ہے، نظر نہیں آ رہا ہے، مل نہیں رہا ہے۔ صوبہ سرحد میں تو جانوروں کی پروڈکشن نہیں ہوتی وہ سارے پنجاب سے جاتے ہیں۔ پنجاب سے صوبہ سرحد جاتے ہیں اور صوبہ سرحد کے اندر پابندی ہے لیکن وہاں سے فانا کے اندر شفٹ کرنے کی گورنمنٹ اجازت نامے دیتی ہے اور فانا ایریا سے وہ گوشت افغانستان بھیج دیا جاتا ہے۔ میں معزز وزراء سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس بارے میں بھی وفاقی حکومت سے رابطہ قائم کریں اور یہ دیکھا جائے کہ پنجاب کے اندر گوشت کی فراہمی کا موثر انتظام ہونا چاہئے۔

جناب سینیٹر اٹالہور کے اندر جہاں پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں یعنی ذبح خانوں میں آپ تشریف لے جا کر دیکھ لیں کہ وہاں پر حفاظت ہے اور بہت گند پڑا ہوا ہے تو آپ گوشت کھانا بھول جائیں گے، آپ گوشت کی شکل نہیں دیکھیں گے، ان ساری چیزوں کو بہتر بنانا ہماری صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ گندم کے حوالے سے تو صوبہ پنجاب نے ہمیشہ تعصبات کو کم کرنے کے لئے کردار ادا کیا ہے اور اب تعصب بڑھانے کا کردار ہمیں کسی صورت ادا نہیں کرنا چاہئے۔ صوبہ پنجاب کے خلاف تعصب کی ہوا بند ہونا شروع ہو گئی تو اس پر کنٹرول کرنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

وزیر خوراک، جناب سینیٹر المیہ یہ ہے کہ پاکستان میں بیان بازی اور طرح کی چلتی ہے اور عملاً جو معاملات اور طرح سے چل رہے ہیں تو مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ایم۔ ایم۔ اے کے فاضل ممبر میرے دل میں ان کی باتوں کا بڑا احترام ہے۔ انہوں نے جو باتیں کی ہیں وہ میرے لئے بڑی آگہی کا سامان ہیں لیکن جو اصل حالات ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک مہینہ تک ان کی جماعت کے فاضل دوست جو صوبہ سرحد سے منسرف ہیں اور میرے ساتھی ہیں میں انہیں ایک مہینہ کھاتا رہا ہوں کہ برادر ام آپ کی ضرورت اور ہے اور آپ بات اور کر رہے ہیں۔ آپ فلور

ملوں کے فائدے نہ بنیں بلکہ عوام کے فائدے بنیں اور میں نے یہ بات انہیں ہزار بار سمجھائی اور یہ بھی کہا کہ آپ جو سخت قسم کی بیان بازی کرتے ہیں یہ بھی مناسب نہیں اور میں نے اس tone میں کبھی آپ کو جواب نہیں دیا۔ اس میں جو Provincial harmony ہے اس کو نقصان پہنچے گا تو آپ براہ کرم اس قسم کے بیان نہ دیں۔ آپ کی جو ضرورت ہے میرے ساتھ بیٹھیں اور بیٹھ کر workout کرتے ہیں اور آپ کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بات ایک ہی ہے کہ آئین یہ کہتا ہے کہ آپ گندم نہیں روک سکتے، آپ گندم کس لئے روک رہے ہیں؟ آپ گندم نہیں روک سکتے۔ وہ اسی پر اڑے رہے۔ میں نے کہا کہ آپ کا اپنا نقطہ نظر ہے تو میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو آنے کی فراہمی وافر مقدار میں صوبہ سرحد میں جاری ہے۔ آپ کی عوام ہمارے آنے کو پسند کرتی ہے اور وہ اسے کھا رہے ہیں انہیں کوئی دقت نہیں ہے۔ انہوں نے آنا کھانا ہے، گندم تو نہیں کھائی اور آنا انہیں وافر مقدار میں جا رہا ہے۔ آپ کو کوئی problem نہیں ہے، آپ اسے مسئلہ نہ بنائیں۔ ہمیں اپنی فوڈ سکیورٹی کا اہتمام کرنے دیں۔ وہ بھی کل اگر ہمارے پاس وافر مقدار میں گندم ہو گی تو ہم کھلے عام آپ کو گندم دیں گے اور آپ کو کوئی دقت نہیں ہو گی۔ انہوں نے اسی پر ضد کی کہ میں نے یہ نہیں کرنا۔

جناب سپیکر! آخر کار یہ معاملہ نہ صرف ہم تک رہا بلکہ وزیر اعظم صاحب نے اسے take up کیا چونکہ وہ فیڈرل کے اور پورے پاکستان کے انچارج ہیں تو انہوں نے چاروں وزرائے اعلیٰ کو بلایا اور میٹنگ میں طے کیا کہ آپ انہیں گندم دے دیں، اگر ان کی ضرورت گندم ہے تو آپ کو کیا اعتراض ہے؟ کیونکہ آپ آنا تو دے رہے ہیں لہذا انہیں گندم ہی دے دیں۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ انہیں گندم دے دیں۔ ہم نے ان کے لئے گندم کا اہتمام کیا اور انہیں بارہا لیٹر لکھے اور فون پر بھی وزیر صاحب سے بات ہوئی کہ گندم آ کر لے جائیں اور گورنمنٹ نو گورنمنٹ کر لیں تاکہ اگر اس میں کل کوئی leakage

ہوتی ہے تو وہ نہ ہو۔ اس پر انہوں نے لیت و لعل شروع کر دیا اور وہ گندم اٹھا نہیں رہے تھے۔ پھر میں یہ بات سرعام نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے چونکہ شروع کر دی ہے تو جب انہوں نے گندم نہ اٹھائی اور ہم نے بارہا انہیں یاد دہانی کروائی تو پھر وزیر اعلیٰ پنجاب نے نہایت مہربانی سے وزیر اعلیٰ سرمد درانی صاحب کو فون کیا کہ آپ اس معاملے میں مداخلت کریں کیونکہ آپ کا یہ مطالبہ بڑے زور و شور سے تھا تو اب یہ گندم کیوں نہیں اٹھا رہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے پنجاب آ کر بات کروں گا۔ وہ خود یہاں تشریف لائے، میٹنگ ہوئی جس میں مجھے بھی بلایا گیا۔ وزیر اعلیٰ سرمد نے کہا کہ دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے عوام پنجاب کے آنے کی ڈیہانڈ کر رہے ہیں کیونکہ آپ کی فلور ملیں آنے کی بہتر پسلی کرتی ہیں اور لوگ اس پر لگے ہوئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں آٹا ملے تو پھر ہم خواجواہ کیوں آپ کو تنگ کریں؟ آپ ہمیں بے شک گندم دیں نہ دیں، صرف آٹا ضرور سپلائی کریں۔

جناب سیکرٹری! اب ہم انہیں آٹا وافر مقدار میں دے رہے ہیں، وہ خود گندم نہیں اٹھا رہے تو دقاس صاحب ان سے مشورہ کئے بغیر ان کی وکالت کر رہے ہیں۔ اگر مشورہ کرتے تو شاید انہیں سمجھ آ جاتی کہ ان کا یہ مطالبہ نہیں ہے جو یہ آج کل کر رہے ہیں۔ Thank you very much۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، ریوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، گل صاحب

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سیکرٹری میں راجہ بشارت صاحب کی بات کا جواب دینا چاہوں گا کہ پوری دنیا میں کہیں بھی عطیات پر base کر کے یا عطیات شامل کر کے ڈولیمینٹ فنڈز نہیں بنتے۔ کیا کبھی فٹیر کی بھی کوئی ویرن ہوئی ہے؟ عطیات اس وقت لئے جاتے ہیں جب کوئی آفت آجائے یا پھر معذور لوگوں کے لئے۔ میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ میں گونگوں کو

بھی اس میں حائل کرتا ہوں کہ وہ معذور لوگ ہیں۔ ان کی زبان بندھی ہوئی ہے۔ They are 'not able to speak' ان کے لئے عطیہ ٹھیک ہیں لیکن جہاں تک آفت زدہ ہونے کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت عوام کے لئے آفت زدہ ہے۔ He might be justified عطیہ لینے میں give him a credit for that کہ آپ عطیہ کی طرف آرہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا موضوع نہیں ہے کہ جس کو take up کیا جائے۔ یہ اتنا اہم نہیں ہے۔ اس وقت بات گندم اور مہنگائی کی ہو رہی ہے۔ آپ دوسری بات اس میں لے آئے ہیں۔ یہ آپ کی رائے ہو سکتی ہے مگر

That does not mean that it is an important issue. Important issue is something different which is being discussed. Please sit down.

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! برائے مہربانی مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔ اصل میں میرے

بھونے بھلنے نے یہ ڈومینٹ فنڈ کا مسئلہ سمجھا نہیں ہے۔ یہ community participation کا

concept ہے جو پوری دنیا میں چل رہا ہے۔ پوری دنیا میں community participation ہوتی

ہے اور غیر حضرات دوسروں کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہیں اور عطیہ دیتے ہیں۔ یہ community

participation ہے کہ development پر آپ participation کریں۔ اصل میں انہوں نے

یہ نکتہ سمجھا نہیں ہے۔ سیالکوٹ کے اندر پورے کا پورا انیر پورٹ میونسپلٹی نے بنا کر دیا ہے۔ ان

کو پتا ہی نہیں ہے۔ یہ ایسے ہی اٹھ کر بات کر دیتے ہیں کہ وزیر incompetent ہیں۔ ان کو تو نہ

اگلی بات کا پتا ہوتا ہے، نہ تمہلی کا، یہ بات سمجھتے نہیں ہیں۔ یہ اصل میں community

participation کی development میں نے ان کو offer دی ہے کہ اگر آپ آنا چاہیں تو آئیں،

اس میں گورنمنٹ بھی participation کرے گی اور آپ بھی کریں۔ شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

گندم کی بین الصوبائی تجارت پر پابندی

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر

جناب ذمہ سیکرٹری، جی رانا مناء اللہ صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! یہ جو خطیے والی اور ڈویلپمنٹ فنڈ والی بات ہو رہی تھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ بات ٹھیک ہے۔ امتیاز گل صاحب کے نزدیک تو وہ اہم ہے اور وزیر قانون نے اس کا جواب بھی دیا ہے اور وہ جو مزید سوال کر رہے ہیں اس کا بھی انہیں جواب دینا چاہئے لیکن جو بات اس سے پہلے ہو رہی تھی اس کی وضاحت محترم وزیر خوراک چودھری اقبال صاحب نے کی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ دو صوبوں کا معاملہ ہے اور یہ دو صوبوں کی مدد تک بات نہیں رہتی بلکہ یہ پورے پاکستان کا معاملہ ہے۔ پاکستان کے وفاق سے متعلقہ معاملہ ہے۔ چودھری اقبال صاحب نے جو وضاحت کی ہے، ٹھیک ہے الفاظ کے لحاظ اور دلائل کی مدد تک ان کی بات سنی جا سکتی ہے لیکن یہی غرابی ہے کہ یہاں پر ہر آدمی صدر پاکستان سے لے کر وزیر خوراک تک کہتا ہے کہ آئین میں وہ درج ہے لیکن وہ آئین کو اپنے نظریے اور سوچ کے مطابق تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کو آنا دے رہے ہیں وہ آنا انہا نہیں رہے۔ یہ دو تین دن کی بات ہے کہ ایک پروگرام غالباً "جیو" یا "اے۔ آر۔ وائی" چنیل تھا۔ اس میں چودھری اقبال صاحب نے بھی حصہ لیا اور اس میں انہوں نے اپنا نقطہ نظر یہی باتیں جو انہوں نے اب House میں دہرائی ہیں وہ انہوں نے باتیں اس پروگرام میں بھی کی تھیں۔ ان باتوں کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر یہ ہمیں گندم سپلائی نہیں کرنا چاہتے یہ ہماری فلور مل انڈسٹری کو بند کرنا چاہتے ہیں اور فلور مل انڈسٹری سے جو لوگ وابستہ ہیں ان کو بے روزگار کرنا چاہتے ہیں تو پھر یہ ایسا کریں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خوراک ہمیں آنا بھی نہ بھیجیں یہ ہمیں روٹی پکا کر بیچ دیا کریں، وہ مکی پکانی روٹی ہم کھایا کریں گے۔ بات یہ نہیں ہے کہ یہ آنا، بھیجنا چاہتے ہیں یا گندم، بھیجنا چاہتے

ہیں، وہ اٹھانا چاہتے ہیں یا نہیں اٹھانا چاہتے، سوال یہ ہے کہ اس ملک نے کسی سسٹم اور کسی آئین کے تحت چلنا ہے۔ آئین میں جو درج ہے اگر اس کے حساب سے انہوں نے گندم کی inter-province trade پر پابندی لگائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چودھری اقبال صاحب اس بات کی تردید نہیں کر سکتے کہ حکومت پنجاب نے گندم کی inter-province trade پر پابندی لگائی ہے اور انہوں نے categorically کہا ہے کہ چند غانہ انوں کو جن میں یہ خود بھی ملوث ہیں جو اس وقت پنجاب میں صاحب اختیار اور اقتدار میں ہیں ان کو کاغذہ پہنچانے کے لئے یہ سارا کچھ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مافیا پنجاب سے باہر نہیں ہے۔ یہ گندم مافیا پنجاب کے اندر ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ چودھری اقبال صاحب یہ آئین کا آرٹیکل 151 ہے۔ آپ اس کو سن لیں پھر اس کا جواب دے دیں۔ میں آپ کی سولت کے لئے یہ آرٹیکل پڑھ دیتا ہوں۔

Subject to Clause 2. of Article 151, Trade, Commerce and

Intercourse through out Pakistan shall be free.

اب اس کے بعد آپ کہیں کہ ہم نے food reserve کو کرنی ہے۔ ہم نے خالص چیز reserve کرنی ہے تو جب یہ آئین میں درج ہے تو آپ اس پر پابندی لگانے والے کون ہوتے ہیں اور آپ یہ کہنے والے کون ہوتے ہیں کہ گندم کی خرید کو free نہیں جانے دیں گے اور inter-province trade پر پابندی لگائیں گے؟ اب اس میں subject to Clause 2 ہے اگر آپ کا version استحصا مضبوط ہے تو Clause 2 میں ہے،

Maylis-e-Shoora (Parliament) may by law impose such restrictions on the freedom of trade, commerce or intercourse between one Province and another or within any part of the Pakistan as may be required in the public interest.

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ گندم کی inter-province trade یا کوئی product ہے تو اس پر پابندی in the public interest لگ سکتی ہے یا وہ ضروری ہے تو آرٹیکل 151 کا سب آرٹیکل 2 ہے اس میں آپ پارلیمنٹ میں اپنا معاملہ لے جائیں اور اس میں reference لے جائیں، اگر وہ

آپ کی پابندی جائز قرار دے دیں تو ٹھیک ہے لیکن جب ایسا کوئی معاملہ پارلیمنٹ کے سامنے لے کر ہی نہیں گئے تو آپ کو قحطی طور پر ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور آپ کا جو Executive Order ہے وہ آئین سے ماورا ہے کہ آپ نے گندم کی ٹریڈ پر پابندی لگائی ہے۔ اس میں آرٹیکل 151 کی سب کلاز 3 ہے کہ

151(3) A Provincial Assembly or a Provincial Government shall not have power to-

- (a) make any law , or take any executive action , prohibiting or restricting the entry into , or the export from , the Province of goods of any class or description, or

اب آئین کی اتنی سہولت اور وضاحت کے بعد اگر وزیر خوراک پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب اس بات پر متفق ہونے ہیں کہ انہوں نے اپنے Executive Order کے تحت گندم کی free trade پابندی لگائی ہے، یہ ان کا Executive Order ہی ہے۔ اگر انہوں نے اس Executive Order کو واپس نہیں لینا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کو اور صوبے کو نقصان پہنچانے والی بات ہے۔ ان کی اس بات کو کوئی نہیں سمجھے گا کہ ہم بڑے بھائی ہیں۔ ہم تو دینا چاہتے ہیں، ہم آنا دینا چاہتے ہیں، ہم روٹی پکا کر دینا چاہتے ہیں۔ یہ اس ملک کی یکجہتی کے لئے اہم ضروری ہے۔ اگر آج یہ معاملہ اسمبلی میں آیا ہے تو یہ اپنے اس Executive Order کو in the interest of

Pakistan, in the interest of Punjab and in the public interest واپس لیں۔ اس trade کو فری رستے دیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس صوبے کا interest اس بات میں ہے کہ یہ پابندی inter-province trade پر لگنی چاہئے تو اس معاملے کو پارلیمنٹ میں لے کر جائیں جو

proper forum ہے۔ اگر وہیں سے یہ بات منظور ہو جائے تو کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔ جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بیگو، جناب سیکرٹری ایہ گندم کا مسئلہ جو صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کے ساتھ آج پیدا ہوا ہے یہ میرے خیال میں پچھلے دس بیس سال میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ پنجاب ہی صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو گندم فراہم کرتا ہے۔ حکومت بھی دیتی ہے اور لوگ اپنے طور پر بھی دیتے ہیں اور یہ سمگلنگ ہو کر افغانستان بھی جاتی ہے۔ کبھی بھی ایسی کوئی صورت حال پیدا نہیں ہوتی۔ میں بڑے ادب کے ساتھ چودھری صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں اور بڑے سینئر ہیں، میں بڑے احترام کے ساتھ ان کی خدمت میں گزارش کر رہا ہوں کہ پچھلے سال جو گندم کی صورت حال پیدا ہوئی ہے وہ صرف حکومت پنجاب کی mis-management کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اگر اس management کو صحیح کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا جو بحران پیدا ہوا ہے یہ نہ ہوتا۔ کوئی بھی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ اس کے خلاف کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے لیکن اس وقت صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان جس جگہ کھڑے ہو کر جو باتیں کر رہے ہیں پنجاب نے کبھی بھی ان کی باتوں کا جواب نہیں دیا۔ آج صوبہ بلوچستان یہ کہہ رہا ہے کہ اگر ہمیں گندم نہ دی گئی تو ہم پنجاب میں سوئی گیس کو نہیں جانے دیں گے۔ صوبہ سرحد یہ کہہ رہا ہے کہ اگر گندم نہ دی گئی تو ہم بجلی پر پابندی لگائیں گے اور بجلی کو پنجاب کی طرف نہیں جانے دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی یکجہتی کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس خطرے کو دور کرنے کے لئے پنجاب کو اپنے بڑے بھائی ہونے کا کردار ادا کرنا چاہئے اور صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو گندم کے معاملے میں فری ہینڈ دینا چاہئے اور یہ ہمارے آئین میں بھی ہے جیسا کہ رانا صاحب نے فرمایا کہ ملک، قومیں اور ادارے آئین سے چلتے ہیں۔ اگر آئین میں یہ موجود ہے تو ہم کسی ٹریڈ پر پابندی نہیں لگا سکتے تو پھر ہمیں آئین کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر ہم آئین اور قانون کا احترام نہیں کریں گے تو پھر بجلی سب پر بھی لوگ آئین اور قانون کی پابندی نہیں کریں گے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب بات تو ہو گئی ہے۔ بس کافی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، In the meantime تحریک اتوانے کار کا نام ختم ہو چکا ہے۔ اب سرکاری کارروائی شروع ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! جو اب الجواب کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اس میں بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ اپنی انا کی خاطر کوئی بات اکر غلط ہو بھی گئی ہے تو اس کو واپس نہیں لیا جاتا۔ یہ نہایت اہم معاملہ ہے، صوبائی یکجہتی کا معاملہ ہے۔ اس میں اگر کوئی آرڈر جاری ہو گیا ہے جو آئین کے منافی ہے تو اس پر میں سمجھتا ہوں کہ اس کو justify کرنے کے لئے کوئی دلائل نہیں آنے چاہئیں۔ میں اس میں تجویز یہ کرتا ہوں کہ یہاں جو honourable اپوزیشن کے ممبر صاحبان جنہوں نے بڑے دلائل کے ساتھ آئین کی بات کی ہے اور راجہ بشارت صاحب بھی بیٹھے ہیں، محترم وزیر خوراک صاحب بھی بیٹھے ہیں، یہ تین چار آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دیں۔ اس پر ابھی طرح thrash out کر کے کوئی line of action adopt کر لیں تاکہ معاملے کو ایک بہتر طریقے سے آگے چلایا جاسکے اور محض اپنی انا کی خاطر معاملات خراب نہ ہو جائیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اس میں انا کا مسئلہ تو بالکل نہیں ہے۔ ہم نے تو نہیں اس طرح کی کوئی انا بنائی جس سے ہدایت خواستہ صوبائی یکجہتی کو کوئی نقصان پہنچ سکے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر ڈیمانڈ کرنے والا چاہے کہ مجھے یہ منسل دے دی جانے تو آپ اس کو پین دے دیں تو یہ کوئی قرین انصاف بات نہیں ہے۔ جس کو جس چیز کی ضرورت ہے اس کے مطابق ہی اس کے ساتھ deal کیا جاتا ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کے اتے محترم اور واجب الاحترام لیڈر جو ہیں وہ صوبہ سرحد کو head کر رہے ہیں، وہاں کے چیف ایگزیکٹو ہیں، وہاں کے چیف منسٹر ہیں انہوں نے آ کر یہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے request کی کہ ہمیں اس طرح کے معاملات میں یہ ضرورت ہے اور یہ ضرورت

نہیں ہے۔ وہ صاف واضح کہہ کر گئے ہیں۔ اب بھی صوبہ سرحد کی طرف سے ان کی written request آرہی ہے اور اس کے مطابق ہم عمل کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی آئین کی خلاف ورزی اور آئین کی دفعات کو پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ جو ذیاند کرنے والے ہیں وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں اور ہمارے لوگ جو ان کی وکالت کر رہے ہیں وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں اس لئے ہم نے تو وہ عمل کرنا ہے جہاں پر جو ذیاند ہے وہ چیز ان کو پیش کرنی ہے اور بڑے ادب کے ساتھ پیش کرنی ہے۔ ہم اس میں کوئی اختلافی رویہ اختیار نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر! باقی جو یہ کہا گیا کہ کوئی آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو How can we afford that کہ ہم آئین کی خلاف ورزی کریں۔ اس میں ہمیں ایک consent حاصل ہے وزیراعظم پاکستان کا ان کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا ہے اور اس میں ہمیں consent حاصل ہے پریذیڈنٹ آف پاکستان کا ہم فیڈرل گورنمنٹ سے کسی صورت میں بھی کوئی defy نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہمارا ایسا کوئی مطلع نظر ہے۔ ان کی consent کے ساتھ ہی یہ ساری باتیں طے ہوئی ہیں۔ ان کی ذیاند ہی یہ آرہی ہے جو ہم پوری کر رہے ہیں اس لئے میں اپنے حاصل دوستوں سے بڑی مؤدبانہ عرض کروں گا کہ ان کو اس مسئلے میں بہت زیادہ کمرند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ان کی ذیاند کے مطابق پورا عمل درآمد کرتے چلے جائیں گے اور صوبوں کے درمیان جو یکجہتی ہے اس کے ہم تو سب سے زیادہ advocate ہیں پنجاب نے تو کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس کے نتیجے میں عدالتوں کو کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جناب احسان اللہ و قاسم صاحب نے جو بات کی ہے کہ ہم نے انہیں منوایا ہے کہ کالا باغ ڈیم جو ہے اس پر وہ مداخلت نہیں کریں گے اور مخالفت بھی نہیں کریں گے۔ ہم نے تو ایک بھی بیان ایسا صوبہ سرحد کے کسی لیڈر کی طرف سے نہیں پڑھا کہ انہوں نے کہا ہو کہ ہم نے کالا باغ ڈیم کی مخالفت محمودی ہے۔ وہ تو ابھی تک وہیں چل رہی ہے۔ اس میں کون سا آئین اجازت دیتا ہے؟ یہاں اریگیشن منسٹر بیٹھے ہیں میرے حاصل ساتھی بیٹھے ہیں یہ آپ کو بتائیں گے کہ جو water accord ہے اس میں صاف لکھا گیا ہے کہ

جو بھی صوبہ اپنے وسائل کے اندر رستے ہوئے اپنے دریاؤں کے اوپر کوئی ڈیم بنانا ہے اس کو کھلی اجازت ہے تو اس کی مخالفت کس آئین کے تحت ہو رہی ہے؟ اس لئے یہ ایسے معاملات صوبوں میں جب بھی چلتے ہیں تو وہ ایک دوسرے سے انہام و تقسیم سے مل ہو جاتے ہیں۔ اب معاملات انہام و تقسیم سے چل رہے ہیں تو اس کو زیادہ highlight کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے فاضل دوستوں سے گزارش کروں گا کہ اس میں نہ کوئی کمیٹی کی ضرورت ہے، ان کی ذمہ داری کے مطابق معاملات چل رہے ہیں اس لئے میں تو یہی وضاحت پیش کر رہا ہوں۔ شکریہ

رانا ثناء اللہ خان، [*****]

وزیر خوراک، جناب سپیکر ایہ بڑے نامناسب الفاظ ہیں۔

جناب ذہنی سپیکر، ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔

وزیر خوراک، میں انہیں offer کرتا ہوں کہ یہ کل آئین اور جتنی چاہیں گندم لے جائیں۔
(نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں اتنا rash ہونے والی بات نہیں ہے۔ صوبہ سرحد کو گندم پنجاب 56 سال سے دے رہا ہے۔ چودھری اقبال صاحب اور پرویز الہی صاحب نے صوبہ سرحد کو اس سال گندم نہیں دی۔ صوبہ سرحد پنجاب میں پیدا ہونے والی گندم 1947 سے کھا رہا ہے۔ یہ اس سال ہی عمران پیدا ہوا ہے اور ان کی وجہ سے ہوا ہے جس پر یہ بہت rash ہو رہے ہیں۔ میں یہ allege کرتا ہوں کہ انہوں نے with ulterior motive ایگزیکٹو آرڈر پاس کیا ہے کہ پنجاب سے جو گندم کی ٹریڈ ہے اس پر انہوں نے جو پابندی لگائی ہے ان کا وہ ایگزیکٹو آرڈر آئین کے آرٹیکل 151 کی سب کلاز 3-8 کی واضح خلاف ورزی ہے اور اس طرح سے یہ آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER : But Rana Sahib, this thing could be taken to the forum of common interest committee. This is not the forum for that.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر ایسی تو فورم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں نہ! آپ ایک رازے دے سکتے ہیں لیکن جہاں صوبے کا مسئلہ ہے،

جہاں ایک بین الصوبائی مسئلہ ہے... that will be taken up....

رانا مناء اللہ خان، یہ بین الصوبائی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے تو بین الصوبائی بنا دیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، یہ بین الصوبائی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہاں آج تو ایسے لگ رہا ہے جیسے یہ بین الصوبائی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ بین الصوبائی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ حکومت پنجاب کے غیر آئینی

اور غیر قانونی اقدامات کا مسئلہ ہے۔ پنجاب کی حکومت کے غیر آئینی اور غیر قانونی اقدامات کو اگر

ہم نے یہاں پر discuss نہیں کرنا تو پھر کیا با کر سرحد اسمبلی میں کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے وہ ذیاندان کی پوری کردی ہے جو ان

کے چیف منسٹر صاحب یہاں آنے ہیں وہ مطمئن ہیں۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، اس سے ایک مخصوص طبقے کو دوبارہ تین ارب روپے کا قادمہ پہنچانے کی بات

ہے۔ یہ میری بات کو سن لیں اس کے بعد یہ جواب دیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ الزام لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، یہ میری بات کو سن لیں اس کے بعد یہ جواب دیں۔ انہیں درمیان میں اند

بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

وزیر خوراک، جناب سیکریٹریہ الازام لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

رانا منام اللہ خان، مجھے آپ بات کرنے دیں۔ آپ نے بات کی ہے اور میں نے سنی ہے۔ مجھے آپ بات کرنے دیں، اس کے بعد آپ جواب دیں۔ آئین کی کتاب لا، منسٹر کے پاس ہے وہ آپ پکڑ لیں۔ میں اگر غلط پڑھ رہا ہوں تو آپ مجھے روک دیں۔ آپ نے بات کی ہے نل۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ پنجاب حکومت کا غیر آئینی اور غیر قانونی ایگزیکٹو آرڈر ہے۔ اس کے اس ایگزیکٹو آرڈر کی وجہ سے اس ملک کی یکجہتی کو نقصان پہنچ رہا ہے، صوبے کی یکجہتی کو نقصان پہنچ رہا ہے، اس ملک کے وفاق کو نقصان پہنچ رہا ہے اور اس کا یہ آرڈر چند مخصوص غاندانوں اور مخصوص لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہے جنہیں انہوں نے تین ماہ پہلے گندم کا عمران پیدا کر کے ان کو اربوں کروڑوں روپے کا فائدہ پہنچایا۔ آج یہ پھر وہی صورت حال دوبارہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کا یہ آرڈر جو ہے یہ میں محترم وزیر خوراک کی نذر کرتا ہوں۔ ان کے پاس آئین کی کتاب نہیں ہے اگر لا، منسٹر کے پاس ہے تو وہ لے لیں۔ یہ صفحہ نمبر 78 ہے۔ اس کو ذرا نکال لیں۔

وزیر خوراک، جی میں نے پڑھا ہوا ہے۔

رانا منام اللہ خان، نہیں، نہیں۔ آپ نے پڑھا نہیں ہوا۔ آپ نے پڑھا ہوتا تو آپ اس ایگزیکٹو آرڈر کو defend ہی نہ کرتے۔

وزیر خوراک، جناب سیکریٹریہ بات یہ ہے کہ یہ ذرا آرڈر پڑھ کر سائیں جو گورنمنٹ آف پنجاب نے

illegal کیا ہے۔ اس کو ذرا پڑھ کر سائیں۔ آرڈر کون سا ان کے پاس ہے؟

رانا منام اللہ خان، پراونشل گورنمنٹ نے inter-province گندم کی جو ٹریڈ ہے اس کے اوپر

ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے پابندی لگائی ہے۔ یہ آج اٹھ کر کہیں کہ انہوں نے نہیں لگائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ آرڈر پڑھ کر سنائیں اگر آپ کے پاس ہے تو آپ پڑھ کر سنائیں۔

رانا مناء اللہ خان، میں آپ کو تبلیغ دیتا ہوں۔ آپ ذرا آرڈر پڑھیں۔ وہ آرڈر تو ان کے پاس ہے۔ وہ آرڈر لے آئیں۔

وزیر خوراک، آپ allege کر رہے ہیں۔ آرڈر آپ نے پیش کرنا ہے یا میں نے کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں نا! آپ کہہ رہے ہیں کہ ایگزیکٹو آرڈر issue ہوا ہے۔ You should read the Executive Order.

رانا مناء اللہ خان، یہ کہہ دیں کہ issue نہیں ہوا۔ یہ اسٹا کہہ دیں، میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کہیں۔ You have to prove it.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جھگڑا ایک ماہ سے چل رہا ہے۔ اخبارات میں روز آتا ہے۔ اگر انہوں نے تردید کی ہے تو یہ دکھا دیں یا یہ کہہ دیں کہ ہم نے یہ ایگزیکٹو آرڈر نہیں کیا تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ ایگزیکٹو آرڈر issue ہوا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، میں کہتا ہوں کہ issue ہوا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER:- You please show it in the House.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! وہ آرڈر محکمہ خوراک کی فائلوں میں ہے۔ وہ میرے پاس تو نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن آپ نے کہیں پڑھا تو ہو گا۔

رانا مناء اللہ خان، لیکن وہ implement ہو رہا ہے۔ میں نے اخبارات میں پڑھا ہے۔ میں اس سے deny نہیں کر سکتا۔ یہ deny کر دیں۔ یہ کہہ دیں کہ محکمہ خوراک نے یہ آرڈر نہیں کئے۔ جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی proof ہو۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ کس بنیاد پر الزام لگا رہے ہیں؟ وہ آرڈر پیش کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! بڑی سیدھی بات ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انصاف نے ایک ایگزیکٹو آرڈر پاس کیا ہے اس کی رو سے انصاف نے inter-provincial گندم کی جو نقل و حمل ہے اس پر پابندی لگانی ہے۔ میں نے اخبارات میں پڑھا ہے۔ یہ بات ایک مہینے سے آ رہی ہے۔ محکمہ خوراک پنجاب نے اس کی تردید نہیں کی۔ آج وزیر موصوف تردید کر دیں تو ٹھیک ہے، میں بیٹھ جاتا ہوں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ رانا صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ جس آرڈر کی بات آپ نے آئین کی حق میں کی ہے پہلے آپ اس آرڈر کو produce کرتے، اس پر بات کرتے پھر یہ کہتے کہ ہم نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے تو میں آپ کو اس کا جواب دیتا لیکن آپ کے پاس تو کوئی base نہیں ہے۔

دوسرا انصاف نے یہ الزام لگایا ہے کہ چند مظلہ پرست آدمیوں کو قادمہ پہنچانے کے لئے حکومت پنجاب یہ سب کچھ کر رہی ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حکومت پنجاب صوبہ سرحد کو گندم دینے کے لئے تیار ہے۔ ہم نے آرڈر کر دیا ہے۔ پنجاب حکومت نے اپنی food security کے لئے جو ذخیرہ کیا ہوا ہے اس میں سے اپنا بیٹ کٹ کر ہم صوبہ سرحد کو گندم دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان سے کہیں کہ یہ اٹھا کر لے جائیں، صوبہ سرحد والوں کو لائیں، وہ گندم اٹھا کر لے جائیں۔ وہ تو اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہیں اور یہ ان کی خواہ مخواہ و کالت کر رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے۔ انصاف نے inter-province گندم کی نقل و حمل پر پابندی لگائی۔ صوبہ سرحد سے باہر گندم جانے نہیں دی اور اب صوبہ سرحد سے کہتے ہیں کہ آپ ہم سے گندم لے لیں یعنی یہ خود ٹھیکے دار بنے ہوئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم سے گندم

لیں لیکن ہم نے آپ کو trade نہیں کرنے دینی، نقل و حمل نہیں کرنے دینی، یہ بات ایک مہینے سے اخبارات کی زینت بن رہی ہے، پورے ملک میں اس بات پر جھگڑا ہے۔ ٹیلی ویژن پر یہ خود باقاعدہ admit کر چکے ہیں کہ انھوں نے inter-province گندم کی نقل و حمل پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ ایسے کوئی آرڈر نہیں ہوتے تو یہ سیدھا سیدھا فرمادیں کہ آرڈر نہیں ہونے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں نے بڑی مختصر بات کر کے ساری بات کو ختم کر دیا ہے کہ جب رانا صاحب اس اسمبلی کے اندر یہ آرڈر لے کر آئیں گے اور ہمیں point out کریں گے کہ یہ illegal بات ہوئی ہے، آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو پھر میں انہیں اس کا جواب دوں گا۔ یہ تو baseless باتیں کر رہے ہیں۔

رانا منہا اللہ خان: جناب سپیکر! آپ اس وقت Chair کر رہے ہیں، یہ معاملہ House میں زیر بحث ہے۔ آپ یہ روٹنگ فرمائیں کہ محکمہ خوراک کل یہ order پیش کرے اور پھر کل اس پر بحث ہو جانے گی۔

وزیر خوراک: یہ آرڈر تو آپ پیش کریں۔

رانا منہا اللہ خان: جناب سپیکر! کیا میں ان سے جا کر investigation کروں؟ اگر انھوں نے کوئی order جاری نہیں کیا تو کہہ دیں کہ نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! انھوں نے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں گندم کی نقل و حمل پر پابندی لگا دی۔ مثال کے طور پر اگر ایک گھر کے اندر چاد کرے ہوں اور آپ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جانے پر پابندی لگادیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس گھر سے باہر جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انھوں نے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں گندم لے جانے پر پابندی لگا دی۔ انھوں نے ایک حکمت عملی کے تحت یہ طریقہ کار اپنایا۔ جب گندم ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں نہیں جاسکتی تو پھر دوسرے صوبے میں کیسے جانے گی؟

MR DEPUTY SPEAKER: That is a separate and a local administrative issue.

یہ بین الصوبائی نہیں ہے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! احسن اللہ وقاص صاحب بات کو سمجھ گئے ہیں جبکہ رانا صاحب سمجھ نہیں سکے۔ احسن اللہ وقاص صاحب نے جو بات کہی ہے وہ درست کہہ رہے ہیں کہ دفعہ 144 کا نفاذ ناظمین نے اپنے اپنے اضلاع میں کیا ہے اور کہیں پر حکومت پنجاب نے بھی دفعہ 144 کا نفاذ کیا ہے۔ یہ ہمارا prerogative ہے۔ صوبائی حکومت اپنے اضلاع کے اندر ناگزیر حالات میں دفعہ 144 لگا سکتی ہے ناظمین کو بھی اس کا پورا اختیار ہے۔ وہ ہم نے لگائی ہے اور یہ قانونی طور پر ٹھیک ہے۔ اگر یہ غلط ہے تو اس پر آپ بے شک بات کریں۔

رانا منشاء اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے وہ بات تو admit نہیں کی کہ ہم نے inter-province گندم کی نقل و حمل پر پابندی لگائی ہے لیکن اب یہ بات مان گئے ہیں۔ جب بھی کوئی آدمی during investigation اپنی غلطی مانتا ہے تو وہ تھوڑا تھوڑا کر کے مانتا ہے۔ پتلے کتا ہے کہ میں نے ایک چوری کی ہے دوسری نہیں کی ہے۔ جب دوسری مان جاتا ہے تو پھر کتا ہے کہ میں نے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کی لیکن پھر تیسری بھی مان جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! چونکہ آپ نے ایک point raise کیا ہے لہذا آپ کو چاہئے کہ اس کا جوت فراہم کریں۔

رانا منشاء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بات on record ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی ناظمین نے اپنے اپنے اضلاع میں پابندی لگائی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: That is within the province. یہ بین الصوبائی نہیں۔

رانا منشاء اللہ خان: انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کچھ جگہوں پر ہمارے ضلعی ناظمین نے اور کئی جگہ پر حکومت پنجاب نے یہ پابندی لگائی ہے اور وہ ہمارا اختیار ہے۔ آرٹیکل 151 میں throughout Pakistan ہے۔ اس میں صرف سرحد یا پنجاب کا border line or boundary نہیں۔ اب یہاں

پرامضوں نے جو اقبال جرم کیا ہے 'admit' کیا ہے کہ ہم نے یہ کیا ہے۔ یہ بھی آئین کے خلاف ہے۔ آئین کے تحت یہ ایسی پابندی بھی نہیں لگا سکتے کہ فیصل آباد کے لوگوں کو لاہور سے trade کرنے سے روک دیں، لاہور کے لوگوں کو سیالکوٹ سے trade کرنے سے روک دیں۔

جناب سپیکر! آپ ان سے پوچھیں کہ یہ کرنا کیا چاہتے ہیں؟

وزیر خوراک: جناب والا! رانا صاحب بات کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ اگر یہ قانونی بات کر رہے ہیں تو انھیں within the purview of the law رہنا چاہیے۔ ایسے ہی صرف باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ میں نے یہ عرض کی ہے کہ دفعہ 144 کا نفاذ کرنا حکومت پنجاب کا prerogative ہے اور اس کا اختیار ناظمین کو بھی حاصل ہے۔ اگر رانا صاحب اسے rebut کرتے ہیں تو قانون لائیں۔

رانا مناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ دفعہ 144 کا نفاذ کرنا جہاد حق ہے۔ 144 تو امن و امان اور نفس امن کے لئے ہوتی ہے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ گندم کون سا امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہی ہے؟ انھوں نے یہ Executive Order گندم کی inter-province نقل و حمل کو روکنے کے لئے جاری کیا ہے یہ اس کی تردید نہیں کر سکتے۔ یہ بات ایک مہینے سے اخبارات کی زینت بن رہی ہے۔ پنجاب حکومت نے کہیں اس کی تردید نہیں کی۔ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ میں اس آرڈر کو produce کروں تو پھر وزیر خوراک اور سیکرٹری خوراک کو دو کھنڈے کے لئے میری custody میں دے دیں میں ان کی investigation کر کے 'آرڈر برآمد کر کے' جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ میرے پاس تو اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے، میں وہ آرڈر پھر کیسے پیش کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: custody کی ضرورت کیا ہے؟ وہ تو ویسے ہی آپ کے پاس آجاتے ہیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! رانا صاحب کے اندر کی جو خواہش ہے وہ باہر آگئی ہے۔ میں تو ان کو قائد حزب اختلاف سمجھتا تھا جبکہ یہ تو ایس۔ ایچ۔ او لیول کے نکلے ہیں۔ مجھے بہت افسوس ہوا ہے، یہ تو ایس۔ ایچ۔ او سے بھی نیچے چلے گئے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان: جناب سپیکر! آرڈر انصاف نے کیا ہے، ان کی فائلوں میں موجود ہے لیکن کہتے ہیں کہ پیش میں کروں، ان سے برآمد میں کروں۔ اگر ان سے برآمد می والا مسئلہ آ گیا تو ان سے اور بھی بہت کچھ برآمد ہو جائے گا۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس آرڈر کو میں برآمد نہیں کر سکتا، نہ میں produce کر سکتا ہوں یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ آپ رولنگ دیں کہ یہ اس آرڈر کو House میں پیش کریں یا categorically deny کریں کہ گندم کی بین اصوبائی نقل و حمل پر پابندی کا آرڈر ہم نے جاری نہیں کیا۔ یہ on the floor of the House کہہ دیں تو میں اس بات کو واپس لے لیتا ہوں ورنہ میرا موقف درست ہے کہ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انصاف نے Executive Order جاری کیا ہے، یہ آئین کی خلاف ورزی ہے اور اس پر ان کو prosecute کرنا چاہیے۔

پارلیمانی سپیکر نے برائے صوبائی پیٹھ و رازہ انتظامی ترقی، یو اینٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سپیکر نے برائے صوبائی پیٹھ و رازہ انتظامی ترقی، جناب والا! پچھلے آدمے کھنڈے سے ہم خوراک کے مسئلے پر بحث میں گئے ہوتے ہیں۔ میرے معزز دوست رانا مناء اللہ صاحب اظہارات کی زینت بنا چکے ہیں اور اسمبلی میں یہ بطور تھانیدار کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ نہ تو صوبہ سرحد والے گندم اٹھانا چاہتے ہیں اور نہ ہی اللہ کے فضل سے پنجاب میں اس کی کمی ہے۔ اگر حکومت نے کوئی Administrative انتظامات کئے ہیں اور اس پر رانا صاحب کو کوئی اعتراض ہے تو وہ اسے بطور اعتراض لائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو آئین کی بات کر رہے ہیں، Administrative Order کی بات نہیں کر رہے۔

پارلیمانی سپیکر نے برائے صوبائی پیٹھ و رازہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! آئین میں یہ بھی درج ہے کہ حکومت جب چاہے، جس جگہ چاہے دفعہ 144 لگا سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بریگیڈر صاحب! دفعہ 144 آئین میں نہیں آتی۔ Constitution is something different.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تو ملک میں کسی جگہ پر خوراک کی کمی ہے، کسی جگہ کے لوگوں کو گندم نہیں مل رہی پھر تو ہم اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس پر ضرور بحث کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ویسے It is a very important issue which has been raised اور دونوں اطراف سے سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ I think it is a good thing that this issue was discussed.

جناب ارشد محمود بگو : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ تشریف رکھیں۔ Now, lets go to the other point اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ نماز مہر کا وقت ہونے والا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو قواعد مظل کر کے زیر غور لایا گیا)

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 95

کی مقتضیات کی قاعدہ 234 کے تحت معطلی

MR DEPUTY SPEAKER : Minister for Law has given a notice that the requirements of the Rule 95 of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 *ibid*, for the immediate consideration of the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move that:

"The requirements of the Rule 95 of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 *ibid*, for the immediate consideration of the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 *ibid*, for the immediate consideration of the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004."

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it, Sir.

MR ARSHAD MAHMOOD BAGGU: I oppose it, Sir.

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : I oppose it, Sir.

SH. IJAZ AHMAD: I oppose it, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں اب اس پر ناز عمر کے بعد بحث کرنی جانے گی۔ لہذا اب ناز عمر کے لئے House کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔
(اس مرحلہ پر ناز عمر کے لئے House کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)
(ناز عمر کے وقفہ کے بعد 1.47 پر جناب سپیکر کو سنی صدارت پر مستنکح ہونے)

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل بھی اس House میں TEVTA کے حوالے سے بڑی تفصیل کے ساتھ بات ہوئی تھی۔ میں صرف جناب کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اس وقت TEVTA کے جو موجودہ چیزیں ہیں ان کی tum ہیں جون کو ختم ہو رہی ہے۔ 17 گریڈ، 16 گریڈ اور اس سے نیچے گریڈ کی 106 کے قریب پوسٹیں ہیں اور میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ چیزیں سکندر مصطفیٰ صاحب جو جانے والے ہیں وہ ان پوسٹوں کو 20 جون تک کوشش کر رہے ہیں کہ میں یہ پوسٹیں ہر صورت مکمل کر کے جاؤں۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ملازمت کا ایک طریقہ کار ہے۔ TEVTA میں جتنی لوٹ مار سکندر مصطفیٰ نے ڈالی ہے، یہ شہباز شریف صاحب کے دور میں آئے تھے اور وہ لے کر آئے تھے اور پھر یہ ہر دور میں برسرِ اقتدار جو حکومت ہوتی تھی اس کے یہ منظور نظر بن جاتے تھے۔ غلطی منظور صاحب جو اس وقت ہمارے گورنر ہیں ان کے بھی یہ منظور نظر تھے اور پتا نہیں کہ اس حکومت کو بھی انہوں نے کیا ہنگامہ دکھایا ہے کہ وہ ان کے بھی منظور نظر ہیں لیکن 20 جون کو ان کا معاہدہ ختم ہو رہا ہے اور میری اطلاع کے مطابق ان کا پیریڈ extend نہیں ہو گا۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ TEVTA کے چیزیں کو یہ تقریریں کرنے سے روکے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، لا، منسٹر صاحب! آپ amendment پر بات کر رہے تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جن معزز دوستوں نے oppose کیا ہے وہ بات کر لیں۔ میں پھر اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر، motion move ہو چکی ہے۔ انہوں نے oppose کیا ہے اور آپ نے اس پر بات کرنی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، وہ بات کر لیں میں جواب دے دوں گا۔
جناب سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔ عباسی صاحب! آپ نے ابھی oppose کیا ہے۔ اگر آپ بات
کرنا چاہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔ فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پہلے تو یہ تھا کہ I moved one
amendment regarding this بل میں already پنجاب گورنمنٹ کے آٹھ یا نو سیکرٹری
رکھے ہوئے ہیں۔ اب یہ ایک اور سیکرٹری صاحب کو induct کر رہے ہیں۔ میرا شہر استخا بوجہ
برداشت نہیں کر سکے گا۔ میں نے ایک ترمیم دی تھی کہ اسی کلاز میں اگر سیکرٹری فورازم کو ڈال
رہے ہیں تو وہاں کے لوکل ٹی۔ ایم۔ اے کے تحصیل ناظم اور اس علاقے سے ایم۔ پی۔ اے کو اس
میں شامل کیا جائے۔ وہ ترمیم ہمیں circulate نہیں ہوئی۔ پہلے تو میں اس بات کی وضاحت
چاہوں گا۔ ہم نے وہ ترمیم وقت پر دی تھی۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب! یہ ترمیم out of the scope of the Bill تھیں اس لئے یہ kill
کر دی گئیں تھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وہ سپیکر کے
احکامات کے بغیر kill نہیں کی جاسکتیں۔ اگر تو ان کو دفتر نے kill کیا ہے تو اس پر میں بات
کرنے کی جسارت کروں گا اور اگر جناب والا نے کیا ہے تو ٹھیک ہے۔
جناب سپیکر، وہ میں نے ہی kill کی ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس میں بھی میں یہ پوچھنا چاہوں
گا کہ what does mean scope, what does mean the relevancy وہ اس میں ایک اور
سیکرٹری کو ڈال رہے ہیں کہ اس میں سیکرٹری فورازم کا اضافہ کیا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ جہاں
آٹھ نو سیکرٹری پہلے ہی موجود ہیں وہاں پر ایک پھوٹا سا ایم۔ پی۔ اے جس کے پاس mandate
ہے، وہ تین لاکھ آبادی کا نائنڈہ ہے اور دو تحصیلوں نے اس کو mandate دیا ہوا ہے اس کو
بھی اور تحصیل ناظم کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اب کیا بیرو میٹر اور کیا میٹر ہے کہ یہ

ترمیم اس scope میں نہیں آتی؛ scope ہمارے آئین میں یا ہمارے روز آف بزنس میں کہیں بھی define نہیں ہے۔ relevancy تو ضرور ہے اور یہ relevancy بھی بنتی ہے کیونکہ اس شہر کے لئے ایک ادارہ بن رہا ہے تو وہاں کا تحصیل ناظم جس کے پاس mandate ہے وہاں کے ایم۔ پی۔ اے کے پاس ایک mandate ہے، وہاں کا ایم۔ این۔ اے ہے۔ یہ وہاں کے مقامی قائدوں کا حق ہے کہ وہ اس کے متعلق جانے۔

میری دوسری عرض یہ ہے کہ اتنی کیا ایمرجنسی ہے کہ ہم روز suspend کر کے آج سیکرٹری صاحب کو اس ادارے میں induct کر رہے ہیں۔ پتا نہیں کہیں سے پروگرام بنتے ہیں اور کہاں سے ماسٹر پلان بنتے ہیں، کس کے ذہن کی یہ اختراع ہوتی ہے کہ سارے منصوبے فائل ہو جاتے ہیں۔ فائل ہونے کے بعد کمیٹی کے پاس ایک روٹین میں بل آتا ہے پھر کمیٹی سے ہوتے ہوئے اس اسمبلی کے پاس آتا ہے۔ نہ کمیٹی اس کا "قومہ" تبدیل کرتی ہے اور نہ اسمبلی اس کو تبدیل کرتی ہے جبکہ ساری background میں چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آج اتنی کیا ایمرجنسی ہے کہ ہم سیکرٹری صاحب کو induct کرنے کے لئے روز suspend کر کے اس بل کو آج ہی پاس کرنا چاہتے ہیں جبکہ اسمبلی کا اجلاس پیر کو بھی ہو گا اور شاید بعد میں بھی ہو۔

دوسری گزارش جو میں نے پہلے بھی کی تھی کہ یہ بہت بڑا concern ہے۔ ہمارا بھی concern ہے اور وہاں کے لوگوں کا بھی concern ہے۔ لوگوں کا concern یہ ہے کہ اس تین ہزار ایکڑ اراضی میں اب میرے سیکرٹری صاحب بھی جس کے انچارج بنا دیے گئے ہیں، ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس میں آٹھ دس بارہ سیکرٹری آپ نے رکھے ہونے ہیں ان کو اس میں concern یہ ہے کہ وہاں کی مقامی آبادی کو کیوں deprive کیا جا رہا ہے؟ اس تین ہزار ایکڑ اراضی پر میرے اعداد و شمار کے مطابق اور محکمہ جنگلات کے اعداد و شمار کے مطابق اگر وزیر جنگلات یہاں پر بیٹھے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تین لاکھ سے چار لاکھ درخت آئیں گے اور اس وقت ان درختوں کی عمر سو سال سے ذیروز سو سال ہے۔ اگر اس نے Switzerland سے جہاں ماحول پر اثر پڑے گا اور کل حکومت پاکستان بھی جوابدہ ہو گی کہ پاکستان اقوام متحدہ کے ماحولیات کے

کنونشن پر signatory ہے کہ کوئی ایسا منصوبہ اور کوئی ایسا پراجیکٹ شروع نہیں کیا جانے گا جو اس کے خلاف ہو، مجھے آج تک اور اس اسمبلی کو جواب نہیں ملا کہ کب اس کا N.O.C لیا گیا اور کس نے کہا ہے کہ اس سے ماحول پر اثر نہیں پڑے گا؟ اس سے تین چار لاکھ درخت ہیں last time ہمارے وزیر ماحولیات جن کو میں نے مَحولیات کہا تھا تو انہوں نے احتجاج کیا تھا اور وہ آج بھی بیٹھے ہیں انہوں نے اٹھ کر جواب دیا تھا کہ ہم وہاں پر اتنے درخت لگا دیں گے۔ یہ تو اس علاقے میں کبھی گئے ہی نہیں ہیں اور ان کو پتا ہی نہیں ہے کہ چیل یا دیار کا درخت سو سال یا ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہوتا ہے۔ نئے درخت لگانے سے ان کا ماحول بہتر نہیں ہو گا۔ ان کو resign کرنا چاہئے کہ ان کی موجودگی میں سارے enjoyment کر رہے ہیں انہوں نے بھی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں کہ اس منصوبے سے ماحول پر کیا اثر پڑے گا؟ جنگلات ختم ہو جائیں گے۔ پتھر یا پتھ کے ارد گرد جنگلات ہیں۔ تین ہزار اراضی پر کیا فرق پڑے گا؟ میں نے اس وقت گزارش یہ کی تھی کہ ہم development کے حق میں ہیں، development ہونی چاہئے لیکن وہاں پر بہت سے اور علاقے ہیں جہاں پر درخت نہیں ہیں۔ جہاں سے مقامی آبادی کے لوگوں کو کامدہ پہنچے گا۔ راجہ بھارت صاحب کو اس بات کا پتا ہے کہ وہاں پر آج بھی 80 فیصد علاقہ بجلی کے بغیر ہے، آج بھی وہاں پر ایسی فون کی سولت میسر نہیں ہے۔ اس طرح کے معاملات میں ہم حق بجانب ہیں کہ ہمارا علاقہ ہمارا ماحول اور ہماری ہضما بہتر ہو اور وہاں پر محکمہ نوازیم بھی بنے، محکمہ نوازیم جو سارے کامدارا میرے پاس facts and figures ہیں وہ آج پتھر یا پتھر چنیر لفٹ کی وجہ سے چل رہا ہے۔ اس کی انکم سے پورے پنجاب کا یہ محکمہ چل رہا ہے۔ اب جو ایک اور معاملہ وہاں پر شروع کیا جا رہا ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ وہاں کی مقامی آبادی کو بھی ملنا چاہئے، اس ادارے کا بجٹ اگر لوکل ٹی۔ ایم۔ اے کو چلا جانے تو وہاں پر جو لوکل محرومی پائی جاتی ہے کہ جناب یہ اپنے مقصد کے لئے اور اپنے معاملے کے لئے ہمیں deprive کر رہے ہیں تو شاید یہ ختم ہو سکے۔ میری گزارش یہ ہے کہ scope کو define نہیں کیا گیا اس لئے ہماری ترمیم جس میں لوکل ٹی۔ ایم۔ اے، لوکل ناظم جو ان کی جماعت کا ہے آپ مجھے رستے دیں اور اس کو شامل کر لیں۔ اس کو نکال کر ڈسٹرکٹ ناظم کو شامل کر لیں تاکہ حوامم کا mandate جن کے پاس ہے وہ اس میں شامل ہوں کیونکہ

وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس اتنا وقت کہاں ہے کہ وہ جا کر دیکھیں کہ اس منصوبے سے وہاں کے لوگوں کے کیا مسائل بڑھیں گے؟ وہاں کے وسائل کدھر خرچ ہوں گے؟ یہاں سے جو دس باؤ جائیں گے آپ ان کے کھلتے میں یہ نہ ڈالیں۔ یہ معاملہ اس حکومت، اس اسمبلی کے لئے good name نہیں ہو گا اس لئے وہاں کے منتخب لوگوں کو جن کے پاس mandate ہے آپ یہ شرط شامل کر دیں کہ اس دفعہ ہمارا وہاں سے ایم۔ پی۔ اے نہیں ہے اس کے بعد اس کو رکھیں گے۔

شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ شیخ امجد احمد۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم پچھلے تین مہینے سے جو حکومت نے یہاں پر ترامیم پیش کی تھیں ہمارا ان پر سب سے پہلا جو اعتراض ہوتا تھا وہ یہ ہوتا تھا کہ اس کو سپیشل کمیشن کے سپرد کیا جانے یا اس کو مشترک کیا جانے تاکہ لوگوں کی آراء آنے کے بعد یہ بل مکمل بل کی صورت میں اسمبلی میں پیش ہو تاکہ کم سے کم اعتراضات اس میں ہوں اور طریقہ کار بھی یہی ہے لیکن ہم جو بات کرتے تھے وہ آج سچ ثابت ہو گئی ہے جس کو نہ تو اس وقت وزیر قانون مانتے تھے اور نہ ہی حکومت کے دوسرے لوگ مانتے تھے۔ انہوں نے اب جو ترامیم پیش کی ہیں وہ صرف یہ ہیں کہ ایک جگہ پر انہوں نے کہا ہے کہ جناب "where" کی جگہ "whereas" لگانا چاہتے ہیں "a" کی جگہ سیکرٹری نوزام کو کرنا چاہتے ہیں اور پھر "قوما" آگے کر کے ایک figure بڑھانا چاہتے ہیں ' یہ جو technicalities رہ جاتی ہیں یہ بل ایک مہینہ پہلے انہوں نے اسمبلی سے منظور کروایا ہے اور سب سے زیادہ اس میں ہم نے ترامیم دی تھیں اور ہر ترمیم پر ہم نے کھڑے ہو کر یہی اعتراض کیا تھا کہ خدا کے لئے اس بل پر جلدی نہ کریں اس میں لاکھوں نہیں بلکہ اربوں روپے involve ہیں۔ ہم اس بل کے خلاف نہیں ہیں کہ یہ بل منظور نہ ہو، شہر بیٹے چاہتیں۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ اس بل کو پورا بل جانے پر پورا موقع دیا جانے، لوگوں کی آراء لینی چاہتیں اور ٹیکنیکل صورت حال کو بھی سامنے آنا چاہتے۔ پھر اس بل کو منظور ہونا چاہتے لیکن ہماری یہ بات اس وقت حکومت کے کانوں کے اندر نہیں گئی تھی۔ آج یہی ہماری بات جو ہم کہتے تھے سچ ثابت ہوئی ہے۔ آج کی ترمیم معمولی ہے، اصولاً ہمیں یہ بات تو نہیں کرنی چاہتے کہ اس میں نوزام کے سیکرٹری کو لانا

چاہتے ہیں، ہمیں کیا اعتراض ہے کہ 12۔ سیکریٹریوں کے بعد ایک سیکریٹری اور آجانے کا ہم نے جو ترمیم دی تھی وہ یہ تھی کہ آپ نے چار non official آدمی رکھے ہیں، اگر آپ اس میں چار non official رکھنا چاہتے ہیں تو چار ایم۔ پی۔ ایز رکھ لیں اور یہ لکھ لیں کہ ان کا تعلق حکومتی پارٹی سے ہو گا یہ ہم نے ہی تجویز انہیں دی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں ہم اس صوبائی اسمبلی کی supremacy کو قائم نہیں ہونے دیں گے۔ لاکھوں کروڑوں روپے ہم نے دیئے ہیں اس اسمبلی نے دیئے ہیں اربوں روپے دیئے ہیں لیکن اس اسمبلی کو یہ حق نہیں ہے کہ ایک سال بعد مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے اسمبلی یہ پوچھ لے کہ آپ نے کیا خرچ کیا ہے، آپ نے لوگوں کو کیا دیا ہے آپ نے کیا لیا ہے؟ ہمیں یہ اختیار نہیں ہے، اس اسمبلی کو یہ اختیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ میں حکومت سے سہوں گا کہ بل پاس کروانے سے پہلے اگر وہ کسی کو پیش کرتے ہیں تو اس پر بہترین طریقے سے بحث ہونی چاہئے اور کمیٹیوں کے process کو پورا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! کیا آپ بات کرنا چاہیں گے؟

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اس سے پہلے کوئی اور مقرر ہیں تو انہیں موقع دے دیں۔

جناب سپیکر، آپ کے علاوہ تو اب صرف رانا صاحب رہ گئے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، ٹھیک ہے، رانا صاحب کو نام دے دیں۔ پھر میں کروں گا۔

جناب سپیکر، جی، رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ بل جو پیش کیا گیا ہے اور تھوڑی دیر تک جب یہ بل پاس ہو جانے کا تو یہ بھی موجودہ حکومت کا ایک کارنامہ تصور ہو گا جس طرح سے پچھلے پارلیمانی سال سے متعلق لاہ منسٹر صاحب نے پریس کانفرنس میں فرمایا تھا کہ ہم نے ریکارڈ legislation کی ہے اور اسے اس House کا اور گورنمنٹ کا بہت بڑا کارنامہ گردانا تھا بلکہ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو بھی درخط لیا اور آپ سے بھی یہ بیان دلوا دیا کہ اس سال اس اسمبلی نے ریکارڈ legislation کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر، جی، میں نے بھی یہ بیان دیا کہ ریکارڈ قانون سازی ہوئی ہے اور اس میں شک بھی نہیں ہے، یقیناً ریکارڈ قانون سازی ہوئی۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے بھی یہ کہہ دیا تھا کہ اس اسمبلی نے ریکارڈ legislation کی ہے۔ اب اس میں دیکھیں کہ legislation ہے کیا؟ یعنی لاہ منسٹر صاحب پچھلے دنوں یعنی دو دن پہلے اس معاملے پر بڑے جذباتی ہو گئے تھے اور فرما رہے تھے کہ الیگزین دلچسپی نہیں لیتی۔ یہ دیکھ لیں یہ بل ہے جس میں انہوں نے کوئی ترمیم نہیں دی۔ یہ دلچسپی ہی نہیں لیتے، انہیں تو legislation سے کوئی سروکار ہی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ legislation کے لئے یہ جو بل لے کر آئے ہیں تو آپ مجھ سے زیادہ تجربہ کار پارلیمنٹیرین ہیں تو آپ ہی مجھے اس میں سے نکال کر یہ دے دیں کہ اس میں ہم کیا amendment دے سکتے ہیں۔ بل کیا ہے؟ amendment اس کی جو نو مری ڈویٹمنٹ اتھارٹی ایکٹ 2004 ہے اس کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ 1 میں انہوں نے یہ amendment propose کی ہے کہ،

After Clause (d) and before Clause (e), the following

new Clause (d-a) shall be inserted:-

"(d-a) Secretary , Tourism and Resort Development

Department, Member (ex-officio)."

آپ یہ اندازہ لگائیں اور ان کی legislation دیکھیں اور ان کا یہ بل دیکھیں کہ ایک کلاز (ڈی) ہے اور دوسری کلاز (ای) ہے اور ان کے درمیان ایک (ڈی۔ اے) لگا دی ہے اور سیکرٹری ٹورازم کو Ex-officio Member بنایا ہے۔ اب اگر وہاں پر 11، 12 سیکرٹری بیٹھے ہیں تو یہ ٹورازم والے بھی بیٹھ جائیں۔ اس میں ہم کیا دلچسپی لیں اور کیا ترمیم لائیں؟ اس سے آگے ہے کہ

In Clause (f), after the word "Wildlife", for the comma, the word "and" shall be substituted and the following shall be omitted.

کیا گیا کہ "Tourism &" کا لفظ omit کیا۔ اب یہ لفظ omit ہو جانے کا اور راجہ بھارت صاحب کا ایک اور نیا کارنامہ درج ہو جانے کا اور اس کے بعد جب پارلیمانی سال ختم ہو جانے کا تو یہ فرمائیں گے کہ ہم نے 26، 27 یا 29 بل پاس کئے ہیں تو ان میں ایک بل یہ بھی ہو گا۔ اب نواز مہتمم کا لفظ omit ہونے سے یا سیکرٹری نواز مہتمم کا نام آجانے سے بتائیں کہ ایوزیشن اس میں کیا دلچسپی لے اس صوبے کے عوام اس میں کیا دلچسپی لیں؟ دلچسپی لینے کے جو ایریاز ہیں ان میں پولیس آرڈیننس 2002 ہے جس میں جگہ جگہ پر mess create ہوا ہے۔ پورے صوبے میں چٹا ہی نہیں مل رہا کہ ڈی۔ پی۔ او نے ڈسٹرکٹ ناظم کا کھانا مانا ہے یا اس نے چیف ایگزیکٹو Province کے حکم کو اس نے obey کرنا ہے؛ اسی طرح لوکل باڈی آرڈیننس میں جگہ جگہ پر mess create ہوا ہے اور کسی بات کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی کسی قانون کی کوئی clarification نہیں ہے اور وہ افراتفری یعنی میسے ان لوگوں کا جو اس ملک کو through ڈکنٹریپ rule کر رہے ہیں یعنی انہوں نے جو ادارہ بنایا تھا ان کا مقصد یہ تھا کہ ایسا نظام لے آؤ کہ افراتفری مچ جانے اور کسی کو پتا ہی نہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا اور ہم اوپر بیٹھے حکومت کرتے رہیں؟

جناب سپیکر! اب اسمبلی وجود میں آگئی ہیں اور یہ جو افراتفری مچی ہوئی ہے تو آپ ان ایریاز میں جہاں پر لوگوں کی دلچسپی ہے اور جن ایریاز میں ضرورت ہے ان میں آپ legislation لائیں۔ اگر آپ نے ایل۔ ایف۔ او کے تحت یہ تسلیم کر لیا ہے تو آپ ان سے اجازت لے کر آئیں تو پھر جائیں پانچ پانچ کھنڈے ملاقاتیں کریں ان کے پاؤں پکڑیں اور کہیں کہ ہمیں لوکل باڈی آرڈیننس اور پولیس آرڈیننس میں ترمیم کرنے کی اجازت دیں کیونکہ اس کے بغیر کام نہیں چلتا۔ ہوتا کیا ہے کہ یعنی پارلیمانی روایات اور پارلیمانی سال کی اگر آپ نے اس کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگانا ہے کہ آپ نے کتنے بل پاس کئے تو ٹھیک ہے کہ اس طرح کے بل پچھلے سال مثلاً ہو گئی 14 ہو گئے۔ اس طرح کے بل آپ سال میں کم از کم 100 پاس کر سکتے ہیں اور پھر پوری دنیا کو بتائیں کہ ہم نے اتنی کارکردگی دکھائی۔

جناب سیکرٹری میری لاء منٹرسے یہی گزارش ہے کہ اس قسم کی سلی اور اس قسم کا معاملہ جس سے آپ سستی شرت حاصل کرنا چاہتے ہیں، اب آپ دیکھیں کہ پورے پنجاب میں جو رورل ایریڈ بلکہ سٹی ایریڈ ہیں میرے محلے کے جو سکول ہیں ان میں ایک سیشن میں 115 کے قریب student بیٹھے ہیں، انہیں کسی نے کیا پڑھانا ہے اور انہوں نے کیا پڑھنا ہے؟ یعنی کسی سکول میں تعلیم نہیں ہے، کسی سکول کی بڈنگ مکمل نہیں ہے، کسی سکول کی چار دیواری نہیں ہے۔ اگر کہیں چار دیواری ہے تو بڈنگ نہیں ہے اور اگر بڈنگ ہے تو وہاں پھر نہیں ہے اور یہ کیا کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تعلیم ملت کر دی ہے اب روزانہ half page کا اشتہار آ رہا ہوتا ہے جس پر دو تصویریں بھی ہوتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جنرل مشرف نے خواب دیکھا تھا اور اس کی تصویر پرویز الہی صاحب پوری کر رہے ہیں۔ [*****]

جناب سیکرٹریہ العاطف میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا محمد اللہ خان، اب یہ قائد اعظم خود بن گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم جناب اس کی تصویر پوری کر رہے ہیں اور کم از کم 15 لاکھ روپے کا خرچہ روزانہ half page کے اشتہار پر اشتہار ہوتا ہے اور یہ اشتہارات تقریباً تمام اخبارات میں ہوتے ہیں اس کے علاوہ ٹی۔وی چینل پر advertisement دی ہوتی ہے اور کہتے ہیں کہ جی ہمارا خواب ہے کہ ہم نے پڑھا کھا پنجاب بنانا ہے جبکہ کسی سکول میں کوئی تعلیم نہیں ہے۔

جناب سیکرٹریہ 15 لاکھ روپے کے حساب سے پچھلے ڈیزم دو ماہ سے اشتہارات آرہے ہیں اور کم از کم انہوں نے اسی بات پر پانچ 'چھ کروڑ روپے لگا دیے ہیں تو اس قسم کے سلی معاملات میں دلچسپی لینے سے اور سلی legislation کرنے سے میری لائسنس صاحب سے گزارش ہے کہ یہ اس سے اجتناب کریں اور وہ کام کریں جو اس صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے ہے۔ ہم اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ان سے بھرپور تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! پارلیمینٹ یڈر نے بات کر لی ہے تو میرا خیال ہے اب اس میں مزید کوئی گنجائش نہیں ہے یا آپ کرنا چاہتے ہیں؟
 شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! گنجائش تو ہے ابھی۔۔
 ڈاکٹر مظفر علی شیخ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، جناب سپیکر! میرے محرم بھائی رانا صاحب نے گورنمنٹ کے اچھے اقدامات پر بھی تنقید کی ہے جس طرح کہ انہوں نے تعلیم کے متعلق کہا ہے کہ یہ بل نہیں آنے چاہتیں اس طرح کے بل آنے چاہتیں تو میں آپ کی وسالت سے ان سے یہ عرض کروں گا کہ جیسا کہ یہ فرما رہے ہیں کہ سکولوں میں صاف نہیں ہے، ان میں دیواریں نہیں ہیں، ان میں facilities نہیں ہیں تو ہمارا جو E.S.R پروگرام ہے جو وزیر اعلیٰ صاحب نے دیا ہے اس میں اس سال 7 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں تو وہ کس چیز کے لئے ہیں؟ وہ انہی سہولیات کے لئے ہیں کہ جو گورنمنٹ کے سکول تھے ان کا میڈر پرائیویٹ سکولوں سے کم ہو گیا تھا۔ وہ میڈر اس لئے کم ہوا تھا کہ بچوں کو زمین پر بیٹھ کر ناٹوں پر پڑھنا پڑاتا تھا، ان کو لائبریری کی سہولت نہیں تھی، ان کے پاس پنکھے نہیں تھے، بجلی نہیں تھی اور چار دیواری نہیں تھی ان تمام سہولیات کے لئے سات ارب روپے مختص کیا گیا ہے اور یہ فنڈ کس کو دیا گیا ہے؟ یہ ایم۔ پی۔ ایز کو دیا گیا ہے۔ ایم۔ پی۔ ایز کے ذریعے یہ سارا فنڈ ضلع میں استعمال ہو رہا ہے تو میں ان سے عرض کروں گا کہ یہ ذرا جائیں کہ کیا یہ برا اقدام ہے؟ اگر یہ اچھا اقدام ہے اور اچھا قدم اٹھانے کے لئے اگر حکومت advertise کرانے تو اس میں ایسی کون سی برائی والی بات ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے محترم دوست ابھی فرما رہے تھے کہ سات ارب روپے تعلیم کے لئے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! آپ بل کے حوالے سے بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں بل کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ یہاں پر بغیر معطل کے تو بات نہیں ہو سکتی۔ فرض کریں کہ میں ایک معطل دے کر بات کرنا چاہتا ہوں تو اگر مجھے حکم فرما دیتے ہیں تو وہ بات میرے ذہن سے نکل جاتی ہے۔

جناب سپیکر، جب general discussion ہوگی تو پھر اس دن آپ کو معطلیں دینے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! معطل تو کسی بھی وقت دی جا سکتی ہے۔ معطل کے طور پر جس طرح میرے دوست نے کہا کہ ہم نے سات ارب روپے تعلیم کے نئے رکھے ہیں تو وہ ایم۔ پی۔ ایز کی وساطت سے جو ان کو identify کروایا گیا ہے۔ ان کا یہ کہنا اور ہمارا identify کرنے کی حد تک یہ بت بالکل درست ہے لیکن اس کے بعد آج تک ہمیں پتا نہیں چلا کہ کسی سکول کو اپ گریڈ کیا گیا ہو، کسی ہلٹ والے سکول میں بیچ موجود ہوں یا کسی سکول میں ہاتھ روم نہیں ہیں تو وہ بن گئے ہوں؟ ہماری گزارش یہ ہے اور یہ ہم اکثر کہتے ہیں کہ Writ of the Govt کہیں نظر نہیں آتی۔ اگر آپ ایم۔ پی۔ ایز کو اپنا معاون بنانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کے معاون بننے کے نئے ہمہ وقت تیار ہیں اور ضلعی حکومت کے سسٹم کے تحت جس طرح اب کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اعجاز صاحب! اب آپ بل کی طرف آئیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! بل میں یہ ہے، جس طرح کہ رانا صاحب فرما رہے تھے کہ اس کی preamble میں "تو سے" insert کر دینے گئے ہیں اور اس میں "where" کی جگہ Clause 2 میں "whereas" لکھ دیا گیا ہے اور اس کے بعد جو amendment آئی ہے اس پر تو کمال بحث ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر، جی ہاں! رانا صاحب نے بڑی تفصیلی بحث کی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! جس طرح ایف۔ ڈی۔ اے فیصل آباد میں ایک ادارہ ہے یا لاہور میں ایل۔ ڈی۔ اے ہے، اسی طرح مری میں مری کونڈو ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے نام سے ایک ادارہ

(ایم۔ کے۔ ڈی۔ اے) ہوتا تھا اس میں تمام elected ایم۔ این۔ ایز اور ایم۔ پی۔ ایز ممبر ہوا کرتے تھے اور وہ اتھارٹی اعلیٰ تجاویز ٹیبل پر رکھ کر اداروں کی بہتری کے لئے کام کیا کرتی تھی اور سری میں میں شبلیز شریف اور میں نواز شریف کے دور میں جتنی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور جتنا اس علاقے کو باہر سے آنے والے سیاحوں کے لئے پرکشش اور پر رضا جانے میں سابق وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا کردار رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اگر میں تنقید کرتا ہوں تو اس میں اصلاح کا پہلو ہوتا ہے اور اصلاح کے پہلو کے ساتھ اگر تحقیق کا پہلو بھی مد نظر رکھا جائے تو ہم بہتری کی طرف گامزن ہو سکتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ پہلے ایم۔ پی۔ ایز حضرات (ایم۔ کے۔ ڈی۔ اے) کے ممبر ہوا کرتے تھے اور فیصل آباد میں ایف۔ ڈی۔ اے کے ممبر ہوا کرتے تھے اسی طرح بدرتیج تمام شہروں میں وہ ممبر ہوتے تھے تو اس گورنمنٹ نے آکر ضلعی حکومت کے سسٹم کے تحت اب کیا کیا ہے کہ اب جو بندہ T.M.A ہے ممبران کی جگہ پر وہ بیٹھے ہونے ہیں۔ پہلے ہاؤسنگ منسٹر اعلیٰ منسٹری کو وہاں Chair کیا کرتے تھے اب وہاں کوئی اور چیز مین صاحب کو بٹھا دیا گیا ہے۔ تحصیل نامین کو وہاں پر بٹھا دیا گیا ہے۔ اگر آپ نے legislation کرنی ہے 'اگر آپ نے کوئی بل پاس کرنے ہیں تو آئیں ہم ان تمام بلوں کو invite کرتے ہیں جس سے ہمارے اس House کا وقار بلند ہو۔ ہماری نمائندگی بطور public representative دو لاکھ دو لاکھ 'ازھائی لاکھ کے علاقے سے منتخب ہو کر آنے والے یہاں پر بیٹھنے والے دوست انتظار میں ہیں کہ کہیں ہمیں بھی کوئی اتھارٹی ملے اور کہیں ہم بھی جا کر بیٹھیں، وہاں بات کریں اور اس بات سے کوئی بہتری کی طرف گامزن ہوں۔ آپ legislation لے کر آئیں۔ ایک ہزار بل لے کر آئیں۔ ہم اس پر بیٹھنے کے لئے بھی تیار ہیں اور اس پر مثبت بحث کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور جو ایوزیشن کا legislation کے حوالے سے role ہوتا ہے ہم وہ بھی ادا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر ایسے ہی بل آنے ہیں جس میں صرف "قوما" insert کرنا ہے اور preamble میں "where" کی جگہ "whereas" لگانا ہے پھر تو اس مقدس House کا جس پر پورے پنجاب کی نظریں لگی ہوتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ صرف وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جن محکموں کے اندر کوئی کام کرنے والا ہے ان پر بل لے کر آئیں

ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے معاملوں میں حثیت ہوں گے اور بہترین تجاویز بھی دیں گے جو اس صوبے کے ملازمین، صوبے کے غریب عوام کے ملازمین، بچے ہونے لوگ اور روتی ہوئی ماؤں کے ملازمین ہوں۔ جو مائیں آج کہنے پر مجبور ہیں کہ

میرا بچہ جاتا ہے میرے گھر کا مسئلہ
ختم نہیں کرتا غبارہ دیکھنے کے بعد بھی

وہ جو غریب مائیں ہیں ان کے بچے تو آج بھی ماؤں پر پڑھ رہے ہیں۔ یہ فرشی اور حرشی بچوں کا فرق ہے۔ کل تعلیم پر بحث ہے اگر ہم اس پر تجاویز دیں اور ان تجاویز پر اگر آپ عملد آمد کروائیں تو ہم آپ کے بست مشکور ہوں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی، سید وسیم اختر صاحب

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں نے مختصر سی بات عرض کرنی ہے کہ جب یہ بل پیش ہوا تھا تو اس حوالے سے بڑا شور جنوبی پنجاب کے لوگوں نے بھی اٹھایا تھا کہ جو جنوبی پنجاب میں بل سٹیشن ہے، فورٹ منرو جہاں پینے کا پانی بھی نہیں ہے اس کے بارے میں انہوں نے commit کیا تھا کہ اگلے بجٹ میں کچھ کریں گے۔ یہ اس کا بھی معاملہ آتے تاکہ وہاں کی بھی کوئی حق رسی ہو جاتی۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! جہاں تک اس پورے بل کا تعلق یا اس کی افادیت کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے اس معزز ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے انتہائی دلچسپی لے کر پاس کیا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی افادیت کا ایک سب سے بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ جس طرح ڈاکٹر وسیم صاحب کہہ رہے تھے کہ تین دھڑ اسی معزز ایوان میں پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ایک قرارداد آئی لیکن اس کی بادی نہ آنے کی وجہ سے وہ take up نہ ہو سکی اور اس

ادارے کو متعلقہ طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور ایوزیشن کے بجائیں نے بھی اس ادارے کو متعلقہ طور پر پیش کیا ہے کہ یومری ڈومینٹ اتھارٹی کی طرف سے یعنی اس کے متعلقہ سے متعلق ہو کر انہوں نے خود یہ تجویز دی ہے کہ فورٹ منرو کو بھی develop کیا جائے۔ لہذا حکومت کا جو ڈومینٹ کا concept ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے خود اس کو تسلیم کیا ہے۔

دوسری بات یہاں پر legislation کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ بڑی "سلی" legislation ہے میں انتہائی افسوس کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لفظ "سلی" legislation اور اس legislation کے لئے استعمال کرنا جو یہ معزز ایوان پاس کرے یہ مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ جو legislation معزز ایوان کرتا ہے وہ صرف حکومتی چیز کا credit نہیں ہوتا بلکہ یہاں سے جو بل پاس ہوتا ہے اس میں ایوزیشن کی بھی contribution ہوتی ہے تو پھر legislation کا جتنا credit حکومتی چیز کو جاتا ہے اتنا ہی credit ایوزیشن کو بھی جاتا ہے کیونکہ اس میں ان کی بھی participation ہوتی ہے۔ اگر ایک legislation میں یہ participate بھی کر رہے ہیں اور اسی کو "سلی" قرار دیا جانے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل مناسب نہیں ہے بلکہ اس ایوان کی توہین کے مترادف ہے۔ یہ جو موجودہ amendment نام لا رہے ہیں۔ یہاں ایوزیشن کے دوستوں نے کہا کہ جی "whereas" یا "تو"۔۔۔

جناب سپیکر، برائے مہربانی یہ میوزک بند کریں راجر صاحب تقریر کر رہے ہیں کوئی گانا نہیں گا رہے۔ (تہنہ)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔۔۔ آرڈر بیگز۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہاں جو where, whereas لگا کر legislation کی جاری ہے تو میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ اس لحاظ سے ہم پورے مری ڈومینٹ اتھارٹی کے concept کو تبدیل نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ consequential amendment ہے۔ اس بل کے پاس ہونے کے بعد کچھ واقعات ایسے ہونے جن کی بنیاد پر یہ amendment ضروری تھی۔ جب Original Bill اس معزز ایوان نے پاس کیا تو اس وقت فورازم کو معیدہ

ڈیپارٹمنٹ declare نہیں کیا تھا یہ فیصلہ بعد میں کابینہ نے کیا کہ نوزام کو علیحدہ department بنایا جائے کیونکہ ہم صوبے میں سیاحت کو فروغ دینا چاہتے ہیں اور صوبے میں سیاحت کے لئے مراکز قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ صوبے کی اکاؤنٹی بہتر ہو سکے۔ اس کے بعد جب ہم نے ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ create کیا تو پھر اس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو اس ادارے کا ممبر بنانا ضروری تھا۔

جناب سیکرٹری ہم نے جو پہلے Original Bill پاس کیا تو اس میں سیکرٹری سیکرٹری ہارڈسٹیٹ وائٹ لائف، فٹرز اینڈ نوزام ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ ایک تھا۔ اب چونکہ نوزام ڈیپارٹمنٹ علیحدہ ہوا ہے اس کے ایک علیحدہ سیکرٹری آنے ہیں تو ہم اس ترمیم کے ذریعے ان کو ممبر بنانا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی اقدامات کے باعث جو نئے initiatives آتے ہیں، جس طرح یہ نوزام کا ایک چیف منسٹر صاحب کا initiative آیا ہے کہ ہم صوبے میں نوزام کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو اس کے بعد اگر کوئی amendment ناگزیر ہو تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس کو لانے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سیکرٹری یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ amendment سے ہٹ کر میرے دوستوں نے چند ایک باتیں کہیں۔ مثال کے طور پر یہاں پر کہا گیا کہ جب Original Bill پیش ہوا تو اس پر بات کر رہے تھے تو حکومت کو سمجھ نہیں آرہی تھی اور آج اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ amendment لے کر آئے ہیں تو میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ amendment کسی ضلعی کاتیبہ نہیں ہے کہ اس وقت حد انخواستہ ہم سے کوئی ضلعی ہو گئی تھی اور آج اس ضلعی کو دور کرنے کے لئے ہم amendment لا رہے ہیں بلکہ ایک نیا initiative جو گورنمنٹ نے لیا ہے جس طرح میں نے پہلے عرض کی ہے تو اس کو اس بل میں شامل کرنے کے حوالے سے یہ amendment لا رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری دوسری بات یہاں پر یہ کہا گیا کہ اس میں ایمر جنسی کیا ہے؟ ایمر جنسی ظاہری بات ہے۔ ایمر جنسی یہ ہے کہ ہم نے اس اتھارٹی کو notify کرنا ہے۔ اس اتھارٹی نے اب آگے کام شروع کرنا ہے اور جب وہاں پر کام شروع ہو گا تو میں اپنے معزز بھائی جو ضلعی اس وقت باہر تشریف لے گئے ہیں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب اربوں روپے وہاں پر ایک نیا شہر آباد کرنے میں خرچ ہوں گے تو یہ اسی حلقے میں activity ہو گی۔

اسی علاقے میں ڈولپمنٹ ہو گی، اسی علاقے کے لوگوں کو روزگار ملے گا، اسی علاقے کے لوگوں کے مسائل کم ہوں گے اور جو ایک اندیشہ انہوں نے ظاہر کیا کہ چار لاکھ درخت کالنے جائیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا باطل ایک بے بنیاد اندیشہ ہے۔ کوئی چار لاکھ درخت وہیں پر نہ کالنے جائیں گے اور نہ کالنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ 80 فیصد ان کا علاقہ بجلی کے بغیر ہے۔ اگر یہ وہیں نیا شہر آباد ہو گا اور وہیں بجلی جانے کی تو قدرتی طور پر وہ پورا علاقہ development activities کے لئے open ہو گا، لوگوں کو سہولیات ملیں گی، بجلی ملے گی اور میں ایک معمولی سی مصلحت یہاں دینا چاہتا ہوں کہ مری میں اس وقت سب سے جدید مسدہ پینے کے پانی کا ہے اور پچھلے کئی سالوں سے مری میں لوگوں کی اور سیاحوں کی ضروریات کے مطابق پانی فراہم نہیں کیا جاسکا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ دریائے جہلم سے پانی کو uplift کرنا تھا اور مری میں اس کو ہم نے فراہم کرنا تھا۔ اس میں کوئی تقریباً تیس روپے فی گیلن per capita خرچ آ رہا تھا لیکن یہ اتھارٹی پینے کے بعد اور یہ نیا شہر آباد ہونے کے بعد وہ سارا پانی کا خرچ یہ اتھارٹی برداشت کرے گی۔ اس شہر کے لئے جو انٹر سیٹائی سکیم کی جا رہی ہے اس سے پانی لی۔ ایم۔ اے کو بھی دیا جا رہا ہے اور باقی لوگوں کو بھی دیا جانے کا اور اس طرح جو تیس روپے فی گیلن calculate ہوا تھا اس کی قیمت کم ہو جانے کی اور وہ سکیم feasible declare کی گئی ہے۔ یہ اس علاقے کے عوام کو ہی اس سے فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا۔ میرے معزز بھائی نے کہا کہ ملاں دور میں وہیں پر ترقی ہوئی، ملاں دور میں ترقی ہوئی، میں سمجھتا ہوں کہ مری کی ترقی کے لئے موجودہ حکومت جو اقدامات کر رہی ہے اس سے بھی کسی کو انکار نہیں۔ بیس کروڑ روپے کا بیج جناب وزیر اعلیٰ نے مری کے علاقے کی ترقی کے لئے دیا ہے جس پر دس کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور دس کروڑ روپیہ اس مالی سال میں دیا جا رہا ہے۔ تو وہ بیس کروڑ روپیہ بھی انہی لوگوں پر خرچ کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہاں یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے اس علاقے سے منتخب بھائی صاحب ترقی کے حوالے سے بات کر سکتے ہیں کہ اس وقت صرف اور صرف ایک ادارے کو نوازنے کے لئے مجیب الرحمن اور سیف الرحمن نے ریڈ کو کے حوالے سے وہیں پر

ترقی کی تھی اور اس وقت مری کا بچہ بچہ اس بات پر متعرض تھا۔ ہم متعرض نہیں تھے لیکن مری کا بچہ بچہ اس بات پر متعرض تھا کہ مری کے وسائل پر باہر سے لوگ آ کر ڈاکا ڈال رہے ہیں تو ہم اس قسم کا کوئی کام نہیں کر رہے۔ ہم نے ایک حکومتی سطح پر یہ کام شروع کیا ہے۔ کسی پرائیویٹ کمپنی کے ذریعے سے وہیں ڈویمنٹ نہیں کروا رہے۔ ہم نے حکومتی سطح پر ایک اتھارٹی بنائی ہے اور یہ کام ہم اس اتھارٹی سے کروانا چاہ رہے ہیں اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ اتھارٹی بننے کے حوالے سے جتنی قانون سازی ہوتی ہے ہم نے اس علاقے کی بہتری کے لئے علاقے کی ترقی کے لئے اور علاقے کے عوام کے مسائل کو کم کرنے کے لئے کی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہیں پر غیر سرکاری ارکان میں کس کو شامل کیا جاتا ہے؟ تو میری آپ سے استدعا ہے کہ پہلے ہی اس بل میں یہ گنجائش موجود ہے کہ پانچ غیر سرکاری لوگوں کو جناب وزیر اعلیٰ نے نامزد کرنا ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ جو کہ اس معزز ایوان کے قائد ایوان ہیں یہ ان کی صوابدید ہے کہ وہ جس کو مرضی شامل کریں۔ وہ چاہیں پانچوں کے پانچوں ایم۔ پی۔ ایز کر لیں، ایک ایم۔ پی۔ اے کریں، چار ایم۔ این۔ ایز کر لیں۔ چاروں میں سے کوئی منتخب لوگ ہوں، یہ ان کی صوابدید ہے اور ہم ان سے اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں منتخب لوگوں کو رکھا جانے کا اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ یہ amendment کوئی ایسی نہیں ہے کہ جس میں ہم اس اتھارٹی کا پورا concept تبدیل کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ یہ ایک consequential amendment ہے جو کہ حالات اور واقعات کے تحت جس کی ضرورت پیدا ہوئی وہ ہم کرنے جا رہے ہیں اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ میرے بھائیوں کا جو اعتراض ہے اس کو مسترد فرمایا جائے اور جو میری استدعا ہے اس کو فوری طور پر consider کیا جانے میں سمجھتا ہوں کہ آپ مہربانی فرمائیں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں اور محترم راجہ بشارت صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں کہ انصوں نے اپوزیشن کی دلچسپی کے حوالے سے بات کی تھی۔ پھر وہ کسی کسی یہ بھی بات کر دیتے ہیں کہ اپوزیشن کی جو حاضری ہے وہ پوری نہیں ہوتی۔ پھر اگر کسی اپوزیشن نے اجلاس بلایا تو وہ اس میں کورم پورا نہیں رکھ سکتے تھے اور وہ کورم

ہم نے پورا رکھوایا۔ اس قسم کی باتیں وہ کرتے رہتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ وہ بات ہے بل کہ "سرمذواتے ہی اگلے پڑے"۔ آج یہ روز suspend کر کے یہ legislation کر رہے ہیں۔ ایک تو انہوں نے Original Bill پر ساری باتیں کی ہیں۔ اس amendment پر انہوں نے بات ہی کوئی نہیں کی۔

دوسرا یہ ہے کہ اس وقت یہ روز suspend کر کے legislation کر رہے ہیں لیکن اس وقت جو اپوزیشن کے ممبرز بیٹھے ہیں ان کی وجہ سے House کورم میں ہے۔ اگرچہ پارلیمانی روایت میں اس بات کی کوئی قباحت نہیں ہے یا اس کی کوئی قدغن نہیں ہے اگر یہ ممبرز بھی اٹھ کر باہر چلے جائیں تو House کورم میں نہیں ہے۔ اگر رابر صاحب کو اس بات میں کوئی شبہ ہے، محنت تو یہ بڑی کرتے ہیں تو یہ بے شک اس کی counting کر لیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ مہربانی۔ ابھی میں question put کرتا ہوں۔

رانا منہا اللہ خان، تو یہ ان کی اپنی دلچسپی کا یہ حال ہے۔

جناب سپیکر، جی، آپ تشریف رکھیں۔

The motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 ibid, for the immediate consideration of the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (ترمیم) نیومری ترقیاتی ادارہ مصدرہ 2004

MR SPEAKER: Now, we take up the New Murree Development

Authority (Amendment) Bill 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I

move:

"That the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Tourism be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Tourism be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

"That the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Tourism be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the New Murree Development Authority

(Amendment) Bill 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the New Murree Development Authority
(Amendment) Bill 2004 be passed.

The motion moved and the question is:

"That the New Murree Development Authority
(Amendment) Bill 2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ اب ایوان کل صبح 9.00 بجے تک کے لئے متوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4 - جون 2004

1 - سوالات (مگر آہستی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2 - سرکاری کارروائی

تعلیم پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس)

جمعہ المبارک 4 - جون 2004

(یوم الجمعہ 15 - ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 46

منٹ پر زیر صدارت جناب سیکر چودھری محمد افضل سانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبد الماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْأَنْعَامَ

خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٥٠﴾

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ﴿٥١﴾

وَتَحْمِلُ أُنْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّكُمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ

الْأَنْفُسِ ۗ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرؤُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٢﴾ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ

وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٣﴾

سورة النحل آیات 50 تا 53

اُس نے جانور پیدا کئے جن میں تمہارے لئے پناہ کا اور کھانے کا اور غوراک بھی ہے اور دوسرے جانور بھی ہیں جن میں تمہارے لئے جمال ہے جبکہ صبح تم انہیں چرنے کے لئے بھیجتے ہو اور جبکہ کام انہیں دہانہ لاتے ہو وہ تمہارے لئے جو جو ڈھوکہ کر ایسے ایسے مصلحت تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جانگاہی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔ اُس نے گھوڑے اور بیل اور گوسے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زمین کی روتق بنیں۔ وہ اور بہت سی چیزیں تمہارے کام کے لئے پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے

وما علینا الا البلاغ

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے اجنڈے پر نکلر آپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جواب دینے جائیں گے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، شکر یہ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک دو روز بعد موجودہ سیشن ختم ہو جانے کا اور آئندہ بجٹ سیشن ہو گا اور ظاہر ہے کہ اس میں بجٹ پیش ہو گا جو کہ منظور ہو جانے کا پہلے ہی یہ باتیں ایوان کے اندر آتی رہتی ہیں کہ اسمبلی کو معلوم نہیں ہوتا کہ بجٹ کہاں پر بننا ہے کیا بجٹ تجاویز ہیں؟ میری اس سلسلے میں اتنا ہے کہ وزیر قانون اگر ایک آدمہ روز کے لئے بجٹ تجاویز کے حوالے سے پورے دن کا سیشن رکھ لیں تاکہ اس دن بجٹ کے بارے میں جو سوالات ہوں یا جو بھی مسئلے یا مسائل حوام کو درمیش ہیں ان کے بارے میں یہاں پر بات ہو جائے اور وہ بھی یہاں پر incorporate ہو سکے۔

جناب سپیکر، شکر یہ جی۔ آپ لائسنس صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں اور ان سے بات کر لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈی۔ پی۔ او گجرات کے رویے کے خلاف

پنجاب بار کونسل کی طرف سے ہڑتال کا اعلان

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل اس House میں گجرات ڈسٹرکٹ بار کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور آج اہلادات میں دوبارہ اس حوالے سے خبریں لگی ہوئی ہیں لیکن اس کے لئے حکومت کی

طرف سے کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا جس کی وجہ سے آج پورے پنجاب میں پنجاب بار کونسل نے ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض issues ایسے ہوتے ہیں کہ جہیں اگر وقت پر مداخلت یا جانے تو وہ منبعلے پاسکتے ہیں لیکن اگر ان کو تھوڑا سا آگے نکل جانے دیا جائے تو پھر ایسے لوگ بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ یہ شر مچیلے۔ لائسنس صاحب نے کل خود یہ کہا تھا کہ وہ کسی وقت گجرات جائیں گے اور اس مسئلے کو حل کریں گے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے اور وزیر قانون سے یہ کہوں گا کہ ان کا یہ ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، وکلاء کی بات سن کر اگر ڈی۔ پی۔ او گجرات کا کوئی fault ہے تو ضروری نہیں ہے کہ یہ تیلے کی صورت ہی میں ہو، اس کا کوئی اور بھی solution نکل سکتا ہے لہذا اس سے پاکستان کی ایک پڑھی لکھی وکلاء کلاس میں یہ اضطراب دن بدن بڑھ رہا ہے اور آج اگر پنجاب بار کونسل نے ہڑتال کی کال دی ہے تو کل پاکستان بار کونسل بھی دے گی تو یہ معاملہ پورے پاکستان تک پہنچ جائے گا۔ میں آپ کی وساطت سے لائسنس سے درخواست کروں گا کہ اس مسئلے کو seriously لیں اور اسے آج یا کل حل کرنے کی کوشش کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر، لاہ منسٹر صاحب! کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کل بھی اس معزز ایوان میں وکلاء صاحبان کی ہڑتال کے بارے میں بات ہوئی تھی تو میں نے یہ عرض کیا تھا کہ حکومت اس سلسلے میں کوشش کر رہی ہے کہ اس معاملے کو انجام و تقسیم سے طے کر لیا جائے۔ کل اجلاس کے دوران ہی ایڈووکیٹ جنرل سے میری بات ہوئی تھی اور میں نے انہیں کہا تھا کہ وکلاء صاحبان کی تنظیموں سے رابطہ کر کے ایک ملاقات

کا اہتمام کیا جائے تاکہ میں بھی ذاتی طور پر ان سے مل سکوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آج اس سلسلے میں کچھ پیشرفت ہو گی۔ بہارہ ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر سے رابطہ ہو رہا ہے اور کوئی مثبت پیشرفت ہو گی۔

قلیل المہلت سوال

قلیل المہلت سوال اور اس کا جواب

جناب سیکرٹری، آبپاشی سے متعلق سوالات شروع کرنے سے پہلے محترمہ نمینہ جدون کا عکس صحت سے متعلق قلیل المہلت سوال لیتے ہیں۔ جی، محترمہ نمینہ جدون صاحبہ! محترمہ نمینہ جدون، قلیل المہلت سوال نمبر 32۔ جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے

ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال راولپنڈی، سٹاف کی منظور شدہ

اسامیوں، وارڈز، گرانٹ اور مشینری کی تفصیلات

32، محترمہ نمینہ جدون، کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال راولپنڈی میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی

تفصیل گریڈ اور اسامی وائر فراہم کی جائے۔

(ب) اس ہسپتال میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں اور ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ج) ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کو حکومت کی طرف سے کون کون سی ادویات

فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) اس ہسپتال کو 2000ء سے آج تک کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی اور کتنی مالیت کی

ادویات فراہم کی گئی ہیں۔

(۵) اس ہسپتال کے پاس کتنی طبی مشینری ہے اس کا نام ان میں کتنی چالو حالت میں ہے اور کیا یہ اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں۔

(۶) کیا اس ہسپتال میں C.T Scan مشین کی فراہمی زیر غور ہے؟

وزیر صحت،

(الف) مطلوبہ تفصیل 1 - Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل 2 - Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل 3 - Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مطلوبہ تفصیل 4 - Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(۵) مطلوبہ تفصیل 5 - Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(۶) ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال راولپنڈی کے لئے C.T Scan مشین کی فراہمی زیر غور نہ ہے۔

محترمہ تمیز جدول، اس کے (۶) حصے میں 'میں نے پوچھا ہے کہ کیا اس ہسپتال میں C.T Scan مشین کی فراہمی زیر غور ہے؟ جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال راولپنڈی کے لئے C.T Scan مشین کی فراہمی زیر غور نہ ہے۔

جناب سیکرٹری راولپنڈی کی عوام میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے لیکن یہاں پر آج بھی

صرف ایک C.T Scan مشین ہے۔ روزانہ ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال میں 20 سے 30 ہیڈ انگریز آتی ہیں

چونکہ نیورو سرجری کا ڈیپارٹمنٹ ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال میں ہے جبکہ C.T Scan مشین راولپنڈی جنرل

ہسپتال میں ہے اور اس نے پورے راولپنڈی کے ہسپتالوں کو cover کرنا ہوتا ہے۔ یہ مشین وہاں

کے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناکافی ہے کیونکہ ہیڈ انگریز کے 20 سے 30 کیسز روزانہ

آتے ہیں۔ یہاں وزیر صحت موجود نہیں ہیں لہذا اگر ان کے آنے تک میرے سوال کو pending کر

دیا جائے تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر، شکر۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کو کہ یہ سوال محکمہ صحت سے متعلق ہے اور وزیر صحت صاحب اس کا جواب دیتے چونکہ یہ راولپنڈی سے متعلق ہے اور اس پر حکومت کی جانب سے پہلے سے جو کارروائی ہوئی ہے چونکہ وہ میرے نوٹس میں ہے اس لئے میں آپ کی وسالت سے معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بالکل یہ بات درست ہے کہ C.T Scan مشین راولپنڈی جنرل ہسپتال میں ہے جبکہ نیوروسرجری کا شعبہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انتظامی طور پر یہ ایک بہت بڑی غامبی تھی جو ایک طویل عرصے سے چلی آ رہی تھی، جب ہماری حکومت برسر اقتدار آئی اور وزیر اعلیٰ صاحب راولپنڈی تشریف لے گئے تو ایک میٹنگ میں ان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی۔ انہوں نے واضح طور پر یہ احکامات جاری کئے ہیں کہ یا تو راولپنڈی جنرل ہسپتال میں نیوروسرجری کا شعبہ قائم کیا جائے یا پھر C.T Scan مشین کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں محکمہ صحت وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات کی روشنی میں پہلے ہی کام کر رہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ضرور پیشرفت ہو گی۔

محترمہ شہینہ بدون، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بہت بہتر فرمایا لیکن راولپنڈی کی عوام کی ضروریات کے لئے ایک مشین ناکافی ہے کیونکہ راولپنڈی تحصیل بلکہ ضلع کا بہت بڑا علاقہ ہے اور سارے ہسپتالوں سے مریض وہیں پر آتے ہیں کیونکہ ہیڈ انگریز ہوتی ہیں، لوگوں کو بہت زیادہ problem اور اسمبلی ہوتی ہیں جو بیچارے چار سے پانچ ہزار روپے دے کر باہر سے پرائیویٹ C.T Scan کروانے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! محکمہ صحت کو کہیں کہ وہ اس پر غور و غوض کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! وہ تو میں کہہ دوں گا لیکن جو پہلے سے ایک مشین موجود ہے ہم اس سے استفادہ کرنا تو شروع کریں کیونکہ اس وقت تو اس سے بھی استفادہ نہیں ہو رہا اس لئے

عمرہ کی تجویز درست ہے کہ ایک مشین ناکافی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت ایک مشین وہیں پر کام شروع کر دے گی تو اگر زیادہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو محکمہ کو کہا جائے گا۔
جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال راجہ بشارت صاحب سے ہے کہ یہ شبہ تو وزیر صحت کا ہے لیکن چونکہ ان کا تعلق راولپنڈی سے ہے اور یہ کہتے ہیں کہ مجھے علم بھی ہے تو میں ان سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آئرب تک C.T Scan کی مشین جنرل ہسپتال سے دوسری جگہ منتقل کروا دیں گے اس کے لئے کوئی مدت بتا دیں کہ ایک مہینے میں، پندرہ دن میں یا چھ مہینے میں تو اس کے لئے ٹائم بتا دیں!

جناب سپیکر، جی، لا، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے گزارش کی کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا ڈائریکٹو اس سلسلے میں موجود ہے اور کام بھی ہو رہا ہے لیکن اس میں دقت یہ آ رہی تھی کہ جس کمپنی نے راولپنڈی جنرل ہسپتال میں اس مشین کی تنصیب کا کام کیا تھا اسی سے اس کی شفٹنگ کے لئے رابطہ کیا جا رہا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ راولپنڈی کے عوام کے صلا کی بات ہے اور معزز رکن بھی جو اس کا ٹائم limit کرنا چاہ رہے ہیں یہ بھی عوامی صلا کے تحت ہی کرنا چاہ رہے ہیں کہ جتنی جلدی اس کی شفٹنگ ہو گی اتنا زیادہ عوام کو اس سے استفادہ ہو گا تو ہم کوشش کریں گے کہ اس کو جلد از جلد شفٹ کیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کوشش کا لفظ common ہے اور اس کو کہیں بھی محدود نہیں کیا جاسکتا۔ میری جناب وزیر قانون سے درخواست ہے کہ اگر ٹائم کا تعین ہو جائے، بے شک ایک سال میں کر لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس پر متفقہ ایم۔ ایس سے فون پر پوچھ کر جاسکتا ہوں کہ اس وقت تک اس میں کتنی progress ہوئی ہے اور مزید کتنا وقت لگے گا۔
جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ مجھے نہ بتائیں بلکہ اس House کو مطلع کریں کہ ہم اتنی دیر میں حلف کر دیں گے یا محترمہ کو بتائیں جو کہ محرک ہیں۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ کو جادیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں اس بات پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہوں کہ ایک مدت کے بعد ایک قلیل الملت سوال اس House میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ figurative قسم کا سوال ہے اس لئے جناب وزیر صاحب نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے کیونکہ قلیل الملت سوال کی اجازت وزیر متعلقہ نے دینی ہوتی ہے اس کے بعد ہی وہ پیش ہو سکتا ہے۔ ہم جتنے بھی قلیل الملت سوال کرتے ہیں عام طور پر وہ reject ہی ہو جاتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جتنے میں ایک یا دو قلیل الملت سوال رکھا کریں کیونکہ اس کے ذریعے سے ہم کسی جھگڑے کی فصلی کی نشاندہی کرتے ہیں اور وزیر موصوف اس بارے میں وضاحت بھی کر دیا کریں۔ اس کا جواب بھی آجایا کرے تاکہ محکموں کی اصلاح کا کوئی راستہ نکل سکے۔ میرا خیال ہے کہ کئی مہینوں کے بعد یہاں پر قلیل الملت سوال پیش کیا گیا۔ میں گزارش کروں گا کہ جتنے میں دو قلیل الملت سوال یہاں ہونے چاہئیں اور وزراء اسنے اندر ہمت پیدا کریں اور جواب دیا کریں اس سے محکموں کی بھی بہتری ہوگی اور ان کی وزارت کی بھی بہتری ہوگی۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

سوالات (حکمر آپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری میرا سوال نمبر 1876 ہے۔

جناب سیکرٹری، محترمہ کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری جواب تو ہمیشہ ہی پڑھا ہوا ہوتا ہے۔

جناب سیکرٹری، نہیں محترمہ! اگر آپ کہیں تو وزیر صاحب جواب پڑھ دیتے ہیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری جواب پڑھا ہوا ہی ہوتا ہے۔

کہیتوں تک پانی پہنچانے کے لئے پختہ نالی کی بحالی

*1876، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر آپاشی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذیرہ یوسف خان کے نزدیک سے گزرنے والے بختہ نالے کو (ق) لیگ تحصیل کی صدر فرزند مسود نے گرا کر اپنی زمین میں شامل کر لیا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی فصلوں کو پانی نہیں پہنچ سکتا۔ فصلیں تباہ اور زمین بخر ہو گئی ہے۔

(ب) اگر جڑ (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نالے کو دوبارہ پہلی حالت میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آپاشی،

(الف) سوال میں نہر اور تحصیل کا ذکر نہ ہے جس کے بغیر مطلوبہ معلومات نہ دی جاسکتی ہیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری چونکہ سارے سوالوں کا جواب ایک جیسا ہی آتا ہے جو میرے سوال کا جواب ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ نہ تحصیل کا ذکر ہے نہ نہر کا ذکر ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ عرض کروں گی کہ یہ سوال میں نے 24-03-03 کو یعنی ایک سال پہلے

جمع کر دیا تھا ایک سال گزرنے کے بعد مجھے یہ جواب دیا گیا ہے کہ نہ تو تحصیل کا نام ہے نہ نہر کا نام ہے تو کیا ایک سال تک ان کے پاس میرا کوئی contact نمبر نہیں تھا یا کوئی اجلاس نہیں ہوا کہ ان کے محلے کے لوگ آ کر مجھ سے پوچھ لیتے یہ جواب جان بوجھ کر نہیں دیا گیا کیونکہ جو حقائق میں جانا چاہتی تھی یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ حقائق منظر عام پر آئیں اس لئے انہوں نے پردہ ڈالنے کے لئے اس سوال کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

جناب سٹیجیکر، محترمہ! جز (الف) میں آپ نے نہ تو نہر کا نام لکھا ہے نہ تحصیل کا نام لکھا ہے۔ محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سٹیجیکر! میں یہی عرض کر رہی ہوں کہ میں نے ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے دس سوال اٹکھے دئے تھے، فہیک ہے میں مانتی ہوں، ہو سکتا ہے کہ میں نے نہ لکھا ہو لیکن ایک سال کے دوران یہ مجھ سے پوچھ تو سکتے تھے۔ کل محکمہ آبپاشی کے اہلکاروں نے مجھ سے رابطہ کیا کہ ابھی آپ کے سوال کا جواب ہم صحیح نہیں دے سکے۔ ہمارے سارے contact نمبر یہاں پر ہوتے ہیں۔ ایک سال میں وہ مجھ سے پوچھ سکتے تھے کہ آپ نے جو سوال بھیجا ہے اس میں تحصیل کا نام اور نہر کا نام نہیں لکھا، آپ بتادیں تو میں بتا دیتی لیکن انہوں نے نہیں پوچھا تو یہ ان کے محلے کی کارکردگیوں ہیں کہ وہ کسی سوال کا جواب صحیح طور پر دینا ہی نہیں چاہتے۔ ایک سال گزرنے کے بعد مجھے یہ جواب دے دیا گیا کہ میں نے تحصیل اور نہر کا نام نہیں لکھا تو کیا میں اس محلے کی کارکردگی کو appreciate کروں یا اس کے اوپر افسوس کا اظہار کروں؟

جناب سٹیجیکر، جی، شکریہ۔ وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سٹیجیکر! اگر ان کا واضح طور پر سوال دیکھا جائے تو اس میں یہ ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ ذیرہ یوسف خان کے نزدیک سے گزرنے والے مکتہ نالے کو (ق) لیگ کی صدر فرزانہ مسعود نے گرا کر اپنی زمین میں شامل کر لیا؟" اب یہ نہیں پتا کہ ذیرہ یوسف خان منجانب میں کہاں واقع ہے؟ پتا نہیں یہ ذیرہ غازی خان میں واقع ہے، شیخوپورہ میں واقع ہے یا سرگودھا میں واقع ہے؟ اسی طرح انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ لوگوں کی فصلوں کو پانی نہیں پہنچتا۔ فصلیں تباہ اور زمین بخر ہو گئی ہے۔

دوسرے میں انہوں نے کہا ہے کہ کیا حکومت نالے کو دوبارہ پہلی حالت میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس میں یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ تحصیل کون سی ہے اور نہ کون سی ہے اب یہ کہہ رہی ہیں کہ ہمیں سوال دینے ہونے سال ہو گیا ہے، یہ نکلے کا کام تھا کہ وہ مجھ سے پوچھتا۔ مکمل سوال دینا رکن اسمبلی کا کام ہوتا ہے اور مکمل جواب دینا نکلے کا کام ہوتا ہے۔ انہوں نے اگر سوال ہی مکمل نہیں کیا تو اس میں نکلے کا کیا قصور ہے؟ ان کا فرض بنتا تھا کہ کم از کم یہ سوال مکمل دیتیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ارشد محمود بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! محترم نے پہلے بھی وضاحت کی ہے کہ نکلے نے ان کے ساتھ کل رابطہ کیا اور انہوں نے ان سے یہ کہا کہ ہم سوال کا اسی جواب نہیں دے سکے، ہم اگلی مرتبہ سوال کا جواب دے دیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو یہ پتا تھا کہ یہ سوال کس تحصیل اور ضلع کے متعلق ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ لاٹھی تھی۔ میں جناب وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ یہ تو جان چھڑانے والی بات ہے اس میں (ق) لیگ کی صدر فرزانہ مسود کا بھی نام لکھا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ نکلے trace نہیں کر سکتا تھا۔ اس سوال کا 24-03-03 کو نوٹس موصول ہوا ہے اور نکلے کو 17-04-03 کو برائے جواب بھیجا تو ایک سال سے بھی زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے، محکم سے پوچھا جا سکتا تھا کہ یہ سوال کس جگہ اور کس تحصیل سے متعلق ہے لیکن جو باتیں ہوتی ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ نکلے کو یہ پتا تھا کہ یہ سوال کس تحصیل سے متعلق ہے تو میں جناب وزیر موصوف سے کہوں گا کہ۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ اب مجھے بتا دیں کہ کون سی نہر ہے اور کون سی تحصیل ہے تو میں اس کا اسی جواب دے دیتا ہوں، اس میں کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! میرا تعلق شیخوپورہ سے ہے۔ میں جب بھی کوئی سوال کرتی ہوں میری کوشش ہوتی ہے کہ میں وہ سوال کروں جو genuine ہو اور جس کو میں ذاتی طور پر جانتی ہوں۔ یہ

میرے ضلع شیخوپورہ کی تحصیل شیخوپورہ کے بنڈیاد شیر خان کے علاقے کا سوال ہے۔ یہ نوٹ کر لیں۔ میں اپنے بھائی سے درخواست کروں گی کہ میں یہ نہیں کہتی کہ میرے بھائی کی معلومات میں کوئی کمی ہے۔ میں آپ کو نہیں کہہ رہی ہوں کہ آپ کی معلومات میں کمی ہے۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ کے محکمے کے لوگ آپ کو صحیح گائیڈ نہیں کرتے۔

جناب سپیکر، محترمہ! تحصیل میں نہر کون سی ہے؟

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! علاقہ بنڈیاد شیر خان ہے۔ وہاں سے صرف ایک ہی نہر گزرتی ہے۔ یہ بہت بھولتی سی نہر ہے جو اس علاقے سے گزرتی ہے۔ یہ بڑی نہر نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! جب محترمہ کو اپنے علاقے کی نہر کے نام کا ہی پتا نہیں تو وہ مجھ سے کیا سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! میں ان کو کل نام بتا دوں گی۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ ان سے چیمبر میں مل لینا اور ان کو نہر کا نام بھی بتا دینا اور میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ یہ آپ کو چیمبر میں ملیں گی اور وہیں ان کو جواب بھی دے دینا۔ وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ تو واضح ہو گیا کہ محترمہ کو خود ہی نہیں پتا ہے اور وہ ہم پر الزام لگا رہی ہیں کہ یہ تیاری کر کے نہیں آتے۔

جناب سپیکر، یہ آپ کو چیمبر میں آ کر بتا دیں گی اور آپ انہیں وہیں جواب دے دینا۔ وزیر آبپاشی، جی، ٹھیک ہے۔

جناب تنویر اشرف کاثرہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب تنویر اشرف کاثرہ، جناب سپیکر! اس میں محکمے کے علاوہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی بھی مدد ہے

کہ اگر سوال نامہ مکمل تھا تو اسے approve کیوں کیا اور اسے محکمے کو کیوں بھیجا گیا

دوسری بات یہ کہ محکمے کو بروقت جواب دینا چاہئے تھا کہ یہ سوال نامکمل ہے اس لئے آئندہ کے لئے اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی تنبیہ کی جائے۔

جناب سپییکر، اسمبلی سیکرٹریٹ کو تو نہروں کے بارے میں نہیں پتا جس محکمے نے جواب دینا ہوتا ہے اس کو ہی proper سوال کا پتا ہوتا ہے کہ proper طریقے سے سوال کیا گیا ہے کہ نہیں جب محکمے کے پاس پہنچا ہے تو کوئی نہر کا ذکر ہوتا تو وہی جاسکتے تھے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپییکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات |

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپییکر! آپ نے بجا ارشاد فرمایا کہ جو سوال ہوتا ہے اسی کا جواب ہی آتا ہے اور میں جناب کی وساطت سے نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اکثر حزب اختلاف کے بچوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ وزراء جو اہلیت کی تیاری کر کے ہی نہیں آتے تو آپ ارشاد فرمادیں کہ سوالات کی بھی تیاری کر کے سوال کیا جائے۔

جناب سپییکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 1995۔

جناب سپییکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سید احسان اللہ وقاص، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ آبپاشی میں استعمال ہونے

والی مشینری کی تفصیلات

*1995، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) محکمہ آبپاشی کے پاس اس وقت تعمیراتی مشینری جس میں خصوصاً 1- ڈوزرز، 2- سکرپرز، 3- واٹر پمپ رورز 4 ڈریگ لائٹس کی کیا تعداد ہے۔ اس میں سے کتنی مشینری چالو حالت میں ہے اور کتنی مشینری اس قابل ہے کہ اسے فوراً dispose of کر دیا جائے۔
- (ب) اس مشینری کا ماڈل Year of Manufacture کیا ہے اور محکمہ مشینری کو کتنے سال بعد beyond economical repair قرار دیتا ہے۔

(ج) کیا پرانی (out dated) مشینری کو تبدیل کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) محکمہ میں تعمیراتی مشینری کی تعداد درج ذیل ہے۔

48	1- ڈوزرز
63	2- سکرپرز
-	3- واٹر پمپ
81	4- ڈریگ لائٹس

(دیگر تفصیل تعمیراتی مشینری درج ذیل ہے)

نمبر شدہ	قسم مشینری	کل تعداد	تعداد استعمال	تعداد قابل مرمت	تعداد قابل بیلائی
1-	ڈوزرز	48	14	8	26
2-	سکرپرز	63	15	11	37
3-	واٹر پمپ رورز	-	-	-	-
4-	ڈریگ لائٹس	81	55	15	11

(ب) یہ مشینری 1960 سے 1989 کے دورانیہ میں خریدی گئی۔ مشینری کی لائف تقریباً 20,000

گھنٹے ہوتی ہے۔ beyond economical repair قرار دینے کے متعلق کوئی خاص قانون

نہیں ہے۔ کسی خاص مشین کی موجودہ condition دیکھ کر محکمہ کمپن فیصد کر سکتی ہے۔

(ج) جی ہاں ۱ برائی مشینری تبدیل کرنے کے لئے مشینری سرکل نے 2 مدد PC-1 جا کر بھیجے ہیں جن کی قیمت 200 ملین اور 1000 ملین ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس سوال کے جواب سے آپ محکمے کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ اتنا بڑا محکمہ ہے کہ پورا صوبہ پنجاب بلکہ ملکی اقتصادی شرنگ اس محکمے کے پاس ہے۔ اس محکمے کی مشینری کی حالت یہ ہے اور محکمے کی طرف سے جو efforts ہو رہی ہیں اس کے جواب سے آپ اندازہ لگا لیں کہ اس محکمے کے پاس ڈوزرز 48 ہیں جن میں سے 14 قابل استعمال ہیں، 8 قابل مرمت اور 26 باطل تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ یعنی محکمے نے خود ہی جواب میں تسلیم کیا ہے کہ ان کو فروخت کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ آپ دیکھیں کہ محکمے کے پاس سکریٹرز 63 ہیں جن میں سے صرف 15 ورکنگ کنڈیشن میں ہیں، 11 قابل مرمت اور 37 قابل فروخت ہیں جو انہوں نے خود recommend کیا ہے کہ انہیں فروخت کر دیا جائے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن ڈوزرز کی تعداد بتائی گئی ہے کہ 8 قابل مرمت ہیں یہ کتنے عرصے سے قابل مرمت ہیں اور کب تک ان کی مرمت ہو جائے گی اور جو 26 قابل فروخت ہیں ان کو کب تک فروخت کر کے ان کی جگہ پر نئے خریدے جائیں گے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! میں اس میں واضح کر دوں کہ چونکہ 1960 سے لے کر بتدریج ان کو خریدنا کیا تھا اور اس وقت کہیں بھی ان معاملات پر توجہ نہیں دی گئی تھی لیکن موجودہ حکومت جب برسرِ اقتدار آئی ہے تو اس وقت اس نے اس سارے مسئلے کو خود اٹھایا۔ ہم نے اپنے repair and maintenance fund سے ان کو مرمت کروایا اور ان کو مرمت کروا کر چالو حالت میں بھجوا دیا۔ اس وقت انہوں نے یہ جو کہا ہے کہ ڈوزرز جو آٹھ ہیں کیا یہ مرمت شدہ ہیں؟ یہ مرمت ہو چکے ہیں اور ان پر تقریباً 1.99 ملین روپیہ خرچ آیا تھا اور یہ اس وقت چالو حالت میں ہیں اور جو اس قابل نہیں تھے ان کو ہم نے نیلامی کے لئے ایک کمپنی تشکیل دی اور اس کمپنی کی سعادت پر ان کو نیلام کر دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انھوں نے جو ارٹیکل فرمایا ہے اس میں یہ فرمایا ہے کہ آٹھ ڈوزرز جو قابل مرمت تھے وہ سارے مرمت ہو چکے ہیں تو انھیں پھر latest جواب دینا چاہئے تھا۔ یہ تو انھوں نے پرانا جواب لکھ کر دے دیا ہے۔ یہ تو انھیں بتانا چاہئے تھا کہ اس وقت کوئی قابل مرمت نہیں ہے سارے کے سارے مرمت ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر، امی اس کا جواب آ گیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگوا، جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، جناب ارشد محمود بگوا

جناب ارشد محمود بگوا، جناب سپیکر! سوال کے جواب جز (ب) میں لکھا ہے کہ "یہ مشینری 1960 سے

1989 کے دورانیے میں خریدی گئی۔ مشینری کی لائف تقریباً 20,000 گھنٹے ہوتی ہے۔ beyond economical repair قرار دینے کے متعلق کوئی خاص قانون نہیں ہے۔ کسی خاص مشین کی موجودہ صورت دیکھ کر حکمانہ کمیشن فیصد کرتی ہے۔" میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ beyond economical repair کے لئے کوئی قانون جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! انھوں نے یہ بڑا صحیح سوال اٹھایا ہے۔ یہ بڑی دیر سے مسئلہ آ رہا تھا کہ ٹکڑے

کی مشینری اور یہ ڈوزرز جو تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اس پر کوئی ایسا قانون نہیں ہے کہ ہم اس کو dispose of کر سکیں۔ اس سلسلے میں ہمیشہ ایک کمیشن کی وساطت سے حکمہ کام چلاتا رہا ہے۔ اس دفعہ ہم اس پر غور و خوض کر رہے ہیں اور میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس پر محتریب انشاء اللہ تعالیٰ قانون سازی کی جانے گی۔ اس پر جو کمیشن ہے وہ سپرنٹنڈنٹ، انجینئر، ڈو ایگسٹین اور متعلقہ زون اور ایک ڈی۔سی۔ او کا نمائندہ ہوتا ہے۔ ان پانچ آدمیوں کی کمیشن یہ فیصد کرتی ہے کہ کس طرح یہ مشینری dispose of کرنی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ مت دے دیں۔ نام کا اس لئے ہم زور دیتے ہیں کہ گورنمنٹ بھی متحرک ہو جاتی ہے، ڈیپارٹمنٹ بھی متحرک ہو جاتے ہیں تو منسٹر جو ہوتے ہیں وہ ان کے head ہوتے ہیں، وہ بھی پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! پیز تشریف رکھیں۔ میں نے معزز رکن کو floor دیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر، جی! میں نے ارشد محمود بگو صاحب کو floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم یہاں پر منسٹر صاحبان سے جو یقین دہانی لیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ خود متحرک ہو جاتے ہیں۔ لہذا اگر یہ پچھلے کوئی تیس چالیس سال سے قانون نہیں بنا تو یہ بنا دیں کہ یہ مینے میں، دو مینے میں، پانچ مینے میں، ایک سال میں یہ قانون بنا دیں گے تو قومی سی وضاحت ہو جانے گی اور اس میں ہمیں یقین ہو جانے گا۔

جناب سپیکر، جی، ٹکریہ

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! چونکہ یہ Administrative Decision ہے، یہاں پر اس کی قانون سازی کی اتنی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ہمارا اپنا ایک Administrative Decision ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک مینے کے اندر اندر اس کی پالیسی کو واضح کر دیا جانے گا۔

جناب سپیکر، یہ چونکہ ٹکریہ نے ہی پالیسی مرتب کرنی ہے تو وہ فرما رہے ہیں کہ ایک ماہ تک تقریباً یہ واضح کر دی جانے گی۔

جناب ارشد محمود بگو، ٹیک ہے۔ بہت ٹکریہ

جناب سپیکر، جی! جناب شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ مختلف محکموں کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کاڑی، کوئی مشینری جب قابل استعمال نہیں رہتی تو وہ وہاں پڑی رہتی ہے اور over the time کیونکہ

اس lengthy procedure ہے یا چشم پوشی اتنی ہوتی ہے کہ آہستہ آہستہ سطلے ایک پیسہ غائب ہو جاتا ہے، پھر دوسرا غائب ہو جاتا ہے، پھر سئیں غائب ہو جاتی ہیں، پھر سٹینڈنگ غائب ہو جاتا ہے اور بالآخر پانچ چھ مہینے کے بعد وہاں صرف اس کا میسرز پڑا رہ جاتا ہے اور وہ ٹکے کے کھاتے میں لکھا ہوتا ہے کہ جناب یہ یہاں پر موجود ہے۔ یہ صورتحال ہوتی ہے۔ اس میں یہ پھیس ڈوررز ہیں اور سکرپٹرز ہیں۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کب سے قابل نیلامی ہیں اور اس کی کب تک نیلامی ہو جائے گی؟ تاکہ یہ جو گورنمنٹ کا loss ہو جاتا ہے وہ بچ سکے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ عرصہ دس سال سے قابل نیلامی میں پڑے ہوئے تھے کیونکہ میں نے جیسے پہلے واضح کیا ہے کہ اس کی پالیسی نہیں تھی لیکن اس پر آ کر ہم نے ان کو پھر مرمت جو کروایا ہے یہ بھی پندرہ دن میں مرمت ہونے ہیں۔ یہ بھی ہمارے اس موجودہ دور میں مرمت ہونے ہیں۔ باقی اس قابل نہیں تھے۔ ہم اس پر پالیسی واضح کر رہے ہیں کہ اس میں ٹائم کا تعین کر دیا جائے تاکہ اس ٹائم کے اندر اندر ان کو نیلام کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، اندازاً کب تک نیلام کر دیے جائیں گے؟

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! اس کے متعلق فائنل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر، ویسے بھی کوئی دو چار چھ مہینے جتنے بھی ہیں وہ بتا دیں۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ دو ماہ کے اندر اندر یہ ہو جائے گا کیونکہ ایک procedure ہوتا ہے۔ ٹینڈر اخبار میں جانے کا تو دو ماہ کے اندر اندر یہ dispose of ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکر ہے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "مشینری سرکل نے 2 صد P.C-I بنا کر بھیجے ہیں جن کی مالیت 200 ملین اور 1000 ملین ہے"۔ یہ کب بھیجے گئے تھے اور اس کا process کہاں تک پہنچا ہے کیونکہ اس سوال کا جواب ایک سال پرانا ہے۔ اس

وقت کیا تازہ ترین صورتحال ہے؟ یہ بڑا اہم محکمہ ہے۔ پنجاب کا یہ life-line محکمہ ہے۔ اس پر ہماری زراعت کا انحصار ہے۔ اس کو یہ مشینری فراہم کی جائے تاکہ اس محکمے کی کارکردگی سے کسانوں کو فائدہ پہنچ سکے۔

جناب سیکرٹری، جی، شکر۔ وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری! اس میں ایسا ہے کہ وفاقی حکومت نے دسمبر میں ہمارا ایک میگا پراجیکٹ I.S.P کے نام سے 'Irrigation System Rehabilitation Programme' منظور کیا ہے۔ اس میں P.C-I submit ہو گیا ہے۔ اب نئے ملی سال سے یہ قابل عمل ہو گا۔

جناب محمد اقبال رینس، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری! 31-12-03 کو اس House میں میں نے ایک تحریک اتوانے کا نمبر 899 پیش کی تھی۔ وہ سلاپ یوب ویل کے سلسلے میں تھی کہ گورنمنٹ ان کو مستقل طور پر بند کر رہی تھی اور کاشتکاروں کو غاصی تکلیف کا سامنا تھا۔ اس میں منسٹر اریگیشن نے ایک بیئر لکھا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ،

Honourable Speaker of the Punjab Assembly has desired for reconsideration. Kindly examine the matter afresh and arrange to convene a meeting with the mover of the adjournment motion at the earliest possible.

تو اس میں چھ ماہ ہو چکے ہیں آج تک یہ میٹنگ نہیں ہو سکی اور انہوں نے نہ ہی کبھی میرے ساتھ اس قسم کی کوئی میٹنگ کی ہے۔ یہ یوب ویل بند کئے جا رہے ہیں۔ ان یوب ویلوں کے علاوہ کاشت کاروں کے پاس کوئی اور source of irrigation watering نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کے معاشی قفل کے مترادف ہے۔ مہربانی فرما کر اس میں منسٹر صاحب کو یا گورنمنٹ پنجاب کو ہدایت فرمائیں کہ اس بارے میں کچھ کریں۔

جناب سپیکر، جی: یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا لیکن آپ منسٹر صاحب کے چیئرمین تشریف لے جائیں۔ یقیناً منسٹر صاحب آپ کی بات سن کر اس پر غور و خوض کریں گے۔ جی: اگلا سوال ڈاکٹر اسد اشرف صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، سوال نمبر 2157 (معزز رکن نے ڈاکٹر اسد اشرف کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر، جی: جواب پڑھا ہوا تصور کر لیں؛

شیخ اعجاز احمد، جی: جواب پڑھا ہوا تصور کر لیں۔

حیدر زمان خان: سب انجینئر کی بطور

ایس۔ ڈی۔ او تعیناتی کی وجوہات

*2157، ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حیدر زمان خان سب انجینئر کو محکمہ آبپاشی سب ڈویژن فیصل آباد میں

current charge پر S.D.O لگا دیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد شفیق خان اور شوکت علی سب انجینئر سنیڈل میں اس سے

سینئر ہیں لیکن سب انجینئر حیدر زمان خان کو سینئر سب انجینئر اور ریگولر S.D.O کو نظر

انداز کر کے S.D.O لگا دیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حیدر زمان خان تقریباً عرصہ 10 سال سے ہوم ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں

تعینات ہے۔ B.Sc.S.D.O موجود ہونے کے باوجود سینئر سب انجینئر کی حق تمنی کیوں

کی جا رہی ہے۔

(د) کیا حکومت حیدر زمان خان سب انجینئر کو اس کی سنیڈل دینے کو تیار ہے تو کب اگر

نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست ہے کہ حیدر زمان خان کے بطور ایس۔ ڈی۔ او پچھلے دس سالہ تجربہ ابھی کارکردگی مد نظر رکھتے ہوئے مورخہ 6-11-2000 کو کرنٹ چارج پر ایس۔ ڈی۔ او لگایا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ محمد شقیق خان اور شوکت علی سب انجینئرز حیدر زمان خان سے سینئر ہیں۔ مگر حیدر زمان کو اس کے بطور ایس۔ ڈی۔ او تجربہ (جو کہ وہ ڈیپوٹیشن پر رہا) کی بناء پر کرنٹ چارج پر ایس۔ ڈی۔ او لگایا گیا۔ تاہم اول الذکر سب انجینئرز کا کیس پر موشن کے لئے آئندہ ڈی۔ پی۔ سی میں رکھا گیا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ حیدر زمان خان 1991 تا 2000 ڈیپوٹیشن پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی میں بطور ایس۔ ڈی۔ او تعینات رہا ہے۔

(د) کرنٹ چارج پر تعیناتی استحقاق نہ ہے۔ لہذا حیدر زمان کو سنیاری نہیں دی جاسکتی۔
جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؛

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ محمد شقیق خان اور شوکت علی سب انجینئرز سنیاری میں اس سے سینئر ہیں لیکن سب انجینئرز حیدر زمان خان کو سینئر سب انجینئر اور ریگولر ایس۔ ڈی۔ او کو نظر انداز کر کے ایس۔ ڈی۔ او لگایا گیا ہے۔ تو جب یہ اقرباء پروری کے تحت ایسی تعیناتیں ہوں گی تو محکموں کے اندر لاملحدہ جو ہم مسائل سے دوچار ہیں وہ بڑھتے چلے جائیں گے اور جو ملازمین سنیاری کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کی یہ بڑی زبردست حق تلفی ہے میری وزیر موصوف سے یہ درخواست ہے کہ اس سلسلے میں یہ جائیں کہ حیدر زمان کو ان کی سینئر پر لگانے اور باقی لوگوں کو فارغ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؛

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! انہوں نے یہ بڑا اہم سوال کیا ہے۔ اس میں ایسا ہے کہ 6۔ نومبر 2000 کو ان کو current charge پر لگایا گیا تھا۔ جب ہماری موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی تو اس وقت یہ

مسند اٹھا کہ current charge پر جو لوگ سینئرز کو محمود کر لگانے گئے ہیں اس میں اس پالیسی کو واضح کیا جائے اور سینئرز کو اس کا حق دیا جائے۔ پھر اس پر وہ تمام جو سینئرز نہیں تھے، جو نیوز لوگوں کو لگایا تھا ان کو ہم نے خارج کر دیا ہے اور حیدر زمان کو بھی، کیونکہ حیدر زمان کے خلاف ایک انکوائری ہوئی تھی اور اس انکوائری میں guilty ثابت ہونے اور پھر 21-1 اکتوبر 2003 کو ان کو suspend کر دیا گیا اور ابھی تامل وہ suspend ہیں اور ان کو اس عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ان کے خلاف جو انکوائری ہوئی ہے وہ کس سلسلے میں تھی اور ان پر کیا charges لگانے گئے تھے اور انہیں کن charges کے تحت ان کے عہدے سے ہٹایا گیا ہے۔ دوسرا انکوائری کون کر رہا ہے اور اس کی کیا پوزیشن ہے؟

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! اس میں ایسا ہے کہ Accelerator Division فیصل آباد کے حوالے سے چارج تھا کہ books میں entries صحیح نہیں اور کچھ دوسرے معاملات کے بارے میں شک و جہات تھے۔ اس بابت Preliminary Inquiry کروائی گئی تھی جس میں ثابت ہوا کہ ان لوگوں نے واقعی غلط کاری اختیار کی ہے۔ اس پر ہم نے انہیں suspend کر دیا۔ اب مکمل انکوائری رپورٹ تامل نہیں آئی۔ ہمارے چیف انجینئر پاور اس بارے میں انکوائری کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی رپورٹ آنے پر میں House کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ چیف انجینئر پاور اس کی انکوائری کر رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال فضل احمد راجھا صاحب کا ہے۔

جناب فضل احمد راجھا: سوال نمبر 2231۔ جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نہروں پر وارا بندی سسٹم کا خاتمہ

اور ششماہی نہروں کو سالانہ کرنا

*2231، جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ نہروں پر وارا بندی سسٹم لاکو کیا گیا ہے جس میں ششماہی نہریں بھی شامل ہیں۔

(ب) کیا اس سے کسانوں کے ساتھ ظلم اور سبز انقلاب لانے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو گی۔
(ج) کیا یہ درست ہے کہ جہاں پر نہریں ششماہی ہیں وہاں مایہ سالانہ ہے۔ خصوصاً پھالیہ ڈسٹری بیوٹری نہر جو U-J-C سے نکلتی ہے ششماہی ہے۔ لیکن مایہ سالانہ پانی کا کٹن دیتے ہیں اور اب نہروں کی وارا بندی سے مزید پانی کم ملے گا۔

(د) کیا حکومت نہروں پر وارا بندی سسٹم ختم کرنے اور ششماہی نہروں کو سالانہ کرنے کو تیار ہے؟ اگر حکومت ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اس سے کسانوں کے ساتھ ظلم ہوتا ہے اور سبز انقلاب لانے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ وارا بندی پروگرام کم پانی دستیابی کی صورت میں نہایت بہترین طریقہ سے دستیاب پانی کسانوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لاکو کیا گیا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ ششماہی نہروں کا واٹر الاؤنس سالانہ نہروں کی نسبت زیادہ ہے اور ششماہی نہروں کا شیڈول آبیانہ بھی سالانہ نہروں سے مختلف ہے۔

(د) نہروں کی وارا بندی پانی کی کمی بیشی کے پیش نظر مساوی تقسیم کے لئے کی جاتی ہے۔ مگر سطح پر پانی کی دستیابی ضرورت سے کم ہونے اور ٹیکنیکی وجوہ کی بنا پر ششماہی نہروں کو سالانہ نہیں کیا جاسکتا۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب فضل احمد رانجھا: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ پانی کی کمی کے باعث نہروں میں وارا بندی لگائی گئی ہے۔ وارا بندی سسٹم ششماہی نہروں پر بھی شروع کیا گیا ہے۔ جو ششماہی نہریں ہیں وہ لگی ہیں جس کی وجہ سے میلوں تک پانی نہیں پہنچتا۔ جس عرصہ میں ششماہی نہروں میں پانی دستیاب نہیں ہوتا تو وہاں پر جزی بوئیں اُگ آتی ہیں 'بند کچے ہونے کی وجہ سے ان میں پانی لے جانے کی capacity کم ہو جاتی ہے ششماہی نہروں میں قانون کے مطابق چار ماہ پانی آنا چاہئے۔ جب ان پر وارا بندی سسٹم لاگو ہو جانے کا تو پھر یہاں صرف چار ماہ پانی دستیاب ہو سکے گا۔ انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ہمارے پاس ملکی سطح میں پانی کی کمی ہے اور ہم نے مساوی تقسیم کی خاطر وارا بندی کا سسٹم شروع کیا ہے۔ ان ششماہی نہروں اور ان سے آگے جو مائنرز نکلتے ہیں جو کہ میلوں تک پانی پہنچاتے ہیں ان کو چھتہ کر دیا جانے تاکہ منظور شدہ پانی ان نہروں سے pass on ہو کر میلوں پر موگوں تک پہنچ سکے۔ کیا یہ ان نہروں کو چھتہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا ششماہی نہروں کو وارا بندی سسٹم سے نکال سکتے ہیں؟

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! پانی کی کمی پورے ملک میں ہے، اس وقت بھی ہمیں تقریباً 40 فیصد پانی کی کمی کا سامنا ہے۔ اس کمی کو meet کرنے کے لئے ہمیں Relational Programme یعنی وارا بندی پروگرام ترتیب دینا پڑتا ہے۔ یہ وارا بندی سسٹم ہمیں سالانہ اور ششماہی دونوں پر ہی لاگو کرنا پڑتا ہے۔ اس سال ششماہی نہریں 15- اپریل سے چلنی تھیں جو کہ تقریباً ایک مہینہ تاخیر سے چلی ہیں۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا یہ فرمانا درست ہے کہ ان نہروں کو چھتہ کرنے سے صورتحال کچھ بہتر ہو سکتی ہے۔ اس حوالے سے already منجانب حکومت وفاقی حکومت کے تعاون سے ایک پراجیکٹ 29 ملین روپے کالے کر آئی ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت ہم lining کر رہے ہیں۔ معزز رکن بھی اگر اپنے مائنرز کی lining کے لئے تجویز دے دیں تو ہم اسے اپنے پروگرام میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر، رانجھا صاحب! آپ اپنی تجویز دے دیں وزیر صاحب اسے انشاء اللہ consider کریں گے۔

جناب فضل احمد رانجھا: جناب سپیکر! پچھلے سال 31 - اکتوبر 2003 میں ہونے والے اجلاس میں ' میں نے ایک سوال نمبر 2069 دیا تھا جس کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا تھا کہ "ستمبر 2004 تک یہ ماترز مکنت ہو جائیں گے" یعنی جن ماترز کا میں نے اپنے سوال میں ذکر کیا تھا وہ ستمبر 2004 تک مکنت ہو جائیں گے۔ یہ وعدہ وزیر موصوف نے on the floor of the House کیا تھا لیکن ابھی تک موقع پر کچھ بھی نہیں ہوا، نہ کسی X.E.N/S.D.O نے وہاں پر اس حوالے سے کوئی visit کیا ہے۔ ستمبر کا انھوں نے وعدہ کیا ہوا ہے اور اب جون شروع ہے تو یہ کیسے اپنے وعدہ کو پورا کریں گے؟

جناب سپیکر: محکمہ آبپاشی نے اس سال ماترز پکے کرنے اور lining وغیرہ شروع کی ہیں۔ آپ وزیر صاحب کو مل کر اپنی تجویز دے دیں۔ ایک ہی سال میں ملنے کے تمام ماترز تو مکنت نہیں ہو سکتے لیکن آپ کی جو top priority ہے اس بات آپ وزیر صاحب کو آگاہ کر دیں۔ یقیناً اس پر عمل ہو گا۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی جس طرح رانجھا صاحب نے پچھلے سوال کا حوالہ دے کر بات کی ہے، یہ کوئی ابھی صورت حال نہیں ہے۔ یہاں ایوان کے اندر ایک معزز رکن کسی مسئلے کو اٹھاتا ہے، حکومت کی نائنڈگی کرتے ہوئے کوئی وزیر اس پر commitment دیتا ہے اور وہ meet نہیں ہوتی تو اس چیز کا نوٹس لیا جانا چاہئے۔ اس طرح تو یہ کھیل تھاپا بن جانے کا۔ وزیر صاحب جو مرضی بیان دے دیں، اس پر عمل ہو یا نہ ہو یہ مناسب نہیں ہے۔ اس بارے میں آپ کو سختی سے نوٹس لینا چاہئے کہ حکومت کی نائنڈگی کرتے ہوئے کوئی وزیر یہاں جو commitment کرے اسے لازماً پورا کیا جائے۔ بہاولپور میں تین مرد سکیم کے اندر over head reservoir بنا ہوا ہے، پورا سپلائی سسٹم بچھا ہوا ہے لیکن ایک ذریعہ لاکھ کی وجہ سے وہ کمیشن نہیں ہو رہا۔ میں نے اس بات House کے اندر بات کی، وزیر موصوف کھڑے ہونے اور انھوں نے کہا کہ within 15 days I will commission this system، اس کو ایک سال ہو چکا ہے لیکن ابھی تک وہ سسٹم commission نہیں ہو سکا۔ مہربانی فرما

کہیں صورت حال کے بارے میں کوئی احکامات جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر، میری معزز وزراء سے گزارش ہے کہ on the floor of the House جو commitment کی جانے مہربانی کر کے اسے honour کیا جانے اور top priority دی جائے۔ وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! اسی ڈاکٹر ویم اختر صاحب نے جو بات کہی ہے وہ تو میرے حکم سے متعلق نہیں ہے لیکن اس سے پہلے جو بات میرے فاضل رکن رانجھا صاحب نے کی ہے اس بات کوں کا کہ میں اپنے وعدے پر آج بھی قائم ہوں چونکہ یہ گرانٹ وفاقی حکومت سے آئی تھی اس گرانٹ میں تاخیر ہونے کی وجہ سے یہ commitment پوری نہیں ہو سکی۔ اب اس مالی سال سے یہ گرانٹ ہمیں مل رہی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کی ہوتی commitment پوری کی جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا جو شخص درخواست دیتا ہے اسے وارا بندی میں شامل کیا جاتا ہے یا کہ حکومت کی یہ general policy ہے؟

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! یہ general policy ہے۔ وارا بندی پروگرام اس ڈویژن کے متعلقہ X.E.N مشاورت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیتے ہیں۔ اس میں A,B,C تین groups بنتے ہیں۔ ان groups میں پورے ماہ کے دن تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اور پھر اسی Rotational Programme کے تحت پانی چلایا جاتا ہے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین: مہربانی، شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر صاحب سے آپ کی وساطت سے ایک سوال ہے کہ جو نہریں ششماہی ہیں اور نیچے brackish water ہے۔ ان کو وارا بندی کے حساب سے فٹ دو مہینے کے لئے پانی ملا ہے جبکہ چار مہینے پانی نہیں ملا کیا وہاں آبیانہ کے متعلق کوئی رعایت دینے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟ دوسری زمینوں کے لوگ تو یوب ویٹوں سے پانی لگا لیتے ہیں لیکن جہاں نیچے brackish water ہے وہاں تو پینے کے لئے بھی وہی پانی استعمال کیا جاتا ہے تو اس علاقے میں آبیانہ کی کوئی رعایت ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: مخدوم صاحب! ششماہی کا آبیانہ تو پہلے ہی 50 فیصد ہے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین: جناب والا! اس علاقے کو خط 25 فیصد پانی ملا، یعنی چھ ماہ میں سے دو ماہ پانی مل سکا ہے۔

وزیر آبپاشی: جناب والا! جو رقبہ کینال کمانڈ میں آتا ہے وہاں تو پورا آبیانہ لگتا ہے جبکہ ششماہی نہروں والے علاقوں میں ہم نے رتبج کا آبیانہ معاف کر دیا ہے صرف ٹریف کا آبیانہ لیا جانے کا۔ علاوہ انہیں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے 20 فیصد وہ علاقے جو کہ tail end پر واقع ہیں ان کے لئے آبیانہ میں 50 فیصد رعایت دے دی گئی ہے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین: جناب سپیکر! وہ تو عام اعلان صرف میل والوں کے لئے ہے لیکن جن علاقوں میں brackish water ہے کیا ان کے لئے بھی کوئی رعایت ہے، دوسرا اگر وہ lining کے لئے شامل نہیں ہو سکے تو کیا اب یہ lining کے لئے شامل ہو سکتے ہیں؟
جناب سپیکر: آپ بھی اپنی تجویز وزیر آبپاشی کو دے دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کھالوں پر جو رقبے کے حساب سے وارا بندی ہوتی ہے اور موگے بھی اسی سائز کے بنتے ہیں کہ اس کھال پر اتنا رقبہ ہے تو اس کا کیا سائز بننا ہے؟ بالفرض اگر کسی کسان کے 100-100 ایکڑ ہیں تو یقیناً وہ 100-100 ایکڑ کا ہی آبیانہ ادا کرتا ہے اور اسی حساب سے اسے پانی بھی 100-100 ایکڑ کے لئے دستیاب کرنا پڑتا ہے مگر اصل یوزین اس سے مختلف ہے کہ اگر 100-100 ایکڑ رقبہ ہے تو ہم اس میں سے صرف دس ایکڑ سیراب کر سکتے ہیں۔ جب ہم ٹھکے سے کہتے ہیں کہ آپ نے جو وارا بندی کی ہے یا جو سائز ہے اس سے ہمارے 100-100 ایکڑ سیراب نہیں ہوتے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ کے موگے کا سائز یہی ہے اور اسی پر گزارہ کریں۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کیا آپ کسانوں کے لئے کوئی ایسا سسٹم، کوئی ایسا چیک رکھ سکتے ہیں جس میں پتا چل سکے کہ آیا 100-100 ایکڑ رقبہ والے کو 100-100 ایکڑ کا پانی مل رہا ہے اور کیا اس کا 100-100 ایکڑ سیراب بھی ہو رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! زمیندار نے اپنا جو رقبہ C.C.A میں شامل کرایا ہوتا ہے اس کے مطابق محکمہ پائند ہوتا ہے کہ پانی پہنچانے کیونکہ پانی کی کمی کی وجہ سے مکمل نہیں پہنچتا اور اکثر زمینداروں کی زمینیں بھی ناہموار ہیں یعنی ان کی levelling نہیں ہوتی۔ محکمہ آبپاشی کا فرض تو صرف مائٹرز تک ہے یعنی main distributories تک ہے۔ آگے مکالمات تو کسان اور زمیندار کے ہوتے ہیں اس لئے اگلی ذمہ داری کسان اور زمیندار کی ہے کہ وہ آج کے اس جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اپنی زمینوں کو level کرے لیکن پھر بھی شاہ صاحب کی بات بالکل سچا ہے اور میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ترجیح دیں گے کہ متعلقہ آفیسر اور زمیندار مل کر اسے rotate کریں اور اسے چیک کریں تاکہ ہم مکمل طور پر پانی ان کے کھیت تک پہنچا سکیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! اگلی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ رقبہ ناہموار ہونے کی وجہ سے ایسا problem ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہو گا جیسے یہ کہہ رہے ہیں۔ یہ بھی ایک factor ہے کہ شاید کسی شخص کا رقبہ ناہموار ہو۔ یہ زرعی ملک ہے اور یہاں پر 80 فیصد زراعت پیٹھ لوگ ہیں مگر یہ قسمتی ہے کہ ہم آج تک اس پر کوئی ایسا کام نہیں کر سکے کہ معمولی کسان کو، درمیانے کسان کو کوئی ایسی مشینری مہیا کر سکیں۔ ایک محکمہ ہے جو یہ مشینری مہیا کرتا ہے مگر میں آپ کو حقیقت بتاتا ہوں اور یہاں پر پیٹھے ہونے تمام زمیندار صاحبان بھی اس کی تائید کریں گے کہ وہ مشینری حاصل کرنا عام آدمی کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ چونکہ تحصیل یا ضلع کی سطح پر کوئی ایک آدمہ laser leveller ہو گا۔ آج کے اس جدید دور میں دنیا کھل چکی ہے۔ ایک طرف تو پانی کے مسائل سر پر پڑھتے جا رہے ہیں اور روز بروز پریشانی بڑھ رہی ہے کہ ہم آئندہ اس کو کیسے meet کریں گے؛ ہم آج تک کوئی ذمہ بھی نہیں بنا سکے اور مچاس سال صلح مشورے میں گزر گئے ہیں۔ پانی والا مسئلہ تو حل نہیں ہو سکتا، کیا اب ہم کوئی متبادل arrangements کر رہے ہیں جس کے متعلق روزانہ اخبارات میں پڑھتے ہیں اور تجزیہ نگار بھی یہی کہتے ہیں کہ آئندہ پانی کی مزید

shortage ہوگی۔ یقیناً اس کا واحد حل تو یہی ہے کہ جتنا پانی موجود ہے ہم اسے تو استعمال کریں۔

جناب والا laser leveller اتنی بڑی مشینری نہیں ہے کہ گورنمنٹ میاں کر سکے۔ گو کسی معزز ممبر سے بجٹ کے بارے میں مشورہ تو نہیں کیا گیا بہر حال وزیر زراعت اور وزیر آبپاشی سے میری درخواست ہے کہ اس بجٹ میں خصوصاً اس پر توجہ دیں اور کوئی ایسا سسٹم رکھیں کہ کم از کم ہر یونٹ کونسل کی سطح پر ایک laser leveller موجود ہو جو ہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے کسان کے لئے دستیاب ہو تو کیا کوئی ایسا بندوبست کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر، شکر۔ آپ کالیزر والا سوال وزیر زراعت سے متعلق ہے۔ آپ کی اہمی تجویز ہے اس لئے آپ یہ لکھ کر وزیر زراعت کو دے دیں۔ وزیر زراعت سے میری گزارش ہو گی کہ ذرا اس پر غور و غوض کر لیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا جب تک یہ سب مل کر نہیں بیٹھیں گے اس وقت تک مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ کسی ایک شخص نے یہ کام نہیں کرنا۔

جناب سپیکر، آپ کی اہمی proposal ہے لیکن یہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے۔ وزیر آبپاشی سے متعلقہ نہیں ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا انھوں نے ایک پالیسی بنائی ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر ان کی تجویز درست ہے۔ میں ان پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ انھوں نے بھی اشدات میں دیکھا ہو گا کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے بار بار یہ یقین دلانی کرانی ہے کہ موجودہ بجٹ کسان دوست بجٹ ہو گا اور اس میں زراعت کے حوالے سے بہت سارے پیکیجز کی announcement کی جانے گی۔ میں بھی وزیر زراعت سے عہد کروں گا کہ چونکہ یہ بہت اہمی تجویز ہے اس لئے اسے بجٹ میں رکھ دیا جائے تاکہ کسانوں کو بہتر سولتیں میاں کی جاسکیں۔

جناب سیکر، اگلا سوال ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی، چودھری صاحب فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکر! گزارش ہے کہ نہر اہر پنجاب ضلع گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور سیالکوٹ کو سیراب کرتی ہے۔ پہلے یہ نہر سال میں صرف ایک مہینہ بند ہوا کرتی تھی لیکن اب تو ہر مہینے بند ہوتی ہے۔ آج کل چاول کی فصل کا وقت ہے اور گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور سیالکوٹ سب سے زیادہ چاول پیدا کرتے ہیں۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ نہر اتنی زیادہ کیوں بند ہوتی ہے؟ پہلے اس میں 7/8 ہزار کیوسک پانی چھوڑا جاتا تھا لیکن اب پانی بھی کم چھوڑا جاتا ہے اس سے کاشتکاروں کو بہت زیادہ نقصان پہنچ رہا ہے۔

جناب سیکر، میں نے اگلا سوال put کر دیا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ منسٹر صاحب کو پیمبر میں مل لیں اور منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ معزز ممبر کا موقف سن کر جو بھی مناسب ہو نکلے کو ہدایت کر دیں۔

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی، محترمہ آپ فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جب ہم سب پاکستانیوں کو اس چیز کا احساس ہے کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور ہمیں پانی کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو جانتے ہوئے، سمجھتے ہوئے کہ پانی کا بحران ہے اور آنے والے وقت میں اس کمی کی شدت زیادہ ہو جائے گی۔ فنی ماہرین نے بھی یہ بتا دیا ہے کہ کالا باغ ڈیم بنانے میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس کو نہ بنایا جائے تو اب اس معاملے میں سیاست کیوں ممکنہ چاہ رہے ہیں؟ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کالا باغ ڈیم بنانے کی جرات کیوں نہیں دکھائی جا رہی؟

جناب سیکر، جی ٹکریہ۔ ڈاکٹر اسد اشرف صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔

اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 2416۔

جناب سیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؛

سید احسان اللہ وقاص، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملٹری فارم صادق آباد، ناجائز موگہ جات

اور پانی چوری کا مسئلہ

*2416، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملٹری فارم واقع چکوک نمبر 158/P*157/P*152/P وغیرہ تحصیل صلاح

آباد ضلع رحیم یار خان کے لئے 4 عدد موگہ جات منظور ہونے ہیں جو ایک مجموعی نہر سینہ واژ

مانیٹر اور چند راہی مانیٹر سے نکلتے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موگہ جات نمبر RD-6109/L 'RD-8287/L 'RD-51870/R اور

RD-47498 کو ملٹری فارم کے انچارج نے ناجائز توڑ رکھا ہے اور ایک ناجائز موگہ بھی لگایا

ہوا ہے' کیا یہ بھی درست ہے کہ ملٹری فارم کے ذمے 1993 سے آبیانہ کے تقریباً 24 لاکھ

روپے بنایا واجب الادا ہیں جو تعامل دینے سے انکاری ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکمہ نہر کا عہدہ کچھ عرصہ قبل جب ان موگہ جات کی درستی کے لئے

موقع پر پہنچا تو فارم کے انچارج عہدہ انور نامی نے نہ صرف عہدہ کو مالا میدیا بلکہ ناجائز طور پر

اپنے پاس بند کر لیا۔

(د) کیا حکومت نے مٹری ٹارم پر پانی چوری کے سبب کے لئے اقدامات کئے ہیں جس کی وجہ سے لیل پر پانی نہ پہنچنے کے سبب مقامی زمیندار نفل مکملی پر مجبور ہو چکے ہیں ان کی بحالی کے لئے کیا اقدامات سوچے گئے ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) موگر بات توڑے جانے کی بات تادان کیس زیر کار ہیں۔ اس کے علاوہ آبیانہ کی وصولی محکمہ مال کے ذمے ہے۔

(ج) دوران کارروائی مرمت موگر بات کچھ ابھام پیدا ہو گیا تھا جسے بعد میں دور کر لیا گیا۔

(د) موگر بات کی درستی کے بعد لیل پر پانی کی کمی کی شکایت نہ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! آپ یہ سوال بھی پڑھ لیں اور اس کا جواب بھی پڑھ لیں۔ میں اس پر کیا تبصرہ کروں؟ جز (ب) میں یہ سوال کیا گیا ہے اور میں نے باقاعدہ موگر بات دینے میں کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ موگر بات کو مٹری ٹارم کے انچارج نے ناجائز طور پر توڑ رکھا ہے اور ایک ناجائز موگر بھی لگایا ہوا ہے؟ اب آپ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں کہ موگر بات توڑے جانے کی بات تادان کیس زیر کار ہیں میں نے تادان کیس کے بارے میں پوچھا ہی نہیں۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ کیا یہ توڑا گیا ہے یا نہیں 'ناجائز موگر لگایا گیا ہے یا نہیں؟ اب انھوں نے between the line تو اس کا سیدھا سیدھا جواب دے دیا ہے کہ توڑا گیا تھا' تبھی تادان لگایا گیا ہے۔ [*****]

جناب سیدیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

* محکمہ جناب سیدیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں واضح طور پر بتایا جائے کہ وہاں پر مشری فارم کے انچارج نے جو ناجائز موگہ توڑا تھا اس کا آئندہ کے لئے کیا سبب کیا گیا ہے کہ آئندہ وہ اس طرح کی کوئی حرکت نہ کر سکیں؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری! یہ صرف مشری فارم کے حوالے سے نہیں ہے بلکہ یہ تو جنرل پالیسی ہے کہ جہاں بھی کوئی موگہ توڑتا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔ محکمے کے پاس تاوان ہے اور پھر اس کی ایف۔ آئی۔ آر کٹوائی جاتی ہے۔ اس پر کارروائی ہوتی ہے اور اس کے بعد مرمت کر کے ان کو چلا دیا گیا ہے اور اب بہتر پانی جا رہا ہے۔ اگر آئندہ بھی کوئی ایسا ہو گا تو قانون کے مطابق حکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ رانا مناء اللہ خان!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! اس میں بڑا واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ان موگہ جات کے نمبر یہ ہیں اور ان کو توڑا گیا ہے اور اس کے بعد اسی جڑ (ب) میں ہے کہ 1993 سے آئینہ کی رقم تقریباً 24 لاکھ روپے ہے یعنی ایک تو وہ موگے توڑتے ہیں اور اس کے بعد آئینہ بھی نہیں دیتے۔ 1993 سے جو 24 لاکھ روپے آئینہ بتایا ہے لیکن وہ ادا نہیں کر رہے۔ اس کا تو انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔ ایک تو یہ واضح طور پر بتائیں کہ آیا جو 24 لاکھ روپے آئینہ کی رقم ان کے ذمے تھی کیا اس کی recovery ہو گئی ہے یا نہیں اگر نہیں ہوتی تو اس کی recovery کے لئے یہ کیا proceeding کر رہے ہیں اور یہ کس stage پر ہے؟

جناب سیکرٹری، رانا صاحب! آئینہ کا معاملہ تو ریونیو سے متعلق ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب وائس سپیکر کا جواب دینے سے پہلے انہیں یہ معاملہ ان سے enquire کر لینا چاہئے تھا۔ House کو تو پوری طرح سے inform کرنا چاہئے تھا اور اگر انہوں نے اس بات کو اس طرح سے لینا تھا کہ یہ محکمہ ریونیو سے متعلق ہے تو اس سوال کا یہ حصہ محکمہ ریونیو کو بھیج دیتے۔ انہوں نے یہ

بھی نہیں کیا ہو گا۔ ایک تو یہ بات۔۔۔

جناب سپیکر، میں تو یہ کہوں گا کہ سید احسان اللہ و خاص صاحب ہی اس کے لئے صحیحہ سوال دیتے۔۔۔ رانا ثناء اللہ خان، جناب والا اس میں ایسا نہیں ہے۔ رولز میں یہی provided ہے کہ اگر محکمہ یہ سمجھتا ہے کہ اس سوال کے اس حصے کا جواب محکمہ نہیں دے سکتا تو اسے محکمہ رونیو کو بھیجنا چاہئے تھا اور بلکہ یہاں تک ہے کہ وہاں سے متعلقہ information لے کر جواب میں درج کر دے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان موکے جات کو کب توڑا گیا، کب سے یہ کارروائی زیر کار ہے اور اس کے اوپر جو ایف۔ آئی۔ آر درج کروائی گئی ہے اس کا یہ نمبر جانیں؟
جناب سپیکر، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا اس پر میں نے ابھی بڑی واضح بات کی ہے کہ یہ تاون ہوتا ہے یا پھر ایف۔ آئی۔ آر درج ہوتی ہے کیونکہ محکمہ نے ان پر تاون لگا دیا ہے لہذا وہاں ایف۔ آئی۔ آر درج کروانے کی ضرورت نہیں تھی اور ویسے بھی اس کے جواب میں 'میں نے واضح طور پر بتایا ہے کہ یہ محکمہ مال کی ذمہ داری ہے اور 1993 سے لے کر اب تک کئی حکومتیں آئیں لیکن اب میں ان کو محکمہ مال کی جانب سے یہ یٹیم دہانی کرواتا ہوں کہ عنقریب اس معاملے کو از سر نو take up کیا جانے کا اور میں بھی وزیر مال کو letter لکھوں گا کہ اس کی جلد از جلد وصولی کروائی جانے۔
جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ تاون ہوتا ہے یا ایف۔ آئی۔ آر ہوتی ہے جبکہ اس کی ایک ہزار محالیں موجود ہیں کہ انہوں نے پورے پورے گاؤں کے خلاف تاون بھی لگایا اور ان کے خلاف مقدمہ بھی درج کروایا اور سو سو کسانوں کو ان کے اپنے گھروں سے ہاندہ کر پولیس لائن میں لگا کر تھانے لے جاتی ہے۔ یہ فرمائیے کہ اگر انہوں نے ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں کروائی تو وہ کیوں نہیں کروائی؟

دوسرا یہ بتائیں کہ تاون کی کارروائی شروع ہو کر اب کس stage پر ہے۔ تاون اگر لگا ہے تو کتنا لگا ہے اس کی recovery ہو چکی ہے یا نہیں یہ ہمیں واضح طور پر بتائیں؟

وزیر آبپاشی، جناب والا دونوں کیس نہیں ہوتے، ایک ہوتا ہے۔ کہیں اگر ایسا ہوا ہے تو یہ point out کریں ہم اس کو درست کر دیں گے۔ جہاں تک تاون کا تعلق ہے وہ یہاں پر بتا دیا گیا ہے کہ 24 لاکھ روپے ان کا آبیانہ تھا۔ تاون کی مختلف stages ہوتی ہیں۔ ایک گنا سے لے کر 20 گنا تک لگایا جاتا ہے۔ اس پر جو تاون لگایا گیا ہے اس کی رقم تقریباً 50 لاکھ روپے بنتی ہے اور ہم نے وہ لگا کر محکمہ ریونیو کو بھیج دیا ہے۔ مزید کارروائی ای۔ ڈی۔ او (آر) کر رہے ہیں اور وہی recovery کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ میاں اعجاز صاحب!

حامی محمد اعجاز، جناب سپیکر! تاون تو لگا دیا ہے ایک وزیر موصوف جو مشری خدام کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں کروا سکتے ان سے تاون کیسے وصول کریں گے کیونکہ تاون لگانے سے تو بات نہیں بنتی بات تو وصولی سے بنے گی۔ لہذا یہ بتائیں کہ یہ کب تک وصول ہو جانے کا؟

جناب سپیکر، وصولی تو محکمہ ریونیو نے کرنی ہے۔ ان کا کام تو صرف تاون لگانا تھا۔ ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ تاون کی رقم کا تعین تو یہ کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ محکمہ مال کو اطلاع دینے ہیں۔ محکمہ مال جب یہ تاون وصول کرتا ہے یا جو بھی کارروائی کرتا ہے ان کو اطلاع دیتا ہے۔ کیا محکمہ مال نے آج تک اس معاملے میں کوئی اطلاع دی ہے کہ ہم نے وہ تاون وصول کر لیا ہے یا نہیں اس کا یہ جواب دے دیں؟

جناب سپیکر، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا یہ چونکہ قانونی process ہے اور یہ land revenue arrear کے طور پر recover کیا جاتا ہے۔ یہ چونکہ arrear آجاتے ہیں تو یہ کارروائی ان کے ذمے آجاتی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا یہ اس کی تاریخ بتادیں کہ 50 لاکھ روپے تاوان انہوں نے assess کر کے حکمہ مال کو کب بھیجا ہے کہ یہ ہمیں recover کر کے دیں؟
جناب سیکرٹری، یہ تمام process کر کے جب آپ نے تاوان لگایا تو آپ اندازاً جانتے ہیں کہ کون سا مہینہ تھا؟

وزیر آبپاشی، جناب والا یہ دسمبر 2003 میں لگایا گیا۔

جناب سیکرٹری، 2003 میں لگایا گیا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا میرا ضمنی سوال اس سوال سے متعلق ہے۔

جناب سیکرٹری، رانا مناء اللہ خان

رانا مناء اللہ خان، جناب والا اس سوال کا جز (ج) ہے۔ اس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ حکمہ نہر کا عمدہ کچھ عرصہ قبل جب ان موکہ جات کی درستی کے لئے موقع پر پہنچا تو حکام کے انچارج نے نہ صرف محلے کو مارا پیٹا بلکہ ناجائز طور پر اسے بند بھی کر دیا۔ اب آپ دکھیں کہ یہ لوگ ملک کے ساتھ اور ہر جگہ پر کیا کرتے ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ دوران کارروائی موکہ کی مرمت کچھ اہام پیدا ہو گیا تھا جسے بعد میں دور کر لیا گیا۔ کتنا یہ گول مول جواب ہے۔ یہ تو بتائیں کہ کیا اہام پیدا ہو گیا تھا؟

جناب سیکرٹری، وزیر آبپاشی

وزیر آبپاشی، جناب والا یہ ضروری نہیں ہے کہ یہاں پر بھگڑا ہو جانے یہ بھگڑا کسی عام جگہ پر ہی ہو سکتا ہے۔

جناب سیکرٹری، اکثر ہوتا رہتا ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب سیکرٹری اکثر بھگڑے ہوتے رستے ہیں اور ان کو پھر resolve کیا جاتا ہے اور ان کو بینہ کر درست کیا جاتا ہے۔ اہام و تفہیم بھی ہو جاتی ہے۔ یہاں پر بھی اگر کوئی ایسا بھگڑا ہوا ہے

تو اس پر اہام و تقسیم کر لی گئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، شیخ اعجاز احمد

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! جس طرح وزیر موصوف نے اب یہ کہا ہے کہ یہ اہام کہیں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ جھگڑا اس جگہ پر ہی ہوا ہو۔ یہ سوال ان کی وزارت سے متعلق ہے اور جو جواب یہاں پر آیا ہے اس میں ہماری عوش قسمتی یہ ہے کہ شری خادم سے متعلقہ سوال ان کلمات پر آچکا ہے۔ اس کے بعد اگر یہ آچکا ہے تو آپ دیکھیں کہ جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ محکموں کی کارکردگی ہم بہتر بنائیں گے اور اس میں بے لاگ امتساب کیا جائے گا تو اس دعویٰ کا یہاں پر کوئی ذکر یا اس کا حوالہ ہونا کہیں بھی نہیں پایا جاتا۔ اگر مال روڈ پر یا کہیں بھی ایک ایم۔ پی۔ اے کی گاڑی روک لی جاتی ہے، ایک عام شہری کی گاڑی روک لی جاتی ہے اور پولیس کسی کامی چالان کرتی ہے اس پر تو کچھ نہیں ہوتا۔ [.....]

جناب سپیکر، یہ آپ کا کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔ یہ الفاظ بھی میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد، انہوں نے اب تک کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر، اگلا سوال محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ (قطع کلامیں)

سید احسان اللہ وقاص، جناب ۱۷۱۱ میری ایک بڑی ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر، اس سوال پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ بیگز تشریف رکھیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، سوال نمبر 2501۔

* محکمہ جناب سپیکر ۱۷۱۱ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

شیخوپورہ میں نہری پانی کی چوری کے خلاف

حکومتی اقدامات کی تفصیل

*2501، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ماہیگیے اور دھنت پورہ ضلع شیخوپورہ کے درمیان معمولی نہر بہتی ہے اس پر شریف کبہہ نامی ایک سابق ملازم محکمے انہار نے محکمہ کی ملی بھگت سے ٹھوکر نکالی ہوئی ہے جس کی وجہ سے تین گاؤں ڈیرہ بلاندر، کھنگ اور ڈیرہ کھار پانی سے محروم ہو گئے۔

(ب) کیا حکومت نے پانی چوری کے سلسلے میں شریف کبہہ کو کوئی نوٹس یا سزا دی؟ اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کریں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست نہ ہے۔ کرگے مائٹر کی tail پر design کے مطابق پانی پہنچ رہا ہے اور کوئی گاؤں متاثر نہ ہوا ہے۔

(ب) شریف کبہہ نامی آدمی کے متعلق محکمے میں پانی چوری کی کوئی شکایت نہ ہے اس لئے کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا آپ کی وساطت سے میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ پانی tail تک پہنچ رہا ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! گل میں خود شیخوپورہ گئی۔ میرے ساتھ دھنت پورہ، کھنگ اور ماہیگیے کے بھی کچھ لوگ گئے۔ میں نے خود جا کر ذاتی طور پر وہ جگہ دیکھی۔ ریلوے لائن کے نیچے سے یہ نلہ بنتا ہے اور بہاں پر شریف کبہہ صاحب کا ڈیرہ ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے ٹھوکر نکالی ہوئی ہے جس کی

وجہ سے پانی کا level برابر نہیں رہا۔ پانی آگے کم جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی نلہ ہے جو ان کے کھیتوں کو جا رہا ہے، جو نہر سے نکال کر کھیتوں کو ڈالا گیا ہے۔ جہاں پر ٹھوکر لگائی گئی ہے وہاں تک تو پانی انتہائی تیز جا رہا تھا لیکن متعلقہ گاؤں تک پہنچتے پہنچتے ایک تو پانی کی سیڈ کم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے tail تک پانی نہیں پہنچ رہا۔ ہر چیز کا یہ جواب دینا کہ یہ درست نہ ہے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں وزیر موصوف کو اسی level پر یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ وہ اپنے محلکے کے کسی آدمی کو بھیج دیں اور مجھے بتادیں کہ وہ کس وقت وہاں پہنچتے ہیں، میں بھی وہاں پہنچتی ہوں۔ میں ان کو وہ تمام جگہ خود دکھاؤں گی کیونکہ میں کل خود وہاں پر گئی تھی۔ مجھے یہ کسی نے نہیں بتایا کہ یہاں پر ٹھوکر ہے بلکہ یہ میں نے خود جا کر دیکھا ہے اور یہ بات درست ہے۔ جہاں پر ٹھوکر لگی ہوئی ہے وہاں پر ہی کبوتہ صاحب کا ڈیرہ ہے۔ ان کی زمین ہے اور وہاں پر جو نلہ نہر سے نکلا ہے وہ اسی جگہ سے نکلا گیا ہے۔ آگے ان کی اپنی رہائش ہے اور اس side پر ان کا ڈیرہ ہے۔ یہ بات درست ہے اور کئی لوگوں نے اس سلسلے میں درخواستیں بھی دی ہیں اور کھنگ میرا اپنا ذاتی گاؤں بھی ہے۔ مجھے یہ نہیں پتا کہ اس پر محلکے نے کیوں کوئی کارروائی نہیں کی؟ کیونکہ یہ محلکے کا ہی آدمی ہے اور محلکے کے لوگوں سے مل کر اس نے یہ ٹھوکر لگائی ہے اور پانی کی چوری کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ مجھے اس بات پر اعتراض نہیں ہے، بے شک سادے لوگ چوری کرنا شروع کر دیں لیکن جن لوگوں کی زمینیں ہی اس وجہ سے بخر ہو گئی ہیں ان سے آبیانہ یا دوسرے ٹیکس کس سلسلے میں وصول کئے جاتے ہیں۔ میرے بہت ہی قابل احترام محترم بھائی چودھری عمیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں اسی کے حوالے سے ایک اور سوال پوچھنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر، محترم! وہ تو محلکے سے اینڈ ڈیو کا مسئلہ ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! منسٹر ایجوکیشن لابی میں بیٹھے ہوئے افسران سے وہاں جا کر باتیں

کر رہے ہیں، کیا روز permit کرتے ہیں؟ (قہقہے)

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! تقریباً چار ماہ پہلے میرے بھائی کھنگ کاؤں میں ایک فوٹیج کی وجہ سے گئے تھے تو وہیں پر سڑک انتہائی ٹوٹی ہوئی تھی تو محترم منسٹر صاحب نے حکم دیا کہ اس سڑک کو فوری طور پر ٹھیک کیا جائے۔ وہ تین میل کا ایک ٹونا تھا۔ آپ اندازہ کریں کہ ان کے حکم پر وہیں مٹی کے انبار لگا دیئے گئے۔ اس کے بعد وہیں کے مکین انتہائی پریشان حال ہیں۔ آپ یقین کریں، میں وہیں گئی ہوں تو وہیں پر مٹی کی یہ حالت ہے کہ رات سے لے کر اب تک اس مٹی کی وجہ سے لگاتار میری آنکھوں میں عارض ہو رہی ہے۔ مٹی کا دھواں آسمان تک جا رہا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ مٹی لوگوں کے سروں میں ڈالوانے سے بہتر تھا کہ سڑک کی حالت کو بہتر بنایا جاتا۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ اس کا جواب منسٹری اینڈ ڈپٹی سے چاہ رہی ہیں یا منسٹر آرگینیشن سے؟ کیونکہ آج Question Hour آرگینیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے اور آپ ضمنی سوال بھی اس ٹکے کے سوال سے متعلق ہی کر سکتی ہیں۔ جی، منسٹر آرگینیشن!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! شریف کبہ نامی شخص کے خلاف کوئی ایسی تحریری شکایت تو نہیں آئی۔ لیکن پھر بھی میں محترمہ صفیرہ اسلام کی اس بات کے حوالے سے ٹکے کے کسی افسر کی ڈیوٹی لگاتا ہوں کہ وہ وہیں جا کر انکوائری کریں اور ان کے مسئلے کو حل کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! میں بغیر سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بغیر سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکے گئے)

فیصل آباد میں تعینات ایس۔ ڈی۔ او کے دو اضلاع

کے ڈومیسائل بنوانے کا جواز

- *2313، ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حیدر زمان خان S.D.O سب ڈویژن ایکٹیویٹر فیصل آباد نے دو مدد ڈومیسائل ایک فیصل آباد اور دوسرا ساہیوال کا بنوایا ہوا ہے۔ حکومتی پالیسی کے مطابق ڈومیسائل صرف ایک ضلع کا ہونا چاہئے جبکہ مذکورہ S.D.O نے تھلے کے خوف سے منی 2003 میں ساہیوال سے دوسرا ڈومیسائل بنوایا ہے۔
- (ب) اگر جزیلا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ S.D.O پر دو ڈومیسائل رکھنے کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت بتائی جائیں نیز انکوائری رپورٹ کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) حیدر زمان خان ولد عزیز الرحمان خان ایس۔ ڈی۔ او کو بطور سب انجینئر بذریعہ ہتھی نمبری مورخہ 2-11-76 کو محکمہ آبپاشی فیصل آباد (سابقہ لائل پور) میں بھرتی کیا گیا۔ ایس۔ ڈی۔ او مذکورہ نے بھرتی کے وقت اپنی درخواست کے ساتھ ضلع فیصل آباد (سابقہ لائل پور) سے جاری شدہ ڈومیسائل فراہم کیا جبکہ بعد ازاں اس نے مورخہ 2-05-03 کو ضلع ساہیوال سے جاری شدہ ڈومیسائل دفتر ہذا کو فراہم کیا۔
- (ب) دوسرا ڈومیسائل جاری کرنے والی اتھارٹی کو اس کی قانونی پوزیشن جاننے کے لئے مراد بھیجا گیا ہے۔

ایکسکیوٹرز ڈویژن فیصل آباد، کرپشن پر ہونے

والی انکوائری رپورٹس اور ان پر عملدرآمد کی صورتحال

*2610، جناب کلران مائیکل، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2001-02 میں ایکسکیوٹرز ڈویژن فیصل آباد میں تعینات ایکسٹرنل رانا محمد آصف اور ان کے ماتحت افسران محمد اشرف سہو، ایس۔ ڈی۔ او، ایکسکیوٹرز ڈویژن فیصل آباد، خالد محمود ایس۔ ڈی۔ او، ایکسکیوٹرز ڈویژن سرگودھا، محمد شفیق ایس۔ ڈی۔ او، ایکسکیوٹرز ڈویژن شیخوپورہ اور محمد رمضان سمیع ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر، ایکسکیوٹرز ڈویژن فیصل آباد نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے دیدہ دلیری سے کرپشن کی قہی جس سے محکمہ کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ تمام افسران کی کرپشن کے ثبوت کے ساتھ محمد اختر، سب انجینئر، محمد ایس سب انجینئر اور عدنان نصیر، پروپرائیٹرز S & I.ENG نے محکمہ آبپاشی کو آگاہ کیا۔ مگر اعلیٰ افسران کی مٹی بھگت سے ان تمام درخواستوں پر سیکرٹری آبپاشی نے کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایکسٹرنل مڈورہ کے خلاف الزامات ثابت ہونے پر مورچہ 03-4-30 کو وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے چیئرمین نے بھی اپنی رپورٹ میں ایکسٹرنل مڈورہ کے خلاف محکمہ کارروائی عمل میں لانے کی گزارش کی تھی مگر ایکسٹرنل مڈورہ نے ذاتی اثر و رسوخ کی وجہ سے محکمہ کارروائی کو محکمہ کی مٹی بھگت سے رکوا لیا ہے نیز ڈی۔ جی آڈٹ ورکس لاہور نے بھی الزامات ثابت ہونے پر آڈٹ میرا بنایا مگر مزید کارروائی سرد جانے کا شکار ہوئی۔

(د) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ایکسٹرنل مڈورہ، ایکسکیوٹرز ڈویژن فیصل آباد، رانا محمد آصف اور دیگر افسران کے خلاف ہونے والی محکمہ انکوائریوں کو جلد از جلد مکمل کر

کے انہیں سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) ایکسیویئر ڈویرن فیصل آباد کی تمام مشینری "Manufacture Account" کی بنیاد پر بغیر نفع نقصان کے operate کی جاتی ہے اور سال کے آخر پر مشینری پر کئے گئے تمام اخراجات اور اس مشینری کے ذریعے کئے گئے کاموں سے آمدنی یعنی "Out Turn" کی ایک بیلنس شیٹ تیار کی جاتی ہے جس سے اس ڈویرن کے اس مالی سال کے دوران نفع و نقصان کو معلوم کیا جاتا ہے۔

(ب) تاہم شکایات اور ڈائریکٹر و بیلنس کی ابتدائی رپورٹ پر مشینری سرکل کے تمام افسران اور اہلکاران کو مظلّم کر دیا گیا ہے اور ان کے خلاف انکوآری زیر کار ہے۔

(ج) وزیر آبپاشی کی ہدایت پر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم نے انکوآری کی اور اس رپورٹ کی سہارشات کی روشنی میں مزید انکوآری کے لئے میاں عبدالغفار چیف انجینئر پاور کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ زیر کار ہے نیز ڈی۔ جی آڈٹ ورکس کی طرف سے مقرر کردہ انکوآری آفیسر نے مذکورہ افسران پر عامہ کردہ الزامات کو غلط قرار دیا ہے۔

(د) جیسا کہ وضاحت جڑہانے بالا میں کر دی گئی ہے کہ مذکورہ افسران کے خلاف انکوآری زیر کار ہے۔ تاہم مشینری سرکل کے تمام افسران اور اہلکاران کو مظلّم کر دیا گیا ہے اور حتیٰ کارروائی انکوآری رپورٹ کی روشنی میں کی جائے گی۔

تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ آبپاشی کے سٹاف

اور ریٹ ہاؤسز کی تفصیلات

*2681، جناب محمد وقاص، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل ٹیکسلا راولپنڈی میں اس وقت محکمہ کے کتنے ملازمین مع انصران تعینات ہیں۔

(ب) ان کے نام اور عرصہ ملازمت ہی بیان فرمائیں۔

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ کے کتنے ریٹ ہاؤسز قائم ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) تحصیل ٹیکسلا راولپنڈی میں اس وقت محکمہ آبپاشی کے 23 ملازمین ہیں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

فہرست ملازمین محکمہ آبپاشی تحصیل ٹیکسلا

نمبر شمار نام	عہدہ	مدت ملازمت
1۔ معمر مسعود	یوب ویل آپریٹر	20 سال
2۔ راہ محمد انور	ٹواری	20 سال
3۔ ساجد محمود	گیج ریڈر	15 سال
4۔ عظیم حسن	- ایضاً۔	2 سال
5۔ محمد بشیر	واٹر لیس آپریٹر	20 سال
6۔ محمد سلیم اختر	گیج ریڈر	19 سال
7۔ محمد آزاد	- ایضاً۔	17 سال
8۔ محمد شریف	ارتھ ورک مسٹری	16 سال
9۔ رفاقت خان	میٹ	16 سال
10۔ گوہر رحمن	- ایضاً۔	14 سال
11۔ خان بشار	- ایضاً۔	15 سال
12۔ رفاقت علی	بیلدار	15 سال
13۔ محمد ریاست	- ایضاً۔	15 سال
14۔ ظہیر الزمان	- ایضاً۔	15 سال

16 سال	- ایضاً۔	15۔ محمد رفیق
16 سال	- ایضاً۔	16۔ محمد سکین
16 سال	- ایضاً۔	17۔ راشد محمود
16 سال	- ایضاً۔	18۔ محمد یوسف
14 سال	- ایضاً۔	19۔ محمد منیف
14 سال	- ایضاً۔	20۔ ساجد محمود
13 سال	- ایضاً۔	21۔ شفاق خان
10 سال	- ایضاً۔	22۔ اشفاق بخش
10 سال	- ایضاً۔	23۔ سجاد خان

(ج) تحصیل ٹیکسا میں محکمہ آبپاشی کا کوئی ریست ہاؤس نہ ہے۔

راولپنڈی، نالہ لنی پر سیلاب سے بچاؤ کے لئے

تعمیراتی کاموں کی تفصیل

*2967، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نالہ لنی کی تباہ کاریوں سے راولپنڈی کو بچانے کے لئے حکومت نے کوئی منصوبہ تیار کیا تھا۔

(ب) اگر جزیلا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا مذکورہ منصوبے پر عملدرآمد ہو چکا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) محکمہ انہار کے تحت نالہ لنی پر کوئی کام نہ ہو رہا ہے۔ البتہ نالہ لنی پر راولپنڈی ڈویلمنٹ اتھارٹی

کام کر رہا ہے۔ لہذا منصوبہ کی تفصیلات راولپنڈی ڈویلمنٹ اتھارٹی دے سکتا ہے۔

(ب) وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔

ساہیوال سرکل L.B.D.C/5-L کے نہری

پانی کے کوٹا میں اضافہ کا مسئلہ

*3074، جناب امتیاز احمد لالی، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال سرکل L.B.D.C/5-L زیر زمین پانی کڑوا ہے اور نہری پانی ہی

پینے اور مال مویشیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مظفر گڑھ سرکل کا زیر زمین پانی بھی کڑوا ہے اور آبپاشی اور

دوسرے استعمال کے لئے نہری پانی دیا جا رہا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال سرکل L.B.D.C/5-L کی نسبت مظفر گڑھ سرکل کو نہری

پانی زیادہ دیا جا رہا ہے۔

(د) اگر درج بالا اجزاء کا جواب درست ہے تو ایوان کو اس بابت بتایا جانے کہ مظفر گڑھ سرکل

کو ساہیوال سرکل L.B.D.C/5-L کی نسبت کتنا زیادہ نہری پانی دیا جا رہا ہے۔ اگر مظفر گڑھ

سرکل کو زیادہ نہری پانی دیا جا رہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت مظفر گڑھ سرکل

کے مساوی ساہیوال سرکل L.B.D.C/5-L کو نہری پانی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مظفر گڑھ کا زیر زمین پانی کڑوا نہ ہے اس لئے مظفر گڑھ کینال ششماہی نہر

ہے۔

(ج) درست ہے۔ مظفر گڑھ کینال ششماہی ہونے کی وجہ سے ساہیوال سرکل L.B.D.C/5-L کی

نسبت اس کا وائر الاؤنس زیادہ ہے۔

(د) مظفر گڑھ کینال کا واٹر الاؤنس 6.50/8.58 کیوسک ہے اور L.B.D.C/5-L کا واٹر الاؤنس 3.36 کیوسک ہے۔ مظفر گڑھ کینال کا واٹر الاؤنس ایک تو بوجہ ششماہی نہر زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ واٹر الاؤنس کا تعین موسمی و زمینی (زیر و بالا) کیفیت زیر زمین پانی کی سطح اور cropping pattern پر کیا جاتا ہے اور پورے نہری نظام کی ورکنگ کا دارومدار اسی پر ہے۔ scientific basis پر جو پانی منظور کیا گیا ہے اس سے تجاوز کی صورت میں مزید سیم و حقور کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سابقہ بہاولپور ڈویژن کے اضلاع میں قائم محکمہ آبپاشی

کے ریٹ ہاؤسز کی تفصیلات

*3088 ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) سابقہ ڈویژن بہاولپور کے اضلاع میں محکمہ آبپاشی کے ریٹ ہاؤسز کے نام رقبہ اور ہر ریٹ ہاؤس کتنے کروں پر مشتمل ہے۔

(ب) ان ریٹ ہاؤسز میں سے کتنے working condition میں ہیں اور کتنے شستہ حالت میں ہیں ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے۔

(ج) یکم جنوری 2002 سے آج تک ان ریٹ ہاؤسز کی تزئین و آرائش پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔ ہر ریٹ ہاؤس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) یکم جنوری 2002 سے آج تک ان ریٹ ہاؤسز کے خرچ اور آمدن مع بلوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) سابقہ ڈویژن بہاولپور میں کینال ریٹ ہاؤسز کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ساہتہ ڈویژن بہاولپور میں قابل استعمال 66 اور خستہ حالت میں 37 کینال ریٹ ہاؤسز ہیں۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مطلوبہ عرصہ میں ریٹ ہاؤسز کی مرمت پر 6005917 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل ضمیمہ ج
(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) بہاولپور اریگیشن زون میں مطلوبہ عرصہ میں ریٹ ہاؤسز پر (روزمرہ دیکھ بھال کا خرچ بشمول
بجلی، گیس وغیرہ) 1925237 روپے اور آمدن 199625 روپے ہوئی۔ تفصیل ضمیمہ ج (د)
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چک نمبر 305/H.R فورٹ عباس میں بجلی کی فراہمی کا مسئلہ

*3153، محترمہ حمیدہ نوید، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 305/H.R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاول نگر کے قریب
سیٹلی لائن کی موجودگی کے باوجود ابھی تک متذکرہ چک میں بجلی کی سہولت مہیا نہیں کی
گئی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ چک جو تقریباً تین ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور جس میں
دو مسابہ اور دو سرکاری سکول واقع ہیں مگر بجلی نہ ہونے کی وجہ سے مقامی سطح پر سخت
بے چینی پائی جاتی ہے۔

(ج) اگر ج (الف تا ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ چک میں بجلی جیسی
نعمت کی سہولت مہیا کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مذکورہ پک کو بجلی کی فراہمی کے لئے 1.05 ملین روپے کا تخمینہ ہے۔ واپڈا ایک کنٹرل ادارہ ہے اور اپنے بجٹ سے دہاتوں کو بجلی فراہم نہیں کرتا۔ لہذا مذکورہ ایم۔ پی۔ اے صاحبہ اپنے ڈومینٹ فنڈ سے تعمیر پنجاب پروگرام کے تحت رقم مختص کر دیں تو واپڈا بجلی فراہم کرنے کا مجاز ہو گا۔

جلو سے لھو کر نیاز بیگ تک نہر پر بنے موگہ جات

کی تعداد و کارکردگی کی تفصیل

- *3183 محترمہ شازیہ چانڈ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) لاہور شہر سے گزرنے والی نہر پر بلو سے ٹھو کر نیاز بیگ تک کتنے موگے ہیں۔
- (ب) کتنے موگے منظور شدہ ہیں اور اس وقت کتنے موجود ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں۔
- (ج) ہر ایک موگہ کتنی زرعی زمین / ہلات کو سیراب کر سکتا ہے نیز یہ موگے اس وقت کون کونسی زمین / ہلات کو سیراب کرتے ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے۔
- (د) کیا یہ درست ہے کہ نہر کے کنارے جہاں جہاں آبادی ہو گئی ہے وہاں ایسی ان موگوں سے پانی دیا جاتا ہے جبکہ وہاں اب کوئی زرعی زمین / ہلات ہی نہیں۔
- (ہ) جہاں آبادی ہو گئی ہے کیا حکومت ان موگوں کو مستقل بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) لاہور شہر سے گزرنے والی نہر پر بلو موڈ سے لے کر ٹھو کر نیاز بیگ تک منظور شدہ موگہ جات کی تعداد 57 ہے۔

(ب) منظور شدہ موکہ جات کی تعداد 57 ہے جن میں سے 29 موکہ جات بوجہ آبادی بند ہو چکے ہیں۔
28 عدد موکہ جات موقع پر نصب ہیں جن میں سے چار عدد موکہ جات لاہور ڈویژن اتھارٹی
کے باہمیج جات اہائلس کو سیراب کرتے ہیں۔

(ج) نہر پر نصب شدہ موکہ جات پر زرعی رقبہ اہائلس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لسٹ جاری شدہ موکہ جات لاہور برانچ نہر لاہور ڈویژن

سی۔بی۔ڈی۔سی لاہور ڈویژن لاہور

نمبر شمار	برجی موکہ	بہرف	C.C.A
1۔	258490	ہائلس	35
2۔	261985	دائلس	90
3۔	263515	دائلس	L.D.A
4۔	264850	ہائلس	L.D.A
5۔	269500	ہائلس	L.D.A
6۔	265000	دائلس	L.D.A
7۔	271336	دائلس	185
8۔	273630	دائلس	86
9۔	277650	دائلس	194
10۔	274900	ہائلس	13
11۔	280700	دائلس	197
12۔	280176	دائلس	49
13۔	249470	ہائلس	49
14۔	281217	ہائلس	10

176	دائیں	284143	-15
70	دائیں	285340	-16
333	دائیں	287585	-17
451	بائیں	287750	-18
171	دائیں	289640	-19
252	بائیں	291494	-20
227	بائیں	294736	-21
245	دائیں	295486	-22
189	بائیں	299418	-23
930	بائیں	303695	-24
15	بائیں	303800	-25
271	بائیں	311740	-26
1577	بائیں	313619	-27
281	دائیں	313976	-28
6096	کل		

- (د) درست نہ ہے۔ جیسا کہ جزی (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ بوجہ آبادی 29 موگہ جات پہلے ہی بند ہو چکے ہیں باقی موگہ جات جن پر جزوی رقبہ زیر آبادی آ گیا ہے۔ کارروائی بابت اخراج رقبہ سی۔سی۔ اے زیر دفعہ 20/B زیر کار ہے۔
- (ه) وضاحت جزی بالا میں کر دی گئی ہے۔

جوڈیشل کالونی لاہور۔ نمر کے موگہ جات

سے پانی کا بے جا اخراج

*3184، محترمہ شازیہ چاند، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) لاہور شہر سے گزرنے والی نہر پر جو ڈیمشل کالونی لاہور کی حدود میں کتنے موٹے منظور شدہ ہیں۔
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ جو ڈیمشل کالونی لاہور میں اب کوئی زرعی زمین/باغات نہیں ہیں پھر بھی موگوں کے ذریعے پانی پھوڑا جاتا ہے جس سے اکثر گھوٹوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور لوگوں کا گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔
- (ج) کیا حکومت مذکورہ کالونی کے موگوں کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں۔

وزیر آبپاشی

- (الف) لاہور شہر سے گزرنے والی نہر جو ڈیمشل کالونی کے باقاعدہ منظور شدہ موگہ جات کی تعداد تین ہے جن میں سے ایک موگہ بوجہ آبادی بند ہو چکا ہے۔
- (ب) درست نہ ہے۔ جیسا کہ وضاحت جز بالا میں کی گئی ہے کہ ایک موگہ بوجہ آبادی بند کر دیا گیا ہے، دوسرا موگہ ہنردال کے رقبہ کو آبپاش کرتا ہے اور تیسرا موگہ نواب صاحب وغیرہ کے رقبہ کو آبپاش کرتا ہے جس کا کھال جو ڈیمشل کالونی اور رانے ونڈ روڈ کے درمیان واقع ہے۔ اس موگہ کے سی۔سی۔سی۔اسے میں رقبہ زیر آمدہ آبادی خارج کر کے موگہ کا سائز کم کر دیا گیا ہے مگر کھال چونکہ آبادی میں سے گزرتا ہے اور پانی کبھی کبھار بوجہ کسی رکاوٹ overflow ہو جاتا ہے۔
- (ج) جب تک جاری شدہ کھال سے زرعی رقبہ کی آبپاشی ہو رہی ہے اسے بند نہیں کیا جاسکتا۔ دیگر وضاحت جز ہائے بالا میں کر دی گئی ہے۔

لسٹ جاری شدہ موگہ جات لاہور برانچ نہر لاہور ڈویژن

سی-بی-ڈی-سی لاہور ڈویژن لاہور

C.C.A	بٹرف	برجی موگہ	نمبر شمار
35	ہائیں	258490	-1
90	دائیں	261985	-2
L.D.A	دائیں	263515	-3
L.D.A	ہائیں	264850	-4
L.D.A	ہائیں	269500	-5
L.D.A	دائیں	265000	-6
185	دائیں	271336	-7
86	دائیں	273630	-8
194	دائیں	277650	-9
13	ہائیں	274900	-10
197	دائیں	280700	-11
49	دائیں	280176	-12
49	ہائیں	249470	-13
10	ہائیں	281217	-14
176	دائیں	284143	-15
70	دائیں	285340	-16
333	دائیں	287585	-17
451	ہائیں	287750	-18
171	دائیں	289640	-19

252	ہائیں	291494	-20
227	ہائیں	294736	-21
245	دائیں	295486	-22
189	ہائیں	299418	-23
930	ہائیں	303695	-24
15	ہائیں	303800	-25
271	ہائیں	311740	-26
1577	ہائیں	313619	-27
281	دائیں	313976	-28
6096	کل		

مانگا منڈی اور ملحقہ دیہات کے بچاؤ

کے لئے دریائے راوی پر پختہ بند کی تعمیر

*3190، جناب نوید عامر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دریائے راوی کا رخ موڑنے اور ضلع شیخوپورہ کی زرمی اراضی بچانے کے لئے 1995-96 میں ایک پختہ بند تعمیر کیا تھا۔ اس کا تخمینہ لاگت، وقت تعمیر اور کس فرم/ٹھیکیدار نے تعمیر کیا تھا۔ ٹھیکہ کس اتھارٹی نے منظور کیا تھا مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی کا رخ غیر مسمیاری منصوبہ بندی/تعمیرات اور نیا ٹیکنیکل عمل کی وجہ سے ضلع لاہور کی طرف موڑ دیا گیا جس کی وجہ سے ضلع لاہور کے علاقہ مانگا منڈی اور ملحقہ دیہات کی زرمی اراضی آج تک دریا برد ہو رہی ہے جس سے کسانوں اور حکومت دونوں کا شدید نقصان ہو رہا ہے۔

(ج) اگر درج بالا اجزاء کا جواب اہمیت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ دیہات کی اراضی کو دریائے راوی کے کھاؤ سے بچاؤ کے لئے سخت بند تعمیر کرنے اور ناقص منصوبہ بندی کرنے والے افسران / اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے کھاؤ سے شیخوپورہ کی زرعی اراضی کو بچانے کے لئے نواں کوٹ کے مقام پر ایک suburb بنایا گیا تھا جس کا تخمینہ لاگت 62.902 ملین روپے تھا۔ suburb کی تعمیر 7/95 سے 12/98 کے دوران ہوئی۔ ٹھیکہ تیسرز یونیک کنسٹرکشن کمپنی کے نام تھا اور ٹھیکہ کی منظوری چیف انجینئر اریگیشن لاہور زون نے دی۔

(ب) درست نہ ہے۔ دریا فلٹرا رخ بدلتے رستے ہیں اس لئے دریائے راوی کا رخ بدلنا ناقص منصوبہ بندی کے باعث نہ تھا۔ تاہم مانگا منڈی کے ٹکڑے دیہات کی زرعی اراضی کو کھاؤ سے بچانے کے لئے نانو ڈوگر کے مقام پر 1997-98 میں عارضی بندوبست کی بنیاد پر دو صد مٹی کے سبز بنانے گئے تھے جن کی وجہ سے مانگا منڈی کے ٹکڑے دیہات اب تک کھاؤ سے محفوظ ہیں۔ تاہم مستقل بنیاد پر ممکنہ کھاؤ روکنے کے لئے اس مقام پر دو صد suburbs کی تعمیر کے لئے ماڈل سڈی ہو رہی ہے۔ ماڈل سڈی کے نتائج کی روشنی میں Flood Protection Phase-II کے تحت ان suburbs کی تعمیر کرائی جائے گی۔

(ج) وضاحت جز ہانے بالا میں کر دی گئی ہے کہ دریا کا رخ بدلنا کسی ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے نہ تھا اس لئے افسران / اہلکاران کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ایکسین آفسز محکمہ آبپاشی ضلع جھنگ

کے ترقیاتی فنڈز اور منصوبہ جات کی تفصیل

*3199، میں عبور ساہجہ خصوصاً، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں محکمہ آبپاشی کے دو XENs کے دکار ہیں۔

(ب) اگر یہ درست ہے تو پچھلے دو سالوں میں ان کو کتنے فنڈز کن کن موں کے لئے دیئے گئے۔

(ج) یہ فنڈز کہاں کہاں خرچ ہونے اور ان سے کتنے کام مکمل ہونے۔

(د) یہ فنڈز کن کن ٹھیکیداروں کے ذریعے خرچ کئے گئے اور ان کے لئے کیا criteria مقرر کیا

گیا تھا؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) پچھلے دو سالوں میں جھنگ ڈویژن اور تریوں ڈویژن کو ملنے والے فنڈز کی تفصیل ذیل

ہے۔

تریوں ڈویژن		جھنگ ڈویژن		تفصیل
سال 2002-03	سال 2002-03	سال 2002-03	سال 2001-02	
7,584,000/-	1,429,000	2,020,370/-	2,622,000/-	1. بڈنگ اینڈ سٹریکچر
10,737,000/-	7,317,000	5,965,200/-	10,180,280/-	2. کینل ورکس
3,888,000/-	2,222,000	1,873,410/-	3,578,010/-	3. فلڈ بند ورکس
--	--	17,996,000/-	2,000,000/-	4. لائٹنگ آف اریگیٹیشن

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن ٹھیکیداروں نے گزشتہ دو سالوں میں ہر دو ڈویژنوں میں کام کئے، وہ محکمہ آبپاشی کے

منظور شدہ ٹھیکیدار تھے اور انہیں قواعد و ضوابط کے مطابق کام الاٹ کئے گئے۔

ہیڈ تریموں کی تعمیر کے لئے لی گئی اراضی

اور معاوضہ جات کی تفصیلات

- *3200 میں ظہور ساہجہ پنجوہ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ تریموں کی تعمیر کے وقت حکومت نے مختلف مقامی زمینداروں کی ملکیتی زمین قبضہ میں لی تھی۔
- (ب) اگر جڑ (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو اس وقت حکومت نے کتنی زمین قبضہ میں لی تھی اور اب تک کتنی واگزار کی گئی اور کتنی باقی ہے۔
- (ج) جن لوگوں کی زمین واگزار نہیں ہوئی ان کو حکومت کس حساب سے پیسے ادا کر رہی ہے۔
- (د) اگر حکومت ان زمینداروں کو پیسے نہیں دے رہی تو کیا مذکورہ زمین ان کے مالکان کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی

- (الف) درست نہ ہے۔ تریموں ہیڈ ورکس کے لئے حاصل کردہ زمین کا معاوضہ مبلغ 22,84,857 روپے ادا کیا گیا۔
- (ب) تریموں ہیڈ ورکس کی تعمیر کے وقت دوران سال 1937 رقبہ تعداد 1482 ایکڑ حاصل کیا گیا۔ بعد ازاں بورڈ آف ریونیو پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر 1537-75/114-5AX مورخہ 14-04-75 کے تحت 11161.57 ایکڑ رقبہ اصل مالکان کو مختلف شرائط پر واگزار کر دیا گیا اور محکمہ ضروریات کے لئے بقیہ رقبہ 13680.43 ایکڑ ہے۔
- (ج) جیسا کہ وضاحت جز ہانے بالا میں کر دی گئی ہے کہ مذکورہ رقبہ جات کا حسب ضابطہ معاوضہ دوران تعمیر تریموں ہیڈ (اسرسن بیراج) متعلقہ زمینداروں کو ادا کر دیا گیا تھا۔
- (د) وضاحت جز ہانے بالا میں کر دی گئی ہے۔ رقبہ تعداد 13680.43 ایکڑ ہیڈ کی ضروریات یعنی پانڈ لیول برقرار رکھنے کے لئے مختص ہے اس لئے زمینداروں کو واپس نہیں کیا جاسکتا۔

ٹرانسفرز پر پابندی کے دوران کی گئی

ٹرانسفر کی وجوہات

*3229، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار میں حکومت کی طرف سے تبادلوں پر 03-9-30 تک پابندی تھی۔

(ب) اگر جی (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ازراہ نوازش وجوہات بتائی جائیں جن کی وجہ سے

مصالح احمد میٹ سب ڈویژن کوٹ خدایار کو XEN محکمہ نہر فیصل آباد نے مورخہ 03-09-06

کو بذریعہ تار نمبر 601 اس کی اپنی درخواست پر دوران پابندی بموجبات سیکشن تبدیل کر دیا۔

(ج) تو کیا حکومت مذکورہ XEN اور دیگر ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی اور مذکورہ بالا ٹرانسفر کو

منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) مصالح احمد میٹ کی باضابطہ تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ کام کی نوعیت و ایڈمنسٹریٹو گراؤنڈ

پر ایک کینال وائر نمبر 601 مورخہ 03-09-2003 کے ذریعے مذکورہ حاضمی احکامات

(Attachment) جاری کئے گئے۔

(ج) مذکورہ بالا attachment ملازمین کی جنرل ٹرانسفر پر خود بخود منسوخ یا مستقل ہو جائیگی۔

محکمہ آبپاشی میں تعینات میٹ کے خلاف انکوائریز

اور محکمانہ کارروائی کی تفصیلات

*3230، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر پنڈی بھلیاں نے مورخہ 11-7-98 کو بذریعہ چٹھی نمبر PA/AC/2251 قومی اٹاک کو نقصان پہنچانے اور کرپشن میں ملوث ہونے کی بناء پر ڈپٹی کمشنر حافظ آباد اور ایس۔ ای۔ ایکسینٹ حکمہ انہار ایل۔ سی۔ سی (ویسٹ) فیصل آباد کو لکھا تھا کہ مشتاق احمد میٹ سب ڈویژن کوٹ ہدایار کے غلاف کیس رجسٹرڈ کیا جائے۔
- (ب) اگر مذکورہ کیس رجسٹرڈ کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل اور دیگر تمام کیسز جو کہ مذکورہ میٹ کے غلاف ہیں کی تفصیل مع جھگڑا کارروائی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میٹ مذکور کے غلاف تھانہ انٹی کرپشن حافظ آباد میں F.I.R No 10 در مقدمہ محمد اکرم وغیرہ درج ہوئی اور میٹ مذکور ایک ماہ تک اس سلسلہ میں گرفتار ہو کر قید میں بھی رہا مگر میٹ کے غلاف حکمہ نے قطعی طور پر کوئی انتہائی کارروائی نہ کی حتیٰ کہ اسے قید کی مدت کے دوران سطل بھی نہ کیا۔
- (د) اگر مذکورہ میٹ کے غلاف جھگڑا کیسز اور دیگر نوعیت کی حدید قسم کی شکایات اور کرپشن کیسز ہیں تو کیا حکمہ اس کے غلاف R.S.O 2000 اور ترمیم شدہ R.S.O-2001 کے تحت کسی کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) درست ہے۔
- (ب) مذکورہ کیس کی باقاعدہ انکوائری ہوئی جس میں مشتاق احمد میٹ پر جرم ثابت نہ ہوا۔ اندر میں حالات اس پر کیس رجسٹر نہ کروایا گیا۔
- (ج) اس حد تک درست ہے کہ میٹ مذکورہ انٹی کرپشن کیس میں گرفتار ہوا جس کی وجہ سے بذریعہ نمبری 554-56/91E مورخہ 10-2-2000 مظلوم کر دیا گیا اور ضمانت پر رہا ہونے پر بحال کر دیا گیا اور کیس تاحال سرکل آفیسر انٹی کرپشن زیر سماعت ہے۔
- (د) مذکورہ میٹ کے غلاف دیگر کوئی کیس نہ ہے۔ اندر میں حالات اس کے غلاف انتہائی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

موضع نتھو کی تحصیل لاہور کینٹ۔ نئے موگہ

کی تنصیب کا مسئلہ

*3317. محترمہ ثمنینہ نوید، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع نتھو کی تحصیل کینٹ ضلع لاہور کے چند زمینداروں نے نئے موگہ

کی تنصیب کے لئے کانٹریکٹ نمبر 566 مورخہ 20-دسمبر 2002 کو متعلقہ ایکسٹن کے دفتر میں جمع

کروائی تھی جو متعلقہ اوور سیر محمد یونس ہرنس پورہ نے جان بوجھ کر گم کر دی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے موگہ کی تنصیب کے لئے درخواست کی تیاری پر ہزاروں روپے

خرچ آیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک موگہ لگانے کے بارے میں

کوئی پیشرفت نہ ہوئی ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اوور سیرکنی سالوں سے ایک ہی جگہ تعینات ہے، اگر ہے تو

تعیناتی کی وجہ کیا ہے۔

(ه) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت نیا موگہ لگانے اور متعلقہ اوور سیر کے

خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے ایوان کو

آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) اس حد تک درست ہے کہ موضع نتھو کی تحصیل زمینداروں نے بی۔ آر۔ بی نہر سے نئے موگہ کی

منظوری کے لئے درخواست دائر کی تھی مگر اس کو مسی محمد شیب ولد نواب دین حق دار

دفتر سب ڈویژن لاہور سے واپس وصول کر چکا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

- (ج) مین کینال سے موگہ کی منظوری پر پابندی عام ہے اس لئے اس سلسلہ میں کوئی پیشرفت نہ ہو سکتی ہے۔
- (د) درست نہ ہے۔ مذکورہ اوورسیئر 24- نومبر 2001 کو حوثی سیکشن خانواہ ڈویژن دیلاپور سے تبدیل ہو کر موجودہ سیکشن میں تعینات ہوا اس طرح موجودہ سیکشن میں تعیناتی کا دورانیہ تقریباً دو سال ہے۔
- (ه) مین کینال سے موگہ کی منظوری پر حکمانہ طور پر پابندی عام ہے۔ لہذا بی۔ آر۔ بی نہر سے نیا موگہ منظور نہ ہو سکتا ہے اور جیسا کہ وضاحت جز بالا میں کی گئی ہے اوورسیئر کے خلاف کسی کارروائی کا کوئی جواز نہ ہے۔

نہر ہجن برانچ کا ہیڈ فقیریاں ٹاچک نمبر 3

جنوبی بھلوال پختہ کرنے کا مسئلہ

- *3333، چودھری زاہد اقبال سندھو، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر بجن برانچ کو ہیڈ فقیریاں، نائل چک نمبر 13 جنوبی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا تک پختہ کرنے کے لئے سکیم تیار کی گئی تھی۔
- (ب) اگر جڑ (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا موجودہ مالی سال 04-2003 میں مذکورہ سکیم کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں یا نہیں نیز حکومت اس نہر کو کب تک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) نہر بجن برانچ نہیں بلکہ ایک راجہ ہے جو کہ سدراں فیڈ کی ٹیل سے نکلتا ہے۔ اس کا ڈیمارج 207 کیوسک اور لمبائی 111473 فٹ (22.29 میل) ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی میں 30 کیوسک تک کی نہروں احصہ کو پختہ کرنا ہے۔ لہذا بجن راجہ کی برہی 95500 تا 109473 (109473

- تا 111473 میل پمپ ہی - پختہ ہو چکی ہے) کی لائننگ کے لئے ایک سکیم نیشنل ڈریج پروگرام کے تحت منظور ہو چکی ہے جس کا تخمینہ 3.76 ملین ہے۔
- (ب) دوران مالی سال 2003-04 میں مذکورہ سکیم کے لئے 3.76 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور رواں مالی سال میں ہی کام مکمل ہو جانے کا۔

ہیڈ شرفپور نزد کوٹ روشن دین، شیخوپورہ،

اریگیشن اپ لفٹ سکیم کی تفصیلات

- *3368، جناب عابد حسین چٹو، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین لمرائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ شرفپور نزد کوٹ روشن دین تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک اریگیشن اپ لفٹ سکیم تیار کی گئی تھی۔
- (ب) اس سکیم کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قیمتی مشینری جو اس سکیم کے لئے خریدی گئی اس کو کبھی نصب نہ کیا گیا۔
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کو کبھی چالو نہ کیا گیا۔
- (ہ) کیا اس رقم کی خوردبزد کی جانچ پڑتال کے لئے کوئی انکوائری کی گئی یا کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) یہ درست ہے۔
- (ب) اس سکیم کا تخمینہ تقریباً 72 لاکھ روپے لگایا گیا تھا۔
- (ج) مشینری موقع پر نصب کی گئی تھی لیکن چونکہ سکیم چالو نہ ہو سکی اور چوری کے احتمال کی وجہ سے مشینری اکھاڑ کر مٹھوہ جگہ پر رکھوا دی گئی۔

(د) یہ درست ہے۔

(ه) سپرنٹنڈنگ انجینئر قادر آباد بوکی ٹک سرکل فاورق آباد کو انکوآزی انجینئر مقرر کیا گیا ہے اور انکوآزی رپورٹ کی روشنی میں ضمنی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

بھوگیوال شیلر روڈ لاہور پر واقع ٹیوب ویل نمبر 2 کی صورتحال

*3377، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو بھوگیوال چوک سے حیدر چوک لاہور جانے والی سڑک پر کئی سال قبل محکمہ نے ایک ٹیوب ویل نصب کیا تھا جو ٹیوب ویل نمبر 2 سے مشہور تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند سالوں سے ٹیوب ویل بند ہے اور ٹیوب ویل والی زمین پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے۔

(ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویل والی زمین کو واگزار کروانے اور قابضین کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں نیز زمین کی تفصیل اور قابضین کے نام اور پتا اجابت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل بورڈراب ہونے کی وجہ سے تقریباً 20 سال سے بند ہے مگر ٹیوب ویل سے ملحقہ زمین پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(ج) وضاحت جڑ ہانے والا میں کر دی گئی ہے۔

چشمہ رانٹ بینک کینال کے ادھورے ڈرینز کی تکمیل کا مسئلہ
 *3431، سردار فتح محمد خان بزدار، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ چشمہ رانٹ بینک کینال پر بنائے گئے ڈریں ہانے کو ادھورا چھوڑ دیا گیا
 ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برسات کے موسم میں رود کو ہیوں کا پانی ادھورے ڈریں ہانے کی
 وجہ سے بستیوں اور ضلعات کو تباہ کر دیتا ہے جس سے عوام کے جان و مال کا نقصان ہوتا
 رہتا ہے۔

(ج) کیا حکومت ان ڈریں ہانے کو دریا تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک کام شروع
 ہو گا اور کب مکمل ہو گا؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ منصوبہ واہڈا نے تعمیر کرایا ہے۔ تعمیر کے دوران بھیکاری، جتوا، موہی فلڈ کیرئیر چینل کو
 اس لئے نامکمل چھوڑ دیا گیا کہ لوگوں نے مداتوں سے حکم اقتامی حاصل کیا ہوا ہے۔
 حکومت پنجاب نے سطلے ہی واہڈا کو تحریر کیا ہے کہ متذکرہ حکم اقتامی خارج کر دیا کر ڈریں
 ہانے کو مکمل کروایا جائے۔

مہاڈ لفت اریگیشن پراجیکٹ، میانوالی و خوشاب

سے متعلق تفصیلات

*3577، ملک محمد جاوید اقبال امان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ہماڈ لٹ اریگیشن منصوبہ ' Mohar Lift Irrigation Project ضلع میانوالی اور ضلع خوشاب پر آغاز سے آج تک کتنی لاگت آچکی ہے۔ آمدہ اور موجودہ مالی سال میں اس منصوبہ کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، منصوبہ مذکورہ کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔
- (ب) مذکورہ بالا منصوبہ سے اب تک کتنے لوگوں کو کتنا فائدہ پہنچ رہا ہے۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا منصوبہ کے کروڑوں روپے خوردبرد کرنے گئے ہیں اور منصوبہ ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے۔
- (د) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک 'ا' گر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی

(الف) ہماڈ لٹ اریگیشن سکیم کے دو منصوبے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہماڈ لٹ اریگیشن سکیم "ا"

اس منصوبہ پر اب تک 51.423 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ دوران مالی سال 2003-04 میں 2.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور منصوبہ کی تکمیل کے لئے تقریباً 2.00 ملین مزید درکار ہونگے اس طرح یہ منصوبہ 2004 میں مکمل ہو جائیگا۔ اس سکیم سے ضلع میانوالی اور خوشاب کا تقریباً 120508 ایکڑ رقبہ سیراب ہو گا۔

ہماڈ لٹ اریگیشن سکیم "ب"

اس منصوبہ پر اب تک 60.938 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ رواں مالی سال 2003-04 میں 13.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس طرح یہ سکیم 2004 میں مکمل ہو جائیگی اس سکیم سے ضلع خوشاب کا تقریباً 118846 ایکڑ رقبہ سیراب ہو گا۔

(ب) بعد تکمیل منصوبہ تکمیل ہماڈ لٹ اریگیشن (اسے) سے 17000 اور (بی) سے 12 لاکھ آبادی کو

فائدہ ہو گا۔

- (ج) اس حد تک درست نہ ہے کہ فڈز خوردہ کرنے گئے ہیں۔ منصوبہ جات کو ادھورا نہ چھوڑا گیا ہے۔ رواں مالی سال میں فڈز بھی مختص ہیں۔
- (د) وحامت جڑھانے ہلا میں کر دی گئی ہے۔

وادی سون اور دامن مہاڑ میں زیر زمین پانی کا لیول

بلند کرنے کے لئے چیک ڈیمز کا قیام

*3578 ملک محمد جاوید اقبال اموان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ وادی سون و دامن مہاڑ کی تقریباً چار لاکھ پر مشتمل آبادی کا ذریعہ معاش زراعت ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ سالوں میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے ان علاقوں میں پانی کا لیول 200 فٹ تک نیچے چلا گیا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے زمیندار کاشت پر مجبور ہو گئے ہیں۔

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقوں میں پانی کا لیول بند کرنے کے لئے چیک ڈیمز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ گزشتہ سالوں میں خشک سالی کی وجہ سے پانی کا لیول ڈاؤن ہو گیا ہے۔

(ج) محکمہ آبپاشی نے وادی سون میں مختلف جگہوں پر سال ڈیمز بنانے کے لئے Investigation

کی لیکن سال ڈیم کے لئے کوئی سائینٹ بھی موزوں نہ پائی گئی۔ بارانی پہاڑی علاقہ جات میں

چیک ڈیز بنا نا آباد (Agency for Barani Area Development) کے دائرہ کار میں ہے لہذا اس کے لئے متعلقہ محکمہ ہی وضاحت کر سکتا ہے۔

رنگ پور نہر جھنگ کو سالانہ بنیاد پر چالو کرنے

اور سکارپ یوب ویلوں کی مرمت کا مسئلہ

*3590 جناب فیصل حیات جو آئے، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ تریوں جھنگ سے نکلنے والی رنگ پور نہر دو اضلاع کو سیراب کرتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نہر سال میں صرف چھ ماہ چلتی ہے جبکہ فصلوں کے لئے سدا سال پانی کی ضرورت رہتی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نہر کے ساتھ ساتھ کروڑوں روپے کی لاگت سے پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سکارپ یوب ویل لگانے گئے تھے جو کہ اب تقریباً محکمہ کی غفلت کی وجہ سے خراب ہو چکے ہیں۔

(د) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت نہر کو سدا سال چالو رکھنے اور ان خراب سکارپ یوب ویلوں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ایوان کو یہ بھی بتایا جانے کہ رنگ پور نہر سے پانی کا اخراج کتنا ہے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ وہ علاقے جہاں زیر زمین پانی میلا ہے۔ نہریں چھ ماہ ہی چلتی ہیں۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ کینال کے ٹکڑے علاقہ میں سیم و تھور پر قابو پانے کے لئے 30 سال قبل سکارپ یوب ویل لگانے گئے تھے۔ ان علاقہ میں سیم و تھور پر کالی حد تک قابو پایا گیا

ہے۔ لہذا حکومت نے جن علاقوں میں زیر زمین میٹھا پانی ہے۔ سکلرپ یوب ویز کو زمینداروں کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(د) رنگ پور کینال کا ہیڈ پر ڈیزائن ڈیپارٹمنٹ 2710 کیوسک ہے جبکہ موقع پر 1900 کیوسک پتتی ہے اور کمی پانی کو تونہ، بچند کینال جو کہ رنگ پور کینال کی برہمی 412 پر کراس کرتی ہے سے پورا کیا جاتا ہے۔ دیگر وضاحت جڑ ہانے بلا میں کر دی گئی ہے۔

حافظ آباد شیخوپورہ روڈ کے سیم نالوں / نہروں کے پلوں کی کشادگی

*3752، محترمہ منجی سلیم، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش یین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ آباد شیخوپورہ روڈ پر نہروں / سیم نالوں کے ٹیزے 'ترے اور تنگ

پلوں کو کٹادہ کرنے کا منصوبہ منظور ہوا تھا۔ اگر ایسا ہے تو اس کے لئے ملی سال 2002-03

اور 2003-04 میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پلوں کی وجہ سے کئی عمارتوں میں قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں،

ٹریک کو رواں دواں رکھنے میں سخت دشواری کا سامنا ہے اور منصوبہ کی ابھی تک T.S کی منظوری بھی نہیں دی گئی۔

(ج) اگر جڑ ہانے بلا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان پلوں کو کٹادہ کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے تو کب تک 10 کروڑ نہیں تو وجوہات کیا ہیں نیز ابھی تک T.S کی منظوری نہ دینے والوں

افسران / اہلکاران کے خلاف حکومت تادیبی کارروائی کا بھی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست نہ ہے۔ حافظ آباد، شیخوپورہ روڈ پر نہروں / سیم نالوں کے تنگ پلوں کی کشادگی کا کوئی

منصوبہ منظور نہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا منصوبہ محکمہ کے زیر فور ہے اس مہد کے لئے سال

2002-03 اور 2003-04 میں کوئی فنڈ مختص نہ کئے گئے۔

- (ب) درست نہ ہے۔ ان پلوں کی وجہ سے اب تک کسی قسم کے حادثہ کی کبھی کوئی اطلاع نہ ملی ہے دیگر وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔
- (ج) پلوں کی تعمیر و کٹادگی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ / محکمہ پانی ویز کی ذمہ داری ہے لہذا مزید وضاحت متعلقہ محکمہ ہی کر سکتا ہے۔

موجود کی مائنر ضلع قصور۔ تعمیر لاگت، ٹھیکیدار

اور پانی چوری کی تفصیلات

- *3806، جناب ارشد محمود بگوا، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔ کہ۔
- (الف) موجود کی مائنر ضلع قصور کب پختہ کیا گیا، اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی، یہ کس ٹھیکیدار نے تعمیر کیا اور اس کی تعمیر محکمہ کے کن کن اہلکاران و افسران کی نگرانی میں ہوئی۔
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ اس مائنر کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال ہونے کی وجہ سے یہ مائنر ٹوٹ چکا ہے جس کی وجہ سے زیادہ تر پانی راستہ میں ہی ضائع ہو جاتا ہے۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مائنر کے شروع میں واقع موکہ جات پر کاشتکاروں نے روکائیں بنا رکھی ہیں جس کی وجہ سے پانی میل پر نہیں پہنچتا اور یہ رکاوٹیں جانے میں ان کاشتکاروں کو محکمہ کے عہد کی سرپرستی حاصل ہے۔
- (د) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت اس مائنر کی ناقص تعمیر کے ذمہ داران افسران / ٹھیکیدار اور رکاوٹیں جانے میں مدد دینے والے افسران / اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اور اس مائنر کی تعمیر از سر نو کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) موجودی مانٹر نہ پہلے سے چکنتے ہے اور نہ ہی رواں مالی سال میں اس کو چکنتے کرنے کی کوئی تجویز ہے۔ البتہ اس مانٹر کو اگلے مالی سال میں نیشنل ڈرنیج پروگرام کے تحت فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں چکنتے کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔
- (ب) چونکہ مانٹر چکنتے نہ ہے اس لئے اس میں ناقص میٹریل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
- (ج) اس مانٹر میں کسی قسم کی کوئی بھی رکاوٹیں نہیں ہیں اور ٹیل پر پانی کی سپلائی بمطابق ذیرائع پوری ہے۔
- (د) مذکورہ شکایت چونکہ درست نہ ہے اس لئے کسی بھی سرکاری اہلکار کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا کوئی جواز نہ ہے۔

نہر شاہ پور برانچ۔ موگہ جات کے سائز میں کمی کا مسئلہ

*3927 ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین لڑمانیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر شاہ پور برانچ کے تمام راجباہوں پر سکارپ سکیم کے تحت یوب ویل گئے کی وجہ سے موگہ جات کے سائز کم کر دینے گئے تھے۔
- (ب) اگر جز (الف) کا جواب اجبات میں ہے تو مذکورہ بالا راجباہوں کے کتنے موگہ جات پر سکارپ یوب ویل لگانے گئے تھے اور کتنے موگہ جات کے سائز کم کئے گئے تھے تفصیلات ہمیش کی جائیں۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکارپ سکیم کے یوب ویل لگتم ہو جانے کے باوجود ابھی تک موگہ جات کے سائز نہیں بڑھانے گئے جس سے زمیندار حضرات کا نقصان ہو رہا ہے۔
- (د) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا راجباہوں کے موگہ جات کے سائز بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ شاہ پور برانچ کے تمام راجباہوں پر سکلپ سکیم کے تحت یوب ویل لگنے کی وجہ سے موگہ جات کے سائز کم کر دیئے گئے تھے۔ یوب ویل کا پانی موگہ جات کے منظور شدہ ڈیمپراج کے علاوہ تھا۔

(ب) کسی بھی موگہ کا سائز یوب ویل کی وجہ سے کم نہیں کیا گیا۔ سکلپ یوب ویل Saline زون ایریا میں لگانے گئے تھے جس کا مقصد سیم اور تھور کا سدھارک تھا۔ تاہم سوینٹ زون ایریا میں یوب ویلوں کا پانی موگہ جات کے پانی کے ساتھ کس کر کے استعمال میں لایا گیا۔

(ج) وضاحت جڑ(الف) میں کی دی گئی ہے لہذا سکلپ یوب ویل کے ختم ہونے سے موگہ جات کے سائز میں کسی ردوبدل کی ضرورت نہ ہے۔

(د) موگہ جات کا سائز اس کے زیر آبپاشی رقبہ پر مبنی ہوتا ہے اس لئے بلاوجہ ان کا سائز بڑھانا ناممکن ہے۔

نہر شاہ پور برانچ سرگودھا نہری پانی،

ٹیوب ویلز اور آبیانہ کا مسئلہ

*3928 ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر شاہ پور برانچ ضلع سرگودھا اور اس کے راجباہوں پر سکلپ سکیم کے تحت یوب ویل لگانے کی وجہ سے زمینداروں کو پورا سال پانی ملتا تھا اور حکومت پورے سال کا آبیانہ وصول کرتی تھی لیکن اب یوب ویل ختم ہو جانے کے بعد نہری پانی صرف چھ ماہ کے لئے ملتا ہے لیکن آبیانہ پورے سال کا وصول کیا جاتا ہے۔

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال میں صرف چھ ماہ پانی ملنے سے غریب کسان سخت پریشان ہیں اور لاکھوں ایکڑ اراضی بخر ہو رہی ہے اور زرعی اجناس میں کمی ہو گئی ہے۔
- (ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت نھر مذکورہ بالا اور اس پر واقع راجپاہوں کی میعاد چھ ماہ سے بڑھا کر پورا سال یا کم از کم نو ماہ کے لئے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) درست نہ ہے۔ موجودہ کلیت ریٹ آف آبیانہ کے تحت ششماہی انہار کے رقبہات کو صرف چھ ماہ یعنی فصلِ عریف کا آبیانہ لگایا جائے گا۔
- (ب) درست نہ ہے۔ زیر زمین پانی درست ہونے کی وجہ سے فصلِ ربیع کے لئے زمینداران نجی ٹیوب ویلز سے آبپاشی کرتے ہیں اس لئے زمینوں کا بخر ہونا درست نہ ہے اور نہ ہی شاہ پور براہنج کی کھانڈ میں زرعی پیداوار میں کمی ہوتی ہے۔
- (ج) انہار کا مسلسل چلنا سیم کا موجب بنتا ہے اس لئے زیر زمین درست پانی کے علاقہ جات میں انہار کو چھ ماہ کے لئے چلایا جاتا ہے اس کے علاوہ پانی کی کمی کے باعث ششماہی انہار کو سالانہ یا نو ماہ چلانا ممکن نہ ہے۔

راجپاہ کا کووال، بوسال ڈسٹری بیوٹری تحصیل ملکوال کے مسائل

اور حکومتی اقدامات

*3970، جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ راجپاہ کا کووال، بوسال ڈسٹری بیوٹری سے موضع گوچرہ تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین سے شروع ہوتی ہے اور راجپاہ کا کووال کو S.D.O بوسال محکمہ انہار کنٹرول کرتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راجیہ کا کووال تقریباً 10 سال سے اپنا function نہ کر رہی ہے کیونکہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ راجیہ بھر چکی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع چک عالم، سوآنہ، بریار، چک نمبر 43، چک نمبر 44، ریڈ کالونیز، سیرضلع منڈی بہاوالدین اور بہت سے دوسرے مواضع جو اس راجیہ سے سیراب ہونے لگے، پانی نہ ہونے کی وجہ سے زمینیں سیراب نہ ہو رہی ہیں بالخصوص وہ دیہات جو اس راجیہ کی میل پر واقع ہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس مقام سے راجیہ کا کووال، بوسال ڈسٹری بیوٹری نر (موضع گوجرہ) سے پانی حاصل کرتی ہے، وہ مقام اس راجیہ کو اس کا منظور شدہ پانی فراہم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے لہذا اس راجیہ کو پانی فراہم کرنے کے لئے وہ مقام متعین کیا جانے جس مقام سے اس راجیہ کا منظور شدہ پانی اس میں داخل ہو سکے اور زمینوں کو پانی میسر ہو سکے۔

(ہ) کیا حکومت راجیہ کا کووال کو بھتہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ یہ اپنا منظور شدہ پانی بغیر کسی رکاوٹ کے میل تک لے جا سکے اور زمینداروں کو ان کا منظور شدہ پانی دستیاب ہو سکے۔

(و) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت اس راجیہ کا مقام تبدیل کر کے منظور شدہ پانی میا کرنے اور اسے بھتہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک عملدرآمد ہو گا؟ اگر ارادہ نہیں رکھتی تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ گزشتہ سالوں میں کا کووال راجیہ کی میل پر کمی پانی کی شکایت رہی ہے لیکن اب ضروری بھل صفائی اور مرمت کے بعد راجیہ کی میل پر کمی پانی کی شکایت نہ ہے۔

(ج) وضاحت جز ہانے بالا میں کر دی گئی ہے۔

- (د) یہ درست نہ ہے۔ کاکوال ڈسٹری بیوٹری کا ہیڈ جس مقام پر ہے وہاں سے یہ ٹھیک پانی لے رہی ہے لہذا اس کا ہیڈ تبدیل کرنے کی ضرورت نہ ہے۔
- (ه) چونکہ راجپاہ کی ٹیل پر پانی پورا پہنچ رہا ہے اس لئے اسے بختہ کرنے کی تجویز غور نہ ہے۔
- (و) وحاست جڑھانے بالا میں کر دی گئی ہے۔

بہاولپور، محکمہ آبپاشی میں بھرتی کی تفصیل

- *4276، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ آبپاشی بہاولپور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذمہ داری اور پناہت کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے۔
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکورڈنگ کمنٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اجبات میں تشریح کر کے کی گئی تو ان اجبات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے۔
- (ه) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں۔
- (و) کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا؟

وزیر آبپاشی،

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبری SOR-IV/2-42/92 مورخہ 18-2-97 کے تحت گورنمنٹ ملازمین کے بچوں کو بھرتی کیا گیا جو کہ دوران سروس فوت ہونے، میڈیکل ان ف ہونے یا دوران سروس معذور ہونے۔ (ii) ان کے علاوہ معذور افراد کے کوڑے کے تحت بھرتی کئے گئے۔
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکورمنٹ کمیٹی میں شامل اکیسراں کے نام، عمدہ، پتا درج ذیل ہے۔

نام	عمدہ	گریڈ	بکھ تعیناتی
شعیب احمد جام	ایکسین (جنرل)	18	بھاولپور کینال ڈویژن
طاہر سلیم عاکوانی	ایکسین (ممبر)	18	بخند ہیڈ ورکس ڈویژن
سید مرعلی شاہ	ڈپٹی کلرک (ممبر)	17	بھاولپور کینال ڈویژن

- (د) اخبارات میں تشہیر کی گئی اخبارات کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ روزنامہ خبری مورخہ 21-02-2003

2۔ روزنامہ رہبر مورخہ 22-02-2003

- (ه) کوئی بھی فرد روز میں نرمی کے تحت بھرتی نہیں کیا گیا۔

- (و) بیئر میرٹ کے کسی بھی فرد کو بھرتی نہ کیا گیا۔

صوبہ میں زیر تعمیر سمال ڈیمز کی تفصیلات

*4430، رانا مسر فرراز احمد خان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) حکومت پنجاب صوبہ بھر میں کتنے سمال ڈیمز کس ضلع اور تحصیل میں بنا رہی ہے۔ زیر تکمیل

ڈیموں کی صورتحال کیا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے اور ان سے کتنے رقبہ جات کو

آبپاش کیا جاسکے گا۔

- (ب) حکومت پنجاب کے زیر فور کتنے ڈیموں کے منصوبہ جات ہیں ان پر کب تک عملدرآمد کرنے

کا ارادہ ہے۔

(ج) صوبہ میں زرنگمیل ڈیموں کو پانچ گھنٹوں تک پہنچانے کے لئے وفاقی حکومت کیا کیا امدادی اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) حکومت پنجاب اس وقت میاں اور لہڑی نام کے دو سہل ڈیمز بالترتیب تحصیل تھنگ ضلع بکوال اور تحصیل سوہارہ ضلع جہلم میں بنا رہی ہے۔ زرنگمیل ڈیموں کی تعمیر کا کام ابتدائی مراحل میں ہے ان کی تاریخ تکمیل فروری 2006 ہے۔ ان کی تعمیر سے بالترتیب 1935 ایکڑ اور 12220 ایکڑ زمین سیراب کی جاسکے گی۔

(ب) 23 صد ڈیموں کے منصوبہ جات حکومت پنجاب کے زیر غور ہیں ان پر سروے کا کام جاری ہے۔ فریبنٹی رپورٹ مکمل ہونے پر مرحلہ وار ان کی تعمیر کا آغاز کیا جاسکے گا۔

(ج) فی الحال جاری منصوبہ جات پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت عمل میں لانے جا رہے ہیں تاہم ایشین ڈویلپمنٹ بنک اور ورلڈ بینک سے مذاکرات بھی جاری ہیں۔

کرنل (ر) سلطان سرخرو اجمان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، کرنل صاحب،

کرنل (ر) سلطان سرخرو اجمان، جناب سپیکر، پانی کے معاملے میں سب جانتے ہیں اور یہ predict کیا جا رہا ہے کہ آنے والے وقتوں میں پانی پر ٹکوں کی لڑائیاں ہوں گی اور پانی نہیں ملے گا۔ ہمارے ملک میں اس وقت بھی صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم پر رنجش پائی جاتی ہے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہدائی علاقوں میں بارشوں کے دنوں میں مون سون میں بہت پانی ہوتا ہے لیکن ہدائی نالوں کے ذریعے سارا پانی ضائع ہو جاتا ہے اور حکومت کی توجہ بار بار اس طرف دلائی گئی ہے لیکن دیکھا یہ گیا

ہے اور میں اپنے ڈسٹرکٹ ہکوال کی محل دوں گا۔ تحصیل سرگنگ میں پچھلے دس سالوں میں ایک ڈیم نہیں بنایا گیا۔ اس وقت ایک نہال ڈیم بن رہا ہے جس پر میں وزیر موصوف کا مشکور ہوں لیکن اگر اس سپیڈ سے سال ڈیم بنانے لگے تو میرا خیال ہے کہ یہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ اس طرف توجہ دی جائے کیونکہ اللہ نے ہمیں جو ایک نعمت پانی کی دی ہے وہ ہم حائل کر رہے ہیں اور اسے روک کر استعمال میں نہیں لارہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، شکرہ، تحریک التوائے کار نمبر 244۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب۔ یہ move ہو چکی ہے اور آج کے لئے pending تھی۔ منسٹر اگیٹھیرا

وزیر زراعت، جناب سپیکر اس کو سوموار تک pending کیا گیا تھا لیکن میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ میں پرسوں request کر کے میٹنگ کے لئے گیا تھا تو بعد میں مجھے بتایا گیا کہ یہ سوموار کو آنے کی۔

جناب سپیکر، سوموار کو take up کر لیتے ہیں۔ شاہ صاحب سوموار تک کر لیں۔ یہ تحریک سوموار تک pending کی جاتی ہے۔ دیے اس پر آج کا ہی لکھا ہوا تھا۔ اگلی تحریک التواء کار نمبر 263۔ جناب محمد آجاسم شریف صاحب

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر اس کا منسٹر صاحب نے جواب دینا تھا۔

جناب سپیکر، یہ تحریک move ہو چکی ہے۔ وزیر انڈسٹری نے اس کا جواب دینا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر اس سے کوئی Identical Adjournment Motion تھی جن کا انہوں نے گل جواب دیا ہے تو آج وہ تشریف نہیں رکھتے۔ میری استدعا ہوگی کہ آپ اسے pending فرمائیں تاکہ وہ جواب دیں تو زیادہ مناسب رہے گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ چونکہ محرک press نہیں کر رہے ہیں لہذا تحریک 'dispose of' ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 269۔ محترم فیض نوید صاحب۔۔۔۔ تشریف نہیں لکھتیں لہذا تحریک 'dispose of' ہوئی۔ جی 'شیخ صاحب'!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک اتوانے کا نمبر 383 دی تھی اور Chair نے اس کو ایک دوسری motion کے ساتھ tag کر دیا تھا جو ہم نے فیصل آباد میں قبضہ گروپ سے متعلق دی تھی۔ اس میں میری یہ گزارش ہے کہ میں نے Chair کو اس دن گزارش کی تھی کہ چونکہ اس دن اسبجکشن پر بحث تھی اس سے ایک دن قبل میں نے کہا تھا کہ یہ چونکہ فیصل آباد سے متعلق ہے اس کو بھی ان کے ساتھ tag کر دیا جائے تو میری گزارش یہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ lag بھی کر دی گئی اور انہی کے ساتھ pending بھی ہو گئی تو آپ اس کو ابھی ایوان میں پڑھنے کی اجازت فرما دیں اور چونکہ اسبجکشن منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ ان سے متعلقہ معاملہ ہے اور یہ فعلی کے ساتھ وزیر کالونیز کو چل گئی ہے۔

جناب سپیکر، چلو دیکھتے ہیں۔ اس کی باری آنے گی تو اس کو پھر دیکھیں گے۔

شیخ اعجاز احمد، نہیں 'جناب' اس کو تو pending کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، اسے کب تک pending کیا گیا ہے؟

شیخ اعجاز احمد، میرا خیال ہے کہ اگلے سیشن تک pending کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، جب pending ہو چکی ہے 'اس پر سپیکر نے آرڈر کر دیا ہے تو پھر تو وہ پیش نہیں ہو سکے گی۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 271 محترم فیض نوید صاحب کی ہے۔ چونکہ آنے کے بعد ان کا معاملہ تحریک اتوانے کا نمبر 240 چودھری تنویر اشرف کانہ اور چودھری اعجاز احمد سہاں کے ذریعے زیر بحث لایا جا چکا ہے۔ لہذا یہ تحریک قواعد انضباط کار کے قاعدہ 83/D کے تحت 'dispose of' کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک 274 شیخ تنویر احمد صاحب کی ہے۔

رکن اسمبلی کی سفارش کردہ ترقیاتی سکیموں کے بجائے

رقم کا دیگر منصوبوں پر خرچ کیا جانا

شیخ تنویر احمد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے صوبہ کے تمام ممبران پنجاب اسمبلی سے 50 لاکھ روپے کی ترقیاتی سکیمیں ایک مالی سال کے لئے حاصل کی ہیں اور مجھ سے بھی 50 لاکھ روپے کی ترقیاتی سکیمیں مانگی تھیں جو کہ میں نے متعلقہ حکام کو دی تھیں مگر میری طرف سے دی گئی کسی بھی سکیم پر ابھی تک کام شروع نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی بھی سکیم کے نینڈر لگانے گئے ہیں جبکہ ضلعی حکومت جہلم کے ایماڈ پر پی۔ ایم۔ اے جہلم نے میرے حلقہ پی۔ پی۔ 26 کے نام پر سکیموں پر کام شروع کر دیا ہے اور ان کے نینڈر بھی باقاعدہ اجراءات میں مشتمل ہونے ہیں۔ میری رقم دیگر منصوبوں پر خرچ کی جا رہی ہے جس کی میں نے گزارش نہ کی ہے جس کی وجہ سے میرے حلقہ کے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکرپور۔ منسٹر لوکل گورنمنٹ

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، شکرپور۔ جناب سپیکر! میں معزز رکن کی تحریک کی مخالفت اس لحاظ سے نہیں کرنا چاہتا کہ یہ ایک درست بات ہے کہ ان کی سکیموں میں delay بھی ہوتی ہے۔ میری استدعا یہ ہے اور میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن ایک حقیقت میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے الیونیشن کے اراکین کی سکیموں میں تھوڑی سی التواء ہوتی ہے جس کو اب ہم دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی رواں اجلاس میں رانا آفتاب صاحب سے بھی میری بات ہوتی ہے۔ ہم نے letters بھی لکھے ہیں لیکن میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کو اور دیگر جو ہمارے الیونیشن کے اراکین ہیں ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب ہم نے چونکہ ایک positive step لیا ہے اور letters لکھے ہیں اور میں نے خود ذاتی طور پر اس میں interference شروع کی ہوئی ہے اس لئے

میری استدعا یہ ہوگی کہ آپ اس تحریک کو بے شک اگلے اجلاس تک pending کر لیں۔ اگر in the meantime کوئی positive development نہ ہونی تو بے شک آپ اس کو take up کر لیجئے گا۔
جناب سپیکر، شکریہ۔ شیخ صاحب نمیک ہے؟
شیخ تنویر احمد، نمیک ہے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک اگلے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے لائسنس صاحب کی توجہ اپنے حلقے کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ 17/18 مہینے میں میرے حلقے کو بھی ایک پیسے کی گرانٹ issue نہیں کی گئی جبکہ مجھ سے ذریعہ کروڑ کی سکیسٹیں طلب کی گئی تھیں۔
جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے سب کے لئے کہا ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ on the floor of the House وہ اس کی بھی یقین دہانی کرا دیں۔

جناب سپیکر، ابھی انہوں نے on the floor of the House تمام اپوزیشن کے اراکین کے بارے میں کہا ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! ایک بار پھر ہمارے حلقے کے حوالے سے کہہ دیں گے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، میں نے ان کے حلقے کے لئے غودان سے کہا ہے۔ میں بات کر چکا ہوں۔ یہ سکیسٹیں مجھے دے دیں، میں لاہور میں موجود ہوں۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر، معزز رکن نے جو درخواست کی ہے اگر الیزین کے ممبران کے ساتھ ایسا ہو رہا ہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے مگر موصوف تو آپ کے ساتھ حکومت کے ساتھ بہت تعاون کر رہے ہیں۔ جماعت اسلامی کی مہربانی ہے کہ اس کے نتیجے میں آج سنٹرل گورنمنٹ بھی قائم ہے اور صوبائی حکومت بھی اس کے باوجود ان کا یہ حال ہے۔

جناب سپیکر، جی 'و' صاحب

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر، میں categorically یہ بات اس ایوان میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایم۔ ایم۔ اے الیزین میں تھی اور الیزین میں ہے۔ ہم نے ایک بات بالکل واضح طور پر کہی ہے کہ ہماری الیزین کا وہ سائل ہے جو قرآن پاک میں ہے کہ وتعاونوا علی البر والتقوی وتعاونوا علی الاثم والعدوان حکومت جو اہم کام کرے گی ہم اس کا ساتھ دیں گے اور ڈنکے کی چوٹ پر دیں گے اور جو غلط کام کرے گی تو ہم آگے بڑھ کر اس کو روکیں گے اور اس سلسلے میں ہم نے ان سے کسی ملی مفاد اور نہ کسی منسری اور نہ کسی چہرہ بینی کے طالب ہیں۔ ہم الیزین میں ہیں اور ہم نے سب سے بڑھ کر الیزین کا کردار ادا کیا ہے اور ہم نے اس ایوان میں بھی محبت کیا ہے کہ الیزین کو جو جمہوری دنیا کے اندر کرنا چاہتے وہ ایم۔ ایم۔ اے ہی نے کیا ہے باقی لوگ صرف بڑھکیں مارتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکر۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'شاہ' صاحب

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری اسپیکر کا سائونڈ سسٹم کالی پرانا ہو چکا ہے۔ راجہ بشارت صاحب بڑے عظیم طبع ہیں اور ان کی گفتار بھی بڑی نرم ہے۔ ہمیں تو کچھ کچھ نہیں آتی بہت سے لفظ miss ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ قومی اسمبلی میں earphone بھی لگے ہونے ہیں اسی طرح ہمیں بھی earphone دیں اور ساؤنڈ سسٹم کو بھی درست کرائیں کیونکہ اس اسمبلی میں ممبران زیادہ ہیں، بیٹھنے کی جگہ بھی کم ہے اور cross talk بھی ہوتی رہتی ہے اس طرح بہت سے لفظ miss ہو جاتے ہیں۔ جب تک حقائق کا پتہ نہ چلے تو اس وقت تک کوئی صحیح بات نہیں کی جاسکتی یہ میری تجویز ہے۔

جناب سپیکر، جی، ہم بہت جلد کر رہے ہیں۔ اب تحریک اتوانے کا نمبر 275 جناب ارشد محمود بگو صاحب کی ہے۔

راولپنڈی میں گروہ فروشی کی تجارت کو فروغ

جناب ارشد محمود بگو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میں پچہ فروشی کے بعد گروہ فروشی عروج پر ہے۔ یہ نئی بندوستان کے شہروں، مہنتی اور مدراس کے نئے مخصوص قصبے، اب ہمارے شہر راولپنڈی اور اسلام آباد اس کاروبار کی منڈی بن گئے ہیں۔ پاکستان کے ایک موقر روزنامے کی رپورٹ کے مطابق اس کاروبار میں مشرق وسطیٰ کے متحمل مرینوں نے دونوں شہروں کے ہسپتالوں میں گردوں کی پیوندکاری کے آپریشن کروانے جبکہ بندوستان کی طرح ہمارے پاس بھی اس کی تجارت قانوناً ممنوع ہے۔ پاکستان میں اس تجارت کا فروغ پانا اتھارٹی مکروہ اور شرمناک ہے۔ راولپنڈی میں کم از کم پانچ گروپ اس کاروبار کو چلا رہے ہیں۔ جہلم روڈ اور قلمہ جنل یونیورسٹی کے قریب و جوار میں واقع ہسپتالوں کے مختلف سرجنوں نے ڈاکٹروں اور عہدہ میڈیکل سٹاف کی جماعتیں تشکیل دے دی ہیں۔ پاکستان کے لوگوں میں اور خصوصاً پنجاب میں اس کاروبار کے متعلق سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر صحت تشریف نہیں رکھتے۔ پارلیمانی سیکرٹری آپ جواب دینا چاہیں گی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جی۔ جناب سیکرٹری، معزز رکن اسمبلی کی کچھ باتیں درست بھی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ سعودی عرب اور ہمارے جو ذل ایٹ کے ہمدرد ملک میں کئی کے مریض اسمبلی کے ذریعے ڈائریکٹ اور کچھ پرائیویٹ ہسپتالوں سے رابطہ کرتے ہیں، اس طرح یہ دھندہ پل رہا ہے لیکن جو ہمارے گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں جو لوگ کئی donate کرتے ہیں وہ یا تو relatives ہوتے ہیں یا پھر باقاعدہ ان کے ساتھ negotiation کرنے کے بعد یہ سلسلہ ہوتا ہے اس کے لئے ہم نے base work تیار کر لیا ہے اور اس کے لئے legislation جارہے ہیں۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری میرا یہ تاثر ہے کہ محترمہ تیاری کر کے نہیں آئیں اس لئے ان کے پاس کوئی تحریری statement نہیں ہے۔ ورنہ ان کے پاس جواب کی کوئی تحریری statement ہونی چاہئے۔ یہ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہی ہیں۔

جناب سیکرٹری، تحریری statement کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ وہ بات کر رہی ہیں، آپ ان کو بات کرنے دیں۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، تحریری statement کی ضرورت تو انہیں ہوتی ہے جنہوں نے اس دن ہی تیاری کرنی ہو۔ میں یہ تیاری بہت پہلے کر چکی ہوں۔

جناب سیکرٹری قومی اسمبلی میں اس کو legislation کے لئے move کر دیا گیا ہے۔ اس پر legislation کر رہے ہیں اور منقریب انشاء اللہ حوام کو پیش نہیں ہوگی۔ یہ ہمارے نوٹس میں ہے اور ہم نے اس پر بہت کام کیا ہے۔ جتنے بھی ہسپتالوں کی فنانسنگ کی گئی ہے، میں خود راولپنڈی گئی تھی، سری روڈ کے چھوٹے ایک آرمی آفیسر کا پرائیویٹ ہسپتال ہے، وہاں جا کر ہم نے ان سے discussion کی ہے اور ان کو بتایا ہے کہ ہم چیک اینڈ بیلنس اس پر رکھ رہے ہیں لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہو گا جب ہم legislation اسمبلی میں approval کے لئے بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! محترمہ درست فرما رہی ہیں۔ یہ خود بھی ڈاکٹر ہیں لہذا جواب بھی انہوں نے صحیح دیا ہے۔ انہوں نے میری بات کی تائید کی ہے۔

جناب سپیکر! ایک طرف تو یہ legislation کا مسند ہے، اس پر قانون سازی ہوتی چلتی ہے۔ قانون تو پہلے بھی بنا ہوا ہے کہ کوئی آدمی غیر قانونی طریقے سے یہ کام نہیں کر سکتا۔ اب اس پر action لینے کی ضرورت ہے تو میں محترمہ سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ اپنے محکمہ صحت کو اس معاملے میں متحرک کریں کہ وہ لوگ جو اس غیر قانونی اور غیر اطلاق کام میں ملوث ہیں، انہیں یہ watch کریں اور ان کے خلاف action لیں۔ میری ان سے بس یہی درخواست ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ کچھ کتنا چاہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سلسلے میں اس سے پہلے بھی محکمہ صحت کو مطلع کر دیا گیا ہے اور ہم خود بھی بہت vigilant ہیں۔ ہماری ٹیم بھی مختلف ہسپتالوں میں visit کر رہی ہے لیکن صرف وہ مریض جن کی دونوں کڈنیں فیل ہو جائیں تو ایک کی ٹرانسپلانٹیشن کی ضرورت ہے تو اس کے لئے باہمی negotiation کے ساتھ بات کر کے اس کے بعد ہی یہ سب کچھ ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (رانے اعجاز احمد) کرسی صدارت پر منتہکن ہونے)

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، مجاہد علی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ التجا کروں گا کہ اس ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ [*****]

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔ یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، وقاص صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین، جی۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! انہوں نے پردے کی بات ہے، کوئی گلی نہیں دی کہ آپ اس کو کارروائی سے حذف کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک اسلامی شہاد کی بات کی ہے، پردے کی بات کی ہے۔ وہ پردہ نہ کریں کوئی بات نہیں ہے لیکن اسے کارروائی سے حذف کرنا مناسب نہیں ہے۔ کسی نے کوئی گلی نہیں دی یا کوئی طنزیہ بات نہیں کی۔ لوگ یہاں پر شہر سنا تے ہیں، طلیغ سنا تے ہیں وہ آپ کارروائی سے حذف نہیں کرتے اور کوئی اسلامی روایت کی بات کرتا ہے تو آپ اسے کارروائی سے حذف کر دیتے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ کوئی یورپ کی اسمبلی نہیں ہے کہ جہاں میں نے یہ گلی دے دی ہے کہ آپ دو پنا سر پر دکھا کریں۔ ایک طرف تو یورپ میں روزانہ قانون بناتے ہیں کہ وہاں پر جو سر پر دو پنا کرے گا، سکراف پینے کا اس کی رکنیت منسوخ کر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین، یورپ کی اسمبلی میں ایک تہائی لیڈز نہیں ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! اس کے جواب میں کیا ہم مسلمان یہ نہیں کر سکتے کہ یہ قانون نافذ کریں کہ عورت کا سر پر دوپٹا کرنا ضروری ہے۔ یورپ کو جواب دینا ضروری ہے۔ مہربانی فرمائیں اور ایسا کوئی قانون بنائیں۔ ایک طرف تو یہ ہم سے چاہتی ہیں کہ ہم ان کا احترام کریں۔ ہمیں بالکل ان کا احترام کرنا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی یہاں پر عرض کیا تھا کہ ہم بالکل ان کا احترام کریں گے۔ مگر

ایک مہربانی فرمائیں کہ اگر ہم سے احترام پاہتی ہیں تو جب یہ House کے اندر آ کر بیٹھیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں تو ایک قانون بن کر بیٹھیں، مرد بن کر نہ بیٹھیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین، میز تشریف رکھیں۔ جی، فرزانہ نذیر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، یہ بات کرنے سے پہلے اپنے پہلو میں دیکھیں۔ آپ کے آگے جو عواتین بیٹھی ہیں ان کو تو پہلے سنا لیں۔ اسلام میں ڈاڑھی رکھنا ہی سنت ہے۔ آپ بھی اپنی ڈاڑھی رکھنے اور اس کے بعد بات کریں۔ بات آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کو مخاطب کر کے کہی ہے۔ اپنے الفاظ کو پہلے جانچا کریں اور پھر بات کیا کریں۔ آپ بھی سنت کے مطابق ڈاڑھی رکھ کر تشریف لائیں تو ہم برقعہ پہن کر آجائیں گی۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! ڈاڑھی رکھنا سنت ہے، کوئی فرض نہیں ہے لیکن پردہ کرنا فرض ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، یہ قرآن پاک کی کون سی آیت میں لکھا ہوا ہے کہ مرد حضرات نے۔۔۔

جناب چیئرمین، تمام انبیاء کرام نے ڈاڑھی رکھی تھی، آپ نے ڈاڑھی کیوں نہیں رکھی، شاہ صاحب! میں آپ سے مخاطب ہوں کہ تمام انبیاء کرام نے ڈاڑھی رکھی ہے۔ براہ مہربانی آپ بھی ڈاڑھی رکھ لیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

سید مجاہد علی شاہ، انشاء اللہ تعالیٰ رکھیں گے لیکن یہ یہاں پر برقعہ پہن کر آئیں گی۔ میں صبح ہی ڈاڑھی رکھتا ہوں لیکن یہ یہاں House میں کہیں کہ میں صبح برقعہ پہن کر آؤں گی۔ تمام عواتین یہ کہیں کہ ہم برقعہ پہن کر آئیں گی تو میں صبح ہی ڈاڑھی رکھ لوں گا۔

وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، محترمہ لڑلندا بیٹز آپ بیٹھ جائیں۔ جی، عمران مسعود صاحب
وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! آپ نے یہاں پر ایسی معزز ممبر کو حکم دیا ہے کہ وہ ڈاڑھی رکھیں۔
ایک تو وہ تاریخ بتادیں کہ وہ کب تک ڈاڑھی رکھیں گے؟
دوسرا یہ کہ شاہ صاحب نے جو نازیبا الفاظ محترمہ کے لئے استعمال کئے ہیں اس کے لئے ان کو
معذرت کرنی چاہئے۔ یہ رویہ درست نہیں ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، مجھے غرہ ہے اور مسلم ہونے کے ناتے میرا یہ فرض تھا کہ میں نے جو یہاں بات کی
ہے میں نے کوئی ایسی نازیبا بات نہیں کی ہے۔ میں نے تو ان کے احترام کی بات کی ہے۔ اگر یہ اس
پر عمل کریں گی تو ان کا احترام بڑھے گا۔ ان کی طرف کوئی بری نظر سے نہیں دیکھ سکے گا۔
حاجی محمد طاہر محمود، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، پوائنٹ آف آرڈر پر فرمائیں۔

حاجی محمد طاہر محمود، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میری آپ کی وسالت سے معزز House سے گزارش
ہے کہ ایک تو ہم صلی کرتے ہیں، ہم گناہ کار ہیں اور سب مسلمان ہیں یا جو بھی عقیدہ رکھتے ہیں، یہاں
پر دوسری اقلیتیں بھی ہیں تو ہمیں ان معاملات کو یہاں پر discuss ہی نہیں کرنا چاہئے۔ ہم میں
ہزاروں عامیوں ہیں تو ہم ان معاملات کو کیوں discuss کرتے ہیں اور اسلامی شہاد کا کیوں مذاق اڑاتے
ہیں؟ اس طرح کی بات کرنے کا یہاں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ فضول گفتگو ہے اور اس طرح اسمبلی کا
وقت ضائع ہوتا ہے۔ ہر کسی کو پتا ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور کیا کر رہے ہیں۔ اس کی کیا
ضرورت ہے کہ یہاں پر بحث شروع ہو جاتی ہے؟ ایک طرف سے کوئی شروع کر دیتا ہے اور دوسری
طرف سے کوئی شروع کر دیتا ہے۔ یہ اسمبلی سے متفقہ پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں ہے۔ ہر بات کر کے
ان باتوں کو نہ بھیڑا کریں یا تو پھر ہم مکمل اسلام کے مطابق چلیں۔ ہم تمام خود اس پر عمل نہیں
کرتے تو دوسروں کو کیسے نصیحت کر سکتے ہیں؟ پہلے انہیں خود اسلام کے مطابق عمل کرنا چاہئے پھر
اس کے بعد دوسروں کو نصیحت کرنی چاہئے۔

محترم پروین سکندر گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'محترم پروین سکندر گل'

محترم پروین سکندر گل، جناب چیئرمین اعلیٰ کے پانچ چھ ممبر کے بولنے کے بعد آپ نے مجھے اجازت دینا یاد رکھا۔ میری اپنے معزز بھائی سے یہ گزارش ہے اور پہلی بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین، وہ مستجاب ختم ہو گیا ہے، آپ کوئی اور بات کریں۔

محترم پروین سکندر گل، جناب چیئرمین اسی مسئلے پر بات ہوگی۔ ان کو یہ ٹھیکہ کس نے الٹ کیا ہے؟ یہاں کسی کا غلطی اس کا بھائی یا اس کا باپ اس چیز کا ذمہ دار ہے اور وہ کہہ سکتا ہے لیکن ان کو کس نے ٹھیکیداری دی ہے اور یہ دوسروں کی طرف دیکھتے کیوں ہیں؟ یہ دیکھتے ہیں تو ان کو چٹا پلٹا ہے کہ دو پلٹا نہیں لیا ہوا۔ اسلام میں کہاں ان کو اجازت ملی ہے کہ یہ عورتوں کی طرف دیکھیں؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، فرزانہ نذیرا آپ اپنے سوال کا جواب دیں۔ تحریک اتوانے کار کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ اپنے سوال کا جواب دیں یا تو پھر میں کل تک یہ سوال pending کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیئرمین میں پردے کے بارے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین، محترم! آپ تحریک اتوانے کار کا جواب دیں۔ پوائنٹ آف آرڈر کوئی نہیں ہے۔ آپ صرف اپنی تقریر کر رہی ہیں۔ اگر آپ کے پاس جواب ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں یہ کل تک کے لئے pending کرتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، میں اب جواب دے رہی ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'چودھری عمیر صاحب'

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! اس پر کافی گفتگو ہو چکی ہے۔ کارروائی کی طرف آیا جانے اور اس کو جاری رکھا جائے۔

جناب چیئرمین، میں نے انہیں پہلے کہا ہے کہ سوال کا جواب موجود ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کل تک کے لئے pending کر دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیئرمین! میں ابھی اس تحریک اتوانے کا کار کا ہی جواب دے رہی تھی جو کہ جاری تھا۔

جناب چیئرمین، ارشد محمود بگو صاحب کی تحریک اتوانے کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اس کے بعد محترمہ نور النساء ملک کی تحریک اتوانے کا نمبر 276 ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتی 'dispose of' کی جاتی ہے۔ 277 ڈاکٹر سید وسیم اختر

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت مل کر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسند یہ ہے کہ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، پودھری عمیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے ہاؤسنگ منسٹر اپنی ایک ذاتی مصروفیت کی وجہ سے تشریف نہیں لاسکے۔ اگر اس کو pending فرما دیا جائے اور ان کے آنے پر یہ پڑھی جائے تو صورتحال بہتر ہو گی۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے یہ سوموار تک pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد لادھ شکیل الرحمن کی تحریک اتوانے کا ہے یہ بھی سوموار تک pending ہے۔ اب تحریک اتوانے کا نمبر 285 ملک اقبال چتر صاحب کی ہے مگر وزیر صحت تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ بھی سوموار تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ تحریک اتوانے کا نمبر 286 محمد آجاسم شریف صاحب کی ہے اور یہ ہاؤسنگ کے متعلق

ہے۔ یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 287 بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 289 چونکہ ہاؤسنگ کے وزیر تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 302 بھی ہاؤسنگ کے متعلق ہے۔ یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ چودھری زاہد پرویز، جناب چیئرمین امیری تحریک اتوانے کار نمبر 279 ہے۔ براہ مہربانی اس کو take up کر لیں۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک پانی کے متعلق ہے اور وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک اتوانے کار نمبر 313 'ملک محمد اقبال پٹنہ' شیخ تنویر احمد، جناب ارشد محمود بگو، بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کی ہے۔۔۔۔ وزیر صنعت تشریف نہیں رکھتے لہذا اس کو بھی سوموار تک pending کیا جاتا ہے تحریک اتوانے کار نمبر 319 ہاؤسنگ کی ہے یہ بھی سوموار تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 321 محکمہ صحت کے متعلق ہے اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ تحریک نمبر 338 جناب جاوید اختر، جناب محمد محسن خان لغاری صاحب کی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!'

چودھری زاہد پرویز، جناب چیئرمین! آپ نے تمام تحریک pending کر دی ہیں۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ متعلقہ وزراء، حضرات کو حکم دیں کہ وہ یہاں آ کر بیٹھا کریں تاکہ وقت ضائع نہ ہو کیونکہ اس طرح آج کا کام کل پر چلا جاتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!'

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین امیری ایک تحریک اتوانے کار نمبر 366 ہے۔ یہ ایشیائی اہمیت کا معاملہ ہے اور راجہ بشارت صاحب وزیر لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے۔ باقی سب وزراء تو غیر حاضر ہیں۔

راجہ صاحب تشریف رکھتے ہیں لہذا مہربانی فرما کر اس کو پیش کرنے کی اجازت دے دیں کیونکہ باقی سارے وزیر تو غیر حاضر ہیں اس لئے باقی تحریک تو pending ہی ہیں لہذا آپ مجھے اجازت دیں۔
جناب چیئرمین، رانا صاحب! اسی تو تحریک اتوانے کا نمبر 338 چل رہی ہے جبکہ آپ کی تحریک اتوانے کا نمبر 366 ہے اسی اس کی باری نہیں آئی۔ اسی وہاں تک تو پہنچے نہیں ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! باقی ساری تو pending ہو رہی ہیں۔ یہ ایک اہمیت کا معاملہ ہے اس سے پہلے تقریباً 20/25 تحریک اتوانے کا pending ہو گئی ہیں۔ وزراء غیر حاضر ہیں 'پارلیمانی سیکرٹریز بھی غیر حاضر ہیں' ایک راجہ صاحب بیٹھے ہیں تو میری یہ تحریک ان سے متعلق ہے اور اہمیت کا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین، تحریک اتوانے کا نمبر 338 کے بعد دیکھتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیٹھ و رازہ انتظامی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!'

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیٹھ و رازہ انتظامی ترقی، جناب چیئرمین! میرے محترم دوست رانا مناء اللہ خان بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور بڑے اچھے سیاستدان ہیں اور یہ ایک قومی پارٹی کی فائینڈنگ کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کروں گا کہ وہ sweeping statement جاری کرنے سے پہلے ذرا سوچ لیا کریں کہ وہ کس جگہ بیٹھے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے اسی بیان دیا ہے کہ تمام پارلیمانی سیکرٹریز اور وزراء غیر حاضر ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ایوان میں کارروائی جاری ہے اور آپ ایک بیان دے رہے ہیں تو اس پر آپ غور کریں کہ کون غیر حاضر ہے اور کس کی ذمہ داری ہے؟ کیا یہ آپ کی ذمہ داری ہے؟ اگر نہیں ہے تو جو پارلیمانی سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں ان کو تو آپ دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین، بریگیڈیر صاحب! انہوں نے کہا ہے کہ جن متعلقہ سوالات کے جوابات دینے ہیں وہ موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب چیئرمین انہوں نے یہ کہا ہے کہ بہت سارے پارلیمانی سیکرٹریز غیر حاضر ہیں۔

جناب چیئرمین، ان کا ارادہ یہ نہیں تھا۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب چیئرمین! یہ تھانے دار کا کردار ادا نہ کیا کریں۔

جناب چیئرمین، براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری اس کے بعد ایجوکیشن پر بحث ہونی ہے اور ایجوکیشن کا بڑا اہم مسئلہ ہے دو دن پہلے بھی یہ بحث ملتوی ہو گئی تھی۔ میری درخواست یہ ہے کہ اگر اس پر بحث ہونی ہے تو آپ وقت ملاحظہ فرمائیں کہ صرف ایک گھنٹہ رہ گیا ہے اور یہ ایک اہم انتہائی اہم موضوع ہے۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! آپ اپنے ساتھیوں کو سمجھائیں کہ بلاوجہ پوائنٹ آف آرڈر نہ اٹھایا کریں۔ جب وقفہ سوالات کے دوران ایک ہی سوال کو آپ کریدتے ہیں کہ اس میں سے آپ نے کیا نکالنا ہے۔ سوال کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مسئلہ highlight ہو جائے اور حکومت کو چٹا پل جانے، افسران کو چٹا پل جانے اور یہاں اسمبلی میں آجانے لیکن آپ کے ساتھی بلاوجہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! براہ مہربانی اس کو جلد wind up کروائیں تاکہ بحث کا آغاز کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین، جی، جاوید اختر صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

ڈی۔جی۔خان کینال پر شادن لنڈ سے حسین آباد روڈ

پر پل کی نامکمل تعمیر

جناب جاوید اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈی۔جی۔خان کینال پر شادن لنڈ سے حسین آباد روڈ پر لاکھوں روپے کی لاگت سے پل کی تعمیر شروع کی گئی ہے۔ اس پل کی تعمیر کا کام نامکمل بھجوز دیا گیا ہے اور اس منصوبہ کو کالغذوں میں مکمل کر دیا گیا ہے اور اس منصوبہ کی رقم ٹھیکیدار اور متعلقہ محکمے کے افسران و اہلکاران نے غورد برد کر لی ہے جبکہ موقع پر پل مکمل نہ ہوا ہے۔ یہ پل تقریباً 30 ہزار کی آبادی کا واحد پل ہے جس کی وجہ سے محام حید پریشان ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیمبرمین، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیمبرمین! میں معزز رکن کی خدمت میں آپ کی وسالت سے عرض کروں گا کہ شادن لنڈ تا حسین آباد سڑک جس کی لمبائی تقریباً 11 میل کے قریب ہے۔ مسئلہ تعمیر پل ڈی۔جی۔خان کینال کی انتظامی منظوری 1990 میں ہوئی جس کا تخمینہ 13.248 ملین روپے تھا۔ اس کام کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور اگست 2001 سے یہ سڑک ضلعی حکومت ڈی۔جی۔خان کے زیر انتظام ہے۔ سی اینڈ ڈبلیو سے اس کا کوئی تعلق نہ ہے لیکن پھر بھی میں اپنے جھان کی تسلی کے لئے گزارش کروں گا کہ پہلے گروپ میں 4 میل سڑک اور ڈی۔جی۔خان کینال پر پل کی تعمیر شامل تھی۔ جس کی کل لاگت 7.819 ملین تھی۔ جون 1994 تک 5.847 ملین خرچ کئے گئے دوسرے گروپ میں باقی ماندہ کام میں 6.80 میل سڑک کی تعمیر شامل تھی جس کی کل لاگت 4.811 ملین روپے تھی۔ یہ کام دو دفعہ مختلف ٹھیکیداروں کو الٹ کیا گیا اور انہیں 17 ملین روپے کی ادائیگی کی گئی۔ دونوں ٹھیکیداران ہی یہ کام نامکمل بھجوز کر چلے گئے اور ان کی سکیورٹی تقریباً 84,772 روپے

حکے کے پاس موجود ہے اور یہ سڑک اور پبل ایسی تک نامکمل ہیں۔ اب یہ 2001 سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس جا چکی ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ یہ کب تک مکمل کروا سکتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ ہمارے purview میں نہیں آتی یہ ضلعی حکومت کا پراجیکٹ ہے۔ وہ اپنی P.C-1 تیار کر کے اور اپنی مجاز اتھارٹی کے ذریعے اسے ڈی۔پی میں رکھنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں ضلعی حکومت سے بھی رابطہ کروں گا اور اپنے بھائی سے بھی رابطہ کر کے اس کو پائیگیبل تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

جناب چیئرمین، جی 'جاوید صاحب! آپ مطمئن ہیں؟

جناب جاوید اختر، جناب والا! میں یقین دہانی کے بعد مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین، تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم ایجوکیشن پر بحث کریں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! آپ نے تحریک اتوانے کار نمبر 366 کے حوالے سے وعدہ کیا تھا۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب کی خواہش ہے کہ ایجوکیشن پر بحث کا آغاز کیا جائے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! پھر آپ یہ فرمادیں کہ یہ سوموار کو take up کی جائے گی۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے یہ تحریک سوموار کو out of turn لے لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! باقی یہ ساری ختم ہو جائیں گی اور اسے آپ out of turn لے لیں گے۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'سعید اکبر نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب چیمبرمین اے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تمام معزز ممبران یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ اسمبلی کے ساؤنڈ سسٹم کے بارے میں میرے کئی دوستوں نے بھی complaints کی ہیں اور میں بھی کئی دنوں سے یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ساؤنڈ سسٹم میں کوئی خرابی ہے جس کی وجہ سے صحیح بات سمجھ نہیں آتی۔ میں اس لئے indicate کر رہا ہوں کہ آئندہ بجٹ سیشن شروع ہونے والا ہے تو جو بھی ایڈمنسٹریٹو ہے یا جو بھی concern آدمی ہیں، وہ اس ساؤنڈ سسٹم کو چیک کروائیں کیونکہ آواز سمجھ میں نہیں آتی۔ جب بھی کوئی سیکرٹری بت کرتا ہے تو اس کی صحیح سمجھ نہیں آتی۔ میں اس لئے یہ indicate کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ بجٹ سیشن ہونے والا ہے اور نہایت ہی اہم discussions ہوں گی تو اس کو ضرور چیک کروائیں۔

جناب چیمبرمین، شکریہ خان صاحب اس سلسلے میں جو اصل مسئلہ چل رہا تھا اور انہوں نے جو instruments لگانے تھے ان کے بارے میں ہم نے یہ طے کر دیا ہے اور اس وقت ہمارے پاس واجبات نہیں تھے لیکن ان کا سامن پڑا ہے۔ ان سے یہ طے ہوا ہے کہ وہ اس سسٹم کو ہی ٹھیک کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ next financial year میں یہ نیا سسٹم لگ جانے گا۔ یہ طے ہو گیا ہے اس pending case کی court میں 8 یا 9 تاریخ ہے تو ہماری فنانس کمیٹی نے approval دے دی ہے لہذا یہ تبدیل ہو جانے گا۔ آپ کی بہت مہربانی۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب چیمبرمین! میری آپ سے request ہے after suspending the rules کہ مجھے یہ قرارداد پیش کرنے دی جانے جو ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ پر implementation کی delay کے بارے میں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیمبرمین! راجہ صاحب سے اس سلسلے میں بات ہو گئی ہے۔

جناب چیمبرمین، راجہ صاحب! یہ کوئی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں، کیا آپ کے علم میں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیمبرمین! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آج سے دو دن پہلے بھی اس معزز ایوان میں بات ہوئی تھی اور نہ صرف نرہری بیگم کی طرف سے بلکہ ایوزیشن بیگم کی طرف سے

یکس جذبہ کا اظہار کیا گیا تھا اور اس معزز House کا یہ خیال ہے کہ وٹج بورڈ ایوارڈ پر عملدرآمد ہونا چاہئے لیکن ہمارے صحافی بھائیوں سے بھی ہماری بات ہوئی اور ہم ان کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں تو عام دوستوں کا بھی یہ خیال تھا کہ اس سلسلے میں کوئی resolution ہونا چاہئے۔ ٹریڈری نیچوں کی طرف سے تین لوگ ہیں اور تین لوگ اپوزیشن کی طرف سے ہیں۔ یہ resolution ڈاکٹر امجد اشرف صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ ضرور پیش کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین اس قرارداد سے متعلق دو دن پہلے بات ہوئی تھی اور لاہ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ وہ قرارداد کو پاس کرنے کے علاوہ وفاقی حکومت اور وزیر اطلاعات سے بھی اپنے مجمبر میں بات کریں گے اور اس بات کو ایوان میں بھی پیش کریں گے اور وہ اس بات پر زور دیں گے کہ یہ معاملہ جلد از جلد حل کیا جائے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ملک میں جمہوریت کی جو تھوڑی بہت روشنی ہے وہ صرف اور صرف اس وجہ سے ہے کہ صحافت کسی حد تک آزاد ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ بات تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ اس وقت ملک میں جمہوریت کی جو تھوڑی بہت روشنی ہے وہ صرف اور صرف صحافت کی وجہ سے ہے کہ صحافت آزاد ہے اور صحافت کی آزادی نہ تو کسی ڈکٹیٹر نے خیرات میں دی ہے اور نہ ہی کسی حکومت نے اسے تسلیم کیا ہے بلکہ اسے تسلیم کروانے میں صحافت سے منسلک کارکنوں کی گراں قدر خدمات اور گراں قدر قربانیاں ہیں۔ (نعرہ ہانپنے تمسین)

جب تک ہمارے یہ صحافی بھائیوں کے روزگار کے معاملات درست نہیں ہوں گے تب تک وہ خوشحال نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ باعزت روزی کمانے کے قابل نہیں ہوں گے تب تک وہ کر معاش سے آزاد نہیں ہوں گے اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتے اس لئے اس وٹج بورڈ ایوارڈ کا implement ہونا بہت ضروری ہے کہ صحافی عزت کی روٹی کما سکیں وہ معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو سکیں کیونکہ وہ معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر جمہوریت کی خدمت اور صحافت کی خدمت کر سکیں گے اور یہی اس ملک کی اور اس قوم کی خدمت ہے۔ میں اس قرارداد کے حوالے سے راجہ بشارت صاحب کا مشکور ہوں ایم۔ ایم۔ اسے کے صاحبان کا بھی

اور پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے صاحبان کا بھی کہ سب اس قرارداد کے پاس کرنے پر متفق ہیں لیکن میں راجہ صاحب سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب یہ قرارداد پاس ہو جانے تو کم از کم اس قرارداد کا حشر بھی دیگر پاس شدہ قراردادوں کی صورت میں نہیں ہونا چاہئے۔ اس پر وہ خصوصی توجہ دیں بلکہ میں تو یہ چاہوں گا کہ اگر Chair اس بات کو مناسب سمجھے تو اس قرارداد کو Assurance Committee کے سپرد کرے اور وہ اس پر weekly اور monthly basis پر progress حاصل کرتی رہے۔ یہ قرارداد پاس تو آج ہو جاتی ہے لیکن اس پر implementation بھی ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! ابھی فائل تیار نہیں ہوئی یہ Monday کو پیش ہوگی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! اس میں فائل کے تیار ہونے والی کون سی بات ہے؟ اس قرارداد کی کاپی مجھے ڈپٹی سیکرٹری پبلسیشن نے خود دی ہے۔

جناب چیئرمین، لیکن ہمیں کوئی فائل نہیں ملی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! فائل تیار کرنا ان کا کام ہے یا میرا کام ہے؟ یہ کاپی انہوں نے مجھے خود دی ہے اور آج سے تین دن پہلے دی ہے۔ اس پر اس دن بات ہوئی جس دن لاہ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا کہ ہم جمیئر میں بیٹھ کر وفاقی حکومت سے بات کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! Monday کو کر لیں گے۔ ایک دن ہی تو ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! یہ کوئی ایچا impression نہیں جانے گا۔ یہ کاپی میرے پاس ہے جس پر ٹریری 'پیپلز پارٹی (پارلیمنٹیرین)' پی۔ایم۔ایل (این) اور ایم۔ایم۔اے کے sign ہیں۔ پورا House اسے پیش کرنے کے لئے rules suspend کرنے کے لئے متفق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو اس سے ایچا impression نہیں جانے گا۔ اسے آپ پیش کرنے دیں اس میں فائلوں والی کون سی بات ہے؟

جناب چیئرمین، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیمبرین! گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو process کروالیں۔
ابھی discussion شروع کر دیتے ہیں۔ جس وقت فائل مکمل ہو اس وقت take up کر لیں۔ اگر
اس میں سیکرٹریٹ کا تموزا بہت کوئی معاملہ ہے تو آپ اسے مکمل کر لیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیمبرین! میری یہ گزارش ہے کہ اس کو آپ technicalities میں نہ لے
جائیں اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیمبرین، رانا صاحب! ہم نے ابھی دیکھی نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیمبرین! میں یہ on oath کہتا ہوں کہ یہ کاپی انہوں نے مجھے دی ہے۔
جناب چیمبرین، رانا صاحب! آپ تین چار ساتھی جا کر اسے دیکھ لیں، اسے مکمل کر لیں تو میں کر
دوں گا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیمبرین! یہ کاپی جو ہے۔۔۔

جناب چیمبرین، in principle I agreed کہ ہم نے یہ put up کرنی ہے۔ یہ مشترکہ ہوگی اور راجہ
صاحب نے کہہ دیا ہے اس میں ایک دن سے کوئی فرق تو نہیں پڑے گا۔ آپ بھی تیار کر لیں۔ ہم
بٹ شروع کرتے ہیں اس کے بعد یہ کر لیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، یعنی آج ہی یہ پیش ہو جائے۔

جناب چیمبرین، رانا صاحب! ہاں جی، ہو جانے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

رانا مناء اللہ خان، بس ٹھیک ہے۔ یہ مجھ سے لے لیں اور اس کی فونو کاپی کروالیں۔

تعلیم پر عام بحث

جناب چیئرمین، اب تعلیم پر بحث کے لئے محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ آغاز کریں گی۔ جی محترمہ! محترمہ طاہرہ منیر، جناب سیکرٹری شکر۔ کہ مجھے آپ نے موقع دیا۔ الحمد للہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ ہمارے Constitution کے آرٹیکل 31 میں کہا گیا ہے کہ،

Steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enable to understand the meaning of life according to the Holy Quran and Sunnah.

تو اب یہ دیکھیں کہ آئین کے اس ایکٹ کے مطابق یہ قوم اپنی تعلیم گاہوں سے یہ توقع رکھتی ہے کہ اس میں بڑھنے اور تعلیم حاصل کرنے والی نسل زندگی کے ہر میدان میں اس کے بنیادی نظریات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے۔۔۔

جناب چیئرمین، رانا مناء اللہ صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! اس میں میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ بحث جو آپ نے شروع کروائی ہے یہ رولز کے مطابق نہیں ہے۔ یہ رولز کی violation ہے۔ رول ہے 243 general discussion جس کے تحت House بحث کرتا ہے اس میں یہ ہے کہ،

A Minister or a member may give notice of a motion that any policy or situation may be discussed by the Assembly.

اس میں یہ ہے کہ ایک وزیر ایک Motion کے ذریعے پالیسی دے گا کہ اس کے اوپر یہ discussion ہونی چاہئے۔ اس کا سب رول 2 ہے کہ،

- (2). The Assembly shall proceed to discuss the motion after the mover has concluded his speech.

اس سے آگے رول 3 ہے کہ

- (3). Except as otherwise provided in this rule, the provisions contained in rules 115 and 126 shall apply.

اب اس میں جو رول 115 اور 126 ہے ان کو آپ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! ہم نے سن لیا ہے۔ میں نے شروع میں کہا تھا کہ جناب عمران مسعود تقریر کریں گے لیکن ادھر سے جواب آیا کہ ہم نے تقریر کرنی ہے۔ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو میں وزیر موصوف کو کہہ دیتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ Education Policy پر بحث ہو رہی ہے نل۔

جناب چیئرمین، جی۔

رانا مناء اللہ خان، تو پھر وہ پالیسی کہاں ہے؟ مجھے بتائیں۔ where is policy? یہ بس ایسے ہی ہے کہ زبانی کلامی بحث ہوتی رہے اور اس کے بعد انہیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے تعلیم مفت کر دی ہے اور ہم روزانہ اشتہار دے رہے ہیں اور ٹی وی پر آ رہا ہے کہ خواب دکھا ہے جنرل مشرف نے، ہم اس کی تعبیر کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ عمران مسعود صاحب اس کا جواب دیں گے۔ جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میز ذرا یہ موبائل کا میوزک بند کروادیں۔

جناب چیئرمین، پہلے آپ تو بند کر لیں اگر آپ کی جیب میں ہے تو۔ مہربانی۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میری جیب میں نہیں ہے۔ میری جیب میں تو تیلی پالیسی ہے۔ آپ کا یہ حکم تھا لیکن جیسا کہ اپوزیشن نے اصرار کیا کہ پہلے ہم بات کریں گے پھر میں wind up کر لوں گا۔

اگر آپ مجھے کہتے ہیں تو ٹھیک ہے 'روز بھی یہی کہتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیمبرمین، جی، سعید اکبر خان!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سیکرٹری میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں اس House میں ہمیشہ دو قسم کی بحث ہوتی ہے اور اس House کی یہ روایت ہے۔ ایک یہ کہ جب وزیر اپنے محکمے کی پالیسی پلینٹ دیتا ہے اور اس پر یہ House discuss کرتا ہے۔ دوسری کسی بھی محکمے کی general discussion ہوتی ہے اس میں House تاریخ fix کرتا ہے کہ کل ایگریگیم پر discussion ہوگی اس بحث میں تمام ممبران بحث کرنا چاہتے ہیں لیکن ایک بحث یہ ہوتی ہے جس میں گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم نے ایک پالیسی بنائی ہے جو ہم اس House میں لانا چاہتے ہیں جب وہ پالیسی متعلقہ وزیر پیش کرتا ہے تو اس کے بعد پھر general discussion ہوتی ہے۔ یہ policy discussion نہیں ہے بلکہ یہ محکمہ ایجوکیشن پر discussion ہے کہ جس میں جو اہمگی باتیں ہیں وہ بھی House discuss کرے اور جو بھی سب سے اہم ہے محکمے کے اس میں کوئی غلطی ہے اور اس کو پڑ گیا جانے تو اس پر بھی discussion ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ کار مختلف ہے۔ اس میں House کے تمام ممبران discuss کرتے ہیں۔ اس میں کچھ points ایسے آتے ہیں جو جواب طلب ہوتے ہیں جس پر وزیر متعلقہ ان دوستوں کو مطمئن کرتے ہیں کہ جو آپ نے یہ discussion کی ہے اور یہ points دئے ہیں یہ ہم consider کریں گے اور آئندہ پالیسی میں جو غلطی ہے اس کے ذریعے سے ہم پڑ کریں گے۔ یہ ایجوکیشن کی general discussion ہے۔ یہ policy discussion نہیں ہے اس لئے جب policy discussion ہوتی ہے اس کا طریقہ کار مختلف ہے۔ اس House کی کچھ روایات ہیں جو کہ Rules of Procedure کے تحت چلتی ہیں اور کچھ اس House کے تحت چلتی ہیں۔ یہ جو discussion ہے یہ روایات کے مطابق چلتی ہے۔ اس میں House کے تمام ممبران discuss کریں گے پھر وزیر متعلقہ اس کو wind up کریں گے تاکہ اس House کا وقت ضائع نہ ہو اور وہ

لوگ جو اس بحث میں حصے لے رہے ہوں وہ مطمئن ہو جائیں یا پھر وزیر اپنے دلائل سے کہے گا کہ یہ رائے یا بات آپ کی صحیح نہیں ہے اور اگر بات صحیح ہوگی تو پھر وہ آئندہ کے لئے اپنے نکلے کے لئے adopt کریں گے۔ اسی طریقے سے House چلتا ہے اور یہی سیرمی گزارش ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ فلان صاحب! بات یہ ہے کہ جب میں نے شروع میں وزیر تعلیم سے کہا کہ آپ بحث کا آغاز کریں گے تو ادھر سے بگو صاحب نے کہا کہ پہلے ہم نے کرنی ہے لیکن قاعدہ اور طریقہ کار تو یہی ہے اور قاعدہ 243 ہے کہ متعلقہ وزیر بحث کا آغاز کریں گے۔ اس میں ہمارا رانا صاحب سے اتفاق ہے۔ میں نے تو کہا تھا لیکن بگو صاحب نے کہہ دیا کہ پہلے بحث ہم کریں گے پھر میں نے کہا کہ چلو اس طرح کر لیتے ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ یہ اپنی تجاویز دے دیں بعد میں وزیر صاحب wind up کر لیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری ایچی نوانی صاحب نے جو حوالہ دیا ہے روز تو یہی permit کرتے ہیں کہ جو عمومی بحث ہوگی اس کو وزیر صاحب شروع کریں گے اور اس کے بعد اراکین اپنی رائے دیں گے لیکن میں روایات کی بات کر رہا ہوں اور میں نوانی صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ یہ روایات رہی ہیں کہ جب عمومی بحث ہوتی ہے تو اراکین اپنی رائے اور تجاویز دیتے ہیں پھر آخر میں وزیر صاحب اس کا جواب دیتے ہیں تو یہ دونوں صورت حال موجود ہیں۔ آپ bound نہیں ہیں آپ جس طریقے سے بات کروانا چاہتے ہیں کروا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین، مجھے تو آپ کی بات سے اتفاق ہے۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں؟ جی 'رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! ٹھیک ہے وزیر تعلیم کے پاس جو پالیسی ہے، جس پر وہ

discusston چاہتے ہیں یا تو اس کی ایک کاپی فراہم کر دیں یا پھر وہ اپنی statement دیں۔

جناب چیئرمین، صرف ایک گھنٹہ بتایا ہے۔ یہ پھر دو دفعہ تقریر کریں گے۔ یہ دیکھ لیں کہ یہ اب بھی تقریر کریں گے اور wind up بھی کریں گے۔ قاعدہ 243 کے تحت وزیر متعلقہ بحث کا آغاز کریں گے اور حکومت کی پالیسی سے متعلق ایوان کو اعتماد میں لیں گے۔ لہذا جناب عمران مسعود صاحب بحث کا آغاز کریں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! آج جو general discussion ہوتی ہے اس سے پہلے میں ایک بات عرض کرتا ہوں جو یہاں قانونی نکات پر بات ہو رہی تھی اس سے متعلق ایک بات کرنی ہے، اگر آپ اجازت دیں۔ نوائی صاحب اور رانا صاحب نے جو بات کی ہے ان دونوں باتوں میں وزن ہے۔ ان کا کہنا بالکل بجا ہے اگر آپ ایجوکیشن پالیسی lay down کرتے ہیں یا اس کو اگر آپ نے announce کرنا ہے تو آپ اس کا نوٹس دیتے ہیں پھر اس کی پالیسی ٹیمینٹ ہوتی ہے اور پھر بحث ہوتی ہے۔ لیکن آج جو discussion ہے اگر آپ آج کا ایجنڈا دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ general discussion on education اس میں تو یہی روایات رہی ہیں کہ ایوزیشن اور باقی ممبران اپنی اپنی تجاویز اور criticisms دیتے ہیں اور پھر وزیر متعلقہ اس کو wind up کرتا ہے۔ اگر تو آپ چاہتے ہیں کہ اسی روایت کے مطابق آج کی بحث ہو جائے، کوشش یہ ہوتی ہے کہ زیادہ وقت ممبران کو ملے پھر ان کی باتیں سن کر وزیر جواب دے تو جو بھی House کی رائے ہوگی میں اس کا احترام کروں گا۔ اگر آپ مجھے علم دیتے ہیں تو میں شروع کر دینا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، سید اکبر خان صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب چیئرمین! دو دن پہلے یہاں لاء اینڈ آرڈر پر discussion ہوئی۔ اس وقت حکومت نے اپنی کوئی نئی پالیسی initiate نہیں کی اور نہ ہی وہ حکومت کا business تھا۔ جب بھی اجلاس ہوتے ہیں تو ان اجلاسوں میں کچھ محکموں میں بحث رکھی جاتی ہے۔ آپ کا جو ایجنڈا ہے اس پر یہ ہے کہ ایجوکیشن پر عمومی بحث ہوگی۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ حکومت اپنی پالیسی دے

کی۔ اس چیز میں فرق ہے۔ ایک ہوتا ہے کہ حکومت before the House اسجو کیشن پالیسی put کرے گی۔ ایک ہے general discussion تو general discussion اور policy statement میں فرق ہے۔ اب اگر عمران مسودہ صاحب اپنے تعلیمی پروگرام پر ایک مکھنڈہ تقریر کر لیں گے تو میرے وہ دوست جو تیاری کر کے آئے ہیں، جنہوں نے اس House میں بات کرنی ہے، جنہوں نے تجاویز دی ہیں، جنہوں نے جو غامیوں realise کی ہی وہ جٹائی ہیں پھر آپ نے اس House کو adjourn کر دینا ہے تو ان دوستوں کو کیا فائدہ ہو گا؟ اس کے بعد اگر آج House میں ٹائم نہیں بچتا تو پھر مشنر دوسرے دن پابند ہے کہ وہ اس کو wind up کر کے تھوڑا ٹائم دیں گے اور ان کے points کو note کریں گے۔ میرا یہ خیال نہیں ہے کہ پہلے دن میں سمجھتا ہوں کہ اس discussion کا وہ مقصد حاصل نہیں ہو گا جو یہ House حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ discussion useful ہو اور اس سے گورنمنٹ بھی استفادہ حاصل کرے۔ ہمارے جو دوست discussion کرنا چاہتے ہیں اور جو points زیادہ important ہیں، جو وہ discuss کرنا چاہتے ہیں اور پالیسی میں جو غامیوں ہیں وہ جٹانا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس discussion میں آجائیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ useful بنایا جائے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی، احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! رول 243 میں یہ چیز موجود ہے کہ کوئی وزیر یا رکن عمومی بحث کے لئے یہ تحریک پیش کرنے کا نوٹس دے سکتا ہے۔ یہ چیز ہم نے اپنی House بزنس کمیٹی کی میٹنگ میں، جس میں اپوزیشن بھی اور گورنمنٹ بجز کے تمام افراد بھی موجود تھے منفقہ طور پر طے کی تھی کہ اسجو کیشن پر بحث ہو گی۔ یہ وہاں پر House Committee کی میٹنگ میں طے ہوا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ محترم رانا مناد اللہ صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ یہ وزیر موصوف کو ہی اس پر بحث کا آغاز کرنا چاہئے۔ میری رائے میں کوئی رکن بھی اس کا نوٹس دے سکتا ہے اور کوئی وزیر بھی اس کا نوٹس دے سکتا ہے کیونکہ وہاں پر یہ initiate ہم نے خود کیا تھا کہ اسجو کیشن پر بحث ہونی چاہئے اس

نے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اس پر کوئی بھی ممبر بحث کا آغاز کر سکتا ہے۔ یہ ہاؤس بزنس کمیٹی میں
حتمی طور پر طے ہوا تھا۔

جناب چیئر مین، جی 'رانا صاحب! کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

رانا مناء اللہ خان، اس میں نوانی صاحب نے ---

جناب چیئر مین، رانا صاحب! انہیں اس پر اعتراض نہیں۔ یہ رول میں موجود ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئر مین! مجھے معلوم ہے۔ میں اس بات کو یہاں پر بیٹھا assess کر رہا
ہوں۔

جناب چیئر مین، دیکھیں ہاں! ایک منٹ 'میری بات نہیں۔ لہ اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز ہوا تو وہ نہیں
تھے۔ پھر قاسم ضیاء اور رانا آفتاب احمد خان نے بحث شروع کی اور باری چلتی رہی۔ آج بھی میں نے
شروع میں کہا کہ عمران مسود شروع کریں گے تو آپ میں سے ساتھیوں نے کہہ دیا کہ ہم شروع
کرتے ہیں تو پھر میں نے کہا کہ آپ شروع کر لیں۔ میں نے ایم۔ ایم۔ اے کی طاہرہ منیر کو اس لئے
تجویز کیا کہ ان کا لٹ میں نام تھا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئر مین! میں ایک منٹ میں بات کو conclude کر دوں گا۔

جناب چیئر مین، دیکھیے ہاں! رانا صاحب! میں معذرت سے کہوں گا کہ ہم نے اس بات پر 25 منٹ
ضائع کر دیئے ہیں۔ اب آپ نے بحث کیا کرنی ہے کیونکہ ساڑھے بارہ بجے میں نے ہمہ کے لئے
House adjourn کر دینا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئر مین! بات تو یہ ہے کہ جتنی دیر بات نوانی صاحب نے کی ہے اس سے
آدھے ٹائم میں ایجوکیشن منسٹر اپنی پالیسی کی کانڈ لائن دے سکتے تھے اور اس پر بحث کا آغاز ہو سکتا
تھا۔ بات یہ ہے کہ یہ رول جو 243 ہے اس میں دو چیزوں کا ذکر ہے 'ایک situation ہے اور ایک
policy ہے۔ لہ اینڈ آرڈر کی situation ہوتی ہے اس کو کوئی ممبر بھی move کر سکتا ہے اور بحث
کا آغاز ہو سکتا ہے۔ ایجوکیشن پر گورنمنٹ کی ایک پالیسی ہوتی ہے 'گورنمنٹ نے پالیسی دینی ہوتی

ہے اور یہ جو رول 243 ہے یہ general discussion ہے۔ یہ policy discussion کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی policy discussion کے لئے کوئی علیحدہ رول مرتب کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، کیا policy discussion کے لئے علیحدہ rules نہیں ہیں؟

رانا منار اللہ خان، اب یہ بات واضح ہو گئی کہ سیکرٹریٹ نے جو documents آپ کے سامنے رکھے ہیں ان میں بھی کسی rule کا ذکر نہ ہے اور اس میں بھی یہ لکھا ہے کہ وزیر تعلیم اپنی policy statement دیں گے۔ اب اگر وزیر تعلیم کے پاس نہ policy statement ہے نہ ان کے پاس کوئی policy ہے تو نمیک ہے پھر آپ بحث کا آغاز جس طرح سے مرضی کروالیں۔

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! یہ سارے معاملے کو خواہ مخواہ رانا صاحب confuse کر رہے ہیں۔ پالیسی بھی ہے 'پالیسی بنی بھی ہوتی ہے' policy statement دی بھی جا سکتی ہے لیکن اب چونکہ نوانی صاحب نے ایک valid point یہاں پر House میں رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو تھوڑا سا thrash out کرنا انتہائی ضروری ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جہاں انہوں نے rules کی بات کی ہے 'اگر وہ rules کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، لیکن ان کو ضد اس بات سے ہے کہ عمران مسعود اپنی اہمی تجاویز سے آغاز کریں کہ ان کا محکمہ کیا کر رہا ہے؟

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! میں تو تیار ہوں۔

جناب چیئرمین، وزیر تعلیم بحث کا آغاز کریں گے۔

وزیر تعلیم، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں تمام ممبران کی تمویزی سی توجہ دلاؤں گا کہ یہ جو Education Policies بنتی ہیں 'National Policies' بنتی ہیں 'میں چاہوں گا کہ ایجوکیشن کے حوالے سے ہمارے اس ملک میں سب سے پہلی پالیسی 1947 میں بنی۔

رانا مناء اللہ خان، ہوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! یہ 1947 کی پالیسی کا ذکر کہاں سے آگیا؟ وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں اس طرف آ رہا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان کے پاس نہ policy ہے اور نہ policy statement ہے۔ آپ ان کو معاف کر دیں اور ہماری طرف سے کسی کو کہیں 'اپوزیشن' کا کوئی ممبر اس کا آغاز کرتا ہے۔ وزیر تعلیم، جناب سپیکر! آج کی اس بحث سے میں ان کو بڑا اچھا educate کروں گا۔ جناب چیئرمین، آپ شروع کریں اور جلدی کریں کیونکہ آدھا گھنڈرہ گیا ہے۔ وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں بالکل شروع کر رہا ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ (قطع کلامیں) جناب چیئرمین، اجازت ہے۔

وزیر تعلیم، 1947 میں۔۔۔ جناب سپیکر! اب پالیسی کی بات ہے۔ اب تو انہیں سمجھانی پڑے گی۔ پہلی پالیسی 1947 میں بنی جس میں قائد اعظم محمد علی جناح نے خود شامل ہونا تھا۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، ہوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! 1947 کی پالیسی کا ذکر کہاں سے آگیا؟ یہ 2004 ہے۔ یہ 2004 کی پالیسی شیٹ دیں۔ وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، عمران مسود صاحب! آپ اس پر جلدی آجانیے کیونکہ جمعہ کی نماز میں آدھا گھنڈرہ گیا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس کا سارا background سمجھانا پڑے گا۔ ان کو بتانا پڑے گا کہ کون کونسی National Policies بنیں، ان کے ساتھ کیا ہوا اور موجودہ پالیسی کیا ہے، اگر یہ مجھے توڑی سی اجازت دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین، عمران مسود صاحب! آپ کی اس بحث کو شروع کرنے سے پہلے Chair کی طرف سے ایک سوال ہے کہ جو پرائیویٹ سکول ہیں ان کے لئے بھی آپ کوئی بل لارہے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ

میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی کر رہے ہیں۔ نہ آپ کا وہاں کوئی حکم چلتا ہے، نہ آپ کے کوئی احکامات ہیں، نہ آپ کا ان پر کوئی کنٹرول ہے۔ ان کے لئے کم از کم کچھ بتائیں کہ آپ کے پاس ان کے لئے کیا ہے، اس کے لئے آپ کوئی ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں، ان کی فیسوں روکنے کے لئے اور ان کو under discipline کرنے کے لئے؛

معزز ممبران حزب اختلاف، (نعرہ ہانے تحسین)

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اور آج ایجوکیشن کی discussion جو تھی وہ اس لئے رکھی گئی تھی کہ اگر ایڈزیشن اور ٹریننگ اور ٹریننگ کے ممبران کو پرائیویٹ سیکٹر کے بارے میں کوئی problems ہیں یا کوئی suggestions ہیں تو اس کے بارے میں ہم کوئی حتمی فیصلہ کر سکیں گے۔

جناب سیکرٹری، ہماری موجودہ ایجوکیشن پالیسی 1998 میں بنی۔ یہ پالیسی 2010 تک کے لئے بنی۔ میں یہ چاہوں گا کہ ایڈزیشن کے ممبران اور ٹریننگ کے دوستوں کے لئے یہ بتا دوں کہ اس کے salient features کیا تھے جن پر ہم نے یہ پالیسی base کی تھی۔ میں تمہوڑا سا اگر آپ اجازت دیں تو پڑھ دوں۔

جناب سیکرٹری اس کا پہلا جو عنصر تھا وہ ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم کا فروغ، نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی، نظام امتحانات کی اصلاح، میرٹ پر داخلے اور انٹری ٹیسٹ، انتظامی ڈھانچے کی اصلاح، نصاب تعلیم اور اعلیٰ تعلیم میں نجی شعبے کی شمولیت، غیر سرکاری تنظیموں کی حوصلہ افزائی تھی۔

جناب سیکرٹری، فیڈرل گورنمنٹ نے یہ نیشنل پالیسی بنائی اور انہوں نے صوبوں کو یہ ایک blanket قسم کی پالیسی دے دی جس کے تحت تمام صوبوں نے اپنی اپنی پالیسی کو follow up کرنا تھا۔

جناب سپیکر! پنجاب میں جب ہماری حکومت یہاں پر بنی تو پہلی کینٹ میٹنگ میں یہ فیصد کیا گیا کہ کون سے ایسے سیکٹر کو ہم نے سب سے زیادہ اہمیت دینی ہے کون سا ایسا سیکٹر ہے جہاں پر ہم نے investment کرنی ہے اور جہاں پر ہم نے budget allocations کرنی ہیں کون سا ایسا سیکٹر ہے جہاں سے ہمیں زیادہ اچھے رزلٹ مل سکتے ہیں؟ پہلی ہی کینٹ میٹنگ میں اس کا فیصد کیا گیا کہ محکمہ تعلیم کو ہم نے زیادہ ترجیحات میں شامل رکھنا ہے، اس کو ہم نے زیادہ فوکس دینا ہے اور یہاں پر ہم نے budget allocation کے ذریعے اپنی نیت کا اظہار کرنا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ تعلیم ایک بہت بڑا محکمہ ہے۔ پورے پاکستان میں سب سے بڑی جو وزارت ہے وہ ہماری وزارت تعلیم پنجاب ہے۔ ہمارے اس پورے نظام میں اگر آپ اعداد و شمار دیکھیں تو تقریباً 63 ہزار 117 ہمارے سرکاری سکولوں کی تعداد ہے جہاں پہلی سے لے کر دسویں جماعت تک اور ہائر سیکنڈری تک ہمارے 90 لاکھ بچے ان تمام سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ ان سکولوں کی تعداد اور یہاں پر بچوں کی تعداد اگر اس کے statistics لے جائیں اور دیکھا جائے کہ کتنا پیسا اس پر خرچ ہو رہا ہے، کتنے بچوں کی enrolment ہو رہی ہے، کتنے بچے واک آؤٹ ہو رہے ہیں تو ہم نے جو پرائونٹل پالیسی، نیشنل پالیسی سے لے کر devise یہ کی تھی کہ محکمہ تعلیم نے ایسے قوانین اور ایسی پالیسیاں بنانی ہیں جن سے ہم enrolment میں اضافہ کر سکیں۔ ہم National Policy سے لے کر Provincial Policy یوں devise کی کہ محکمہ تعلیم میں ایسے قوانین، ایسی پالیسیاں بنانی ہیں جن سے ہم enrolment میں اضافہ کر سکیں اور جن کے ذریعے drop-out rate کم ہو سکے۔ ایسی پالیسیاں مرتب کی جائیں جس سے شرح خواندگی میں اضافہ ہو۔ اسی طرح میڈیاری تعلیم دینے کے لئے quality education دینے کے لئے ہم نے لپچرز کی ٹریننگ اور نصاب کی درستگی پر توجہ دی ہے۔ ان تمام سرکاری سکولوں میں اس وقت تقریباً 90 لاکھ طالب علم پڑھ رہے ہیں۔

رانا حمزہ اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چنڑ میں، جی رانا صاحب!

رانا شہداء اللہ خان: جناب سیکرٹری میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب نے واضح طور پر یہ فرما دیا ہے کہ ہماری ایجوکیشن پالیسی 1998 میں بنی تھی اور اسی پر یہ 2004 میں عمل کر رہے ہیں۔ ان کے پاس اپنی کوئی پالیسی نہیں ہے نہ ہی ذیہ سال میں موجودہ حکومت کوئی پالیسی مرتب کر سکی ہے۔ اب وزیر تعلیم ہمیں بچوں کی تعداد بتا کر ہمارا وقت ضائع نہ کریں۔ آپ انہیں بٹھائیں اور ایوزیشن کے کسی ممبر کو بات کرنے کا موقع دیں۔ ان کے پاس تو کوئی پالیسی ہے ہی نہیں! یہ تو 1998 والی پالیسی پر بات کر کے غواہ غواہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔

وزیر تعلیم: جناب سیکرٹری رانا صاحب بالکل serious نہیں ہیں! ان کی اپنی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ ان کو پالیسی میں بنا کر دوں گا۔

جناب سیکرٹری جو قومی پالیسیاں بنتی ہیں یہ پانچ سلا، دس سلا، بیس سلا بنتی ہیں۔ ہم نے اس پالیسی کو implement کرنے کے لئے اپنا بھی ایک road map بنایا ہوا ہے۔ ہم نے اپنے targets رکھے ہوتے ہیں کہ اگر ہم نے شرح خواندگی میں اضافہ کرنا ہے تو سب سے پہلے ہمیں طالب علموں کو access اور opportunity مہیا کرنی ہوگی۔ سکولوں کی سہولیات کو بہتر کرنا پڑے گا۔ ایسے اقدامات کرنے پڑیں گے کہ جس سے enrolment بڑھ جائے۔ drop-out rate کم ہو جائے۔ اس کے لئے ہم نے تین سلا ایک بڑا ambitious پروانخل پروگرام بنایا ہے۔ اس کو ہم نے Chief Minister Special Programme کا نام دیا ہے۔ ہمارا یہ پروگرام launch ہو چکا ہے بڑی کامیابی سے یہ کام کر رہا ہے۔ اس کے salient features میں ایوان میں بتانا چاہوں گا۔

ہمارے targets یہ ہیں کہ ہم enrolment میں اضافہ کریں کیونکہ یہاں پر enrolment میں کمی آ رہی ہے۔ drop-out rate کو کسی طریقے سے کم کیا جانے اور زیادہ سے زیادہ طالب علموں کو incentives دے کر اپنے سکولوں میں لایا جانے تاکہ ہماری شرح خواندگی بڑھ سکے۔ اس کے لئے ہم نے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ دیا ہے۔ اس رواں مالی سال میں ہم نے 43 بلین روپے تعلیم

کے لئے رکھے ہیں۔ اس سے قبل 34 - ارب روپے سے زیادہ کا بجٹ set نہیں کیا گیا۔ یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ محکمہ تعلیم پنجاب کے لئے 43 بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ اتنا زیادہ بجٹ اس لئے رکھا کہ ان 83 ہزار سکولوں میں سے آدھے سکول ایسے ہیں کہ ہمیں پرکونی چار دیواری نہیں، نہ وہاں بجلی اور نہ ہی پانی میسر ہے۔ سب سے پہلے ہم نے یہ بنیادی سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے ہم نے تین ملہ پروگرام میں 21 - ارب روپے رکھے ہیں۔ اس 21 - ارب روپے میں سے 7 - ارب روپے ان سکولوں میں missing facilities پر خرچ کیا جانے کا چار دیواری بنانی جانے کی، بجلی، پانی اور فرنیچر دیا جانے کا۔

جناب سیکرٹری ہمارے ان سکولوں میں 90 لاکھ بچے پڑھتے ہیں جن میں اکثریت غریب لوگوں کے بچوں کی ہے جو کہ 14/20 روپے فیس بھی afford نہیں کر سکتے تھے۔ اگر وہ 14 یا 20 روپے فیس دے دیتے تو پھر ان کے پاس یونیفارم خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہوتے۔ اگر یونیفارم خرید لیا تو کتابیں خریدنے کے لئے پیسے نہیں۔ ان سارے elements کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے پالیسی بنائی اور مفت تعلیم مہیا کرنے کا اعلان کیا۔ ایک سال ہو چکا ہے ہم کوئی یوشن فیس نہیں لے رہے۔ ہمیں فیسوں کی حد میں تقریباً 42 کروڑ روپے کی آمدن ہوتی تھی جسے ہم نے محمود دیا ہے۔ اب اس enrolment کو بڑھانے کے لئے اور drop-out rate کو کم کرنے کے لئے ہم اقدامات اٹھا رہے ہیں رانا صاحب کو drop-out rate کا بالکل نہیں پتا، یہ میں ابھی انہیں سمجھاؤں گا۔ 90 لاکھ بچوں میں سے 40 لاکھ بچے drop-out ہو جاتے ہیں، گھروں میں چلے جاتے ہیں۔ کہاں جاتے ہیں، کدھر جاتے ہیں، کیا کام کرتے ہیں یہ کسی کو معلوم نہیں ہے اور کیا وجہ ہے کہ یہ بچے گھر کو چلے جاتے ہیں؟ پھر اسے اس کا باپ child labour پر مجبور کرتا ہے، بچیوں کو گھروں میں کام کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ ہمیں اس کا ایک ہی element نظر آیا ہے کہ شاید ان کی غربت انہیں اجازت نہیں دیتی تو اس غربت کے element کو ختم کرنے لئے، ان والدین کو confidence دینے کے لئے ہم نے مفت تعلیم کی فراہمی کا اعلان کیا ہے۔ اس سے اگلے step کے طور پر ہم نے بچوں کو مفت کتابیں بھی دی ہیں۔ پہلی سے لے کر پانچویں جماعت تک ہم نے بچوں کو مفت کتابیں

مہیا کی ہیں۔ اس میں چھاس کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں اس لئے خرچ کئے گئے کہ وہ غریب آدمی جو اپنے بچوں کو سکول میں بھیجنا چاہتا ہے، سرکاری سکولوں میں بھیجنا چاہتا ہے اس کی کسی طریقے سے مدد ہو سکے۔ اس کے علاوہ خاص طور پر ہم نے بچیوں کی تعلیم کے حوالے سے بہت سے اقدامات اٹھانے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ سو میں سے نوے بچیاں drop-out ہو جاتی ہیں اور میٹرک تک نہیں پہنچ پاتیں۔ یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ اگر آپ Southern Punjab کے اضلاع کو دیکھیں، مظفر گڑھ، ذیرہ، حازی خان، لودھراں اور یہ کے اعداد و شمار دیکھیں، گراف دیکھیں تو وہاں پر کوئی بھی بیجی میٹرک تک نہیں پہنچ پاتی۔ بہت کم تعداد میں بچیاں میٹرک تک پہنچتی ہیں تو ہم نے female education پر توجہ دیتے ہوئے، اس کو promote کرنے کے لئے یہ فیصد کیا ہم ان بچیوں کو 200 روپے ملانے stipend دیں گے۔ یہ بھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت جہاں پر کہ بہت زیادہ drop-out rate ہے، جہاں سے بچیاں اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی ہیں انہیں ہم نے دو سو روپے ملانے وظیفہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سکیم پچھلے اکتوبر سے بڑی کامیابی کے ساتھ شروع ہو چکی ہے۔ ہم اگلے 600 ہر تین مہینے بعد پوسٹل منی آرڈر کے ذریعے ان کے گھروں پر پہنچا دیں گے اگر وہ 80 فیصد اپنی حاضری پوری کریں گی۔ ایجوکیشن کے حوالے سے یہ پنجاب کی تاریخ کے سب سے بڑے اقدامات ہیں جو کہ ہم نے اٹھانے ہیں۔ آج تک اس صوبہ پنجاب میں مفت تعلیم کبھی بھی نہیں دی گئی۔ ہم نے 42 کروڑ روپے کا extra burden اپنے اوپر لیا ہے۔ غریب آدمی کی مدد، شرح خواندگی میں اضافہ کرنے کے لئے وزارت تعلیم پنجاب نے یہ اضافی بوجھ اپنے اوپر لیا ہے۔ ہم نے چھاس کروڑ روپے کی کتابیں چھاپی ہیں پنجاب کی تاریخ میں یہ بھی کبھی نہیں ہوا کہ سرکاری سکولوں میں مفت کتابیں فراہم کی جائیں۔ آپ آج کسی پرائیوٹ سکول سے کہیں کہ آپ فیس معاف کر دیں یا کسی غریب آدمی کے بچے کو کسی اچھے سکول میں مفت تعلیم دیں تو اس کے لئے کوئی بھی تیار نہیں ہوگا۔ اگر کسی پرائیوٹ سکول کو آپ کہیں کہ بچوں کو مفت کتابیں مہیا کریں تو کوئی بھی ایسا نہیں کرے گا۔ یہ صرف ہماری وزارت تعلیم، حکومت پنجاب ہے جو کہ سب کچھ کر رہی ہے۔ ہماری حکومت کی یہ vision ہے۔ ہمارا صرف ایک ہی ارادہ ہے کہ ہم نے اس پنجاب کے غریب آدمی کے بچے کا

مستقبل سنوارنا ہے، اس کے مستقبل کو ہم نے روشن کرنا ہے۔ یہ طریقہ ماں باپ کی مدد کرنے کی ہماری ایک بھولی سی کوشش ہے تاکہ اس کا بچہ بھی تعلیم حاصل کر سکے۔ مفت تعلیم 'stipends اور اس کے بعد مفت کتابوں کی فراہمی یہ سب پنجاب کی تاریخ میں سب سے بڑے اقدامات ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ کوشش بھی کی ہے کہ ہم اپنے میاں تعلیم کو بھی بہتر کریں۔ سکولوں، کالجوں اور کالجوں کے بعد یونیورسٹی کا آہن میں ایک linkage create کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے معاشرے میں انگریزی زبان کو بہت زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو انگلش فر فر ہو جاتا ہے وہی پڑھا کھا ہے۔ ہمارے سرکاری سکولوں اور پرائیویٹ سکولوں میں بھی یہی ایک فرق نظر آتا ہے کہ تمام پرائیویٹ سکول انگلش میڈیم ہیں، وہاں پڑھنے انگریزی ہوتے ہیں جبکہ ہمارے سرکاری سکولز historically, traditionally اردو میڈیم ہیں۔ ہمارا پرانا نظام ہے۔ Matriculate system ہے۔ پرائیویٹ سکولوں میں O,level/A,level کی تعلیم دی جاتی ہے جو کہ ہم سرکاری سکولوں میں بچوں کو نہیں پڑھاتے۔ ہمارا اپنا نظام ہے، ہمارے اپنے قوانین ہیں اور ہمارے اپنے روز ہیں۔ ہم ایک فلسفہ کے تحت تعلیم دیتے ہیں۔ فلسفہ یہی ہے کہ آئین یہ کہتا ہے کہ بچے کو تعلیم دینا ہماری آئینی ذمہ داری ہے۔ بچے کا تعلیم حاصل کرنا اس کا آئینی حق ہے۔ ہم آئین کی رو سے اس کلاسی کو سمجھتے ہوئے اپنا قومی فریضہ پورا کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ پنجاب کے بچوں کو ہم صحیح معنوں میں تعلیم دیں۔ آج بھی لاکھوں بچے سکولوں سے باہر بیٹھے ہیں، آج بھی لاکھوں بچے ایسے ہیں جن کی عمر گزر گئی اور آج تک وہ کبھی سکول میں نہیں گئے۔ ایسے لاکھوں بچے جو سکولوں میں تو جاتے ہیں لیکن گھروں کو واپسی کا رخ کر لیتے ہیں یہ اتنا بڑا ضیاع اور ان کے ماں باپ کی امیدیں کون پوری کرے گا؟ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا بچہ بھی میاں تعلیم حاصل کرے۔ میٹرک کے بعد کالج میں جانے اور کالج کے بعد یونیورسٹی میں جانے۔ ہمارے پورے پنجاب میں 373 کالج ہیں۔ ہمارے کالج جن کا میاں تعلیم بہت اچھا ہے یہ وہ کالج ہیں جہاں پڑھنے پر ہر طریقہ آدمی اپنے بچے کو سمجھنا چاہتا ہے۔ ہماری ایک ہی پالیسی ہے کہ ہم quality education دیں اور سستی تعلیم دیں۔ اگر ہمارا موازنہ کسی بھی پرائیویٹ سکول سے کر لیں، کوئی سکول، کالج یا یونیورسٹی اٹھالیں تو آپ دکھیں گے کہ آج بھی ہم پرائیویٹ سکول

سے بہت سستے ہیں۔ ہمارے کالجوں کا معیار ان کی credibility بہت زیادہ ہے۔ ہمارا گورنمنٹ کالج جو کہ یونیورسٹی بنا دیا گیا ہے یہ سو سال سے زیادہ پرانا کالج ہے۔ ہمارا کنیڈ کالج، ہمارا لاہور کالج برائے خواتین اور بھی بے شمار ایسے کالج ہیں جن کی بہت زیادہ credibility ہے۔ ہماری پنجاب یونیورسٹی جس کے ساتھ تقریباً 300 کالج affiliated ہیں یہ سو سال پرانی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ سکولوں کا link کالجوں کے ساتھ بنایا جائے اور ایسے بچے جو بڑے brilliant ہیں اور ان کے رزلٹ بہت اچھے ہیں ان کو اپنے کالجوں میں مفت تعلیم دیں۔ ہم نے اس مفت تعلیم اور اس غریب آدمی کی مدد کے لئے ایک ارب روپے کا Endowment Fund ہائر ایجوکیشن میں create کیا جس کے ذریعے کالجوں اور تمام یونیورسٹیوں میں ان کو سکلار شپ دیتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم کسی طریقے سے ان کی مدد کر سکیں لیکن اس سارے نظام میں جو سب سے important sector ہے وہ ہماری ٹیچر کمیونٹی ہے، ہمارے ٹیچرز ہیں۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ٹیچروں کے لئے بھی incentives لے کر آئیں۔ جب ہم نے ریکورمنٹ پالیسی ذرائع کی اور devise کی تو اس میں سب سے بڑی بات رکھی کہ area specific بنائیں گے اور سکول specific بنائیں گے اور ہم یہ حق اس ٹیچر کو دیں گے کہ وہ خود identify کرے گا کہ اس نے کہاں ٹیچر لگنا ہے۔ ہم نے پانچ اضلاعی نمبر ایسے شخص کو دینے جس کا تعلق اسی سکول، اسی محلے یا اسی گاؤں سے ہو گا۔ ہم نے یہ بہرتیاں کنٹریکٹ پر لیں۔ اگر کنٹریکٹ نہ کرتے اور پی۔ٹی۔ سی ٹیچر جاتا تو اس کی تنخواہ اڑھائی ہزار روپے ہوتی تھی لیکن ہم نے اس کنٹریکٹ کے ذریعے ان کو اچھے سکیل کی تنخواہ دی جس کا start 4000 روپے تھا۔ اس محلے میں تقریباً 6 لاکھ بندہ کام کرتا ہے۔ یہ اتنا بڑا محلہ ہے کہ اگر آپ اس کو bifurcate کریں یا اس کا break down لیں تو تقریباً 26 ارب روپیہ ہر سال تنخواہ میں ان ملازمین اور آئینسروں کو جاتا ہے۔ یہ 26 ارب روپیہ بہت زیادہ ہے۔ پچھلے سال 34 ارب روپیہ خرچ کیا گیا اور اس سال 43 ارب روپے خرچ کریں گے۔ عوام اور مل باپ پوچھتے ہیں کہ جب اتنا پیسا لگایا گیا تو انہیں اس کی value for money چاہئے۔ عوام یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کس قسم کے رزلٹ show کئے جا رہے ہیں اس سکول کا کیا معیار ہے، اس کالج کا رزلٹ کیا ہے، اس یونیورسٹی کی کیا credibility ہے، ان کی

سے تیسرے سال بھی 15 کروڑ روپیہ دیں گے۔ جس ضلع میں یہ اضافی پیسہ صحیح مسنوں میں لگ جانے یعنی جس ضلع کو 50 کروڑ روپیہ اضافی مل جانے کا تو مجھے پوری امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر ہمارے ان سکولوں کا نظام بہتر ہو جائے گا۔

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیے!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! وقت بڑا محدود ہے۔ وزیر تعلیم سے میری درخواست ہے کہ وہ salient features of the education policy پر رہیں، نہ کہ ہمیں ایجوکیشن کی تعلیم بتائیں stereotyped, monotonous type figures دیں اور باتیں بتائیں۔ میں لن کو in a nutshell ایک advice کروں گا کہ مین میں اگر کسی سے پوچھا جائے کہ آپ نے ترقی کیسے کی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں

If you have a plan for one year then plan twice, if you have a plan for ten years then grow trees and if you have a plan for hundred years then educate your Education Minister.

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحب کے ان ریپارٹس سے بڑا متاثر ہوا ہوں۔

مہر اشتیاق احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیے!

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! اسی وزیر صاحب بڑے پرجوش انداز میں بتا رہے تھے کہ انھوں نے ہر ضلع کے لئے 15 کروڑ روپے رکھے ہونے ہیں تو میں بتانا چاہوں گا کہ لاہور کے --- وزیر تعلیم، جناب ۱۷۱۱ یہ میری تقریر کے بعد بات کر لیں۔

مہر اشتیاق احمد، جناب والا میں کہ رہا ہوں کہ لاہور کے 26 ملے ہیں لیکن انہوں نے صرف سات ملعوں میں فنڈز تقسیم کئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کی یہی منصفانہ تقسیم ہے؟ جناب چیئر مین، جب وہ اس پر بحث کریں تب یہ بات کر لینا۔ ابھی آپ بینہ بائیں اور وزیر تعلیم کو بات کرنے دیں۔ جی، عمران مسعود صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سیکریٹری ان کی پرانی عادت ہے۔ یہ اسی طریقے سے ٹائم حائل کرتے ہیں۔ جناب چیئر مین، الیگزین غود ٹائم حائل کرتی ہے اور آخر میں کہہ دیتے ہیں کہ کام نہیں ہوا۔ وزیر تعلیم، جناب سیکریٹری ابھی میں نے ایجوکیشن پالیسی پر آدھ پون گھنٹہ اور بولنا ہے۔ ڈاکٹر صاحب جنہیں نیچے سے رانا صاحب مامپ مار رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بڑے شریف آدمی ہیں۔ جناب چیئر مین، یہ رانا صاحب نے شرارت کی ہے کہ اور کوئی ممبر بول نہ سکے۔

وزیر تعلیم، جناب والا ڈاکٹر صاحب بڑے شریف آدمی ہیں لیکن ابھی رانا صاحب کی باتوں میں آگئے ہیں۔ یہ رانا صاحب کا ذہن ہے جو بول رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا ذہن تو بڑا اچھا ہے۔ رانا صاحب کا ذہن تو زاسا اس طرح کا ہے اسے ٹھیک کرنا پڑے گا۔ یہ ٹائم کیوں حائل کر رہے ہیں؟ رانا سنا، اللہ خان، جناب سیکریٹری وزیر تعلیم کی تقریر سے یہ بت اب یار جوت کو پہنچ گئی ہے کہ نہ ان کے پاس کوئی پالیسی ہے اور نہ ہی کوئی پالیسی سٹینٹ ہے۔ یہ تو ویسے ہی ادھر ادھر کی مار رہے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ قرارداد کی فائل تیار ہو گئی ہے اس لئے ہمیں یہ پیش کرنے کی اجازت دیں۔ اس کے بعد پھر ہم ان کی گفتگو سن لیں گے۔

وزیر تعلیم، جناب سیکریٹری

قواعد کی معطلی کی تحریک

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد انضباط کار

صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ

32 اور 115 کو معطل کرنے کے لئے تحریک

جناب چیئرمین، عمران مسود صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ راجہ محمد شقت خان عباسی، ڈاکٹر سید

وسیم اختر، شیخ اعجاز احمد، شیخ تنویر احمد، جناب محمد طاہر محمود، ڈاکٹر اسد اشرف، ڈاکٹر سامیہ امجد اور محترمہ

کنول نسیم نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32

اور 115 کو معطل کر کے ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت

طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور

115 کو معطل کر کے ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی

اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور

115 کو معطل کر کے ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی

اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور

115 کو معطل کر کے ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی

اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، راجہ محمد شفقت خان عباسی اور دیگر عمرگین۔ ڈاکٹر اسد اشرف قرارداد پیش کریں گے۔

قرارداد

ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ میں تاخیر

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب والا میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ،

”پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر اس امر پر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ صحافیوں اور اخباری کارکنوں کے لئے اعلان کردہ ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ میں مسلسل تاخیر ہو رہی ہے، اس کے اعلان کو اڑھائی سال گزر چکے ہیں۔ ہوش ربا گرانی کے اس دور میں اخباری صنعت سے وابستہ کارکن معاشی مشکلات سے دوچار ہیں۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے عداش کرتا ہے کہ ویج بورڈ ایوارڈ پر عملدرآمد میں معاونت کرے اور اشتہارات کی تقسیم کو ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ سے منسلک کیا جائے جیسا کہ وفاقی وزیر اطلاعات نے قومی اسمبلی کے floor پر یہ یقین دہانی کرائی ہے اس پر فوری عملدرآمد کرایا جائے۔“

جناب چیئرمین، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

”پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر اس امر پر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ صحافیوں اور اخباری کارکنوں کے لئے اعلان کردہ ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ میں مسلسل تاخیر ہو رہی ہے، اس کے اعلان کو اڑھائی سال گزر چکے ہیں۔ ہوش ربا گرانی کے اس دور میں اخباری صنعت سے وابستہ کارکن معاشی مشکلات سے دوچار ہیں۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے عداش کرتا ہے کہ ویج بورڈ ایوارڈ پر عملدرآمد میں معاونت کرے اور اشتہارات کی

تقسیم کو ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ سے منسک کیا جانے جیسا کہ وفاقی وزیر اطلاعات نے قومی اسمبلی کے floor پر یہ یقین دہانی کرانی ہے اس پر فوری عملدرآمد کرایا جانے۔"

جناب چیئر مین، یہ قرار داد ہمیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر اس امر پر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ صحافیوں اور اخباری کارکنوں کے لئے اعلان کردہ ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ میں مسلسل تاخیر ہو رہی ہے اس کے اعلان کو اڑھائی سال گزر چکے ہیں۔ ہوش ربا کرانی کے اس دور میں اخباری صنعت سے وابستہ کارکن معاشی مشکلات سے دوچار ہیں۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے عارض کرتا ہے کہ ویج بورڈ ایوارڈ پر عملدرآمد میں معاونت کرے اور اشتہارات کی تقسیم کو ساتویں ویج بورڈ ایوارڈ کے نفاذ سے منسک کیا جانے جیسا کہ وفاقی وزیر اطلاعات نے قومی اسمبلی کے floor پر یہ یقین دہانی کرانی ہے اس پر فوری عملدرآمد کرایا جانے۔

(قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعلیم پر عام بحث

(--- جاری)

جناب چیئر مین، وزیر تعلیم صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ وہ اب wind up کریں۔ وزیر تعلیم، جناب والا مجھے تھوڑا سا وقت تو ملنا چاہئے۔ جناب چیئر مین، مختصر بات کریں۔ نماز، عمدہ بھی پڑھنی ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر، The policy of education has to be told all the members میں

یہی گزارش کر رہا تھا کہ ہماری تعلیمی پالیسی کے جو سب سے بڑے factors ہیں۔۔۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئرمین، آرڈر بیگز وزیر تعلیم کی policy statement سنیں۔ (قطع کلامیں)

وزیر تعلیم، جناب سپیکر ایہ ان کی ڈیمانڈ تھی۔ رانا صاحب کی ہی ڈیمانڈ تھی اس لئے Let me

finish first مجھے توڑا سا وقت چاہئے۔

رانا مناء اللہ خان، یہ بہار وقت صانع کر رہے ہیں۔ یہ اپنی بات سوموار کو کر لیں۔

جناب چیئرمین، سوموار کو امن عامہ پر بحث ہے۔

رانا مناء اللہ خان، منگل کو رکھ لیں۔

جناب چیئرمین، اہمی تو اجلاس کا فیصد ہونا ہے کہ کب تک چلنا ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب والا یہ اس پر بات کرنے کے لئے فضول "اوا تو" مار رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! آپ پارلیمینٹ لاء استعمال کریں۔ "اوا تو" کوئی لفظ نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا سوموار کو یا منگل کو بات کر لیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یہ فیصد

ہوا تھا کہ اجلاس 10 تاریخ تک چلنا ہے۔ لہذا اگر ایسا ہے تو ہم ان کی فضول گفتگو بھی سننے کو تیار ہیں،

بے شک یہ ایک کھنڈ اور بات کریں۔

جناب چیئرمین، یہ آپ الزام لگا رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، لیکن اس کے بعد ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین، یہ اہمی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ان کی بات سنیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا اہمی بات تو انہوں نے کبھی بھی نہیں کی۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب ایہ اجلاس ہم نے کب تک چلانا ہے؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ منگل کو یہ

بحث رکھ لیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا 10 تاریخ تک کا وزیر قانون نے کہا تھا۔

جناب چیئرمین، نہیں۔ میری ذاتی رائے ہے کہ بھٹیوں کی جائیں لوگ اپنے گھروں کو جائیں کیونکہ

پھر بجٹ اجلاس کے لئے دوبارہ آنا ہے۔ احتمالاً اجلاس نہ کیا جائے۔ راجر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا 7 تاریخ تک کا already بجنڈا آچکا ہے۔ جو بجنڈا اس

معزز ایوان میں طے ہوا تھا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق ہی کریں گے۔ 7 تاریخ تک کا بجنڈا جاری ہو

چکا ہے اس کے بعد جناب سپیکر کے پاس بیٹھ کر ایڈوائزری کمیٹی میں ہم decide کر لیں گے کہ

کب تک اجلاس چلانا ہے؟

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر تعلیم اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ یہ ساری باتیں واقعی ان کے لئے

مضول ہیں۔ رانا صاحب کا میں شکر گزار ہوں کہ یہ مضول باتیں سن رہے ہیں۔ میں wind up کرتے

ہونے ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ میں نے جو پالیسی بیان کی ہے وہ میں نے

related باتیں کی ہیں۔ ان کی پالیسی کے جو major factor ہیں کہ ہم enrolment میں اضافہ

کریں۔ enrolment میں اضافہ کرنے کے لئے آپ کو سٹوڈنٹس کو attract کرنا پڑے گا۔ سکولوں

کی environment کو اچھا کرنا پڑے گا۔ لہذا ہم نے 21-ارب روپے کا پروگرام launch کیا ہے۔

دوسرا element ہماری اس پالیسی کا یہ ہے کہ ہم شرح خواندگی میں اضافہ کریں اور یہ

ساری چیزیں۔

جناب ارشد محمود بگوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا وزیر موصوف repetition کر رہے ہیں۔ ان سے کہیں کہ یہ repetition نہ کریں کیونکہ یہ point already کہ چکے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری میں wind up کر رہا تھا۔ میں صرف یہ بتا رہا تھا کہ یہ ہمارے goals ہیں، یہ ہمارے targets ہیں اگر کسی ممبر نے نہیں سنا تو وہ بے شک jot down کر لے۔ drop-out کو

کم کرنا، شرح خواندگی میں اضافہ quality education اور اس کے بعد ہمارا Teachers Incentive Programme اس کے بعد education for all اور early childhood education اور اس

کے بعد میڈری تعلیم دینا۔ اسی پر ہماری ساری پالیسی base کرتی ہے جس کے بارے میں میں نے انہیں ساری یہ بات بتائی ہے اور جو ہماری نیشنل پالیسی ہے وہیں سے ہی ہم یہ سارے points derive

کرتے ہیں اور اس پالیسی کو implement کرنے کے لئے پیسا درکار ہوتا ہے اور پیسا بجٹ میں allocate کرنا پڑتا ہے جو کہ ہمیں فخر ہے کہ ہمیں دفعہ ہم نے جو صوبائی بجٹ جایا تھا اور آئندہ بھی

جو بنائیں گے وہ منجانب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہوگا۔ آخری بات میں یہ کروں گا کہ ٹرانسفر پوسٹنگ پالیسی کو ختم کرنے کے لئے یا اس کو discourage کرنے کے لئے ہم نے school

specific recruitment جس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے وہ اللہ کے فضل و کرم سے phase wise launch کر رہے ہیں۔ 13 ہزار ٹیچر ہم نے بھرتی کئے۔ اس بجٹ کے بعد انشاء اللہ تعلقانی S.N.E جب approve ہوگی تو اس کو بھی ہم دوبارہ recruitment میں شامل کریں گے تو یہ ہمارے

salient features ہیں جو میں نے اپنی پالیسی کے بارے میں بیان کئے ہیں اور باقی ساری چیزیں بھی اس سے linked ہیں۔ ہمارا ہر step ہر عمل اور ہمارا جو بھی initiative ہوگا وہ اس طرف کو

move کرے گا۔ اس کے ساتھ ہماری اس پوری پالیسی کا ایک اور بڑا element ہے اور وہ ہے

Public Private Partnership۔ ہم اس Public Private Partnership کو اس طریقے سے launch کر رہے ہیں کہ سکولوں کو بہتر کرنے کے لئے school councils کا پروگرام ابھی

launch کرنا ہے۔ اس کے تمام features ہم نے طے کر لئے ہیں۔ کئی اصلاح میں ڈسٹرکٹ

گورنمنٹ خود اس کو چلا رہی ہیں۔ کچھ ہم نے ان کو پالیسی دی ہے۔ school councils اور education foundation کے ذریعے Public Private Partnership ہوگی تاکہ زیادہ سے زیادہ community participation ہو سکے۔ اس سلسلے کو بہتر بنانے کے لئے ہم نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ایک دستور العمل launch کیا ہے۔ ہم نے ہر سکول کو ایک guidance دی ہے۔ ہم نے ان کے لئے ایک inspection chart بنایا ہے تاکہ اگر کوئی ممبر اس کو جا کر چیک کرے یا اس کی performance دیکھنا چاہے تو دیکھ سکے۔ پھر ہم نے اپنے سکولوں کے لئے کیلنڈر تیار کیا۔ پہلی بار ہم نے پنجاب میں تیار کیا ہے اور ملک کے کسی بھی صوبے میں یہ ابھی تیار نہیں ہوا۔ ہم نے انہیں اکیڈمک کیلنڈر دیا جس میں ہے کہ ہفتے میں کون سا سبق پڑھایا جائے، مہینے کے بعد کیا پڑھا جائے گا۔ یہ ہماری بہت بڑی achievement ہے۔ شکریہ

جناب چیئر مین، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری میری گزارش ہے کہ جس طرح لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال تھی یہ بڑا serious matter تھا۔ ایجوکیشن بھی بڑا serious matter ہے اور اس پر سیر حاصل گفتگو کرنی چاہئے۔ اس وقت ہمیں یہ پتا ہے کہ یہ اجلاس off ہو رہا ہے اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہم ایڈیشن والوں نے جو بحث کرنی ہے آپ اس کو Monday پر لے جائیں۔ Monday کو اگر لاء اینڈ آرڈر کی بحث سے اگر کوئی ناٹم بچ جائے گا تو اس کے بعد ہم اس پر بحث کر لیں یا آئندہ کوئی دن رکھ لیں گے۔

جناب چیئر مین، اس دن ناٹم نہیں بچے گا کیونکہ 20 ممبران نے اس پر بحث کرنی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری جس طرح لائسنس صاحب نے کہا ہے کہ ایڈوائزری کونسل میں فیصلہ کر ہم decide کر لیں گے کہ یہ بحث کب ہوگی؟ اس میں آپ نے ہمیں لاء اینڈ آرڈر پر آخر میں ناٹم دیا تو پھر آپ نے کھینچ کھینچ کر 3/3 منٹ میں ہمیں فارغ کر دیا۔

جناب چیئرمین، راج صاحب! آپ کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری Monday کا تو ہم already اجنڈا جاری کر چکے ہیں۔

Monday کو Question Hour, Privilege Motions, Adjournment Motions اور اس کے بعد legislation ہے۔ legislation کے بعد 6 بجے کے بعد ہم نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث کو

conclude کرنا ہے جس طرح کہ آپ نے فیصلہ فرمایا ہوا ہے تو اس کے بعد اگر کوئی وقت بچ گیا تو آپ ایجوکیشن کو take up کر لیں لیکن اس کو آگے لے کر جانا ہے یا نہیں؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو پھر سیکرٹری صاحب کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر ہم کوئی فیصلہ کر لیں گے۔

ملک محمد جاوید اقبال اجماعاً، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، ملک صاحب!

ملک محمد جاوید اقبال اجماعاً، شکریہ، سیکرٹری صاحب! میرے حلقے کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ میرے حلقے نوشہرہ میں ایک ہائر سیکنڈری سکول میں مسز عالم عاتق جو کہ سترہ گریڈ کی پرنسپل ہیں اور مسز فرمت مشتاق جو اٹھارہ گریڈ کی ہیں وہ ان کے ماتحت کام کر رہی ہیں تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں

جناب چیئرمین، اجلاس کا وقت 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی کے لئے مزید 15 منٹ کا وقت بڑھایا گیا)

ملک محمد جاوید اقبال اجماعاً، کیا یہی میرٹ ہے کہ کم گریڈ کی پرنسپل ہے اور اٹھارہ گریڈ کی اس کے ماتحت کام کر رہی ہے؟ اس کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین، اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ تشریف رکھیں، مہربانی، جی، محترمہ طاہرہ میرا

محترمہ طاہرہ منیر، شکرہ، جناب چیمبرمین ا تعلیم محض کچھ مواد طالب علموں کے سیرد کر دینے کا نام نہیں بلکہ طالب علم کی شخصیت کو مخصوص سانچے میں ڈھال دینے کا نام ہے اور یہ سانچہ ہر قوم اپنے نظریات، اپنی تاریخ، اپنی ثقافت اور اپنی ترجیحات کے مطابق پہلے سے طے کرتی ہے اور ہمارے آئین کے آرٹیکل 31 میں یہ بتایا گیا ہے۔

31(i). Steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enable to understand the meaning of life according to the Holy Quran and Sunnah.

جناب سیکریٹری جیسا کہ آپ نے آرٹیکل 31 میں دیکھا کہ ہم اپنی تعلیمی درس گاہوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس میں پڑنے اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والی نسل زندگی کے ہر میدان میں اس کے بنیادی نظریات کو طوعاً و خیراً رکھتے ہوئے مضبوط اور مستحکم ملک کے نئے بنیادیں فراہم کرے اور اسی غرض کے لئے 1976 میں Curriculum Wing بنایا گیا تھا اور یہ Curriculum Wing اٹھائیس سال تک کام کرتا رہا لیکن 09/11/2001 کے بعد ایک خاص طبقہ مسلسل یہ شور کر رہا تھا کہ پاکستان کا نصاب اور اس کی کتب جہاد اور عسکریت کی تعلیم دے رہی ہیں۔ کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ نوجوان نسل میں اسرائیل، بھارت، برطانیہ اور امریکہ کے خلاف نفرت جڑ پکڑ رہی ہے اور خاص طور پر ایس ڈی۔ پی۔ آئی والوں نے جب یہ رپورٹ دی اور انہوں نے لبرل ازم، رواداری اور مہمانت کا نعرہ بلند کیا کہ ہمیں ان لوگوں کے ساتھ رواداری سے پیش آنا چاہئے اور زبیدہ جلال صاحبہ بھی اس زہر آلود پروپیگنڈے کی زد میں آگئی ہیں اور پورے ملک میں میٹرک تک کے نصاب کا علیحدہ بگاڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔ اگر ہم اسلام اور مشاہیر اسلام اور ان کی تعلیمات سے دور ہوتے جائیں گے تو ہماری آئندہ نسلیں کموکھلی پیدا ہوں گی اس لئے بہت ضروری بات ہے کہ ہم نظریاتی تعلیم بھی اپنے بچوں کو دیتے

رہیں نہ یہ کہ اگر ایس ڈی۔ پی۔ آئی کوئی رپورٹ دستی ہے اور ہم امریکہ کی پالیسی کے تحت اپنی تعلیمی پالیسی بنانا شروع کر دیں گے تو پھر ہمارے نوجوان اور ہمارے اس ملک کا کیا مستقبل رہے گا؟ جو قوم اپنی تاریخ کو بھلا دیا کرتی ہے تو اس کا جغرافیہ باقی رکھنا بہت مشکل ہو جایا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں نصاب میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ اعلیٰ سائنس میں اور اشارات میں آ رہی ہیں کہ صلہ کرام کی زندگیوں کے پیپرز اور شہادت کے پیپرز کو ہمارے نصاب میں سے نکالا جا رہا ہے تو اس سلسلے میں 'میں' یہ تجویز پیش کرتی ہوں کہ ہمارے نصاب کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے اور اس کی روشنی میں ہمارے نصاب کو ترتیب دیا جائے۔

جناب چیئرمین، بہت مہربانی، شکریہ۔ جی، محترمہ صاحبہ صاقلیٰ

محترمہ صاحبہ صاقلیٰ، شکریہ، جناب چیئرمین! میں بڑی شکرگزار ہوں کہ ایک بڑے اہم مسئلے کے اوپر جو بحث شروع ہوئی ہے اس میں مجھ نامیہ اور کم عمل کو آپ نے موقع دیا۔ میں منسٹر ایجوکیشن کی بڑی شکر گزار ہوں۔ He is so learned Minister. ایجوکیشن کا محکمہ ان کے پاس ہے۔ انہوں نے بڑی اہم باتیں بتائیں۔ جناب منسٹر صاحب اور اس ایوان کی خدمت میں 'میں' یہ بات پیش کرنا چاہوں گی۔ آج صبح جب میں اس ایوان کے اجلاس میں شرکت کے لئے آ رہی تھی تو لاہور گرانٹر سکول ایک بڑا renowned سکول ہے، اس کے آگے سے جب میں گزر رہی تھی تو یکدم میری نظر ایک چار پانچ سال کی بچی کے اوپر پڑی جس کا یونیفارم منی سے اٹا ہوا تھا۔ مجھے میں ٹوٹا ہوا بستہ تھا پاؤں میں ٹوٹے ہوئے جوتے تھے تو دو منٹ کے لئے مجھے یکدم یہ نظر آیا کہ ہمارے ملک میں جو طبقاتی نظام تعلیم ہے اس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے دماغ کو جھکا اور میں نے سوچا کہ آج میں جب ایوان میں جاؤں گی تو سب سے پہلے میں وزیر تعلیم سے اور حکومتی ایوانوں سے اس بات کا حکم کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ موقع فراہم کیا ہے کہ آپ اس ملک اور قوم کے لئے کوئی خدمت کر سکیں تو آپ وہ کام کیوں صحیح جذبے سے نہیں کر رہے؟ اس بچی کی تصویر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے۔ اس کی آنکھوں میں حسرت تھی، اس کی

آنکھوں میں مایوسی تھی۔ آپ تعلیم کو مت کر رہے ہیں، آپ تعلیم کو عام کر رہے ہیں، آپ تعلیم کو گلی کوچوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ موقع فراہم کیا ہے۔ ہم ایوزیشن میں بیٹھے صرف اس ملک اور قوم کی بھلائی کے لئے ان کو صحیح سمت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سیکرٹری میری آپ سے، اس ایوان اور وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ بحیثیت ایک پاکستانی کے ہم بھول جائیں کہ ہم وزیر ہیں، ممبران اسمبلی ہیں یا کسی عہدے پر فائز ہیں۔ ہم نے اس قوم کو میڈی تعلیم دینی ہے جس کی وہ حقدار ہے۔ میں یہاں کوئی ایوزیشن کی بات نہیں کر رہی۔ تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ میں کوشش کرتی ہوں کہ میں صحیح سمت آپ کو چلانے کی کوشش کروں اور ایک مسلمان کا حق ادا کروں۔ میں اپنے قابل وزیر صاحب سے درخواست کروں گی کہ gender issues پر آپ بات کر رہے ہیں۔ اس پر ہم سب بڑی اہمی طرح سمجھتے ہیں کہ gender issues کی کیا problems چل رہی ہیں۔ آپ نے بھرتیوں کی بات کی تو آپ کوشش کریں کہ contract پر بھرتیاں نہ کریں۔ یہ استادوں کے ساتھ بڑا ظلم آپ کر رہے ہیں۔ ہم ان کو اٹھائی ہزار روپیہ تنخواہ دیتے ہیں اور ان کے سر پر ہر وقت پھانسی کا پھندہ لٹکتا ہے کہ کس وقت ہمیں اس نوکری سے خارج کر دیا جائے گا۔ ان استادوں کی کوئی certainty نہیں ہے اور کوئی future نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات کروں گی ویسے تو بے شمار points ہیں۔ میں خود مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن سے اٹھارہ سال سے لے کر آج تک شعبہ تعلیم کے ساتھ منسلک رہی ہوں۔ آج بھی میری کوشش ہے کہ سکولوں، کالجوں کے لئے اگر ہمیں کچھ بھی کام کرنا پڑے تو ہماری خدمات حاضر ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اگر آپ نے ایک سٹیٹم پاکستان لینا ہے تو ان استادوں کو خدا کے لئے ایک رتبہ دیں۔ ہمارا دور گزر گیا ہے۔ آنے والا دور آئندہ آنے والی نسلوں کا دور ہے۔ جس وقت استاد کی جیب میں پیسا نہیں ہوگا، جس وقت استاد کا پیٹ خالی ہوگا، جس وقت آپ اس کو بجلی کا بل پانچ ہزار روپیہ بھیجیں گے تو وہ بچوں پر توجہ نہیں دے گا اور تعلیم کھٹا کر دے گا۔ وہ ان کو بچوں پر مجبور کرے گا اور بچوں کی تعلیمی کامیابی کا گراف نیچے آجائے گا۔

جناب چیئرمین! میں انہی مختصر گزارشات کے ساتھ آخری بات یہ کرنا چاہوں گی کہ contract والے اساتذہ ہمیں بھی ملتے ہیں، ان کی درخواست یہی ہے کہ آپ ان کو contract پر نہ رکھیں۔ ڈیڑھ ہزار روپے سے ان کا کچھ نہیں بٹا۔ آپ بتائیں کہ چار ہزار روپے میں شاید آپ اپنی گاڑی کا بیروں پورا نہیں کر سکتے تو ایک استاد اپنے چار بچوں اور خاندان کے ساتھ کیسے گزارا کرے گا؟ بچوں کو طبقاتی نظام تعلیم سے نکالیں۔ اگر آپ ایسی سن کے بچے کا level دیکھیں اور دوسری طرف مسلم سٹینڈرڈ ہائی سکول کا بچہ دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اس میں احساس کتنی ہے اور اس میں احساس برتری ہے۔ یہ class discrimination نکل جانی چاہئے۔ جس طرح جاگیرداری نظام ختم کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہماری discriminations ختم ہو جائیں اور ہمارے آئین کے آرٹیکل نمبر 1 سے 40 کے تحت ہمیں جو fundamental right ملتا ہے، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ discrimination نہ ہو اور یہ اس کے زمرے میں آتا ہے کہ ایک بچی لیکن ہاؤس میں پڑھتی ہے اور ایک بچی جو پرائمری گریڈ سکول میں پڑھتی ہے، مجھ سے زیادہ منسٹر صاحب سمجھتے ہیں کہ اس بچی کے دماغ میں کیا ہے اور وہ بچہ جو لیکن ہاؤس میں پڑھتا ہے اس کا سٹینڈر کیا ہے۔ ہر بانی فرما کر کوشش کریں کہ اپنی تعلیمی پالیسی میں طبقاتی نظام تعلیم کو ختم کر کے سرسید احمد خان کی پالیسی کی طرف نیو علی گڑھ تحریک کی طرف اپنی پالیسی لے کر جائیں تاکہ ملک و قوم کو ہم صحیح مسنوں میں کوئی تعلیمی اصلاحات دے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! آج ہم زندگی کے ایک ایسے شعبے پر بحث کا آغاز کر رہے ہیں، وہ تعلیم کا شعبہ ہے۔ میرے خیال میں تعلیم ایک ایسا زور ہے جو بلا امتیاز مرد، عورت، رنگ، نسل، فرقہ اور مذہب ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ جس طرح وزیر تعلیم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور انہوں نے تعلیم کے شعبہ کے کچھ روشن پہلو ایوان کے سامنے رکھے۔ میں معذرت کے ساتھ کچھ دوسرے حقائق بیان کروں گا۔

جناب چیئرمین، اجلاس کا وقت مزید پندرہ منٹ تک بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی کے لئے مزید پندرہ منٹ کا وقت بڑھایا گیا)

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! میں اس قوم کے کچھ تلخ حقائق ان کے سامنے اور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں چونکہ انہوں نے فرمایا کہ ہم تعلیمی پالیسی جو کہ نیشنل پالیسی ہے اس سے بہت سارے اقدامات اخذ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! 1990 میں تعلیم کے لئے جو رقم بجٹ میں مختص کی جاتی تھی وہ مجموعی قومی پیداوار کا 2.6 فیصد تھی لیکن یہ بد قسمتی ہے کہ 2003 میں 1.8 فیصد رہ گئی۔

جناب سپیکر! دنیا تعلیم کے شعبے میں اپنا بجٹ اور سرمایہ دن بدن زیادہ کر رہی ہے لیکن ہم نے جو پمپلی دہائی گزارا ہے اس میں ہم نے تعلیم کے شعبے میں قومی سطح پر اس بجٹ کو کم کیا ہے لیکن اس کے برعکس دیکھیں کہ بنگلہ دیش کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ یہ ہم سے الگ ہو کر زندہ نہیں رہ سکتا اس نے اس عرصے میں کیا کارنامہ انجام دیا کہ 1990 میں اس کا تعلیمی بجٹ اس کی قومی پیداوار کا 1.5 فیصد تھا لیکن 2000 میں وہ 2.5 فیصد تک چلا گیا۔ پاکستان میں پرائمری کی سطح پر جو داٹلے ہوتے ہیں ان کی مجموعی تعداد 66 فیصد ہے جبکہ بنگلہ دیش میں جس کی ہم سے آگے زندگی ہے۔ آج حالت یہ ہے کہ 66 فیصد پاکستان کے مقابلے میں بنگلہ دیش میں پرائمری سکول میں جو داٹلے ہوتے ہیں وہ 84 فیصد ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ہم پرائمری کو سموز دیں اور یہ دیکھیں کہ پرائمری اور سیکنڈری کو اکٹھا کر لیں تو پاکستان میں اس کی تعداد 36 فیصد ہے جو کہ اس محلے میں سب سے کم ہے۔ اس کے مقابلے میں بھارت میں 56 فیصد ہے، بنگلہ دیش میں 54 فیصد اور نیپال میں 64 فیصد ہے۔ اگر ان سکولوں سے تھوڑا سا آگے جائیں تو یہ پاکستان کا المیہ ہے کہ ہندوستان جس کا ہم ہر سطح پر مقابلہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں وہ سالانہ پانچ ہزار بی۔ ایچ۔ ڈی تیار کرتے ہیں اور اس کے مقابلے میں پاکستان کی حالت انتہائی شرمناک ہے کہ ان کے مقابلے میں پاکستان میں سالانہ تقریباً پچاس بی۔ ایچ۔ ڈی تیار ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور پہلو سے چونکہ یہاں ہمیشہ یہ رہا ہے اور اس دور میں زیادہ ہے کہ شاید اظہارات اور ٹی۔وی پر اشتہار دے کر ہم لوگوں کے دلوں کو جیت سکتے ہیں، حقائق سے آنکھیں بند کر سکتے ہیں۔ ٹی۔وی پر اعلان کر کے لوگوں کے ذہنوں میں یہ ڈالا جاسکتا ہے کہ پنجاب میں تعلیم کی سولتیں دیگر صوبوں کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ آج میں آپ کی وساطت سے اپنی پوری گفتگو میں وزیر تعلیم سے ایک سوال ضرور پوچھنا چاہوں گا کہ جو facts اب میں رکھنے جا رہا ہوں اس کا جواب یہ اپنی تقریر میں مجھے ضرور دیں کہ پنجاب میں آبادی کے لحاظ سے سکولوں اور نچروں کی جو تعداد ہے اگر ان کے پاس کوئی ایسے figures ہوں تو وہ بتائیں کہ آبادی کے لحاظ سے نچروں کی تعداد اور سکولوں کی تعداد دیگر صوبوں کی نسبت پنجاب میں کم ہے یا زیادہ ہے؟ میرے پاس جو figures ہیں اس میں پاکستان میں سرکاری اور نجی تعلیمی ادارے ہیں ان کی کل تعداد ایک لاکھ بیاسی ہزار چھ سو پچھتیس اور پنجاب میں ان کی تعداد پھیالیس ہزار دو سو تینتالیس ہے جبکہ سندھ میں سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں کی تعداد اڑتالیس ہزار چھ سو سینتیس، سرحد میں اکتیس ہزار چھ سو چوراسی۔ اسی طرح سے یہ ساری تفصیل ہے۔ پاکستان میں طلباء کی کل تعداد جو سکول میں ہے وہ دو کروڑ اٹھارہ لاکھ ہے۔ اس میں سرکاری شعبہ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ اور نجی شعبہ میں اٹھاون لاکھ ہے۔ میرے خیال میں آج پنجاب میں سکولوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے دیگر صوبوں کی نسبت کم ہے۔

جناب چیئرمین، اب آپ wind up کریں۔ جب بحث ہوگی تو پھر اس وقت آپ کو دوبارہ موقع دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین، سمیع اللہ صاحب! جب بحث رکھیں گے تو انشاء اللہ نامہ دیں گے۔ سو وار کو جب ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوگی تو اس میں رکھیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان، پھر میری باری نہیں آنے گی۔

جناب چیئرمین، یہ وعدہ ہے، آپ کی باری آنے گی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! صرف دو منٹ لینا ہوں۔ اس میں کچھ facts اور میں رکھنا چاہ رہا ہوں کہ پنجاب میں 8923 سکول ایسے ہیں کہ جو بغیر مرمت کے ہیں اور 15062 سکول ایسے ہیں جو پینے کے پانی کی سولت سے محروم ہیں۔ 22567 سکول بجلی سے محروم ہیں۔ اسی طرح بست سارے ہزاروں سکول ایسے ہیں جہاں ڈسپنسریاں نہیں ہیں، لائبریری نہیں ہے، چار دیواری نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آخری بات میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بحیثیت قوم ہمیں اب اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ ایک دور تھا جب جاگیر طے کرتی تھی کہ اس ملک کے پاس کتنا سرمایہ ہے اور سرمائے کو بڑھانے کا طریقہ جاگیر تھی۔ ایک دور آیا کہ جتنی کسی ملک کے پاس صنعت تھی، یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب یہ صنعت اس ملک کے سرمائے کو بڑھانے کی لیکن اب یہ دور آ گیا کہ جس قوم کے پاس جتنی انسانی ذہانت ہو گی وہی اس کا سرمایہ ہو گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس پر انسانی ذہانت کو بڑھانے کے لئے ابھی تک اس ملک میں کسی صوبے نے اور بحیثیت قوم کے ہم نے غور نہیں کیا کہ انسانی ذہانت کو کس طرح سے بڑھا کر ہم دنیا میں باعزت مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ بست شکر۔

جناب چیئرمین، شکر۔ جی، محترمہ پروین مسعود بھٹی!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئرمین! شکر یہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا وقت دیا۔ میں یہ بات بست پہلے کہنا چاہ رہی تھی لیکن منسٹر ایجوکیشن کبھی خود نہیں آتے تھے اور کبھی ہمیں بحث کا موقع نہیں ملا۔ مجھے یہ بتایا جانے کہ کون سی پالیسی کے تحت اس دفعہ گرمیوں کی پھٹیوں کا اعلان ہوا کہ گرمیوں کی پھٹیاں پر انٹری تک 24 مئی کو کر دی جائیں اور اس کے بعد 28 مئی کو کر دی جائیں۔ مالانکہ ہمیشہ سے یہ شیڈول رہا ہے کہ جون میں پھٹیاں ہوا کرتی ہیں۔ چاہے پلا کہ چیف منسٹر صاحب تقریف لانے تھے اور ان کو بست گرمی لگی تو انہوں نے کہا کہ بچوں کو پھٹیاں دے دی جائیں۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ لاہور کا بھی اور پورے پنجاب کا موسم 23 مئی کے بعد ٹھیک ہو گیا، بارش بھی ہوتی اور بدل بھی رہے جس کی وجہ سے موسم اچھا رہا۔ شاید آپ نے بھی نوٹ کیا ہوگا کہ اچانک

سکول بند ہونے سے بہت سارے سکولوں کا جو ہیڈول تھا وہ خراب ہو گیا۔ کسی سکول میں امتحانات ہو رہے تھے، کئی گھروں کی بچیاں انہی سکول جاتی ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ کی بات وزیر صاحب نے سن لی ہے۔ میری بہن امیری عرض ذرا سن لیں۔ جب تعلیم پر بحث ہوگی تو اس وقت آپ کو موقع دیا جائے گا۔ بات یہ نہیں تھی، اخبارات نے شور مچایا اور میں خود اس حق میں ہوں کہ سکولوں کا ٹائم صبح چھ بجے سے بارہ بجے تک کر دیا جائے۔ اخبارات والے شور مچاتے ہیں۔ والدین نے اپیل کی تھی۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو گرمی نہیں لگی تھی۔ میرا آپ سے وعدہ ہے کہ اگر اجلاس منگل کو ہوا تو بحث ضرور کی جائے گی۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 7-جون 2004 بروز پیر سے پھر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7 - جون 2004

1 - سوالات (مکمل بجٹ، جنگل حیات اور مہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2 - توجہ دلاؤ نوٹس

3 - سرکاری کارروائی

1 - مسودہ قانون محتاج و محروم بچے، پنجاب مصدرہ 2004

(مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2004)

2 - امن عامہ پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس)

پیر 7 - جون 2004

(یوم الاثنین 18 - ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیورز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 33

منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری صاحبزادہ افتخار الدین نے پیش کیا۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَيْضِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَلَوْ یَعْجَلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَلْ اَلَهُمْ بِالْخَیْرِ

لَقَضٰی اِلَیْهِمْ اَجَلَهُمْ فَنَذَرَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَاءَ نَارِ

طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَا نَا

لِجَنَّتِهٖ اَوْ قَاعًا اَوْ قَابًا قَلْبًا كَسَفْنَا عَنْهُ صُرَّتًا مَّرَّ

كَانَ لَمْ یَدْعُنَا اِلٰی صُرَّتٍ مِّنْهُ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

سورہ یونس آیات: 11-12

اور اگر اللہ لوگوں پر برائی واضح کر دیا کرتا جس طرح وہ بھلائی کی جلدی بجاتے ہیں تو ان کی میلاد (کبھی کی) پوری ہو چکی ہوتی لیکن ہم لوگوں کو جو ہماری طاقت کی اُمید نہیں رکھتے ہیں ان کی سرکشی میں بھیکتے ہوئے بھوڑے رکھتے ہیں ۝ اور انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے لیکن وہ اور بیٹھے بھی اور کھڑے بھی پھر جب ہم اس سے اُس کی تکلیف کو دُور کر دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا جو تکلیف اُسے پہنچی ہے اُس کے لئے ہم کو پکارتا ہی نہ تھا، اسی طرح فضول کاروں کو اُن کے اعمال غرضنا کر کے دکھانے

وما علینا الالبلاغ ۝

جاتے ہیں ۝

سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری)

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! شکریہ [*****]

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے لیکن ان سے پہلے محترمہ سینیٹ بدون صاحبہ کا قبیلہ اہمیت سوال محکمہ صحت سے متعلق ہے۔ اب ہم وہ لیتے ہیں۔ (قطع کلامیوں)

راجہ صاحب میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا اور آپ کے سارے الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کے شروع میں ہی یہ بات آپ کے ساتھ میٹنگ میں اور House میں بھی آئی تھی کہ اسمبلی کے ساتھ قطعہ اراضی بھی مختص ہے اور چالیس چھاس لاکھ روپے بھی مسجد کی تعمیر کے لئے موجود ہیں۔ اس وقت بھی یہ بات زیر بحث آئی تھی کہ جلد ہی اس کا آغاز کر دیا جانے گا۔ یہاں سیشن کے دوران بالخصوص عمر اور عصر کی نماز کے وقت کافی پریکٹس ہوتی ہے کیونکہ نیچے corridor میں تو جگہ نہیں ہوتی اس لئے نیا بجٹ بھی آنے والا ہے اور اتنا ہے کہ اس کا کچھ کیا جائے۔

* محکمہ جنگلات، سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سیکرٹری، شاہ صاحب! میرا خیال ہے کہ میں تقریباً تین چار دفعہ اس کی وضاحت کر چکا ہوں۔ نہ صرف مسجد بلکہ اسکے مالی سال میں وزیر اعلیٰ صاحب نے verbally approval دے دی ہے۔ ایک تو ہم نیا ہال بنائیں گے، پھر ایم۔ پی۔ اسے ہاسٹل کی بھی توسیع کریں گے اور مسجد کے لئے بھی غالباً پچاس مہینے لاکھ روپیہ ہمارے پاس بڑا ہوا ہے لیکن پہلے جو مسجد ڈیزائن کی گئی تھی یا جو پروگرام تھا وہ ہال سے علیحدہ جگہ مخصوص کی گئی تھی۔ اب یہ ہے کہ جب نیا ہال بننا ہے تو اس کے ساتھ ہی مختص مسجد بھی بنائی جانے گی۔ یہ مسند زیر غور ہے تو بہت جلد انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل ہو گا۔ محترمہ تمینہ جدون صاحبہ!

محترمہ تمینہ جدون، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! سوال نمبر 33۔

قلیل المہلت سوال اور اس کا جواب

- T.H.Q ہسپتال بھلووال اور B.H.U بھیرہ میں لیڈی ڈاکٹرز کی تعیناتی 33، محترمہ تمینہ جدون، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے بی۔ ایچ۔ یو۔ بھیرہ ضلع سرگودھا میں کوئی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہے۔
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ T.H.Q ہسپتال بھلووال ضلع سرگودھا میں بھی کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہے۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لیڈی ڈاکٹر بھلووال اور بھیرہ میں نہ ہونے کی وجہ سے دوران زندگی اور زنانہ امراض کی مریضوں کو علاج معالجے کے لئے سرگودھا میں دو گھنٹے کا سفر طے کر کے پرائیویٹ ہسپتالوں/ڈاکٹروں کی بھاری بھر کم فیس دینا پڑتی ہے اور اکثر مریض عورتیں دوران زندگی سفر کی مسافت طے کرتے ہوئے طبی امداد بروقت نہ ملنے کی وجہ سے راستے میں ہی فوت ہو جاتی ہیں۔
- (د) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بی۔ ایچ۔ یو۔ بھیرہ اور بھلووال میں لیڈی ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صحت،

(الف) یہ غلط ہے رورل ہیلتھ سنٹر بحیرہ میں ایم۔بی۔بی۔ایس نیڈی ڈاکٹر کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات ہے اور کام کر رہی ہے۔

(ب) یہ بھی غلط ہے تحصیل ہینڈ کوآرڈر ہسپتال بھلوال میں دو ایم۔بی۔بی۔ایس نیڈی ڈاکٹرز اور ایک کانسٹی کالوجسٹ بھی تعینات ہیں اور کام کر رہی ہیں۔

(ج) یہ بھی غلط ہے عوام کی طرف سے دوران زچگی اموات ہونے کی کوئی شکایت اب تک موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) اس کا جواب جزو (الف) اور (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

محترمہ حمیدہ جدون (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری اس سے پہلے بھی میرا ایک قلیل اہمیت سوال آچکا ہے لیکن اس وقت متعلقہ محکمے کے وزیر صاحب موجود نہیں تھے۔ راجہ صاحب نے مجھے یقین دہانی کروائی کہ وہ مسئلہ کیا جانے گا۔ آج بھی یہی صورت حال ہے کہ اس کا جواب تو آیا ہے لیکن اگر جزو (الف) دیکھ لیں اور میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ بی۔ایچ۔یو بحیرہ میں کوئی ایم۔بی۔بی۔ایس نیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہے جبکہ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ یہ غلط ہے۔ رورل ہیلتھ سنٹر بحیرہ میں ایم۔بی۔بی۔ایس نیڈی ڈاکٹر موجود ہے۔ ڈاکٹر کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات ہے اور کام کر رہی ہے۔ اس میں میرا کہنا یہ ہے کہ بی۔ایچ۔یو اور رورل ہیلتھ سنٹر میں بہت بڑا فرق ہے بی۔ایچ۔یو تقریباً پچیس ہزار افراد کی آبادی پر بنایا گیا ہے جبکہ بحیرہ شر دو یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

محترمہ حمیدہ جدون (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری جب تک وہ نہیں آتے تو پھر اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سیکرٹری، منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ تشریف رکھتی ہیں؟

محترمہ حمیدہ جدون (ایڈووکیٹ)، آج وہ بھی نہیں ہیں۔

جناب سیکرٹری، وہ بھی نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ ایک روایت بن گئی ہے کہ امتحان سوال ہے جہاں پر محکمے نے جواب دیا ہے۔ محکمے کو تو یہ نہیں پتا کہ رول ہیلتھ سنٹر اور بنیادی ہیلتھ سنٹر میں کیا فرق ہے؛ آج آپ کے وزیر موصوف یہاں ہوتے تو College for Physicians and Surgeons Pakistan میں جو رہا ہے ان سے وہ بھی پوچھنا تھا۔ اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں اور لاہ منسٹر صاحب کو کہیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یا وزیر صاحب یہاں تشریف لائیں اور اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر، لاہ منسٹر صاحب! آپ اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے، کیا اس کو pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر، اے جی تو وہ تشریف نہیں رکھتے۔ منسٹر صاحب آنے ہی نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جی ان کے پاس موجود ہیں وہ تشریف لے آئیں۔

جناب سپیکر، وہ جی ایوان کے اندر موجود نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ ہمیں ذیوبی دیں۔ ہم ان کو لے آیا کریں گے۔ ان کے لئے ایک وین یا بس کرالیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! یہ اگلے سیشن تک کے لئے pending کر لیں؟

محترمہ حمیدہ جدون (ایڈووکیٹ)، نمیک ہے۔

جناب سپیکر، یہ سوال اگلے سیشن تک pending کیا جاتا ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ نہ وزیر صاحب ہیں نہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر، ماشاء اللہ آپ تو ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! عرض سن لیں۔ ہم اللہ کے فضل سے ہیں اور رہیں گے۔ انشاء اللہ اسی جگہ رہیں گے۔

جناب سپیکر، انشاء اللہ الیوشن میں ہمیشہ رہیں گے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ہمیں کوئی عار نہیں ہے۔ جب تک ہماری ذیولٹی ہے ان ظالموں کے خلاف آواز بلند کرتے رہیں گے اور اپنا فرض انجام دیتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! کل کے اجلاس میں تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے پارلیمانی سیکرٹریز اور منسٹرز کو ایک خط لکھا ہے کہ آپ اجلاس میں تشریف نہیں لاتے اس کی وجہ بیان کریں؟ آپ اس حکومت کی کارکردگی آج ہی دیکھ لیں کہ نہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں اور نہ ہی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی، بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ! قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پریس گیری کمیٹی کا جو ایکشن ہوا ہے اس میں newly elected صدر نجم ولی اور جنرل سیکرٹری آغا افتخار کو پورے House کی طرف سے مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ گزشتہ کسی اجلاس میں متفقہ طور پر ہمارے ایوان نے ایک قرارداد پاس کی تھی جو کہ

حکومتی ممبران نے پیش کی تھی کہ And یونیورسٹی کو پیر مہر علی شاہ یونیورسٹی کا نام دیا جائے۔ اس پر اس یونیورسٹی کی سنڈیکٹ نے جو جواب دیا اور اس قرارداد کا جو حشر کیا وہ تو طیحدہ بات ہے اور اس کانولس انہیں لینا چاہیے لیکن ان comments میں جو ایک حصہ ہے اس پر میں شدید احتجاج کرتا ہوں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔ لاہ، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل کے اجنڈے پر اس کا بل بھی موجود ہے۔ میری معزز رکن سے یہ گزارش ہوگی کہ یہ کل اس پر بات کر لیں کیونکہ کل چونکہ اس معاملے کو اس House میں discuss ہونا ہے کیونکہ یہ تو already اجنڈے پر آچکا ہے۔

جناب سپیکر، وقاص صاحب! لاہ، منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہے۔ کل اس پر بات کر لیں۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب محمد وقاص، ٹھیک ہے تو پھر کل مجھے موقع دیتے گا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، جب یہ موضوع زیر بحث آنے کا تو آپ کو موقع دیا جائے گا۔ محترمہ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ! تشریف نہیں رکھتیں۔۔۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد اقبال چتر صاحب! ملک محمد اقبال چتر، سوال نمبر 2302۔

ضلع بہاولپور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ،

جنگلات اور دیگر تفصیل

*2302۔ ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ ہذا کا کتنا رقبہ ہے، کتنے رقبہ پر کس کس جگہ جنگل ہے، کتنا رقبہ غالی اور کتنا زیر کاشت ہے۔
- (ب) سال 1999 سے آج تک اس ضلع میں کس کس جگہ کتنے ایکڑ پر جنگل لگایا گیا اور کون کون سے درخت لگانے گئے ہیں۔
- (ج) سال 1999 سے آج تک اس ضلع میں واقع جنگلات سے آمدن اور اخراجات کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے۔
- (د) اس ضلع میں تعینات محکمہ ہذا کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ تعیناتی اور ڈویژنل کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ه) اس وقت اس ضلع میں محکمہ ہذا کا کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے۔ ناجائز قابضین کے نام، ولایت، پناہات اور رقبہ جمع جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (و) اس ضلع میں آئندہ سال حکومت کتنے رقبہ پر مزید جنگل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات،

- (الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) بہاولپور ضلع میں آئندہ سال حکومت حسب ذیل رقبہ پر مزید جنگل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

رقبہ	نام جنگل
1100 ایکڑ	بہاولپور ذخیرہ
1252 ایکڑ	لال سوہڑا
200 ایونیو میل	کینال سائیڈ پلانٹیشن

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ساہیوالہ میں 11214 ایکڑ اراضی زمین ہم کاشت کرتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ زمین محکمہ خود کاشت کرتا ہے یا ٹھیکے پر دی گئی ہے؟

جناب سپیکر، یہ کس چیز کی آپ بات کر رہے ہیں؟

ملک محمد اقبال چتر، جز (الف) کی بات کر رہا ہوں۔ ساہیوالہ میں یہ 11214 ایکڑ زمین کاشت کرتے ہیں۔ محکمہ خود کاشت کرتا ہے یا کسی کو ٹھیکے پر دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر، سوال میں تو ضلع بہاولپور لکھا ہوا ہے اور آپ ساہیوالہ کی بات کر رہے ہیں۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! ضلع بہاولپور کی ایک تحصیل ہے اور ساہیوالہ ایک چمک ہے۔

جناب سپیکر، جی 'وزیر جنگلات!'

وزیر جنگلات، repeat کر دیں۔

ملک محمد اقبال چتر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنے جواب میں یہ بتایا ہے کہ 11214 ایکڑ اراضی زمین ہمارے زیر کاشت ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ خود کاشت کرتا ہے یا کسی کو ٹھیکے پر دی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، کاشت کا مطلب جنگل اگانا نہیں۔ ہم خود ہی کاشت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، محکمہ خود کاشت کرتا ہے یا ٹھیکے پر؟

وزیر جنگلات، محکمہ خود ہی کاشت کرتا ہے۔

ملک محمد اقبال چتر، میرا سوال یہ ہے کہ اس کی آمدنی کیا ہے؟

جناب سپیکر، کوئی اندازہ ہے کہ اس سے کتنی انکم سالانہ ہو جاتی ہے؟

وزیر جنگلات، یہ طیبہ سوال بننا ہے۔

جناب سپیکر، یہ exact figures تو نہیں بتا سکتے۔ یہ fresh question ہی بنتا ہے۔ کوئی اور ضمنی سوال کر لیں؟

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر انہوں نے جڑ (ب) کا جواب دیا ہے کہ ہم نے یہ رقبہ چک کنورہ تحصیل غان پور میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو کس مقصد کے لئے یہ رقبہ دیا گیا ہے اور کس کے آرڈر کے تحت یہ رقبہ منتقل کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی 'وزیر جنگلات'

وزیر جنگلات، جناب سپیکر۔۔۔

ملک محمد اقبال چتر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنے جواب میں یہ بتایا ہے کہ ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو رقبہ ٹرانسفر کر دیا ہے۔ آپ نے کس آرڈر کے تحت کیا ہے اور کس اتھارٹی نے کیا ہے اور کیا آپ یہ رقبہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دینے کے مجاز ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی 'وزیر جنگلات'

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! جب سے devolution ہوئی ہے اس طرح جب ہمارا محکمہ بھی devolve ہوا ہے تو کچھ ایریا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دے دیا گیا تاکہ وہ اس پر درخت لگائے۔ ہمارے محکمے کی جو زمین ہے وہ ہمیشہ forestry کے لئے ہی استعمال ہوتی ہے۔ ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو forestry کے لئے ہی دیا ہے لیکن وہ devolution میں آ کر اسی سلسلے میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ٹرانسفر کر دیا گیا۔

جناب سپیکر، وہ forestry کے لئے دیا گیا ہے۔ آپ کا سوال تھا کہ کس مقصد کے لئے دیا گیا ہے تو وزیر موصوف کا جواب ہے کہ وہ forestry کے لئے ہی دیا گیا ہے۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ محکمہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو رقبہ دینے کا مجاز ہے یا نہیں، کس افسر نے دیا ہے اس کے بارے میں مجھے وضاحت سے بتائیں؟

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! کیا محکمہ جنگلات، محکمہ ٹوکل گورنمنٹ کو رقبہ دینے کا مجاز تھا؟

وزیر جنگلات، جی ہاں! چونکہ devolution میں انہوں نے پلان سیٹ کیا ہوا تھا کہ یہ areas ضلعی حکومت کو دے دیے جائیں گے۔ بڑے جنگلات ہمارے پاس ہوں گے اور جو تھوڑے جنگلات ہیں وہ ضلعی حکومت کے پاس رہیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ ان کا اختیار تھا اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے رقبہ دیا گیا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ حکیت رقبہ سارا حکومت پنجاب کا ہوتا ہے جو کہ زیر قبضہ محکمہ جنگلات ہے۔ کیا حکومت پنجاب بورڈ آف ریونیو کی اجازت کے بغیر یہ رقبہ دے سکتا ہے؟ وزیر جنگلات، جناب سپیکر! یہ رقبہ ان کو الٹ نہیں کیا جاتا بلکہ یہ صرف اس کی مینٹننس کے لئے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ کیا management کو رقبہ محکمہ بورڈ آف ریونیو کی approval کے بغیر دیا جاسکتا ہے؟

وزیر جنگلات، جی ہاں! دیا جاسکتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر یہ غلط information ہوئی تو This is a breach of privilege.

جناب سپیکر، اس کو بعد میں دیکھ لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ ریکارڈ میں آ گیا ہے۔ ہم نے یہ نوٹ کر دیا ہے کہ یہ کر نہیں سکتے۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، کیا حکومت پرائیویٹ جنگلات کو آبیانے سے مستثنیٰ کرے گی یا نہیں؟

وزیر جنگلات، اس پر آبیانے کے گا وہ اس سے مستثنیٰ نہیں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری جنرل میں انہوں نے فرمایا ہے کہ بہاولپور ضلع میں آئندہ سال حسب ذیل رقبے پر مزید جنگل لگانے کا ارادہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسی جو ساون بجادوں کا موسم آنے کا یہ اس میں لگا دیا جانے کا یا اس کے لئے مزید وقت درکار ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری جنرل: ہمارا time period جون تک ہے۔ ہم جون تک لگا دیں گے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری جنرل: 15 جولائی سے شروع ہوتا ہے اور 15 جولائی سے ہی درخت لگانے کا موسم شروع ہوتا ہے جبکہ یہ جون تک فرما رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری جنرل: وہ کہتے ہیں کہ 15 جولائی سے پہلے پہلے لگا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2429 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد، سوال نمبر 2429 (معزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایاد پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

سرکاری جنگلات ان سے حاصل ہونے والی

لکڑی اور دیگر تقاضیل

*2429، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں سرکاری جنگلات کے بڑے ذخیرے کہاں کہاں واقع ہیں۔ ہر ایک سے سالانہ کتنی

لکڑی برائے فرنیچر سازی اور کتنی برائے ایندھن حاصل ہوتی ہے۔

(ب) موجودہ ذخیرہ جات میں اضافہ اور نئے ذخیرہ جات کے قیام کے لئے کیا اقدامات کئے گئے

ہیں؟ کس کس جگہ ذخیرہ جات گزشتہ تین سال میں بالکل ختم ہونے میں اور کہاں نئے قائم

کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ کے آفیسرز اور اہلکاران بڑے پیمانے پر لکڑی چوری میں ملوث ہوتے ہیں اس کے

سرباب کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمہ جنگلات پنجاب میں بڑے بڑے ذخیرہ جات حسب ذیل ہیں اور سالانہ حاصل ہونے والی لکڑی برائے فرنیچر اور ایندھن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) جنوبی زون ملتان،

موجودہ ذخیرہ جات میں ہر سال ورکنگ پلان / سالانہ فیٹنگ پروگرام کے مطابق کٹائی کروائی جاتی ہے اور کٹائی شدہ رقبہ پر دوبارہ شجرکاری (ری جنریشن) کرائی جاتی ہے۔ عالی رتبہ جہاں نہری پانی میسر ہے۔ وہاں پر بھی شجرکاری کرائی جاتی ہے۔ گزشتہ تین سال میں کوئی ذخیرہ ختم نہ ہوا ہے۔

شمالی زون راولپنڈی،

موجودہ نہری ذخیرہ جات میں اضافہ اور مزید ذخیرہ جات کے قیام کے لئے فی الوقت کوئی سکیم عمل میں نہ ہے نیز یہ کہ گزشتہ تین سال کے دوران شمالی زون پنجاب میں کوئی ذخیرہ ختم نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی نیا قائم کیا گیا۔ ان ذخیرہ جات کی منظور شدہ ورکنگ پلان کے مطابق مینٹننس کی جا رہی ہے۔ یعنی پرانے درختوں کو کاٹ کرنے لگا دیئے جاتے ہیں۔

سنٹرل زون لاہور،

سنٹرل زون میں موجود ذخیرہ جات میں گزشتہ تین سالوں میں کوئی کمی نہ ہوئی ہے۔ ان کا انتظام ایک منصوبہ بندی سے چلایا جاتا ہے اور عام طور پر ان جنگلات میں جتنا رقبہ لکڑی کاٹنے کے لئے کاٹا جاتا ہے۔ اتنے ہی رقبہ پر مزید شجرکاری کر دی جاتی ہے۔ موجودہ ذخیرہ جات میں پچھلے تین سالوں میں درج ذیل رقبے پر پودا جات لگا کر ذخیرہ جات میں اضافہ کیا گیا ہے۔

483.7 ایکڑ

1- کلید پلانٹیشن

" 122.93

2- بھاگت ریزر وائر پلانٹیشن

" 101.92

3- چکو ریزر وائر پلانٹیشن

" 2709.0

4- جھنگ کارسٹ ڈورین

" 1407.0

5- چھانگا مانگا پلانٹیشن

720.0	6- پبلی ہیڈز
447.0	7- ڈفر پلانٹیشن
272.0	8- اینویٹمنٹ

(ج) اگر کہیں کوئی سرکاری اہلکار لکڑی چوری یا کسی نقصان میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف رولز اور قوانین کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور گورنمنٹ کا نقصان پورا کیا جاتا ہے۔

دفتروں کے نقصان میں ملوث پائے گئے ملازمین کے خلاف کی گئی کارروائی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کل کیس	ملازمین ملوث	کیفیت
1-	84	115	مبلغ 4820375 روپے ریوری ذالی گنی۔
2-	3	4	نو کری سے برخواست
3-	1	2	جبری ریٹائرڈ
4-	3	4	دو ترقیوں بند
5-	4	4	ایک ترقی بند
6-	1	2	دو درجہ نیچے
7-	1	1	ایک درجہ نیچے
8-	117	158	کارروائی زیر سماعت ہے۔
9-	5	38	F.L.R رجسٹر کروائی گئی ہے۔
10-	10	10	مطل

راجہ ریاض احمد، جناب والا ضمنی سوال 1

جناب سیکرٹری، جی 'فرمائیں!

ملک محمد اقبال چٹرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جنر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor راج صاحب کو دیا ہے۔ جی راج صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ج (ج) کے نمبر 1 پر ہے کہ کل کیس 84 ملازمین ملوث 115 اور جو ریکوری ہوئی ہے وہ لکھی ہوئی ہے۔ یہ جو 115 ملازمین ملوث تھے ان کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر، میں نے نام پکارا ہے آپ اٹھے ہی نہیں تھے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آپ حکم فرمائیں تو میں کیوں نہ آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ میرے سوال کا نمبر 2429 ہے۔

جناب سپیکر، یہ تو ہو گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، کب ہوا ہے؟

جناب سپیکر، یہ سوال ہو گیا ہے۔ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پہلے راج صاحب کے ضمنی سوال کا جواب آجانے تو پھر میں سوال کروں گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ج (ج) کے نمبر 1 پر ہے کہ کل کیس 84 ملازمین ملوث 115 اور جو ریکوری ہوئی ہے وہ لکھی ہوئی ہے۔ یہ جو 115 ملازمین ملوث تھے ان کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے اور کتنے لوگ ابھی ملازمت کر رہے ہیں، کتنے لوگوں کو برخواست کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! جن ملازمین کا ہمیں کوئی ثبوت مل جاتا ہے ان کے خلاف نڈھال کے مطابق ہی کارروائی کی جاتی ہے۔ اس میں مختلف سزائیں ہیں ایک تو ہم جرمانہ کرتے ہیں جو کہ ان کی تنخواہ سے کٹا جاتا ہے۔ نوکری سے برخواست کر سکتے ہیں اسے ہم revert بھی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، راج صاحب! جواب میں یہ سارا کچھ لکھا ہوا ہے، آپ پڑھیں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ ریکوری کی گئی، نوکری سے برخواست کیا گیا، پیری ریٹائرڈ کیا گیا۔ آپ پورا جواب پڑھیں تو آپ کو

تفصیل کا پتہ مل جانے کا۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر امیرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر اس میں بتایا گیا ہے کہ 4820375 روپے ریکوری ڈالی گئی۔ کیا ان

سے رقم recover کی گئی؟

جناب سپیکر، یہ آپ نے جواب میں جس رقم کی نشاندہی کی ہے کیا یہ رقم وصول کر لی گئی ہے یا

ابھی رہتی ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سپیکر ایہ ان کی تنخواہ میں سے کٹی جاتی ہے جو لکڑی ہم confiscate کر لیتے

ہیں اس کو فوری طور پر نیلام کر کے وہ نکال لی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ یہ جو ریکوری مبلغ 48,20,375 روپے ڈالی گئی ہے یہ رقم محکمے

نے وصول کر لی ہے یا ابھی کرنی ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سپیکر ایہ رقم جن کی تنخواہوں میں سے کٹنی ہے وہ تو ہر ماہ ان کی تنخواہ کا

تیسرا حصہ کٹتا رہے گا۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر ریکوری ڈالی گئی اور بات ہے اور ریکوری کر لی گئی اور بات ہے۔ یہ

بنایا جانے کو ریکوری کر لی گئی ہے یا ابھی باقی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ کٹوتی کر رہے ہیں اور ان کی تنخواہوں میں سے کٹوتی ہو

رہی ہے۔ کچھ ہو گئی ہے اور کچھ رہتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر ج (ج) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ تقریباً پانچ سو کے

قریب ملازمین کے خلاف یہ کارروائی کی گئی ہے ان میں سے نوکری سے برخواست چار ہیں اور جبری

ریٹائرڈ دو ہیں۔ ریکوری تو قیامت تک وصول ہوتی رہے گی کیونکہ اس کا جو مال ہے وہ آپ کے

سامنے ہے، وزیر موصوف نے خود فرما دیا ہے۔ جہاں محکمے کے چار ملازمین چوری میں ملوث ہوں وہاں

پر باقی چوری کی کیا حالت ہو گی! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف اس بارے میں

ہمدی کوئی رہنمائی فرمائیں گے کہ ریکوری کرنے کی بجائے ان کو نوکری سے برطرف کرنے کی ratio کی طرف توجہ کیوں نہیں دیتے ان کی مٹی بھکت سے یہ چوری ہوتی ہے اور محکمہ ان پر ریکوری ڈال دیتا ہے اور ریکوری نہ تو ساری عمر ہوتی ہے اور نہ ہی یہ مٹی ہے لہذا ان کے خلاف کارروائی کر کے ان کو نوکری سے کیوں نہیں برخواست کر دیا جاتا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! اس کی انکوائری ہوتی ہے اور اہلکار پر جتنا serious allegation ہو اس کے مطابق اسے نوکری سے بھی نکالا جاسکتا ہے اور باقی جو تھوڑی amount میں جرمانہ ہوتا ہے وہ ریکوری کی صورت میں وصول کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، جرم کے مطابق ہی سزا دی جاتی ہے۔ اگلا سوال نمبر 2581 جی سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 2581۔

انٹک میں کالا چٹا کے سرکاری جنگلات میں واقع درختوں

اور ٹھیکہ کٹانی کی تفصیلات

* 2581، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) یکم جنوری 2002 کو تحصیل انٹک کالا چٹا کے سرکاری جنگل میں کل کتنے درخت تھے۔
 (ب) اس عرصے کے بعد کتنے درخت کاٹے گئے، درخت کاٹنے کے لئے ٹھیکہ کن افراد کو دیا گیا۔
 کیا ٹھیکہ دیتے وقت قواعد و ضوابط کے تحت تمام شرائط کو پورا کیا گیا شرائط ٹھیکہ کی تفصیل بیان کی جائے۔

- (ج) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ سیزن جولائی 2003 کی کوئی کا جو اس وقت جاری ہے ٹھیکہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور محکمے کی مٹی بھکت سے ٹھیکہ آرہی کی مشینوں سے درخت کاٹ رہا ہے جس کے باعث جنگل بالکل ختم ہو رہا ہے۔

- (د) کیا درخت کاٹنے سے پہلے اور بعد میں درخت شماری کی گئی دونوں صورتوں کی تعداد ایوان کی میز پر رکھی جائے۔
- (ه) جن افراد نے ٹھیکہ لیا وہ گورنمنٹ کے approved ٹھیکیدار ہیں اگر نہیں تو ان کے مکمل کوائف بیان کئے جائیں۔
- (و) کیا غیر قانونی طور پر ٹھیکہ حاصل کرنے اور قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے درخت کاٹنے کے جرم میں محکمہ ایسے افراد کے خلاف فوری طور پر کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر جنگلات

- (الف) کالا چٹا تحصیل انک جھاری دار جنگل ہے جس میں قسم پھلائی، سنٹھا، کور اور گنگور وغیرہ پایا جاتا ہے۔ جھاری دار جنگل کے درختوں کی تعداد کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔
- (ب) کالا چٹا جنگل کی یکم جنوری 2002 سے کوئی کٹائی درختان نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی ٹھیکیدار کو کٹائی درختان کرنے کا کہا گیا۔ البتہ کالا چٹا جنگل سے یکم جنوری 2002 تا 30 جون 2002 نابجا طور پر کٹائی کرنے والے مہان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لیتے ہوئے مندرجہ ذیل damage reports جاری کی گئیں اور عوضانہ وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرایا گیا۔

تعداد damage رپورٹس	تعداد مہان	رقم عوضانہ	F.I.R. بذریعہ پولیس	پرائیکوشن کیسز
رپورٹس تعداد	مہان	رپورٹس تعداد	مہان	رپورٹس تعداد
485	528	16116660/-	7	1
			213050	1
				4030/-

ریکارڈس، زیر سماعت بعدالت جناب سول جج انک

- (ج) یکم جولائی 2003 سے، بھی نہ تو محکمہ کٹائی اور نہ ہی کسی ٹھیکیدار کو کالا چٹا جنگل سے لکڑی کاٹنے کی اجازت دی گئی۔ البتہ نابجا طور پر کٹائی کرنے والوں کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائی damage رپورٹس کی صورت میں کی گئی اور عوضانہ وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرایا گیا۔

تعداد damage رپورٹس	تعداد مزمین	رقم عووضہ	F.I.R بذریعہ پولیس	ریماکس
51	62	190260/-	1	9
				28210/-

(د) کالا چٹا جھاڑی دار جنگل ہے لہذا درختوں کی تعداد کا تعین کرنا ممکن نہ ہے۔ جولائی 2002

سے کالا چٹا جنگل سے نہ تو جھگڑا اور نہ ہی بذریعہ ٹھیکیدار لکڑی کی کٹائی کی گئی۔

(ه) کالا چٹا جنگل سے لکڑی کی کٹائی نہ تو جھگڑا اور نہ بذریعہ ٹھیکیدار کی گئی۔ البتہ یکم جنوری

2002 سے لے کر 30- ستمبر 2003 تک ناجائز طور پر لکڑی کاٹنے والے مزمین تعداد 590 کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے damage رپورٹس تعدادی 536 جاری کی گئیں اور

عووضہ و جرمانہ مبلغ 180192/- روپے کالا چٹا جنگل تحصیل انک سے وصول کر کے داخل

خزانہ کیا گیا اور ایف۔ آئی۔ آر تعدادی دو عدد مالیتی 51,260 روپے پولیس سٹیشن انک صدر

درج کروائی گئیں اور کیس اس وقت عدالت سول جج دہہ 30 مجسٹریٹ زیر سماعت ہے۔

جبکہ ایک عدد کیس کا عووضہ نہ ملنے کی صورت میں کیس مالیتی 4030 روپے prosecute

کیا گیا اور عدالت سول جج انک زیر سماعت ہے۔

(و) کالا چٹا جنگل سے درختوں کی کٹائی نہ تو جھگڑا اور نہ ہی کسی ٹھیکیدار سے کرانی جا رہی ہے

اور جن مزمین نے ناجائز طور پر درختوں کی کٹائی کی ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی

اور عووضہ و جرمانہ وصول کر کے داخل خزانہ کیا گیا۔ جو مزمین عووضہ دینے سے انکاری

ہونے ان کے خلاف کیس رجسٹرڈ کرانے گئے جو اس وقت سول جج انک کی عدالت میں

زیر سماعت ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری، کسی بھی ملک کے لئے اس کے رقبے کے کم از کم 25 فیصد

پہلے پر جنگلات ہونے چاہئیں لیکن ہمارے یہاں تقریباً 3 سے 4 فیصد تک جنگلات ہیں۔ آپ سوال

کے جواب سے خود اندازہ لگائیں کہ کالا چٹا پہاڑ تحصیل انک میں جھاڑی دار جنگل میں ایک سال کے

دوران damage 485 رپورٹس ہوتی ہیں اور مزمین کی تعداد 528 کے متعلق انہوں نے خود ذکر فرمایا

ہے یعنی کہ کس بے دردی کے ساتھ اس جنگل کو کاٹا جا رہا ہے اور انہوں نے جو جرمانہ مانگنا ہے وہ

پانچ سو افراد کو اٹھارہ لاکھ روپے لگایا گیا ہے اگر اس کی اوسط نکالی جائے تو تین۔ سے چار سو روپے

ایک آدمی کی اوسط ہنسی ہے۔ دوسن لکڑی چار سو روپے کی ہوتی ہے۔ وہاں پر آڑے لگا کر اس جنگل کو کاٹا جا رہا ہے اور ان لوگوں کو محکمے کی ہتھی پٹائی ہے پچھلے دنوں وہاں پر اس علاقے کے سب سے بڑے ذکیت نے وہاں پر ڈیرے لگانے ہونے تھے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جنگل کو محکمے کے معامی افسران کی آشرباد کے ساتھ بڑی تیزی سے کاٹا جا رہا ہے اس کی روک تھام کے لئے محکمے نے آئندہ کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! کالا چھاپہ مار کا جو جنگل ہے اس میں درخت ہی نہیں ہیں۔ وہاں بھوموئے بھوموئے بھامڑی دار درخت ہیں جنہیں ہم لوگوں کو پراگاہ کے طور پر دے دیتے ہیں کہ وہ اسے استعمال کر لیں۔ اگر وہ جاتے ہوئے ان جھاریوں کے تھوڑے بہت بنڈل وغیرہ لے جاتے ہوئے پکڑے جائیں تو انہیں تین چار روپے ہی جرمنہ کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے ہم گارڈز اور ملازمین کی تعداد زیادہ کر رہے ہیں اور اس دفعہ جون کے بعد بھرتی کی جانے گی جب گارڈز اور ملازمین زیادہ ہوں گے تو زیادہ protection ہو جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال یہ پوچھا تھا کہ وہاں پر بجلی کی مشینوں سے درخت کاٹنے جا رہے ہیں یہ کہتے ہیں کہ وہ جاتے ہوئے تھوڑا بہت ایک آدھا لکڑی کا بنڈل لے جاتے ہیں۔ بجلی کی مشینوں سے جنگل میں لکڑی کی جو کٹائی ہو گی تو وہ تھوڑی بہت نہیں ہو گی۔ جناب سپیکر، شاہ صاحب! وہ فرما رہے ہیں کہ ہم ملازمین کی تعداد بڑھا رہے ہیں جو نہی ریکورمنٹ ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر قابو پایا جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کالا چھاپہ جنگل میں یکم جنوری 2000 سے درختوں کی کوئی کٹائی نہ کی گئی ہے اور نہ ہی کسی ٹھیکیدار کو درختوں کی

کھائی کے لئے کہا گیا ہے۔ البتہ کلاچنگل سے یکم جنوری 2000 تا 30 جون 2000 تک ناجائز طور پر کھائی کرنے والے مزمان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مندرجہ ذیل damage reports جاری کی گئی ہیں۔ 528 مزمان جانے گئے ہیں جو چوری کے جنگلات کٹنے میں ملوث ہیں۔ کیا حکومت نے اس چوری کے تدارک کے لئے یا درختوں کی چوری کرنے والوں کے خلاف کوئی خاطر خواہ انتظام کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! ہم نے گارڈز اور ملازمین کی تعداد زیادہ کر دی ہے۔ اب پٹرونگ زیادہ ہو گی اور supervision بھی زیادہ ہو گی تو اب انشاء اللہ آئندہ اس کی روک تھام ہو گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ ادھر درخت نہیں ہیں اس لئے درختوں کی کھائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر، پٹرونگ بڑھادی گئی ہے اور ملازمین کی تعداد بھی زیادہ کر دی گئی ہے اس لئے امید ہے کہ اس کے بہتر نتائج نکلیں گے۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چٹڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب سپیکر! ہمارے ہاں لال سہارا ایک پارک ہے جہاں پر محکمہ جنگلات کی کھائی اراضی بڑی ہے جس پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ آج سے تین ماہ قبل میں نے فون پر منسٹر جنگلات سے بات کی کہ آپ کے محکمے کے لوگ پیسے لے کر زمین پر لوگوں کا ناجائز قبضہ کروا رہے ہیں۔ وزیر موصوف نے مجھے فون پر یہ جواب دیا کہ آپ مجھے نیئر پیڈر لکھ کر دیں کہ غلطی آدی اس میں ملوث ہے تو میں نے انہیں ایک خط لکھا جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں ایک کمیٹی بنا رہا ہوں جو موقع پر آ کر انکو اٹری کرے گی لیکن آج تک نہی کمیٹی پہنچی اور نہی انہوں نے کوئی ایکشن لیا۔ اس اراضی پر ہزاروں لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جن کی پشت پناہی ان کا محکمہ کر رہا ہے۔ کیا یہ کوئی ایسا ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ زمین وا گزار کر دانی جائے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! ان کی انفارمیشن اس معاملے میں ذرا کم ہے کیونکہ لال سہارا کا کیس اور رحیم یار خان کے ڈی۔ ایف۔ او کا کیس ہم نے جھمانہ انکوائری کے بعد دونوں کیسز بنا کر انٹی کرپشن کو دیئے ہیں انشاء اللہ رپورٹ آنے کے بعد ان کے بارے میں کوئی حتمی اقدام کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی! اگلا سوال چودھری اعجاز احمد سہا صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! On his behalf۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! سوال کا نمبر پکاریں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! سوال کا نمبر 3045 ہے جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اعجاز احمد سہا کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب سپیکر، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رواں سال میں ہونے والی شجر کاری کے اخراجات

اور لگانے گئے پودوں کی تفصیل

*3045، چودھری اعجاز احمد سہا، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رواں سال میں شجر کاری مہم کے دوران محکمہ جنگلات نے پنجاب میں مختلف مقامات پر پیپل اور بوہڑ وغیرہ کے پودے لگائے۔

(ب) اگر جزیلا کا جواب اجابت میں ہے تو لگانے گئے پودوں کی قسم مع تعداد ضلع واٹرنیز شجر کاری مہم پر کل خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) یہ درست ہے کہ رواں سال میں شجر کاری مہم کے دوران پیپل اور بوہڑ کے پودا جات مختلف مقامات پر لگانے گئے۔

(ب) محکمہ جنگلات کا بنیادی فریضہ قدرتی جنگلات کا تحفظ اور اس میں اضافہ اور نہری ذخیرہ جات میں عمارتی لکڑی اور بانس کی پیداوار ہے۔ بوبنز اور پٹیپل کے درختوں سے اہمی قسم کی عمارتی لکڑی میسر نہیں ہوتی اور یہ بہت آہستہ بڑھنے والے درخت ہیں جو کہ صرف سلیہ حاصل کرنے کے لئے لگانے جاتے ہیں۔ یہ درخت زیادہ تر سڑکوں کے کنارے 'مزارات' 'مساجد' سکول اور پبلک مقامات پر لگانے جاتے ہیں۔ لہذا ان درختوں کو بڑے چبانے پر سرکاری جنگلات میں نہیں لگایا جاتا۔

تاہم محکمہ جنگلات نے شجرکاری مہم کے دوران مختلف مقامات پر بوبنز اور پٹیپل کے پودا جات لگانے جن کی قسم اور تعداد درج ذیل ہے۔

اقسام پودا جات		نام ضلع	نمبر شاہ
تعداد پٹیپل	تعداد بوبنز		
-	10 عدد	لاہور	1-
15 عدد	10 عدد	سیالکوٹ	2-
02 عدد	02 عدد	گوجرانوالہ	3-
05 عدد	10 عدد	اوکاڑہ	4-
02 عدد	02 عدد	گجرات	5-
05 عدد	10 عدد	قصور	6-
05 عدد	02 عدد	ذریہ غازی خان	7-
06 عدد	02 عدد	راجن پور	8-
04 عدد	03 عدد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	9-
02 عدد	02 عدد	میانوالی	10-
09 عدد	08 عدد	مظفر گڑھ	11-
06 عدد	09 عدد	یہ	12-
61 عدد	70 عدد	میزان	

مندرجہ بالا بوائز اور بیٹیل کے بوداجات کی گلوئی پر خصوصاً کوئی اضافی خرچ نہ ہوا ہے۔ تاہم شجر کاری مہم مون سون 2003 میں توسیع و نشر و اشاعت کے لئے درج ذیل کاموں پر 72937 روپے خرچ ہوئے۔

نمبر شمار	کام ہانے	تعداد	خرچ
1-	بیرز	370	13285/-
2-	سنیرز	290	13285/-
3-	عم شوز	37	
4-	شجر کاری تقریبات / فونو گرائی اہم کی تیاری	40	15000/-
5-	انسٹروییو اعتبارات	2	-
6-	ریڈیو تقاریر	23	-
7-	بیلی ویرین تقاریر (فونو گرائی / مہم کی تیاری)	4	2500/-
8-	کسانوں کو لکچر	14	-
9-	شجر کاری واک (پڑیا گھرتا گورنر ہاؤس)	1	-
10-	سکولوں میں شجر کاری (فونو گرائی مہم کی تیاری)	367	13829/-
11-	پرٹنگ (کمپوزنگ آف نیوز لیٹر ڈیزائن سائن ایج)		15555/-
12-	پیلٹی سنال		12768/-
	ٹوٹل		86222/-

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

راجہ ریاض احمد، شکر۔ جناب سیکرٹری میں آپ کی توجہ بھی چاہوں گا کہ جڑ (ب) کا جو جواب دیا گیا ہے کہ گوجرانوالہ میں بوہڑ کے دو درخت لگانے، گجرات میں دو، راجن پور میں دو اور نونل پنجاب میں بوہڑ کے 70 درخت لگانے اور 61 پھیل کے درخت لگانے۔ یہ محکمہ کی کارکردگی ہے؟ اس سے پہلے کہ میں ضمنی سوال کروں میں منسٹر صاحب کو ان کی اس اعلیٰ کارکردگی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بوہڑ کے جو دو درخت گجرات میں لگانے ہیں وہ کس جگہ لگانے گئے ہیں؟

جناب سیکرٹری، راجہ صاحب انہوں نے جگہ تو بتادی ہے کہ گجرات میں لگانے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری ضمنی سوال۔

جناب سیکرٹری، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری ہر سال جنگلات لگانے کی مہم چلتی ہے اور محکمہ جاتا ہے کہ لاکھوں اور کروڑوں درخت لگا دیئے گئے ہیں اور till today اگر یہ سارا statistic اکٹھا کیا جائے تو پنجاب کی ایک انچ بھی زمین ایسی نہیں ہونی چاہیے کہ جہاں کوئی درخت لگا ہوا نہ ہو۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ درخت لگ جاتے ہیں، قوم کا پیسا بھی اس پر لکھا ہے پھر وہ کام اجڑ جاتا ہے۔ محکمے کے پاس درخت لگانے کے بعد اس کے گئے رستے کا اس کے بڑھنے کا کیا procedure ہے یا follow up کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری ہماری evolution کا جو سسٹم ہے اس کے تحت نمبرنگ کی جاتی ہے اور دوسرا ان کا سوال ہے کہ جتنے درخت لگانے جاتے ہیں اگر وہ گئے رہیں تو پورا پنجاب درختوں سے بھر جائے۔ ساتھ ساتھ کٹے بھی جاتے ہیں کیونکہ ہماری تمام ٹرائینڈ من کی ضروریات دیہاتوں میں اور جہاں پر سونے گیس نہیں ہے انہی درختوں سے پوری کی جاتی ہیں اس لئے عوام اپنی ذاتی ملکیت والے درختوں کو کٹ کر اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری درخت لگا دینے کے بعد اس کا follow up کرنے کا محکمے کے

پاس کیا procedure ہے؟ وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے اس کی تو سمجھ ہی نہیں آتی کہ اس کا

کیا سر میر ہے 'follow up کا procedure بتادیں کہ بلانڈ رپورٹ آتی ہے 'مہ مہینے میں آتی ہے' کوئی لاہور سے جا کر وزٹ کرتا ہے اس بارے میں ہمیں کچھ بتائیں جو کہ کام کی چیز ہے؟
جناب سپیکر، جی 'وزیر جنگلات !

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! ہمارا evolution کا پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے جو اسے evaluate کرتا ہے اور جب درخت بڑا ہو جاتا ہے تو اس کی نمبرنگ کی جاتی ہے جس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہمارے کتنے درخت گئے ہیں اور کتنے نہیں۔ evolution والے اسے سپروائز کرتے ہیں۔
جناب ارشد محمود بگو، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی 'بگو صاحب!
جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ کتنے ٹوٹل درخت پنجاب میں لگاتے ہیں ان میں سے کتنے فیصد درخت finally بچ جاتے ہیں؟
جناب سپیکر، جی 'وزیر جنگلات !

وزیر جنگلات، جو ہماری estimated survival rate ہے وہ 85 فیصد درخت بچ جاتے ہیں۔
جناب سپیکر، 85 فیصد درخت پروان چڑھتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! قاسم نون صاحب کو کہیں کہ ان کا حکمہ بھی تھا آپ آرام سے پیچھے ہو کر بیٹھیں۔ Let the Minister answer the question ان کو آپ misguide نہ کریں۔
للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی 'للا شکیل الرحمن صاحب!
للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ب) میں ہے کہ اگر جزیلا کا جواب اجبات میں ہے تو نکلنے گئے پودوں کی قسم مع تعداد ضلع وار بتادیں نیز شہرکاری مسم پر کل خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جانے اس پورے سوال میں کل خرچ ہونے کی رقم کی تفصیل کہیں بھی نہیں دی گئی کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! اس کا ہمارے پاس 9 کروڑ روپے developmental Budget ہے جو ہم سارا سال درختوں کے اگانے پر زمری سے لے کر ان کی maintenance پر استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، اس پر سالانہ 9 کروڑ روپے خرچ کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! بوہڑ اور پیپل کی افلاہیت سے تو انکار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ لاہور میں صرف دس عدد بوہڑ کے درخت لگانے گئے۔ اس سے پہلے دیکھیں تو جواب میں یہ ہے کہ یہ درخت زیادہ تر سڑکوں کے کنارے، مزارات، مساجد، سکول اور پبلک محلات پر ہیں۔ اب کل درخت دس ہیں اور جگہیں دیکھیں کتنی ہیں کہ سڑکوں کے کنارے، مزارات، مساجد ہیں تو وزیر موصوف فرمائیں کہ یہ منجانب کے روایتی درخت ہیں ان درختوں کی تعداد اتنی کم ہے اتنے کم درخت لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! اس کا period of growth بہت زیادہ ہے۔ یہ درخت عام بہت لیتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اس کی لکڑی کا استعمال کہیں پر بھی نہیں ہوتا اس نے محکمہ اس کو promote نہیں کرتا۔ اگر کوئی اپنے طور پر لگانے تو لگانے لیکن ہمارا محکمہ اس کو بالکل بھی promote نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، جی، حکریہ۔ رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہاں پر کافی فاضل رکن بیٹھے ہیں۔ میں چودھری حمیر صاحب

سے ہی سوال کروں گا کہ یہ پیپل اور بوہڑ کے درخت کے بارے میں بتادیں کہ کیا It is not one

of the biggest trees in the world اس کے سایہ کے لئے آپ ابھی بھی دیکھتوں میں

دیکھیں۔ ذیروں پر یہ ہوتے ہیں۔ اس کی life بے شک زیادہ ہو، آپ جی۔ٹی روڈ پر بھی سفر کریں تو یہ Grand Trunk Road نئی تھی تو اس وقت بھی ہر دس میل یا پانچ میل پر یہ درخت تھے اور پانی پینے کے لئے تالاب تھے ان کو یا تو اس کی افادیت کا چنا نہیں ہے۔

جناب سیکرٹری، نہیں، وہ فرما رہے ہیں کہ پرائیویٹ طور پر لگانا چاہیں تو لگا سکتے ہیں اس کے لگانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! آپ دیکھیں کہ آج طوفان کی وجہ سے مال روڈ پر کتنے بڑے بڑے درخت گرے ہیں۔ اس کے لئے what you plan today you will have it later آپ

جو plan آج کریں گے اس کا فائدہ کل ہو گا۔ یہ اس کو بہتر کریں یہ بہتر ہو جائے گا۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ صبا صادق صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سیکرٹری، جی، راجہ ریاض احمد صاحب ان کے behalf پر ہیں۔

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سیکرٹری سوال نمبر 3055 (معزز ممبر نے محترمہ صبا صادق کے ایاد پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سیکرٹری، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے؟

راجہ ریاض احمد، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

چڑیا گھر لاہور کی توسیع کے لئے اراضی کی فراہمی

*3055، محترمہ صبا صادق، کیا وزیر جنگی حیات (ہنگامت) ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور کو پورے ملک سے لوگ دیکھنے کے لئے آتے ہیں مگر

چڑیا گھر کا رقبہ کم ہونے کی وجہ سے رش ہو جاتا ہے جس سے بچوں اور عورتوں کے لئے

مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

(ب) کیا حکومت چڑیا گھر لاہور سے ملحقہ گورنمنٹ کالج کے بوٹانیکل گارڈن کی جگہ اس میں شامل کرنے کے لئے تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں۔

(ج) یکم جنوری 2003 سے چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کی خوراک کا ٹھیکہ کن کن پارٹیوں کو کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا ہے ان پارٹیوں کے نام چٹا جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟ وزیر جنگ گلات،

(الف) یہ درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور کو پورے ملک سے لوگ دیکھنے آتے ہیں جن کی تعداد تقریباً 28 لاکھ سالانہ ہے یہ بھی درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور کا رقبہ کم ہونے کی وجہ سے رش ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے شائقین کے لئے سموڑی سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(ب) حکومت وہی کام کرتی ہے جو کہ مغلہ عامہ کی ذیلی میں آتا ہو۔ اگر یہ محسوس کیا گیا کہ لاہور چڑیا گھر میں مزید رقبہ شامل کرنا ضروری ہے تو متعلقہ محکمہ کی مشاورت کے بعد محکمہ تحفظ جنگلی حیات پنجاب مجاز اتھارٹی کو اپنی سفارشات بجوانے کا۔

(ج) یکم جنوری 2003 سے چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کی خوراک کے ٹھیکہ جات درج ذیل پارٹیوں کو دینے گئے ہیں ان ٹھیکہ جات کی مع مالیت تفصیل درج ذیل ہے۔

نام و پتہ پارٹی	مالیت
میسرز شویر احمد روٹی سپلائی، مہر علی روڈ، توحید کالونی، امرہ، لاہور	1,29,364/-
میسرز اللہ دہا، چارہ سپلائی، یکم کوٹ چوک، حیدرہ، لاہور	8,31,875/-
میسرز سلیم اینڈ کمپنی، گوشت سپلائی، ہاؤس نمبر 80، جلی نمبر 4، گلج، لاہور	21,18,235/-
میسرز حوکت اینڈ کمپنی، راشن سپلائی، مکان نمبر 80، جلی نمبر 4، گلج، لاہور	23,81,747/-
میسرز حوکت اینڈ کمپنی، راشن سپلائی، مکان نمبر 80، جلی نمبر 4، گلج، لاہور	1,13,967/-

جناب سیکرٹری، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

راجہ ریاض احمد، جی۔ جناب سیکرٹری امیرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جزی (ج) میں ہے کہ

”یکم جنوری 2003 سے چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کی خوراک کے ٹھیکہ جات درج ذیل پارٹیوں کو دینے گئے ہیں۔“

جو ٹھیکہ جات دئے گئے ہیں آگے ان کی تفصیل ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ٹھیکہ جات کس طریقے سے دئے گئے ہیں اور نکلنے نے یہ ٹھیکے دیتے ہوئے کیا priority مقرر کی؟

جناب سپیکر، جی 'وزیر جنگلات'

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جتنے بھی ٹھیکہ جات دئے جاتے ہیں حکومت کا ایک مروجہ طریقہ کار ہے جس کے مطابق یہ ٹھیکے دئے جاتے ہیں اور اس کام نے باقاعدہ اخبارات میں اشتہار دیا، اشتہار دینے کے بعد جن لوگوں نے کوٹیشنز دیں قانون کے مطابق پھر ان کو ٹھیکے دئے گئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی 'رانا آفتاب احمد خان'

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں ہے کہ،

"یہ درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور کو پورے ملک سے لوگ دیکھنے آتے ہیں جن کی تعداد تقریباً 28 لاکھ سالانہ ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور کا رقبہ کم ہونے کی وجہ سے رش ہو جاتا ہے۔"

جناب! ایک طرف تو یہ مان رہے ہیں کہ رقبہ کم ہونے کی وجہ سے رش ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف انہوں نے وزیر اعلیٰ 90 شاہراہ کے لئے چڑیا گھر کا جو رقبہ لیا ہے یہ کس بنیاد پر لیا ہے؟

جناب سپیکر، جی 'وزیر جنگلات'

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! یہ بالکل درست ہے کہ چڑیا گھر کو دیکھنے والے جو لوگ آتے ہیں ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ چڑیا گھر کے مختص رقبے میں سے تقریباً 4 کنال کا رقبہ 90-شاہراہ قائد اعظم کی extension کے لئے لیا گیا ہے لیکن میں آپ کی وسالت سے معزز رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ چار کنال کے بدلے میں دس کنال کا مزید رقبہ جو اس کے ساتھ پارک ہے وہاں سے لے کر چڑیا گھر کو دیا گیا ہے یعنی چار کے مقابلے میں دس کنال کا رقبہ ہم نے لیا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سیکرٹری ضمنی سوال۔

جناب سیکرٹری، شکریہ جناب ملک اصغر علی قیصر!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سیکرٹری! اس میں جو ٹھیکہ جات کی تفصیل دی گئی ہے اس میں پہلے نمبر پر میرز تنویر احمد، روٹی سپلائی 1,29,364 روپے ہے میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ بڑیا گھر میں روٹی کن کو کھلانے کے لئے بھیجتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری! مختلف جانور ہیں جن کی غوراک روٹی ہے۔ محال کے طور پر بندر ہے وہ بھی روٹی کھاتا ہے۔ پیپڑی ہے وہ بھی روٹی کھاتا ہے تو یہ روٹی ایسے جانوروں کے لئے ہے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد آجاسم شریف کا ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سیکرٹری! میرا سوال نمبر 3085 ہے۔

جناب سیکرٹری، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جانے؟

جناب محمد آجاسم شریف، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جانے۔

لاہور چٹڑیا گھر کے مختلف ٹھیکہ جات کے مسائل

اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

*3085، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ چٹڑیا گھر لاہور میں کنٹین اور دیگر سال وغیرہ کے ٹھیکہ جات کے لئے مینڈر ہونے اگر اخبار میں اشتہار ہوا تو اخبار کا نام 'ٹراش اور مینڈر جمع کروانے والوں کے نام' پٹا جات اور مینڈرز میں منظور ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم کی جانے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مبلغ 22 لاکھ روپے میں ٹھیکہ منظور ہوا اور ٹھیکیدار 'انتظامیہ کی کریٹن' بدعنوانی اور غلطی کی وجہ سے اپنے حرمہ کو مکمل کرنے کی بجائے درمیان میں بھوز کر بھاگ گیا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دو سال سے انتظامیہ نے مذکورہ ٹھیکہ جات کے لئے کوئی اشتہار نہیں دیا اور ٹھیکیدار کی بجائے خود ہی خوردونوش (کنٹین اور دیگر سٹال وغیرہ) اور جانوروں کو غوراک سپلائی کر رہی ہے جس کی وجہ سے پھونانی اور کریشن زوروں پر ہے اور حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

(د) گزشتہ دو سال کی آمدن / اخراجات کی علیحدہ علیحدہ اور 2000-01 کے ٹھیکہ کی رقم آمدن / اخراجات کی تفصیل دی جائے۔

(ہ) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت قواعد پر عمل نہ کرنے پر لاہور چڑیا گھر کے افسران / اہلکاران کے خلاف انکوائری کرنے اور انہیں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ چڑیا گھر لاہور میں کنٹین اور دیگر سٹالز کا ٹھیکہ جات بذریعہ نیلام عام ہونے اور اس نیلام کے اشتہارات روزنامہ "توانے وقت" مورخہ 26-4-2003 روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 26-4-2003 روزنامہ "توانے وقت" مورخہ 19-5-2003 روزنامہ "توانے وقت" مورخہ 3-7-2003 روزنامہ "دن" مورخہ 3-7-2003 روزنامہ "توانے وقت" مورخہ 14-7-2003 روزنامہ "دن" مورخہ 14-7-2003 روزنامہ "توانے وقت" مورخہ 6-8-2003 روزنامہ "دی نیوز" مورخہ 6-8-2003 اور روزنامہ "جرات" مورخہ 8-8-2003 کو شائع ہونے۔ ان اشتہارات کے تراش جات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔ چڑیا گھر کے اس ٹھیکہ کا نیلام عام محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری پنجاب کی منظور کردہ ممبران کمیٹی کی زیر نگرانی منہد ہوا۔ آخری نیلامی میں چھ پارٹیوں نے حصہ لیا۔ جن کے نام و پتاجات درج ذیل ہیں۔

1- سید واصف علی شاہ ولد سید عبدالملی شاہ شاہ تلج ہونٹل
نکلسن روڈ لاہور

2- محمد یعقوب ولد رحمت علی، چیک نمبر 78-ب ڈاک خانہ خاص
تحصیل سندری ضلع فیصل آباد

- 3- محمد اقبال ولد محمد امین چک نمبر 441 گ-ب غاس تحصیل سندری ضلع فیصل آباد
- 4- چودھری جاوید علی ولد چودھری سلطان علی مکھیدہ ڈاک خانہ سری رام تحصیل فیروز والا، ضلع شیخوپورہ
- 5- محمد وسیم ولد عبدالرشید، کچی نمبر 14 جیل روڈ اسلام نگر فیصل آباد
- 6- عبدالرزاق ولد عبدالکریم کوٹھی نمبر 12 بیج محل روڈ منگ لاہور اس نیلامی میں میسرز عبدالرزاق ولد عبدالکریم، کوٹھی نمبر 12 بیج محل روڈ منگ لاہور نے سب سے زیادہ بولی مبلغ 17,05,000 روپے عرصہ 2 سال 1-9-2003 تا 31-08-2005 (2003-05) دی جو مجاز اتھارٹی نے منظور کی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ نہ ہی یہ ٹھیکہ 22 لاکھ روپے میں منظور ہوا اور نہ ہی ٹھیکہ ارموز کر بھاگا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ نہ ہی انتظامیہ نے گزشتہ دو سال میں یہ ٹھیکہ خود کیا۔ پچھلے دو سال میں یہ ٹھیکہ چودھری جاوید علی ولد چودھری سلطان علی، مکھیدہ ڈاک خانہ سری رام تحصیل فیروز والا، ضلع شیخوپورہ کے پاس تھا۔ مزید جانوروں کی خوراک کے بھی ٹھیکہ جات تھے نہ کہ انتظامیہ نے خود کام کیا۔

(د) پڑیا گھر ایک خود مالیاتی ادارہ ہے جو اپنے اخراجات اپنی آمدن سے پورے کرتا ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی بھی گرانٹ نہ ہتی ہے۔

گزشتہ دو سال کی آمدن / اخراجات

سال	آمدن	اخراجات
2001-02	33151297	17973225
2002-03	32117376	18754865

جبکہ 2000-01 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جڑ ہانے والا کا جواب اجبات میں نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پڑیا گھر کی آمدن اور خرچہ بتایا گیا، جو خرچہ جانوروں پر کیا گیا ہے وہ بتایا گیا ہے اگر یہ سب خرچہ کیا گیا ہے تو جو جانور وہاں مر رہے ہیں وہ کیوں مر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، آپ کا سوال یہ ہے کہ آمدن کتنی ہوئی اور خرچہ کتنا ہوا؟

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! جز (د) میں آمدن بھی جٹائی گئی ہے اور خرچہ بھی بتایا گیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ کس کس جانور کو کون کون سی چیز دی جاتی ہے جس کی وجہ سے جانور مرنا شروع ہو گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! منزرز کن نے سوال کیا تھا کہ آمدن اور خرچہ بتایا جانے وہ ہم نے بتا دی ہے۔ یہ اگر اپنا سوال ذرا دہرا دیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر، جی، آپ نے خرچ اور آمدن کا ہی پوچھا تھا وہ تفصیل سے جا دیا گیا ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! 2001 اور 2002 کو آمدن زیادہ جٹائی گئی اور خرچہ کم بتایا گیا اور 2002-03 کی آمدن کم ہو گئی اور خرچہ زیادہ ہو گیا۔ خرچہ بھی زیادہ ہو گیا اور اس کی تفصیل بھی میرے پاس نہیں آئی کہ کیا خرچ ہوا، کیسے ہوا اور کیسے آمدن ہوئی؟ اس کی تفصیل میرے پاس نہیں آئی۔ دوسری بات یہ کہ اگر آمدن کم ہوئی اور خرچہ زیادہ ہو گیا ہے تو جانوروں کو اچھی چیز مہیا ہوئی چلتی ہے جس سے ان کی نشوونما بہتر ہو تو میں اس بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ جو جانور مرے ہیں وہ کس وجہ سے مرے ہیں؟

جناب سپیکر، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو گوشوارہ آمدن اور خرچہ کا دیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ 2000-01 میں ایک کروڑ 58 لاکھ 57 ہزار اور 6 سو 31 روپے ہے۔ 2001-02 میں ایک کروڑ 62 لاکھ 62 ہزار ایک سو 86 روپے ہے۔ 2002-03 میں ایک کروڑ 54 لاکھ 76 ہزار 60 روپے

ہے۔ جو ہماری آمدن ہے یہ مختلف ٹھیکہ جات جو ہم دیتے ہیں اس کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ میری ٹھیکہ جات سے مراد یہ ہے کہ وہاں پر کنٹین کا ٹھیکہ بھی دیا جاتا ہے، پارکنگ کا ٹھیکہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہ وہ آمدن ہوتی ہے کہ اس میں ہر سال اضافہ ہوتا ہے لیکن جو جانور وہاں پر مرے ہیں وہ غوراک کی کمی کے باعث نہیں مرے بلکہ بیماری کی وجہ سے مرے ہیں اور اگر کوئی جانور کسی بیماری کی وجہ سے مر جائے تو وہ علیحدہ بات ہے۔ یہ اگر اس کی تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں جو انہوں نے اپنے سوال میں نہیں لکھا کہ کون سا جانور مر رہا ہے تو اس کے لئے یہ fresh question لے آئیں ہم اس کی بھی تفصیل انہیں دے دیں گے۔

جناب سپیکر، اس کے لئے fresh question لے آئیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جو جواب انہوں نے جزد (د) میں بتایا ہے اس کی کوئی تفصیل ہمارے پاس نہیں آئی کہ کہاں خرچ ہوا اور کیسے آمدن ہوئی؟

جناب سپیکر، انہوں نے نوٹل خرچہ بتا دیا ہے۔ اگر آپ تفصیل پوچھتے تو وہ بھی بتا دیتے۔

وزیر جنگلات، جناب سپیکر، وہ تفصیل ہم نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ ہر ٹھیکے سے ہمیں جو جو آمدن ہوتی ہے اس کی تفصیل ہم نے دے دی ہے۔

جناب سپیکر، جی ہاں وہ تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر، وہ تفصیل امی تک نہیں پہنچی۔

جناب سپیکر، نہیں، تفصیل رکھی ہوئی ہے۔ آپ دیکھ لیں۔ ہمیں کہیں ہوگی۔

وزیر جنگلات، جناب سپیکر، میں ان کو اس کی کاپی دے دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ میرے ساتھی کا سوال واضح تھا۔ میں اس کو

مزید واضح کرتے ہوئے ضمنی سوال پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ سال 2001-02 میں

تقریباً 33 لاکھ روپے آمدن اور 17 لاکھ روپے خرچ ہوا ہے۔ 2002-03 میں 32 لاکھ روپے آمدن ہوئی

اور 18 لاکھ روپے اخراجات ہونے۔ یعنی اگلے سال میں آمدنی کم ہوگئی اور اخراجات بڑھ گئے اس کی کیا وجہ ہے جبکہ ٹھیکے تو ساری چیزوں کے بڑھ رہے ہیں؟

جناب سیکرٹری، وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ ٹھیکہ جات سے آمدن ہوتی ہے اور وہ ریٹ وغیرہ ہر سال کے کم و بیش بدلتے رہتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری اہر سال پڑیا گھر میں visitors کی تعداد میں تو بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اصل گھنٹے کی بات یہ ہے کہ آمدنی میں کمی کیوں ہوگئی ہے اور اخراجات تو بڑھ گئے ہیں۔ چلیں اخراجات بڑھنے کا تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ چیزیں سستکی ہو گئی ہیں، گوشت مہنگا ہو گیا ہے لیکن سال گزرتے سے آمدنی کم ہونے کی وجہ کی سمجھ نہیں آتی ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جیسے میں نے پہلے ایک گزارش کی ہے کہ یہ تمام ٹھیکہ جات بذریعہ نیلام عام دینے جاتے ہیں اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بعض اوقات نیلامی میں یہ ہوتا ہے کہ کسی مخصوص ٹھیکے میں ٹھیکیداروں کے درمیان ایک unhealthy competition ہو جاتا ہے تو اس سے ایک unnatural اضافہ ہو جاتا ہے تو شاید ممکن ہے کہ وہ دوسرے سال نہ ہوا ہو۔

جناب سیکرٹری، جی، شکر۔ جناب نجف سیال صاحب

جناب نجف عباس سیال، جناب سیکرٹری اس سلسلے میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ پڑیا گھر کی جو گین آمدنی ہے اس کا کیا کوئی ٹھیکہ ہوا ہے یا محکمہ خود وصول کر رہا ہے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری یہ جو میں نے figures دینے تھے یہ مختلف ٹھیکہ جات کے تھے۔ گین منی کی ہم auction نہیں کرتے بلکہ اس کی departmental collection ہوتی ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، وہ departmental collection ہو رہی ہے۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سیکرٹری اس سلسلے میں پھر وضاحت یہ ہوتی ہے کہ جو یہ سال وار نقصان اور منافع کا ups and downs آ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ main آمدنی تو پڑیا گھر کی گینٹ منی ہے تو جب یہ گینٹ منی محکمہ خود لے رہا ہے تو اس سلسلے میں پھر جو بھی کمی بیشی آ رہی ہے وہ محکمے کی وجہ سے آ رہی ہے۔ مہربانی کر کے اس کا بھی ٹینڈر کیا جانے اور گینٹ منی کو باقاعدہ طور پر legalize کیا جانے۔ محکمہ جو کبھی آمدنی دس لاکھ بڑھا دیتا ہے اور کبھی بیس لاکھ بڑھا دیتا ہے یہ نوٹل depend گینٹ منی پر ہو رہا ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سیکرٹری، جو ہم ساری بحث کر رہے تھے یہ ٹھیک بات کی آمدن سے متعلق تھی۔ اس سے گینٹ منی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ گینٹ منی کی departmental collection ہے اور میسے میں نے پہلے جواب میں یہ گزارش کی ہے کہ ہر سال وزیر کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے تو naturally گینٹ منی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے لیکن اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پڑیا گھر سے خرچ کرنے کے بعد ہمیں جو net income ہوتی ہے وہ منافع جو ہے اس میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے نہ کہ کمی ہوتی ہے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ جی، جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسی وزیر موصوف نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پڑیا گھر میں اس سال خوراک کی کمی کی وجہ سے کوئی جانور نہیں مرا ہے تو وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرانا پسند کریں گے کہ پنجاب کے جو لاکھوں بچے کم خوراک کی وجہ سے مر رہے ہیں ان کے لئے حکومت کوئی یقین دہانی کرانا پسند کرے گی کہ پڑیا گھر کے جانوروں کے حوالے سے تو واضح ہے لیکن پنجاب کے لاکھوں بچے جو کم خوراک کا شکار ہیں ان کے لئے کوئی اقدامات یہاں وزیر موصوف بیان فرمائیں گے!

جناب سیکرٹری، یہ ضمنی سوال اس سے relevant تو نہیں بنتا لیکن لاہ منسٹر صاحب اگر جواب دینا چاہیں تو دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ویسے یہ قابل افسوس بات ہے کہ بات ہم چڑیا گھر اور جانوروں کی کر رہے ہیں اور ہمارے لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جو بچے ہیں، قوم کا آئندہ مستقبل ہے ان کو ہم اگر شامل ان کے ساتھ کرنا چاہیں تو یہ قابل افسوس بات ہے لیکن اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آج جو ہم بدم میں Child Protection Bill لارہے ہیں اس میں اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ لاوارث بچے یا وہ بچے جو کسی مسائل کا شکار ہیں ان کی protection کے لئے گورنمنٹ علیحدہ بل لاری ہے۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے بالکل درست فرمایا۔ یہ الیہ ہے کہ پاکستان میں انسانوں پر اتنی توجہ نہیں دی جا رہی۔ وہ غربت کی وجہ سے خود کشیاں کر رہے ہیں لیکن چڑیا گھر کے جانوروں کے بارے میں یہاں یقین دہانی اہم بات ہے۔ جانوروں کے حوالے سے care کرنا اہم بات ہے۔ میں صرف اس سوال کی وساطت سے یہ نشاندہی کرنا چاہتا تھا کہ پنجاب میں آج بھی لوگ غربت کی وجہ سے اور تین وقت کی روٹی پوری نہ ہونے کی وجہ سے زندگی کی بازی ہار رہے ہیں۔ یہ میرا مذاق میں سوال نہیں تھا۔ میں اس House میں صرف اس طرف نشاندہی کروانا چاہتا تھا کہ یہاں صورتحال یہ ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔ جناب شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ تقسیم ہند کے وقت بہاولپور ایک ریاست تھی اور نواب آف بہاولپور نے کھل مہربانی کے ساتھ اس کا پاکستان کے ساتھ الحاق کیا اور اس کی منظوری دی اور بہت سارے ادارے گورنمنٹ آف پنجاب کو مل گئے۔ اسی میں بہاولپور کا ایک چڑیا گھر بھی ہے جو مسلسل deterioration کا شکار ہے، وہیں چنگے ٹوٹ مھوٹ کا شکار ہیں۔ چڑیا گھر میں جائیں تو بدبو کے سببے ہیں اس پر کوئی توجہ نہیں ہے۔ اس میں یہاں کافی آمدنی بھی دکھائی گئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا بہاولپور کے چڑیا گھر کی ڈوبلمنٹ کے لئے بھی کوئی پراجیکٹ زیر غور ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ سوال لاہور پڑیا گھر سے متعلق تھا۔ میں نے تفصیلی جواب دے دیا لیکن اس کے باوجود میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک پڑیا گھر ہے اور گورنمنٹ اس کو run کر رہی ہے تو پھر اس میں کہیں وسائل کی کمی کے باعث ہم اسے شکست و ریخت کا شکار نہیں ہونے دیں گے بلکہ اس پر بھرپور توجہ دی جانے گی اور حکومت اپنی پالیسی کے مطابق انشاء اللہ تعلق اس کے حالات کو بہتر کرنے کے لئے کوشش کرے گی۔

جناب سپیکر، جی، منگریہ۔ اگلا سوال ہے بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن صاحب!

جناب تنویر اشرف کاثرہ، سوال نمبر 3340 (منز ممبر نے بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن کے ایاد پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

جناب تنویر اشرف کاثرہ، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

پی۔ پی۔ 4 گوجر خان۔ سرکاری جنگلات

اور شجر کاری کی تفصیلات

*3340، بریگیڈیئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملحقہ پی۔ پی۔ 4 گوجر خان میں سرکاری جنگلات کے لئے کوئی رقبہ موجود ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے۔

(ب) مندرہ پھول ریلوے لائن اور روڈ کے دونوں طرف واٹر مقدار میں جگہ موجود ہے جہاں پر کچھ جگہوں پر درخت بھی لگانے گئے ہیں، کیا باقی ماندہ جگہ پر بھی حکومت درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور کون سے درخت؟

وزیر جنگلات،

(الف) معلقہ پی پی۔ 4 کوجر فلان میں سرکاری جنگلات کے لئے درج ذیل رقبہ جات موجود ہیں۔

(i)	بندہ سول رکھ تعدادی رقبہ	1243 ایکڑ
(ii)	ہریال دفہ 38 "	1238 ایکڑ
(iii)	ذیرہ۔ بخشیں دفہ 38 "	1192 ایکڑ

(ب) محکمہ جنگلات کا ہر سرکاری زمین پر جو غلی ہو وہاں درخت لگانے کا ارادہ ہے۔ مندرہ پکوال روڈ اور ریلوے لائن پر بھی درخت لگانے جائیں گے۔ امسال بجٹ میں اس کے لئے رقم نہ ہے جوں ہی رقم بجٹ میں مہیا کی جانے گی مندرہ پکوال ریلوے لائن اور روڈ پر شجرکاری کر دی جانے گی۔

جناب سپییکر، جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب تنویر اشرف کانرہ، جناب سپییکر اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو درخت لگانے گئے ہیں انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ اس رقبہ میں کتنے درخت لگانے گئے ہیں انہوں نے یہ تفصیل دے دی ہے کہ اتنے ایکڑ درخت لگانے کے لئے رقبہ موجود ہے اس میں کیا درخت لگے ہونے ہیں اور کتنے لگے ہونے ہیں؟

جناب سپییکر، جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، اصل میں کوجر فلان کا جو ایریا ہے اس میں جھاڑی دار درخت زیادہ ہیں۔ درخت والا ادھر اتنا زیادہ concept نہیں ہے اس لئے shrub کو ہم لگاتے ہیں۔

جناب سپییکر، کانرہ صاحب اس جس علاقے کا آپ نے ذکر کیا ہے وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ ادھر جھاڑیاں وغیرہ ہیں اور جھاڑیوں پر چونکہ numbering نہیں ہوتی اس لئے صحیح امداد و شمار نہیں بنا سکتے کہ کتنی تعداد ہے؟

شیخ اعجاز احمد، ضمنی سوال۔

جناب سپییکر، جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب سیکرٹری اس سوال کا جز (ب) ہے جس میں انھوں نے جواب دیا ہے کہ،
 ”حکومت جنگلات کا ہر سہ کارگی زمین پر جو غالی ہو وہاں درخت لگانے کا ارادہ ہے۔
 مندرہ پکوال روڈ اور ریلوے لائن پر بھی درخت لگانے جائیں گے۔ امسال بجٹ
 میں اس کے لئے رقم نہ ہے جو نئی رقم بجٹ میں مہیا کی جانے گی تو مندرہ
 پکوال ریلوے لائن اور روڈ پر شجر کاری کر دی جانے گی۔“

میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پنجاب کے اندر بڑے اہم roads ہیں اور ان کے کناروں پر اگر
 درخت لگانے جاتے ہیں تو وہ pollution free area بھی بن سکتا ہے اور شجر کاری کی ضرورت بھی
 بہت زیادہ ہے۔ پھر یہ قابل افسوس بات ہے کہ اس سال یہ فرما رہے ہیں کہ بجٹ میں اس کے لئے
 کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جب یہ بجٹ بن رہا ہے ابھی سے
 اس میں یہ دوبارہ اس سلسلے میں کوئی ایسا بجٹ رکھنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ جس سے اس
 علاقے کو سہ سبز بنایا جاسکے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر جنگلات؟

وزیر جنگلات، جناب والا یہ جو بجٹ آ رہا ہے اس کا تعلق اس کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ حکمانہ بجٹ کی
 بات کی گئی ہے۔ انشاء اللہ اس دفعہ ہم نے بجٹ میں جو main roads ہیں ان پر اس کو priority
 دی ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، آئندہ سال میں اس کے لئے بجٹ رکھا جانے گا۔

چودھری محمد مشتاق (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ
 ہمارے ملک میں جنگلات کی بہت زیادہ کمی ہے اور گوبر کو اٹیوں کی شکل میں جلایا جاتا ہے۔ اگر
 ہر یونین کونسل میں گوبر گیس پلانٹ لگانے جائیں تو جنگلات کی کمی کو اور جو گوبر اٹیوں کی شکل
 میں جلایا جاتا ہے اس کو بچایا جاسکتا ہے۔ اگر حکومت گوبر گیس پلانٹ لگانے ہر یونین کونسل میں
 کم از کم دو دو چار چار پلانٹ لگا دیتے جائیں تو اس سے لوگوں کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی ہوگی اور لوگ
 جان جائیں گے کہ یہ ایندھن جلانے کا متبادل ذریعہ ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ حکومت اس کو ایک
 قانون کی شکل میں جانے اور وہاں پر گوبر گیس پلانٹ لگانے جائیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اچھی تجویز ہے۔ اگلا سوال ملک محمد جاوید اقبال احوال صاحب کا ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال احوال، سوال نمبر 3354

جناب سپیکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

ملک محمد جاوید اقبال احوال، جی، پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

پیل پدھراڑ کے جنگلات کو ضلع خوشاب سے چکوال

میں شامل کرنے سے پیدا شدہ مسائل

*3354، ملک محمد جاوید اقبال احوال، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیل پدھراڑ کے جنگل کا علاقہ تحصیل و ضلع خوشاب میں واقع ہے اور
محکمہ ریونیو ضلع خوشاب کے ریکارڈز میں جنگل کا رقبہ شامل ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگل مذکور پہلے ضلع خوشاب میں شامل تھا لیکن بعد میں اسے ضلع
چکوال میں شامل کر دیا گیا ہے جس سے علاقہ کے لوگوں کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا
ہے اور دور دراز کا سفر کر کے اپنے مسائل کے لئے خوشاب سے چکوال جانا پڑتا ہے۔

(ج) اگر مذکورہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت جنگل مذکور کو دوبارہ واپس ضلع
خوشاب میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) یہ درست ہے کہ پیل پدھراڑ کا جنگل ضلع خوشاب میں شامل تھا لیکن 1975 میں جب ریج
مینٹن کا شعبہ شروع کیا گیا تو ان جنگلات کو پوٹووار ریج مینٹن ڈویژن چکوال میں شامل
کر دیا گیا کیونکہ ان جنگلات کا مناسب استعمال یہ ہی ہے نیز یہ کہ پوٹووار ریج مینٹن
ڈویژن چکوال میں پوٹووار کے تمام اضلاع یعنی چکوال، خوشاب، جہلم، انک کے جنگلات
شامل ہیں اور چکوال میں اس کا ہیڈ کوارٹرز اس لئے رکھا گیا کیونکہ یہ پوٹووار کے ستر میں
واقع ہے حالانکہ اس وقت چکوال تحصیل تھی اور ضلع کا درجہ بعد میں دیا گیا ہے۔

(ب) چونکہ ان جنگلات کا مناسب استعمال ریجن management میں ہے۔ اسے ریجن management ڈویژن چکوال کے ساتھ ہی رہنا مناسب ہو گا۔
جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ موضع پھر اڑ کا جنگل پہلے خوشاب میں شامل تھا اور بعد میں 1975 میں جب ریجن management کا شعبہ شروع کیا گیا تو اس کو چکوال میں شامل کر لیا گیا۔ چکوال ہمارے گاؤں سے 60/70 کلومیٹر دور ہے، پھر اڑ میرا ذاتی گاؤں ہے پہلے یہ سرگودھا کے ساتھ شامل تھا۔ اب خوشاب کو ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے اور وہاں پرائی-ڈی۔ او اور جنگلات کا دوسرا عہدہ بھی موجود ہے تو یہ خوشاب میں کیوں شامل نہیں کیا جاتا؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! ہمارا سسٹم ریونیو کے حساب سے نہیں بلکہ محکمہ جنگلات کی اپنی management کے حساب سے ہے۔ ریجن مینجمنٹ ہمارا ایک specialized department ہے۔ اس کے ڈی۔ ایف۔ او کے تحت ہم نے اسے دے دیا ہے۔ اس کی ڈیوٹی میں شامل ہے کہ وہ مینین میں دو مرتبہ لوگوں کو پرمٹ وغیرہ دینے کے لئے اس جگہ پر جانے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! پرمٹ کھانا ہو یا کوئی چالان ہو جانے تو اس سلسلے میں لوگوں کو چکوال جانا پڑتا ہے۔ خوشاب ہمارے گاؤں سے قریب ہے، ضلع کے اندر ہے، وہاں پر عہدہ موجود ہے تو پھر کیا رکاوٹ ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ محکمہ جنگلات ہمارے علاقے کو سولت دے، پرمٹ اور چالان وغیرہ جیسے معاملات کو خوشاب میں ہی نکھایا جانا چاہیے۔ اب اگر ایک بکری کا پرمٹ کھانے کے لئے چکوال جانا پڑے تو سفر پر اتنا خرچ ہو جاتا ہے جتنا پرمٹ پر نہیں ہوتا۔
جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ اسے reconsider کر لیں۔

وزیر جنگلات: جی، بہتر ہے۔ ہم اسے reconsider کر لیتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ بیڑا ج (ج) کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! یہ پرنٹنگ میں muss ہو گیا ہے۔ بہر حال میرے پاس اس کا جواب موجود ہے میں پڑھ دیتا ہوں۔ "چونکہ ان جنگلات کا مناسب استعمال ریجن مینجمنٹ میں ہے اس لئے

ریجن۔ منجنت ڈویژن ہکوال کے ساتھ ہی منسلک رہنا مناسب ہو گا۔"

راجہ ریاض احمد: جناب سیکرٹری! صحیح جواب نہ آنے پر میں بطور احتجاجاً مزید کوئی ضمنی سوال نہیں کرتا اور ان کو معاف کرتا ہوں۔

جناب سیکرٹری: مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، سوال نمبر 3387۔ جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں جنگلات کے لئے مختص اراضی

موجودہ جنگلات اور دیگر متعلقہ تفصیل

*3387، محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات کے لئے کتنے ایکڑ اراضی مختص ہے، کتنے ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں اور بقایا کتنا رقبہ ہے۔

(ب) بقیہ رقبہ جو جنگلات سے خالی ہے اس کو کن کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

(ج) کیا محکمہ نے کچھ رقبہ پرائیویٹ لوگوں کو جنگلات کے لئے ٹھیکہ لیز پر دے رکھا ہے۔

(د) کیا ٹھیکہ لیز پر حاصل کردہ رقبہ لوگوں نے جنگلات لگانے ہیں یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

(ه) کیا محکمہ نے جنگلات میں مزید اضلاع کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کی ہے اگر نہیں تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جانے؟

وزیر جنگلات،

(الف) جنگلات کا کل رقبہ 1685623 ایکڑ پر مشتمل ہے جس میں 64-1707058 ایکڑ پر جنگلات

موجود ہیں۔ بقایا رقبہ 25-1812551 ایکڑ خالی ہے اور 166014 ایکڑ رقبہ پر آگاہی موجود

ہیں۔

(ب) جنگلات سے غالی رقبہ جو محکمہ جنگلات کے زیر انتظام ہے اس رقبہ پر ہر سال ملی وسائل کے اندر رستے ہونے شجر کاری کی جاتی ہے مزید برآں کچھ رقبہ بالکل خشک اور ہتھیریا ہے جو ناقابل شجر کاری ہے اور کچھ رقبہ میں سرکنڈا وغیرہ اگتا ہے جو محکمہ لاکھوں روپے کے عوض نیلام کرتا ہے۔

(ج) جنگلات میں پرائیویٹ لوگوں کو جنگلات لگانے کے لئے کوئی رقبہ lease پر نہ دیا گیا ہے تاہم محکمہ نے پی۔ بی۔ سی۔ ایل کارپوریشن کو کارلو والا تحصیل منکیرہ ضلع بھکر میں 14000 ایکڑ رقبہ 30 سال کے لئے ٹھیکے پر دے رکھا ہے۔

(د) محکمہ جنگلات نے کسی شخص کو lease پر رقبہ نہ دیا ہے۔ تاہم پی۔ بی۔ سی۔ ایل کارلو والا میں شجر کاری کے لئے 14000 ایکڑ رقبہ ٹھیکے پر دیا گیا اور پی۔ بی۔ سی۔ ایل نے تاحال 110 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی ہے۔

(ہ) ہاں! سرکاری جنگلات میں موجود غالی رقبے پر جہاں کہیں شجر کاری ہو سکتی ہے محکمہ مرحلہ وار پروگرام کے تحت ہر سال درخت لگا رہا ہے جبکہ پرائیویٹ زمینوں پر شجر کاری کے لئے ارزاں نرخ پر پودے اور قمیص مہیا کر رہا ہے تاکہ پرائیویٹ شعبہ میں شجر کاری کو فروغ حاصل ہو۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ جمینڈ نوید: جناب سپیکر! انھوں نے جواب میں بتایا ہے کہ "کچھ رقبہ خشک اور ہتھیریا ہے وہاں پر کاشتکاری نہیں ہوتی" تو ایسا کیوں نہیں کیا جا سکتا کہ اس زمین کے پلاٹ بنا کر غریب لوگوں کو دے دیں تاکہ ان کی رہائش کا بندوبست ہو سکے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اگر وہ بجز زمین قابل کاشت ہوتی تو ہم خود ادھر درخت لگاتے چونکہ اس کا subsoil water ٹھیک نہیں اور اوپر ہتھیریلی زمین ہے اس لئے اس کا استعمال سود مند نہیں ہے اور اسے کسی کو دینے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں فرمایا گیا ہے کہ "جو ناقابل شجر کاری ہے اور کچھ رقبے میں سرکنڈا وغیرہ اگتا ہے جو محکمہ لاکھوں روپے کے عوض نیلام کرتا ہے" میرا ضمنی

سوال یہ ہے کہ آخری مالی سال 2003-04 میں کتنی رقم کاسر کنڈا وغیرہ فروخت کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات، جناب سپیکر ایہ fresh question دے دیں میں جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر، یہ fresh question بنتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر اجواب کے بز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ "پی۔ٹی۔سی۔ ایل کو 14000 ایکڑ رقبے 30 سال کے لئے ٹھیکہ پر دے رکھا ہے " میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ پی۔ٹی۔سی۔ ایل نے یہ 14000 ایکڑ رقبہ کس مہد کے لئے لیا؟ اس کو کب lease پر دیا گیا اور اس کی lease money کتنی ہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر ایہ زرداری صاحب کے دور حکومت میں U.N.D.P کے تحت ایک development پروگرام آیا تھا پی۔ٹی۔سی۔ ایل کو جو رقبہ دیا گیا وہ forestation کے لئے دیا گیا تھا۔ اس وقت وفاقی حکومت نے مختلف محکمہ جات کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے طور پر کچھ ایریازے کر اس میں جنگلات لگائیں اور maintain کریں۔ چنانچہ مختلف جگہوں پر مختلف اداروں کو ایریازے allocate کئے گئے ' پی۔ٹی۔سی۔ ایل کو بھی اسی بنیاد پر رقبہ دیا گیا' کچھ ایریا میں انھوں نے plantation کی لیکن پھر یہ U.N.D.P کا پروگرام ختم ہو گیا اور باقی ایریا اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر میں نے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ اس کی lease money کتنی ہے؟ وزیر صاحب نے ایک صفحے کا جواب دے دیا جبکہ باقی کول کر گئے ہیں۔ براہ نوازش پورا جواب عطا فرمائیں۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر اس محکمے کو جو رقبہ دیا گیا تھا اس میں lease money نہیں لی گئی یعنی انھیں یہ رقبہ without any money دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں بغیر سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر میں بغیر سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بغیر سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے لگے ہیں۔

نشان زدہ سوالات او ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رینج آفیسر جلو پارک لاہور کے ذاتی کوائف

اور سروس ریکارڈ

- *2178، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) مسز نون رینج آفیسر، جلو پارک لاہور کب اور کس حیثیت سے بھرتی ہو اس کی تطبیقی قابلیت اور ذومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ب) ابکار موصوف بھرتی سے آج تک کس کس جگہ کس کس حیثیت سے فرائض انجام دے چکا ہے اور لاہور میں کب سے تعینات ہے عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں اور ٹرانسفر ہونے کی وجہ بیان فرمائیں نیز قابلیت، رھوت اور سھارش کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ج) بھرتی سے آج تک موصوف نے اپنی جائیداد کے جو گوشوارے جمع کروائے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے اور بھرتی کے وقت ابکار موصوف کی جائیداد کتنی تھی اب تک جائیداد میں کتنا اضافہ ہوا نیز اس میں فرق بیان فرمائیں۔
- (د) بھرتی سے آج تک ابکار موصوف نے کتنی تنخواہ وصول کی ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے۔
- (ه) کیا ابکار موصوف جب بھرتی ہوا تو اخبار میں اشتہار ہوا، اگر ہوا تو اخبار کا نام اور تاریخ فراہم کی جائے، بھرتی کے لئے جو درخواستیں جمع کروائیں گئیں ان کے نام، پتاجات، ولدیت، تطبیقی قابلیت اور ذومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے، کیا بھرتی کے وقت میرٹ لسٹ تشکیل دی گئی تھی تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے والے آفیسران / ابکاران کے نام، پتاجات، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (و) کیا مسز نون رینج آفیسر سابق بلاک آفیسر جلو پارک لاہور میرٹ پر بھرتی ہوا، اگر بغیر میرٹ بھرتی ہوا تو وجوہات بیان فرمائیں۔

(ز) لاہور میں تعیناتی کے دوران موصوف نے جو سرکاری فنڈز استعمال کئے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) مسٹر محمد میر نون، بحوالہ دفتری مکتوبہ نمبر MEP-5/0.0/714-16/68 بتاریخ 13-03-1968 کے تحت Malaria Eradication Programme میں بطور طیریا سپروائزر بھرتی ہوا۔ محکمہ طیریا پروگرام ختم ہونے کی وجہ سے S&G.A.D پنجاب نے سرپلس کر کے ڈسٹرکٹ انکسیر محکمہ صحت فیصل آباد کے ساتھ attach کر دیا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس کے بعد ڈسٹرکٹ انکسیر صحت فیصل آباد نے بحوالہ آئس آرڈر نمبری CDC/92-125 مورخہ 09-01-1978 کو پنجاب، ٹارنٹ ڈیپارٹمنٹ میں بطور ٹارنٹسٹر رپورٹ کرنے کو کہا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) S&G.A.D کی چٹھی نمبری 540F-III(S&G.A.D)-6-(29)77 مورخہ 05-01-1978 کے تحت محکمہ جنگلات میں بطور ٹارنٹسٹر ایڈجسٹ کیا گیا۔

ناظم اعلیٰ جنگلات پنجاب کے آئس آرڈر نمبری 55/CCF مورخہ 27-07-1978 کے تحت سلوا ٹارنٹ ڈویژن لاہور میں اپنی ڈیوٹی بطور ٹارنٹسٹر جوائن کی۔ ملازم مذکور کو ٹارنٹسٹر کے لئے گھوڑا مٹی برائے سیشن 1978-79 بھیجا گیا۔ ملازم مذکور نے ٹارنٹسٹر کورس میں کامیابی حاصل کی اور کلاس میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ (میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ملازم مذکور کو 01-07-84 کو جلو پارک میں بطور ٹارنٹسٹر تعینات کیا گیا۔ ملازم مذکور جب بھرتی ہوا اس کی تعلیمی قابلیت میرٹک سیکنڈ ڈویژن تھی اب ایف۔ اے ہے ملازم مذکور کی ولدیت شیر محمد ہے اور ڈومیسائل فیصل آباد (لاٹل پور) ہے۔

(ب) مسٹر محمد میر نون درج ذیل بلکہ پر تعینات رہا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1- 13-03-1968 تا 26-03-1978 محکمہ طیریا پروگرام میں ڈیوٹی بطور طیریا

سپروائزر انجام دیتا رہا ہے۔

- 2- 1978-3-27 تا 1984-1-2 تک سلوار ریسرچ فارسٹ ڈویژن لاہور میں اپنی ڈیوٹی بطور فارسٹر انجام دیتا رہا ہے۔
- 3- لاہور / شیخوپورہ فارسٹ ڈویژن میں بطور فارسٹر درج ذیل جگہوں پر ڈیوٹی انجام دیتا رہا ہے۔

مقام تعیناتی

عرصہ تعیناتی

بلاک آفیسر بلاک نمبر 1 جلو پارک لاہور	12-12-94 تا 1-7-84 (1)
بلاک آفیسر فارسٹ کالونی 108 راوی روڈ لاہور	5-8-96 تا 13-12-94 (2)
بلاک آفیسر بلاک نمبر 1 جلو پارک لاہور	22-5-97 تا 6-8-96 (3)
پرائیکٹیشن برانچ لاہور	23-11-98 تا 23-5-97 (4)
بلاک آفیسر بلاک نمبر IV جلو پارک لاہور	3-3-99 تا 24-11-98 (5)
بلاک آفیسر بلاک نمبر 1 جلو پارک لاہور	15-4-2003 تا 4-3-99 (6)

ملازم مذکور اب بطور ریٹائرمنٹ آفیسر promote ہو کر بطور S.D.F.O جمنگ ڈیوٹی دے رہا ہے۔ جلو پارک میں زیادہ عرصہ تعیناتی کی وجہ ملازم مذکورہ کی قابلیت ہے۔

(ج) گریڈ 5/7 کا ملازم جائیداد کے گوشوارے جمع نہیں کرواتا لہذا اس کی جائیداد کی تفصیل موجود نہ ہے۔

د) ملازم مذکور 1-10-1984 کو صدر دفتر لاہور / شیخوپورہ فارسٹ ڈویژن میں بطور فارسٹر تعینات ہوا اور اس نے 3/2003 تک 513729 روپے تنخواہ وصول کی ہے۔

(ہ) اہلکار موصوف سال 1968 میں بطور پیریا سپروائزر محکمہ پیریا کنٹرول پروگرام مغربی پاکستان کے تحت ضلع لائل پور (فیصل آباد) میں بھرتی ہوا جو کہ بعد میں محکمہ صحت میں ضم کر دیا گیا۔ موصوف چونکہ محکمہ جنگلات میں بطور فارسٹر absorb کیا گیا تھا اور بطور نئی بھرتی محکمہ میں نہ آیا اس لئے اس کا ریکارڈ محکمہ جنگلات کے پاس موجود نہ ہے کیونکہ موصوف صرف محکمہ S&G.A.D کے عملیہ نمبری CDC/92-125 مورخہ 09-01-78 کے تحت محکمہ جنگلات میں ایڈجسٹ ہوا تھا۔

(و) مسٹر محمد منیر نون محکمہ طیریا کنٹرول پروگرام ختم ہونے کے بعد محکمہ جنگلات میں بطور فارمنر (بلاک آفیسر) ایڈجسٹ ہوا لہذا اس کی بھرتی کے متعلق محکمہ جنگلات کے پاس کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے۔ محکمہ جنگلات میں اہلکار مذکورہ کو فارمنر کورس کروانے کے لئے فارمنر سکول گھوڑا کھی، بھیجا گیا۔ اہلکار نے میرٹ پر کورس پاس کیا اور کلاس میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

(ز) محکمہ جنگلات میں بلاک آفیسر سرکاری فڈ استعمال اپنی مرضی سے نہیں کر سکتا بلکہ R.F.O/S.D.F.O فڈ استعمال کرنے کا مجاز ہے۔ ادائیگی R.F.O/S.D.F.O خود کرتا ہے۔

صوبہ میں قائم وائلڈ لائف پارکس کی تفصیلات

اور بہاولنگر میں وائلڈ لائف پارک کا قیام

*3388، محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات نے صوبہ کے کئی مقام پر وائلڈ لائف پارک قائم کر رکھے

ہیں ان پارکوں کی تعداد اور مقام بیان فرمائیں۔

(ب) کیا حکومت ضلع بہاول نگر میں وائلڈ لائف پارک بنانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک

وائلڈ لائف پارک کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

(ج) صوبہ کے وائلڈ لائف پارکوں میں عام طور پر کون کون سے جنگلی پرندوں اور جانوروں کی

حفاظت اور افزائش کی جاتی ہے؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمہ تحفظ جنگلی حیات نے صوبہ بھر میں پندرہ (15) وائلڈ لائف پارکس قائم کئے ہیں

تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام وائلڈ لائف پارکس

- 1- انک وائلڈ لائف پارک انک
- 2- جھاگٹ وائلڈ لائف پارک، ٹوبہ ٹیک سنگھ
- 3- بہاولنگر وائلڈ لائف پارک، بہاولنگر
- 4- ڈیرہ غازی خان وائلڈ لائف پارک، ڈیرہ غازی خان

- 5- بلو واٹھ لائف پارک لاہور
6- کھلی واٹھ لائف پارک ٹوبہ ٹیک سنگھ
7- ٹونی سمیر واٹھ لائف پارک راولپنڈی
8- بانسہ کھی واٹھ لائف پارک سری
9- پیر ودال واٹھ لائف پارک خانپوال
10- سلیانگی واٹھ لائف پارک اوکاڑہ
11- وہاری واٹھ لائف پارک وہاری
12- دو ڈیپ واٹھ لائف پارک لاہور
13- رحیم یار خان واٹھ لائف پارک رحیم یار خان
14- مھانگا ٹکا واٹھ لائف پارک قصور
15- گٹ والا واٹھ لائف پارک گٹ والا، فیصل آباد

(ب) ضلع بہاولنگر میں ایک واٹھ لائف پارک پہلے ہی موجود ہے جس میں مختلف اقسام کے جنگلی جانور اور پرندے رکھے گئے ہیں۔

(ج) صوبہ کے واٹھ لائف پارکوں میں حسب ذیل جانوروں اور پرندوں کی حفاظت اور افزائش کی جاتی ہے۔ بیر شیر، ریمپہ، سامبر، اڑیال، کالا برن، پاڑہ، چکارہ، نیل گائے، پھیتل، زیرہ، مٹلان، شیب، جنگلی بھینسیں، دو کولہاں والا اونٹ، بندر، سانپ، گمر مچھ، شتر مرغ، پیرو، نیلا مور، سفید مور، جاوا گرین مور، سیاہ کندھوں والا مور، گرین فیزنٹ، رنگینیکہ فیزنٹ، سلور فیزنٹ، چکور، تیتیر، تلور، سوان، کونجھیں، گنی فاول، سواصل وغیرہ

پنجاب میں جنگلات کی موجودہ صورتحال

اور ان میں اضافہ کے حکومتی اقدامات

*3399 بریگیڈیئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر جنگلات ازراہ نواز شمس بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) پنجاب کے کل رقبہ میں سے کتنے رقبہ پر جنگلات ہونے چاہئیں۔
(ب) اس وقت کل رقبہ میں سے پنجاب میں کتنے رقبہ پر جنگلات واقع ہیں۔
(ج) کیا پونھوار میں واقع حلقہ پی۔ پی 4 میں کوئی سرکاری جنگلات ہیں۔
(د) کیا پونھوار میں واقع حلقہ پی۔ پی 4 میں جہاں کافی زمین بخر اور ٹونی پھولی ہے اور درخت لگانے کے لئے نہایت موزوں ہے کیا یہاں نجی شراکت پر حکومت درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات،

(الف) ماہرین کی رائے کے مطابق کسی بھی ملک کی آبادی کی ضروریات مثلاً عمارتی لکڑی، بان، کافذ وغیرہ پورا کرنے کے لئے اور محکمہ مسیحت کے لئے مناسب رقبہ پر قدرتی جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔ ایک اندازے کے مطابق یہ رقبہ 25 فیصد ہونا چاہیے لہذا صوبہ پنجاب میں کل رقبہ کے 25 فیصد پر جنگلات ہونے چاہئیں۔

(ب) صوبہ پنجاب کے کل رقبہ 20.63 ملین ہیکٹر میں سے 0.64 ملین ہیکٹر پر جنگلات موجود ہیں جو کہ 3.1 فیصد بنتے ہیں۔

(ج) پونصوار علاقہ پی۔ پی نمبر 4 میں مندرجہ ذیل جنگلات ہیں۔

1- بندہ سول رکھ	رقبہ	1243 ایکڑ
2- ہرنال دفہ 38	رقبہ	1238 ایکڑ
3- ڈیرہ بخشیں دفہ 38	رقبہ	1192 ایکڑ 2 کنال 10 مرے
	نوٹل رقبہ	1673 ایکڑ 2 کنال 10 مرے

(د) پونصوار کا علاقہ شجرکاری کے لئے موزوں ہے لیکن فی الحال حکومت کے پاس نجی شراکت سے شجرکاری کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

پی۔ پی۔ 167 شیخوپورہ۔ سرکاری جنگلات و نرسریاں

اور دیگر تفصیل

* 3481، میاں خالد محمود، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) علاقہ پی۔ پی۔ 167 شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کی کتنی نرسریاں کہاں کہاں واقع ہیں۔

(ب) ان نرسریوں میں جو پودے تیار ہوتے ہیں ان کے نام اور تعداد کیا ہے نیز ان نرسریوں سے 1997 سے اکتوبر 2003 تک کتنے پودے فروخت ہوئے اور کتنی آمدن ہوئی تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

- (ج) ضلع شیخوپورہ میں نجی شعبہ میں جنگلات لگانے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں۔
- (د) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کا سرکاری رقبہ کتنا ہے اور کہاں کہاں واقع ہے۔
- (ہ) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات نے لکڑی چوری کے کتنے مقدمات کا اندراج کروایا ہے، 1997 سے اکتوبر 2003 تک مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے نیز جن لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان کے نام اور پتاجات کی تفصیل دی جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) علاقہ پی پی۔ 167 شیخوپورہ شہری حدود میں واقع ہے اور یہاں بائی پاس پر ایک potted زسری 5 کنال رقبہ میں واقع ہے۔

(ب) شیخوپورہ بائی پاس زسری سال 02-2001 میں قائم کی گئی ہے اس زسری میں تیار شدہ پوداجات فروخت اور آمدن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	قسم پوداجات	تہ پوداجات جو لگانے گئے۔	دوسرے اداروں کو میاں بھلنا استعمال شدہ پوداجات	کئے گئے پوداجات
2001-02	سفیہ، نیکر، بکاجن، دھریک	1,34,000	59,200	-
2002-03	-	-	-	-
2003-04	نیکر، بکاجن، دھریک، کاب سیزن	50,000	67,000	3,000
		1,84,000	1,26,200	3,000

سال 02-2001 سے اکتوبر 2003 تک کل 126600 پودے مختلف اداروں، پاکستان آرمی، سکولز اور محکمہ صحت کو بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر SOT(II)II-1/98 مورخہ 2000-3-11 کے تحت بطور فری میاں کئے گئے جن کی مالیت 253200 روپے ہے۔

(ج) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات میں مزید اضلاع کے لئے منصوبہ بندی کے تحت ہر سال موسم بہار و برسات میں شجر کاری سم پلائی جاتی ہے جس کے تحت نجی شعبہ میں عوام کو ان کے رقبہ جات میں درخت لگانے کی ترغیب، فنی مشورے اور پوداجات فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس وقت ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کی پانچ مدد زسریاں قائم ہیں جو کہ شیخوپورہ

بانی پاس 'خاروق آباد' چوہنگ 'برکت ماؤن اور شہر چنور (لاہور/بزنوادر روڈ) پر واقع ہیں جن سے کسانوں کو پودا جات مہیا کئے جاتے ہیں۔

- (د) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کے سرکاری رقبہ کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ضلع شیخوپورہ میں سال 1997 سے اکتوبر 2003 کے دوران چوری کے کل 47 مہدات کا اندراج کروایا گیا۔ جن لوگوں نے چوری کی ان کے نام اور پتاجات وغیرہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی اور جہلم میں محکمہ جنگلات کے ریست ہاؤسز

اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیل

- *3620 شیخ تنویر احمد، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع راولپنڈی اور جہلم میں محکمہ جنگلات کے کتنے ریست ہاؤسز کس کس جگہ کتنے رقبہ پر تعمیر کردہ ہیں اور کتنے کروں پر یہ ریست ہاؤسز مشتمل ہیں۔
- (ب) یکم جنوری 2001 سے آج تک ان ریست ہاؤسز پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل الگ الگ ریست ہاؤس وائز فراہم کی جائے۔
- (ج) یکم جنوری 2001 سے آج تک ان ریست ہاؤسز میں ٹھہرنے والے افراد کے نام 'عمدہ' گریڈ پتاجات اور ان سے کرایہ کی مد میں حاصل کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (د) یکم جنوری 2001 سے آج تک ان ریست ہاؤسز کی آمدن اور خرچ کی تفصیل ریست ہاؤس وائز فراہم کی جائے۔
- (ه) ان ریست ہاؤسز کے لئے اس عرصہ کے دوران خرید کردہ اشیاء کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- وزیر جنگلات،
- (الف) راولپنڈی اور جہلم میں محکمہ جنگلات کے ریست ہاؤسز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) راولپنڈی اور جہلم ضلع میں محکمہ جنگلات کے ریٹ ہاؤسز پر خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) راولپنڈی اور جہلم ضلع میں محکمہ جنگلات کے ریٹ ہاؤسز میں گھرنے والے افراد کے نام اور کرایہ جات کی مددیں حاصل کردہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع راولپنڈی اور جہلم میں محکمہ جنگلات کے ریٹ ہاؤسز کی آمدن اور خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) جنوری 2001 سے آج تک ضلع راولپنڈی اور جہلم کے ریٹ ہاؤسز میں خریدی گئی احمیاء کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی شہر، جنگلات کی نرسریوں، پودا جات

ملازمین اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

*3814، محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) راولپنڈی شہر کی حدود میں محکمہ جنگلات نے کتنی نرسریاں کس کس جگہ اور کتنے رقبہ پر قائم کی ہوئی ہیں۔

(ب) ان نرسریوں میں کس کس قسم کے پودے تیار کئے جاتے ہیں ان کے نام اور سالانہ کتنی تعداد میں یہ پودے تیار کئے جاتے ہیں۔

(ج) ان نرسریوں کی سال 2000-03 آمدن اور خرچ کی تفصیل نیز آمدن کہاں کہاں خرچ ہوئی تفصیلاً بیان فرمائیں۔

(د) ان نرسریوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور دیگر تفصیل فراہم کی جائے؟
وزیر جنگلات،

(الف) راولپنڈی شہر میں محکمہ جنگلات کی کوئی نرسری ہے کیونکہ محکمہ جنگلات کا راولپنڈی شہر میں کوئی سرکاری رقبہ ہے۔

(ب) - ایضاً۔

(ج) - ایضاً۔

(د) - ایضاً۔

لاہور میں قائم محکمہ جنگلات کی نرسریوں

سٹاف اور آمدن کی تفصیلات

*3858، سید احسان اللہ و قاصم، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر اور گرد و نواح میں محکمہ جنگلات کی پانچ نرسریاں قائم ہیں جن میں لاکھوں کی تعداد میں پودے موجود ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماہوانے فیروز پور روڈ پر P.C.S.I.R میں قائم نرسری کے تمام نرسریز سے آمدنی نہ ہونے کے برابر ہے۔

(ج) دیگر نرسریز کی آمدنی بڑھانے کے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، کیا ان نرسریز کا میڈیا بہتر بنانے یا انہیں پرائیویٹ ٹھیکہ داروں کے حوالہ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے، ان نرسریوں میں متعین حمد کی کیا تعداد ہے اور ان کی تنخواہ اور دیگر نرسری کو maintain پر کیا اخراجات آتے ہیں تفصیل بتائیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) لاہور شہر اور گرد و نواح میں لاہور / شیخوپورہ ٹارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام مندرجہ ذیل چار نرسریاں ہیں۔

تعداد پودہ جات مع اقسام	نام نرسری
60,000 پودے کیکر، نیم، جامن وغیرہ	1- ٹارسٹ کالونی 108 راوی روڈ لاہور
80,000 پودے کیکر، نیم، جامن وغیرہ	2- راوی نیشنل پارک 108 راوی روڈ لاہور
63,950 پودے کیکر، نیم، جامن، بکافن وغیرہ	3- جلو پارک جلو ضلع لاہور
74,000 پودے کیکر، نیم وغیرہ	4- برکت ہاؤس ضلع لاہور، جی ٹی روڈ

(ب) محکمہ جنگلات لاہور / شیخوپورہ فلاسٹ ڈویژن کی مندرجہ بالا نرسریوں میں زیادہ تر پودا جات جنگلات میں شجر کاری والی اقسام جن میں شیم، کیکر، جامن، بکائن، نیم، سبل، توت، تن، سرس وغیرہ اگانے جاتے ہیں جو کہ محکمہ جنگلات کے رقبہ جات میں شجر کاری کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ پودا جات پاک آرمی، محکمہ تعلیم و صحت کو گورنمنٹ کی مروجہ پالیسی کے تحت فری سیلانی کئے جاتے ہیں۔

گزشتہ سال 2002-03 سے اب تک جو پودا جات محکمہ جنگلات کے رقبہ میں لگانے گئے ہیں اور پاک آرمی، محکمہ تعلیم اور صحت کو جو پودے فری سیلانی کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام محکمہ	تعداد پودا جات	ریٹ فی پودا	کل قیمت پودا جات
1- پاک آرمی	1,48,321	2/- روپے	2,96,642/- روپے
2- تعلیم و صحت	25,000	2/- روپے	50,000/- روپے
3- گورنمنٹ فلاسٹ	1,06,700	2/- روپے	2,13,400/- روپے
4- پرائیویٹ	68,446	2/- روپے	1,36,893/- روپے

اس طرح ملحقہ 6,96,935 روپے مالیت کے پودا جات فراہم کئے گئے علاوہ انہیں فیوز پور روڈ P.C.S.I.R میں جو نرسری محکمہ جنگلات نے بنائی ہے اس میں زیادہ تر زیبائشی پودا جات اور پھولدار اقسام کے پودے اگانے جاتے ہیں جو کہ عام لوگوں کو گھروں میں استعمال کے لئے فروخت کئے جاتے ہیں۔

(ج) نرسریز اگانے کے لئے بہت کم بجٹ تھا ہے۔ اس رقم سے مہلکہ ضرورت کے مطابق اور پاک فوج، سکولوں اور ہسپتالوں کو پودے سیلانی کرنے کے لئے اگانے جاتے ہیں۔ پرائیویٹ ٹھیکیداروں کو نرسریاں ٹھیکہ پر دینے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

مندرجہ ذیل ملازمین ان نرسریوں میں تعینات ہیں جو ان نرسریوں کے علاوہ دیگر سرکاری خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں۔

نام ملازم و عہدہ	تنخواہ (سالانہ)
1- سعید احمد 'کار سٹر'	42,408/- روپے
2- محمد حفیظ 'کار سٹ گارڈ'	64,392/- روپے
3- محمد اشرف 'کار سٹر'	52,500/- روپے
4- علی رضا شاہ 'کار سٹ گارڈ'	50,520/- روپے

ان فیسریوں کو قائم رکھنے پر مندرجہ ذیل اخراجات آتے ہیں۔

نام فیسری	اخراجات سالانہ
1- کار سٹ کالونی فیسری 'لاہور'	90,000/- روپے
2- راوی نیشنل پارک فیسری 'لاہور'	1,20,000/- روپے
3- جلو پارک فیسری 'لاہور'	95,925/- روپے
4- برکت ماڈن فیسری 'لاہور'	1,11,000/- روپے

جنگلات میں اضافہ کے لئے حکوہ سی اقدامات کی تفصیل

*3963، رانا مسر فر از احمد خان، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بین لڑمائی گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں جنگلات کی کمی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

(ب) حکومت نے جنگلات لگانے کے لئے کون کون سے منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نہروں کے کناروں پر نئے درخت لگا کر ماحول کو زیادہ بہتر کر

سکتی ہے اور اس طرح نئے مالی وغیرہ بھرتی کر کے دیہاتوں سے بے روزگاری کو کم کیا جا

سکتا ہے حکومت اس بارے میں کیا منصوبہ جات رکھتی ہے تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات کی کمی روز بروز بڑھ رہی ہے بلکہ صوبہ میں آبپاشی بہت تیزی سے

بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے لکڑی کی ضرورت میں بے تحاشا اضافہ ہو رہا ہے اس اضافے

کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حکومت پوری کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں سرکاری زمین پر جو جنگلات واقع ہیں ان کا انتظام Intensive Management بہتر کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ آبادی کے تیزی کے ساتھ بڑھنے کی وجہ سے سرکاری جنگلات کے رقبہ کو بڑھایا نہیں جا سکتا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے پنجاب کے کسانوں کو ماضی میں توسیعی منصوبوں کے ذریعے ترغیب دی گئی ہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے کہ وہ زرعی زمینوں کے کھالوں اور ونوں پر اور بخر زمین میں درخت لگا کر لکڑی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کریں۔ اس وقت صوبہ میں درختوں کی تعداد فی ایکڑ 18 ہے جو کہ محکمہ جنگلات بڑھا کر 2020 میں 29 درخت فی ایکڑ کرنا چاہتا ہے تاکہ لکڑی کی کمی کو پورا کیا جاسکے اس کے لئے حکومت شجرکاری کے مختلف منصوبہ جات تشکیل دے رہی ہے۔ کسانوں کو ترغیب دینے کے لئے محکمہ فنی امور اور پودا جات مہیا کرتا ہے تاکہ روز بروز بڑھتی ہوئی ضرورت جنگلات کو پورا کیا جاسکے۔

(ب) حکومت نئے جنگلات لگانے کے لئے درج ذیل منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔

1- اس سال 14527 ایکڑ رقبہ پر نئی شجرکاری اور 13816 ایکڑ رقبہ پر رسیڑیشن کی جانے گی۔ علاوہ ازیں سڑکات و انہار کے ساتھ ساتھ 530 ایونو میں قطاروں میں شجرکاری بھی کی جانے گی۔

2- نہروں کے ساتھ ساتھ قطاروں میں درخت لگانے کے لئے ترقیاتی سکیمیں بھی بنائی گئی ہیں جو کہ گورنمنٹ کو برائے منظوری و فراہمی فنڈز ارسال کی جا چکی ہیں اور جنگلات کے ذخیرہ جات میں نظام آبپاشی کی اصلاح کے لئے اور ہلالی رقبہ جات پر شجرکاری کے لئے ترقیاتی سکیمیں بھی حکومت کو ارسال کی گئی ہیں۔

3- اس کے علاوہ پرائیویٹ زمینوں پر شجرکاری کے فروغ کے لئے محکمہ جنگلات نے مناسب جگہوں پر بینڈ اور پائیڈ نرسریاں قائم کی ہیں جہاں سے قلمت اور پودا جات ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ اس سلسلے میں زمینداروں کی رہنمائی کی جا رہی ہے اور درختوں کے فوائد کے بارے میں انہیں آگاہ کیا جا رہا ہے اور زیادہ سے زیادہ ترغیب

دی جا رہی ہے کہ جنگلات میں احاطہ کے لئے پرائیویٹ رقبہ جات پر شجر کاری کی جانی بہت ضروری ہے۔ اس امر کی تشہیر بذریعہ ریڈیو آئی وی نسری تقاریر کے ذریعے کی جا رہی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ حکومت نہروں کے کناروں پر نئے درخت لگا کر ماحول کو بہتر کر سکتی ہے اور دیہاتوں سے بے روزگاری نئی عارضی لیبر بھرتی کرنے کی صورت میں کم ہو سکتی ہے۔ تاہم اس ضمن میں مستقل طور پر ملی لیبر وغیرہ کی بھرتی جنگلات کی پالیسی کا حصہ نہ ہے۔ انہار پر شجر کاری کے متعلق مکمل تفصیل جز (ب) میں تحریر کر دی گئی ہے۔

پنجاب وائلڈ لائف مینجمنٹ بورڈ کے اراکین

فنڈز اور اخراجات کی تفصیل

*4131، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر جنگلات و وائلڈ لائف اذراہ نواز شہ
بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب وائلڈ لائف مینجمنٹ بورڈ کے اراکین کے نام، عرصہ تعیناتی و گزشتہ تین سالوں میں حاصل ہونے والے فنڈز، اخراجات کی تفصیل بیان فرمائی جائے۔

(ب) پنجاب وائلڈ لائف کے تحفظ مجریہ 1974 کے تحت گزشتہ تین سالوں میں کتنے افراد کے چالان ہونے اور کتنی سزائیں اجرمانے ہونے سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے نیز حکام کے لئے لائسنس پر من کا کیا طریقہ کار و میاں ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قدرت کی طرف سے ماحول کو صاف رکھنے کے لئے Vulture Bird (گدھ) جو خط ارض سے مرے ہوئے جانوروں کی گندگی صاف کرتا ہے۔ اس پرندے کی نسل میں کمی واقع ہو رہی ہے جس سے ماحول پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

(د) حکومت نے ماحول و جنگلی حیات کے تحفظ و تحقیق کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ ہے تاکہ Veterinary Use of Diclofenic کی وجہ سے ماحول پر ہونے والے اثرات پر قابو پایا جاسکے؟

وزیر جنگلات،

(الف) پنجاب وائلڈ لائف مینجمنٹ بورڈ کے اراکین کے نام اور عرصہ تعیناتی کے بارے میں حکومت پنجاب کا نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں گزشتہ تین سالوں میں اس ضمن میں کوئی فنڈز موصول نہ ہوئے ہیں۔

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران کئے گئے چالانات اور جرمانے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تعداد چالان	چالان دائر	فیصد عدالت	جرمانہ	تھملائے مساؤں	رقم مساؤں
	عدالت	(چالانات)	(روپوں میں)	(چالانات)	(روپوں میں)	(روپوں میں)
2001-2000	2125	1786	1029	7,57,250	408	5,18,210
2002-2001	3425	2596	2694	11,81,050	571	8,19,125
2003-2002	3504	3023	2555	12,59,428	592	12,29,750

پنجاب وائلڈ لائف تحفظ مجریہ 1974 کے تحت لائسنس اپرٹس قواعد و ضوابط کے مطابق جاری کئے جاتے ہیں۔ درخواست دہندہ کی طرف سے سادہ درخواست، شناختی کارڈ کی فونو کاپی، دو عدد تصاویر اور حکومت کی طرف سے مقررہ کردہ فیس سٹیٹ بینک میں جمع کروائی جاتی ہے اس کے بعد مجاز اقداری کی طرف سے لائسنس اپرٹس جاری کئے جاتے ہیں۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) محکمہ جنگلی حیات نے گدھ کی مختلف انواع کی بقاء اور تحفظ کے لئے جامع پروگرام

ترتیب دیا ہے۔ ابتدائی مرحلہ میں پورے پنجاب میں سروے کئے جا رہے ہیں تاکہ گدھ کی موجودہ آبادی کا جائزہ لیا جاسکے۔ مال ہی میں کی گئی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ڈیکلو فینک سوڈیم کی وجہ سے گدھ کی پاپولیشن متاثر ہو رہی ہے۔ اس تحقیق کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ ڈیکلو فینک سوڈیم کے علاوہ اور کون سے عوامل گدھ کی پاپولیشن کو متاثر کر رہے ہیں۔

مزید برآں پاکستان ہی میں نہیں بلکہ پورے ایشیا میں گدہ کی مختلف انواع متاثر ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے میں نیپال (کھنڈو) میں پانچ تا چھ فروری کو اعلیٰ سطحی بین الاقوامی اجلاس ہوا جس میں پاکستان کی طرف سے بھی نمائندگی کی گئی۔ اس اجلاس میں گدہ کی مختلف انواع کے تحفظ و بقاء کے لئے سیر حاصل بحث ہونی متفقہ طور پر متحدہ عرب امارات میں گدہوں کی متید افزائش نسل کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔ حکومت پاکستان اور متحدہ عرب امارات کی طرف سے اس یادداشت Memorandum of Understanding کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوششیں تیز کی جا رہی ہیں تاکہ گدہوں کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔

ضلع لاہور و دیگر شہروں میں جنگلات کے رقبہ،

پوداجات اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4358، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور، شیخوپورہ، قصور اور اوکاڑہ میں کس کس جگہ کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں۔ رقبہ کی تفصیل جنگل وار فراہم کی جائے۔

(ب) ان جنگلات کی سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت ہیں اور کتنے رقبہ پر جنگلی خود رو پودے اور بھاریاں ہیں۔

(د) آئندہ دو سالوں کے دوران حکومت ان علاقہ جات میں مزید کتنے رقبہ پر جنگلات لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات،

(الف) ضلع لاہور میں 1,439 ایکڑ ضلع شیخوپورہ میں 14,620 ایکڑ ضلع قصور میں 112,510 ایکڑ اور ضلع

اوکاڑہ میں 17,291 ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ان جنگلات پر سال 2001 سے 2003-04 تک حاصل کردہ آمدنی اور اخٹنے والے اثراہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان جنگلات میں زیادہ تر شیشم، توت، کیکر، سفید اور پاپولر کے درخت ہیں ان جنگلات میں کہیں کہیں مسکن کی خودرو افزائش ہے جو کہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے تلف کیا جاتا ہے۔ ضلع اوکاڑہ کے جنگلات میں تقریباً 12278 ایکڑ رقبہ میں جنگلی خودرو پودے اور جھاڑیاں ہیں۔
- (د) جنگلات لگانے کا کام بجٹ ملنے پر منحصر ہے اور بجٹ کے مطابق نئے جنگلات لگانے جاتے ہیں۔ ضلع لاہور، شیخوپورہ، قصور اور اوکاڑہ میں ہر سال 1100 ایکڑ رقبہ کے علاوہ 400 ایونیو میل انہار اور 1200 ایونیو میل سڑکات کے کنارے قطاری شجر کاری کے اہداف ہیں۔

گوجرانوالہ و دیگر شہروں میں جنگلات کے رقبہ، پوداجات

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

- *4360، لادہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) گوجرانوالہ، گجرات، منڈی بہاؤالدین اور حافظ آباد میں کس کس جگہ کتنے جنگلات ہیں رقبہ کی تفصیل جنگل وار فراہم کی جائے۔
- (ب) ان جنگلات کی سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور اثراہات کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ج) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت ہیں اور کتنے رقبہ پر جنگلی خودرو پودے اور جھاڑیاں ہیں۔
- (د) آئندہ دو سالوں کے دوران حکومت ان علاقہ جات میں مزید کتنے رقبہ پر جنگلات لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات،

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 14,468 ایکڑ ضلع حافظ آباد میں 11,624 ایکڑ، ضلع گجرات میں 15,499 ایکڑ اور ضلع منڈی بہاؤالدین میں 12,051 ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان جنگلات پر سال 2001 سے 2003-04 تک حاصل کردہ آمدنی اور اخٹے والے اثراہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان جنگلات میں از قلم کیکر، شیشم، سفیدہ، پاپولر، توت اور دلو کے درخت ہیں خود رو پودے اور جنگلی جھاڑیاں کسی رقبہ میں موجود نہ ہیں البتہ کہیں کہیں ان جنگلات میں مسکت کی خود رو افزائش ہے جو کہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے تلف کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں سال 2003-04 میں 1116 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی جارہی ہے اور 29 ایونیو کومینز قطاری شجرکاری مکمل کر لی گئی ہے سال 2004-05 میں تقریباً 100 ایکڑ رقبہ پر نئی شجرکاری کی جانے گی۔ ضلع گجرات و منڈی بہاؤالدین میں سال 2003-04 میں 1487 ایکڑ رقبہ پر نئی شجرکاری کی جارہی ہے اور سال 2004-05 کے دوران 1514 ایکڑ Re-Generation 130 ایکڑ رقبہ پر نئی شجرکاری اور 200 ایونیو کومینز پر قطاری شجرکاری کے اہداف ہیں۔

راولپنڈی و دیگر شہروں میں جنگلات کے رقبہ، پوداجات

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4364، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع راولپنڈی، جہلم، انگ اور چکوال میں کس کس جگہ کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں۔ رقبہ کی تفصیل جنگل دار فراہم کی جائے۔

(ب) ان جنگلات کی سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور اثراہات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت ہیں۔

(د) آئندہ سالوں کے دوران حکومت ان علاقہ جات میں مزید کتنے رقبہ پر جنگلات لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات،

(الف) اضلع راولپنڈی، راولپنڈی میں 148998 ایکڑ رقبہ پر سرکاری جنگلات ہیں۔ اس کے علاوہ سڑکات و ریلوے لائن پر بھی جنگلات ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

173034	یکڑز	Coniferous Forest	نوکیلے جنگلات
175201	یکڑز	Scrub Forest	II۔ جھاڑی دار جنگلات
1763	یکڑز	38	III۔ سیشن
1,48,998	میزان		
486	کلومیٹر	IV۔	سڑکات
110	کلومیٹر	V۔	ریلوے لائن

2۔ ضلع جہلم، جہلم میں جھاڑی دار Scrub Forest سرکاری جنگلات 95695 ایکڑ رقبہ پر ہیں۔

3۔ ضلع اٹک، اٹک میں جھاڑی دار Scrub Forest سرکاری جنگلات 165823 ایکڑ رقبہ پر ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1160896	یکڑز	محوطہ جنگل
14438	یکڑز	زرعی اصطلاحات
1489	یکڑز	38 سیشن
1165823	یکڑز	میزان
715	کلومیٹر	سڑکات و ریلوے لائن

4۔ ضلع چکوال: پکوال میں جھازی دار جنگلات 1,49,600 ایکڑ رقبہ پر ہیں جبکہ سزکات و ریلوے لائن 415 کلومیٹر ہے۔

(ب) سبز درختوں کی کٹائی پر حکومت کی طرف سے پابندی عائد ہے تاہم خشک کرے پڑے درختوں کی کٹائی، عموماً، پرمٹ اور کھاس کٹائی وغیرہ سے حاصل کی گئی آمدن و اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ضلع	سال	آمدن	خرچ
راولپنڈی	2001-04 (فروری 2004)	223131282	63027676
جہلم	2001-04 (فروری 2004)	9014975	988000
انک	2001-04 (فروری 2004)	13847356	6905863
پکوال	2001-04 (فروری 2004)	6788455	1130740

(ج) نو کیلے جنگلات Coniferous Forest میں چیر، کیل، دیودار، بیاز، پرتل، بن، افروت، کو، رین، ہمزونگی، پھلانی، سنتھا وغیرہ کے درخت پائے جاتے ہیں جبکہ جھازی دار جنگلات Scrub Forest میں پھلانی، کیل، سنتھا، ایلنٹس، شیشم، توت، روینہ، یوگیش، اٹھاس وغیرہ کے درخت پائے جاتے ہیں۔

(د) ضلع راولپنڈی، ضلع جہلم، ضلع انک اور ضلع پکوال میں غلی رقبہ جات پر دستیاب وسائل کے مطابق جنگلات لگانے جائیں گے محکمہ جنگلات نے جنگلات میں اضافہ کرنے کے لئے ورکنگ پلان تیار کر رکھا ہے۔ اس کے مطابق باقاعدہ غلی رقبہ جات پر پودے لگانے کے لئے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ محکمہ ہر سال موسم بہار اور برسات میں غلی رقبہ جات پر شہر کاری کا اہتمام کرتا ہے۔ کوآرڈینیٹیشن سرکل راولپنڈی سال 2003-04 میں 1830 ایکڑ رقبہ پر درخت لگانے کے علاوہ اڑی 78-8V-M سزکات پر درخت لگانے گئے۔

آمدہ 5 سالوں میں کوآرڈینیٹیشن سرکل راولپنڈی میں تقریباً 110,000 ایکڑ رقبہ پر مزید درخت لگانے کا ارادہ ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹروہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جناب کانرہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب تنویر اشرف کانرہ، جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ گجرات بار ایسوسی ایشن جس کی ہڑتال 25 ویں دن سے شروع ہے۔ وہاں عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ ہے اور وہاں کی عوام بے حد مجبور اور پریشان ہے۔

جناب سپیکر، کانرہ صاحب! آج لاء اینڈ آرڈر پر بات ہونی ہے۔ اس وقت آپ کھل کر بات کر لیں۔ جناب تنویر اشرف کانرہ، جناب ولاء راج صاحب نے فرمایا تھا کہ صدر پنجاب بار ایسوسی ایشن سے ان کی میٹنگ ہو گی اگر وہ میٹنگ ہونی ہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے؟ وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی راج صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راج صاحب کو floor دے دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ درست بات ہے کہ جس طرح معزز رکن نے فرمایا کہ وکلاء برادری نے وہاں پر ہڑتال کی تھی۔ اس کے بعد میرے خیال میں یہ معاملہ اس معزز ایوان میں بھی دو مرتبہ اٹھایا گیا اور میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ معاملہ حکومت کے نوٹس میں ہے اور ہم اس سلسلے میں کارروائی کر رہے ہیں۔ آپ کے توسط سے میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ حکومت کی طرف سے ہمارا وکلاء برادری سے رابطہ ہوا تھا۔ ہم کل تین بے گجرات بار ایسوسی ایشن کے حمید ارون، لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے حمید ارون اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں۔ کل سے ہمارا ان کے ساتھ مذاکرات کا عمل شروع ہو گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ اس مسئلے کو حل کر لیا جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر، جی، شکرہ۔ اب ہم Call Attention Notice لیتے ہیں۔ پہلا Call Attention Notice
نمبر 174 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، شاہ صاحب پر ہمیں۔

موضع ناوریاں (بڈکانہ) کے قریب نارووال سے راولپنڈی
جانے والی بس ڈکیتی میں لاکھوں روپے نقصان اور خواتین
کی بے حرمتی پر حکومتی اقدامات کی تفصیل

سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اخبارات کی خبر کے مطابق موضع ناوریاں کے قریب (بڈکانہ) میں پانچ
ڈاکوؤں نے نارووال سے راولپنڈی جانے والی بس کا نواز خانگ سے ہتھیاروں کے اسے
روک کر مسافروں سے چار لاکھ سے زائد نقدی، طلائی زیورات اور دیگر قیمتی سامان لوٹ لیا
اور اسکو ہراتے ہوئے بھاگ گئے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکوؤں نے تمام مردوں کی آنکھیں بند کر دیں اور خواتین کو
ہاتھ اوپر اٹھانے رکھنے کا کہہ کر سامان لوٹتے رہے۔

(ج) اگر متذکرہ جڑ ہانے کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت اس واقعہ کی انکوائری ہائی کورٹ
کے جج صاحب سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ اس واقعہ میں مسز خواتین کی بے
حرمتی کی گئی، کیا ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے نیز اس قسم کی بے امنی پھیلانے والے
واقعات کو روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں تفصیل بتائی جائے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرہ جناب سپیکر

(الف) اخباری خبر درست نہ ہے۔ اصل واقعات اس طرح ہیں کہ مورخہ 30-5-04 کو گل محمد ولد محمد صدیق قوم شیخ سکھ سیٹلاٹ ناؤن راولپنڈی مدعی مقدمہ نے بیان تحریر کروایا کہ میں راولپنڈی کا رہائشی ہوں اور بس نمبر R.I.R 7065 کبروڑ تھانہ شاہ غریب ضلع نارووال برساتہ پسرور ڈسک گوجرانوالہ راولپنڈی چلاتا ہوں۔ مورخہ 30-5-04 کو قریب 10.00 بجے موضع ناوریالوالا علاقہ تھانہ صدر پسرور بس سٹاپ پر بس کو کمزری کر کے سواروں کو بھلیا تو تقریباً ایک فرلانگ کے قریب ہٹی پر پہنچا تو چار مظمن مسلح اسلحہ آتشیں بس کے آگے کمزے ہو گئے جو اسلحہ کے زور پر بس کو کمزرا کر کے بس میں داخل ہو گئے اور ہتھی دی کہ اگر خود ہوا تو گولی مار دیں گے۔ دو مظمن میرے پاس کمزے ہو گئے ایک کنڈیکٹر کے پاس کمزرا ہو گیا اور ایک نے سواروں کی تماشی لینا شروع کر دی۔ مظمن نے ابھی چند سواروں کی تماشی لی تھی کہ پسرور کی طرف سے پولیس پنرونگ گاڑی آگئی اور ناوریاں والا کے لوگ بھی پولیس کے ہمراہ آگئے جنہوں نے دو تین ہوائی فائر کئے تو مظمن دوسری سواروں کی تماشی لے بغیر کھیتوں کی جانب بھاگ گئے۔ مظمن نے کنڈیکٹر سے چو سات ہزار روپے اور دیگر سواروں سے تقریباً 27/28 ہزار روپے پھینے۔ وقوعہ گن مین محمد ادیس سکھ تنوڈی کالو کی کے ایسا پر ہوا۔ مظمن کی عمریں تقریباً 24/25 سال کے قریب تھیں اور شلوار قمیض پہنے ہوئے تھے جس پر مقدمہ نمبر 172 مورخہ 30-5-04 بمبرم 392/109 ت۔ پ تھانہ صدر پسرور درج رجسٹر ہوا جو زیر تفتیش ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مظمن کی تعداد چار تھی اور نقصان چار لاکھ کانہیں بلکہ 33 ہزار روپے اور سامان ملانی کمزریوں کا ہوا۔

(ب) درست نہ ہے۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ مظمن نے ابھی چند سواروں کی تماشی لی تھی کہ پسرور کی طرف سے پولیس پنرونگ گاڑی آگئی جن کے ساتھ پرائیویٹ لوگ بھی آگئے جنہوں نے دو تین ہوائی فائر کئے اور مظمن کو لٹکا دیا۔ مظمن رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے روپوش ہو گئے۔ دوران واردات ڈاکوؤں نے نہ مردوں کی آنکھیں بند کرائیں نہ عورتوں کے ہاتھ اوپر اٹھوائے اور نہ ہی عورتوں کی بے حرمتی کی۔

(ج) جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا ہے کہ اخباری خبر درست نہ ہے اور خبر باہت بے حرمتی مرد و زن صرف سنسنی پھیلانے کے لئے لکائی گئی ہے۔ جہاں تک انکوائری بذریعہ نج پانی کورٹ کروانے کا تعلق ہے تو اس بارے میں بعد میں عرض کروں گا کہ یہ مناسب نہ ہے۔ مقدمہ ہذا کی تفتیش کے لئے عاص تفتیشی ٹیم تشکیل دی گئی ہے جس کی نگرانی ڈی ایس۔ پی پرسور مرزا لیاقت علی کر رہے ہیں۔ اب تک کی تفتیش کے مطابق تین مہان گرفتار ہو چکے ہیں اور ایک گن مین محمد ادریس جس کے متعلق ہم نے یہ کہا ہے کہ اس کے ایسا پر یہ واردات ہوئی ہے اس کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے لیکن اس واردات کا ایک مہم ایچی روپوش ہے اور اس کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سیکرٹری جہاں تک انکوائری کے نج سے اس مہمے کی انکوائری کروانے کا تعلق ہے تو چونکہ جو ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی تھی اس میں جن مہان کو نامزد کیا گیا تھا ان کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور صرف ایک مہم بچا گیا ہے جسے گرفتار کیا جانے کا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں پولیس پہلے ہی کارروائی کر رہی ہے اور اس کی تفتیش میں بھی ایک مثبت پیشرفت ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں اس میں مزید کسی جوڈیشل انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔ شکریہ

جناب سیکرٹری، جی، شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں معزز وزیر کا شکریہ گزارا ہوں کہ انھوں نے تفصیل سے اس کا جواب دیا ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ جن عواتین اور مردوں کے ساتھ زیادتی کی گئی یعنی ان کی آنکھیں بند کردوائی گئیں اور عواتین کی بے حرمتی کی گئی ان سب کے بیانات اخبار میں شائع ہونے تھے۔ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے جو جواب House میں ارشاد فرمایا ہے وہ سارے کا سارا پولیس version ہے لیکن جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی اس میں ان کا کوئی version نہیں ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نارووال مرید کے روڈ اور نارووال پرسور روڈ پر اکثر وارداتیں ہوتی ہیں۔ اخبارات میں اکثر یہ واقعات آتے ہیں اور ڈاکو وہاں پر وارداتیں کرتے رہتے ہیں۔ بد امنی کے لحاظ سے یہ روڈ پنجاب کے بدترین روڈز میں سے ایک ہے تو میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ اس روڈ پر خصوصی اہتمام کریں اور جن سواروں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ان کا

version بھی لیں، صرف پولیس version کی بنیاد پر یہ کہہ دینا کہ نہ مردوں کی آنکھیں بند کی گئیں اور نہ ہی عواتین کے ہاتھ کھڑے کروانے گئے، یہ بات درست نہ ہو گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ میں نے حقائق بتانے ہیں، یہ پولیس کی version نہیں ہے بلکہ جو ایف۔ آئی۔ آر مدعی فریق نے کھائی ہے یہ اس کا حق تھا جو معزز رکن اور معزز ایوان کی خدمت میں عرض کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کچھ لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور ابھی تک پولیس نے ان کے version نہیں لے تو جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے چونکہ مقدمے کی تفتیش ہو رہی ہے تو وہ شامل تفتیش ہوں اور پولیس کو اپنا بیان دیں اور اگر جرم بننا ہوا تو پولیس کو اس بات میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا کہ مقدمے میں مزید دفعات کا ایذا کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! معزز رکن نے یہ فرمایا کہ حکومت اس صورتحال کو بہتر جاننے کے لئے کیا کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس Call Attention Notice کے جواب میں جیسے میں نے عرض کیا کہ کوئی بڑی واردات ہونے سے صرف اس لئے رک گئی کہ پولیس کی ہنرونگ پارٹی وہاں پر پہنچ گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پولیس اس علاقے میں جو کس تھی۔ پولیس کی ہنرونگ موجود تھی اور پولیس کے آنے پر ڈاکو فرار ہو گئے۔ اس کے باوجود میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس قسم کے جرائم کی روک تھام کے لئے ہنرونگ کے نظام کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، جناب وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! شکریہ۔ بہت اہم مسئلہ ہے لیکن آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ معزز لاہ منسٹر صاحب ڈاکوؤں کو defend کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ڈاکوؤں نے ہرگز آنکھوں پر پٹیوں نہیں بندھوائیں اور عواتین کے ہاتھ کھڑے نہیں کرانے یہ تو ان کو defend کر رہے ہیں لہذا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔
(اس مرحلہ پر جناب ذہنی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! معزز رکن میرے بیان کو totally misconstrue کر رہے ہیں۔ میں یہاں ڈاکوؤں کو defend نہیں کر رہا۔ میں نے پہلے بھی وضاحت کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے جو جواب دیا ہے یہ اس ایف۔ آئی۔ آر پر based ہے جو مدعی فریق نے لکھوائی ہے۔ اگر مدعی فریق نے معزز رکن کو اس کے برعکس کوئی حقائق بتائے ہیں تو وہ جانشین ہم اس کی بھی انکوائری کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے تو ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے اور ان کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں لیکن مجھے معزز رکن کے ان remarks پر افسوس ہوا ہے کہ میں ڈاکوؤں کو defend کر رہا ہوں۔ میں تو پولیس کی کارکردگی اور ایف۔ آئی۔ آر کے حقائق کے حوالے سے بت کر رہا تھا۔
جناب ذہنی سپیکر، اگلا سوال 177 چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمن کا ہے۔

رانا مننام اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی فرمائیں!

رانا مننام اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ Call Attention Notice کا جواب وزیر موصوف راجہ بشارت صاحب جو کہ وزیر قانون اور وزیر لوکل گورنمنٹ ہیں یہ اس کا جواب نہیں دے سکتے یہ روز کی violation ہے۔ میں اپنے اس point کی favour میں متعلقہ رولز کا حوالہ دینا چاہوں گا۔ یہ رول 62 ہے۔

Procedure regarding calling attention:- (1) A member may, with the consent of the Speaker, call the attention of the Chief Minister to any matter involving the law and order situation in the Province, through a 'Call Attention Notice',

اب اس میں ایک ترمیم ہوتی ہے۔

In the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 in Rule 65 and Rule 67 for the words "Chief Minister", the word "Chief Minister or the Minister concerned" shall be substituted.

جناب سپیکر! میری پہلی گزارش تو یہ ہے کہ Call Attention Notice کو involve ہی اسی لئے کیا گیا تھا کہ صوبے میں جولا، اینڈ آرڈر کی صورت حال ہے اس کی طرف چیف ایگزیکٹو کی توجہ دلائی جانے۔ پھر ان کی مصروفیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کر دیا گیا کہ اگر وہ مصروف ہوں تو متعلقہ وزیر اس کا جواب دے سکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ exception ہے۔ چیف ایگزیکٹو کو پورے ڈیڑھ سال میں یہ موقع نہیں ملا کہ وہ کسی Call Attention Notice کا جواب دے سکیں۔ حالانکہ بے ربط اور فضول کاموں کے لئے ان کے پاس ٹائم ہے لیکن اس ایک اہم کام کے لئے انہیں یہ نصیب نہیں ہوا کہ اتنے عرصے میں وہ House میں آسکیں۔

دوسری میری یہ گزارش ہے کہ لفظ اس میں لکھا ہوا ہے Chief Minister or the Minister concerned میری یہ گزارش ہے کہ،

Raja Basharat sahib is not the concerned Minister. He is Minister of Law. He is Minister of Local Government but he is not the Minister of Home Department.

یہ Call Attention Notice امن عامہ سے متعلقہ ہوتا ہے، محکمہ ہوم سے متعلقہ ہوتا ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے یہ انچارج نہیں ہیں۔ اس وقت ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی چیف منسٹر کے پاس ہے۔ اس طرح سے یہ نہ تو concerned Minister میں اور نہ ہی یہ وزیر اعلیٰ میں تو یہ ان روز کے مطابق Call Attention Notice کا جواب نہیں دے سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب کا یہ

اسدلال کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ نہ صرف آج بلکہ اس سے پہلے بھی اس House کی یہ روایت رہی ہے کہ متعلقہ وزیر سے مراد یہ ہے کہ جس کو وزیر اعلیٰ صاحب designate کریں یا nominate کریں وہ منسٹر جواب دیتے رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی میں Call Attention Notice کا جواب دیتا رہا ہوں اور اب بھی پچھلے ڈیڑھ سال سے Call Attention Notice کا جواب دے رہا ہوں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ چیف منسٹر صاحب یا متعلقہ وزیر لکھا ہوا ہے تو Minister concerned سے مراد یہ ہے کہ منسٹر ہوم ڈیپارٹمنٹ۔ ان کی یہ بات درست ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے لیکن ہر اجلاس میں جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب ان محکموں کا جن محکموں کے وزیر نہیں ہیں یا جن کے پاس کوئی محکمہ نہیں ہے یا اپنی صوابدید پر کسی وزیر کو یہ اختیارات تفویض کریں کہ وہ ان کے behalf پر کام کرے گا تو وہ باقاعدہ notify کئے جاتے ہیں اور اس کے مطابق منسٹر کام کرتے ہیں لہذا جب ہر اجلاس کی ابتداء ہوتی ہے تو اس کے لئے ہم باقاعدہ ایک نوٹیفیکیشن جاری کرتے ہیں جس نوٹیفیکیشن میں وزراء کو باقاعدہ محکمے allocate کئے جاتے ہیں اور اس طرح ہر اجلاس سے پہلے for the functioning of this House اور اس House کی کارروائی کو چلانے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے میرا نوٹیفیکیشن ہوتا ہے۔ اسی طرح محکمہ اطلاعات کا بھی کوئی وزیر نہیں ہے، ان کا بھی نوٹیفیکیشن ہوتا ہے۔ ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی بطور محکمہ کسی وزیر کے پاس نہیں ہے۔ اس کا بھی نوٹیفیکیشن ہوتا ہے۔ پی اینڈ ڈی as such department بھی کسی وزیر کے پاس نہیں ہے، اس کا بھی نوٹیفیکیشن ہوتا ہے تو چیف منسٹر صاحب کی طرف سے یہ اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں اور ان اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے اجلاس کے دوران اجلاس کے معاملات کو چلانے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے behalf پر میں جواب دیتا ہوں۔ شکریہ

رانا منامہ اللہ خان، جناب سیکرٹری اگر روز میں specifically provided نہ ہو تو پھر ان کی بات درست ہے لیکن اس Call Attention Notice کا علیحدہ chapter ہے، علیحدہ روز ہیں اور یہ

concerned Minister. He is not the concerned Minister. کہ specifically provided

MR DEPUTY SPEAKER : But he is acting on behalf of the concerned

Minister.

رانا مناء اللہ خان، نہیں۔ جناب! یہاں پر تو یہ بات ہی نہیں ہے۔ یہ تو specifically provided ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، نہیں Sir, for all practical purposes اجلاس کے دوران

I am also the Home Minister.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ جو بات کر رہے ہیں کہ اجلاس کے دوران جو

Question Hour ہے اس کے لئے ان کی بات درست ہے لیکن یہ Call Attention Notice کا Chapter ہی علیحدہ ہے۔ اس میں تو specifically provided ہے۔ اس میں وزیر اعلیٰ یا ہوم منسٹر لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا جواب کوئی اور منسٹر نہیں دے سکتا۔ یہ specifically provided ہے۔

اگر یہ specifically provided نہ ہو تو ہم general rule apply ہو گا۔ یہاں پر چونکہ

specifically provided ہے تو general rule یہاں پر apply نہیں ہوتا ورنہ متفقہ جو general rule ہے اس کو یہ نکالیں اور پڑھ کر دیکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! general rule کی میں بات نہیں کر رہا۔ میں تو کہہ رہا

ہوں کہ for all practical purposes جس دن اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا اس دن سے یہ

نوٹیفکیشن stand کرتا ہے Unless it is withdrawn. It is for all practical purposes.

MR DEPUTY SPEAKER: It has become a convention and convention can be quoted as a law.

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! جہاں پر rule خاموش ہوں اس وقت conventions ہوتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اس بات کو بھی دیکھیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: We follow the British Parliament and the Constitution is also based on convention. This is also a convention. So, I allow the Law Minister to continue. I have given my ruling on the issue.

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر، میری یہ بات on record آئی چاہیے کہ جب سے اسمبلی شروع ہوئی ہے تقریباً یہ سولہ سترہ ماہ ہو گئے ہیں آج تک کسی Call Attention Notice کا جواب نہ چیف منسٹر نے دیا ہے اور نہ متعلقہ وزیر نے دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پروانہ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس میں یہ بھی شامل کر لیں کہ گزشتہ اسمبلی بتنا حرمہ قائم رہی ہے اس دوران بھی وزیر اعلیٰ نے جواب نہیں دیا بلکہ وزیر قانون ہی جواب دیتا رہا ہے یہ بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان دونوں points کو شامل کر لیا جائے۔ رانا منہا اللہ کے points کو بھی شامل کیا جائے، وزیر قانون کے point کو بھی شامل کیا جائے اور میری رولنگ بھی دی جائے کہ،

It has become a convention and I allow the Law Minister on behalf of the notification to continue like that.

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ میری بات کے ساتھ یہ add کر دیا جائے کہ اس سے پہلے وزیر اعلیٰ نے بھی جواب نہیں دیا تھا تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سازش راجہ بشارت صاحب کی ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا توجہ دلاؤ نولس 177 ہے۔ چودھری زاہد پرویز صاحب، لالہ شکیل الرحمن!

لاہور، سنڈر داس روڈ پر مجاہد فورس کی بے گناہ افراد

پر فائرنگ پر حکومتی کارروائی

177، چودھری زاہد پرویز، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3-جون 2004 کی ایک موثر اخبار کی خبر کے مطابق سندر داس روڈ لاہور پر مجاہد پولیس کی ایک ٹیم نے دو نوجوان روک کر ان کی تلاش لی جب تک مکانہ ہوا تو انہوں نے آصف نامی نوجوان کی ٹانگ میں لوگوں کے سامنے گولی مار دی اور اس پر الزام لگایا کہ اس کے پاس سے موزر برآمد ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب لوگوں کے سامنے ان نوجوانوں کی تلاش لی جاری تھی تو اس کے پاس سے موزر برآمد نہیں ہوا تھا بلکہ یہ موزر پولیس نے اپنے پاس سے نوجوان پر ڈال دیا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ زخمی سڑک پر آدھ گھنٹہ تک درد سے بیچ و پکار کرتا رہا مگر پولیس نے زخمی کو ہسپتال داخل نہ کروایا۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک گھنٹہ کے بعد ایک عداوتس آدمی نے موبائل فون پر اس زخمی کی بات ان کے گھر کروائی تو اس کے گھر سے اس کے بھائی نے آکر اس کو پولیس کی گاڑی میں ڈال کر ہسپتال داخل کروایا۔

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس والے روزانہ ایسے بے گناہ افراد کو پکڑ کر خود سائے جمونے مقدمات بنا رہے ہیں مگر ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

(و) اگر اس واقعہ کی ایف۔آئی۔آر ان پولیس ملازمین کے خلاف درج ہوئی ہے تو اس کی نقل فراہم کی جانے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں نیز کیا مذکورہ پولیس ملازمین گرفتار کرتے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'لاہ' منسٹرا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر

(الف) مورخہ 04-06-02 بوقت قریب 10:30 بجے رات کانٹینیل سٹاوت علی نمبر C/4151، مسلح رائفل اس۔ایم۔جی اور کانٹینیل محمد مرکان 9134 مسلح سرکاری ریوایور اور متعین تھانہ ریس کورس سرکاری موٹر سائیکل پر سندر داس روڈ پر گشت کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک موٹر سائیکل جس پر دو لڑکے سوار تھے مشکوک سمجھ کر روکا اور ان کی تلاش لی۔ اسی دوران

پولیس ملازمین اور لڑکوں کی آپس میں تلخ کلامی اور ہاتھ پائی ہو گئی۔ کانسٹیبل سخاوت علی نے اپنی سرکاری رائفل سے اس لڑکے پر فائر کر دیا جو اس کی ٹانگوں پر لگا۔ معروب کا نام آصف ظہیل ہے پولیس ملازمین مجاہد سکوڈ کے نہ تھے بلکہ تھلہ ریس کورٹ میں تعینات تھے۔

(ب) پولیس ملازمین نے موٹر سائیکل سواروں پر یہ الزام لگایا تھا کہ ان سے پستول برآمد ہوا ہے۔ معروب زیر تفتیش ہے آصف ظہیل وغیرہ کے بیان کے مطابق پستول اس کے قبضہ سے برآمد نہیں ہوا تھا جبکہ پولیس ملازمین کا موقف ہے کہ پستول ان کے پاس تھا اگر دوران تفتیش یہ بات ثابت ہو گئی کہ پولیس ملازمین نے آصف ظہیل وغیرہ پر پستول کی جعلی برآمدگی ڈالنے کی کوشش کی ہے تو ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) جب موٹر سائیکل سوار زخمی ہوا تو پولیس ملازمین نے معروب کو رکشے میں ڈال کر ہسپتال لے جانا چاہا اس دوران تقریباً رات 10:25 کا وقت تھا۔ سندھ داس روڈ پر رکشہ بھی دستیاب نہ ہو سکا تھا۔ تقریباً 5 منٹ بعد جب پولیس ملازمین نے رکشہ روکا تو آصف ظہیل نے رکشہ میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اس نے اپنے بھائی عاود ظہیل کو کال کی، وہ آکر اسے ہسپتال لے جانے کا اتنی دیر میں پولیس ملازمین نے اپنی سرکاری گاڑی کو کال کر دی تھی وہ بھی موقع پر پہنچ گئی جس میں زخمی کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ آصف ظہیل نے زخمی ہونے کے چند لمحوں بعد کسی سے موبائل فون لے کر اپنے بھائی عاود ظہیل کو کال کر دی اور پولیس ملازمین نے سرکاری گاڑی کو کنٹرول پر کال کر کے بلوایا۔ 8/10 منٹ بعد جب پولیس کی گاڑی موقع پر آئی تو زخمی آصف ظہیل کا بھائی عاود ظہیل بھی موقع پر آ گیا۔ پٹرونگ آفیسر نے زخمی اور اس کے بھائی کو اپنی سرکاری گاڑی میں بٹھایا اور سروسز ہسپتال لے گیا۔

(د) درست نہ ہے۔

(د) واقع ہذا کی بابت ہر دو پولیس ملازمین کے خلاف مقدمہ نمبر 243 مورخہ 03/06/2004 مجرم 324 ت۔ پ اور 155-C پولیس آرڈر 2002 تھلز ریس کورس درج رجسٹر کیا گیا ہے۔ تفتیش بذریعہ investigation cell ریس کورس عمل میں لائی جا رہی ہے۔ نقل ایف۔ آئی۔ آرف ہے جو میں ایوان کی میز پر رکھ دوں گا۔ کانسٹیبل سخاوت علی نمبر 415 حسب ملاحظہ گرفتار کیا گیا ہے۔ کانسٹیبل محمد عرفان نمبر 9134 محروم ہو کر زیر علاج ہے جس کی گرفتاری التوا میں رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ دو پولیس کانسٹیبل تھے ان کے خلاف اس لڑکے کو زخمی کرنے کے جرم میں پرحہ درج ہو چکا ہے اور دونوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انہوں نے اس لڑکے پر جلی برآمدگی ڈال کر ہسپتال اس کے ذمے ڈالا تھا تو یہ بات درست ثابت ہوئی ہے کہ پولیس واسے زیادتی کرتے ہوئے اس پر برآمدگی ڈال رہے تھے۔ اس مقدمے کی ایف۔ آئی۔ آر میں اس جرم کا بھی ایزاد کر دیا گیا ہے اور عرفان کانسٹیبل پر بغیر لائسنس ہسپتال رکھنے کی برآمدگی ڈالی گئی ہے۔ لہذا اب عرفان پر ناجائز اسلئے کا پرحہ ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ سخاوت اور عرفان پر لڑکے کو زخمی کرنے کا بھی پرحہ ہو چکا ہے۔ دونوں کانسٹیبلان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایک ہسپتال میں ہے اور دوسرا جسمانی رہائش پر ہے جس کی کل پیشی ہے۔ جیسے ہی اس کی تفتیش مکمل ہو جانے کی تو ان کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: At the same time such official shall also be sacked and dismissed from service.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! راج صاحب نے بڑی وضاحت فرمائی ہے کہ prove ہو گیا ہے کہ وہ پولیس ملازمین اس میں involv'd ہیں۔ جیسے آپ کی observation بڑی correct ہے کہ

They must be sacked and dismissed from service.

اب چور کی تفتیش چور کرے گا اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ مقامی پولیس جب تفتیش کرتی ہے تو ایک ایک تفتیش میں بے گناہ ہو جاتا ہے اور دوسرا دوسری تفتیش میں بے گناہ ہو جاتا ہے۔ میری

ان سے گزارش ہوگی کہ یہ اس کیس کی خود مانیٹرنگ کریں کیونکہ جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس وقت ہوم ڈیپارٹمنٹ کا چارج ان کے پاس ہے اور within a specific time اس کا چالان مکمل کر کے سپیشل کورٹ میں بھیجا جانے تاکہ We can set an example اور ہم اس قسم کے پولیس ملازمین کو کوئی punishment دے سکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں معزز رکن سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف چالان بہت جلد عدالت میں پیش کر دیا جانے کا اور آپ کی جو observation تھی کہ ان کو sack کیا جانے تو اس سلسلے میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف departmental کارروائی بھی کی جانے گی۔ شکریہ

لادہ کھیل الرٹمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری آصف پر جو کیس plant کیا گیا ہے اس کی جلد از جلد تفتیش کروا کے خارج کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں نے کہا تھا کہ اسی ایف۔آئی۔ آر میں اس دفعہ کا ایذا کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد نواز ملک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی نواز صاحب!

جناب محمد نواز ملک، جناب سیکرٹری میں آپ کی اور اس پر سے ایوان کی توجہ چاہوں گا کہ پرسوں اخبار میں تھا کہ فیصل آباد پولیس کی خصوصی ٹیم کا ایکسٹرا اینڈ۔ لکسیشن موٹر براؤنج پر چھاپ۔ گاڑیوں کی بوکس رجسٹریشن کا ریکارڈ قبضے میں لے کر موٹر براؤنج کے ای۔ٹی۔ او۔ انسپکٹر اور دو کلروں کو تحویل میں لے لیا گیا تو اس سے اگلے دن کی خبر ہے کہ ایکسٹرا اینڈ۔ لکسیشن آفس سے گرفتار افراد کے اہم انکشافات۔

جناب ذہنی سیکرٹری، آپ تشریف رکھیں۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب محمد نواز ملک، جناب سیکرٹری یہ بڑا relevant سا question ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، This is not point of order. اب Privilege Motions شروع کی جاتی ہیں۔ چودھری محمد اشرف کبہہ!

پوانٹ آف آرڈر

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر رکن اسمبلی کی غیر قانونی

گرفتاری پر وضاحت

رانا مناء اللہ خان، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے Privilege Motions کے لئے آغاز کیا ہے تو میں جناب کے نوٹس میں ایک question of privilege لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے انتہائی معزز رکن ڈاکٹر نذیر ڈوگر جو بوریاہ سے اس House کے رکن ہیں انہیں آج سے کوئی تقریباً بیس دن پہلے کوئی دو سال پرانے کیس میں گرفتار کیا گیا۔ اس کیس میں انہیں گرفتار کر کے عدالت کے سامنے پیش کیا گیا لیکن عدالت نے ان کا جو ڈیٹیل ریمانڈ دینے سے یہ حکم کرنا انکار کر دیا کہ ان کے خلاف کوئی evidence نہیں ہے اور ایک دو سال پرانے کیس میں آپ کے پاس اب کون سی evidence آگئی ہے کہ آپ ایک معزز رکن اسمبلی کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں تو عدالت نے حکم دیا کہ انہیں رہا کر دیا جائے۔ عدالت کے حکم پر انہیں رہا کر دیا گیا لیکن اسی حتم دوبارہ یہاں سے ان کے detention orders تین ماہ کے لئے جاری کر دیئے گئے اور انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد یہ معاملہ سپیکر صاحب کے ساتھ take up ہوا۔ لہٰذا مشر صاحب نے بھی اس معاملے میں اپنا کردار ادا کیا اور تقریباً کوئی چار پانچ دن کی گفتگو کے بعد تین دن قبل ان کے detention orders withdraw ہو گئے۔ جس دن detention orders withdraw ہوئے اس سے اگلے روز کوئی ڈیڑھ سال پرانے کیس میں انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے تو یہ انتظام اور اس طرح کے ہتھکنڈے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف اس رکن کی breach of privilege ہے بلکہ اس پورے House کی breach of

privilege ہے کہ ایک آدمی کو ایک غلط کیس میں پکڑا گیا۔ عدالت نے اسے رہا کروادیا۔ پھر اس کے detention orders جاری کئے گئے، detention orders ختم ہو گئے پھر دوبارہ اسے ایک دو سال پرانے کیس میں کچھ تحریر کر کے انہیں گرفتار کر دیا گیا اور یہ بات بھی on record ہے کہ وہاڑی کے پہلے ڈی۔ پی۔ او کو صرف اس بنیاد پر تبدیل کر دیا گیا کہ آپ نے ان کے خلاف کوئی موثر قسم کی prosecution کیوں نہیں تیار کی اور ایک اتھارٹی بدنام آدمی کو جس کا ایچاماضی کرائم سے بھرپور ہے اسے وہاں پر ڈی۔ پی۔ او نکایا گیا تو میں اس معاملے پر آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ ایوزیشن کے ممبر کو اس طرح سے انتظامی کارروائی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ آپ نہ صرف اس کے اوپر ایک رولنگ دیں بلکہ انہیں اس House میں لانے کے لئے پروڈکشن آرڈرز جاری کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل اتھارٹی قابل ذمت ہے جس کے تحت انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر، جیسے رانا حماد اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ This is height of political victimization اور سب سے اہم بات ہے کہ رانا صاحب نے یہ کہا کہ They are supposed to inform the Assembly Secretariat about the arrest of that Honourable Member اور یہ سیکرٹری صاحب بھی پٹھے ہیں کسی کو یہ اطلاع نہیں ہے کہ ڈاکٹر نذیر احمد معصوم گرفتار ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟ This is again violation of Member's Privilege Act. وزیر صاحب ذرا اس پر بھی وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں دونوں معزز اراکین نے جو point اٹھایا ہے۔ اس پر میں میرٹ پر بات نہیں کرنا چاہوں گا کیونکہ اس کی میرے پاس information نہیں ہے۔ جناب سپیکر! آج اجلاس شروع ہونے سے پہلے جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس جناب سپیکر کے چیمبر میں ہو رہا تھا تو وہاں پر رانا حماد اللہ صاحب نے اور رانا آفتاب صاحب نے بھی یہ مسئلہ point out کیا تھا۔ یہ محض اتفاق ہے کہ کل چونکہ اتوار تھی اور میں لاہور میں موجود نہیں تھا اس لئے اس سلسلے میں میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں تھی۔ میں نے جناب سپیکر اور معزز اراکین

کو بھی یہ گزارش کی تھی کہ اس سلسلے میں مجھے تعویذی سی معلومات حاصل کر لینے دیں، انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی میرے پاس معلومات آجاتی ہیں تو اس میں استحقاق مجرد ہونے کی بھی بات کر لیں گے اور اس کیس کے facts پر بھی بات کر لیں گے لیکن میں نے تعویذی سی ہمت چاہی تھی کہ رپورٹ آجانے دیں۔ ہمارے مستحق اہلکار ایڈیشنل آئی۔ جی صاحب جن کی پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے میرے ساتھ ڈیوٹی لگائی جاتی ہے، انہیں میں نے نوٹ کروا دیا ہے۔ جیسے ہی جواب آنے کا میں دونوں معزز اراکین کو بھی جانوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ سپیکر صاحب کو بھی جانوں گا۔ استحقاق کا مجرد ہونا تو ریکارڈ کی بات ہے اگر inform نہیں کیا گیا تو بلاشبہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجرد ہوا ہے اس لئے آپ اگر اس کو تموزا سا pending فرمائیں اور میرے پاس کچھ facts آجائیں تو پھر میں آپ کی خدمت میں عرض کر سکوں گا۔

رانا انشاء اللہ خان، جناب سپیکر! لاہ منسٹر صاحب نے درست فرمایا ہے کہ جب بزنس ایڈوائزی کمیٹی کی میٹنگ ہوتی تھی تو اس میں ہم نے یہ point اٹھایا تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت تک لاہ منسٹر صاحب کو بھی اس بارے میں علم نہیں تھا، جناب سپیکر کو بھی علم نہیں تھا اور سیکرٹری اسمبلی کو بھی علم نہیں تھا تو یہ اس House کا height of breach ہے۔ اس question کو آپ regularize کرتے ہوئے اس کو entertain کریں اور اس کے بعد جملہ تک ان کے جواب کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً پونے تین بجے ہم نے یہ بات discuss کی تھی اب کافی ٹائم ہو گیا ہے۔ اگر انہیں آج information آجاتی ہے تو یہ مسئلہ take up ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں اس کو کل تک pending کیا جانے تاکہ information آ جائے لیکن in the meantime آپ کی motion کو regularize کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ motion نہیں ہے۔ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے اور میں نے عود اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں on merit contest نہیں کر رہا اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں کل راولپنڈی میں تھا، میرے پاس انفارمیشن نہیں ہے اور میں ہمت اس لئے چاہتا ہوں کہ میرے پاس information آجائے دیکھتے۔ لہذا یہ

motion نہیں ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اور اس پر میری آپ سے استدعا ہے کہ میں committed ہوں کہ جناب سپیکر کے چیئرمین اور منرز اراکین کو بھی میں نے ساری information دینی ہیں۔ اس میں اگر کہیں کسی کا کوئی استحقاق مجروح ہوتا ہے تو آپ کا اختیار ہے کہ جو مناسب سمجھیں کارروائی کریں۔ اگر کوئی اور بات ہے تو وہ بھی میں آپ کے نوٹس میں لے آؤں گا اور جو آپ کا حکم ہو گا اس کی تعمیل ہوگی۔ شکریہ

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کی ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے۔ میں نے question of privilege آپ کی اجازت سے raise کیا ہے۔ اس کے بعد میں نے آپ سے request کی ہے کہ اس question of privilege کو آپ regularize کریں اور کل کے لئے pending کریں۔ آپ نے اس کو regularize کیا ہے اور Chair قواعد کو relax کر کے ایسا کر سکتی ہے اسے as motion treat کر سکتی ہے جو کہ آپ نے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاہ منسٹر صاحب کا اعتراض بے معنی ہے۔ اگر رپورٹ آج ان کو ملتی ہے تو آج اس کا جواب دے دیں ورنہ آپ نے کل کے لئے pending کیا ہے تو کل وضاحت کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاہ منسٹر صاحب نے اس کو پوائنٹ آف آرڈر سمجھا تھا لیکن آپ نے واقعی privilege کی بات کی تھی۔ اس کو کل تک pending کرتے ہیں اور لاہ منسٹر صاحب اس کے بارے میں وضاحت کریں گے۔

محکمہ ایکسٹرنل اینڈ نیکیسیشن میں بھرتیوں میں بے ضابطگی کے متعلق

وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کے متضاد بیانات

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے اجازت دی۔ میں گزارش یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہمارا ضمیر طامت کر رہا ہے اور مجھ نہیں آ رہی کہ اس کارروائی کو کیسے رکوائیں اور

بات کیسے کریں؛ قواعد انضباط کار تو ابازت نہیں دے رہے لیکن میرا ان کن مسئلہ یہ ہے کہ 5۔ جون کو اخبار میں پارلیمانی سیکرٹری ایکسٹرا اینڈ ایکسٹرا نے ایک statement دی ہے اور وہ پورے تین کالم کی خبر ہے۔ انھوں نے statement یہ دی ہے کہ جو ایساٹز اینڈ ایکسٹرا کی بھرتیاں ہوتی ہیں ان میں بے جا بھرتیاں ہوتی تھیں۔ ان بھرتیوں کے بعد ان کو روک دیا گیا ہے اور راولپنڈی ڈویژن کی میٹنگ کے اندر جہاں پر ایم۔ پی۔ ایز موجود تھے اور پورا محکمہ موجود تھا اس میٹنگ کے اندر چیف منسٹر صاحب نے ان بھرتیوں کو روکا۔ اب ہمارا سوال یہ ہے کہ Whether a Parliamentary Secretary of the department, for such an issue... جو پھلے ہی floor کے اوپر موجود ہو، جس پر کسی معزز ممبر نے پھلے اعتراض کیا ہو اور on the floor of the House under discussion ہو، کیا Parliamentary Secretary for that same department جو in contradiction to the supposed Minister جو department in question on the floor of the House on record موجود ہیں 'We have the evidence ہم اس جیز پر آج اس نمبرے کا شمار ہیں کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری منسٹر کے اس بیان کے جو انھوں نے on the floor of the House دیا ہے negate کر رہے ہیں۔ Whether the Parliamentary Secretary had any right to say about that اور اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ public statement دے دی ہے تو he should come and answer it تو وہ آ کر بتائیں کہ انھوں نے یہ کیسے کیا

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا صاحب!

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Thank you, Mr Speaker. The Honourable Member, Malik Ahmad Khan who is himself is a Parliamentary Secretary has very rightly pointed out an irregularity .

اور ایک پارلیمانی سیکرٹری کا جو بیان اخبار میں آیا ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ recruitment بے جا بھرتیاں ہوتی ہیں۔ پھلے ہی یہاں ایک معزز ممبر نجف عباس سیال صاحب نے بات کی تھی تو کافی سچی ہو گئی تھی۔ اس وقت میں نے کہا تھا کہ We should not have any

unpleasant scenes around here - اب یہ معاملہ بڑا بڑھ گیا ہے۔

I would request you that you form a Committee of 5 members of the House. They should probe into the matter that where have the irregularities been committed and who are the persons responsible, so we can fix the responsibility and take some action.

اس پر آپ دیکھیں کیونکہ یہ روز کا مسئلہ بن گیا ہے کہ irregularities...financial discipline

نہیں ہے ' appropriation ' ہے ' misclassification ' ہے ' embezzlement ' ہے

unlawful چیزیں کی ہوتی ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہوگی کیونکہ آج ایک معزز ممبر نے بات کی ہے کہ وہاں پر کیا ہوا خود میری گاڑی FDF/1 کا نمبر چوری ہو گیا تھا and I did get a reply

and they asked me کہ آپ اس کی فونو سنٹ لے لیں۔

جناب سپیکر! بہت بڑی کوشش ہو رہی ہے۔ رانا عطاء اللہ very rightly pointed out

کہ آپ دیکھیں کیا شراب کے پرمٹ نہیں بن رہے ہیں، کیا شراب سرعام بک نہیں رہی؟ یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ اس پر آپ House کی ایک کمیٹی جائیں اور اس میں آپ اپوزیشن کو بھی ساتھ لیں اور

Let us decide once for all that who are the persons responsible for all these

illegal acts and deeds تاکہ ہم صحیح جتاسکیں۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرے عزیز ملک احمد خان صاحب نے

ایک point اٹھایا اس پر پہلے میرے بھائی نجف سیال نے ایک point اٹھایا تھا۔

(اذان عصر)

جناب والا! پہلی بات یہ ہے کہ میں یہ بات یقین سے کہتا ہوں کہ جتنی بھی recruitment ہو رہی ہے وہ میرٹ پر ہو رہی ہے۔ اگر کسی متعلقہ افسر نے، کیونکہ انہوں نے پورے صوبے کی بات

نہیں کی انہوں نے کہا ہے کہ وہاں recruitment میں متعلقہ افسر نے کوئی غلط بات کی ہے۔ جب بھی کوئی point out کرتا ہے تو گورنمنٹ اس کی انکوائری کرواتی ہے اور جو بھی اس میں involve ہوتا ہے اس کو سزا دی جاتی ہے۔ میرے بھائی رانا آکتاب صاحب نے کہا کہ financial embezzlement کی بھی کوئی بات ہے۔ میں اس بات کو جو انہوں نے فرمائی ہے میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ اس گورنمنٹ کو سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اس طرح کوئی الزام لگا دینا کوئی اور بات ہے لیکن اس طرح financial embezzlement کی کوئی بات point out کر کے نہیں کہہ سکتا کہ خلاص جگہ پر اس طرح کی کوئی بات ہوتی ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ ایک تو کپشن کے خلاف ہے اور دوسرا جو میرٹ ہے اس کو انہوں نے سب سے زیادہ اہمیت دی ہوئی ہے۔ عام آدمی تک میرٹ پر recruitment اس وقت تک ہی پہنچ سکتی ہے جب تک وہ میرٹ پر ہوں۔ اسی پندرہ لاکھ پولیس میں بھرتی ہوئی ہے ہم اس بات کو چیلنج کرتے ہیں کہ کہیں بھی کوئی ہمارا دوست یہ کہہ دے کہ وہاں میرٹ پر ملدر آمد نہیں ہوا۔ اگر کسی جگہ کوئی متعلقہ آفیسر کوئی اس طرح کی violation کرتا ہے تو ہمیشہ وہ ہم point out کرتے ہیں اور یہ House اس کو point out کرتا ہے اور اس کے لئے انکوائری مقرر ہوتی ہے اور اس پر ایکشن ہوتا ہے۔ جس طرح ملک صاحب نے کہا ہے ضرور اس پر انکوائری بھی ہو سکتی ہے اور اس کے بارے میں اگر پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا ہے، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک میرٹ کی بات ہے کہ اگر ایک بات ان کے نوٹس میں آئی کہ ملاں ڈسٹرکٹ میں کوئی میرٹ سے ہٹ کر recruitment ہوتی ہے تو اس نے اس کو چھپانے کی بات نہیں کی، اس نے پبلک کے لئے کہا کہ یہ ہماری رپورٹ ہے کہ انہوں نے وہاں کھپلا کیا ہے۔ ہم اس کو چھپانے کی بات نہیں کرتے بلکہ ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں اور اس کی انکوائری کرائیں گے اور اس کے مطابق اس کو سزا دیں گے۔ میری یہ گزارش تھی کہ ہم اس بات پر چھپتے نہیں ہیں کہ اگر کوئی افسر میرٹ پر کام نہیں کرتا تو ہم اس کو protect نہیں کرتے، ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے اور کبھی بھی ہم اس افسر کا دفاع نہیں کریں گے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سٹیبلر اچھے اجازت دیں گے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، گزارش یہ ہے کہ یہ بات اور طرف جان پڑی ہے۔ ہم نے تو بڑی پارلیمنٹری language میں بات کی ہے۔ کسی کی تعویک کرنا یا کن کو اس معاملے میں

embarrass کرنا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ We do consider ourselves the part of the Government. یہاں ان پارلیمانی روایات کو پامال کیا جا رہا ہے اور اس بات کا جھگڑا ہے ابھی سید

اکبر خان صاحب

is part of the Government as I consider that Mr Ijaz Schole, Parliamentary Secretary for Excise & Taxation is also the part of the Government but we should not make mockery of it.

جھگڑا کس بات پر ہے کہ House کے floor پر یہ discussion چل رہی ہے کہ بھرتیاں نابھاز کی گئیں یا نہیں؟ منسٹر صاحب نے categorically statement دی اور ہم نے اس کا ریکارڈ لیا جس پر انہوں نے یہ deny کیا کہ بھرتیاں غلط نہیں کی گئیں 'meritorious کی گئیں۔

Now the same department's Parliamentary Secretary makes the public statement in front of the Press when he states

کہ بھرتیاں غلط ہوتی ہیں اور ایک ڈویژن کے اندر بھرتیاں روک دی گئی ہیں۔ یہ پہلی contradiction ہے کہ جو ہم اپنی گورنمنٹ کو اس House کے floor پر منسٹر اور پارلیمنٹری سیکرٹری کی working relationship سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری دوسری جو میں گزارش کروں کہ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے تو اس پر ہم آپ کی رولنگ چاہیں گے کہ کس چیز پر پارلیمنٹری سیکرٹری کی ورکنگ جو کتب کے اندر defined ہے وہ کیا ہے؟ اس کے اوپر سیکرٹری شہاب الدین صاحب کی رولنگ موجود ہے، اس کے اندر نیشنل اسمبلی کی رولنگ موجود ہے اور اس کے اندر جو دھری انور بھنڈر صاحب کی رولنگ موجود ہے جو کہ اگر House چاہے تو ہم House میں وہ ریکارڈ لا کر دے سکتے ہیں کہ جس میں پارلیمنٹری سیکرٹری کو House part of the Government کہا گیا ہے۔

and on policy matters if he negates something this is considered to be the statement of the Government.

اب ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا وزیر صاحب کی statement گورنمنٹ کا حصہ ہے یا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی statement گورنمنٹ کا حصہ ہے؟

جناب سیکرٹری تیسری بات ابھی سید اکبر خان صاحب نے میرٹ کی کسی کہ وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہم اپنے لو جان کے ساتھ مخلص ہیں۔ اگر ہم مخلص نہ ہوتے تو یہ ہمارا کردار نہیں کہ ہم کسی کے پیچھے بھریں۔ ہمیں اس چیف منسٹر کی ہر وہ بات جو ابھی پارلیمانی جمہوری بات ہو گی ہم اس کی تائید کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی جرأت دی ہے کہ اگر ہم کہیں محسوس کریں گے کہ ہمارا ایڈر کہیں غلط بات کرنے لگا ہے تو باہد اہم اس کے اوپر کہہ دیں گے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میرٹ کی بات کرتے ہیں تو اس منجانب کے وزیر اعلیٰ نے تو ایک vision کے ساتھ ایسا پروگرام دے دیا کہ دس ہزار آدمی کو بھرتی کر دو۔ ایسے آدمی کو meritoriously بھرتی کر دو جن کا حق ہے۔ آج تو ہم اس جھگڑے میں ہیں کہ

Whether the member of the Parliament has any right to say something good about his recommendations.

کیا اس کی recommendations میرٹ کا حصہ نہیں ہیں؟ کیا وہ elected representatives اٹھائے لاکھ لوگوں کے ووٹ لے کر elect ہو کر نہیں آتا؟ ذرا میرٹ کو تو define کریں۔ سید اکبر خان صاحب ہمارے سینئر بھائی ہیں۔ ہمیں حیرانگی اس بات پر ہے کہ جہاں پر امتحان سب انسپکٹر لیتا ہے وہاں یہ کہتے ہیں کہ میرٹ کی بات ہے۔ وزیر اعلیٰ کے پورے پروگرام derail کر دیتے ہیں۔ وہاں کہتے ہیں کہ میرٹ کی بات ہے۔ منسٹر کچھ کہتا ہے پارلیمنٹری سیکرٹری کچھ کہتا ہے۔ ہم تو عجیب و غریب اچھے کا شکار ہو گئے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ ان چیزوں کو statement کے ذریعے clear کریں اور یہاں آپ رونگٹہ دیں کہ

Whether the Minister's statement could be violated by the

Parliamentary Secretary. کیا یہ right parliamentary practice ہے؟ ہم تو یہ پوچھ رہے ہیں!

MR DEPUTY SPEAKER: It pertains to the Government side. Let the

Government answer that.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری سب سے پہلی تو میری استدعا یہ ہے کہ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے کہ جس کو اس معزز ایوان میں اٹھایا جائے۔ پھر میں اتہائی قابل احترام بھائی کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس House کی بھی کوئی پارلیمانی روایت ہیں۔ اگر ایک معاملہ ایک دن یہاں پر take up ہوتا ہے تو اس پر بات ہو جاتی ہے تو یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ اس معاملے کو ہم ہر روز اٹھاتے رہیں۔

جناب سیکرٹری یہاں پر میرٹ کی بات کی گئی تو میں اپنے بھائی کا منکور ہوں کہ انہوں نے بڑے جذبات میں گورنمنٹ کو defend کیا ہے اور after creating an embarrassment for the Government انہوں نے بڑے احسن طریقے سے گورنمنٹ کو defend بھی کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک میرٹ کا تعلق ہے، کرشن کا تعلق ہے، جہاں پر بے جا بھگلیوں کا تعلق ہے تو categorically آج سے چند دن پہلے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے گزشتہ چودہ پندرہ مہینوں کے دوران یہ واحد گورنمنٹ ہے کہ جس کے دامن پر کوئی داغ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اگر کسی بھائی کو اعتراض ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ proper فورم نہیں ہے کہ جہاں پر ہم اس قسم کی بات کریں۔ رہی بات پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب کی تو اگر ان کے درمیان کوئی بھی اختلاف رائے ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان کے جھگے کا معاملہ ہے، اس معزز ایوان کا معاملہ نہیں ہے۔ ایک جھگے کا معاملہ ہے اور دونوں بیٹھ کر اس کو طے کر سکتے ہیں۔ اگر وہ طے نہیں کر سکتے تو ان کے اپنے قائد ایوان جناب وزیر اعلیٰ موجود ہیں جو اس معاملے کو طے کروا سکتے ہیں۔

جناب سیکرٹری تیسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک اخباری خبر پر مبنی بات ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ایک بیان دیا، منسٹر صاحب نے دوسرا بیان دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں یہ ساری بے جا بھگلیاں ہیں تو کیا انہوں نے اپنا یہ اخلاقی فرض پورا کیا ہے کہ یہ تمام باتیں وزیر اعلیٰ صاحب کو جانی ہیں، قلمی طور پر نہیں بتائیں۔ اگر ان کو کوئی اختلاف ہے تو پالیسی سے اختلاف ہے، اپنے جھگے کی ور کنگ سے اختلاف ہے۔ اس کے

لئے best فورم یہ ہے کہ وہ اپنے وزیر اعلیٰ صاحب کو بتائیں، وزیر اعلیٰ صاحب ان کی بات سننے کے لئے تیار ہوں گے لیکن جہاں تک بھرتیوں کا تعلق ہے تو ڈسٹرکٹ وار بھرتیاں ہوتی ہیں۔ کسی کو اعتراض ہے تو اپنے ضلع میں بات کرے، قائم ایوان موجود ہے وہاں بات کرے اگر یہی بات ہے تو قرارداد لے آئیں، تحریک اتوانے کا لے آئیں، اس پر بات ہو سکتی ہے لیکن یہ انتہائی embarrassing بات ہوتی ہے کہ ہر روز ہم ایک ہی issue کو بار بار اٹھاتے ہیں جبکہ ایک بات طے ہو چکی ہے۔ میری آپ سے استدعا ہوگی کہ اب اس بات کو مزید آگے نہ بڑھائیں۔ آپ رولنگ دیں کہ اگر منسٹر صاحب کا کوئی point of view ہے تو وہ وزیر اعلیٰ صاحب کو بتائیں، اگر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو کوئی اختلاف ہے تو وہ بھی وزیر اعلیٰ صاحب کو بتائیں لیکن یہ فورم نہیں ہے کہ جہاں ہم ایک ٹکے کی بات لے کر بیٹھ جائیں اور پھر وہ لوگ بیٹھ جائیں کہ جن کا اس ٹکے سے کوئی

تعلق نہیں ہے This is between Parliamentary Secretary and the Minister. Let them decide. کہ کون صحیح ہے اور کون غلط ہے؟ اس لئے میری آپ سے استدعا ہوگی کہ ہر روز یہ

embarrassment among colleague, this embarrassment amongst the friends. کہ ہم

ایک بات شروع کر دیتے ہیں۔ I think we are morally bound to avoid such type of situation. Thank you.

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی جذباتی بات کی ہے۔

This is the highest forum in Punjab. You are basically legislators. If we come up to pin point a thing in the House which is the place where we can go. Is there anything which stops in the Rules of Procedure to pin point an irregularity? Mr Muhammad Ahmad Khan has very rightly pointed out that why there should be a difference of opinion because Parliamentary

Secretary is a part of the Government.

انہوں نے ایک point out کیا اور انہوں نے کہا کہ یہاں پر کرپشن نہیں ہے۔ جس صوبے میں sale

When the issues by private treaty ہو رہی ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ یہ کرپشن نہیں ہے۔

are coming in the House that should be resolved in the House.

کہ آپ یہاں پر House کی ایک کمیٹی بنائیں

Let us probe in, let us sort out what were the irregularities? We have nothing to do Dr Shafiq, we have nothing to do with anybody but why do not you form a committee? You form a committee when everyday issues are coming up in the House.

کہ یہ irregularities ہیں۔ اس پر غلط بھرتی ہوئی ہے اور

under the principles also if any irregularity is found the Minister resigns in the democratic way because something is going on...

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری Point of clarification - ہم نے

we don't expect this اور with the Law Minister کی apprenticeship to the power from Raja Basharat sahib that something is legal that has got any

we can again tell Raja legislative capacity اور کوئی بات جو پارلیمنٹری norms کی ہو گی

we are in no position of asking, we are in رہے ہیں کہ آپ جو بات کر رہے ہیں

position to tell him as a colleague گزارش تو یہ ہے کہ ہم ایک رولنگ مانگ رہے ہیں۔

میرٹ کی بات تو سید اکبر خان صاحب نے کی تھی، میں نے نہیں کی۔ بات یہ ہے کہ ہم تو رولنگ

مانگ رہے ہیں کہ کیا Cabinet کا ممبر same department کا اور پارلیمانی سیکرٹری دونوں

purely, truly and absolutely without any confusion we have to go crystal

clear vision on this House کا معاملہ ہے کہ منسٹر کچھ کے اور پارلیمانی سیکرٹری کچھ کے

اور جو statement اخبار میں ریکارڈ ہو وہ آپ کے floor of the House کے متعلق ہے تو

the only for public knowledge which is getting outside. We rightly can claim اس اظہار کی بات ہے۔ ہم تو رونگ مانگ رہے ہیں کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری جب کوئی بات منسٹر کی policy statement کے negative کرے گا تو اس کے متعلق جناب کی رونگ کیا ہو گی؟

MR DEPUTY SPEAKER: I think this issue has already been discussed during the Chairmanship of the Honourable Speaker and he is supposed to give a ruling on this issue and when the Speaker has to give a ruling, the Deputy Speaker cannot involve in it.

نہز کا وقت ہو گیا ہے۔ لہذا 30 منٹ کے لئے غز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نذر عصر کی ادائیگی کے لئے 30 منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی متوی کی گئی)

(نذر عصر کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 15-6 پر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

تحریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم چودھری محمد اشرف کبہ صاحب کی تحریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

گرفتار ضلعی نائب ناظم گوجرانوالہ جناب گوہر زمان سے اراکین اسمبلی

کو پولیس افسران کا ملاقات کرانے سے انکار

چودھری محمد اشرف کبہ: جناب سپیکر! میں مال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 30۔ مئی 2004 کو بوقت شام 7:30 بجے ضلعی نائب ناظم گوجرانوالہ گوہر زمان کی گرفتاری کے بعد ان سے ملاقات کرنے کے لئے میں اور میرے ساتھ دیگر معزز اراکین اسمبلی جناب للہ کلیل الرحمن، جناب سود حسن ڈار اور ممبر پیپلز سیٹھی کمیشن للہ ادریس تھانہ ماڈل ناڈن گوجرانوالہ گئے تو تھانے کا مین گیٹ بند تھا۔ میں نے گیٹ پر موجود ملازم کو گیٹ کے سوراخ سے اپنا وزننگ کارڈ دیا کہ SHO کو دیں کہ ہم ملاقات کرنا چاہتے ہیں تو تھوڑی دیر

بعد ملازم نے کہا کہ شفقت اللہ A.S.I نے کہا ہے کہ آج کوئی M.N.A, M.P.A اندر نہیں آسکتا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ D.S.P یونس بھی اپنے دفتر میں موجود ہے تو میں نے اسی ملازم سے دوبارہ کہا کہ یہ کارڈ D.S.P کو دے دیں تو ملازم نے آکر کہا کہ D.S.P مذکور بھی یہی کہہ رہا ہے کہ آج کسی ایم۔پی۔اے وغیرہ کو اندر آنے کی اجازت نہ ہے۔ ہم تقریباً دو گھنٹے تک تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کے مین گیٹ کے باہر کھڑے رہنے کے بعد ضلعی نائب ناظم سے ملاقات کے بغیر واپس چلے گئے۔

D.S.P یعنی S.H.O تھانہ مذکور اور شفقت اللہ A.S.I نے تعارفی کارڈ بھجوانے کے باوجود تھانہ کے مین گیٹ پر دو گھنٹے تک کھڑا رکھنے اور ضلعی نائب ناظم گوجرانوالہ سے جان بوجھ کر ملاقات نہ کروا کر نہ صرف میرا بلکہ اس بارے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جانے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک امی circulate ہوئی ہے، آج ہی مجھے ملی ہے اگر آپ اس کو کل تک کے لئے pending فرمائیں تو بہتر ہو گا کیونکہ کل تک اس کا جواب بھی آ جانے گا۔ ممبران کن اس بابت اپنی statement بھی کل دیں لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، یہ تحریک کل تک pending کی جاتی ہے۔ اب ہم تحریک التوائے کار شروع کرتے ہیں ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 244 ہے۔ رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس دن آپ preside کر رہے تھے تو میں نے ایک بہت ہی اہم واقعے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی تھی۔ جس طرح British East

India Company آئی تھی اب Companies Ordinance 1984 کے تحت حکومت کے اداروں کو بھی companies جاتے جا رہے ہیں۔ یہ درخواست میں نے سپیکر صاحب سے بھی کی ہے۔ یہ

بڑی اہم ہے، آپ اس کو دیکھ لیں۔ اس بات laws بھی ہیں، رولز بھی ہیں۔ It is on the

'federal list' پھر یہ concurrent list میں گئی، وہیں یہ you are doing extra

'constitutional effort' اس کو اگر آپ out of turn take up کر لیں تو will be obliged

اس کو پڑھ لینے دیں، کل تک جواب آ جانے گا۔ ورنہ کل کے بعد تو یہ kill ہو جائے گی۔ وہ

companies بھی بن جائیں گی اور The purpose will be lost

جناب ذہنی سپیکر، رانا صاحب! چونکہ پہلے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی تحریک ہے لہذا اس پر بات کر لینے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب ذہنی سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر کی تحریک نمبر 244/04 ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب اسی غلطی سے فارغ ہو کر آتے ہیں۔ اسی طرح کی میری بھی ایک تحریک اتوانے کا رہے، ان دونوں کا ایک ہی موضوع ہے لہذا اسے take up فرمائیں تب تک ڈاکٹر صاحب بھی آجائیں گے۔

جناب ذہنی سپیکر: یہ وزیر زراعت کے جواب کے لئے pending رکھی گئی تھی اور آج وزیر زراعت موجود ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر اور سید احسان اللہ وقاص کی تحریکیں اٹھی ہیں، ان کا ایک ہی موضوع ہے لہذا آپ اگلی تحریک لے لیں۔

جناب ذہنی سپیکر: بگو صاحب! اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 275 تو آپ کی ہے اس کے بعد 277 ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری تحریک اور ڈاکٹر وسیم صاحب کی تحریک کا موضوع ایک ہی ہے لہذا مجھے اپنی تحریک پیش کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پہلے ارشد محمود بکو صاحب کی تحریک ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میری تحریک تو پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب کی تحریک اتوانے کار نمبر 244 پڑھی گئی تھی اور آج کے لئے pending تھی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پھر تحریک اتوانے کار نمبر 500 لے لیں۔ اس پر وزیر صاحب آج جواب بھی دے دیں گے اور کم از کم یہ entertain تو ہو جائے۔ Sir, this is very legal...

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! تحریک اتوانے کار نمبر 366 کو out of turn لینے کے لئے کہا تھا جس پر یہ کہا گیا تھا کہ next day سے out of turn لے لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تو پھر ڈاکٹر صاحب کی تحریک اتوانے کار pending کر دی جائے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری اور ڈاکٹر صاحب کی تحریک اتوانے کار کا موضوع ایک ہی ہے، مہربانی کر کے مجھے اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی تحریک کا کون سا نمبر ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری تحریک اتوانے کار واسا سے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن ڈاکٹر صاحب کی تحریک اتوانے کار تو وزیر زراعت سے متعلق ہے۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی تحریک اتوانے کار نمبر 244 ہے لیکن میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب اس وقت House میں نہیں ہیں اس لئے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کر دیں۔ اسے pending کر دیں یا جیسے آپ کی مرضی ہے؟

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میری تحریک اتوانے کار نمبر 277 ہے براہ کرم مجھے اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اسی تو ڈاکٹر صاحب کی تحریک اتوانے کار نمبر 244 ہے اب اسے کل تک کے لئے pending کر دیں؟

جناب ارشد محمود بگو، جی، درست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک اتوانے کارگل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 275 ارشد محمود بگو صاحب کی ہے اور یہ وزیر صحت سے متعلق ہے لیکن وزیر صحت تشریف نہیں رکھتے اس لئے اسے بھی گل تک کے لئے pending کر دیا جائے؟
جناب ارشد محمود بگو، جی، pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک اتوانے کار بھی گل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 277 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 279 لادھیل الرحمن (ایڈووکیٹ) اور پودھری زاہد پرویز صاحب کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

گوجرانوالہ شہر کے عوام کی واسا کے پانی سے محرومی

پودھری زاہد پرویز، شکرپہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی تیزی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ واسا کی پالیسی کے تحت مجموعاً 2000 نفوس کی آبادی کے لئے ایک یوب ویل برائے سپلنی پانی لگایا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ شہر جس کی آبادی تقریباً 20/25 لاکھ افراد پر مشتمل ہے اس میں واسا گوجرانوالہ نے صرف دس یوب ویل برائے سپلنی پانی نصب کئے ہونے ہیں جبکہ اس شہر کی آبادی کے لئے کم از کم پچاس یوب ویل ہونے لازمی ہیں۔ کم یوب ویل ہونے کی وجہ سے اس شہر کی زیادہ تر آبادی واسا کے پانی سے محروم ہے۔ لوگوں نے اپنے پمپ نصب کر رکھے ہیں جن سے صاف پانی میسر نہ آتا ہے اور عوام موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں جبکہ واسا گوجرانوالہ شہر کے تمام باسیوں سے باقاعدہ پانی کے بل بھی وصول کر رہا ہے جس کی وجہ سے عوام شدید اضطراب کا شکار ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر ہاؤسنگ

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر، گوجرانوالہ شہر کی آبادی تقریباً چودہ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور شہر میں اس وقت 45 یوب ویل نصب ہیں جن کی تفصیل لف ہے۔ ان میں سے سات یوب ویل بور ختم ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ ان کی نئی بورنگ کے لئے تحصیل، ضلع اور منجانب حکومت کو فنڈز کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔ باقی 38 یوب ویل باطل ٹیک کام کر رہے ہیں۔ یہ 45 یوب ویل شہر کی صرف 30 فیصد ضروریات کو پورا کرتے ہیں جبکہ 70 فیصد آبادی اپنے انتظام کے تحت 60 تا 100 فٹ کی گھرائی سے پانی حاصل کر رہی ہے۔ شہر کی کل ضروریات کو پورا کرنے کے لئے 110 یوب ویل درکار ہیں جبکہ اس وقت 38 یوب ویل کام کر رہے ہیں۔ موجودہ آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شہر میں 72 یوب ویل نصب کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب ۱۱۱۱ یہ بات درست نہ ہے کہ شہر کے ہر ایک باسی سے پانی کا بل وصول کیا جا رہا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شہر میں صرف 39292 صارفین سے پانی کے بل وصول کئے جا رہے ہیں جو کہ کل آبادی کا تقریباً 30 فیصد بنتا ہے تاہم واسانے تین ملہ ماسٹر پلان برائے واٹر سپلائی سپورٹج تیار کر کے حکومت کو بھیج دیا ہے۔ حکومت کی ترجیحات کی روشنی میں جو نئی مطلوبہ فنڈز میا کئے جائیں گے تو اس ماسٹر پلان پر فوری کام شروع کر دیا جائے گا۔ میں اس میں اعلیٰ بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے سات یوب ویلوں کے لئے 19 لاکھ روپے کا پلان منظور کر لیا ہے۔ انشاء اللہ اس پر بھی جلد مقررہ آمد ہو جانے کا شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، زاہد پرویز صاحب

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر، میں عرض کرنا چاہوں گا کہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ گوجرانوالہ کی آبادی چودہ لاکھ ہے۔ یہ تو 1990 کی مردم شماری میں 14 لاکھ تھی لیکن اب تو اس کی آبادی تقریباً 20 لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے، صنعتی اور کاروباری لحاظ سے منجانب کا یا تیسرے یا چوتھے نمبر پر اہم شہر ہے۔ ان کو صحیح جواب نہیں دیا گیا کہ وہاں پر 47/48 یوب ویل چل رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ وہاں تو صرف 10/12 یوب ویل چل رہے ہیں اور شہر کی

بست ساری نئی آبادیاں بن چکی ہیں، انہیں صاف پانی کی کوئی سپلائی نہیں ہے۔ پرانی آبادیوں میں بھی پانی میں سیوریج کا پانی شامل ہو جاتا ہے اور لوگوں تک صاف پانی نہیں پہنچتا کیونکہ وہ پائپ لائنیں بست دیر سے پڑی ہوئی ہیں اور اب ناکارہ ہو چکی ہیں۔ لہذا ایک تو یہ استدعا ہے کہ ان پرانی پائپ لائنوں کی جگہ نئی پائپ لائنیں بچھانی جائیں اور جن علاقوں میں پینے کا صاف پانی ہے ہی نہیں وہاں نئی پائپ لائنیں دی جائیں۔ پانی کے لئے جو گورنمنٹ پمپ لگاتی ہے وہ تین چار سو فٹ گہرائی سے آتا ہے اور یہ صاف پانی ہوتا ہے لیکن لوگوں نے جو اپنے ہینڈ پمپ لگا رکھے ہیں وہ 40/50 فٹ پر بور کراتے ہیں کیونکہ سیوریج بھی وہاں چلتا ہے۔ مسئلہ یہ پانی جو بڑوں میں چلا جاتا تھا لیکن اب septic tank کے ذریعے نیچے جذب ہو جاتا ہے اور 40/50 فٹ سے جو پانی آتا ہے وہ گندا ہوتا ہے۔ وہاں زیادہ غریب آدمی ہیں، امیر لوگ تو نیپلے کا پانی لے کر پی لیں گے یا صاف پانی لے کر پی لیں گے لیکن غریب لوگوں کی دسترس میں نہیں ہے کہ وہ قیمتاً پانی لے کر پی سکیں اس لئے میری استدعا ہے اور پیسے وزیر موصوف نے خود ہی فرمایا ہے کہ کم از کم اگر 72 یوب ویل مزید لگا دینے جائیں تب شہر کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے گا۔ 72 یوب ویل لگانا تو بہت مشکل ہے لیکن یہ 40 ہی لگا دیں تب بھی کسی حد تک لوگوں کی compensation ہو جانے گی اور انہیں پینے کے لئے صاف پانی مل جانے گا۔ آپ جانتے ہیں کہ صاف پانی نہ ملنے کی وجہ سے لوگوں میں یہ تکان اور ہیٹ کی امراض پھیل رہی ہیں اور پھر ہمارے ہسپتال بھی اتنی احتیاط نہیں کرتے کہ بیمار لوگوں کا مفت علاج کر دیں۔ اس نفسی اور سنگھائی کے دور میں یہ بڑا ضروری ہے کہ لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جائے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ پانی ابال کر پیو۔ یہ بہت مشکل ہے چونکہ پانی ابال کر لےنا، پھر اسے فریج میں رکھنا اور پھر پینا یہ بھی عام لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے لہذا گزارش ہے کہ یہ مسئلہ حل کرائیں۔

جناب والا! واسا والے یہ رونا بھی روتے رہتے ہیں کہ ہمارے پاس فخذ نہیں ہیں۔ ان کی یہ بات درست ہے لہذا میں حکومت سے عرض کروں گا کہ ان کو فخذ مہیا کئے جائیں تاکہ وہ یوب ویل لگائیں اور ان کے پاس بہانہ سازی نہ ہو اور لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی مل جائے۔

جناب ذمہ سیکر، میرے خیال میں وزیر ہاؤسنگ نے آپ کی بات سے اتفاق کیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ فخذ کا بندوبست کر رہے ہیں اور عنقریب اس بارے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اگلے

ملی سال میں بجٹ کے بعد کام شروع ہو جانے گا۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جی بالکل درست ہے۔ میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر کی بات بالکل درست ہے۔ وائس چانسلر سکیم کے لئے 54 ملین کا بجٹ بنا ہے اور میں on the floor of the House اس بات کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے سیوریج سسٹم کے لئے 194 ملین منظور فرمایا ہے لہذا ان کا ایک مسئلہ حل ہو گیا ہے باقی جو دوسرا مسئلہ ہے وہ انشاء اللہ take up کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، اور جہاں جمیوں سے suction کی جارہی ہے اس کا بھی سدباب کریں تاکہ پانی نہ suck نہ کیا جائے کیونکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو پمپ لگانے ہوئے ہیں وہ suck کر رہے ہیں جس سے پانی میں کمی آرہی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جی درست ہے۔ میں فاضل رکن سے کہوں گا کہ یہ مجھ سے مزید تفصیلاً بات کر لیں میں ان کا مسئلہ حل کر دوں گا۔

لادہ حکمیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب والا وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں پر 47 کے قریب یوب ویل گئے ہونے ہیں لہذا وزیر صاحب یہ فرمادیں کہ یہ 47 یوب ویل کس کس جگہ پر گئے ہونے ہیں؟ صرف 10 یوب ویل تھے جن میں سے 8 بینڈ گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ نیا سوال ہے لہذا آپ سوال کے ذریعے یہ پوچھیں۔

لادہ حکمیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب والا وزیر صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ بل ہر کسی سے وصول نہیں کئے جا رہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے کہ ہر گھر سے ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے باوجود اس کے کہ اس کو پانی کی سولت دی جارہی ہے یا نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ 29 ہزار آدمی بل دے رہے ہیں لیکن آبادی تقریباً 14 لاکھ کی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، 29 ہزار لوگوں سے بل وصول کر رہے ہیں۔

لاہ کلئیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب والا ہر آدمی کو یہ بل بھیج رہے ہیں اور ہر آدمی اس کا بل pay کر رہا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا مجھے اس کا جواب دینے کی اجازت دی جانے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا انہوں نے سوال کیا ہے کہ یہ یوب ویل کہاں کہاں نصب کئے گئے ہیں؟ میرے پاس اس کی تفصیلی لسٹ ہے اور اس میں پوری پوری جگہیں بھی دی گئی ہیں اگر یہ چاہیں تو میں ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں۔ یہ آ کر چیک کر لیں۔ شکریہ
لاہ کلئیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، ٹھیک ہے۔

چو دھری تسنیم ناصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیں!

چو دھری تسنیم ناصر، جناب سپیکر! یہ حکمہ تو جناب مشتاق کیانی صاحب کا ہے اور جواب وزیر ہاؤسنگ دے رہے ہیں ان کا تو یہ حکمہ بنتا ہی نہیں ہے۔ میری یہی درخواست ہے کہ جن کا حکمہ ہے وہی وزیر جواب دیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ واسا سے متعلق ہے اور واسا اربن ڈویلپمنٹ میں آتا ہے۔ کیانی صاحب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ہیں لہذا یہ ان سے منسلک نہیں ہے کیونکہ یہ واسا کا معاملہ ہے۔ شکریہ۔ (قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، درست ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا تعلق پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے ہے 'اربن ڈویلپمنٹ کا تعلق نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، یہ تو کیلنی صاحب سے متعلق ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let them decide.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا میں وضاحت کرنا چاہوں گا اور اپنے فاضل دوست کو درست کرنا چاہوں گا کہ۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیں۔ آرڈر بیڑ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا میں اپنے بھائیوں کا مشکور ہوں اور ایک چیز جو میں یہاں پر clarify کرنا چاہتا ہوں کہ جو رورل ایریا ہے اس کی جتنی بھی ڈولیمینٹ ہے وہ پبلک ہیلتھ کے پاس ہے۔ واسا اور شہر وزیر ہاؤسنگ کے پاس ہیں۔ جہاں تک نئی سکیموں اور پرانی سکیموں کا تعلق ہے یا رورل ایریا میں جو وائرسپلنی سکیمیں بند پڑی ہیں اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور 30-جون سے پہلے پہلے انشاء اللہ تعالیٰ ہم تحصیلوں کو تقریباً 20 کروڑ روپے as an immediate relief and to pay their electricity bill دے رہے ہیں اور 30-جون کے بعد میں نے یہ plan کیا ہے کہ جتنی بھی سکیمیں خراب پڑی ہیں ان پر انشاء اللہ کام کریں گے۔

I am sure my brother is very competent enough to reply on WASA.

MR DEPUTY SPEAKER: I think that has been well answered and he says that the Ministry has already been bifurcated:

اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ اربن ایریا ان کے پاس ہے اور رورل ایریا ان کے پاس ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں یہ عرض کروں گا کہ معزز رکن نے صحیح point out کیا ہے، issue یہ نہیں ہے۔ پہلے تو آپ دیکھیں ایک منسٹری کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں پھر اس ایک حصے میں بھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ ہر دور میں ہوا ہے۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! Do you think two wrongs make one right?

جناب ڈپٹی سپیکر، آبادی جو تھوڑی رہی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! آبادی کی بات نہیں ہے۔ It is about the good

governance آپ دیکھیں کہ یہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ کل کو آپ یہ کر دیں گے کہ جو ماؤنٹین کیڈیں ہیں اس کے لئے علیحدہ کر دیں، دیہات کے لئے علیحدہ وزارت کر دیں۔ It should be confined.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، تمہارے اپنے ٹکے دی کل سمجھ نہیں آندی تھی کی جواب دیو گے؟

MR DEPUTY SPEAKER: It is the prerogative of the Chief Minister to decide which Ministry to give to whom.

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! یہ ایڈمنسٹریٹو کنٹرول نہیں ہے۔ پہلے ایک منسٹر کے پاس 8 ٹکے ہوتے تھے۔ اب ایک سیکرٹری کے پاس 8 وزیر ہیں۔ آپ اس طرح نہ کریں۔ devolution plan کے بعد منسٹر گیلٹی صاحب بھی بے بس ہیں۔ This has gone to Urban۔ - جیسے فیصل آباد

WASA is to be dealt by the Tehsil Nazim. ہے

یہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس کی implementation تک نہیں کر سکتے۔ انہوں نے تو صرف پیسا

ان کو بھیجا ہے۔ What is his role regarding that?

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! یہ بات جو میرے کاغذ رکھنے والے نے کہی کہ یہ بے بس ہیں بے بس والی قطعاً کوئی بات نہیں ہے۔ جو عدالت اگر میرے معزز دوست کے ہیں کہ وزراء بے بس ہیں تو ایسی قطعاً کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے پاس پورے پورے ٹکے ہیں اور ہمارے پاس ٹکے کے پورے پورے اختیارات ہیں اور ہم جانتے ہیں and we know how to use it and we know کہ ہم کتنے capable ہیں۔ There is nothing to worry about this. جو سلسلہ کار

ان کی گورنٹ میں بھی ہوا اس کا تو ذکر ہو گا نہیں کیونکہ اس وقت یہ اس سائیڈ پر بیٹھے ہیں ورنہ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر محکمے کے اندر کئی محکمے in line ہیں ان میں سے اگر کسی کو ایک ڈیپارٹمنٹ کا وزیر بنا دیا جاتا ہے تو

That is the process of Government and it has always taken place in previous Governments as well.

یہ کوئی نئی چیز نہیں ہوئی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپییکر، ڈاکٹر سید وسیم اختر

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا گزارش یہ ہے کہ غلط پڑھتے ہوئے ذرا تاخیر ہو گئی تھی۔ میری تحریک اتوانے کا نمبر 244 آپ نے pending کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپییکر، میں نے آپ کا نام تین دفعہ پکارا تھا مگر آپ تشریف نہیں رکھتے تھے اس لئے میں نے اسے pending کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا غلطی کی وجہ سے تاخیر ہو گئی ہے اور میری یہ تحریک اتوانے کا پہلے دن سے مؤخر علی آرہی ہے۔ آج اتفاق سے وزیر زراعت بھی موجود ہیں اس لئے میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس کو لے لیا جانے اس کا نمبر 244 ہے۔

جناب ڈپٹی سپییکر، وہ تیار ہو کر آئے تھے مگر آپ موجود نہیں تھے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، تیار ہو کر آئے ہیں تو آج لے لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپییکر، اب کل ہی لیں گے۔ وزیر موصوف کل بھی موجود ہوں گے۔ اب تو ہم 279 پر پہنچ گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا یہ تو آپ کے اختیار میں ہے اس پر بات ہو جائے دیں۔

جناب ڈپٹی سپییکر، اس پر اب فیصلہ ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بات clear ہو جائے گی۔

جناب ذہنی سپیکر، اب اس پر فیصلہ ہو چکا، کل اس کو take up کریں گے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر، چلیں، کل کر لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ہاکی سٹیڈم فیصل آباد کا پنجاب سپورٹس بورڈ کو ٹرانسفر کیا جانا

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ وزیر ہاؤسنگ یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ فیصل آباد جو ایک صنعتی اور کاروباری شہر ہے۔ سپورٹس کے حوالے سے فیصل آباد نے بڑے نامور کھلاڑی پیدا کئے ہیں جنہوں نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام بھی روشن کیا ہے۔ فیصل آباد میں ایف۔ ڈی۔ اے نے ایک ہاکی سٹیڈیم تعمیر کیا تھا جو اب تک ایف۔ ڈی۔ اے کی ملکیت ہے۔ وہاں پر ہوتا یہ ہے کہ جب بھی کوئی میچ کھیلا جانا ہوتا ہے یا کوئی ٹرائل ہونے ہوتے ہیں تو اس میں سپورٹس بورڈ والے یا ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن والے اس گراؤنڈ کو استعمال کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہاں پر کھیل یا ٹرائل ہو سکیں لیکن ابھی پچھلے دنوں سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپورٹس کی چیئر پرسن پروین سکندر گل صاحبہ وہاں پر تشریف لے گئی تھیں اور انہوں نے وہاں پر جا کر کہا کہ میں نے بطور وسمن ہاکی ایسوسی ایشن کی سیکرٹری اور بطور چیئر پرسن سپورٹس کے یہاں پر ٹرائل لینے ہیں اور ہمیں یہاں پر گراؤنڈ کی اجازت دی جانے تو ان کو انہی کے دور حکومت میں گراؤنڈ کی اجازت نہ ملی حالانکہ وہ ان کا ذاتی مسند نہ تھا، وہ پاکستان کا مسند تھا، پاکستان کی ٹیم کا مسند تھا، For Nation نورا نامٹ ہونا تھا اس کے لئے بھی گراؤنڈ کی اجازت نہ دی گئی۔ میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ جیسے devolution plan کی باتیں ہو رہی ہیں کہ یہ چیز ان کے پاس نہیں ہے اور یہ چیز ہمارے پاس ہے، وہ ان کے پاس نہیں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے آج اس مسئلے کا حل وزیر موصوف سے

کوں کا کہ وہ فرمادیں۔ ہم نے ان سے بارہا ذاتی طور پر بھی گزارشات کی ہیں کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں یا اپنے اقتدارات کو استعمال کرتے ہوئے اس گراؤنڈ کو سپورٹس بورڈ کے handover کریں تاکہ کھیل کی جو سرگرمیاں ہیں ان کو فروغ حاصل ہو۔ وزیر موصوف یہاں پہنچائیں کہ یہ کب تک پنجاب سپورٹس بورڈ کو ہاکی سٹیڈیم handover کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر موصوف یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! وزیر ہاؤسنگ یہاں پر موجود ہیں یہ ان سے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کا تو سپورٹس سے تعلق ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! سپورٹس سے متعلق تو ہے لیکن اس کا ہاؤسنگ سے بھی تعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا وزیر سپورٹس اس کا جواب دیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا تحریک التوا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایف۔ ڈی۔ اے نے جو وہاں پر ہاکی سٹیڈیم بنایا ہے یہ ان کا ایک mark ہے۔ ان کی کارکردگی کا insignia ہے۔ اس پر کچھ عداوت پانے جا رہے ہیں۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ ایف۔ ڈی۔ اے سے کہتا ہے کہ یہ ہم سے لیا کیوں جا رہا ہے جبکہ یہ ان کی مچھان ہے؟ میں یہ وضاحت بھی کرتا چلوں کہ وہاں پر انہوں نے ایک ہاکی turf بنایا ہے جو تین کروڑ روپے سے کم نہیں بنا اور وہ انہوں نے خود اپنے فڈ اکٹھے کر کے وہاں ہاکی turf بنایا ہے جبکہ انہوں نے پنجاب گورنمنٹ سے کوئی گرانٹ نہیں لی، کوئی مدد نہیں لی ان کے یہ عداوت تھے۔ یہ ہم نے بنایا ہے اور ہماری یہ ایک ڈوٹیشن ہے۔

Why that particular thing should be given or to be transferred to the Sports Department?

اس بات پر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک پوری detailed meeting کی اور اس میں کاٹل یہ ہوا کہ ہم نے اس کو ٹرانسفر کر دینا ہے کیونکہ یہ سپورٹس سے متعلق ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے یہ آرڈرز

ابھی issue ہونے ہیں اور انشاء اللہ تھالی دو چار دن کے اندر یا ایک ہفتے بعد میں اس سلسلے میں ایک میٹنگ کر کے ان کا یہ مسئلہ resolve بھی کروادوں گا اور یہ انشاء اللہ خیراً بھی ہو جائے گا۔ شکریہ جناب ذہنی سپیکر، ٹیک ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ---

جناب ذہنی سپیکر، وہ آرڈر issue ہو گئے ہیں اس پر عملدرآمد ہونے میں دو تین دن لگ جائیں گے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! آپ نے میری تحریک اتوانے کا نمبر 263 کا اس میں ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ٹائم دیا ہے۔ لا منسٹر صاحب نے تین دفعہ اسے pending کروایا اور کہا کہ منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

جناب ذہنی سپیکر، آج میرے پاس تحریک اتوانے کا نمبر 263 نہیں ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، لا منسٹر صاحب نے خود اس دن pending کروایا اور کہہ رہے تھے کہ منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! وہ disposed ہو چکی ہے۔

جناب ذہنی سپیکر، وہ disposed ہو چکی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! وہ کیسے disposed ہو گئی؟

جناب ذہنی سپیکر، اگر سپیکر صاحب نے کوئی فیصلہ دیا ہے تو ان کو پتا ہو گا۔ I was not there.

لا منسٹر صاحب بھی کہہ رہے ہیں وہ disposed ہو چکی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب والا! پورے House کے سامنے باقاعدہ لا منسٹر کے کہنے پر اسے

pending کیا گیا ہے۔ یہ چار دفعہ pending کی گئی ہے۔ چوتھی دفعہ انہوں نے کہا ہے کہ میر

والے دن منسٹر صاحب خود آپ کو اس کا جواب دیں گے اور آج مجھے پتا چلا ہے کہ اسے درمیان میں

سے ختم کر دیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، تحریک التوائے کار نمبر 263 تو ادھر نہیں ہے وہ تو already disposed of ہو چکی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! آپ دوبارہ یہ سن سکتے ہیں سپیکر صاحب نے اسے dispose of نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تو پھر کل سپیکر صاحب بیٹھیں گے ان سے یہ point raise کر لیجئے گا۔ یہ میری فائل میں نہیں ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جو چیز چاہیے فائل سے نکال دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں جی، 'I have to go by the final' جو میرے پاس ہوگی میں تو اس کے مطابق کروں گا۔ اگر سپیکر صاحب نے dispose of کی ہے تو He must be knowing it۔
لاہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے dispose of کر دی ہے۔ سیکرٹری صاحب بھی کہتے ہیں کہ dispose of ہو گئی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! میں موجود تھا اس کو dispose of نہیں کہا گیا۔ آپ اس دن کی کارروائی کی یہ سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں 2 تاریخ کو pending کی گئی تھی اور 4 تاریخ کو dispose of ہو گئی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! آپ یہ لکائیں اور سنیں۔ لاہ منسٹر صاحب نے مجھے خود کہا ہے کہ پیر والے دن منسٹر صاحب آپ کو اس کا جواب دیں گے۔ سپیکر صاحب نے فرمایا کہ پیر والے دن کے لئے اسے pending کیا جاتا ہے اور اب چاہل رہا ہے کہ اسے dispose of کر دیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! آپ کا فرمانا درست ہے کہ 2 تاریخ کو pending ہوئی تھی اور 4 تاریخ کو dispose of ہو گئی ہے۔ یہ نہ آپ کے ریکارڈ میں ہے اور نہ میرے ریکارڈ میں ہے۔ میرے پاس دو لسٹیں ہیں ان دونوں میں اس کا ذکر نہیں ہے 'It means کہ یہ

dispose of ہو چکی ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! آپ ہمہ واسے دن کی ٹیپ ایجی نہیں۔ ساری حقیقت آپ کے سامنے آجانے کی اگر یہ dispose of ہوئی ہو تو میں بحث نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ دوبارہ put up کریں پھر یہ آجانے گی۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! دوبارہ کیسے put up کروں؟ پہلے ہی دس دن کے بعد اس کا ٹائم آیا ہے اور آج اس کو دوبارہ کر دوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کی بات بجا ہے۔ سیکرٹری صاحب مجھے سے سینئر ہیں اگر انہوں نے اسے dispose of کیا ہے تو میں اسے کیسے take up کر سکتا ہوں؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! اگر ایسا آ رہا ہے تو اسے آپ جمیئر میں بیٹھ کر دیکھ لیں اگر فاضل ممبر کی بات درست ہوئی تو اسے relake کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، تو پھر آپ جمیئر میں سیکرٹری صاحب سے مل لیں۔ Let him decide this issue. اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 285 ملک محمد اقبال چنڑ کی ہے۔ یہ move ہو چکی تھی اس کا جواب ہیلتھ منسٹر نے دیا ہے۔

وکتوریہ ہسپتال بہاولپور میں بچوں کی سرجری

کی مشینری خراب ہونے کا خدشہ

(---جاری)

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! اس کا جواب پڑھ کر آپ کو سنا دیتا ہوں یہ بہاولپور وکتوریہ ہسپتال کے بارے میں ہے۔ ہمارے ہسپتال میں kidney failure patients کے لئے جو ڈائلسز مشینیں موجود ہیں ان میں سے کچھ مشینیں قابل مرمت تھیں۔ ہسپتال کے ایم۔ ایس صاحب نے ان مشینوں کی درستگی کے لئے estimate بنا کر بورڈ آف مینجمنٹ کو بھیج دیا ہے۔ ایم۔ ایس صاحب سے آج ہی میری بات ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ اگلے ہفتے بورڈ آف مینجمنٹ کی میٹنگ کرا کر اسے

approve کرا کر ان کی مرمت کرا دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وہ چنے کے قابل ہیں؟

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! یہ مشینیں کب تک درست ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں درست ہو گئی ہیں۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! انہوں نے ہسپتال کے بورڈ آف مینجٹ کو estimate بنا کر بھیج دیا ہے

اگلے ہفتے بورڈ کی میٹنگ ہے اگر پیسے ان کو دے دینے جائیں اور ان مشینوں کی مرمت ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تو یہ مشینیں کب تک درست ہو جائیں گی؟

وزیر صحت، دو تین ہفتوں میں یہ درست ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دو تین ہفتوں میں درست ہو جائیں گی یہ تحریک dispose of ہونی۔ اگلی

تحریک بھی جناب آجاسم شریف کی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آپ نے یہ تحریک pending کی تھی کیونکہ ہیلتھ منسٹر صاحب

یہاں پر موجود نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ تو کل تک pending کی تھی۔ کل take up ہو جائے گی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! تین چار دوستوں نے واسا کے حوالے سے تحریک پیش کی

تھیں۔ منسٹر صاحب نہیں تھے تو وہ دو تین دن سے pending چلی آ رہی ہیں تو میری آپ سے

request ہے کہ چار پانچ دوستوں کی طرف سے وہ انہی ہی تحریک ہیں انہیں پیش کرنے کی

اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب time over ہو گیا ہے، انشاء اللہ کل صبح انہیں take up کریں گے۔ جی

رانا صاحب! آپ آئیے۔ آپ کی یہ تحریک out of turn ہے؟

RANA AFTAB AHMAD KHAN: This adjournment motion is very important regarding formation of the company in the social security. It is

very important because this will lapse during the next session.

جناب ڈپٹی سپیکر، لائسنس صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے رانا صاحب کی تحریک دیکھی ہے۔ چونکہ متعلقہ منسٹر ہاؤس پر نہیں ہیں اگر یہ move کر دیں تو جب منسٹر صاحب تشریف فرما ہوں گے تو وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں یہ تحریک move کر دوں گا تو کل یہ take up ہو جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے move کریں۔

لاہور میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ادارے

کی پرائیویٹ ہیلتھ کمپنی میں منتقلی

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”ڈان“ مورخہ 13- مئی 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب اسپتالز سوشل سکیورٹی کا ادارہ جو محکمہ لیبر کے تحت کام کر رہا ہے کو ایک پرائیویٹ ہیلتھ کمپنی بنانے کے سلسلے میں 8- مئی 2004 کو 90 شاہراہ قائد اعظم لاہور میں ایک اجلاس بلا کر اس کے حوالے کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ محکمہ سے نہ صرف 45 کروڑ روپیہ لے کر مذکورہ پرائیویٹ کمپنی کے حوالے کیا جانے کا بلکہ محکمہ اپنی آمدنی کا 80 فیصد حصہ اور پنجاب گورنمنٹ سے 20 کروڑ روپیہ بھی کمپنی کو دینے کا پابند کیا جا رہا ہے۔ مذکورہ کمپنی اس فنڈ سے شیونپورہ، مانگا منڈی اور مظفر گڑھ میں ہسپتال تعمیر کرے گی جبکہ محکمہ پہلے ہی ان علاقوں میں ہیلتھ کینر کی سولتیس غریب مزدوروں کو ان کے دروازے پر مہیا کر رہا ہے۔ اس پروگرام سے نہ صرف محکمہ کو نقصان ہو گا بلکہ بڑے بڑے صنعت کار جن کا سرعہ ایک مشیر ہے کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کریں گے اور اس سے محکمے کے تقریباً 6 ہزار اہلکار بیروزگار ہو جائیں گے۔ مذکورہ خبر کے پھیلنے سے نہ صرف پنجاب سوشل سکیورٹی کے ملازمین میں بیروزگار ہونے کے

غوف سے شدید اضطراب اور بے چینی پائی جانے لگی ہے بلکہ صوبے کی عوام بھی پریشان ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! 366 کے بارے میں last day یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس کو next

day take up کیا جائے گا۔ یہ بات راجہ صاحب کے علم میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا آپ نے پہلے یہ تحریک move کی ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب move کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ پڑھ لیں۔

ٹی۔ایم۔ اے فیصل آباد کی جانب سے بغیر

فنڈز کے ٹینڈروں کی طلبی

رانا مناء اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت حاملہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت

کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد

کے مقامی اخبارات میں یہ خبر ملی حروف میں شائع ہوئی ہے کہ "ٹی۔ایم۔ اے فیصل آباد نے بغیر فنڈز

35 کروڑ روپے کے 619 کاموں کے ٹینڈرز کال کرنے" اور حقائق بھی یہی ہیں کہ ٹی۔ایم۔ اے

فیصل آباد نے حالیہ بجٹ سال 2003-04 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مدد میں 11.34 کروڑ روپے کی

رقم مختص کی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ A.D.P سے تقریباً 8 کروڑ روپے کی رقم میسر ہے جس کے برعکس

74 کروڑ روپے کے ٹینڈرز (619 ترقیاتی سکیموں) کو دینے گئے ہیں اور یہ امر بھی اہمائی تشویش کا

باجت ہے کہ A.D.P برائے سال 2003-04 کی منظوری از تحصیل کونسل جو کہ Rule 24 of the

Work Rules, 2003 کے تحت ضروری قانونی تھا تھا ہے نہ لی گئی ہے اور نہ ہی ان اغراجات کو

برداشت کرنے کے لئے انتظامی منظوری از تحصیل ڈویلمینٹ کمیٹی جو Rule 15 of the Work

Rules, 2003 ضروری قانونی تھا تھا ہے بھی نہ لی گئی ہے اور ٹی۔ایم۔ اے کا متعلقہ عمل "پول منی"

(ایسی رقم جو ٹھیکیدار سے ورک آرڈر جاری کرتے وقت بطور رشوت لی جاتی ہے) بحساب آٹھ فیصد اکٹھی کر رہا ہے جس کا محتاط تخمینہ تقریباً دو کروڑ 80 لاکھ روپے بنتا ہے۔ اس کرپشن اور لوٹ مار کی وجہ سے فیصل آباد کے شہریوں کو سخت پریشانی اور اضطراب کا سامنا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سیکرٹری متعلقہ وزیر لوکل بلاڈیز کی انفارمیشن کے لئے ایک لیٹر نمبر 832 مورخ 19 فروری ہے یہ تحصیل میں جو تحصیل آفیسر فاضل ہے اس نے لکھا ہے کہ

To

The Tehsil Officer I & S

انہوں نے آخر میں پورے facts دیئے ہیں جس میں بتایا ہے کہ آپ کے پاس ترقیاتی فنڈز کے لئے اتنی رقم درکار ہے جبکہ آپ نے اس کے برعکس بست زیادہ رقم کے مینڈرز کال کرتے ہیں۔ آخری پیرے میں انہوں نے کہا ہے کہ

In the light of above narrated circumstances you are hereby requested, repeat requested, that the tenders process may kindly be stopped. Forthwith till the financial position of the T.M.A is not good otherwise you will be personally held responsible for these serious irregularities and financial crisis likely to arise consequently.

جناب سیکرٹری ایک 18 گریڈ کا سرکاری ملازم جوائنٹ ایم۔ اے فیصل آباد میں تحصیل آفیسر فاضل ہے جو دوسرے تحصیل آفیسر کو یہ لیٹر لکھ رہا ہے جس کے ذمے مینڈرز کال کرنا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ یہ liabilities آگے سے آگے چلتی رہتی ہیں۔ جب مینڈرز کال کئے جاتے ہیں تو جس ٹھیکیدار کو یہ مینڈرز ملتے ہیں اس سے پھر آٹھ فیصد کے حساب سے پول منی لی جاتی ہے۔ اب انہوں نے 35 کروڑ 74 لاکھ روپے کے مینڈرز کال کرنے اور ٹھیکیداروں کو کام الٹ ہو گیا اور ان سے پول منی لے لی۔ اب اس کے بعد یہ liability چلتی رہے گی اور کام ہوتے رہیں گے۔ پیسے آئیں گے، نہیں آئیں گے یہ سارا سلسلہ چلتا رہے گا لیکن تحصیل ناظم ایضاً حصہ لے کر فارغ ہو گئے ہیں۔

اس طرح سے وہاں پر لوٹ مار کا بازار گرم ہے اور وہاں پر کل کمیشن کی شرح تقریباً 26 فیصد ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا پورے شہر کو چاہے کہ وہاں پر جو ترقیاتی کام ہیں ان کے لئے 26 فیصد کمیشن لیا جاتا ہے۔ آٹھ فیصد پول منی اور اس کے بعد باقی ہے۔ اس لیٹر میں ہے کہ ان کے پاس کل 3 کروڑ روپے کی رقم تھی لیکن انہوں نے 35 کروڑ 74 لاکھ روپے کے ٹینڈرز کال کئے ہیں۔ یہ بڑا سنجیدہ معاملہ ہے، یہ شہر چوبیس چوبیس لاکھ کی آبادی کا شہر ہے اور اس میں اس طرح سے ڈویلپمنٹ فنڈ کو لوٹا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ متعلقہ منسٹر کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیے اور اس تحریک کو in order قرار دے کر اس ایوان میں اس پر بحث بھی ایک مرتبہ ہونی چاہیے۔ یہ جو devolution ہے یہ دراصل dissolution ہے۔ اس نے تمام محکموں کو dissolve کر دیا ہے اور جو اندھیرنگری ڈسٹرکٹ کی سطح پر ہوئی ہے اس کی پچھلے 56 سال کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی کیونکہ ان کو پوچھنے والا ہی کوئی نہیں ہے۔ ان پر نہ تو مقامی سطح پر کوئی آدمی بیٹھا ہے اور نہ صوبائی سطح پر کہ جس کا کنٹرول ہو۔ شکریہ

جناب ذہنی سپیکر، جی، وزیر بلدیات!

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ رانا صاحب کی تحریک حقائق پر مبنی نہ ہے۔ رانا صاحب نے اپنی تحریک میں یہ فرمایا ہے کہ 11.34 کروڑ روپے ڈویلپمنٹ کے لئے مختص کئے گئے ہیں جبکہ جو ٹینڈرز کال کئے گئے ہیں وہ زیادہ رقم کے ہیں۔ مختصر آئیے ہے کہ ان کا استدلال یہ ہے کہ ٹی۔ ایم۔ اے کے financial resources انہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ جتنے ٹینڈرز انہوں نے کال کئے ہیں اتنی رقم ان کے پاس موجود نہیں تھی اور انہوں نے اپنے وسائل سے زیادہ ٹینڈرز کال کئے ہیں۔ جو رپورٹ ہم نے ٹی۔ ایم۔ اے سے منگوائی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے ان figures کو درست قرار نہیں دیا بلکہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ان کے پاس A.D.P 2003-04 کے لئے 58 کروڑ روپے موجود ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مزید یہ تحریر کیا ہے کہ ٹی۔ ایم۔ اے نے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سے ٹینڈرز کال کئے اور تمام کاموں کی منظوری 2003 Work Rules کے 15 & 24 کے تحت دی ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں House کی قراردادوں کو بھی نف کیا ہے لیکن یہ ابتدائی مراحل کی بات ہے۔ اس

کے بعد یہ ہوا کہ 58 کروڑ روپے ان کی projected آمدنی تھی بعد میں چٹا یہ چلا کہ یہ آمدنی ان کو حاصل نہ ہو سکی اور اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ان کو ایک شیئر U.I.P سے ملنا تھا وہ ان کو پورا شیئر نہ ملا اور اس کے بعد ان کے وسائل میں کمی آئی۔

جناب سپیکر U.I.P ٹیکس سے ان کو شیئر نہیں ملا تو اس کے بعد یہ مسئلہ ان کی فنانس کمیٹی کے زیر غور لایا گیا۔ اس کے minutes جو ہمیں بھیجے گئے ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ

In accordance with Rule 15 of Work Rules 2003 as issued vide Government of the Punjab Local Government and Rural Development Department Notification No... a meeting of the Tehsil Development Committee T.M.A Faisalabad city was held on 27th January 2004.

اس میں انہوں نے ان سارے منسوبہ جات پر غور کیا اور انہوں نے کہا کہ اب financial constraint آ گیا ہے اس لئے ہمیں اس پر دوبارہ غور کرنا چاہیے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ These above Schemes have been persued in detail by the committee as explained by the T.O Finance that due to non achievements of budgeted targets.

جس کی میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے۔

Income from share of U.I.P tax and sale of municipal properties, the financial position of the T.M.A is not good now a days. However, efforts are being made to improve the financial position.

اس میں انہوں نے جو فیصلہ کیا وہ یہ ہے کہ،

Keeping in view the financial constraint, it has been decided that the schemes are approved to the extent of administrative approval only.

انہوں نے ان کو execute نہیں کرنا تھا بلکہ 352 سکیموں کی انہوں نے administrative approval دے دی اور اس کے بعد ان کو روک لیا۔ ٹی۔ایم۔اے نے صرف انہی سکیموں پر کام شروع کروایا ہے یا انہی سکیموں کی حتمی منظوری دی ہے جن سکیموں کے لئے ان کے پاس وسائل موجود تھے۔ ٹی۔ایم۔اے کا استدلال یہ ہے کہ انہوں نے صرف ان سکیموں پر کام کرنا ہے جن کے

تے ان کے پاس وسائل موجود ہیں اور وہ اپنے وسائل کے اندر رستے ہونے لگیوں پر عملدرآمد کروا رہے ہیں۔ یہ تاثر بالکل درست نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے وسائل سے زیادہ ٹینڈر کئے اور لگیوں approved کہیں بلکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ وہ اپنے وسائل کے اندر رستے ہونے لگیوں پر عملدرآمد کروائیں گے۔ شکریہ

رانا مناء اللہ خان، لاہ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے صرف administrative approval کی مدد تک بات رکھی ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو official letter میرا نکلا ہوا نہیں ہے اور جو آدمی بطور تحصیل آفیسر فائنل کام کر رہا ہے وہ سرکاری ملازم ہے اور یہ اس لیٹر کی کاپی میرے پاس ہے اس میں جو پیرا 1 ہے اس میں اس نے کہا ہے کہ،

In the current budget Rs. 11.34 crore have been allocated for the A.D.P for the year 2003-04 whereas the tenders are called for Rs. 35.74 crore.

یہ میں کوئی زبانی بات نہیں کر رہا ہوں یہ بات اخبارات میں آگئی اس لئے میں کر رہا ہوں۔ باقاعدہ ایک آفیسر جو اس مقصد کے لئے وہاں پر حکومت پنجاب نے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن فیصل آباد رکھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کا خیال ہے کہ فنڈز کتنے جاری ہونے ہیں اور اس نے ٹینڈر کتنے کئے ہیں؟

رانا مناء اللہ خان، مورخہ 14-2-04 کے "توانے وقت" میں ہے کہ،

619 development schemes worth Rs. 35.74 crore have been called by the infrastructure and services wing of T.M.A, Faisalabad city.

اب جس آدمی کو آپ نے financial matters کا انچارج بنا کر لی۔ ایم۔ اے فیصل آباد بھیجا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ جو Infrastructure and Services Wing کا میونسپل آفیسر ہے کہ ہمارے پاس اس سال کے لئے ڈیولپمنٹ میں 11.34 کروڑ روپیہ تھا لیکن آپ نے اس کے مقابلے میں 35.74 کروڑ روپے کے ٹینڈر call کئے ہیں۔ بات وہی ہے جیسے یہ کہہ رہے ہیں 'وہ صرف approval کی مدد تک ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کام وہی شروع کریں گے جس کام کے لئے ان کے پاس پیسے ہوں گے۔

میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ کام وہ اتنے ہی شروع کریں گے جتنے ان کے پاس پیسے ہوں گے ٹیکن 'مینڈر call کرنے کے بعد جسے ورک آرڈر کہتے ہیں' ورک آرڈر 8 percent وصول کر کے سب کو دے دیں گے۔ ورک آرڈر سب کا پاس ہو جانے کا اس کے بعد پھر کام کون سی کائل پر شروع ہوتا ہے' کون سی کائل پر نہیں ہوتا' اس سال کون سا ہوتا ہے' اگلے سال کون سا ہوتا ہے؟ پھر یہ liability چلا دیتے ہیں کہ اس سال کے پیسے اگلے سال پر اور اگلے سال کے پیسے اس سے اگلے سال پر یہ جو لیٹر ہے اس کی کاپی میرے پاس ہے۔ انہوں نے جو جواب وزیر موصوف کو لکھ کر بھیجا ہے میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ وہاں پر pool money اکٹھی کی گئی ہے۔ وہاں پر ان کے پاس اتنے فنڈز نہیں تھے انہوں نے 619 کام صرف اور صرف pool money اکٹھی کرنے کے لئے کئے ہیں۔ یہ ایک دفعہ counter argument کو بیٹھ کر دیکھ لیں اور اس کے بعد اگر یہ بات ثابت نہ ہو تو پھر کم از کم یونسل تحصیل آفیسر فنانس کو بلا لیں گے کہ آپ نے یہ لیٹر کس حساب سے لکھ دیا ہے؟ آپ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ آپ کے پاس گیارہ کروڑ ہے اور آپ نے 35 کروڑ کے ٹینڈر کیوں call کرتے؟ یہ آفیشل بات ہے۔ میں کوئی زبانی بات نہیں کر رہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری رانا صاحب جو فرما رہے ہیں اس کے جواب میں میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہوں گا۔ دو چیزیں ہیں ایک تو رانا صاحب کا خیال یہ ہے کہ شاید ان کے ٹینڈر کر کے ورک آرڈر جاری کر دینے گئے ہیں تو اس میں سے کمیشن لی گئی ہے۔

جناب سیکرٹری میری گزارش یہ ہے ورک آرڈر صرف اس منصوبے کا جاری کیا جا سکتا ہے کہ جس کے پیچھے financial allocation موجود ہو۔ جب کسی منصوبے کی financial allocation موجود نہیں ہوگی تو ورک آرڈر جاری نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری بات رانا صاحب نے liability کے متعلق فرمائی اور liability وہ ہوتی ہے کہ آج جو کام اس سال شروع کر دیا جانے اور وہ مکمل نہ ہو تو پھر اگلے سال liability میں اس کو take over کیا جاتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ یہ امر طے شدہ ہے کہ صرف اور صرف انہی منصوبوں پر کام کیا جائے گا کہ جن کے پیچھے financial allocation ہوگی۔ میں اپنے محترم بھائی کی خدمت میں یہ عرض کرنا

چاہتا ہوں کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں پر اس قسم کی کوئی financial irregularity ہوئی ہے تو ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر allocation سے زیادہ یا financial resources available سے زیادہ نینڈر جاری کئے گئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک gross irregularity ہے، financial irregularity ہے، ہم اس کو دیکھیں گے اور اگر کہیں بھی ہم نے پایا کہ کہیں کوتاہی یا غلطی ہوئی ہے تو ان متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

رانا ماشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری کیا یہ اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ اس irregularity کو یا جن چیزوں کو میں نے mention کیا ہے یہ ان کو چیک کروائیں گے اور چیک کروانے کے بعد جو بھی رپورٹ ہے اس کے مطابق مجھے آگاہ کریں گے یا House میں پیش کریں گے کہ وہاں پر یہ irregularity موجود ہے۔ وہاں پر انتہائی کوشش ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: In future, we will take care of.

جناب ذہنی سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ It has been disposed of. اب تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میں ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ چاہوں گا کہ بد قسمتی سے حسن اختر موزل صاحب میرے کلاس فیلو بھی تھے اور اس وقت ماشاء اللہ وزیر ہیں۔ جب سے یہ وزیر بنے ہیں ہم سے دور ہو گئے ہیں آج یہ یہاں پر تشریف فرما ہیں ان کے ایک حلقے کا معاند ہے۔ میرے حلقے کے لوگ کچھ وہاں پر آباد ہیں موضع بمجھل جو ان کا ملحقہ انتخاب ہے وہاں پر ایک کھلے پر 19 حصاران ہیں۔ وہاں پر یہ موصوف اور وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ یہ کر رہے ہیں کہ تین بندوں ظن محمد، محمد طارق اور عمران کی خاطر سیشن کورٹ کا stay ہے اور وہاں غیر قانونی طور پر ان کی سربراہی میں وہاں پر کھالا نکالا جا رہا ہے۔ یہ یہاں پر آج تشریف فرما ہیں، میرے دوست ہیں، بھائی ہیں

اور لاہ کالج کے میرے کلاس فیلو ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ یہاں پر یہ وضاحت کریں کہ جو میرے پاس کاغذات ہیں کیا یہ غلط ہیں یا ٹھیک ہیں؟ باہر میرے چیمبر میں کچھ خواتین کرم بی بی، رسول بی بی، شریظاں بی بی بیٹھی ہیں جو کہ اس کھانے کی حقدار ہیں لیکن یہ وہاں پر سرکاری کھانے کی جگہ ایک اور کھانا نکلانے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جانے کی اور اس کی ذمہ داری سراسر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور حسن اختر موئل پر ہوگی اس کی یہ وضاحت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں یہ آرگیشن کا معاملہ ہے۔ It should be moved through the Irrigation Department.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر ان کو جواب تو دینے دیں، موقع تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ تو بات الگ ہے لیکن اگر یہ معاملہ موٹے کا ہے۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر ایہ ان کی بہت پناہی کر رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let the Irrigation Department decide whether it is wrong?

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I give you documents

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی بات بجا ہے لیکن ابھی اس کے اوپر فیصلے تو نہیں ہوئے۔

رانا آفتاب احمد خان، پھر stay ختم کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر stay ہے تو Court should implement it.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے یہ سارا حکم نامہ جاری ہو رہا ہے۔ ان کے

بھائی وہاں پر تشریف فرما ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: How can the C.M office give direction against the jurisdiction of the court.

رانا آفتاب احمد خان، ان کو جواب تو دینے دیں۔

MINISTER FOR MANAGEMENT AND PROFESSIONAL DEVELOPMENT:

Point of personal explanation.

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میرے بہت ہی معزز دوست نے میرا نام استعمال کیا ہے، یہ میرے حلقے کا مسئلہ ہے، میں اس کو جانتا ہوں۔ مجھے اس سے تو اتفاق ہے کہ وہیں پر مسئلہ ہے لیکن انہوں نے جو یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر، ناز مغرب کی ادائیگی کے لئے 30 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ناز مغرب کی ادائیگی کے لئے ایوان کی کارروائی

آدھے گھنٹے کے لئے متوی کی گئی)

(ناز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 44-7 پر

کرسی صدارت پر مستکن ہونے)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون محتاج و محروم بچے پنجاب مصدرہ 2004

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Now we take up the Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004.

Minister for Law:

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move

"That the Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be taken into consideration at once."

MR ARSHAD MAHMOOD BAGGU: I oppose it, Sir.

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it, Sir.

DR SYED WASEEM AKHTAR: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، جی، جناب ارشد محمود بگو، رانا سانا اللہ خان اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! گورنمنٹ کی طرف سے ہر روز یہ بات ہوتی ہے کہ اس گورنمنٹ نے جب سے یہ آئی ہے چودہ پندرہ مہینے ہو گئے ہیں انہوں نے لہ اینڈ آرڈر کے سلسلے میں 'legislation کے ذریعے یہاں پر بہت زیادہ کام کیا ہے۔ اب یہ جو بل لے کر آئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بل گورنمنٹ نے اس سے پہلے یہاں پر پنجاب اسمبلی میں پیش کئے ہیں وہ چاہے تالیوں کا بل ہو، چاہے وہ بچوں پر سکریٹ کے حوالے سے پابندی لگانے کا بل ہو وہ جتنے بھی بل گورنمنٹ نے اب تک یہاں پر پیش کئے ہیں ان کا جو حشر بل پاس ہونے کے بعد ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل بھی اگر آج منظور ہو جاتا ہے 'House اس کو پاس کر لیتا ہے تو اس بل کا بھی وی حشر ہو گا جو پچھلے بلوں کا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں گورنمنٹ نے یہ ایک اہم روایت قائم کی تھی کہ اس میں ایڈیشن نے 43 amendments دی تھیں "مسلم لیگ (ن) اور پی۔ پی۔ نے بھی اس میں amendments دی تھیں۔ ہم نے ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک بڑے consensus کے ساتھ بات کر لی ہے لیکن میں اس بل کو اس حوالے سے oppose کرتا ہوں کہ جتنے بھی بل اس سے پہلے انہوں

نے بنا کر یہاں پر پاس کئے ہیں ان کو implement نہیں کیا۔ شادی پر expenses کا بل جو انھوں نے پاس کیا تھا آج آپ اس کا حشر دیکھ لیں، آپ چاہے کسی ضلع میں چلے جائیں، چاہے کسی تحصیل میں چلے جائیں، چاہے پورے پنجاب میں چلے جائیں قانون نام کی اس بل پر implementation کے حوالے سے آپ کہیں اس کی کوئی چیز نہیں دیکھیں گے۔ لوگ ہم پر مشتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پنجاب اسمبلی نے یہ بل منظور کیا تھا اور اس کا یہ حشر ہو رہا ہے کہ لوگ اس پر عملدرآمد نہیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح 18 سال سے کم عمر کے بچوں کو سگریٹ کے حوالے سے یہاں پر بندش لگانی گئی اس کا بھی حشر یہی ہوا۔ آج آپ بازاروں میں کھڑے ہو جائیں جہاں پر سگریٹ کی دکانیں ہیں وہاں پر کھڑے ہو جائیں کوئی اس قانون پر عملدرآمد نہیں کروا رہا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ تشکیک گورنمنٹ کی تشکیک نہیں ہے بلکہ اس ادارے کی جو پنجاب کا سپریم ادارہ ہے، پنجاب کا سب سے بڑا legislation کا ادارہ ہے جس کا ایک مقام اور ایک وقار ہے۔ آج اس ادارے کی تشکیک نہ کی جائے۔ اگر ہم کسی بل کو consensus کے ساتھ پاس کرتے ہیں، ایوزیشن اور گورنمنٹ اس کو پاس کرتی ہے تو اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہیے۔ حکومت کا کام یہی ہے، ان کا کام یہی ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ لہ ایڈ آرڈر کی صورت حال پہلے سے بہتر ہے، پمپیں ایم مان لیتے ہیں اور جتنی یہ یہاں پر تفریضیں کرتے ہیں وہ بھی ہم مان لیتے ہیں لیکن اس سے بڑا جموٹ اور کوئی نہیں ہے کہ جتنے بل اس اسمبلی سے پاس ہونے ہیں ان کی دجیاں پنجاب کی گھبوں، بازاروں میں اڑانی گئی ہیں ان پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں اس بل کو اس حوالے سے oppose کرتا ہوں کہ اگر حکومت یہ ایک اہمال لے کر آئی ہے تو پھر اس پر عملدرآمد بھی بیٹھنی جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سینگ میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ تینوں پارٹیوں میں سے ایک ایک صاحب بولیں گے۔ چونکہ ہماری طرف سے جو صاحب نے بات کر لی ہے اس لئے میں بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: بہتر ہے، شکریہ۔ رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان: جناب سپیکر اس بل کی (j) Clause 6 میں یہ تھا کہ

6. Board of Directors.-(1)

- (j) such other persons, not exceeding seven, at least two of whom are Members of the Punjab Provincial Assembly, as may be appointed by the Government for a specified period; and

پہلے یہ پانچ تھے اس کے بعد انہوں نے سات کر دیا لیکن ممبروں کی تعداد دو ہی رکھی گئی تھی۔ اس حوالے سے جب ہماری discussion ہوئی تو اس کے نتیجے میں یہ دو کی جگہ تین ہو گئے اور ان تین ممبروں میں سے دو ممبران حکومتی بننے سے ہوں گے اور ایک ممبر اپوزیشن کی طرف سے ہو گا جس کی نازدگی کا ہر حزب اختلاف کی عداوت پر ہو گی۔

جناب سپیکر: منزرا را کہیں سے درخواست ہے کہ پلیز اپنے موبائل فون بند رکھیں۔

رانا مناء اللہ خان: جناب والا اس کے علاوہ اس بل میں جو ترامیم تجویز کی گئی ہیں ان کے حوالے سے ارشد محمود بگو صاحب point out کر چکے ہیں کہ پچھلے سال میں جتنے بھی بل پاس ہونے ان کی بھی significance اس طرح سے تھی یعنی صرف الفاظ کو آگے بچھے کیا گیا، گورنر کی جگہ چیف منسٹر لکھ دیا گیا۔ جب یہ بل پاس ہونے تو بیان دیا گیا کہ جناب ہم نے تو record قانون سازی کی ہے۔

جناب والا! آپ اس بل کو دیکھیں، یہ کمیٹی سے recommend ہو کر آیا ہے۔ اس کی

Clause 3 میں amendment دی گئی ہے کہ۔

3(i)(b) "Board" means the Board of Governors established under section 6 of this Act:

- (ii) In para (j) in sub para (iv) the word "Drunken" appearing in the last line be deleted.

اب اس میں صرف ایک لفظ delete کیا گیا ہے اسی طرح سے آگے ہے۔

- (o) "Member" means Member of the Board;

- (i) in sub clause (1) words "Board of the Directors" appearing in the marginal heading and in line 1, the words "Board of Governors" shall be substituted;

- (ii) for the words "Director" and "Directors" wherever occurring the words "Member" and "Members" respectively be substituted;

- (iii) in sub clause (2) for the word "Directors" wherever occurring the word "Members" be substituted.

اب اس میں "Directors" کی جگہ پر "Members" کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ بہتر تھا کہ یہاں پر پہلے ہی "Members" لکھ دیا جاتا اسی طرح سے آگے 18 clause میں ہے کہ :

In Clause 18

In sub clause (2) for the word "form" appearing in line-1 the word "from" be substituted.

جب والا یہ اگر clerical mistake تھی تو کیا clerical mistake ہی through legislation اس House نے approve کرتی ہے؛ اس میں انہوں نے لفظ "form" کو "from" سے substitute کیا ہے اسی طرح سے آگے 27 clause میں ہے کہ :

In Clause 27

for the word "Reporting" appearing in the marginal heading the word "Reporting" be substituted.

پہلے لفظ "Reporting" تھا اور بعد میں جو substitute کیا گیا ہے وہ "Reporting" ہے تو یہ اسی قسم کی قانون سازی ہو رہی ہے۔ جب سال کے آخر میں یہ حساب کتاب کریں گے تو کہیں گے کہ ہم نے 24 بل پاس کر دیئے ہیں۔ پچھلے سال انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے 14 بل پاس کئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلی دفعہ بھی عرض کیا تھا کہ انہوں نے آپ کو بھی ورطایا اور کہا کہ ہم نے ریکارڈ قانون سازی کی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے خود ہی بیان دیا تھا۔

رانا مناء اللہ خان: جناب سپیکر! جو معاملات صوبے کے عوام سے concern ہیں، جہاں پر لوگوں کو اپنے مسائل کے حل میں رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں ان کی طرف تو یہ توجہ نہیں دیتے، کچھ ایریا میں تو یہ جا ہی نہیں سکتے۔ دوسرا ان کی طرف جانے کے لئے محنت کی ضرورت ہے، انویجو بوجھ اور سوچ کی ضرورت ہے جبکہ ان کے پاس تو وقت ہی نہیں ہے۔ یہ صرف نمبر enhance کرنے کے لئے اس قسم کی قانون سازی کرتے جا رہے ہیں۔ اس بل میں ماسوائے ایک ترمیم جو کہ ہماری طرف سے پیش کی گئی ہے باقی میں کوئی خاص positive تبدیلی کی ہی نہیں گئی، وہ بھی ہم نے ان سے کہا کہ آپ اگر کرنا ہی چاہتے ہیں تو پھر اس کو in this way کر لیں۔ پہلے Board of Directors پانچ تھے اور ان میں سے دو صوبائی اسمبلی کے ممبران تھے۔ وہ پانچ بھی کٹائی تھے کیونکہ ان کے علاوہ بھی ایک لمبی فہرست ہے، یہ تقریباً 20/25 لوگ بن جاتے ہیں۔ ان میں کوئی ex-officio اور کوئی otherwise ممبران ہیں تو یہ پانچ سے سات کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ بھی ویسے ہی انہوں نے کہا کہ پانچ کو سات کر دیں لہذا اس میں ہم نے اپنی ترمیم دی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سلی سی قانون سازی ہے اس کا کوئی purpose نہیں۔ حکومت کوئی positive work نہ کرنے کے لئے اور یہ show کرنے کے لئے کہ ہم کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں اس طرح کی قانون سازی لا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ positive and concerning to the public قانون سازی House میں لے کر آئے۔

جناب سپیکر: رانا آفٹ ممبر! آپ بھی بات کرنا چاہتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری آپ کے چیمبر میں فیصلہ ہوا تھا لیکن اگر آپ اجازت نہیں دیتے

تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ I am very disciplined.

جناب سیکرٹری: چلیں آپ بھی بات کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری آج جو بل Repeal and Saving میں ہے اس میں تین

Ordinance ہیں۔

- 1) The Punjab Children Ordinance, 1983 (XXII of 1983).
- 2) The Punjab Youthful Offenders Ordinance, 1983 (XXIII of 1983).
- 3) The Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976.

جناب والا! یہاں پر جو بھی مسودہ قانون پیش ہوتا ہے 'that is for the improvement' وہ

بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ یہ بل یہاں پر آیا تو آپ نے اسے ایک مہینے کے لئے refer کیا تھا۔

I can say کہ جب یہ مجلس قائم میں کیا ہے، جب وہاں discuss ہوا ہے تو اس وقت کورم بھی پورا نہیں تھا اس میں اتنی جلدی کس بات کی تھی؟ ایک ہی ممبر بیٹھا تھا اور اس نے کافی منظور کر

کے مجموعہ دیا ہے۔ اس کو وہاں پر proper time دینا چاہیے تھا، ممبران کی اکثریت اس کو discuss

کرتی پھر یہاں پر آتا۔ امی رانا، اللہ صاحب اور ارشد محمود بگو صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ سب

سے اہم چیز implementation of law ہوتی ہے۔ یہاں wasteful expenditure

on marriages کا ایک بنا، میں نے اس وقت بڑا oppose کیا تھا کہ آپ مہربانی کر کے اس میں

one dish allow کر دیں کیونکہ ہمارے معاشرے کے رسم و رواج میں یہ exist کرتا ہے۔ اب

راولپنڈی والے جب کوئی شادی کرتے ہیں تو وہ اسلام آباد جا کر کھانا دے دیتے ہیں۔ آپ ایک

illegal way adopt کرواتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ میلاد ہو رہا ہے اس لئے ہم کھانا

دے رہے ہیں۔ اصل چیز the spirit of the law is the implementation of the law. آپ

جس طریقے سے قانون سازی کر رہے ہیں If we can really implement it. تو یہ بڑی اہمی چیز

ہوگی کہ جو لوگ destitute ہیں ان کے لئے بہتر سہولیات ہوں، ان کے لئے homes بنائیں۔ ہم

نے جو پہلے قانون جانے سے سگریٹ نوشی کا قانون ہے کیا ہم نے اس پر عملدرآمد کروایا ہے؟ اب اصل spirit یہ ہے کہ as a gesture ہم نے آپ کے تجویز میں یہ کہا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی بہتری لائیں تاکہ اس پر عملدرآمد بھی ہو سکے۔ باقی وزیراعلیٰ کی جگہ گورنر کرنا یا گورنر کی جگہ چیف منسٹر کرنا یہ کوئی قانون سازی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہم جو تین چار basic law لانے تھے Have we been able to implement that? No sir. اس میں بھی we have

totally been miserably failed ہمیں چاہیے کہ ہم یہاں پر جو بھی قانون لائیں وہ ایسا ہو کہ اس پر عملدرآمد ہو سکے۔ ہم نے اس بل کو اس لئے oppose کیا ہے کہ جس طرح آپ haphazardly لائف منظور کر رہے ہیں وہاں پر تین میٹنگیں ہوتی ہیں اور صرف ایک ممبر وہاں پر تشریف لے کر گئے ہیں۔ Even the Chairman of the Committee admitted himself کورم پورا نہیں تھا لیکن پھر بھی یہ forward ہو کر آ گیا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ آپ نے جو بھی کام کرنا ہو If you want to do something good for the Province and the

poor people of the Punjab اس کے لئے آپ proper time دیا کریں لوگوں کو پورا موقع ملے کہ وہ اس میں ترامیم لاسکیں تاکہ بعد میں اس پر عملدرآمد بھی ہو سکے۔ بہت مہربانی، شکریہ جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے ایوزیشن کے بجائوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم قانون سازی کے حوالے سے ہمارے اور ان کے درمیان ایک positive consensus develop ہو رہا ہے کہ ہم جو بل لے کر آتے ہیں یا ان کی ترامیم ہوتی ہیں ہم پہلے بیٹھ کر ان پر بات کر لیتے ہیں۔ یہ ایک positive signal ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مزید آگے چلانا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی بلائیے گزارش کی ہے کہ قانون سازی کا کریڈٹ صرف گورنمنٹ کا نہیں بلکہ اس میں ایوزیشن کا بھی اتنا ہی کریڈٹ ہے چونکہ یہ مجموعی طور پر پوری اسمبلی کا کریڈٹ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس حوالے سے ہمیں criticise نہیں کرنا چاہیے بلکہ اگر یہاں سے کوئی بل پاس ہو جاتا ہے تو اس میں ان کا بھی اتنا ہی حصہ ہوتا ہے جتنا کہ حکومتی بیجنگ کا۔

جناب سپیکر! موجودہ بل کی افادیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔ یہاں پر میرے

بھائی ارشد بگو صاحب نے اس کی افادیت کو تسلیم کیا لیکن انھوں نے implementation کے حوالے سے بات کی۔ رانا محمد اللہ صاحب اور رانا آفتاب صاحب نے تھوڑا سا اختلاف کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کا تھوڑا سا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیں۔ یہاں کہا گیا کہ اس بات کی جلدی کیا تھی لیکن میں جلدی سے پہلے ضرورت کی بات کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی یہ vision تھی۔ یہ ان کی سوچ ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ جب کوئی بھی شخص مال روڈ سے گزرتا ہے اور ایک بچہ سڑک پر بھیک مانگ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پورے معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو بہتر ماحول فراہم کریں تاکہ اس کد اگری بیسی ننت سے اسے بھٹکارا دلایا جاسکے۔ آج تک کسی حکومت نے اس بات پر غور نہیں کیا اور ہمارے معاشرے میں ہمارے صوبے میں باقاعدہ ایک ماٹیا کے طور پر بھونے بچوں کو دانستہ طور پر معذور کر کے ان سے بھیک منگوائی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وزیر اعلیٰ نے یہ initiative لیا ہے تو انھوں نے صرف اور صرف اس نظریے اور اس سوچ اور اس خیال کے تحت لیا ہے کہ ہم اپنے معاشرے کو اس کد اگری کی ننت سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔

یہ ایک اہمی کوشش ہے اور میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس مسئلے پر ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ بات رہی implementation کی تو آج جب آپ کے چیئرمین میں یہ بات ہو رہی تھی تو اس وقت بھی Marriage Act کے حوالے سے بات کی گئی۔ آج اس کی implementation کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ میرے بھائیوں کے جو مدد ملتی ہیں میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ جب ہم قانون جاننے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کر سکتے ہیں تو میں اپنی اور حکومت کی طرف سے ان کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ اگر اسمبلی کوئی قانون پاس کرتی ہے تو اس کی implementation کے لئے یہ جو بھی آراء دیں گے ہم انشاء اللہ تعلقان کو احترام کی نظر سے دیکھیں گے اور انھیں وزن دیں گے اور implementation کے mechanism کو avail کرنے میں اسی طرح ان بھائیوں کو involve کریں گے جس طرح قانون سازی میں کر رہے ہیں۔ میں اس لحاظ سے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہمی کوشش ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعلقان اس کوشش میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو کامیاب کرے اور ہم اپنے معاشرے کو کد اگری بیسی ننت سے پاک کریں۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی کوششیں ہوتی رہیں اور بچوں کو اٹھا کر قانون میں بند کیا

جاتا رہا، دس دن کے لئے جیل میں ڈالا جاتا رہا لیکن اس قانون کے تحت ہم ان کی بحالی کے لئے ان کی rehabilitation کے لئے ایک مستقل ادارہ قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ جو بچہ سڑک سے اٹھایا جانے تو پھر اسے اعلیٰ حد تک کی عمر تک اس ادارے میں رکھا جائے۔ اس کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے اور اسے اس معاشرے کا مفید شہری بننے کے لئے پورے مواقع فراہم کئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری ایک اہمی کوشش ہے جس میں ہمیں آپ کا تعاون حاصل ہے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم جس خصوصی نیت سے یہ بل لا رہے ہیں انشاء اللہ تعلق اس سے بڑھ کر اس پر عملدرآمد کریں گے۔ شکریہ
راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) ریمانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو فرمایا ہے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ایڈویشن نے ہمیشہ قانون سازی کے وقت ہی اور جب کبھی ترامیم بھی دیں تو وہ بھی good sense میں اپنی عقل و دانش اور wisdom کے مطابق دیں تاکہ اچھا قانون بنے۔ ہم یہ expect کرتے ہیں کہ جس طرح ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر معاملات طے کرتے ہیں اسی طرح اگر ایڈویشن کی طرف سے کوئی as a private member پیش کرتا ہے تو اس میں یہ بھی تعاون کریں گے۔ جیسے کل کے لئے ہم نے Police Torture Act قابل دیا ہوا ہے۔ ہم امید کریں گے کہ کل راجہ بھارت صاحب اور باقی حکومتی ممبروں کے دوست بھی اس بل کو پاس کرانے میں مدد کریں گے۔

جناب سپیکر، جی، مہربانی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا کہ صرف ایڈویشن جماعتوں کے پارلیمنٹری لیڈر بات کریں گے اور انہوں نے بات کر لی ہے۔ ابھی آپ ٹائم دکھیں کہ 8.00 بجے ہیں اور آج لاہ ایڈ آرڈر پر بھی بحث ہے۔ آپ کو موقع ملے گا اس میں بات کر لیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے پنجاب میں چار قوانین موجود تھے۔

The Punjab Children Ordinance 1983 , Youthful Offenders Ordinance 1983 , The Supervision and Control of Children Homes Act 1976 and Control of Children Homes Act-I, 1976.

ان چاروں کا عمل یہ ہے کہ ان چاروں پر کسی قسم کا کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ جو نیا قانون بن رہا ہے یہ اس کا پانچواں حصہ بن جانے کے اس پر بھی کوئی عملدرآمد نہ ہو۔ جناب سپیکر، جی، شکرید وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے؛

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں کہ یہ laws موجود تھے جن میں سے تین repeal ہو جائیں گے اور ایک کو ہم نے adopt کر لیا ہے۔

MR SPEAKER: Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs, Leader of Opposition, Rana Sana Ullah Khan and Ch Asghar Ali Gujjar. Rana Sana Ullah Khan may move!

RANA SANA ULLAH KHAN: Sir, I move:

That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, in sub-clause (1), for para (j), the following be substituted:-

"(j) such other persons not exceeding seven as Members" may be appointed by the Government for a specified period;

Provided that at least three of whom shall be members of the Provincial Assembly of the Punjab, two members from treasury benches and one member from the opposition;

Provided further that the member from the opposition shall be nominated by the Leader of the Opposition; and"

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, in sub-clause (1), for para (j), the following be substituted:-

"(j) such other persons not exceeding seven as Members" may be appointed by the Government for a specified period;

Provided that at least three of whom shall be members of the Provincial Assembly of the Punjab, two members from treasury benches and one member from the opposition;

Provided further that the member from the opposition shall be nominated by the Leader of the Opposition; and

The motion moved and the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, in sub-clause (1), for para (j), the following be substituted:-

"(j) such other persons not exceeding seven as Members" may be appointed by the Government for a specified period;

Provided that at least three of whom shall be members of the Provincial Assembly of the Punjab, two members from treasury benches and one member from the opposition;

Provided further that the member from the opposition shall be nominated by the Leader of the Opposition; and"

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The question is:

"That Clause 6 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 28

MR SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 29

MR SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 30

MR SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 31

MR SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 32

MR SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 33

MR SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 34

MR SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 35

MR SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 36

MR SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 37

MR SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 38

MR SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 39

MR SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 40

MR SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 41

MR SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 42

MR SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 43

MR SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 44

MR SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 45

MR SPEAKER: Now, Clause 45 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 45 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 46

MR SPEAKER: Now, Clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 46 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 47

MR SPEAKER: Now, Clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 47 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 48

MR SPEAKER: Now, Clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 48 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 49

MR SPEAKER: Now, Clause 49 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 49 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 50

MR SPEAKER: Now, Clause 50 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 50 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 51

MR SPEAKER: Now, Clause 51 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 51 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children Bill
2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children Bill
2004 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Destitute and Neglected Children Bill
2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

امن عامہ پر عام بحث

(--- جاری)

جناب سپیکر، اب امن عامہ پر بحث شروع کرتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! غار کے وقف سے پہلے اذان کے وقت میں نے یہاں پر حسن
التر موکل صاحب کے معلقے کا ایک issue اٹھایا تھا۔ اس وقت وہ اس چیز کا جواب دے رہے تھے تو I
would like کہ وہ اس کا جواب دے دیں تو میں پھر اس پر آگے بات کروں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میں مناسب نہیں سمجھتا کہ منسٹر صاحب اس کا جواب دیں کیونکہ ایوان کے
اندویر جو بھی کارروائی ہے یہ بہت اہم ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے۔ کل کو اسی جگہ یہ law and order

situation arise ہوئی۔

جناب سپیکر، دیکھیں! میری بات سنیں۔ اس ایوان میں بھی بات کرنے کا کوئی طریقہ ہے۔ آپ کو
House کے باہر کسی شریٹوں یا نذیراں نے بتا دیا اور آپ ڈائریکٹ منسٹر صاحب پر ہٹ کر رہے
ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ کا پروانٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ میں آپ کو اس کی اجازت نہیں
دیتا۔ آپ مٹا، اللہ بڑے پرانے پارلیمنٹریں ہیں اور میں آپ سے ایسی توقع نہیں کرتا۔ پلیز! آپ

تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سٹیپیکر، جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سٹیپیکر! جب پہلے دن یہاں پر لہ اینڈ آرڈر کی بحث شروع ہوئی تھی تو ہمارے ایک فاضل دوست فیصل جو آئے صاحب نے اس House کی اور آئی۔ جی صاحب کی توجہ جی ایک نکتے کی طرف مبذول کرائی تھی۔ جناب آئی۔ جی صاحب نے تھانہ اٹھارہ ہزاری جمنگ میں انکوائری کی اور متعلقہ اے۔ ایس۔ آئی کو مظل کر دیا لیکن دوسرے روز چنانچہ نہیں کون سی طاقت تھی کہ جس نے اس قلعے دار کو اسی جگہ پر بھجوا دیا جہاں سے آئی۔ جی صاحب نے انکوائری کرنے کے بعد اس کو ڈرانسز کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس House کی بڑی بے عزتی ہے۔ ہمارے فاضل ارکان یہاں پر جو سوال اٹھاتے ہیں وہ ان کے ذاتی سوالات نہیں ہوتے۔ انہوں نے اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے ایک کیس کا ذکر کیا تھا تو میں آپ کی وساطت سے آئی۔ جی صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے انکوائری کرنے کے بعد کن وجوہات کی بنا پر اسے مظل کیا یا ڈرانسز کر دیا لیکن وہ کون سی طاقت ہے جس نے دوسرے دن اس کو اسی قلعے میں دوبارہ تعینات کر دیا۔ یہ اس House اور فاضل ممبران کی بڑی بے عزتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے یہ کوئی ٹھیک بات نہیں ہے۔ بہت بہت۔ شکر ہے

جناب سٹیپیکر، شکر ہے۔ میرے پاس ایوزیشن کی طرف سے دس نام پہنچے ہیں جو معزز اراکین بحث صحیح لینا چاہ رہے ہیں۔ ابھی ساڑھے آٹھ ہو چکے ہیں میں ایوان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہر مقرر کے لئے کتنا ٹائم دیں۔ کیوں رانا صاحب! ہر مقرر کو 5 منٹ دے دیں؟

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سٹیپیکر، جی، ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سٹیپیکر! میں آپ کی وساطت سے کہ یہاں پر وزیر صحت صاحب بیٹھے ہیں جو House کو کبھی کبھی دیدار کراتے ہیں۔ جب اسمبلی شروع ہوئی تو نجف سیال صاحب نے ایک

معاہدہ point out کیا تھا کہ ممبران کے والدین کے علاج معالجے کے لئے یورو کریسی نے ترمیم کر کے اس کو ختم کر دیا تھا اور وزیر صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم اس میں ترمیم لارہے ہیں اور نجف سیال صاحب نے کہا تھا کہ جن کی کوشش سے ہم پیدا ہوئے ہیں اگر ان کو ہی ہم کامدہ نہیں پہنچا سکتے تو پھر ہمارا یہاں پر بیٹھنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس معاہدے میں کیا پیشرفت ہوئی ہے وہ ذرا وضاحت فرمادیں۔ شکریہ جناب سیکرٹری، اہمی تو میرے خیال میں مناسب نہیں ہے آپ منسٹر صاحب کو چیمبر میں مل لیں۔ محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سیکرٹری چار دن سے لاہ اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے اور آج بھی لاہ اینڈ آرڈر پر ہی بحث ہو رہی ہے۔ کیا تعلیم پر بھی بحث ہو سکتی ہے یا نہیں کیونکہ اجلاس تو ختم ہونے کو ہے۔

جناب سیکرٹری، انشاء اللہ کل تعلیم پر بحث ہوگی۔ اب میں دعوت رانا محمد اللہ خان صاحب کو دیتا ہوں۔

رانا محمد اللہ خان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سیکرٹری! شکریہ۔ لاہ اینڈ آرڈر پر تین دن سے بحث ہو رہی ہے اور بہت سے معزز اراکین اسمبلی نے اپوزیشن اور حکومتی بیچوں کی طرف سے اس بحث میں حصہ لیا ہے اور بڑی گراں قدر تجاویز سامنے آئی ہیں۔ میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ امن و امان کی صورتحال سے متعلق دو طرح سے بات ہو سکتی ہے ایک تو وہ تجویز جس کی بنیاد پر مستقل طور پر معاشرے میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہو جائے اور ایک short term measures ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کو فوری ریلیف حاصل ہو۔

جناب سیکرٹری! میں مختصراً پہلے اس طرف آؤں گا کہ دنیا میں قوموں نے ملکوں نے لاہ اینڈ آرڈر کی جو بہتر صورتحال achieve کی ہے اس میں وہ کون سی چیزیں ہیں کہ جن پر انہوں نے عمل کر کے معاشرے کو امن و امان سے بہرہ مند کیا جب تک تمام ادارے اپنا اپنا کردار موثر طریقے

سے ادا نہیں کرتے اور جو ملک کا بنیادی قانون ہے جسے آئین کہا جاتا ہے اس کے مطابق ادا نہیں کریں گے تو اس وقت تک کسی بھی ملک اور معاشرے میں صحیح طور پر امن و امان کی صورت حال پیدا نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر، House کا وقت ایک گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! امن و امان کی صورت حال کے لئے صرف اور صرف مجرموں کا پکڑا جانا یا پولیس کا بہتر طور پر اپنے فرائض اور اپنے منصب کو ادا کرنا ہی حائل نہیں ہے بلکہ بے روزگاری اور مہنگائی بھی ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے بھی امن و امان کی صورت حال خراب ہوتی ہے۔ دہشت گردی جو افغانستان کے حالات سے ہے یا دنیا میں جو دہشت گردی کے خلاف سہم چل رہی ہے وہ بھی اس چیز کو effect کرتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ریاست کے تمام ادارے اپنا اپنا کردار بہتر طور پر ادا کریں لیکن اگر ایسا ہو کہ انصاف مہیا کرنے والے ادارے وہیں پر بیٹھے لوگ اپنے مفد کی بھی پاسداری نہ کر سکیں اور ان کے لئے ایسے حالات پیدا کر دینے جائیں کہ وہ ملک کا آئین جو بنیادی قانون ہے اس پر وہ فرد واحد کی وکاداری کا مفد اٹھانے پر مجبور ہو جائیں تو پھر کس طرح سے ملک میں انصاف مہیا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر! یہ بات on record ہے اور ساری دنیا کو اس بات کا پتا ہے کہ شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو نار کوٹس میں سزائے موت ہوئی، جب انھیں عمر قید سزا ہو گئی تو ان کی ہائیکورٹ میں اپیل pending تھی۔ اسی دوران الیکشن 2002 ہو گئے۔ اس الیکشن میں ان کا بیٹا ایم۔ این۔ اے منتخب ہو گیا۔ جب وہ ایم۔ این۔ اے منتخب ہو گیا اور اس کے بعد حکومت سازی کا مرحلہ آیا تو اسے کہا گیا کہ آپ وزیر اعظم کو منتخب کرنے کے لئے ووٹ دیں۔ اس نے کہا کہ پہلے میرے والد صاحب کی سزائے موت ختم کروائی جائے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ پہلے میرے والد کو آپ بری کروائیں اس کے بعد میں آپ کو ووٹ دوں گا۔ سودا نہ ہو سکا اور اس نے ووٹ نہ دیا۔ اس کے بعد پھر اعتماد کے ووٹ کا مرحلہ آ گیا، پھر دوبارہ بات ہوئی تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے میں اعتماد کا ووٹ دے دیتا ہوں لیکن میرے ساتھ پکا وعدہ کریں۔ عبور الہی روڈ کے اوپر ایک بہت بڑا گھر ہے وہاں پر بیٹھ کر یہ ساری باتیں ہوتی رہی ہیں اور ساری دنیا کو اس بات کا علم ہے۔

جناب سیکرٹری اب آپ دیکھیں کہ انصاف کی فراہمی کا level اس ملک میں کیا ہے۔ اس نے وزیراعظم کو اچھا کاؤٹ دیا اور بعد میں اس کے والد صاحب مرنے میں ہائی کورٹ سے بری ہو گئے۔ اب جب عدالتوں میں انصاف کا یہ میاں ہو گا تو پھر ایک تھنڈا ر اپنے حلقے میں منتقلی لے کر بیرونِ فروشی اگر کروانا ہے تو پھر آپ اس کو اس طرح سے روک نہیں سکتے۔ وہ ادارے جن کا کام ہے کہ وہ ملک کا دفاع کریں اور وہ سرحدوں پر بیٹھیں۔ اگر وہ مورچوں سے اٹھ کر گورنمنٹ ہاؤسز میں آ کر بیٹھ جائیں اور وہ ایجنسیاں جن کا کام ہے کہ وہ ہر وقت دشمن سے ملک کو محفوظ کرنے کے لئے نظر رکھیں۔ اگر وہ ہر وقت سیاست کرنے لگیں اور سیاسی جماعتیں جانے لگیں، سیاسی جماعتوں کو توڑنے لگیں تو پھر باقی ملک میں کیا مال ہو گا؟ |*****|

جناب سیکرٹری، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا منہاء اللہ خان، جناب سیکرٹری جب وہ ایجنسیاں جن کا کام ہے کہ وہ دشمن پر نظر رکھیں، وہ سیاست کرنے لگیں |*****| تو پھر ملک میں اگر پولیس کا ادارہ صحیح کام نہیں کر رہا تو یہ بات پھر ہمیں سمجھ آئی چاہیے، جب انصاف فراہم کرنے والے ادارے بھی صحیح کام نہ کر رہے ہوں، دفاع کرنے والے ادارے بھی صحیح کام نہ کر رہے ہوں اور وہ ادارے جہاں سے اقتدار آگے بڑھتا ہے، جو عوامی اور سیاسی ادارے ہیں وہیں پر بھی عوام کی صحیح نمائندگی نہ ہو، تو پھر ملک کا حال وہی ہوتا ہے جو اس وقت ہمارے ملک کا حال ہے۔

جناب سیکرٹری میں نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی میں نے نفاذ ہی کی ہے کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ مستقل بنیادوں پر ہم اپنے ملک کو امن و امان سے بہرہ مند کریں تو ہمیں اس ملک کے آئین کو تسلیم کرنا ہو گا، جمہوریت کے حق کو تسلیم کرنا ہو گا اور اس ملک میں صحیح معنوں میں ایجنسیوں کی مداخلت کے بغیر ایکشن ہونے چاہئیں۔ ان اداروں میں صحیح معنوں میں عوام کے منتخب لوگ آنے چاہئیں۔ اس کے بعد پھر مداخلت ان اداروں تک جائیں گے جو انصاف فراہم کرتے ہیں اور اس طرح دوسرے اداروں تک جائیں گے۔

• حکم جناب سیکرٹری کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! اگر عارضی طور پر، فوری طور پر، ایمر جنسی طور پر ہم کوئی ریٹیف اس ملک میں دینا چاہتے ہیں تو اس کی میں یہ محال دوں گا کہ اس سے پہلے دور میں صرف ایک کام کیا گیا تھا۔ محترم راجہ صاحب اس کام میں یہ پوری طرح شامل تھے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ جس میں اچھے لوگ اور برے لوگ بھی ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ آپ کو ڈی۔ پی۔ او جو پہلے ایس۔ پی ہوتا تھا وہیں سے 30/35 آدمی بہترین لوگ زدے سکے۔ اگر آپ neat & clean اور 30/35 committed دیا تھار اور امانت دار لوگوں کو ڈسٹرکٹ کی سطح پر نکالیں تو فوری ریٹیف مل سکتا ہے لیکن اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے تمام گندے عناصر تمام ڈا کو ٹانپ جو لوگ ہیں ان کو ڈسٹرکٹ میں ڈی۔ پی۔ او نکایا گیا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ جاوید شاہ نامی آدمی، میں انہیں ذاتی طور پر نہیں جانتا ہوں لیکن ان کی reputation comparatively بہتر تھی انہیں وہاں سے ہٹا کر مختار ٹکا صاحب کو نکایا گیا ہے۔ اب ان کے ماہی کو کون نہیں جانتا کہ وہ کتنی بار suspend ہوئے، کتنی بار سزا ہوئی اور کن کن باتوں میں رہے۔ اسی طرح سے ہمارے ایس۔ پی انوسٹی گیشن خالد عبداللہ وزانج صاحب ہیں history کو سب لوگ جانتے ہیں۔ یہاں پر ہوم سیکرٹری صاحب اور آئی۔ جی صاحب بیٹھے ہیں لیکن ڈی۔ پی۔ او کو لگانے میں ان کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے۔ [*****]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔ 7 کب روڈ پر صوبے کے چیف ایگزیکٹو جو اس معزز ایوان کے کامد ایوان میں اور پنجاب کی اکثریت نے انہیں منتخب کیا ہوا ہے ان کا دفتر ہے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! وہ الفاظ میں نے کارروائی سے حذف کر دینے ہیں۔ رانا صاحب! کالی ٹائم آپ نے لے لیا ہے۔ بیگز! wind up کریں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! الفاظ حذف کر دیں لیکن گزارش یہ ہے کہ اس وقت مخصوص

جناب سپیکر! ساتھ کی دہائی تک جرائم ذرائع رسل و رسائل کی بنیاد پر صرف بین الاصلاحی ہوتے تھے لیکن جوں جوں ذرائع رسل و رسائل ترقی کرتے گئے آج کے دور میں دیکھیں کہ آئی۔ٹی اور خاص طور پر ایلی کام نے جو ترقی کی ہے اور یہ جو جدید سولتیں میسر ہوئی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ جو جدید اسلحہ آتا جاتا ہے اس بنیاد پر جرائم پیشہ لوگوں کا آہن میں رابطہ ان کا گنہ جواز اور ان کے گروہ اس لحاظ سے بھی ترقی کرتے جاتے ہیں کہ جوں جوں ان کے پاس سولتیں میسر ہوتی جاتی ہیں۔ جب جرائم پیشہ لوگوں نے ترقی کی تو بین الاصلاحی کے بعد بین الصوبائی اور اس کے بعد آپ دیکھیں کہ بین الاقوامی گروہ بھی بنتے گئے۔ آج انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کی بنیاد پر ایک جرم کا ایک ملک میں منصوبہ بنایا جاتا ہے دوسرے ملک سے وہ جرم شروع ہوتا ہے اور تیسرے ملک میں جا کر وہ جرم ختم ہوتا ہے۔ جرائم پیشہ افراد پر مشتمل جو گروہ ہیں ان کو جدید سولتوں کی بنیاد پر اکٹھے ہونے کا اور common intention کے تحت ایک جرم کرنے کا موقع ملتا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چاہیے تو یہ تھا کہ ساتھ اور ستر کی دہائی کے بعد "اسی اور نوے" میں اور اس کے بعد بھی قانون کو اسی طور پر مرتب کیا جاتا، قانون میں بھی ترامیم کی جاتی تاکہ ان کو جو وسائل میسر ہیں وہ اس ایجنسی کو بھی دینے جاتے جس نے ان پر قابو پانا ہے یا جرائم کو روکا ہے۔ میں یہاں کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ساتھ حکومت کو جب اقتدار حاصل تھا تو انہوں نے نہ اس چیز پر سوچا نہ عمل کیا اور نہ ہی قانون میں ترامیم کرنے کے لئے کوئی حرکت کیا۔ میں موجودہ حکومت کو یہ کریڈٹ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قانون میں ترامیم کیں اور جہاں بھی ذمہ داری بنتی ہے وہاں اختیار دینے کا ایک سلسلہ جاری کیا اور اسی بنیاد پر موجودہ حکومت کے اقدام کے تحت انشاء اللہ تعلق جرائم کنٹرول بھی ہو رہے ہیں اور آگے بھی ہوتے رہیں گے۔ ہماری موخر سے پولیس دیکھیں۔ کیوں یہ کہتے ہیں کہ اس کی صلاحیتیں ضعیف ہیں، اس کے کام کرنے کی صلاحیت بہتر ہے؟ اس کے ساتھ موجودہ حکومت نے ہائی وے پٹرولنگ کو درست طور پر منسوب کیا ہے اور اس کا طریقہ کار وضع کیا ہے اور ان کا اجراء کیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہائی وے پٹرولنگ کی وجہ سے جتنے بھی ہائی وے پر جرائم ہوتے ہیں انشاء اللہ تعلق اس کی وجہ سے کنٹرول ہوں گے اور یہ بتدریج اصلاح کا سلسلہ دوسری پولیس کی طرف بھی آنے کا۔

جناب سپیکر! جب یہاں یہ بات کی جا رہی ہو کہ جو بھی ہمارے سابق حکمران تھے وہ ماورائے عدالت قتل کرواتے تھے اس لئے ان کی اہمیت تھی، اس لئے وہ بہتر ہیں۔ جب اس مقدس ایوان میں یہ بات ہو کہ ماورائے عدالت قتل درست ہیں اور جو کرواتے تھے وہ بہتر تھے۔ جب اپوزیشن کی طرف سے یہ تجاویز آئیں گی کہ ماورائے عدالت قتل کرنے کی اجازت دی جائے یا یہ قانون بنایا جائے یا اس شخص کو اہمیت دی جائے جو ماورائے عدالت قتل کرواتا تھا، جب اپوزیشن کی طرف سے یہ تجاویز آئیں گی تو میں نہیں سمجھتا کہ کسی طور پر کوئی اصلاح ہو سکے یا ان کی طرف سے کوئی اہمیت تجویز آسکے۔

جناب سپیکر! صرف لاقانونیت یہ ہی نہیں ہے کہ جرائم پیشہ افراد کیا کرتے ہیں؟ لاقانونیت جب حاکموں کی طرف جاتی ہے، جب حاکم لاقانونیت کی طرف آجاتے ہیں تو اس وقت ملک اور قوم کی تقدیر مختلف نقشہ پیش کرتی ہے۔ ہماری عوام نے، ہمارے ملک نے یہ دیکھا کہ لاقانونیت جب اقتدار تک جاتی تھی تو ہم نے یہ دیکھا کہ بیرون ملک سے جو سکرپ منگوا یا جاتا تھا اس میں سکرپ کی بجائے درست مشینری ہوتی تھی۔

جناب سپیکر، بیڑا ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب نذر حسین گوندل، جب لاقانونیت مد سے بڑھ گئی تو اس وقت پاکستان کی عوام نے یہ بھی دیکھا کہ انسانوں کی بجائے جانوروں نے بھی مرے کھانے شروع کر دیئے۔ اب الحمد للہ اس ملک میں وہ صورتحال نہیں ہے، وہ لاقانونیت نہیں ہے۔ الحمد للہ حکومت درست اقدام کر رہی ہے اور ان کے درست اقدام کی وجہ سے لاقانونیت کی صورتحال بہتر ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Thank you Mr Speaker! Desire creates power and in the middle of difficulty lies opportunity. Somebody said always do the right because this will gratify some and astonish the rest

There is always success to a willing heart. یہ جو پولیس آرڈر 2002 آیا ہے اگر آپ اس

کا آرٹیکل 16 دیکھ لیں تو اس میں ہے کہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو جو powers ملیں گی

delegated to the A.S Ps, D.P.Os or S.Ps اور اس کے ساتھ ہی اگر آپ آرٹیکل 18 دیکھیں تو اس میں بڑا واضح ہے کہ District Police Officer S.P investigation ہو گا کہ اس نے investigation change کروانی ہے تو he can't interfere in the investigation اس پر بھی بورڈ بن جاتا ہے۔ جب تک وہ investigation change ہوئی ہے under the Criminal Procedure Code Section 173 وہ چالان جو نااہل افسر کرتا ہے یا غلط تفتیشی ہے وہ چالان ہو کر چلا جاتا ہے۔ against that کر you say سیکشن

22(a)(b) of the Pakistan Criminal Procedure Code, the Session Judge is empowered to do that.

آپ دیکھیں کہ

There is an internal conflict on the implementation on the Police Order 2002

آپ دیکھیں کہ ایک ڈی۔ پی۔ او فیصل آباد کی مثال لے لیں کہ وہاں پر اگر نفری 5500 ہے تو 300 آدمی تفتیش والے ہیں۔ ملک احمد خان صاحب نے بڑی اچھی بات کی تھی کہ there is not a single investigative academy in Pakistan آپ دیکھیں کہ you are not trained یہ بات یہاں پر بنانا ضروری ہے کہ کسی بھی مذہب معاشرے میں سب سے پہلے test جو ہوتا ہے وہ aptitude test ہے اور آپ پاکستان کی بد قسمتی دیکھیں کہ یہاں پر جو D.V.M ڈاکٹر ہیں وہ بھی Aptitude is the most important factor for giving a job to a person

جناب سپیکر! دوسری بات پبلک سیفٹی کمیشن کی ہے۔ پبلک سیفٹی کمیشن کا آئیڈیا جاپان

سے لیا گیا ہے۔ This was to have a bridge between the Police and the public اس

میں یہ تھا کہ They were directly elected and they have nothing to do with the politics اب ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے کہ اگر آدمے elect ہو گئے ہیں تو آدمے گورنمنٹ کی طرف سے دے دینے گئے ہیں اور جس کے پاس پیسے کی طاقت ہے جیسا کہ فیصل آباد میں ایک آدمی پبلک

سینیٹ کی کمیٹی کا بھی چیئرمین ہے، ہسپتالوں کے بورڈ آف مینجمنٹ کا بھی چیئرمین ہے، گورنمنٹ کی یونیورسٹی کا بھی چیئرمین ہے، پرائس کنٹرول کمیٹی کا بھی چیئرمین ہے اور پاکستان کا سب سے بڑا ایکسپورٹ بھی ہے۔

Because we are not doing justice to it. Because this money just breaks the norms of justice

اب آپ دیکھیں کہ اس وقت ہو کیا رہا ہے؛ جتنے کیسز رجسٹرڈ ہو رہے ہیں آپ appointment and postings of the Officers کی بات کر رہے ہیں۔ آپ لسٹ نکال کر دیکھ لیں کہ اس وقت پورے پنجاب میں

This I.G is helpless. I think he is going to retire after 5 or 8 months. He has been serving good. But I would say that one man's courage creates majority. If he has the courage, he should come up and do whatever

جو اس کا ضمیر کہتا ہے۔ but he is not doing it. جس طرح رانا صاحب نے بت کی ہے

Do you think cast and creed is the basic factor for getting a posting. Do you think anybody who is corrupt should be posted.

میں آپ کو ڈی۔ پی۔ او رحیم یار خان کی مثال دیتا ہوں کہ وہ سیالکوٹ میں تعیناتی کے دوران بطور ڈی۔ ڈی۔ او ایک کروڑ تین لاکھ روپے پی۔ اے بلوں کے کھا گیا اور بعد میں dismiss ہو گیا اور اس کے ساتھ ایک ٹرک چالان ہو گیا اور اب بحال ہو کر وہاں پر تعینات ہے۔ آپ دیکھیں کہ investigation میں کون سے آفیسرز لگے ہوئے ہیں۔ you have very good officers. There was a D.I.G in Sargodha اس کو کہا کہ آپ referendum میں یہ کریں۔ اس نے کہا کہ I have nothing to do it اس نے کہا کہ Why? انہوں نے کہا کہ there is a problem I cannot do this unlawful thing اس نے کہا کہ you can transfer me and he was transferred آپ دیکھیں کہ There are two types of crime. One is the organized crime i.e. white collar crime جیسا کہ

جلی ڈال بیچتے ہیں، افسر پیسے کھاتے ہیں، 550 گاڑیاں قبضہ میں لیتے ہیں I just challenge the P.O. We should go and see کہیں سے آئے ہیں۔ P.O. قبضہ میں لی گئی آدمی موٹر سائیکل پولیس والے سے کر پھر رہے ہیں۔ and I have brought a document and I submit to the I.G. کہ جتنی بھی ان کے گھروں میں نرسریاں ہیں they cannot give that income. They should go to the account of the Government of the Punjab اور ڈی۔ آئی۔ جی فیصل آباد کے گھر میں 12 عدد نرسریاں ہیں اور وہ 57 ہزار روپے لے رہا ہے and if you want I can give you کیسے پیسے لیتے ہیں Do you not think that this is a crime? This is the biggest crime. کہ ایک سرکاری جگہ پر اس کی آمدن سرکاری خزانے میں جانی ہوتی ہے۔ P.P.O should take notice of it. یہ فیصل آباد چلے گئے ہیں۔ فیصل آباد جا کر انہوں نے جیسا کہ کامریس کھڑے تھے انہوں نے کہا کہ جی بہت امن ہے۔ آپ پولیس کی کارکردگی کا اندازہ لگائیں کہ Inspector gets relief in fake encounter from the court اس ملک میں قانون صرف غریب کے لئے ہے، طاقتور کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ تین چیزیں پولیس کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتیں۔ The prostitution, sale of liquor and the gambling. دو دن پہلے گجرات میں 35 آدمی پکڑے گئے ہیں اور 38 لاکھ روپے جوئے کی آمدن برآمد ہوئی۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب آپ تین چیزوں پر، آپ مجھے بتائیں کہ What control you have made on that. You have to set authorities کہ آج تک کسی پولیس والے کا ٹریک چالان ہوا ہے؟ مجھے آج تک یہ بتادیں کہ پولیس آفیسر He has gone to the gallows. دیکھیں کہ آپ کے پاس روز بروز تحریک اتوانے کا آرہی ہیں کہ یہ پولیس کے ساتھ متعلقہ ہیں مگر ہم کیا کریں؟ Because we are not sure what we are going to do it. ہمارا صرف ایک مقصد ہے کہ ہمارا ایس۔ ایچ۔ او ہماری بات مانے اور ہمارا کام کرے۔ اس وقت پولیس آرڈر 2002 میں مکمل طور پر confusion پایا جاتا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ اسی چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری کے دروازے سے انہوں نے پولیس withdraw کر لی تھی اور انہوں نے جیل کے سپاہی بلوانے تھے۔ یہ آپ کی rift بنا رہا ہوں کیونکہ when there is an internal rift between the

Department' مولینتی سے کسی نے پوچھا کہ

What is power? He said power is my mistress. They are not prepare to share things. They are not going to share responsibility.

اس وقت rate of crime کا The most important factor is unequal distribution of wealth"Are you sincere to work?" کہتے ہیں کہ یہاں پر رقیوں کی بات کرتے ہیں

we said کہ پی۔ پی۔ او صاحب گئے ہیں

جناب سپیکر، رانا صاحب ایک منٹ میں ختم کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جب جاتے ہیں تو I must quote this یہاں پر مناظر رانھا صاحب نہیں ہیں۔ یہاں پر issue arise ہوا ہے، انہوں نے جا کر اس کو resolve کیا ہے۔ یہاں پر جواب نہیں دیا ہے۔ آپ بتائیں کہ

I would say if he tells that I have these ten good officers posted in Punjab. I will salute that man.

مگر جناب انہیں، کیونکہ جتنے لگ رہے ہیں either they are corrupt. کوئی on the basis of merit پر نہیں لگ رہا ہے

We should confine ourselves to our job, we should be sincere to our cause, we should feel that we have to live for our generation.

ہمارے آنے والے بچوں نے یہاں پر رہنا ہے۔ ہم پنجاب کی امن و امان کی صورت کے لئے بنے ہیں مگر جناب اگر ڈی۔ آئی۔ جی صاحب کے ساتھ ہینہ کر have a good time کریں گے۔ آپ دیکھیں کہ اس آفیسر کا پوسٹنگ کے لئے appointment aptitude ہے، اس کا career record دیکھیں، پھر اس کو دیکھیں کہ یہ پوسٹنگ پر رہا ہے۔ جو آفیسر اس وقت آپ کے سامنے کھڑا ہو جانے کا وہ ہر ایک کے آگے کھڑا ہو جانے کا so make appointments and postings on merit تفتیش کا سلسلہ تبدیل کیا جانے کیونکہ یہ تفتیش کے سلسلے make this D.P.O as incharge of the investigation. جیسے آپ

مخروے پر جاتے ہیں If there is minor crime وہ پالان کر دیتے ہیں اور If there is a major

crime وہ پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ The watch and ward people should move around

the whole city. جب جہاں پر کرائم ہو گا وہ move کریں گے اور اس کو پکڑیں گے اور وہ ان کو

پولیس سٹیشن کے حوالے کریں گے، وہ اس کی تفتیش کرے گا اور اس کے بعد پالان ہو جائے گا

He will be responsible But in the present system you will not be able to do

it. Thank you.

جناب سپیکر، خضر ایساں ورک صاحب

چودھری خضر ایساں ورک، جناب سپیکر، گلبرگہ کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔ میں سب سے

پہلے رانا صاحب نے جو بات کی تھی اس کا ذکر کروں گا کہ اس حکومت کا کام یہ ہے کہ یہ پولیس کو

اپنے ساتھ ملا کر دوسرے لوگوں کو اپنی طرف attract کرتی ہے کہ آرمی کو سرحدوں پر بیٹھے رہنا

چاہیے۔ ہم بھی یہ چاہتے ہیں اور اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ آرمی کا کام ملک کا دفاع کرنا ہے اور

وہی کرے لیکن انہی کی حکومت نے اپنے ساجد دور حکومت میں جب محکمہ تعلیم میں گھومت سکولوں

کا چٹا چلایا گیا تو انہی کی حکومت نے آرمی کو بلایا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے، گھومت سکولوں کا چٹا چلایا

جانے تو آرمی نے گھومت سکولوں کا چٹا چلایا، انہی کے نتائج لے کر انہوں نے محکمہ تعلیم کو کچھ

improve کیا۔

دوسرا یہ کہ واہڈا کا ادارہ بھی ڈوبتا جا رہا تھا کہ اسے بھی انہی کے دور حکومت میں ان

لوگوں نے آرمی کو بلایا اور انہوں نے واہڈا کو بھی ڈوبنے سے بچایا۔ جیل روڈ کی تعمیر بھی انہی کی

حکومت نے ایف ڈبلیو او کو دی تھی۔

جناب سپیکر، House کا وقت مزید ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

چودھری خضر ایساں ورک، جناب سپیکر، انہوں نے یہ اتنی آسانی سے کہہ دیا ہے کہ اب یہ ایسے

کرتے ہیں۔ ہماری سیاست کا یہ مزاج ہے کہ ہم دوسروں پر تنقید کرتے ہیں خواہ اس کا کوئی مثبت

ہتلو بھی ہو۔ جہاں تک پولیس اور لاہ اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے تو ہمیں اس سلسلے میں اس چیز کو بھی

مظفر رکھنا چاہیے کہ ہم نے تفتیش اور وایچ اینڈ وارڈ کے علیحدہ علیحدہ دو ڈیپارٹمنٹ تو بنا دیئے ہیں لیکن میرے خیال میں وایچ اینڈ وارڈ کے محلے کے پاس proper سٹاف نہیں ہے اور انوسٹی گیشن کے محلے کو ہم نے پوری طرح trained ہی نہیں کیا۔ ہم حکومت سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ انوسٹی گیشن میں لگانے گئے لوگوں کی ٹریننگ اس بنیاد پر کی جائے نہ کہ بعض اضلاع میں بے گناہ لوگوں کو مار مار کر انسان تو کیا حیوانوں سے بھی برا حال کر دیتی ہے۔ اگر کوئی بڑا جرم کرتا ہے تو اسے پھوس دیا جاتا ہے اگر کوئی غریب آدمی کرتا ہے تو اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے کہ اس کی آئندہ نسلیں بھی یاد رکھیں کہ وہ اس قسم کی حرکت نہ کریں۔

جناب سپیکر! پولیس کے نظام کی یہ جو دو مہلی ہے تو آئی۔ جی پولیس اور ہوم سیکرٹری بیٹھے ہیں میری ان سے درخواست ہے کہ immediately اسے دور کیا جائے۔ اگر کوئی غریب آدمی یا common man موٹر سائیکل پر اپنی بیوی کے ساتھ جا رہا ہو تو میں نے راستے میں دیکھا ہے کہ پولیس انہیں روکتی ہے 'پکڑتی ہے اور ان سے پیسے بھی لیتی ہے اگر وہ پیسے نہ دیں تو پولیس مطالبے بھی کرتی ہے۔ اگر کوئی بڑی گاڑی والا ریڈ لائٹ بھی کراس کرے اس نے بیک شیشے بھی لگانے ہوں تو یہ اسے نہیں روکتے۔

جناب سپیکر! یہ آنے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں کوئی بہتر اقدام کریں کہ اگر کسی گاڑی پر بیک شیشے ہوں خواہ میری گاڑی ہو یا کسی دوسرے بھائی کی ہو اس سے فوری طور پر اتروائیں تاکہ عوام میں پولیس کا کچھ نہ کچھ image بہتر ہو۔ رانا صاحب نے ہماری باتوں پر کافی زیادہ روشنی ڈالی۔

جناب سپیکر! اعلیٰ حکام اس سلسلے میں ڈی۔ پی۔ او یا ایس۔ ایچ۔ اوز کے معاملے میں گریڈنگ کریں۔ نئے آئی۔ جی صاحب ہیں جو کہ اچھے کام کرنے والے ہیں اور ہمیں ان سے توقعات بھی بہت زیادہ ہیں کہ یہ ان کی گریڈنگ کریں گے۔ یہ نہیں کہ کچھ اضلاع میں ایسے ہو رہا ہے کہ ایس۔ پی۔ صاحب ایک مخصوص طبقے کی نائنٹی کرتے ہونے لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں تو یہ انہیں بھی دیکھیں کہ آیا یہ کسی کے کہنے پر تو زیادتی نہیں کر رہے؟ اس سلسلے میں تمام ڈی۔ پی۔ اوز کی گریڈنگ کریں 'ایس۔ ایچ۔ اوز کی گریڈنگ کریں اور ان کے بعد جو دیا تدار لوگ ہیں 'اب بھی ان

کے محکمے میں دیانتدار لوگ ہیں یہ نہیں کہ ان کے محکمے میں دیانتدار لوگ نہیں ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب ان کے محکمے میں بددیانتوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ہماری ان سے درخواست ہے کہ جو بددیانت حضرات ہیں ان پر جتنی جلدی ہو سکے یہ کنٹرول کریں تاکہ صوبے کے عوام کا ان پر اعتماد بڑھے۔

میری باہر بیٹھے ہونے سیاستدان جو ملک میں بعض دلف بائیں محمودتے ہیں تو اس سلسلے میں ایک محمودا سا شعر عرض کروں گا کہ پاکستان کے باہر بیٹھے ہونے فرض شاموں کی دو بڑی قسمیں ہیں چلو! آج ہم دو مصرعوں میں ان کا ذکر کرتے ہیں کہ۔

جو ہیں اہل نظر ان کو نظر کچھ نہیں آتا
جو اہل فکر ہیں ان کو اپنی فکر لگی ہوئی ہے

جناب سپیکر! جب یہ لوگ آرمی کے کدھوں پر سوار ہو کر یہاں آنے تھے تو ہمارے نارووال، خان پور بلار میں ایک پولیس مظاہرہ ہوا جو کہ تین دن یعنی 72 گھنٹے جاری رہا تو اس وقت بے نظیر وزیراعظم تھیں۔ اس وقت ہم اتفاق سے ڈی۔ پی۔ او کے پاس بیٹھے رستے تھے اور وہ ایس۔ ایس۔ پی ان کو کہتے تھے کہ وزیراعظم نے پوچھا کہ کیا جاتا تو انہوں نے کہا کہ دو اور انسپکٹر مارے گئے ہیں تو وزیراعظم نے کہا کہ او کے بیٹھے مجھے یہ جانا کہ کوئی ملازم بھی مارا گیا ہے یا پولیس ہی مر رہی ہے تو اس وقت لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال یہ تھی۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کی لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال کے بارے میں ہم یہ نہیں کہتے کہ بہت بہتر ہے، دودھ کی نہریں چل رہی ہیں۔ وزیراعلیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور راجہ صاحب بھی کہتے ہیں کہ اس کو improve کریں۔ ہم سب لوگوں کی توقع ہے کہ پولیس کم از کم اپنے فرض کو نبھانے اور ان کے بددیانت عناصر کو جتنی جلد ہو سکے کنٹرول کرے۔ یہ ان کے لئے بھی بہتر ہے اور ہمارے لئے بھی بہتر ہے۔ ایک واقعہ ہوا ہے کہ پولیس نے پیسے کے لئے لوگوں کو مارا تو لوگوں نے پکڑ کر پولیس کو مارا کہ پنجاب کے عوام انہ کر پولیس کو ہی پکڑیں تو اس سے پہلے پولیس کوئی عملی اقدام کرے۔ شکریہ

جناب سپیکر، راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکرہ۔ جناب سپیکر ایک تو میں راجہ صاحب سے وضاحت چاہوں گا کہ وہ یہ ضرور بتائیں گے کہ پولیس آرڈر پر ہماری بھی نظریں ہیں اور ان کی بھی ہیں اور شاید باقی حکومتوں کی بھی ہوں لیکن ہمارے بس میں نہیں ہے کہ ہم اس کو ٹھیک کر سکیں۔ وہ سلسلہ 6th Schedule میں ہے اور آرٹیکل 268 میں ہے۔ میں چاہوں گا کہ اگر اس میں کوئی اہم بات ہے کہ پولیس لائسنس کمیٹی، منجنت بورڈ، پبلک سینیٹی کمیشن، پولیس کمیٹی اتھارٹی تو میرے نزدیک وہ ایک اہم بات ہے جس سے پولیس کو چیک کیا جاسکتا ہے تو وہ کیا رکاوٹیں ہیں کہ پولیس کمیٹی اتھارٹی کا قیام عمل میں نہیں لایا جا رہا ہے وہ effective نہیں ہے؟

راجہ صاحب نے بالکل ٹھیک کہا کہ جب تک ہمارے ملک میں تمام ادارے اپنی حدود اور قیود میں نہیں رہیں گے، اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر کام نہیں کریں گے تو ملک کا مجموعی تناظر ٹھیک نہیں رہے گا اس لئے اگر ہم لاء اینڈ آرڈر اور دوسرے معاملات میں انتظامیہ پر blame کریں یا اگر کسی جگہ کوئی غامی ہے تو اس کا blame اس معمولی ایس۔ ایچ۔ او یا ڈی۔ ایس۔ پی کو دے دیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی والی بات ہے اس لئے کہ جس طرح رانا منہا اللہ صاحب نے کہا کہ جہاں ہارس ٹریڈنگ کی سیاست ہو، جہاں ادارے اپنا کام چھوڑ کر، جہاں انٹیلی جنس، بجینیں اپنا کام چھوڑ کر سیاست بازی میں، سیاسی جماعتوں کے اندر جا کر مداخلت کریں، جماعت بازی کریں اور حکومت کو بنا بنا کر ان کے حوالے بھگوزے کریں تو وہاں اس طرح کے معاملات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ ہم نے پچھلے سال دیکھا کہ منجبت اسمبلی کے 27 یا 32 ممبران اسمبلی کے متعلق ایک ہفتہ تک پولیس کو کیا فرانس سوچے گئے کہ ان ایم۔ پی۔ ایز کو روکا جائے تو جب اس طرح کے کام ہم ان سے لیں گے تو ہم ان سے بہت زیادہ توقعات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر دیکھنے راولپنڈی میں جب جنرل مشرف جو آرمی چیف ہونے کے باوجود صدر پاکستان ہونے کے باوجود ان پر دو بھتے میں دو حملے ہونے تو کیا وہاں کے ایس۔ ایس۔ پی سے کسی نے کوئی جواب طلبی کی؟ جنرل صاحب نے کہا کہ ایئر فورس اور نیوی کے معمولی قسم کے انسران ملوث ہیں تو آرمی کا ترجمان اس کی تردید کرتا ہے تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہم صدر پاکستان کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ ہماری ایجنسیاں ان کو protect نہیں کر سکتیں تو ہم کیا ان سے expect

کریں گے کہ عام شہری یا عام آدمی کو کچھ تحفظ دیں گے؟ اس سلسلے میں جس طرح طے بات کی گئی کہ سارے ادارے جیسے کہ عدلیہ ہے تو اس کا کام سب سے زیادہ ہے لیکن ہم کس طرح کہیں کہ آج ممبران اسمبلی پارلیمنٹ کے حضرات 'صدر پاکستان'، 'گورنر'، 'وزیر اعلیٰ اور جناب سپیکر آپ ہی سب 1973 کے آئین کے تحت علف لے کر بیٹھے ہیں لیکن ہماری عدلیہ جو سب سے زیادہ آزاد بھی ہے اور خود مختار بھی ہے۔ ہماری عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے جج صاحبان آج بھی جنرل مشرف کے اپنے دینے گئے پی۔سی۔او کے تحت علف لے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم نے اس ایل۔ایف۔او کے تحت آرٹیکل 270(e) add کیا کہ جس جج نے پی۔سی۔او کے تحت علف لے لیا اس کو مزید جب 1973 کا آئین بحال ہوا تو اس کو علف کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی tactics ہیں کہ عدلیہ کو کس طرح مفلوج کیا جانے؟ کس طرح عدلیہ پر تلوار لٹکانی جانے کہ جب کبھی ہمیں ضرورت پڑے گی تو ہم دوبارہ یہ کہیں گے کہ اب 1973 کے تحت علف لے لیں۔ جن کو نکالنا ہو، جن جج صاحبان کو shunt out کرنا ہو ان کو ہم کہہ دیں گے کہ انہیں ہم علف کے لئے نہیں بلتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ پولیس کو احترام آدمیت سکھایا جانے، جب تک پولیس کو احترام آدمیت نہیں سکھائیں گے معاملات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ دوسرے نمبر پر جس طرح میرے دوست نے کہا کہ جو فزکس سائنس لیبارٹری کی رپورٹ ہوتی ہیں، جو experts کی رپورٹ ہوتی ہیں وہاں پر سارا مک مکا ہوتا ہے اس لئے وہاں سے لوگوں کو انصاف نہیں مل سکتا جب تک کہ ان اداروں کو ہم ٹھیک نہ کر لیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات پولیس کی تنخواہ کے لحاظ سے یہ ہے کہ جنرل میا، الحق صاحب نے کہا تھا کہ ہم پولیس کی تنخواہ اس لئے نہیں بڑھاتے کہ ہمیں پتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کر لیتے تھے تو یہ سوچ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اگر ہم ان کی تنخواہ نہیں بڑھائیں گے، ہم انہیں نئی وردیاں نہیں دیں گے، ہم ان کے ڈھانچے اور ان کی تلاح کے لئے معاملات نہیں کریں گے تو ہم expect کریں کہ ایک سپاہی یا ایس۔ایچ۔او سارے معاملے کو یا سارے محتاج کو ٹھیک کر دے گا۔

آخری بات یہ ہے اور راجہ بشارت صاحب کے بھی علم میں ہے کہ مری کے علاقے میں دو جوان ہسٹوں کو جو کہ پڑھی لکھی highly qualified ماسٹرز گری کی حامل تھیں کو ڈیزم ماہ قبل دن دہازے ایک آدمی نے رشتے کے تناظرہ پر قتل کر دیا اور آج تک وہ جوان گرفتار نہیں کیا گیا جو کہ دن دہازے قتل کر کے موقع سے بھاگ گیا۔ کسی نے نہیں پوچھا کہ معاملہ کیا ہے؟ اسی طرح کوئٹی ستیاں 'دوست مجھے آوازیں کتنے ہیں اس کوئٹی ستیاں میں پولیس کے پاس ایک گاڑی ہے وہ کوئٹی ستیاں جس کا ایک سو بیس کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور ایک سو بیس کلومیٹر پر صرف ایک ہی گاڑی ہو اور ہم یہ کہیں کہ وہاں کی پولیس ٹھیک ہو جائے' وہاں پولیس گشت کرے تو پولیس کس طرح گشت کرے؟ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر، بہت شکریہ، مہربانی۔ جناب محمد وارث کلوا

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، بینم اللہ الرحمن الرحیم ۰ شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا۔ امن و امان کے حوالے سے جو میری contention ہے وہ یہ ہے کہ امن و امان کی اصل وجہ یہ ہے کہ امن و امان اس وقت قائم ہو سکتا ہے جب آپ غربت کو ختم کریں 'جہات' منگانی کو ختم کریں اور نا انصافی کو ختم کریں۔ اس سلسلہ میں میرے لئے اور آپ سب کے لئے ایک بہت بڑا لمحہ نگرہ ہے۔ ابھی تازہ ترین انٹین ڈویلپمنٹ بنک کی ایک سروے رپورٹ آئی ہے اس میں 57 فیصد پنجاب کے لوگ below the poverty line زندگی گزار رہے ہیں as against Punjab سرحد اور سندھ میں 17، 18 فیصد لوگ اور بلوچستان میں صرف 3 فیصد لوگ ہیں۔ جب ہم یہ دیکھیں تو ہمیں انتہائی فکر لاحق ہوتی ہے کہ اگر 57 فیصد اس وقت ہو گئے ہیں اور اس کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہم اس کا کوئی حل نہیں ڈھونڈ رہے تو وہ وقت جلد آنے کا کہ یہ لوگ have and have not کی جنگ جو پہلے شروع ہو چکی ہے تو پھر ہم لوگ اپنے گھروں میں بالکل محفوظ نہیں ہوں گے تو اس چیز کی فکر کرنی چاہیے۔ یہاں جو سیاست ہو رہی ہے وہ کس چیز کی ہو رہی ہے 'ابھی بات ہو رہی تھی اداروں کی طاقت کی' ابھی بات ہو رہی تھی جمہور کی طاقت کی تو میں دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ اداروں کو کمزور کس نے کیا 'اداروں کو تباہ کس نے کیا' جمہور کو تباہ کس نے کیا؟

جناب سپیکر، آرڈر پیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب سیکرٹری 1 بات یہ ہے کہ اداروں کو نصیحت خود میں نصیحت۔ یاد کریں یادداشت، بچہ، سپریم کورٹ پر حملہ کس نے کیا تھا، Prime Minister کے بھائی کو کس نے مروایا، یہاں کون کون سے ہمارے قیمتی افسران شہید نہیں ہوئے، کون کون سی قیمتی حسرتیں اس ملک اور اس پنجاب میں نہیں ماری گئیں، یہ کس کا دور تھا، جمہوریت کی قدر کس نے نہیں کی؟ Prime Minister بعد میں ہوتا ہے اور پہلے سے سازشیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کس نے محمد خان جو نیچو کے خلاف سازش کی تھی، یہ ساری باتیں سوچیں، کس نے سی۔بی۔آر کو استعمال کیا، سی۔بی۔آر کے ایس۔آر۔آز کس طرح استعمال ہوتے رہے؟ اب بات کرتے ہیں اداروں کی طاقت کی بات کرتے ہیں جمہور کی طاقت کی۔ ہم تو ان کو کہتے ہیں کہ ہم اب آنے ہیں، ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ جمہوریت کو پٹری پر لائیں گے، جمہوریت کو طاقت ور کریں گے، میرٹ کو طاقتور کریں گے اور اداروں کو طاقتور کریں گے۔ اس طرح سے ہوتا ہے اداروں کو طاقت ور کرنا کہ ہمارے پورے پنجاب میں بھرتی کا سسٹم چلا ہے، ہماری پارلیمانی میٹنگ میں لوگوں نے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب سے احتجاج کیا کہ ہمیں کونادیں، انہوں نے بجانگ دہل یہ کہا ہے کہ کوئی کوننا نہیں ہے اور جس ادارے میں بھی بھرتی ہوگی وہ میرٹ پر ہوگی لیکن چشم فلک نے دیکھا کہ انیورسٹی پر ایک وزیر خزانہ صاحب جا رہے ہیں اور ایک افسر جا رہے ہیں، سگریٹ کی گولڈ لیف کی ڈبی پر سارے صحافیوں نے اور سارے پریس نے دیکھا کہ ان کے ادوار 1985 سے لے کر 1999 میں بی۔اے پاس نالائق لڑکوں کی بھرتی ہوتی تھی اور وہ بھرتی کرنے پر ہوتی تھی۔ کس نے نالائق لوگوں کو اداروں میں ٹھہریا، کس نے اداروں کو تباہ کیا؟ آپ 1985 سے لے کر 1999 تک کاریکارڈ دیکھ لیں، جو نالائق تھا اس کا criteria کیا تھا؟ جناب سیکرٹری برائے مہربانی ایک منٹ میں wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب سیکرٹری 1 اس کا criteria یہ تھا کہ یہاں میرے اعلان یونین کونسل کے چیئرمین کا بھائی ہے، یہ تھا criteria اور شریب کا بچہ بیٹھا ہوتا تھا۔ ان کی جمہوریت کی طاقت کو، ان کی نظر میں وہ جمہوریت ہے جو ان کو طاقتور بنانے، جو اس وقت کا طاقتور تھا یہ اس کو بھرتی کرتے گئے۔ اگر آپ 1985 سے لے کر 1999 تک کاریکارڈ نکالیں تو آپ کو نظر آنے گا کہ اداروں کی تباہی کس نے پھیلانی؟ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے میرٹ کا سلسلہ شروع کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ

ادارے طاقتور ہوں گے۔ میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ امن و امان کی صورت حال کب اچھی ہوگی جب ہماری economy اچھی ہوگی۔ اس سلسلے میں ہماری موجودہ حکومت نے چھٹے اقدامات اٹھائے ہیں اس میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ماٹا، اللہ ہمارے 12 reserves بلین سے بڑھ گئے ہیں، ہماری micro economy ٹھیک ہو گئی ہے، ہماری micro economy کے چھٹے signals آرہے ہیں وہ بہتر ہیں لیکن میں اس سلسلے میں اپنی حکومت پنجاب سے اور حکومت پاکستان سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ نہ ہو کہ ہم انتظار کرتے رہیں اور micro economy کی بات کرتے رہیں اور غریب تک اس کے اثرات نہ پہنچیں اور دیر ہو جائے تو جب ایک آدمی مر جاتا ہے تو پھر کوئی فرق نہیں پڑتا، چاہے آپ اس کے اوپر جتنا بھی کھن لگالیں۔ اب میں سمجھتی ہوں کہ ایک اور بات عرض کروں گا کہ فرقہ واریت جو 1985 سے 1999 تک رہی تھی وہ اب ہمارے ملک میں نہیں ہے، وہ انشاء اللہ تعلق ختم ہو گئی ہے۔ شیہ سنہ 1985 سے 1999 تک ہوتے رہے ہیں وہ بہت ہو گئے تھے لیکن اس کی چنگاریاں ابھی بھی موجود ہیں۔ حقیقت سے روگردانی بالکل غلط بات ہوتی ہے۔ میں اپنی حکومت کو یہ تجویز دوں گا کہ ابھی بھی جو فاکٹر میں چنگاریاں باقی ہیں، شیہ سنہ بھائی بھائی ہیں۔ ہمارے ایم۔ ایم۔ اے کے دوستوں نے بھی اس میں کافی کردار ادا کیا ہے۔ اس میں ضرورت اس امر کی ہے کہ انتہا پسند جو جو لوگ موجود ہیں ان کو مانیٹر کیا جائے اور ان پر خاص توجہ دے کر ان لوگوں کو brain wash کیا جائے کیونکہ کوئی چیز طاقت سے نہیں دبائی جاسکتی، ان کی brain washing کی ضرورت ہے، انہیں بنایا جانے کہ آپ بھائی بھائی ہیں یہ میری تجویز ہے۔ اس کے علاوہ یہاں آئی۔ جی صاحب اور ہوم سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں میں یہاں یہ بات کہنے کی اجازت لوں گا کہ پولیس آرڈر اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس پر میری بھی کچھ reservations ہیں، ان کو تنقید نہ سمجھا جائے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر چیز میں بہتری کی گنجائش ہر وقت موجود ہوتی ہے تو پولیس آرڈر اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس اس کی working relationship میں تعاون بالکل ناپید ہے وہ بالکل بھی نہیں ہے اس میں بہتری لانی جائے۔ اس وقت جو ہم پر تنقید ہو رہی ہے وہ چاہے ساخو سیالکوٹ ہو یا میرے علاقہ خوشاب میں ساخو ہو اسے ساخو تو نہیں کہا جاسکتا، اس میں بیچ بچا ہو گیا ہے تو اس میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو وہیں ہمارا پولیس

آرڈر خاموش ہوتا ہے کہ اس کو deal کیسے کیا جائے؟ جہاں پر بھی کوئی ایسی چیز arisc ہوتی ہے وہاں پی۔سی۔ او اپنی بنان بھڑا جاتا ہے اور ڈی۔پی۔ او خود ذمہ داری نہیں لیتے، ضلع ناظم خود ذمہ داری نہیں لیتا۔ یہ سسٹم بہت اچھا ہے لیکن اس میں ابھی بہتری کی گنجائش ہے اور قومی تعمیر نو بورڈ جو ہے وہ اس پر کام کرے ان کا آپس میں working relationship بنائے۔ اس نئے سسٹم کو re-model کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ جناب سپیکر! جو پنجاب میں امن و امان کی صورت حال ہے اب اس وقت میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہوں گی میں مرید کے، کے ان بچوں کا ذکر کروں جن کے بگڑ اور دل نکال لئے گئے یا لاہور میں ایک ہی خاندان کے چھ افراد کے قتل کی بات کروں یا ان عواتین کی بات کروں جن کے ساتھ اہد و ہناک سلوک ہوا ہے۔ میں اس وقت یہ کہنا چاہوں گی کہ عجیب الخفقت ضلعی نظام نے اور نئے پولیس آرڈیننس نے حکومت کو بے چہرہ کر دیا ہے۔ آپ اندازہ لگانے کہ اگر ایک ناظم ایک پولیس آفیسر کی اسے۔ سی۔ آر لکے گا تو طاہرہ ہے کہ اس آفیسر کو پتا ہو گا کہ میری مسئلہ، میری ترقی اور میری تنزلی کا انحصار اس پر ہے تو وہ نظام کس طرح صحیح طور پر قائم رہ سکتا ہے؟ پھر اس نظام میں کتنی خرابیاں پائی جاتی ہیں اگر ان کو دور کر دیا جائے تو شاید اس میں بہتری کی کوئی صورت ہو جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جیسے فرمایا تھا کہ جب ملک میں امن و امان کا دور دورہ ہوتا ہے تو مثال آپ نے فرمائی تھی کہ جیسے ایک عورت تن تنہا صننا سے حضرت نوت تک سونا اچھاتی ہوتی سفر کرتی ہے لیکن اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ اس میں چند ایسی باتیں ہیں جس کی وجہ سے یہ صورت حال ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کا حل ہو سکتا ہے کہ ایک تو ہمارے ملک میں جلد اور فوری انصاف ہو۔ آپ دیکھیں کہ فریادی کیمپوں میں اور تھانوں میں گول رہے ہیں اور ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ساہا سال تک مقدموں کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ آپ کہیں ان لوگوں کی پریٹانیوں کا حال دیکھئے جن کو ساہا سال تک انصاف نہیں ملتا اور justice delayed is justice denied۔ چنانچہ ایک معاشرے کو بچنے کے لئے فوری انصاف ملنا بہت ہی ضروری ہے۔ پھر یہ ہے کہ اگر ہم اسلام کے مطابق سزائیں دیں تو بہت جلد جرائم کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اگر

ایک چور کو یہ پتا ہو کہ میں چوری کروں گا تو میرا ہاتھ کاٹ دیا جانے کا پھر وہ کبھی دوبارہ ایسی حرکت نہیں کرے گا۔ یہاں پتا ہوتا ہے کہ جو پیسے والا شخص ہے وہ پیسے دے کر بھجوت جاتا ہے، چند روپوں کی رشوت دی اور بھجوت گیا یا سحارش کام آگنی تو اسی طرح جرائم بڑھتے رستے ہیں۔ پھر سزا دینے میں کسی قسم کی discrimination نہیں ہونی چاہیے۔ جیسے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں فاطمہ مخدومی نامی عورت نے چوری کی اور وہ پکڑی گئی تو لوگوں نے حضرت اسلام بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سحارش جی کر بھیجا اور انہوں نے جا کر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یہ عورت بڑی معزز ہے تو اس کو سزا نہ دی جانے اور اس کا ہاتھ نہ کاٹا جانے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر فاطمہ بنت محمد یعنی میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا آرڈر جاری کرتا۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک میں crimes کی زیادتی کی ایک اور بڑی وجہ بے روزگاری ہے۔ اتنی بے روزگاری ہے کہ بڑے لکھے نوجوان ڈگریاں ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں اور انہیں کوئی نوکری بھی نہیں ملتی۔ ابھی میرے ایک بھائی نے بتایا کہ پنجاب میں آدمے سے زیادہ لوگ غربت کی کیر سے بچنے کی زندگی گزار رہے ہیں تو آپ اندازہ لگائے کہ جب اتنی زیادہ غربت ہو گی تو پھر لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال کیوں خراب نہیں ہو گی؟ لہذا اس کا بھی کوئی حل ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر! پولیس کی بھی کوئی ٹریننگ ہونی چاہیے کہ وہ لوگوں سے جو سلوک کرتے ہیں وہ آج سے دو دو سال پرانے نظام والا سلوک کرتے ہیں تو ان کی ٹریننگ ہونی چاہیے۔۔۔

جناب سپیکر، محترمہ! ایک منٹ میں wind up کر لیں۔ پلیز!

محترمہ طاہرہ منیر، میں یہ بھی کہوں گی کہ ان کی تنخواہیں بھی ایسی ہونی چاہئیں کہ وہ حرام کی طرف نہ دیکھیں، ان کے پاس اتنا حلال کا ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک میں میڈیا کا جو role ہے وہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ وہ پنجاب جہاں پر 50 فیصد سے زیادہ لوگ غریب ہیں ان کو میڈیا کے ذریعے اتنا زیادہ glamour دکھایا جاتا ہے تو وہ نوجوان بچے اور بچیاں جب وہ ڈرامے دیکھتے ہیں اس طرح کے پروگرام دیکھتے ہیں تو ان کے اندر depression پیدا ہوتی ہے یا پھر معاشرے سے بغاوت پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ کیوں نہیں مل جاتا!

جناب سپیکر، جی، شکر یہ

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر اس میں ایک آخری بات میں یہ کہنا چاہوں گی کہ دین سے دوری بھی اس کا بڑا سبب ہے۔ ہمارے گھروں میں ہمارے والدین کو خاص طور پر ماؤں کو بچوں کے ذہنوں میں بچپن ہی سے یہ ڈالنا چاہیے کہ جرم کرنا بری بات ہے اور بچپن ہی سے ان کو صحابہ کرام کی باتیں بتا کر قرآن و حدیث کی باتیں بتا کر یہ بات بتانی چاہیے کہ برائی برائی ہی ہوتی ہے اور اچھائی اچھائی ہی ہوتی ہے۔ شکر یہ

جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔ محترم افتخار حسین مہمچھر صاحب

جناب افتخار حسین مہمچھر، شکر یہ۔ جناب سپیکر اس وقت پنجاب میں لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پوچھنے کی نہیں دیکھنے کی ہے۔ کوئی بھی روزنامہ اٹھا کر دیکھ لیا جائے تو آدمی سے زیادہ خبریں چوری ڈکیتی، رہزنی اور قتل و غارت پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ وہ خبریں ہیں جو بڑے شہروں سے حاصل کی جاتی ہیں یا وہاں سے حاصل کی جاتی ہیں جہاں تک اخبار کی رسائی ہے۔ ان علاقوں کی خبر نہیں جہاں پر نہ تو خبر ہے اور نہ ایف۔ آئی۔ آر۔

جناب سپیکر میں پولیس کی موجودہ صورتحال پر کچھ بات کروں گا۔ آئی۔ جی پولیس موجود ہیں جس دن سے انھوں نے چارج لیا ہے یہ کوئی ایک دن بھی نہیں جا سکتے کہ انھوں نے پبلک کے لئے ایک دن بھی کوئی مخصوص کیا ہو حالانکہ ان کی یونینڈام ان کی تنخواہ ان کی گاڑی ان کے نوکر چا کر یہ سب کچھ اس پبلک سے جو ٹیکس لیا جاتا ہے اس سے ادا کیا جاتا ہے لیکن ابھی تک appointment کے بعد ایک دن کے لئے بھی پبلک کے لئے ٹائم نہیں نکالا گیا اور صورتحال یہ ہے کہ ہمارے یہاں پر معزز دوست کہتے ہیں کہ ممبران اسمبلی کی involvement ہے۔ اس ایک سال اور چار پانچ ماہ کے tenure میں موجودہ گورنمنٹ کی طرف سے involvement کا حال یہ ہے کہ ایک ایم۔ پی۔ اے کے کہنے پر ایک کانسٹیبل کو تبدیل نہیں کیا جاتا تو اس سے آپ کسی ایم۔ پی۔ اے یا کسی پارلیمنٹیرین کی involvement کا خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔ میرے معزز ممبران اسمبلی اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے پاس آنے والے زیادہ تر مظلوم لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی ایف۔ آئی۔ آر کوانے کے لئے آتے ہیں لیکن ایس۔ ایچ۔ او موصوف کا حال یہ ہے کہ اس کے لئے ایف۔ آئی۔ آر کاٹنا اس طرح ہے جیسے کسی کو مربع الاٹ کرنا ہو۔

جناب سپیکر! میں پنجاب کے چند اہم مہمات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ میرے حلقے کے کاؤں سکھا لادھو کا میں پچھلے ماہ کی 15 تاریخ کو چار افراد نے ایک شخص پر تشدد کر کے اس کو قتل کر دیا۔ پولیس پر قتل کا الزام نہیں کیونکہ crime against person میں پولیس کچھ نہیں کر سکتی لیکن جب investigation ایس۔ ایچ۔ او صاحب کے پاس آئی تو وہی پرچہ جو ایس۔ ایچ۔ او صاحب نے بعد از انکوائری دیا تھا کہتے ہیں کہ تصدیق نہیں کر سکتا کہ طبع نفس کی خاطر انہوں نے دو مظان محمود دینے۔ وہی مظان محمود سے جو ایس۔ ایچ۔ او صاحب موصوف نے عود بعد از انکوائری ایف۔ آئی۔ آر میں نامزد کئے تھے۔ اس سلسلے میں 90/2004 ایف۔ آئی۔ آر lodged ہے۔ اس کا جو complainant ہے وہ اتھلنی غریب آدمی ہے پیسے نہیں دے سکتا۔ دربر کی غمو کریں گا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ فیروز والا میں دو بہنیں اپنے کسی مسئلے کے سلسلے میں تھانے گئیں۔ تھانے کے اہلکاروں نے ان کے ساتھ اتھلنی بد تمیزی کی 'اخبارات نے اس مسئلے کو بہت اُجا کر کیا لیکن ان پولیس والوں کے خلاف کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ پھر شمالی جھاڑی کے دو پولیس اہلکار لہین دین کے مسئلے میں تھانہ لیاقت آباد کے آدمی کو اٹھا کر لے گئے، تین دن صبح بے جا میں رکھا وہ میرے حلقے کے لوگ تھے۔ میں ڈی۔ پی۔ او صاحب کے پاس گیا، ایس۔ ایس۔ پی صاحب کے پاس گیا، ایس۔ پی صاحب کے پاس گیا لیکن آج تک ان کی ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں ہو سکی۔ کیوں نہیں ہوئی اس لئے کہ اس میں دو پولیس کانسٹیبل involve ہیں۔ اگر کوئی ناجائز اسلحہ کا اشتہاری ہے تو اس کو اس طریقے سے پکڑا جاتا ہے کہ جیسے اس کو پکڑنے سے کوئی بہت بڑا ایوارڈ مل جانے کا۔ میرے حلقے میں کم از کم 35 اتھلنی خطرناک اشتہاری موجود ہیں، میں بے شمار مرتبہ پولیس افسران کے صدم میں یہ بات لایا ہوں لیکن اس بات کوئی کارروائی آج تک نہیں کی گئی۔ ہمارے حلقے میں ایک صاحب (S.S.P. Investigation) تعینات ہیں۔ میں ان کی قابلیت کا ایک کارنامہ سنانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

میاں افتخار حسین مہمگر، بستر ہے۔ جناب والا! دو کھنٹے پہلے ایک وقوف ہوتا ہے 'MLR میں ڈاکٹر کتا ہے کہ fresh bleeding ہے۔ یہاں پر موجود میرے وکلاء دست اس بات کو سمجھتے ہوں گے کہ occurrence ہونے کے دو کھنٹے بعد fresh bleeding نہیں ہو سکتی جبکہ ایس۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) مہمان کو گناہ کار قرار دے رہے ہیں۔ یہ حال تو ایس۔ پی level کا ہے' نجلی سٹ پر کیا حال ہو گا اس کا آپ خود بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری کچھ تجاویز ہیں جو کہ میں for the betterment of the law and order situation دینا چاہتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب کی طرف سے تعلیم کے فروغ کے حوالے سے کی گئی کاوشوں پر کوئی شک نہیں ہے لیکن بعض اوقات تعلیم بھی امن و امان کی صورت حال کو بہتر نہیں کر سکتی۔ پاکستان اور بالخصوص صوبہ پنجاب کی یہ بد قسمتی ہے کہ یہاں پر تعلیم کی کمی اور بے روزگاری ہے۔ جیسے ہی کوئی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتا ہے تو اسے کوئی روزگار نہیں ملتا۔ ہمارے ہاں چھ قسم کے مختلف نظام تعلیم رائج ہیں جن کی وجہ سے احساس محرومی پیدا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں صاحب اعلیٰ تعلیم پر عام بحث رکھی ہوئی ہے اس حوالے سے آپ کل بات کر لینا آج تو امن و امان کے حوالے سے بحث ہو رہی ہے۔

میاں افتخار حسین مہمگر: جناب سپیکر! اب تو میں امن و امان کے حوالے سے ہی کر رہا ہوں۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ چھ قسم کے مختلف نظام تعلیم نے ہمارے معاشرے میں ایک احساس محرومی پیدا کیا ہے اور یہ احساس محرومی جرائم کا باعث بنتا ہے۔ یکساں نصاب، سستی تعلیم اور روزگار امن کی بنیادیں ہیں۔ اگر یہ بنیادیں گم جائیں تو معاشرے کے نوجوان جو کہ ایک مضبوط طاقت ہیں بھٹک جاتے ہیں اور پھر ڈاکو اور 'نام نہاد جہادی بن کر' جسم کے ساتھ ہم باندھ کر لوگوں کی جانیں لینے لگتے ہیں۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ احسن الحق صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولایا، شکر۔ جناب والا! آخر کئی دنوں کے بعد آپ نے ہمیں امن و امان پر بولنے کا موقع دے ہی دیا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر تمغوی سی ضرورت لٹھی کے ساتھ عرض ہے کہ،

اسی فرمان کی میں جستجو کرتا رہا برسوں

بڑی مدت کے بعد آخر یہ شاہیں زیرِ دام آیا

جناب سیکر! امن و امان پر بات کرتے ہوئے بات کا آغاز ان الفاظ سے کروں گا کہ اس میں کوئی دو آراء نہیں ہیں کہ ہمارے ملک اور صوبے کے اندر امن و امان کی صورتحال انتہائی اتر ہے۔ آج اس پر بات کرنے کی ضرورت یہ نہیں ہے کہ کہاں کہاں، کیا کیا چیز کس کس طرح سے امن و امان خراب کر رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان باتوں کی نشاندہی کی جائے ایسی تجاویز دی جائیں کہ جن پر عمل کرنے سے ملک اور صوبے کے اندر امن و امان کی صورتحال ٹھیک ہو سکے۔ نئے نظام کے اندر ضلعی ناظم ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں اور وہ ڈی۔ پی۔ او کی اسے۔ سی۔ آر لکھیں گے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ضلعی ناظم مظفر گڑھ بذات خود تین چار مہدات میں مطلوب ہیں۔ ان کے خلاف ایسی دفعات کے تحت مہدات درج ہیں جو کہ ناقابلِ ضمانت ہیں۔ میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ انہیں ضمانت کروا کر اس چیئر پر بیٹھنا چاہیے تھا کہ جس پر بیٹھ کر وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیارات رکھتے ہیں لیکن انہوں نے ضمانت نہیں کروائی۔ مزید برآں انہیں ایک مہدمہ میں جوڈیشل ایکشن کا حکم بھی جاری ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود وہ پھر بھی ضلعی ناظم ہیں، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کرسی پر بیٹھتے ہیں، فیصلے کرتے ہیں یہ کیسی عجیب بات ہے کہ :

میر کیا سادہ ہیں کہ بیمار ہونے جس کے سبب

اسی عطارد کے ٹونڈے سے دوا لیتے ہیں

جناب سیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ضلع مظفر گڑھ کے اندر ایک "بوسن گینگ" ہے جس میں 30/40 کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو کہ ذکیٹی، قتل برائے تاوان اور دہشت گردی جیسے مہدات میں ملوث ہیں جنہوں نے ضلع رحیم یار خان، راجن پور، ڈی۔ جی۔ ملان اور مظفر گڑھ میں ایک طویل مدت سے امن و امان کی صورتحال کو خراب کیا ہوا ہے۔ میں ایک انتہائی اہم

بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں کے ایک تھانے کے ایس۔ ایچ۔ او کو ان الزامات کے تحت dismissed from service کر دیا گیا کیونکہ وہ اس گینگ کو cooperate کرتا ہے، ان کو معلومات دیتا ہے اور ذہنی کے ذریعے حاصل کردہ بیسوں سے حصہ وصول کرتا ہے۔ جب بھرتی ہوا تو وہ چند ایکڑ کا مالک تھا، اب اس نے 70 لاکھ روپے کی کوٹھی اور کروڑوں روپے کی جائیداد جانی ہوئی ہے۔ ان الزامات کے تحت اسے پولیس سروس سے نکالا گیا لیکن تین مہینے کے بعد اسے دوبارہ بحال کر دیا گیا۔ سوال انٹیکٹر کا نہیں ہے، سوال ہے ان دو تفتیشی افسران کا کہ جنہوں نے اس کے cases کی تفتیش کی ہے۔ اگر اس کو غلط نکالا گیا تھا تو وہ تفتیشی افسر جس نے اتنے سنگین ترین الزامات لگا کر اسے سروس سے نکالا تھا اس کی investigation کی جانی چاہیے، اس کے خلاف انکوائری کی جانی چاہیے۔ ہاں اگر یہ الزامات درست تھے تو پھر دوسرے تفتیشی افسر کے بارے میں ضرور سوچا جانا چاہیے۔ یہاں پر جن جن اضلاع کے اندر سب سے زیادہ ذہنی اور قتل و خوات کے مقدمات ہیں آپ ان کی فہرست اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ یہ وہ اضلاع ہیں جہاں پر ایشاریوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ذہنی، قتل اور دوسری گھناؤنی وارداتیں کثرت کے ساتھ وہی لوگ کرتے ہیں۔ جس طرح ایک چیز کا تعین کر کے ایم۔ این۔ اے، ایم۔ پی۔ ایز کو خرید کر حکومت سازی کی جاتی ہے، ایک مخصوص نارگٹ کے طور پر کام کیا جاتا ہے۔ اگر ایجنسیوں کو یہ نارگٹ دیا جائے کہ فلاں ضلع کے اندر سینکڑوں کی تعداد میں ایشاری موجود ہیں اور آپ کا یہ task ہے کہ آپ نے انہیں search کرنا ہے، انہیں تلاش کرنا ہے تو یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ اصل صورت یہ ہے کہ :

ہر چارہ گر کو چارہ گری سے گریز تھا

ورنہ ہمارے دکھ بست لا دوا نہ تھے

جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کونسل مظفر گڑھ کے ایوزیشن لیڈر کو قتل کے ایک مجموعے

مہرے میں پھنسا دیا گیا اور وہ 13 مہینے جیل میں رہا۔ ہائیکورٹ نے اسے باعزت بری کیا۔ کیا یہ political victimization نہیں ہے؟ اگر وہ قتل جیسے سنگین جرم کے اندر شامل تھا تو ایجنٹ کمیشن نے اس کی ممبر شپ ختم کیوں نہیں کی؟ اگر ہائیکورٹ نے 13 مہینے جیل میں رہنے والے بندے کو باعزت بری کیا ہے تو پھر ان تمام افراد کی investigation ضرور ہونی چاہیے جنہوں نے

ضلع کونسل مظفر گڑھ کے ایوزیشن لیڈر سردار جمشید دستی کو بے گناہ جیل کے اندر 13 ماہ رکھا۔ میں آپ کی توجہ تعلقہ چوک سرور شہید کے چند واقعات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ یہ میرے حلقے کا تعلق ہے جس میں گزشتہ تین مہینوں کے اندر 70 فیصد مہدمت ختم ہونے ہیں۔ کن بنیادوں پر ختم ہونے ہیں؟ لکھا گیا کہ یہ جمونے درج ہونے ہیں۔ لکھا گیا کہ اس کے اندر چند مہدمت بے گناہ تھے اور لکھا گیا کہ یہ جو مہدمت درج ہونے ہیں ان کے مابین صلح ہو گئی ہے۔ ہوتا کیا ہے؟ ہوتا یہ ہے کہ جمونے مہدمت درج کر کے لوگوں کو pressurise کیا جاتا ہے اور پولیس اور مدعی کو 40/50 ہزار روپیہ دے کر صلح کروا لیتے ہیں۔ اگر ایک تعلقہ میں 70 فیصد جمونے مہدمت درج ہوں تو پھر بلور خاص ایسے تقانوں کی ضرورت انوسٹی گیشن کی جانی چاہیے۔

جناب والا! میں لاہ مشنر صاحب کی توجہ گزشتہ رات ہونے والے ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ تعلقہ دائرہ دین پناہ تحصیل کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ کے اندر دو محتارب گروپوں کے درمیان کانٹنگ ہوئی جس کے نتیجے میں ایک گروپ کا ایک بندہ قتل ہو گیا اور دوسرے گروپ کے تین افراد زخمی ہوئے۔ اس تمام لڑائی کے واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ وہاں دو گروپ تھے اور اب سے تین گھنٹے پہلے مقتول کے چار بھائیوں پر بھائی کے قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس چیز کے باوجود کہ دوسری طرف بھی تین زخمی موجود ہیں۔ قانون ہمیں یہ حق دیتا ہے کہ اگر محتارب گروپ لڑیں اور ایک ایف۔ آئی۔ آر درج ہو تو دوسرے فریق کا cross version درج کیا جانا چاہیے۔ پس گھنٹے گزرنے کے باوجود ابھی تک کوئی cross version درج نہیں ہوا۔ وہ آدمی جس کا بھائی قتل ہوا ہے اس میں اس کے سگے چار بھائی نامزد ہیں اور اسی گروپ کے مزید کیا رہ بندے اور دس نامعلوم۔ جب ایک ضلع کا سربراہ criminal cases میں بغیر ضمانت کروانے حکومت کر رہا ہو اور ان cases پر انٹی کمیشن میں جوڈیشل ایکشن ہو چکا ہو اگر وہ ڈی۔ پی۔ او کی اسے۔ سی۔ آر کے کا تو ڈی۔ پی۔ او ذمہ دار نہیں ہے بلکہ وہ سیاسی عناصر ذمہ دار ہیں۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ ایک تعلقہ کے ماہانہ اخراجات کیا ہوتے ہیں اور وہ اخراجات پولیس کی طرف سے کتنے ادا کئے جاتے ہیں۔ اس بات کو تمام لوگ جانتے ہیں کہ ایک ایس۔ ایچ۔ او ان اخراجات کو کہاں کہاں سے اور کیسے کیسے پورا کرتا ہے؟

جناب سپیکر، جی، شکریہ

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! میں آخری بات کرنے لگا ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے محترم لاہ منسٹر صاحب کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ حکومتی نچوں کے کام لوگ آج بھی حکومت کی تعریف کر رہے ہیں اور وہ کس چیز کی تعریف کرتے ہیں؟

قافے دلدلوں میں جا ٹھہرے
رہتا پھر بھی رہتا ٹھہرے
شکریہ

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ کرنل محمد انور صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پہلے دن سے میں نے نام دیا ہوا ہے لیکن ابھی تک آیا نہیں۔

جناب سپیکر، جی، آپ کا نام ہے کرنل محمد انور صاحب!

وزیر امداد باہمی، شکریہ۔ جناب سپیکر! اب لاہ اینڈ آرڈر کے حوالے سے بحث تقریباً آخری مراحل میں ہے۔ اپوزیشن کے بہت مددے ارکان نے لاہ اینڈ آرڈر کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اسے ہدف تنقید بھی بنایا۔ ہم ان کے اختلاف رائے کے حق اور تنقید کا احترام کرتے ہیں مگر افسوس اس بات کا ہے کہ جب آپ کسی مسئلے کی نشاندہی کریں تو اس کے ساتھ اس کا ایک workable solution بھی پیش کرنا چاہیے۔ یہ پنجاب کا سب سے بڑا فورم ہے اور نہایت ہی اہم مسئلے پر بحث ہو رہی ہے اگر آپ اس قسم کی solutions دیں کہ یہاں پر extra judicial killings ہوئی چاہئیں تو پھر ہم صوبے کے باقی لوگوں کو کیا signal دے رہے ہیں۔ ایک وہ ادارہ جس نے قانون بنانا ہے اور قانون کا احترام بھی کروانا ہے اگر اس کے فاضل ارکان بذات خود یہ تجاویز دیں تو اس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ جن لوگوں نے extra judicial killings کرائیں وہ آج کہاں پر ہیں؟ یہ بھی ایک مقام عبرت ہے لیکن ہم نے ان سے بھی سبق نہیں سیکھا۔ یہاں پر جو بھی solutions پیش کئے جائیں انہیں practical اور workable ہونا چاہیے اور میرے خیال میں اس معزز ایوان کے کسی بھی رکن کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس طرح کی تجاویز اس فورم پر پیش کرے۔

جناب سیکرٹری جنرل، اینڈ آرڈر کی صورت حال کا تعلق ہے تو ہمیں کچھ عرصہ پیچھے کی طرف جانا ہو گا کہ جب سیاسی جماعتوں نے بذات خود militant organization بنالیں۔ سیاسی جماعتوں نے بذات خود دہشت گردوں کی پشت پناہی شروع کر دی۔ جب مذہبی جماعتوں نے مذہب کے نام پر لوگوں کو تقسیم کیا۔ جب ہر محلے کے مولوی کے پاس یہ اختیار تھا کہ وہ کسی کو کافر declare کر دے اور کسی کے لئے جہاد کا فرمان جاری کر دے۔ یہ تمام چیزیں ایک لمحے عرصے تک چلتی رہیں۔ آج ہم تمام اداروں کی اپنی اپنی جگہ پر کام کرنے کی بات کرتے ہیں۔ یہاں پر تو یہ سلسلہ ہی اٹا رہا، اداروں کو تباہ کیا گیا۔ یہ آج سپریم کورٹ کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ عدالتیں آزاد نہیں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس حکومت کے دور میں عدالتیں کس طریقے سے فیصلے کرتی رہی ہیں۔ معزز اراکین خود ہی ایک صاحب کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں گئے وہاں پر ایک فیصلہ آیا تو اس پر معنائیں تقسیم ہوئیں اور یہ کہا گیا کہ یہ بڑا اچھا فیصلہ ہے مگر یہ بھی ایک مکافات عمل ہے کہ جس شخص کو سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا اسی نے آج سے کچھ عرصہ قبل بذات خود اسی سپریم کورٹ پر حملہ کیا۔ یہ اس قوم پر ایک ایسا داغ ہے جسے شاید آج کی دنیا میں ہم نہ دھو سکیں۔ کسی بھی مذہب قوم کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ عدالتوں پر حملے کرے اور چیف جسٹس کو کام کرنے سے روک دے۔ آپ صدر مملکت کا عمدہ دیکھیں آج بھی صدر مملکت کے حمدے کو ہدف تنقید بنایا گیا۔ صدر جنرل مشرف صاحب پر تو اعتراض ہے کہ۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیے!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ امن و امان پر بحث ہو رہی ہے۔ اگر انہوں نے اس بات پر بحث کرنی ہے کہ سپریم کورٹ پر حملہ کس نے کیا تو پھر اس پر کوئی طیبہ قائم رکھ لیں۔ پھر ہم بتائیں گے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے گھر کے باہر مسلح جیپ کس نے کھڑی کی؟ کس نے اسے کہا کہ تم آج کورٹ نہیں جاؤ گے اور کس نے پھر دو بجے سپریم کورٹ کے مات بجوں کو فارغ کرا کر باقیوں سے حلف انصوائیا؟ اگر extra judicial killings کی بات کرتے ہیں تو پھر وہ آیا تھا اسے گرفتار کر لیتے، اس پر مقدمہ چلتے۔ کیا ان کے پاس اتنی

جرات بھی نہیں ہے؟

وزیر زرعی مار کیننگ، وہ ٹرانزٹ پر تھے۔

رانا منا، اللہ خان، وہ ٹرانزٹ پر نہیں تھے۔ وہ اس ملک میں اترے تھے آپ اسے گرفتار کرتے۔ یہ بتا رہے ہیں کہ سپریم کورٹ پر حملہ ہو گیا۔ اب انہوں نے سارا سپریم کورٹ گروی رکھا ہوا ہے۔ وہ اس ملک میں اترے تھے اسے گرفتار کرتے۔

جناب سپیکر، پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر امداد باجی، جناب سپیکر گزارش ہے کہ یہاں پر اداروں کی بات ہوئی اور یہ مسئلہ پیش کیا گیا کہ عدالتیں انصاف فراہم کرنے میں آزاد نہ ہیں اور اس کی وجہ سے لاء اینڈ آرڈر پر اثر پڑ رہا ہے۔ جب اس ملک کے سب سے بڑے ادارے سپریم کورٹ پر حملہ ہو اور چیف جسٹس کو کام کرنے سے روک دیا جائے تو اس سے بڑھ کر اس چیز کا کیا جوت ہو سکتا ہے کہ یہ کس نے کیا۔ ان اداروں کو تباہ کرنے کا کون ذمہ دار تھا؟ میں صدر مشرف صاحب کی وردی کا ذکر کر رہا تھا کہ آج پھر انہیں ہدف تنقید بنایا گیا ہے مگر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا غلام اسحاق خان نے بھی وردی پہنی ہوئی تھی؟ کیا ناروق لغاری بھی باوردی صدر تھے؟ ان کو کیوں مجبور کیا گیا کہ وہ مستعفی ہوں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر آرمی کے چیف کو کیوں مجبور کیا گیا کہ وہ استعفیٰ دے کر گھر جائیں؟ یہ اداروں کو تباہ کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ کوئی زیادہ دیر کی بات نہیں ہے یہ recent past ہے آپ اور ہم سب اس چیز کے گواہ ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ اداروں کو کس نے تباہ کیا۔ سیاسی گھشتوں کو کس نے پولیس میں بھرتی کیا۔ یہ بھی حقیقت ہے اور یہاں پر پہلے فاضل اراکین نے بتایا کہ کونما دیا گیا۔ جب آپ اپنے گھشتوں کو پولیس میں بھرتی کریں گے تو آپ ان سے اچھا سیاسی کام لیں گے۔ آج ہم میرٹ کی طرف جا رہے ہیں اور پولیس کی بھرتی میرٹ پر ہے۔ کسی ایم۔ پی۔ اے یا ایم۔ این۔ اے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی اپنے آدمی کو recommend کر سکے۔

(قطع کلامیوں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر پولیس کی recruitment کے بعد میں لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو نہایت اہم کام ہوا وہ اس ملک میں کلاشکوف پمپ کو متعارف کروانا ہے۔ جب کلاشکوف کو اٹھانا یہاں پر status symbol بن گیا اور جن لوگوں نے ان لوگوں کو کلاشکوف کے لائسنس دیئے اور اراکین پارلیمنٹ کلاشکوفیں اٹھا کر اس ملک میں بھرتے رہے تو پھر لا اینڈ آرڈر کیا ہو گا؟ یہ ایک پوری سوسائٹی کا mind set ہے۔ اس کو violence کی طرف موز دیا گیا۔ آج آپ کسی جموں نے بچے کو لے کر کسی toy shop میں جائیں تو وہ بچانے اس کے کہ کوئی ف بال یا بیٹ اٹھانے وہ toy gun اٹھاتا ہے کیونکہ وہی کچھ وہ دیکھ رہا ہے۔ یہ جو mind set ہے آپ نے اس کو تبدیل کرنا ہے۔

جناب سپیکر، پلیز ایک منٹ میں wind up کریں۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ شخصیات کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ شخصیات کسی ملک کے لئے اتنی اہم نہیں ہوتیں بلکہ ملک شخصیات کے لئے اہم ہوتا ہے اور اس وجہ سے ہم نے شخصیت پرستی سے نکلنا ہے کہ کس نے کیا کیا؟ جہاں تک اس حکومت کا تعلق ہے تو جب سے ہم اور ہماری پارٹی برسر اقتدار آئی ہے 'آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر sectarian killing جو ہو رہی تھیں وہ تقریباً ختم ہو چکی ہیں یہ بھی ہماری حکومت کو ایک credit جاتا ہے۔ violence کے متعلق آپ دیکھیں جو دہشت گردی کے cases میں بہت کمی آئی ہے۔ یہاں پر جو دہشت گردی کے بارے میں ذکر کیا گیا کہ خودکش حملہ ہوا۔ ایک چیز کا ہو جانا وہ تو ٹھیک ہے کہ ہوا ہے مگر اس کے جتنے کردار تھے وہ سارے بے نقاب ہو چکے ہیں۔ یہ credit اس حکومت کو اور اس کی ایجنسیوں کو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پولیس فورس میں تقریباً ایسے اقدامات کئے گئے کہ ان کو depoliticise کر دیا گیا۔ اب کسی کی عداوت پر ٹرانسفرز اور بھرتیاں نہیں ہو رہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ recruitment merit پر ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ پولیس فورس کے لئے بجٹ کی کمی بھی پوری کر دی گئی ہے۔ ان کی جو manpower کی کمی تھی وہ بھی پوری کر دی گئی ہے۔ ان کو نئے equipments بھی دے دیئے گئے ہیں۔ نئی فورس بھی بنائی گئی ہے اور یہ سارے حوالے ایسے ہیں جو gradually پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنائیں گے۔ لا اینڈ آرڈر کی

situation جو پچھلے کئی سالوں سے زوال پذیر تھی اس کو اگر ہم نے پوری طرح کنٹرول نہیں کیا تو کم از کم اس stem کو ہم نے چیک کر لیا ہے۔ انشاء اللہ آنے والے سالوں میں اس میں بہتری نظر آنے کی۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو محکموں کے حوالے سے اس House کے اندر بحث ہوتی ہے اس کا کوئی outcome بھی اسمبلی کو معلوم ہونا چاہیے۔ سال پہلے بھی امن عامہ پر بحث ہوئی تھی۔ یہ جو ساری خرابیاں ایوزیشن کی طرف سے یہاں پر بیان ہوئی ہیں اور کچھ ہمارے حزب اقتدار کے بھائیوں نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ کم و بیش اسی gravity کے ساتھ House کے اندر پیش ہوئی تھیں اور اس کے بعد راجہ صاحب نے اس بحث کو conclude کیا تھا اور آج جب ہم اس لاء اینڈ آرڈر پر بحث کر رہے ہیں اس کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی situation مزید خراب ہوتی ہے اس کے اندر کوئی بہتری واقع نہیں ہوتی اس لئے میں یہ تجویز کروں گا کہ جب بھی اس حوالے سے کسی بھی محکمے پر بحث ہو جیسے ایجوکیشن ہے، محکمہ صحت ہے یا لاء اینڈ آرڈر ہے جب بھی کوئی discussion ہو اور اگلی دفعہ جب وہ ادارہ زیر بحث آنے کا feedback یہاں پر آنا چاہیے کہ یہ آراء اراکین صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش ہوتی تھیں اور یہ اس کا نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ جب گھر کی صفائی کرنی ہوتی ہے تو سب سے پہلے اوپر والی میز می سے صفائی کا آغاز کیا جاتا ہے [*****]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جس ملک کے اندر وفاقی وزیر داخلہ کہ جس کا براہ راست تعلق لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے سے ہے وہ خود نیب کے تحت گرفتار بھی رہا ہے وہ ایک مجرم بھی اور ملزم بھی ہے اور اس کے ذمے جب لاء اینڈ آرڈر لگا دیا جائے گا تو اس کی situation پھر اسی قسم کی ہوگی۔

* محکم جناب سپیکر House کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جس ملک کے اندر ایک صوبے کے گورنر صاحب ایسے ہوں کہ جن کے اوپر کئی کئی ایف۔ آئی۔ آر موجود تھیں جو روپوش تھے، جو اس ملک سے باہر تھے ان کو بلا کر ان کی ایف۔ آئی۔ آر ختم کر کے انہیں صوبے کا گورنر بنایا گیا اس کا نتیجہ بھی پورے ملک نے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر، یہ آپ پنجاب کے گورنر کی بات کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں سندھ کے گورنر کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، پنجاب اسمبلی میں آپ پنجاب کی بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! یہ بھی اس دیگ کے نمونے ہیں جس کے اثرات پھر یہاں پر پڑتے ہیں اور آپ نے پھر دیکھا ہے کہ وہاں پر killing ہوتی ہیں اور وہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

(قطع کلامیں)

جناب سپیکر، آرڈر بیڑ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ اس صورتحال میں جو قانون پر عملدرآمد ہے وہ پھر کیسے ممکن ہے؟ اس وقت بھی ہماری کیفیت یہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک تحریک اتوانے کا دی تھی اور وہ تحریک اتوانے کا یہ تھی کہ ہمارے ہاں جو پبلک سرورسز وہی ہیں، انٹرنسٹی روٹوں پر جو بسیں چلتی ہیں، کو چھین چلتی ہیں ان کے اندر ٹیلی ویژن نصب ہیں اور وی۔ سی۔ آر کے ذریعے سے انسانی گندی اور فحش فلمیں چلتی ہیں اس کے علاوہ فحش گانے، انڈین فلمیں چلائی جاتی ہیں اور یہ غیر قانونی ہے۔ موجودہ قانون کے مطابق یہ بالکل غیر قانونی ہے۔ یہاں پر جب تحریک اتوانے کا پیش ہوئی راجہ صاحب نے اس کے اوپر بڑے زور دار طریقے سے کہا کہ ٹھیک ہے اس کو چیک کیا جانے گا لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اس کے بعد اسمبلی میں ایک سوال بھی اسی حوالے سے آیا اور اس پر بھی بڑی بحث ہوئی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بھی بڑی تسلی دی کہ اس پر عملدرآمد ہو گا اور یہ ساری چیزیں ختم ہوں گی لیکن ان کی اپنی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ قانون پر عملدرآمد کروا سکیں۔

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ تو ایک لمبی بحث ہے پولیس کے نظام کو دیکھ لیں۔ میں being a public representative نہایت دیانتداری سے اسمبلی کے floor پر یہ کہتا ہوں کہ تھانوں کے اندر جب بھی کوئی آدمی داخل ہوتا ہے پابہ وہ ظالم ہے یا وہ مظلوم ہے پولیس کو اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ یہ جرم کر کے آیا ہے یا یہ ایک مظلوم آدمی تھانے کے اندر آیا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے جس چیز کی طرف نظر ڈالتی ہے وہ آنے والے شخص کی جیب ہے۔ اگر ظالم کی جیب بھاری ہے تو وہ پھر مدعی اور مظلوم بن جانے کا اور اس کے نتیجے میں اس معاملے کی ایک ایسی بنیاد رکھی جانے گی کہ پھر سپریم کورٹ تک بھی اس کی اصلاح ممکن نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر، House کا وقت مزید ایک گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، اسی طرح تھانوں کے اندر باقاعدہ ٹاؤٹ سسٹم موجود ہے۔ ملک کے عدالتی نظام کو دیکھ لیں۔ میرے ایک دوست ہیں ندیم ہاشمی صاحب 1965 کو انہوں نے ایک مقدمہ سول عدالت کے اندر دائر کیا۔ چلتے چلتے 2003 کے اندر وہ سپریم کورٹ تک پہنچا اور وہاں سے پھر ریمانڈ ہو کر سول جج کے پاس چلا گیا۔ حضرات محترم! جس ملک کے اندر عدالتی نظام کی یہ کیفیت ہو کہ قتل کی اتھارٹی ہیمنڈ وارداتی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر، پلیز ایک منٹ کے اندر wind up کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، لوگ اتنا بڑا ہیمنڈ جرم کرنے کے بعد لاشوں کے اوپر ناپتے ہیں۔ مقدمات درج ہوتے ہیں اور دس دس سال اس کے فیصلے نہیں ہوتے اور اس کے نتیجے میں ایک reaction develop ہوتا ہے اور لوگ اپنا بدلہ لینے کے لئے اپنے معاملات کو خود handle کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ اس حوالے سے بہت ساری باتیں کہی جاسکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسند ایک دو روز کا نہیں ہے، دو تین سال کا نہیں ہے بلکہ ایک لمبے عرصے سے چلا آ رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اب اس پر سنجیدگی سے غور کیا جانے اور اس کے حوالے سے چھنے factors اس وقت موجود ہیں ان پر کوئی serious discusson کی جانے اور اس کے اوپر کوئی اقدامات اٹھانے جائیں۔

جناب سپیکر، شگریہ، مہربانی۔ ملک محمد احمد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ جب بھی لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی ہے تو ہمیں ایسے معلوم ہونے لگتا ہے کہ پمپلی حکومتوں اور موجودہ حکومت کی لاء اینڈ آرڈر پر کارکردگی کا موازنہ ہو رہا ہے۔ اس موازنے کو ہم تین محاذوں میں لیتے ہیں۔ پہلا کہ پمپلی گورنمنٹ نے اور موجودہ گورنمنٹ نے کون سے measures لئے؟ ہم انہیں compare کرتے ہیں۔

وزیر انتظامی و پیشہ ورانہ ترقی، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سردار حسن اختر موکل صاحب!

وزیر انتظامی و پیشہ ورانہ ترقی، جناب سپیکر! میں آپ کی رونگ چاہتا ہوں کہ جب ایک معزز رکن تقریر کر رہا ہو تو چیئر اور اس کے درمیان سے گزرنا ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر، شگریہ، جی، ملک صاحب!

وزیر انتظامی و پیشہ ورانہ ترقی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم لاء اینڈ آرڈر پر بات کر رہے تھے جو ہمارے نزدیک سب سے پرائمری اور important issue ہے۔ جب ہم اس سوبے کے عوام کی جان و مال کی حفاظت کی بات کر رہے ہیں۔ اس وقت ہمیں لگتا ہے کہ پمپلی حکومتوں کی کارکردگی اور موجودہ حکومت کی کارکردگی کا موازنہ کیا جا رہا ہے۔ on the both sides allegations ہوتے ہیں۔ لاء منسٹر نے تو rightly conclude کرتے ہوئے اپنی credibilities جھٹکا ہے اور انہوں نے اس معاملے کے اندر جو efficiency اور بہتر اقدامات کئے ان کے بارے میں جانا ہے لیکن ہمارے نزدیک اپوزیشن کا role بڑا ٹھیک ہے کہ وہ point out کرے کہ یہاں یہاں کونساں ہیں۔

This criticism of Opposition could lead the Government for a better Government.

یہ انہیں بہتری کی طرف لے جا سکتی ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ انہوں نے ہمیشہ یہی تنقید کرنی ہوتی ہے کہ آپ کے وزیر اعلیٰ غلط کام کر رہے ہیں یا اپوزیشن کو اس کی ہر بات کا اسی angle سے جواب دیا جانے کہ previous Government میں آپ نے کیا کیا؟ ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ گورنمنٹ

بھی سب سے important اور primary focus ہے اور اپوزیشن کے لوگ بھی اسی معاشرے میں سے ہیں۔ میری رائے میں امن و عامہ کی صورتحال بہتر بنانے کے لئے ہم نے point out تو کر دیا کہ نلاس ضلع کے اندر اتنی ڈکیتیاں ہوئیں 'اتنے قتل ہوئے' نلاس جگہ پر راہزنی کی اتنی وارداتیں ہو گئیں ' car snatchings اتنی ہو گئیں ' ہم نے اس کا تمام criminal data basis فراہم کر دیا۔ وہ تو آپ باہر جا کر دیکھیں کہ عام لوگوں کو بھی اسے۔ بی۔ سی کی طرح یاد ہو چکی ہیں۔ لوگوں کو پتا ہے کہ امن و امن کی صورتحال بے انتہا خراب ہے۔ ہم بار بار یہ باتیں کر کے اپنا اور اس House کا وقار خراب کرتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ کون سی doctrine ہو سکتی ہے؟

What could be that measure which could be adopted to control the law and order situation?

گورنمنٹ آج بھی اسی orthodox situation کے اندر ہے۔ ہمیں اس بات پر بڑا اہتمام کرنے پر کوئی کھانا بھی نہیں۔ آپ کے پاس آج بھی کوئی ایسی ملازن ٹیکنالوجی نہیں کہ جو آپ نے پولیس کو میا کر دی ہو۔ آج بھی آپ کے ٹریننگ انسٹیٹیوٹس lacks کرتے ہیں capacity to groom out good police officers جو لاء اینڈ آرڈر situation کو کنٹرول کرتے ہیں۔ آپ کی کسی یونیورسٹی میں criminology کا subject نہیں پڑھایا جاتا ' آپ لاء اینڈ آرڈر کنٹرول کرنے کی بات کر رہے ہیں۔

Whether it may be the opposition or whether it may be the Government.

ہم اس بات پر حیران ہیں کہ کسی اکیڈمی کے اندر criminology کا کوئی انسٹرکٹر نہیں ہے۔ آپ کے پاس investivative skills promote کرانے کے لئے ابھی تک کوئی instrument موجود نہیں ہے۔

How can we control law and order? This is out of question.

یہ بہت بڑی بات ہو گی ایک آدمی نے پانچ قتل کئے۔ آئی۔ جی صاحب نے اوپر سے حکم دیا ' وزیر اعلیٰ صاحب نے حکم دیا ' وہ ذکیت پکڑا گیا ' Is this a credit? No, Sir. آرڈر آپ دیتے ہیں ' نیپا اکیڈمی میں ٹریننگ آپ لیتے ہیں ' پاکستان ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج میں آپ کے ذی۔ آئی۔ جی یول تک لوگ

ٹریننگ لے کر آتے ہیں، منسٹر وہاں چلے جاتے ہیں، اس اسمبلی کے ممبران وہاں چلے جاتے ہیں۔ جو ground reality ہے آپ اس میں اتج۔ او کو کیسے سمجھائیں گے جس نے پبلک کے ساتھ interact کرنا ہے؟ کون سا deterrent ہے جو آج اپنے پولیسنگ سسٹم کے ذریعے آپ وہاں پر سوسائٹی کو provide کر رہے ہیں۔ وہ کون سا citizenry police liaison ہے جس کے ذریعے آپ یہ norms dictate کرنا چاہ رہے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کو ایسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے؟ آج بھی جوں کا توں جیسا آج سے پچاس سال پہلے تھا ویسا ہی آج رہے گا۔ اگر ان August Houses کے اندر discussion کا بیانیہ ہی رہا کہ ہم معذرت کے ساتھ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ یا لاء منسٹر ان آئی۔ جی۔ پی یا ہوم سیکرٹری کو کبھی بھی enable نہیں کر سکیں گے کہ یہ جا کر کوئی بہتر norms دیں۔ اچھی suggestions آپ لائیں 'data base آپ نے دے دیا۔ That is very good۔ یہاں سے counter بتا دیا گیا۔ That is even better لیکن گزارش یہ ہے کہ یہ onus of responsibility آپ پر ہے، ان ممبران پارلیمنٹ پر ہے کہ کوئی تو ایک ایسی تجویز دے، ہمارے پاس bundle of suggestions ہو سکتے ہیں۔

Everybody could come up with that. But who is going to break the stone?

سامنے لانا کس نے ہے؟ ہم اگر آج بات کریں گے تو وقت پانچ منٹ ہے۔ حضور ایہ تو ایسا معاملہ ہے کہ اگر ہم اس پر سارا دن اپنا لٹریچر دیں، اپنی ایجوکیشن وائز اسے جاننے کی کوشش کریں تو میرا خیال ہے دو گھنٹے بھی کم ہوں گے۔ probably کسی اور جگہ پر کسی اور manner میں ہمیں جا کر request کرنا پڑے کہ ہماری suggestions کو ایسے adoptable کر لیں۔ آپ نے تو ہمیں پانچ منٹ دینے ہیں اس میں تو ہم یہی تمہید باندھ سکتے تھے کہ اگر state of affairs یہی رہے تو credit single handedly لاء منسٹر بھی لے سکیں گے۔ کس گے کہ ہم نے کنٹرول کیا۔ چیف منسٹر کے بیگ میں بھی اچھی چیزیں جاسکتی ہیں کہ ہم نے ضلع کی situation control کی، crime rate کم کیا ہے۔ I appreciate the Chief Minister of Punjab for one decision. انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کی situations کے لئے پورے ضلع کے اندر پارلیمنٹیرین Whether they are of Opposition benches or of Government benches ڈی۔ پی۔ او کو پابند کیا کہ وہاں بیٹھ

کر crime rate and ratio کو دیکھیں۔

But this is no way, you can not control the law and order situation just by collecting data basis.

اس کے لئے آپ کو aggressive measures کو اپنایا ہے کہ کون سے وہ عناصر ہیں۔ آج میں آپ کو دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہر تھانے کے اندر بیٹھے ایس۔ ایچ۔ او کے پاس مخبر موجود ہیں جو آج بھی اس کو نشانہ ہی کرتے ہیں کہ ملل جگہ پر جا کر آپ دیکھیں ذہنی کا مواد موجود ہو گا لیکن چونکہ آپ کی capacity lack کرتی ہے، آپ کے پاس اس فورس کے اندر intellectual capacity نہیں ہے جس کے ذریعے آپ implement کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے کسی ڈی۔ آئی۔ جی کی capacity پر شک نہیں ہو سکتا، کسی ڈی۔ پی۔ او کی capacity پر شک نہیں ہو سکتا لیکن اسٹانڈرڈ کون کا کہہ

Unless we take a point here that we have to sit and devise a formula in this Parliament and give suggestions to the Government that these are the measures which are to be adopted to improve investigative skills, give modern technology and to improve police system.

اگر آپ دنیا کے مختلف قوانین اٹھا کر ایک مٹنوبہ بنائیں گے تو اپنا بھی جموز بیٹھیں گے جو اس ملک کے اندر ہو رہا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ، مہربانی۔ منسٹر سی اینڈ ڈپٹی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ ایسی رانا صاحب سے میری بات ہوئی ہے اب کافی اصحاب کی تقاریر ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر اب wind up کر لیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ امی مشتاق صاحب بات کریں گے ان کے بعد پھر لاہ منسٹر صاحب کر لیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جو تین دوست ہر اشتیاق صاحب، چودھری مشتاق صاحب ہیں یہ پورے تین دن بحث میں حصہ لینے کے لئے انتظار میں بیٹھے رہنے کے بعد اسکے دن پر چلے جاتے رہے ہیں ان کو آپ ٹائم دے دیں اس کے بعد لاہ منسٹر صاحب اسے wind up کر دیں۔

جناب سپیکر، جناب مشتاق احمد صاحب!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج ہم اس موضوع پر بات کر رہے ہیں جس کا وجود ہی نہیں ہے۔ ہم لاہ اینڈ آرڈر پر بات کر رہے ہیں جہاں صدر محفوظ نہ ہو، جہاں ہائیکورٹ کے جج اپنے گھروں میں محفوظ نہ ہوں، سیشن جج جیلوں میں محفوظ نہیں ہیں، اس معزز ایوان کے معزز اراکین محفوظ نہیں ہیں، وزراء سے کاریں بھینسی جا رہی ہوں، ان کے گھروں پر کاننگ ہو رہی ہو تو پھر مجھے کہنے دیجیے کہ یہاں لاہ اینڈ آرڈر نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں تو پھر بحث کس پر ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر منتقل ہونے)

جناب والا! مرید کے میں جب اتنے بچے قتل ہو گئے، ایک نوجوان کی لاش سڑک پر پڑی

تھی جو کہ پولیس کے ہاتھوں قتل ہو چکا تھا، ایک بھونے بچے کا گھر کھا ہوا تھا، تھانے پر پتھر اڑا ہوا تھا تو اس وقت آپ کی پولیس نے نہیں بلکہ صرف میں نے کنٹرول کیا تھا تاکہ غریبوں کے بچے مرنے نہ پائیں اور پولیس کے ہاتھوں قتل و غارت نہ ہو۔

جناب سپیکر! آج میں آپ کی اور اس House کی وسالت سے متنبہ کر رہا ہوں کہ ریزمی

والوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے کہ جی۔ٹی۔ روڈ کی اطراف کی بگلہ لیز پر دی جا رہی ہے جبکہ وہاں پر نوکریاں نہ ہیں اور فیکٹریاں بند ہیں، کوئی کاروبار میسر نہیں ہے تو ریزمی واسلے جو کچھ کاربے ہیں ان کو اٹھایا جا رہا ہے مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ کامونکے، گلدرہ اور جی۔ٹی۔ روڈ کے اطراف لیز پر دینے جا رہے ہیں اگر ایسا ہوتا رہا تو پھر غلام جنگلی ہو گی اور آپ میں سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! جب لوگوں کے بگڑے ہوئے قتل ہونے تو اس وقت حالات کنٹرول ہو گئے تھے۔ اگر ان کا معاشی قتل کیا گیا تو حالات کنٹرول سے باہر ہوں گے اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مرکزی حکومت سے معاش کی جانے کو وہ این۔ ایچ۔ اے کے اطراف میں کوئی جگہ لیز پر نہ دے اور لوگوں کا معاشی قتل عام بند کر دے ورنہ یہاں غلہ جنگی ہو گی اور حالات کنٹرول سے باہر ہوں گے۔ یہ سب اس وقت ہو رہا ہے جب کلاشکوفوں اور ممنوعہ بور کے اسلحہ پر پابندی ہے۔ جنھوں نے قتل کرنے ہوتے ہیں ڈکیتیاں کرنی ہوتی ہیں ان کے پاس ممنوعہ بور کے اسلحہ ہیں تو پھر اسے روکنے کے لئے ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کئے جانے چاہئیں تاکہ لوگ اپنی حفاظت خود کر سکیں۔ جب چوروں کے پاس ڈکیتوں کے پاس 'قاتلوں کے پاس تو کلاشکوفیں ہوں گی لیکن شرکا ان ہتھیاروں سے محروم ہوں گے تو پھر ایسے ہی حالات ہوں گے جو اس وقت جاری ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ممنوعہ بور کے لائسنس کو کھولا جانا چاہیے۔

جناب والا میری ایک اور تجویز یہ ہے کہ حالانکہ پندرہ دن میں پیش ہونے چاہئیں اور چھ ماہ کے اندر اندر execution ہونی چاہیے تاکہ لوگ رد عمل کے طور پر قتل نہ کریں۔ اشتہاری ملزمان دہم ناتے پھر رہے ہیں ان کو پکڑنے کی کوئی کوشش نہیں ہو رہی ان کو پکڑنے کے لئے سکواڈ مقرر کرنے چاہئیں اور اگر پولیس ملازمین کے جو رشتہ دار قتل کرتے ہیں تو انھیں اس کا ذمہ دار ٹھہرانا چاہیے کہ وہ اپنے عزیزوں کو پکڑوانے میں مددگار نہیں ورنہ انھیں نوٹس issue کیا جائے۔ پولیس ملازمین کی ترقی اشتہاری ملزموں کو پکڑنے سے مشروط کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ دیت کا قانون ختم ہونا چاہیے تاکہ لوگ سزا پائیں انھیں سزا ہونے تک مدعیوں کو دھمکیاں دی جاتی ہیں۔

جناب والا! میرا کہنا ہے کہ جو تعلیم دی جاتی ہے اس میں قرآن ترجمے کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے، ثواب کے لئے بلکہ سیکھنے اور سمجھنے کے لئے قرآن کتنا کیا ہے؟ اس سے بھی امن و امان رکھنے میں انشاء اللہ مدد ملے گی۔ شکریہ

جناب ذہبی سپیکر، محترمہ بشرنی گردیزی صاحبہ!

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔ بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کرنل انور صاحب وزیر ہیں۔ جب وہ کھڑے ہونے لگے تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر کرنا تھا۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ کیا کوئی منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری اس بحث میں حصہ لے سکتا ہے؟ یہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور انہیں ساری صورت حال کا پتا ہے تو ان کی اہمی تجاویز ہم پھر کسی اور وقت enjoy کر لیں گے۔ بہتر ہے کہ یہ بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بحیثیت ممبر ان کا حق ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! رونگ دے دیں کہ کیا کوئی منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری اس بحث میں حصہ لے سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ لہ اینڈ آرڈر پر عام بحث ہے اور ہر ممبر بات کرنے کا حق رکھتا ہے۔ جی، محترمہ بشرنی نواز گردیزی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں نے پچھلے چار دنوں سے اپنا نام دیا ہوا تھا اور امید تھی کہ بات کرنے کا موقع ملے گا۔ اس کے علاوہ میں اپنے معزز بھائی کو یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ سپیکر صاحب نے ایک رونگ دی ہے کہ جس میں منسٹر صاحب کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری بات کر سکتا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ اگر پارلیمانی سیکرٹری نہ وقت سوالات میں بولے 'عام بحث میں بھی بات نہ کرے اور کسی اور کارروائی میں بھی حصہ نہ لے تو پھر پارلیمانی سیکرٹری کا اس House میں کیا role رہ جاتا ہے؟

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ میں مختصراً اپنی بات کروں۔ میری باری چونکہ آخر میں آئی ہے تو کافی سارے points ایسے ہیں جو پہلے معزز اراکین discuss کر چکے ہونے ہیں لہذا میں مختصر طور پر پولیس کی کارکردگی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی اور جو ہماری حکومت اس سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے اس حوالے سے بھی میں آپ کو کچھ بتانا چاہوں گی۔

جناب سیکرٹری میں سمجھتی ہوں کہ جرائم میں جو اضافہ ہوا ہے۔

It is directly proportionate to the increase in population. There are other factors which also effect the increase in crime that include poverty, unemployment

اور اس کے علاوہ ignorance بھی کافی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جناب سیکرٹری اب تک جن معزز اراکین اسمبلی نے اس پر بات کی ہے۔

They have been painting a very black picture of law and order in the Province

جو کہ حقیقت کے برعکس ہے۔ موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق مقدمات کا آزادانہ اندراج کیا جا رہا ہے اور سیکشن 154 کے تحت مقدمات کی رجسٹریشن بڑھی ہے جس کی وجہ سے یہ لگتا ہے کہ جیسے جرائم میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے جو کہ زمینی حقائق کے برعکس ہے اور حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ جرائم کو کنٹرول کیا جائے اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر بنایا جائے۔ اس کی مثال میں دینا چاہوں گی کہ محرم الحرام کے دوران حکومت کی جو حکمت عملی تھی اس کے نتیجے میں ماہوانے اکاڈ کا واقعات کے پنجاب میں امن رہا اور وہ والی صورتحال نہیں تھی جو کہ باقی صوبوں میں نظر آئی۔ اس کے علاوہ چھٹے پارہیمینوں کے دوران پولیس کی جو کارکردگی رہی ہے اس کے حوالے سے میں آپ کو کچھ بتانا چاہوں گی کہ جلی پولیس مقابلوں کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، پچھلے ادوار میں ایسا دیکھنے میں آیا تھا کہ پولیس مقابلوں میں بہت سے criminals مارے جاتے تھے لیکن اب ایسی صورتحال نہیں ہے اور جلی پولیس encounters کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے میڈیا بھی اس کو appreciate کر رہا ہے اور admit کر رہا ہے کہ یہ حقیقی encounters ہیں۔ جو encounters ہونے ان میں ٹوٹل 52 پولیس encounters ہونے جس میں کہ 11 پولیس اہلکار شہید ہونے اور 23 زخمی ہونے جبکہ 34 مجرمان ہلاک ہونے اور 16 مجرمان زخمی ہونے۔ 37 criminals کو گرفتار بھی کیا گیا and 311 gangs were uncarthed ان میں 1574 proclaimed offenders کو گرفتار کیا گیا جن کی وجہ سے کئی کیس trace ہو سکے۔

It is fact about rupees 123 million were recovered during this period.

اور اسی سال کے دوران تقریباً 13740 اشتہاری گرفتار کئے گئے اور میں یہ بتانا چاہوں گی کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی اقدامات پر مویشی چوروں، دسہ گیروں اور proclaimed offenders کی گرفتاریوں کے لئے ایک خصوصی مہم شروع کی گئی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس کے نتیجے میں لہ اینڈ آرڈر کی صورت حال بہتر ہوگی۔ میں آپ کو یہ بھی بتاتی ہوں کہ جرائم کے سبب کے لئے ڈی۔آئی۔سی حضرات اور ایس۔پی حضرات اس مہم کی خود نگرانی کر رہے ہیں۔ یہ مہم 17- مئی 2004 سے لے کر 17-جون 2004 تک جاری رہے گی اور جس میں اب تک 234 گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ میں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ صوبے میں امن و امان کی صورت حال کو بہتر کرنے کے لئے ناجائز اسلحے پر بھی قبضہ کیا گیا ہے اور تقریباً 15094 کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں اور ان میں 14910 illegal weapons کو confiscate کیا گیا ہے۔

جناب ذہنی سپیکر، شکر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، مجھے دو منٹ اور دے دیں۔

جناب ذہنی سپیکر، آپ نے کافی نام لے لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب سپیکر اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا ایک شکایت سیل ہے جو کہ حاجی محمد نواز ایڈیشنل سیکرٹری چلا رہے ہیں ان کے پاس جو بھی شکایت آتی ہیں اس میں وہ نوٹس لیتے ہیں اور فوری طور پر لوگوں کی شکایات دور کی جاتی ہیں۔ یہ شکایات سیل اتنا effectively کام کر رہا ہے کہ سندھ سے بھی ایک فاتون جن کو چنایا کہ ایسا ایک سیل کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بھی آ کر ان سے مدد لی اور ان کی مدد کی گئی۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک صوبائی مانیٹرنگ سیل ہے جو heinous crimes کو مانیٹر کرتا ہے۔ شکر یہ

جناب ذہنی سپیکر، اگلے سپیکر ڈاکٹر انجم امجد صاحب ہیں۔

ڈاکٹر انجم امجد، جناب سپیکر میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور جو بشری کردہری کا آپ نے مال کیا مہربانی کر کے میرا حال نہ کجیے گا اور توجہ سے سنے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترم! میں نے ان کو موقع دیا ہے ایسی کوئی بات نہیں کیونکہ ٹائم محدود ہے اور سب کو بولنا ہے۔

ڈاکٹر انجم امجد، بالکل درست۔ آپ کے پاس بھی ٹائم محدود ہے لیکن ہمارا بولنا بھی ضروری ہے۔ ہم ladies of the Parliament ہیں اور یہاں اپنی ہی بات کرنے آئی ہیں۔ پہلے تو میں کستی چلوں کہ آج جتنی بھی تقریریں ہونیں، خاص طور پر اپوزیشن کی طرف سے وہ پولیس کے خلاف تھیں۔ میں یہ کستی چلوں کہ پولیس کے مضبوط کاندھوں پر کیا یہ ساری قوم کا المیہ ڈالنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ابھی اس حکومت کو آنے ہونے صرف 16 ماہ ہونے ہیں۔ کیا 16 ماہ کے اندر ان کے پاس لارڈین کا پراجیکٹ جو پچاس سال کی بگڑی ہوئی قوم سنواریں گے اس پر ٹائم نکلتا ہے۔

جناب سپیکر! یقیناً ان کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ یہ بھی ہماری قوم کا ہی حصہ ہیں اور یہ ہمیں انشاء اللہ اچھی کارکردگی کر کے دکھائیں گے۔ ہم یہ کہیں کہ گلاس آدھا بھرا ہوا ہو تو ہم یہی دیکھتے رہیں۔ ساری عمر ہماری قوم نے اپنے کام کرنے والے لوگوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی، حوصلہ شکنی کی ہے۔ یہی کہا گیا کہ یہاں کرانٹم ریٹ بڑھا ہے یقیناً کرانٹم ریٹ بڑھا ہے لیکن کیا آپ نے دیکھا کہ کرانٹم ریٹ کیوں بڑھا ہے؟ مہنگمت کا اندراج زیادہ ہے، زیادہ لوگ قتلانے جانے لگے ہیں کیونکہ تھانہ گھبر بدلا ہے وہاں لوگوں کو حوصلہ ہوا ہے کہ وہ قتلانے میں جاسکیں۔ آپ کو یقیناً یہ بھی کہنا چاہیے کہ یہ پولیس کی کارکردگی ہے جس کی وجہ سے اب domestic violence کے کیس دیکھ لیں کہ اس سال پچاس ہزار کیس درج ہونے ہیں۔ پہلے پانچ چھ ہزار ہوتے تھے یہ کیوں بڑھے ہیں؟ یہ نہیں کہ یہ جرائم بڑھے ہیں، ایک سال کے اندر کرانٹم اتنا نہیں بڑھتا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پولیس کی کارکردگی بہت اچھی ہے۔ overnight کو revolutions آتے ہیں، انقلاب ہوتے ہیں اس میں bloodshed ہوتا ہے۔ کیا ہم چاہتے ہیں کہ ہماری قوم اور bloodshed کرے؟ اگر ہماری قوم نے ترقی کرنی ہے تو کرے گی اور آہستہ آہستہ کرے گی۔ یہاں ہمارے ایک کاضل رکن نے کہا کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال lack of education کی وجہ سے خراب ہے، یقیناً خراب ہے۔ اور سے لے کر نیچے تک lack of education ہی ہے۔ جیسے جیسے معاشی حالات بہتر

ہوں گے، ایجوکیشن میں بہتری آنے گی۔ آپ اپنی پولیس سے expect کرتے ہیں کہ وہ ویسے ہی کارکردگی دکھانے جیسے امریکہ کی پولیس کرتی ہے۔ وہاں ان کے پاس لیبارٹریز ہیں، ان کے پاس latest equipment ہیں، ہر قسم کی ٹریننگ کی سہولتیں ہیں، ان کے ایس۔ ایچ۔ او کے پاس ہر سطح کی گاڑیاں ہیں، ایئر کنڈیشنر دفتر میں تو آپ ان کی کارکردگی سے کیسے متاثر کر سکتے ہیں، آپ کے پاس تو وہ equipment ہی نہیں ہے۔ اس ملک میں اور ان حالات میں رہتے ہوئے ان کو کچھ تو leverage دینا چاہئے۔ یہ بھی ہماری قوم سے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، یہ بھی کوشش کریں گے۔

جناب سیکرٹری! میں ایک اخبار کا یہاں حوالہ دینا چاہوں گی اور وہ اخبار ہم سب پڑھتے ہیں اور ہم سب اس پر بولتے بھی ہیں وہ اخبار "تجربہ" ہے۔ "تجربہ" ایسا اخبار ہے کہ جس میں انہوں نے کہا کہ پنجاب پولیس کی کارکردگی رواں سال میں یقیناً بہتر رہی اور باقی facts and figures انہوں نے بتائے ہیں اور محترمہ بشرنی گورنری صاحبہ کے figures بھی وہی ہیں۔ "تجربہ" اخبار میرے پاس ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں distribute بھی کروا دیتی ہوں۔ روزنامہ "پاکستان" اور روزنامہ "دن" میں بھی یہی ہے۔ "پاکستان" اخبار میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ حکمہ پولیس کے ایک تربیہ کے مطابق گزشتہ دس ماہ کے دوران سات ہزار سے زائد ملازمین کو کرپشن اور غراب کارکردگی کی بنا پر سزائیں دی گئیں۔ 105 تھانہ اروں سمیت 571 ملازمین کو برطرف کیا گیا۔ رواں سال کے پہلے چار ماہ میں دو انسپکٹر محفل کئے گئے اور 12 ایس۔ ایچ۔ او بھی تبدیل کئے گئے۔ یہ کارکردگی ہے جس کی بنا پر انشاء اللہ اپنی قوم ترقی کرے گی۔ قوم اور قومیت کے جذبے کو داد دینا چاہیے۔

جناب سیکرٹری! دوسری یہ بات ہے کہ ہمارے ملکوں میں عواتین اور بچوں پر تشدد کا مسئلہ ہے۔ ہمارے backward ملک نے آج ایک ایسا قانون پاس کیا ہے جو آج کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی نہیں ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ قسم کے قوانین ہمارے ملک میں آئیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ ہماری قوم یقیناً ترقی کرے گی۔ domestic violence مجھے یاد ہے۔ western media کے پرائیکٹنڈا میں یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے ملک میں یہ زیادہ نہیں ہے۔ اس قسم کے واقعات بھی ہیں 'child abuse' وہاں بھی ہے 'wife beating' وہاں بھی ہے لیکن وہاں کسٹم ہے، وہاں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم western media کے شکار ہیں کہ ہمارے ملک میں صرف اور صرف عورت پر زیادتی

ہوتی ہے، سچے پر زیادتی ہوتی ہے، ہر ملک میں ہوتی ہے۔ صرف یہ نہیں کہ ہمارے ملک میں ہوتی ہے لیکن ہمارا اتنا بڑا دل ہے کہ ہم ان عورتوں اور بچوں کے لئے کام کرتے ہیں، ہم اس اسمبلیوں میں آئے ہیں اور یہ سب عورتیں جو یہاں بیٹھی ہیں اس چیز کا ثبوت ہیں کہ ہماری قوم میں عورتوں کو مقام دیا جاتا ہے، ان کو دی جاتی ہے اور ان کو بولنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ (نمبر ہائے تحسین)

انشاء اللہ مجھے پوری امید ہے کہ یہ حکومت سچاس نال کا محمود توڑے گی اور ایک گھر سے نظام کو ایک جھٹکا گئے گا اور قوم آگے بڑھے گی۔ ہمارا ان کو موقع تو دیتے۔ بہت بہت۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you, Next speaker is Miss Nighat Saleem Khan.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائیر ایجوکیشن، جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بہت اہم معاملے پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آج ایوان میں جس topic پر بحث ہو رہی ہے وہ کسی بھی صوبے کے لئے بڑا ہی اہم مسئلہ ہے اور اس میں ہم پولیس کے کردار کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ پولیس کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی نے پولیس کی development کے لئے بجٹ میں بہت سارویہ رکھا ہے۔ لہذا اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی ہے۔ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے اس لئے میں فیصل آباد کے حوالے سے ہی بات کرنا چاہوں گی۔ فیصل آباد میں لہذا اینڈ آرڈر کی صورت حال اتنی غراب نہیں کہ جتنی میرے بھائی شیخ امجد نے بیان کی تھی۔

[*****]

جناب ذہنی سپیکر، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائیر ایجوکیشن، جناب سپیکر! ساتھ ساتھ لاکھ کی آبادی پر مشتمل فیصل آباد کراچی اور لاہور کے بعد تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ معاشی اعتبار سے اس کا نمبر کراچی کے بعد ہے۔ فیصل آباد میں سوتر اور کپڑے کی تیرہ وارداتیں ہوئیں جن میں سے فیصل آباد پولیس نے سات وارداتیں workout کر لی ہیں اس کے علاوہ افواہ کے cases کم ہونے ہیں۔ سوتر منڈی کا کانسٹ

* حکم جناب ذہنی سپیکر الفاظ کو کارروائی سے حذف کئے گئے۔

امین اغوا ہوا لیکن پولیس نے اپنی کوششوں سے اس کو بازیاب کرایا اور ملزمان پولیس مقابلے میں مارے گئے۔ وہیں پر کوئی بنک ڈکیتی نہیں ہوئی، کوئی robbery نہیں ہوئی۔ امن و امان کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاتا ہے کہ محرم الحرام میں کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ فیصل آباد پولیس نے یونین کونسل کی سطح پر نظام کو بڑا مربوط کیا ہے۔ وہیں پر پولیس کے دو کنسٹیبل چوبیس گھنٹے پہرہ دیتے ہیں اور فکری پہرے کا نظام رائج کیا گیا ہے۔ سی۔ پی۔ آئی۔ سی کے تعاون سے آٹو بازاروں اور سرسر روڈ پر نظام کو بہتر بنایا گیا، وہیں پر ڈکیتی کی کوئی بھی واردات نہیں ہوئی اور clock tower کے نام سے وہیں پر بڑا ہی اچھا اور جدید نظام بنایا گیا جس کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا جس کی مدد سے وہیں پر ٹریفک کے نظام کو اور ڈکیتی کو کنٹرول کیا گیا۔ ریکوڈ 15 بی گراؤنڈ بنایا گیا جس میں جدید کیمرے نصب کئے گئے اور اس کے علاوہ وہیں پر ڈکیتوں کو کنٹرول کیا جانے کا اور ٹریفک کے نظام کو بہتر بنایا جانے کا۔

جناب والا فیصل آباد پولیس نے اشتہاری پکڑے ہیں اور بے شمار کارنامے کئے ہیں۔ نوید الحسن اے۔ ایس۔ آئی ڈاکوؤں کے مقابلے میں شہید ہوا ہے۔ فیصل آباد پولیس کے وسائل بڑے محدود ہیں جبکہ لاہور پولیس کے وسائل تین گنا زیادہ ہیں۔ اپنے محدود وسائل میں رستے ہونے وہ بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ ہم پولیس کے منفی کردار کو ہی کیوں discuss کرتے ہیں، ہم پولیس کے مثبت کردار کو discuss کیوں نہیں کرتے؟ جب وہ پولیس اہلکاران اور افسران مقابلے میں شہید ہوتے ہیں تو ہم اس کو discuss کیوں نہیں کرتے۔ ہم صرف یہ تنقید کیوں کرتے ہیں کہ پولیس یہ کر گئی، وہ کر گئی۔ جب پولیس ہمارے ساتھ تعاون کرتی ہے تو ہم اس کا عیال کیوں نہیں کرتے؟ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب نے خود فیصل آباد کا visit کیا۔ وزیر قانون صاحب! آپ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب سے میٹنگ کریں اور ان سے پوچھیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت میں فیصل آباد میں اتنی عراب نہیں ہے کہ جتنی ہیں پر اہل زمین بیان کرتی ہے اور ڈی۔ پی۔ او فیصل آباد اور ڈی۔ آئی۔ جی فیصل آباد بڑی اہم پالیسیاں بنا رہے ہیں۔ یہ ایک دن کا کام نہیں ہے کہ ایک دن میں کنٹرول کریں وہ جتنی اہم پالیسیاں بنا رہے ہیں اس سے انشاء اللہ تعلق فیصل آباد میں امن و امان کی صورت میں بہتر ہو جانے گی۔ بہت شکر ہے جناب ڈپٹی سیکریٹری، اگے مقرر جناب حسن مرتضیٰ صاحب ہیں۔

SHEIKH IJAZ AHMAD: Sir, point of personal explanation.

جناب ڈپٹی سپیکر، میں حسن مرتضیٰ صاحب کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب! جناب حسن مرتضیٰ، شکریہ۔ جناب سپیکر! امن و امان پر پہلے ہی بڑی تفصیلات ہو چکی ہے اس لئے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ یہاں پر ٹرژری پنچر کی طرف سے پولیس کی کافی تعریف ہو چکی ہے مگر قموڑی دیر پہلے ایک محترم فرماری تھیں کوئی لادین کا پراخ نہیں ہے کہ 16 ماہ میں پولیس 50 ملہ بگزی ہوئی قوم کو ٹھیک کر دے اگر میرا والد بھی پولیس ملازم ہوتا تو میں بھی یہی کہتا۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ اس قانون ساز ادارے نے پولیس کی کھی ہوئی تقریریں پڑھنی شروع کر دی ہیں۔ آپ نے سنا ہو گا کہ محترمہ کہہ رہی تھیں کہ فیصل آباد امن کا گوارہ ہے، وہاں پر پولیس ملازم شہید ہونے ہیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ پولیس مطالبے میں میرا بھی ایک دوست شہید ہوا تھا جس مکان پر اس کی ڈیوٹی تھی اس میں ملازم تھے۔ کہتے ہیں کہ ان کی فائزنگ سے وہ شہید ہوا ہے اس کو چھاتی میں فائزنگ ہونے تھے مجھے بتایا جانے کہ کمرے میں سے فائزنگ ہو رہی ہے اور بھت پر کمزے ہونے بندے کو چھاتی میں فائزنگ رہے ہیں۔ اگر بھت میں سے بھی جا کر گھیں تو پھر آپ بھی ہتر جاتے ہیں کہ کہاں گھیں گے۔ کم از کم اسے سینے میں فائز نہیں لگ سکتے۔ یہاں پر امن و امان کے سلسلے میں بات کرتے ہیں [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ اعلا کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں اس طرح کے ریکارڈ کس نہ دیں۔ سید حسن مرتضیٰ، جناب سپیکر! امن و امان پر بات ہو رہی ہے تو میں اس حوالے سے بات کر رہا تھا۔ جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ذاتیات پر نہ آئیں اور اصل بات کریں اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کریں۔ سید حسن مرتضیٰ، جناب سپیکر! آپ اس بات کی تصدیق کر لیں۔ یہ سنی سنائی نہیں ہے اگر یہ بات آپ کو ابھی نہیں لگی تو میں اس کو پھوڑ دیتا ہوں۔

* حکم جناب ڈپٹی سپیکر اعلا کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب ڈپٹی سپیکر، اس طرح کے ریکارڈ کس نہیں ہونے چاہئیں اور سنی سنائی بات پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔

سید حسن مرتضیٰ، جناب سپیکر! صبح سے لے کر اب تک پولیس پر تنقید ہوتی رہی ہے، قتلے داروں پر ہوتی رہی ہے، سپاہیوں پر تنقید ہوتی رہی ہے کوئی بھی نہیں بولا مگر جب چیف سیکرٹری کی بات ہوئی ہے تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے لفظ محترم کی بات کی ہے تو یہ قابل اعتراض ہے۔

سید حسن مرتضیٰ، چلیں! جناب سپیکر! محترم کو نکال دیتے ہیں اور ان کی دھینکا مٹتی ہوئی تھی یا دست و گریب ہونے تھے۔ (قتیے)

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میں آپ کی وسالت سے اس ایوان کی اور بالخصوص اپنے قاضی ممبر کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ ہم احترام آدمیت کی بات کرتے ہیں، اور پیار کی بات کرتے ہیں، ہم اس ایوان کے floor کی بات کرتے ہیں مگر ہماری گفتگو ہے کہ انتہائی بازاری۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے وہ الفاظ حذف کئے ہیں۔ شکریہ

RANA AFTAB AHMED KHAN: Sir, point of order. My point is very much legal because I have pointed out an irregularity which has been committed by the Honourable Minister. This was no point of order.

MR DEPUTY SPEAKER: I think we should not have law and order situation over here in the Punjab Assembly. Let's talk on law and order. Mr Hassan Murtaza may please carry on.

سید حسن مرتضیٰ، جناب سپیکر! ایک دن پہلے کی بات ہے کہ میں اپنے مقررے میں گیا، وہیں پر دیکھا کہ

ایک گاؤں کا محکمہ خوراک اور محکمہ مال نے گھیرا ڈالا ہوا تھا اور لوگوں کے گھروں سے زبردستی گندم نکال رہے تھے۔ ایک امام مسجد کے گھر میں داخل ہو کر اس کی مورتوں اور بچوں کو بیٹھا گیا اور جب انہوں نے اپنا جرم پوچھا تو ان کو تھانے پکڑ کر لے گئے، ان پر تشدد کیا گیا اور ان کے خلاف بے جا ماعت بکار سرکار پرچے دیئے گئے اور وہ آج بھی لاکر میں بند ہیں۔ کس نے انہیں چادر اور چادر دیواری کا تقدس پامال کرنے کی اجازت دی؟ میں محکمہ فوڈ سے پوچھتا ہوں کہ جب یہاں House میں بات ہوتی تھی کہ کرچنگ سیزن لین کر رہے ہیں اس کی وجہ سے گندم کی فصل متاثر ہو گی تو فوڈ منسٹر صاحب فرماتے تھے کہ کوئی بات نہیں ہے۔ ہماری بات چل رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ گندم کی فصل بہتر ہو گی۔ اگر آج برف پورا نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ لوگوں کے گھروں کے اندر سے گندم نکالتے رہیں، آپ لوگوں کے کھانے کی گندم بھی ان کے گھر میں نہیں رستے دے رہے۔

جناب سپیکر! لاہور اینڈ آرڈر کاب سے بڑا ہمارے ہاں روٹی کا مسئلہ ہے۔ جب کسی کے منہ سے روٹی کے نوالے پھینے جائیں گے تو وہ قانون کو بھی ہاتھ میں لے گا جس سے لاہور اینڈ آرڈر کی situation خراب ہو گی۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنا دیں جو ان واقعات کی تحقیق کر لے اور اس پر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کر دے۔

SHEIKH IJAZ AHMED: Mr Speaker! Point of Explanation.

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا آپ point of explanation کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! بات ہو چکی ہے، پھر وہ بات کریں گے اور اس کے بعد محترمہ جواب دیں گی تو ہم ایک controversy میں پڑ جائیں گے۔ یہاں پر کوئی discussion نہیں ہو رہی۔ ابھی جو معزز رکن بات کر رہے تھے تو انہوں نے کیا بات کی ہے؟ 11 بجے والے ہیں یہاں پر کوئی تقریر تو نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! آپ ایسا کریں کہ ایک منٹ میں بات مکمل کر لیں کیونکہ اسے

wind up کرنا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ Just one minute and not more than one minute

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! ایک منٹ جو ہے تو مجھے پھر کھانڈے گا کہ،

یہ کیسا دستور زبان بندی ہے تیری محل میں

یہاں بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری

مخبرہ جو پارلیمانی سیکرٹری برائے بے محکمہ ہیں نے اٹھ کر فیصل آباد پولیس کے قہیدے

پڑھنے شروع کر دینے ہیں۔ اب یہ تشریف رکھیں تاکہ میں جانوں کہ آئی۔ جی صاحب کی وہاں پر آمد

کے بعد کا کیا figure ہے وہ بھی میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! اگر آپ explanation کرنا چاہتے ہیں تو اسی point پر آئیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں اسی طرف آرہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ جب راجہ نثار پرویز نے

میرے گھر پر جا کر انہوں نے یہ لفظ استعمال کیا ہے کہ میری پٹانی کی تو کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! وہ الفاظ ہم نے expunge کر دینے ہیں آپ اس کو مت لیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے تو کر دینے لیکن ان کا جو اندر تقاضہ باہر آ گیا

ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ مجھ پر تشدد کیا گیا یہ لفظ مہذب ہے تو ایوان میں بول لیتے ہیں۔ جن لوگوں

نے تشدد کیا تھا اور سرعام اس تشدد کے بعد اگر پولیس نے اس کی بھی ایف۔ آئی۔ آر چاک نہیں

کرتی تھی تو پھر وہاں پر اور کیا ہونا تھا! آئی۔ جی پنجاب جو ہیں میں آپ کی وساطت سے یہ بات کہنا چاہتا

ہوں کہ انہیں چاہیے تھا کہ جب وہ میری تقریر کے بعد فیصل آباد گئے ہیں اور اس میٹنگ کو باقاعدہ

arrange کیا گیا اور میں حیران ہوں کہ لاہ مشنر صاحب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! اس کا جواب لاہ مشنر صاحب دیں گے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! لاہ مشنر صاحب کا ایک منصب ہے، کم از کم انہیں اس کا دھیان رکھنا

چاہیے کہ میں بات کر رہا ہوں اور وہ بار بار پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو رہے ہیں۔ میں نے کوئی ایسی

بات نہیں کی کہ کسی کو ناگوار گزرے۔ گزارش یہ ہے کہ لاہ مشنر صاحب کا تو ایچا floor ہے، ان کی

اپنی حکومت ہے، سابقہ دور حکومت میں بھی رہے ہیں لیکن ہماری دعا ہے کہ آئندہ بھی آئیں اور

ہمارے وقت میں ہماری بھی سن لیں۔ میں on floor of the House یہ بات پورے وثوق اور ذمہ داری کے ساتھ کرتا ہوں کہ میں نے یہاں پر جو بات کی ہے اور اس دن بھی یہ کہا تھا کہ میں ذمہ داری کے ساتھ بات کرتا ہوں کہ میرا کسی پولیس آفیشل کے ساتھ کوئی personal grudge نہیں ہے۔ اگر میں اپنے شہر کی بات کروں، لاء اینڈ آرڈر کی بات کروں اور محترمہ ڈی۔ پی۔ او یا ڈی۔ آئی۔ جی یا ایس۔ پی انوسٹی گیشن کے پاس جا کر یہ بتائیں کہ انہوں نے یہ یہ باتیں کی ہیں اور آپ مجھے بتائیں، اب میں آپ کی بات کروں گی۔ ان کو یہ تقریر لکھ کر دے دیں، ہمارے لئے یہ بات باعث شرم ہے کہ بطور Member of this House وہاں پر جا کر بیٹھ کر قصیدے پڑھیں۔ میں یہ کب کہتا ہوں کہ پولیس کے اس اسے۔ ایس۔ آئی کی بیوی کی یا اس کی اس بیٹی کی جو ہماری بیٹی بھی ہے، اس کی کیوں نہ بات کی جانے جو کم تنخواہ کے باعث ابھی تک اپنے گھر میں غیر ملکی شدہ پیشی ہوتی ہے۔ میں کب کہتا ہوں کہ پولیس ریٹائرمنٹ نہیں آئی چاہئیں، میں یہ کب کہتا ہوں کہ پولیس کے لئے رہائش گاہیں نہیں چاہئیں، آپ ملاحظہ فرمائیں کہ آئی۔ جی پنجاب وہاں پر تشریف لے گئے، وہاں پر جنہوں نے کاسہ لیس کی جو وہاں پر noted قسم کے انجمن تاجران کے رہنما تھے انہوں نے ان کو مختلف قہے سنانے۔ میں یہ کہتا ہوں اور ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں کہ آٹھ کے آٹھ ممبر ایوزیشن کے اور ٹریڈری بیگز سے چودھری مہیر صاحب بیٹھے ہیں، ایک ماٹر منسٹر صاحب کا تعلق وہاں سے ہے، سیکرٹری صاحب کا تعلق بھی وہاں سے ہے، ہم اس صوبے میں شہر کے امن کے لئے تجاویز دینا چاہتے ہیں، بات کرنا چاہتے ہیں، آئی۔ جی صاحب کے جانے کے بعد 6 قتل ہوئے، 8 اقدام قتل کے واقعات ہوئے، 64 ڈکیتیاں ہوئیں، 76 رہزنیوں ہوئیں، چوری کی 38 وارداتیں ہوئیں، دو گاڑیاں بھینسی گئیں، 20 کلچرس دوبارہ برآمد ہوئی، میری گزارش ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شیخ صاحب! آپ نے پہلے تقریر کر لی ہے تو دوبارہ شروع نہ کریں you have already spoken آپ کو دوبارہ وضاحت کے لئے مانگ دیا تھا جو انہوں نے آپ پر الزام لگایا تھا۔

شیخ امجد احمد، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں تو میری تجویز یہ ہے کہ آئی۔ جی صاحب وہاں دوبارہ تشریف لے جائیں اور ہمیں اور ٹریڈری بیگز کے دوستوں کو ساتھ بھائیں۔ ہم صوبے اور فیصل آباد شہر کے بہتر

مخلا میں وہاں پر تجویز دیں گے۔ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے۔ یہ دوبارہ آئیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور جنٹیں گے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا؟
جناب ڈپٹی سپیکر، شکرید، شیخ صاحب! Now I give the floor to the honourable Law Minister جی، آپ wind up کریں۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! دیکھیں اسے اب wind up بھی کرنا ہے۔ مانم کیا ہو گیا ہے؟
رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ چودھری عبیر صاحب لاہ منسٹر صاحب کے کہنے پر یا خود ہی میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ لسٹ ثابت کر دیں اور اس کو جلد ہی wind up کر دیں۔ اس کے بعد طے ہوا کہ دو آدمی ہماری طرف سے حسن مرتضیٰ صاحب اور میں اس کے بعد تین معزز خواتین نے نریر میٹھی کی طرف سے بات کی ہے تو ہر اشتیاق صاحب کا نام بھی تھا تو آپ انہیں بھی پانچ منٹ کے لئے بات کرنے دیں اس کے بعد وہ wind up کر دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! مجھے جو سپیکر صاحب بتا کر گئے تھے کہ حسن مرتضیٰ صاحب بات کریں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! شروع دن سے ہی اشتیاق صاحب کا نام تھا بلکہ دوسری طرف جن مقررین نے بات کی ہے ان کا پتلے ذکر نہیں تھا تو آپ ہر اشتیاق صاحب کو بھی پانچ منٹ کے لئے موقع دیں اس کے بعد wind up کر دیں۔

جناب ارشد محمود بگوا، جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے تو کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ محترم سب نے وزیر قانون کی بڑی اچھی فائندگی کی ہے تو میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے تو wind up ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، wind up تو لاہ منسٹر نے کرنا ہے وہ تو wind up نہیں ہوا وہ تو انہوں نے اپنا point of view پیش کیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یعنی پولیس کی لکھی ہوئی تھاریر جو کہ ڈی۔ پی۔ او فیصل آباد کی لکھی

گئی تقریر یہاں ہو گئی ہے، فیصل آباد کے حوالے سے wind up ہو گیا ہے باقی منجانب کے حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، نہیں۔ لاہ منسٹر صاحب نے اسے wind up کرنا ہے یہ تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جی، مہر اشتیاق احمد صاحب!

مہر اشتیاق احمد، جناب سیکرٹری ہمدانی feelings یہ ہیں کہ وہ فیصل آباد کے علاوہ تو کسی کو ناظم ہی نہیں دیتے۔ بہر حال آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ناظم دیا۔ لاہ اینڈ آرڈر پر بہت سی باتیں ہوئیں، پچھلے دنوں 11- مئی کا جو دن ہماری تاریخ کا ایک حصہ بن گیا اور یہ حسن اتفاق ہے کہ گورنمنٹ کی مہربانی سے مجھے بھی ریفریشر کورس کے لئے بھیجا گیا۔ میں بھی 13 دن جیل میں رہا اور میں نے سارے معاملات دیکھے۔ میں چاہتا تھا کہ تفصیل کے ساتھ اس پر بات کروں لیکن چونکہ دوست سنا نہیں پاستے اور انہیں گھر جانے کی بھی جلدی ہے۔

جناب سیکرٹری، یہاں پر رٹویوں کی بات ہوئی، یہاں پر سماجی بات ہوئی، جمہوری رٹویوں کی بات ہوئی، غربت کی بات ہوئی یہ انہی جگہ پر مسائل ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ پولیس پر تنقید بھی ہوئی اور پولیس کے حق میں بھی بات ہوئی لیکن یہاں پر میں لاہ اور آرڈر دونوں کو علیحدہ علیحدہ دیکھتا ہوں۔ یہاں پر لاہ کچھ ہوتا ہے اور جو آرڈر آتا ہے وہ سب کچھ بدل کر رکھ دیتا ہے۔ جب تک یہ رویہ نہیں بدلے گا یہی حالات رہیں گے۔ ہمارے دوست میں شہباز شریف کی بات کر رہے تھے۔ لاہ تو یہی ہے کہ ہر شہری یہاں پر آسکتا ہے لیکن آرڈر یہ تھا کہ انہیں آنے نہیں دیا جانے گا۔ جب وہ یہاں پر تشریف لائے تو وہ ایک مفروز تھے اور وہ میرے قلم بھی تھے۔ میں ان کا استقبال کرنے گیا تو آج کل ہر چیز کی terminology بدل گئی ہے، جو کل جہادی تھے آج دہشت گرد بن گئے۔ جب میں وہاں پر گیا تو میرے خلاف دہشت گردی کا پرچہ کن کیا کتنی عجیب سی بات ہے؟ یہ میرا بنیادی حق ہے کہ میں جاتا اور اپنے قلم کا استقبال کرتا وہ سارے معاملات اپنے ہیں۔ میں وزیر قانون صاحب سے اپنی تقریر میں صرف یہ point پوچھوں گا کہ کیا انہوں نے شریف فیملی کے خلاف جو مقدمات تھے وہ وائس لے لئے؟ جیسے پہلے ہوا تھا کہ جب انہیں باہر بھیجا گیا تو اس وقت جو طیارہ کیس تھا کیا صدر پاکستان نے

انہیں معافی دی تو تب وہ باہر گئے، میں وزیر قانون صاحب سے سپیشل گزارش کروں گا کہ وہ یہ جانیں کیونکہ قانون کا احترام ہی تو اصل بات ہے۔ جب حقوق سلب ہوتے ہیں تو پھر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ کیا ان کے خلاف مقدمات واپس لے لے؟ اگر نہیں تو پھر مفروضہ کو ہٹانے کی کیا سزا ہے؟ اس چیز کو واضح کریں؟ اسی طرح جو بھی ہمارے ساتھ ہوتا رہا میں ایک witness تھا۔ ٹھیک ہے ہم پر دہشت گردی کا پراچہ کٹ گیا لیکن جب ہمیں پرانی انارکھی کی حوالت میں بند کیا گیا، آپ یقین کیجئے کہ 32 آدمی تھے۔ اس میں ذوالفقار علی خان کھوسر تھے، چودھری بخاری علی خان تھے، احسن اقبال صاحب تھے اور میرے ایم۔ پی۔ اے بھائی جو یہاں موجود ہیں وہ بھی تھے، قانون تو یہ ہے کہ کم از کم ایک آدمی کو مخصوص جگہ تو دی جاتی لیکن آرڈر یہ تھا کہ ایسا نہ کیا جائے۔ یہ بھی کوئی بات نہیں، بات تو یہ ہے کہ پھر اسی دن ایف۔ آئی۔ آر کلتی لیکن اگلے دن ایف۔ آئی۔ آر کئی کیونکہ یہ آرڈر ہے۔ لہٰذا تو یہ ہے کہ جس دن ہم پکڑے گئے اسی وقفہ کے دن ایف۔ آئی۔ آر کلتی لیکن اگلے دن ایف۔ آئی۔ آر کئی۔ پھر اس دن میرے دوست جو یہاں موجود ہیں انہوں نے اہماری کھنتی کے لئے ہمارا ساتھ دیا ایک ہی وقفہ میں ہم پکڑے گئے لیکن اگلے دن ان کو چھوڑ دیا گیا اور ہم کو نہ چھوڑا گیا۔ قانون تو ہر جگہ ایک جیسا ہونا چاہیے۔ میں جیل کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں جو 13 دن میں نے وہاں گزارے وہاں میں نے بہت کچھ سیکھا۔ میں ان کا مشکور ہوں۔ میں نے وہاں پر عجیب رویہ دیکھا کہ وہاں پر مجرم اپنے آپ کو بڑھا کر پیش کرتا ہے۔ وہاں پر کوئی روٹی دینے آتا تھا، کوئی کچھ دینے آتا تھا تو میں ان سے پوچھتا تھا کہ تم کیا کر رہے ہو؟ وہ وہاں پر اتنے hard worker تھے۔ میں نے یہاں پر لوگوں کو اسٹاٹمنٹ نہیں دیکھا۔ اگر آپ یہاں ایک مزدور کو ٹھیکہ دے دیں اور اسے کہیں کہ جلدی جلدی کام کرو تو وہ اتنی جلدی کام نہیں کر سکتا جتنی محنت سے وہاں پر کام کرتا تھا۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ یا اے تم کیوں کرتے ہو؟ جب میں نہیں آپ کو کہتا تو یہ تم کیوں کر رہے ہو؟ وہ یہ کہتا ہے کہ یہ مجھے ایک مہینے کے لئے بند کر دیں گے اگر کوئی ایک ماہ جس کی تیلی بھی نظر آگئی تو آفیسر مجھے بند کر دے گا۔ وہاں پر اتنی سختی ہے لیکن وہ ان کے ذہن نہیں بدل سکے۔ وہ ذہن کیا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کس لئے یہاں آنے ہو تو اس نے کہا کہ میں ذکیت ہوں، اسے کوئی شرم نہیں آئی بلکہ وہ اپنے آپ کو بڑھا کر بیان کر رہا تھا۔ اب وہاں پر مختلف رویے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان مجرموں کو کوئی

کچھ کہہ رہا تھا اور کوئی کچھ کہہ رہا تھا لیکن سختیں بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو وہیں پر کام کرنے کی ضرورت ہے اور تجویز یہ ہے کہ جیسے انہوں نے ہم پر مہربانی کی، میں تو کہتا ہوں کہ اگر سارے ممبران کو نہیں تو کم از کم اپنے وزراء کو ہی جیل میں بھیجیں تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ بہتر کام کر سکیں اور خاص طور سے لودھی صاحب کو میری تجویز زیادہ پسند آتی ہے ان کے رویے بدلتے کی ضرورت ہے۔ جیلوں میں جو بھیجیں، تیس ہزار لوگ موجود ہیں وہ سارے معاشرے کو خراب کر رہے ہیں تو میری گزارش یہی ہے کہ پہلے حکمران قانون کا احترام کرنا سیکھیں پھر ہم توقع کریں گے ان لوگوں سے جو جیل میں بیٹھے ہونے ہیں۔ جب تک آرڈر لاہ کے مطابق نہیں ہو گا ہمارے حالات نہیں بدلیں گے۔
وما علینا الا البلاغ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ بحث کو wind up کریں۔ اجلاس کا وقت پندرہ منٹ extend کیا جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگلو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، ارشد محمود بگلو صاحب!

جناب ارشد محمود بگلو، جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ محترمہ سعیدہ باجوہ کھڑی ہیں یہ پسرور کے علاقے تعلق رکھتی ہیں برائے مہربانی ان کو بھی موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ سجیلہ انصر باجوہ، بِنَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ جناب سپیکر! یہ راجہ صاحب سے بڑے سوال کر رہے ہیں کہ یہ جائیں، وہ جائیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جائیں کہ 1985، 1988، 1990 اور 1997 میں یہاں کس کا اقتدار تھا ہمیں تو صرف 17 ماہ ہونے ہیں۔ ہماری حکومت کو ہمارے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اور باقی تمام محکموں کو امی settle ہونے میں وقت لگا۔ اتنی جلدی سارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ جہاں تک لاہ اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے تو یہ آج کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ انسان کے اندر کا شر اس پر حاوی ہوتا رہا اور اسے وہ کرنے پر مجبور کرتا رہا جس سے انسانیت کی بقا ترقی اور خوشی خراب ہوتی رہی اور اس وجہ سے نہ صرف یہ کہ مرد متاثر ہوئے بلکہ عواتین، بچے اور

بوڑھے بھی متاثر ہونے اور پریشان رہے ہیں۔ لہذا اینڈ آرڈر کے حوالے سے میرا analysis یہ ہے کہ پانچ وجوہات کی بنا پر یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے جن میں سے غربت، بیروزگاری، ناخواندگی، مذہبی دوری اور قانون سے ناواقفیت۔ غربت اور بے روزگاری دونوں آپس میں interrelated ہیں۔ مصلحتی انسان کو جرائم پر مجبور کر دیتی ہے۔ ناخواندگی یا کم علمی بھی جرائم کی طرف راغب کرتی ہے۔ مذہب سے دوری اور قانون سے لاعلمی کی وجہ سے لوگوں کو یہ شعور ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں اس کا ان کے اپنے لئے اور باقی لوگوں کے لئے کیا نتیجہ نکلے گا، میں اس سلسلے میں کچھ suggestions دوں گی کہ اگر ان کو مد نظر رکھ کر کوئی عملی قدم اٹھایا جائے تو ان مسائل کا کافی حد تک حل کیا جاسکتا ہے جن میں سب سے پہلے غربت اور بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے عام آدمی کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں تاکہ اس کو کوئی مسئلہ نہ ہو اور وہ آرام سے اپنی زندگی گزار سکے۔

دوسرا یہ کہ تعلیم کا مقصد ہے کہ شخصی نشوونما ہونی چاہیے۔ تعلیم کا نصاب اس طرح کا ہونا چاہیے کہ اس سے انسان کی شخصیت کی تعمیر ہو اور گورنمنٹ کے سکولوں کا بھی سسٹم ایسا ہو کہ بچے ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے میں فخر کریں۔ اس کے علاوہ علماء، حضرات بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی نظائر اور رذیوں کے ذریعے لوگوں کو یہ باور کرائیں کہ اسلامی تعلیمات کیا ہیں اور ہم کس طرح سے اپنی زندگی میں اسلامی تعلیمات کو ڈھال سکتے ہیں۔ میں آئی۔ جی منجانب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہوں گی کہ لوگوں میں جو قانون کا خوف دن بدن ختم ہوتا جا رہا ہے اس کو پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ مجرم کو سزا کے بغیر معمولاً نہایت ہی نامناسب ہے۔ اس طرح لوگ جرم کرنا اور پھر بست جلد بھونٹ جانا بہت آسان سمجھتے ہیں اور جرم کو جرم نہیں سمجھتے۔ اسی طرح سے دہشت گرد عام لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کر رہے ہیں۔ ان کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ سپیشل پولیس فورس ہو اور ان کو سپیشل ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ دہشت گردی کے خلاف اقدامات کریں۔ اس کے ساتھ میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کروں گی۔

جناب ذمہ سیکرٹری، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، بسم اللہ الرحمن الرحیم، شکریہ جناب سیکرٹری سب سے پہلے میں تمام

ممبران کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال پر سیر حاصل گفتگو کی اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کو مفید مشوروں سے نوازا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کی طرف سے آنے والی ہر مثبت تجویز پر عمل ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر بات رُفویوں کی کسی گئی تو میں تفصیل سے بعد میں بات کروں گا لیکن میں مختصراً یہ کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی ایک جو political approach ہے اور مسائل کو سیاسی طور پر حل کرنا، مسائل پر سیاسی طور پر بات کرنا اور کشادہ دلی کے ساتھ تجاویز کو سننا، تنقید کو سننا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ آج اس اسمبلی کی تاریخ میں کم از کم پہلی مرتبہ پانچ دن تک مسلسل لاہ اینڈ آرڈر پر بات کی گئی۔ اس سے پہلے میں سمجھتا ہوں کہ کبھی اس اسمبلی کی تاریخ میں اس بات کی مثال نہیں ملتی کہ پانچ دن تک مسلسل لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بات کی گئی ہو۔ یہ ہم نے کیوں کیا؟ ہم نے صرف اس نظریے کے ساتھ کیا کہ ہماری یہ خواہش تھی اور ہماری یہ خواہش ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ یہ خواہش رہے گی کہ ہم مسائل کو اقدام و تقسیم کے ساتھ اور مشاورت کے ساتھ حل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور کسی بھی کامیاب حکومت کی میں سمجھتا ہوں کہ علامت یہ ہوتی ہے کہ اس حکومت کے دور میں لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو اور کوئی بھی حکومت لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال سے نہ تو نظر چڑا سکتی ہے اور نہ ہی لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال سے اپنی آنکھیں پھیر سکتی ہے۔

جناب سپیکر! گزشتہ ادوار میں جنم لینے والے سیاسی، معاشی اور انتظامی مسائل کے باعث جہاں عام آدمی کی زندگی پر اثر پڑا ہے وہاں میں سمجھتا ہوں کہ انتظامی مشینری بھی اس سے متاثر ہوئی ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں۔ اس سے یقینی طور پر جس طرح ممبران نے بات کی کہ شاید جرائم میں بھی اضافہ ہوا ہو لیکن دیکھنا یہ ہے کہ میں نے جس طرح اہتمام میں بات کی کہ ہم رُفویوں کی بات کرتے ہیں تو ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ حکمرانوں کا رویہ کیا رہا ہے؟ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر جب ہم حکمرانوں کے رویے کی بات کرتے ہیں تو ایک وقت تھا کہ اس ملک میں رویہ یہ تھا کہ اگر کوئی ایوان صدر میں بیٹھا ہوا ہے تو اس نے اپنے رویے کے تحت وہاں پر گھوڑوں کے اصطبل بنا

نے اس کے بعد اگر کوئی آیا تو اس نے کرکٹ کے گراؤنڈ بنانے شروع کر دیے۔ ان منفی رویوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر کوئی وہاں پر کرکٹ گراؤنڈ بناتا ہے، کرکٹ کھیلتا ہے، وہاں سے بھکا مارتا ہے تو باؤنڈری پر وہ کچھ آؤٹ ہو جاتا ہے۔ یہ ہمارے منفی رویے تھے۔

جناب سپیکر! یہاں میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب موجودہ حکومت کی بات کرتے ہیں تو پھر ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو ایک سیاسی رواداری اور ایک تبدیلی کے ساتھ موجودہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب معاملات کو چلا رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک سیاسی آدمی سے آپ اس کی توقع نہیں کر سکتے۔ یہاں پر سیاستدانوں کی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ میں یہاں مثال دینا چاہوں گا کہ ہمارے ٹریڈی کے ممبرز بیٹھے ہیں ہم میں سے ہر شخص اس چیز کا گواہ ہے کہ کیا کوئی پولیٹیکل آدمی جب تک اس کی commitment نہ ہو کہ good governance کے لئے وہ یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ اپنے صوبے میں ایک comprehensive transfer policy کو لے کر آجائے۔ ہماری پارلیمنٹری پارٹیز کی میٹنگوں میں وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ انفرادی مذاکراتوں میں ہمیشہ ہمارے ممبران نے مطالبہ کیا کہ ٹرانسفرز کی جائیں لیکن میرے کینٹ کے ساتھ اس بات کے گواہ ہیں کہ آج سے ایک طویل عرصہ پہلے حکومت میں آنے کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک پابندی لگائی اور انہوں نے کہا کہ جب ہم نے پولیس کی کارکردگی کو اگر بہتر بنانا ہے تو پھر ہمیں پولیس کی یہ frequent transfers چیک رکھنا ہو گا اور وزیر اعلیٰ کے اس فیصلے کے بعد پولیس میں frequent transfers کا سلسلہ ختم کیا گیا۔ گو سیاسی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ کسی بھی سیاستدان کے لئے اور بالخصوص ایک منتخب وزیر اعلیٰ کے لئے کہ جس کی قوت یہ تمام ممبران ہیں جن کی قوت کی بنیاد پر آج وہ قائد ایوان ہیں، ان کے کہنے پر کسی کی ٹرانسفر نہ کی اور اس صوبے میں ایک comprehensive transfer policy لے کر آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ وہ بات ہے کہ جو یہ ثابت کرتی ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی ایک commitment ہے اور commitment یہ ہے کہ ہم نے صوبے میں ایک بہتر ماحول پیدا کرنا ہے اور بالخصوص لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے کرنا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ بہت ساری حکومتیں آئیں اور چلی گئیں۔ یہاں پر کسی سابقہ حکومت کی تعریف کی گئی کسی نے اس پر تنقید کی، کسی نے کچھ کہا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو ایک حقیقت ہے ہمیں اس کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جو بھی اس صوبے میں حکومت آئی اس نے پولیس کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے administratively ان کو دبانے

کی کوشش ضرور کی ہوگی، ڈنڈے کے زور پر پولیس کو ٹھیک کرنے کی کوشش ضرور کی ہوگی۔ انہوں نے پولیس کو کھلی دسے کر یا پولیس کو دبا کر اس کو بہتر کرنے کی کوشش ضرور کی ہوگی لیکن کسی بھی حکومت نے، کسی بھی وزیر اعلیٰ نے پولیس کی ضروریات کی طرف کبھی توجہ نہیں کی۔ یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے برسرِ اقدار آنے کے بعد جب لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے، صوبے میں عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے جب پولیس سے بات کی تو نہ صرف اپنا خط نظر ان پر ٹھونسا، نہ صرف یہ کہ اپنی مرضی ان پر ٹھونسنے کی کوشش کی بلکہ پولیس کے جو باہر مسائل تھے ان کو بھی ہم نے وزن دیا۔ وزیر اعلیٰ نے آئی۔ جی پولیس کے ساتھ بیٹھ کر اس بات کو طے کیا کہ ہم نے اگر پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے تو اس کے لئے ہمیں کیا اقدامات کرنے پڑیں گے؟

جناب سپیکر! یہاں پر مسائل کی بات کی گئی تو پولیس کے پاس کیا وسائل تھے؟ آج بھی اگر آپ پولیس کے معاملات کو دیکھیں تو یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی مخصوص کادھوں کی دہ سے 18- ارب روپے پولیس کو اپنی کارکردگی بہتر جانے کے لئے ملا ہے، پولیس کے حالات کو بہتر کرنے کے لئے ملا ہے۔ یہاں اس صوبے میں پولیس کے حالات تو یہ تھے کہ ایک تھانے کی ایک موبائل کو 15 لٹر پٹرول ملتا ہے۔ اب 15 لٹر ڈیزل یا پٹرول میں کون سی گاڑی، کتنی پٹرولنگ کر سکتی ہے؟ یہاں میرے بھائیوں نے بات کی۔ آج کل اینٹن نولس کا جواب دیتے ہوئے میں نے یہ کہا تھا کہ جہاں ایک واردات ہو رہی تھی وہاں پولیس پٹرولنگ پائی بیچ گئی تو وہ پٹرولنگ کے لئے اگر 15 لٹر پٹرول ایک تھانے میں دیا جائے گا تو کیا پٹرولنگ ہوگی؟ یہاں پر شفقت عباسی صاحب نے تھانے کی گاڑیوں کی بات کی تھی کہ کوئی میں ایک گاڑی ہے۔ اب ایک کوئی تھانہ ہے، پوری تحصیل میں ایک تھانہ ہے اور اس تھانے میں اگر ایک گاڑی ہوگی تو وہ کھل پر پٹرولنگ کرے گی؟ کس کس جگہ پر آپ پولیس کی موجودگی کو پائیں گے؟ اس سب معاملات کے لئے وسائل کی ضرورت تھی اور وسائل کبھی پولیس کو نہیں دینے گئے۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ پولیس کے بجٹ کو بڑھا کر 18- ارب روپے کیا گیا ہے اور اب اس کے بعد پولیس نے deliver کرنا ہے، اس کے بعد پولیس نے نتائج دینے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج ہم پولیس کو سہولیات دے رہے ہیں تو کل ہم پولیس سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ پولیس بھی اپنی کارکردگی کو بہتر کرے گی اور نتائج دے گی۔

جناب سپیکر! میں اس سمرز ایوان میں اگر یہ کہوں تو غلط نہیں ہو گا کہ یہ اجلاس ہم نے 26- تاریخ کو شروع کیا تھا اور آج 7- تاریخ ہے۔ اس دوران کم از کم دس کل اینٹن نولس کامیاب نے

جواب دیا ہے۔ ان دس کال اینشن نوٹسز میں جتنے اہم واقعات high profile cases میرے معزز ممبران نے point out کئے ان تمام کے جواب میں on record ہم نے یہ ثابت کیا کہ جو جو انھوں نے واقعات بتائے ان واقعات کو پولیس trace کر چکی تھی اور مظمن کو گرفتار کر چکی تھی۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے اور یہ میں دور کی بات نہیں کرتا اسی معزز ایوان کی بات کرتا ہوں کہ آج دو دو کال اینشن نوٹسز کا میں نے جواب دیا ہے اور دونوں کال اینشن نوٹسز کے بارے میں عرض ہے کہ پولیس مظمن گرفتار کر چکی ہے اور اس کے نتیجے میں ہمارے معزز ممبران جنھوں نے وہ کال اینشن نوٹسز move کئے ہونے تھے انھوں نے supplementary questions نہیں کئے اور وہ پولیس کی کارکردگی سے مطمئن تھے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ میری محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جب بات کر رہی تھیں تو facts and figures کے حوالے سے انھوں نے بات کی اور ظاہری بات ہے کہ وہ چونکہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی پارلیمانی سیکرٹری ہیں تو ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ان کو brief دیا ہو گا۔ انھوں نے اعداد و شمار کی بات کی لیکن میں اپنے آپ کو اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ فرض کر لیں ہم اعداد و شمار کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو پھر شاید ممکن ہے کہ ہمیں جرائم میں اضافہ ہوا ہو، میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن اسٹانڈرڈ کسٹا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہی حقیقت بھی تسلیم کرنا پڑے گی کہ اگر جرائم میں اضافہ ہوا ہے تو پھر اس کے ساتھ ایک انتہائی ضروری چیز جو ہے اس کو ہمیں کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ میرے دوستوں نے بے شمار مرتبہ کہا ہے کہ 18 افراد گجرات میں مارے گئے۔ کیا ان اٹھارہ افراد کو قتل کرنے والا پھلے پولیس کو بنا کر گیا تھا کہ میں 18 افراد کو قتل کرنے جا رہا ہوں؟ اس ملک میں جو قتل ہوتے ہیں وہ ہماری ذاتی دشمنی کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور کوئی بھی قتل کرنے سے پہلے پولیس کو بنا کر نہیں جاتا کہ میں قتل کرنے کے لئے جا رہا ہوں جبکہ ہم تو پولیس کو ہی مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ ہمیں پولیس کی کارکردگی کو یہاں اس حوالے سے دیکھنا پڑے گا کہ اگر ایک جرم ہو جاتا ہے تو پولیس آیا اس جرم میں ملوث لوگوں کو گرفتار کرتی ہے یا نہیں۔ اگر کسی جگہ پر کوئی ذکیبتی ہو جاتی ہے تو ڈاکو پولیس کو بنا کر نہیں جاتا، ڈاکو حکومت کو بنا کر نہیں جاتا۔ یہاں اگر ہم پولیس کی کارکردگی کو جانا چاہیں گے تو پھر ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ جو قتل یا ذکیبتی ہوتی ہے کیا پولیس نے اس کو trace کیا ہے کہ نہیں؟ detection کا rate کیا رہا ہے؟ چونکہ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ میں الفاظ کے گورکھ

دہشت گردی میں نہیں بڑھنا چاہتا لیکن یہ ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ گزشتہ چودہ پندرہ مہینوں کے دوران اگر آپ جرائم کے figures کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو پھر آپ کو قطعی طور پر detection rate کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے میرا دعویٰ ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ سابقہ ادوار کے مقابلے میں improve ہوا ہے اور اس میں مزید improvement کی گنجائش ہے۔ میں نے تو لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہمیشہ یہ کہا ہے اور آج پھر میں اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی حکومت کبھی بھی اس بات سے مطمئن نہیں ہو گی کہ امن و امان کی صورت حال بالکل ٹھیک ہے اس لئے کہ ہم نے بہتری کی طرف گامزن رہنا ہے، ہم نے بہتری کے لئے کوشش کرنی ہے۔ اگر آج ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں تو شاید کل ہم بہتری کی کوشش چھوڑ دیں اس لئے میرا ہمیشہ یہ استدلال رہا ہے کہ بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس بہتری کی گنجائش کے لئے ہم بھی ہمیشہ گامزن رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں روایتی جرائم سے ہٹ کر بھی ہمیں بات کرنی پڑے گی۔ آج ہمارے ملک اور صوبے کو قتل، ذہنی چوری اور راہزنی سے ہٹ کر بھی جرائم کا سامنا ہے۔ آج آپ terrorism سے انکار نہیں کر سکتے، ہمیں دہشت گردی کا سامنا ہے آج ہمیں organized crimes کا بھی سامنا ہے اس سے بھی آپ انکار نہیں کر سکتے۔ اگر آپ دہشت گردی کی بات کرتے ہیں تو پھر ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ ہم نے دہشت گردی کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ یہاں پر اسی معزز ایوان میں یہ بات ہوئی تھی کہ دہشت گردی آج اس اتہما کو پہنچ چکی ہے کہ صدر پاکستان بھی اس سے محفوظ نہیں اور ان پر بھی حملے ہونے ہیں لیکن کیا صدر پاکستان کے حملوں سے ہماری پولیس کے حوصلے ہمت ہو گئے، کیا انھوں نے اپنی کارکردگی نہیں دکھائی؟ آج جس دہشت گردی کا ہمیں سامنا ہے اس کو encounter کرنے کے لئے پنجاب پولیس کی جو کارکردگی ہے پورے پاکستان میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج organized crimes اور دہشت گردی کے حوالے سے جتنے cases پنجاب پولیس نے workout کئے ہیں پورے پاکستان کے کسی بھی دوسرے صوبے کی پولیس نے اتنے cases workout نہیں کئے۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ان بدے ہوئے حالات میں بدلتے ہوئے جرائم کا ہمیں سامنا ہے اور اب ان سے نپٹنے

کے لئے روایتی طریق کار سے ہٹ کر ہماری پولیس کام کر رہی ہے۔ آج ہماری پولیس کے سی۔ آئی۔ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی خدمات سے تمام صوبے استفادہ کر رہے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ ہماری پولیس کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے۔

جناب والا یہاں میرے بھائیوں نے تفتیش کے طریق کار کے حوالے سے کچھ اعتراضات اٹھائے ہیں۔ آج تفتیش کا بھی طریق کار تبدیل ہو چکا ہے۔ حکومتی بجٹ کی طرف سے سما گیا کہ تفتیش کے حوالے سے ہم پولیس کو سہولیات دے رہے ہیں۔ ہم پولیس کو پرنونگ کے حوالے سے سہولیات مہیا کر رہے ہیں تو آج اگر پولیس کے پاس یہ بہتر سہولتیں نہ ہوتیں، بہتر ٹریننگ کی سہولیات میرے نہ ہوتیں تو شاید ہم دہشت گردی کے cases کو workout نہ کر سکتے۔

جناب سپیکر! یہاں عدالتوں کے نظام کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ ہمارے صوبے میں دہشت گردی کے جتنے واقعات ہوتے تھے اگر آپ ان cases کا analysis کریں تو acquittal rate ہماری موجودہ حکومت کے لئے ایک ٹھکر یہ تھا۔ In high profile cases میں جتنے بھی لوگ گرفتار ہوتے تھے وہ عدالتوں سے بری ہو جاتے تھے۔ بری ہونے کی وجہ کیا تھی؟ بری ہونے کی وجہ defective prosecution تھی۔ پولیس مناسب چالان نہیں جلاتی تھی اور ان خدمات کی مناسب طریقے سے prosecution نہیں ہوتی تھی۔ ہماری موجودہ حکومت نے prosecution کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے اور in high profile cases کو monitor کرنے کے لئے ایک طریق کار وضع کیا۔ اب ایک regular basis پر ان تمام cases کو monitor کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ prosecution کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ acquittal rate کو کم کیا جاسکے اور جو لوگ اس قسم کے جرائم میں ملوث ہوتے ہیں انہیں کیفر کردار تک ایک عدالتی طریق کار سے پہنچایا جاسکے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Time is extended for further 15 minutes.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہاں پر میرے دوستوں نے قتل ماورائے عدالت کی بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت نے نہ صرف مکمل طور پر اس کی حوصلہ شکنی کی بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ذاتی طور پر بارہا اس فعل کی مذمت کی ہے۔ ایڈیشنل ججز کی طرف سے اس حوالے

سے تجویز آئی میں سمجھتا ہوں کہ اس تجویز کو ہم نے سنی ان سنی کر دیا۔ میرے بھائی جو یہ تجویز دے رہے تھے وہ ایک سابق حکومت کے حوالے سے بات کر رہے تھے کہ اس وقت اس کو encourage کیا گیا تھا تو جس سوسائٹی میں 'جس حکومت کے سربراہ ماورائے عدالت قتل کی حوصلہ افزائی کریں گے تو پھر وہیں پر اخلاقی قدروں کا آپ خود بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جناب سیکر اڈہشت گردی کے حوالے سے جس طرح میں نے پہلے بات کی ہے تو ہماری حکومت نے inter Provincial coordination to counter terrorism کے لئے بھی کوششیں کی ہیں اور ہم اس سلسلے میں دوسرے صوبوں کے ساتھ مل کر کارروائی کر رہے ہیں۔ جناب سیکر ایمل پر ناجائز اسلحہ کے حوالے سے بات کی گئی۔ میں دو حوالوں سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جہاں ہم facts and figures کی بات کرتے ہیں تو بعض جرائم ایسے ہیں کہ اگر ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہو تو ہم اس پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ اضافہ کیوں ہوا ہے لیکن جہاں تک ناجائز اسلحہ یا local and special laws کے cases میں اضافہ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہمیں پولیس کی کارکردگی کے ساتھ link up کرنا چاہیے کہ اگر وہیں پر اضافہ ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پولیس کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ پولیس نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر ایک خصوصی مہم اشتہاری طرمان کی گرفتاری کے لئے بھی شروع کی ہے اور اس کے بھی حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہونے ہیں۔ ہمیں اس سلسلے میں بھی ایک واضح کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

جناب سیکر ایمل میں پٹرولنگ پوسٹ کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ آج میں سمجھتا ہوں کہ جرائم پر قابو پانے کے لئے گشت کے نظام کو بہتر اور موثر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ 450 پٹرولنگ پوسٹیں بنائی جائیں گی اور ان میں سے پہلے مرحلے میں جو اڑھائی سو پولیس پٹرولنگ پوسٹیں بنی ہیں اس پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔

جناب والا ایمل پر میرے بھائیوں نے law enforcing agencies کو مضبوط کرنے کے متعلق بات کی ہے 'ایمل پر میرے بھائیوں نے پولیس میں سیاست کے طوٹ ہونے کی بات کی ہے 'ایمل پر میرے بھائیوں نے یہ کہا کہ پولیس میں آج postings میرٹ سے ہٹ کر بوری

ہیں۔ میں زیادہ بحث میں نہیں جانا چاہتا لیکن صرف ایک بات کی طرف ان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اسی صوبے سے تعلق رکھنے والے ایک وزیر اعظم صاحب نے کیا رانا مقبول صاحب کو میرٹ پر تعینات کیا تھا؟ یہاں جو بھی حکمران آتا ہے وہ اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔ میں تنقید برائے تنقید کی بات نہیں کرتا۔ ہمیں تو ہر وقت یہ کہا جاتا ہے کہ حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔ میں یہاں بیٹھے ہونے اپنے دوستوں سے یہ بات کر رہا تھا کہ بعض اوقات یہاں پر ایسی مایوسی کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ اگر ہم انہیں اپنے ذہن پر سوار کر لیں تو شاید ہم سمجھیں کہ ہماری حکومت کا وجود ہی نہیں ہے۔ آپ استغناء کی بات کرتے ہیں اسی ملک کی وزیر اعظم کا بھائی قتل ہو جاتا ہے اور مہتمم نہیں پکڑے جاتے اور انہی لوگوں نے بیلی ویرن پر وزیر اعظم کو روٹے دیکھا تھا اور آئسو گر رہے تھے لیکن بھائی کے قاتل گرفتار نہیں ہو رہے تھے۔ کیا اس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت مستعفی ہو گئی تھی؟ ہم اس بحث میں نہیں جانا چاہتے لیکن ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے کم از کم سیاست کو اس سے باہر نکالا ہے اور مایوسی کے عمل کو ختم کیا ہے۔ میں یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت ہمارے ان دوستوں کی حالت یہ ہے کہ یہ ذہنی طور پر مایوس ہو چکے ہیں۔ اب انہیں اس ملک میں دور دور تک افراتفری نظر نہیں آتی۔ ان کی لاکھ کوششوں کے باوجود اس وقت ایک پولیٹیکل سسٹم مضبوطی کی طرف جا رہا ہے۔ جب یہ اسے مضبوط ہوتا دیکھتے ہیں تو پھر یہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ان کی حالت یہ ہے کہ اگر آپ شام کو کسی وقت علامہ اقبال کے پاس حضور ی باغ میں چلے جائیں تو وہاں پر مختلف نالیوں میں لوگ بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ لوگ ہر روز شام کو حکومت ختم کر کے جاتے ہیں اور صبح نئی حکومت بنا دیتے ہیں۔ ان کی بھی حالت یہی ہے کہ ہر روز یہ سوچ کر سوتے ہیں کہ صبح حکومت نہیں ہو گی لیکن جب صبح آتے کھلتی ہے تو وہی پرویز مشرف 'وہی وردی' دی چودھری پرویز الہی اور وہی حکومت تو پھر ان پر ایک مایوسی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ایک مثبت طریقے سے اپنی حکومت کا آغاز کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ حکومت عوام سے کئے گئے وعدے بھی پورے کرے گی، عوام کی جان و مال کا تحفظ بھی کرے گی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم نے اداروں کا وقار بحال کرنا ہے۔ میں آپ کو دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اور معلقاً بنا سکتا

ہوں کہ آج اس صوبے میں آئی۔ جی کی تعیناتی بالکل میرٹ پر ہوتی ہے۔ اگر آج ہمارا وزیر اعلیٰ pick and choose کرتا تو شاید یہاں پر کوئی اور آئی۔ جی ہوتا لیکن جب ہم نے ایک آئی۔ جی کو میرٹ کی بنیاد پر لکایا ہے تو یہ آپ کا حق اور فرض بھی ہے کہ اب آپ اس آئی۔ جی سے متعلقہ کی توقع رکھیں۔ حکومت جہاں پولیس کو 18 ارب روپے دے رہی ہے۔۔۔

رانا منشاء اللہ خان، یونٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! چونکہ اب وزیر قانون conclude کر رہے ہیں تو میں ان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہوں گا۔ وہ دیگر باتوں میں چلے گئے ہیں اور بہت ساری باتیں کی ہیں حالانکہ جب یہ پچھلے دور کو defend کیا کرتے تھے تو اس وقت بھی یہی باتیں کرتے تھے۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں پر جو بات پورے زور سے کی گئی ہے کہ

Police officers having criminal record are being posted throughout Punjab.

دوسرا یہ کہ رہے ہیں کہ آئی۔ جی صاحب کی تعیناتی میرٹ پر ہوتی ہے۔ درست بات ہے میرٹ پر ہوتی ہے۔ ان کے ٹکے کے لوگوں سے پتا چلا ہے کہ وہ ایک ایماندار آفیسر ہیں۔ ہم تو ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ بھی ان کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ تاثر یہ ہے اور نظریہ آ رہا ہے کہ پوسٹنگ اور ٹرانسفر میں پولیس کو as a department قلمی طور پر کوئی اتھارٹی حاصل نہیں ہے بلکہ 7۔ کب روڈ میں دو تین آدمیوں کا ٹور ہے سارا کچھ وہاں سے جو رہا ہے۔ لاء منسٹر صاحب جاتے جاتے ذرا ان دو باتوں کا بھی جواب دے کر جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے خوشی ہوئی ہے کہ انھوں نے یہ بات یاد کروادی ہے میں وہ بھول گیا تھا۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج جس پولیس آفیسر کا نام لے کر انھوں نے یہ کہا تھا کہ اسے حال ہی میں ڈی۔ پی۔ او واپسی تعینات کیا گیا ہے۔۔۔ رانا منشاء اللہ خان، میں نے کسی کا نام نہیں لیا میں تو عام بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ وہی پولیس آفیسر ہے جو میں نواز شریف صاحب کا blue eye تھا اس کے بھائی کو سینیٹ سے دستبردار کروانے کے لئے اسی کو out of turn promotion دی گئی تھی۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! کیا یہ میرے سوال کا جواب ہے؟ یہ تو کوئی argument نہیں ہے۔

اگر اس طرح arguments کرنے ہیں تو پھر ایک صحیحہ debate رکھ لیں میں جو بات کر رہا ہوں آپ اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں تو پانچ دن سے سن رہا ہوں تو یہ پانچ منٹ کے لئے تمہارا سا حوصلہ کر لیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اداروں کو سیاست میں ملوث نہیں کرنا چاہتے۔ میں نے پہلے یہ کہا ہے اور پھر بھی دہراتا ہوں کہ ہم اداروں کو politicise نہیں کرنا چاہتے لیکن یہاں ماضی میں اداروں کو politicise کیا گیا۔ یہاں میرٹ پر بھرتیوں کی بات کی گئی یہ جس ٹککے کی نشاندہی کریں میں اسی کا ریکارڈ پیش کر سکتا ہوں کہ اس وقت میرٹ کی دھجیاں اڑاتے ہوئے بھرتیوں کی گئی ہیں لیکن ہمارے دور میں میرٹ سے ہٹ کر کوئی بھرتی نہیں ہو رہی۔

رانا منام اللہ خان، جناب سیکرٹری میں نے جو specifically دو باتیں کہی ہیں وزیر موصوف ان پر آئیں۔ اگر یہ ماضی کی بات کر رہے ہیں تو ماضی میں جو میرٹ کی دھجیاں اڑتی رہی ہیں وہ دھجیاں اڑانے والے لودھی صاحب اور باقی سارے ان کے ساتھ بیٹھے ہیں یہ دھجیاں اڑواتے رہے ہیں ہم نہیں اڑواتے رہے۔ یہ اس بات پر آئیں جو میں نے کی ہے۔ اگر پہلے یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے تو اب اس بات کا جواز نہیں ہے یعنی یہ کوئی جواز نہیں ہے کہ نکا صاحب ان کے blue eye تھے لہذا اب ان کے blue eye ہیں یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔

وزیر زراعت، جناب والا دھجیاں ہم نے نہیں اڑائیں بلکہ دھجیاں اڑانے والے جہ میں بیٹھے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اب وزیر اعلیٰ صاحب نے

7-کب روڈ پر بیٹھنا ہے۔ وہ اس صوبے کے منتخب وزیر اعلیٰ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ انہوں نے اس tenure کو پورا کرنا ہے اور وہاں رہنا ہے۔ اب ان کے کہنے پر تو وہاں کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر 7-کب روڈ پر کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو وہاں پر کون بیٹھتا ہے؟ اس صوبے کا چیف ایگزیکٹو بیٹھتا ہے۔ فیصلہ انہوں نے ہی کرنا ہے لیکن اس کے باوجود میں معزز رکن کی اصلاح کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب میں نے comprehensive ٹرانسفر پالیسی کی بات کی تھی تو میں نے اس وقت یہی گزارش کی تھی کہ اب ٹرانسفر اور پوسٹنگ کسی سیاسی دباؤ کے تحت نہیں کی جاتی۔ میں اب بھی دوبارہ اہتمام

و توفیق کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ ٹرانسفر کے لئے باقاعدہ ایک طریق کار ہے اور اس سلسلے میں نہ صرف پولیس بلکہ تمام محکمہ جات میں جو ہمارے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز، منسٹرز اور آئی۔ جی۔ پی بااعتماد ہیں۔ اگر کسی شخص کا ریکارڈ درست نہیں ہے تو پھر اس کو اعلیٰ پوسٹنگ نہیں دی جائے گی لیکن ان کے نزدیک ہر آدمی جس کے نام کے ساتھ کوئی آتا ہے تو کبھی اسے برادری کے حوالے سے لے لیں گے اور کبھی کسی حوالے سے لے لیں گے تو میں اس تنازعہ کو رد کرتا ہوں کہ 7۔ کب روڈ میں اس طرح کے بے بنیاد قسم کے فیصلے ہوتے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج تک ہماری حکومت نے جو بھی فیصلے کئے ہیں ان فیصلوں کو احترام کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ آج کم از کم انہوں نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ فیصلے 7۔ کب روڈ میں ہوتے ہیں۔ پہلے تو یہ ہماری یہ بات بھی نہیں مانتے تھے اور کہتے تھے کہ فیصلے اسلام آباد میں ہوتے ہیں۔ کم از کم آج انہوں نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ ہم اپنے فیصلے خود کرنے کے مجاز ہیں اور ہم اپنے فیصلے خود کرتے ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

رانا منشاء اللہ خان، جناب والا وہ فیصلے اب بھی اسلام آباد میں ہو رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا یہ بات مناسب نہیں ہے۔ میں نے ایک لمحے کے لئے بھی رانا صاحب کو interrupt نہیں کیا تھا لیکن رانا صاحب نے مجھے تین چار مرتبہ interrupt کیا ہے۔ اب چند حقائق ایسے ہیں جن کو یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ نہ تسلیم کریں لیکن یہ وہ حقیقتیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے

باغ تو سارا جانے ہے

آپ نہ مانیں لیکن باقی ساری دنیا تو اس کو تسلیم کرتی ہے۔ اگر آج ہمارے وزیر اعلیٰ کرپشن سے پاک سوسائٹی کی بات کرتے ہیں اور ایڈمنسٹریٹو کی بات کرتے ہیں تو آپ نہ مانیں لیکن آج تک ان کی کینیٹ کے کسی ساتھی پر تو کوئی ایک پانی کا بھی حرف نہیں آیا۔

جناب والا میں آخر میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی رائے کا ہمیں 100 فیصد احترام ہے۔ آپ نے صوبے میں لاد اینڈ آرڈر کی صورت حال کو بہتر کرنے کے لئے تجاویز دی ہیں ان میں سے تمام مثبت تجاویز پر انشاء اللہ تعالیٰ عمل ہو گا اور ہم اپنی اس ذمہ داری سے کسی طور بھی اپنا پہلو

بچانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس صوبے کے عوام کی جان و مال کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔
انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس سے بہتر نہیں بلکہ بہترین طریقے سے مددہ برآ ہوں گے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: This is for information of the House.

From:

The District Police Officer, Vehar.

To:

The Speaker,

Provincial Assembly of the Punjab,

Assembly Chambers, Lahore.

No.15848 dated 7.6.2004.

Sub: Arrest of Nazir Ahmad alias Mitho Dogar S/o Chiragh Din, MPA...

رانا منشاء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let me read out.

رانا منشاء اللہ خان، جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ اطلاع جو آپ آج پڑھ رہے ہیں اور
آج اجلاس شروع ہونے سے پہلے جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اس وقت تک نہ یہ
اطلاع سیکرٹریٹ کو تھی نہ ہی سپیکر کو تھی even وزیر قانون صاحب بھی کہہ رہے تھے کہ مجھے اس کی
اطلاع نہیں ہے اور ان کو arrest ہونے آج تیسرا دن ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، سن تو لیں۔

رانا منشاء اللہ خان، سن لیا ہے وہ arrest ہی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ تو اطلاع ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، اس کا جواب تو آپ نے دینا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جو اطلاع آئی ہے ہم House کی اطلاع کے لئے جا رہے ہیں۔

Arrest of Nazir Ahmad alias Mitho....

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! اس کا نام آپ نوٹ فرمائیں اس پر اب پھر کل بات ہو گی۔
جناب ڈپٹی سپیکر، جی، آپ پہلے سن تو لیں۔
رانا مناء اللہ خان، نمیک ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Arrest of Nazir Ahmad alias Mitho Dogar s/o Chiragh Din r/o City Burewala, M.P.A in case F.I.R No.324 dated 24.12.2003 under section 302/396/459/460 P.P.C, P.S Sadar, Burewala.

رانا مناء اللہ خان، تاریخ کیا ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر، 2004-6-7 ہے۔
رانا مناء اللہ خان، ایف۔ آئی۔ آر کب درج ہوئی؟
جناب ڈپٹی سپیکر، ایف۔ آئی۔ آر کامیں آپ کو جاتا ہوں۔

Kindly refer to the subject noted above. It is submitted that brief facts of case are that on 24.12.2003, Muhammad Maqbool s/o Khurshid Muhammad r/o 261 EB, reported that alongwith his family members was sleeping in his house....

رانا مناء اللہ خان، ایک سال پہلے کی ایف۔ آئی۔ آر ہے۔
رانا آفتاب احمد خان، جناب والا یہ بہت زیادتی اور علم ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، جو بھی ہے۔ ایف۔ آئی۔ آر پہلے درج تھی لیکن یہ ایسی arrest ہوئے ہیں اس کی اطلاع دے دی گئی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر اب اس پر بات آپ کل کرنا پسند کریں گے یا اب آپ نے کرنی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ تو arrest orders ہیں جو سپیکر صاحب کے پاس آنے ہیں انہوں نے پڑھ کر سنا دیئے ہیں اس پر میں نے کیا بات کرنی ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! گرفتاری ہوئی ہے۔ آج سے تین دن پہلے اور سپیکر کو اس کی اطلاع نہیں دی گئی۔ یہ breach of privilege ہے اور دوسرا یہ کہ ایک سال پہلے کا کیس ہے تو اس میں اب کون سی emergency آگئی ہے؟ ڈاکٹر نذیر کو آج سے 20 دن پہلے ایک کیس میں arrest کیا گیا، ان کو عدالت میں پیش کیا گیا عدالت نے ان کو discharge کر دیا۔ ان کے بعد پھر اس کی نظر بندی کا آرڈر جاری کر دیا گیا۔ پھر جب نظر بندی کا آرڈر واپس ہوا تو اب ایک سال پرانا کیس ہے اس میں ان کو دوبارہ arrest کر لیا گیا۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم قانون کے مطابق عمل کر رہے ہیں، میرٹ پر کام کر رہے ہیں اور کوئی political intervention نہیں ہے اور پھر آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے خلاف کرپشن کا الزام کوئی نہیں ہے۔ اس پر میں نے جو آج point raise کیا تھا اس سلسلے میں میں نے تحریری طور پر motion بھی move کر دی ہے۔ ٹھیک ہے کل وزیر قانون صاحب اس کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ move کر دیں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، ہم نے in writing motion move کر دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، مجھے اس کی کاپی تو مل جائے۔

رانا مناء اللہ خان، اس کی کاپی آپ کو دے دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ کل آپ اس کا جواب دے دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی، جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

It is for the information of the Assembly. Now the House is being adjourned till tomorrow at 10.30 a.m

ایجنڈا

بزائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8 - جون 2004

- 1 - تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
 - 2 - سوالات (حکمہ اور پرورش حیوانات و ذیری ڈولمنٹ)
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
 - 3 - غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
- حصہ اول
- 1 - مسودہ قانون (ترمیم) بارائی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی صدرہ 2004
 - 2 - مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ صوبائی محتسب پنجاب صدرہ 2004
- مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
- 1 - مسودہ قانون ہرجانہ تشدد صدرہ 2004
 - 2 - مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ ماؤتہ ایشیاہ لاہور صدرہ 2004
 - 3 - مسودہ قانون (ترمیم) گجرات یونیورسٹی صدرہ 2004

حصہ دوم

مقالہ عامہ سے متعلق قراردادیں

حصہ سوم

تحریک زیر قاعدہ 243 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس)

منگل، 8 جون 2004

(یوم الثلثہ، 19۔ ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب ذہبی سیکرٹری سرمدار شوکت حسین مزاری منہد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اغوذ باللہ من الفیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ

صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ

لَا السَّيِّئَةُ اُدْفَعْ بِالْأَيْدِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا

يُلْقِيهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝

سورة حم السجده آیات 33، 34، 35

اور اس شخص سے بات کا اٹھا کون ہو سکتا ہے جو عدا کی طرف بلانے اور عمل نیک کرے اور کئے کہ میں مسلمان ہوں ۝ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے ۝ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب

نصیب ہیں ۝ وما علينا الا البلاغ ۝

جناب ڈپٹی سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سرکاری ہسپتالوں کے مریضوں کے لئے ادویات کی عدم دستیابی

ڈاکٹر نادیہ عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی!

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر شکریم۔ میں آپ کی وسالت سے اس ایوان اور خاص طور پر وزیر صحت صاحب کی توجہ اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب ہر سال لاکھوں کروڑوں روپے کی ادویات خریدتا ہے تاکہ ہسپتالوں میں غریب اور نادار مریضوں کو ادویات دی جائیں اور emergencies میں ہر وقت وہ دوائیں موجود ہوں لیکن ستم یہ ہے کہ جو ادویات یہ لوگ خریدتے ہیں ان ادویات کو B.H.Us, T.H.Us, I.C.Us میں موجود ہونا چاہیے وہ ادویات آج بازاروں میں اور ڈاکٹرز کے پرائیویٹ ہسپتالوں میں کھلے عام بک رہی ہیں جس کی وجہ سے ہمارے غریب اور نادار مریض آج بھی اس سہولت سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گی کہ انھوں نے اس مسئلے کی طرف یا تو توجہ نہیں دی اگر توجہ نہیں دی تو وہ اس مسئلے کے لئے کیا کرنا چاہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، آج وقفہ سوالات میں صحت کا مسئلہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! میں صرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ امتساب یورو کو آج تک سائنسدانوں اور سیاستدانوں کی وکاداریاں بدلنے کے لئے تو استعمال کیا جاتا رہا ہے لیکن ان محکموں کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے کیوں استعمال نہیں کیا جاتا؟ آج ان محکموں میں کروڑوں

روپے کی کرپشن ہو رہی ہے۔ محکمہ صحت سرگودھا میں کروڑوں روپے کی کرپشن ہو رہی ہے اور انہیں پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ جہاں بات سیاستدانوں کی آتی ہے تو وہاں پر یہ بات سنی جاتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپییکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بننا، ویسے میں آپ کے احکامات کی قدر کرتا ہوں۔ جب بھی محکمہ صحت کے سوالات ہوں تو آپ اس کو take up کریں۔۔۔

(قطع کلامیوں)

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپییکر امیر سے پاس ثبوت موجود ہے جس پر محکمہ صحت کی مہر لگی ہوئی ہے، جس پر not for sale لکھا ہوا ہے اور یہ کھلے عام بازاروں میں فروخت ہو رہی ہیں۔ جناب ڈپٹی سپییکر، آپ کی بات بالکل بجا ہے اس کا نوٹس لیں گے لیکن جب محکمہ صحت کے سوالات ہوں تو یہ معاملہ take up کریں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، آپ وزیر صحت صاحب سے پوچھیں کہ اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے کہ یہ ادویات بازاروں میں بک رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپییکر، آپ ان کو جمبیر میں مل کر جادیں وہ اس مسئلے کو حل کریں گے۔ رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپییکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب یہ بڑا relevant point ہے کہ جو گورنمنٹ کی ادویات ہیں وہ پرائیویٹ ہسپتالوں اور پرائیویٹ دکانوں پر بک رہی ہیں جو کہ ڈاکٹر صاحب نے آپ کو بتایا ہے۔ آپ کو شاید یہ علم نہیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صحت جب خود میوہسپتال گئی ہیں تو ان کو بھی پتا چلا کہ گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں آپ کو کوئی نہیں پوچھتا۔ یہ بڑا relevant point ہے، آپ اس کو دیکھیں The Minister should take notice of it کہ آپ کی جو سرکاری ادویات ہیں یہ پرائیویٹ جگہ پر کیوں بکتی ہیں؟ ہم یہی House میں point out کر سکتے تھے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں نے وزیر صحت سے کہہ دیا ہے یہ ان کو پیجیبر میں مل لیں انشاء اللہ اس پر action ہوگا۔ آپ کو ہمیشہ جوابات ملتے ہیں ہر ممبر آپ کو جواب دینے کے لئے تیار ہے لیکن جس محکمے کا دن ہو اس پر وہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری انھوں نے میرے بارے میں جو فرمایا ہے تو میں نے خود ہی انھیں option دی تھی کیونکہ وہاں رش بہت زیادہ تھا۔ میں نے ڈاکٹروں سے خود ہی کہا کہ میری اتنی serious امر جنسی نہیں ہے آپ دوسرے مریض کو دیکھ لیں۔ مجھے باقاعدہ وہاں پر ڈرپ بھی لگی اور تمام ادویات بھی مہیا کی گئیں۔ آج سے پہلے مجھے بتائیں کہ سائبر دور حکومت میں کون سی دوائی امر جنسی میں مہیا کی جاتی تھی؟ آپ کسی بھی ہسپتال، میو ہسپتال، گلگرام یا سروسز ہسپتال میں چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کیوں جواب دے رہی ہیں؟

I disallow this question. I have already told you that this matter can be resolved in the Chamber of the Minister.

اگر وہاں آپ کی بات نہ بنے تو

You can take up the issue and we can discuss it here.

آج ذیری فارمز کے سوالات ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری آج پرائیویٹ ممبرز ڈسے ہے اور ہم نے یہ معاملہ اٹھایا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ نے معاملہ اٹھایا ہے۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ نے غلط point out کیا ہے۔ میں نے بی بی سے یہی کہا ہے کہ جوابات آپ نے آج کی ہے تو کل یا پرسوں محکمہ صحت پر سوالات تھے تو اس وقت انھوں نے کیوں point out نہیں کیا؟

ڈاکٹر نادیہ حمزید، جناب سپیکر! یہاں پر وزیر صحت موجود تھے اور نہ ہی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود تھیں ہم ان سے کس وقت بات کریں جب وہ اپنے سوال کے وقت موجود نہیں تھے۔۔۔

(قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، No cross talk, please۔ ڈاکٹر صاحبہ نے اس مسئلے کو اٹھایا ہے وزیر صحت صاحب موجود ہیں اس پر شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ میں نے کبھی لیا ہے اور میں نے یہ کہا ہے کہ اصولاً جب حکم صحت کے سوالات تھے تو اس وقت یہ معاملہ نہیں اٹھایا گیا تو آج جس جگہ کے سوالات ہیں ان کے جوابات دینے دیں اس کو ہم take up کر لیں گے۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ take up نہیں کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آدمی بیمار آج ہوا ہے تو دو انی تین دن پہلے تو نہیں لے گا۔ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ کو کل یہ دو انیوں ملی ہیں تو انہوں نے فوری یہ معاملہ اٹھایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صحت صاحب! آپ اس معاملے کو دیکھ لیں اور اس کا نوٹس لیں۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کل میرے چیئرمین آجائیں میں سر گودھا کے E.D.O کو بلاؤں گا تو اس کے سامنے اس معاملے پر بات کر لیں گے اور اس معاملے کو ٹھیک کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، and if you find کہ یہ جعلی دو انیاں ہیں اور غلط استعمال ہو رہی ہیں اس کے خلاف action ہونا چاہیے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کی اظہار روزنامہ "بنگ" میں وزیر اعلیٰ سندھ کے بارے میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کو اجازت نہیں دینا وقد سوالات شروع ہو چکا ہے۔

محترم پروین سکندر رگل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی اے

محترم پروین سکندر رگل، جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں کو کل سے سندھ کی ٹکر پڑی ہوئی ہے میرے خیال میں ان کو سندھ اسمبلی میں ٹرانسفر کر دیں۔ یہ اپنے پنجاب کی بات کیوں نہیں کرتے؟ کبھی وزیر اعلیٰ کی بات کرتے ہیں، کبھی گورنر کی بات کرتے ہیں۔ رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! معزز رکن نے کہا ہے کہ ان کو سندھ کی ٹکر پڑی ہوئی ہے۔ وہ کون سا بے حس پاکستانی ہے کہ جس کو اپنے ملک کی جبر نہیں ہونی چاہیے؟ یہ کتنی بے حس کی بات ہے کہ ایک وزیر اعلیٰ سے آپ نے گن پوائنٹ پر استعفیٰ لے لیا ہے اور آج نیا وزیر اعلیٰ بن جانے کا۔

جناب عالی! لاہ اینڈ آرڈر سندھ سے یہاں پر ٹرانسفر ہوا ہے۔ کل رات 11 بج کر 35 منٹ پر اجلاس ختم ہوا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اپوزیشن کے بچوں پر تیس آدمی تھے اور گورنمنٹ بچوں پر پانچ آدمی بیٹھے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایسی بات نہیں تھی۔ رانا صاحب! آپ بڑے سینئر ممبر ہیں۔ میرے خیال میں اپوزیشن بچوں پر چند لوگ تھے اور زیادہ حکومتی بچوں پر تھے، آپ خود انصاف کریں۔ میں خود اس وقت پیئر پر تھا اور مجھے معلوم ہے کہ کون زیادہ تھے اور کون کم تھے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ریکارڈنگ آپ کے پاس ہے، آپ دیکھ لیں کہ کتنے ممبرز یہاں پر تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پھر بھی اکثریت حکومتی بیچوں والوں کی تھی۔

رانا آفتاب احمد خان، یہ issue ہے کہ

Pakistan is a Federation and every Province is concerned and we are also concerned about our brothers.

اس پر آپ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ

That is a different issue but we all are Pakistani and concerned about the situation in Sindh.

جناب ڈپٹی سپیکر، جمہوریت ایک طرز ہے اس میں اسمبلیاں معرض وجود میں آتی ہیں۔ اگر کوئی خود استعفیٰ دے دے۔ تو اس کو کوئی روک تو نہیں سکتا کیونکہ آج کے اخبارات میں وزیر اعلیٰ صاحب کی جو سیٹمنٹ تھی انہوں نے کہا کہ میں نے خود استعفیٰ پیش کیا ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ جو سوال اٹھایا گیا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سے گن پوائنٹ پر استعفیٰ لیا گیا ہے اسے یہاں پر ضرور discuss ہونا چاہیے کیونکہ یہی practice چند دنوں تک مرکز میں دہرائی جانے والی ہے اور ہماری صاحب یرمہالی بننے والے ہیں اس سے کافی آفاقہ ہو گا اور شاید وہ بچ جائیں۔ یہ معاملہ صرف سندھ کا نہیں ہے اس سے پاکستان متاثر ہو سکتا ہے۔ پھر ہو سکتا ہے کہ اسلام آباد کے بعد لاہور کی باری آجانے اس لئے اس مسئلے کو discuss ہونا چاہیے اور اس پر لوگوں کی رائے سامنے آئی چاہیے۔

سوالات (مگر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقف سوالات شروع ہوتا ہے۔ سوال نمبر 2814 محترمہ زیب النساء قریشی!

محترمہ زیب النساء قریشی، سوال نمبر 2814۔

ملتان میں 2000 سے جون 2003 تک انسداد بے رحمی حیوانات

کے چالانوں اور جرمانوں کی تفصیل

*2814، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2000 سے جون 2003 تک ضلع ملتان میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان کئے اور عدالت میں پیش کئے۔

(ب) ان میں سے کتنے چالان جرمانہ کے بعد ختم ہو چکے ہیں اور کتنے چالان عدالت میں زیر التواء ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ،

(الف) سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے ضلع ملتان میں سال 2000 سے جون 2003 تک 4844 چالان کئے اور عدالت میں پیش کئے گئے ہیں۔

(ب) 1375 چالان جرمانے کے بعد ختم ہو چکے ہیں جبکہ 3469 چالان عدالت میں زیر التواء

ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ زینب النساء قریشی، ج (الف) میں ہے کہ ضلع ملتان میں سال 2000 سے جون 2003 تک 4844 چالان کئے گئے اور عدالت میں پیش کئے گئے اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چالان کرنے والی اتھارٹی کا عہدہ کیا ہے اور چالان ہونے والے شخص کو ایبل کا حق ہے اگر ہے تو کس کے پاس اور کتنے ماہ بعد تک؟

ج (ب) میں ہے کہ 3469 چالان جو عدالت میں زیر التواء ہیں وہ کب تک نفاذ دینے جائیں گے انی چالان کیا جرمز ہے اور کن باتوں کے تحت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر لائیو سٹاک؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیروی ڈویلپمنٹ، شکرپور۔ میں پہلے جاتا چلوں کہ یہ ایک سوسائٹی ہے۔ ہم نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے اور اس کے اندر اس وقت 13 اضلاع میں اس کے بندے ہیں اور ملتان کے اندر بھی ایک انسپکٹر ہے اس کے ساتھ گارڈز ہوتے ہیں اور ان کا کام یہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی جانوروں پر ظلم کر رہا ہو تو قانون کے مطابق ان کے چالان کئے جاتے ہیں۔ ان کی ڈیوٹی صرف اتنی ہوتی ہے کہ اس کا چالان کر کے عدالت میں بھجوا دیا جائے اور عدالت کی ہی مرضی ہے کہ اس کو وہ کب اور کتنی جلد نبھائی ہے۔ اس کا صحیح جواب دے سکیں گے۔ شکرپور

جناب ارشد محمود بگو، ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو کہتے ہیں کہ 3469 چالان عدالت میں زیر التواء ہیں۔ کتنے عدالت کا فیصلہ ہوا اور اس میں کتنا جرمز وصول ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر لائیو سٹاک؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری آج جیسا کہ جڑ (ب) کے اندر جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 1375 چالان ہو گئے ہیں اور اس کا فیصد بھی ہو گیا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ اوسط 35 روپے نکلتی ہے۔ 35 سے 50 اس کی اوسط رہتی ہے اور یہ انپیکٹر کی صوابدید ہوتی ہے کہ وہ اس کو کون سی کلاس کا تعین کرے اور اس کو کتنا جرمانہ کرے؟ اس کے ساتھ میں اور بھی وضاحت کرتا چلوں۔۔۔۔۔

راجہ ریاض احمد، منسٹر موصوف یہ بتائیں کہ ان کو کتنی رقم حاصل ہوتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، یہ مکمل طور پر fresh question بنتا ہے۔

جناب ذمہ سیکرٹری یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری میں نے ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ انہوں نے کہا ہے کہ 1375 مہدات جرمانے کر کے عدالت میں قتم ہو چکے ہیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ عدالت میں کتنے جرمانے ہونے اور یہ جو مہدات فیصد ہونے ہیں ان سے جرمانے کی صورت میں جو رقم برآمد ہوئی ہے وہ کتنی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب ذمہ سیکرٹری، یہ بھی fresh question بنتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری مجھے نے جواب دیا ہوا ہے کہ اتنے مہدات decide ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ذمہ سیکرٹری، انہوں نے اس حد تک بنا دیا ہے کہ اتنے مہدات قتم ہو چکے ہیں لیکن اگر

آپ ان سے amount مانگنا چاہتے ہیں تو ہم Let him consult to his concerned

department.

جناب ارشد محمود بگو، میرا خیال ہے کہ یہ Chair کا کام نہیں ہے۔ جواب تو منسٹر صاحب نے دینا ہے۔ میں نے تو irrelevant سوال ہی نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کا relevant سوال ہے لیکن سوال یہ ہے کہ It can be a fresh question but not at this stage.

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ان سے پوچھ لیں۔ اگر ان کے پاس کوائف ہوں تو یہ جواب دے دیں۔ اس میں کیا حرج ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، ضمنی سوال؛

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ 3469 چالان ابھی تک زیر التواء ہیں۔ یہ جو چالان ہوتے ہیں ان کا ایک summary trial ہوتا ہے۔ اس میں کوئی evidence نہیں آتی ہوتی۔ کیا وجہ ہے کہ یہ 3469 چالان ہیں، کیا یہ ٹکڑے اس کی بیرونی نہیں کر رہا یا انہوں نے اس کو ختم کر دیا ہے؟ where lies the onus? کہ ابھی تک اس کے چالان کا فیصلہ نہیں ہوا کیونکہ یہ

جرمان ان کے خزانے میں آتا ہے۔ Why department is not pursuing for that?

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈیولپمنٹ، جناب سپیکر! میں ایک چیز کہوں گا کہ میں پہلے کی تو بات نہیں کرتا لیکن پچھلے سال کی میں بات کرتا ہوں کہ ہم نے باقاعدہ proper طریقے سے اس کی ایک سوسائٹی بنا کر فنڈز رکھے ہیں جو تقریباً 26 لاکھ روپے کے فنڈز صرف ان کے لئے رکھے گئے اور اس وقت ہم نے 13 اضلاع کے اندر سوسائٹی بنا کر اس لئے رکھی کہ ان کو ہم proper طریقے سے follow up کر سکیں۔ یہ جو 1375 چالان وہاں پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، summary trial ہوتا ہے۔ 3469 چالان ہیں اور محکمہ اس کی کیوں نہیں پیروی کر رہا؟

جناب ذہنی سپیکر، وہ اسی کی تو وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس بات کی وضاحت کریں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیویلمینٹ، جناب سپیکر! میں ایک چیز کہنا چاہوں گا کہ یہ لوگ بھی اسمبلی کے اندر آنے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہر قسم کے تجربات کر کے آنے ہیں۔ حدائق کے اندر اور بست سارے مسئلے ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے ان کو نام ملتا ہے وہ اس کو take up کرتے ہیں اور جب بھی وہ take up کرتے ہیں ہماری گورنمنٹ کا آدمی یعنی انسپکٹر اس کی ضرور پیروی کرتا ہے۔ اس کا تو میں خاص طور پر نوٹس لے رہا ہوں اور میں آپ کو بتاؤں کہ اب تک اس کی جو recovery ہوئی ہے وہ تقریباً 55 ہزار روپے ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ چالان توڑے سے کم اس وجہ سے بھی ہو رہے ہیں کہ اب گھوڑے مانگنے کی جگہ زیادہ تر رکشے، موٹر سائیکل وغیرہ سڑکوں پر آگئے ہیں۔ اس کے اب جتنے بھی چالان ہو رہے ہیں۔ ملتان کے اندر ابھی بھی تھوڑا trend اس side میں ہے تو وہاں پر اس کا follow up بڑے احسن طریقے سے ہو رہا ہے۔ آپ ابھی بھی جا کر دیکھیں کہ وہ وہیں پر موجود ہوگا اور چیک کر رہا ہوگا۔ ہم اس کو اور بہتر بنانے کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس House کے floor پر وعدہ کر رہا ہوں کہ اگلے سال کے بجٹ کے اندر اس کے بجٹ میں بھی اضافہ کیا جانے کا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر جگہ واضح طور پر نظر آنے کا کہ یہ کام ہو رہا ہے۔ اس ملک میں جانوروں کی بھی ویسے ہی قدر ہے جیسے کہ انسانوں کی ہے۔ شکریہ

جناب ذہنی سپیکر، منسٹر صاحب! ویسے میں آپ کو ایک بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ میں نے خود بھی ایک چیز ملتان میں دیکھی ہے کہ ایک گدھا کاڑی تھی اور اس گدھے کے پیچھے اتنا زیادہ load تھا کہ گدھا اوپر لٹکا ہوا تھا۔ کم از کم جو ایسا علم کرتے ہیں ان کے خلاف سخت ایکشن

ہونا چاہیے۔ آخر جانور بھی جاندار ہیں۔ اس پر آپ ضرور نوٹس لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، ان کے جواب میں یہ آتا ہے کہ ضلع مظان میں سال 2000 سے جون 2003 تک 4844 چالان ہونے اور انہوں نے جواب مارچ 2003 کو دے دیا ہے۔ یہ جو چالان ہیں انہوں نے جون 2003 تک جانے ہیں۔ کیا انہوں نے anticipation ہی بنا دی ہیں کہ چالان ہوں گے؟ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جون تک اتنے چالان ہونے ہیں؟

جناب ذہنی سپیکر، میرا خیال ہے کہ end of the year ہو رہا تھا اس کے مطابق جواب دے دیا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بہت ٹیکنیکل ہے۔ 3 مارچ کو انہوں نے جا دیا ہے کہ جون تک اتنے چالان ہوں گے۔ انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ ضلع مظان میں 2000 سے جون 2003 تک۔

جناب ذہنی سپیکر، اب تو سال 2004 ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ تاریخ وصولی دیکھ لیں۔ یہ میں نے تو نہیں لکھی ہے۔

جناب ذہنی سپیکر، چونکہ جواب ابھی آ رہا ہے تو پھر انہوں نے 2000 سے جون 2003 کا جواب ہی تو دینا تھا۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، میرے خیال میں آپ کو یاد نہیں رہا ہو گا۔ یہ سال 2004 چل رہا ہے۔ یہ سال 2000 سے جون 2003 کا ریکارڈ پورا کیا ہوا ہے۔ اگر آپ سوال پڑھیں تو اس میں سوال بھی یہ ہے کہ سال 2000 سے جون 2003 تک ضلع مظان میں کتنے چالان ہوئے؟ اگر آپ نے اگلا سوال کرنا ہے تو آپ fresh question کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، اس جواب کی تاریخ وصولی 3 مارچ ہے۔ یہ جون 2003 کا کیسے جاسکتے ہیں؟ اسمبلی سیکرٹری کو تو وصول ہو گیا ہے اور پرنٹ ہو گیا ہے۔ آپ اس کو دوبارہ غور سے پڑھ

لیں۔ Let him ask Secretary about it.

جناب ذہنی سپیکر، تاریخ وصولی 06-08-03 ہے اور تاریخ ترسیل 30-08-03 ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر جون 2003 تک انہوں نے چالان دیئے۔ جواب مارچ 2003 میں آ گیا۔ یہ ان کا printed جواب ہے میرا تو printed نہیں ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ وصولی تاریخ 3 مارچ 2003 ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر اس میں کوئی شک والی بات ہے یہ تو صاف نظر آ رہا ہے۔ [***]
جناب ذہنی سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، میرے خیال میں House کے floor پر کھڑے ہو کر ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ میں نے آپ کے خلاف کوئی ایسی language استعمال نہیں کی اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی ایسی زبان استعمال نہیں کریں گے۔ بات یہ ہے کہ اس میں clerical mistake بھی ہو سکتی ہے۔ آگے آپ دیکھیں گے کہ ایک جگہ پر غلطی سے انہوں نے ہسپتال لکھا ہوا ہے۔ وہ ہسپتال نہیں بلکہ ویرنری ڈسپنسری ہے۔ clerical mistake پوری دنیا میں ہوتی ہے۔ اگر یہاں ہو گئی ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میرا خیال تو یہ تھا کہ یہاں پر آپ لوگوں کی مدد سے ایک awareness پیدا کریں اور اس چیز کا issue لے کر آئیں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ایسا سوال یہاں پر لایا گیا ہے۔ میں پہلے دیکھ رہا تھا کہ محکمہ صحت پر اتنی دیر discussion ہوتی ہے۔ لائیو سٹاک ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ یہ نبیوں کا پیشہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے نبیوں نے اس کو اپنایا ہے اور ان کا بڑا خیال کیا ہے۔

جناب ذہنی سپیکر، اگلا سوال میں محمد اسلم صاحب کا ہے۔

فاضل پور کیٹل فارم کی تمام تر تفصیلات

*3438، میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیٹل فارم فاضل پور ضلع راجن پور کل کتنی اراضی پر محیط ہے اور اسے کب بنایا گیا نیز کتنا سالہ بجٹ کیٹل فارم کے لئے رکھا جاتا ہے۔

(ب) کیٹل فارم فاضل پور کی دیکو بحال انگرانی کے لئے کل ڈائریکٹرز، انجینئرز، اہلکاران کی تعداد کیا ہے نیز ان ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں کل کتنی رقم خرچ ہو رہی ہے۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

(ج) متذکرہ فارم میں کون کون سے ملازمین کتنے کتنے عرصے سے تعینات ہیں اور کتنی اسامیں کتنے عرصے سے خالی پڑی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور ضلع راجن پور 13500 ایکڑ اراضی پر محیط ہے۔ یہ فارم 1972 میں وجود میں آیا اور اس کا بجٹ برائے سال 2003-04 '1,00,73,450.00 روپے ہے۔

(ب) فارم ہذا پر ڈائریکٹر کی کوئی اسامی نہ ہے۔ فارم پر افسران کی تعداد 6 اور اہلکاران کی تعداد 138 ہے۔ ان ملازمین کی تنخواہ کی مد میں 52,00,000.00 روپے خرچ ہوتے ہیں۔

(ج) فارم پر تعینات ملازمین جتنے عرصے سے تعینات ہیں اور جو اسامیں جتنے عرصے سے خالی ہیں۔ ان کی تفصیل گوجوارہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ راجن پور میں یہ جو کیٹل فارم ہے یہ خسارے میں جا رہا ہے یا منافع میں جا رہا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ، جناب سیکرٹری میں ایک چیز clear کرنا چاہتا ہوں۔ لائیو سٹاک کے ایسے کینل فارم تجرباتی بنیادوں پر ہوتے ہیں۔ ان کا معنی کام یہ ہوتا ہے کہ یہ فارم وہیں کے عوام کو لائیو سٹاک کے حوالے سے کتنی سہولیت دے سکتے ہیں۔ اس کا کام ابھی نسل پیدا کرنا، ابھی نسل کے جانور لانا، جانوروں کو بیماریوں سے بچانا اور لوگوں کو awareness دینا کہ وہ یہ پاؤڈر استعمال کریں۔ یہ صرف اس کے لئے ہوتا ہے۔ آپ پوری دنیا میں چلے جائیں کہیں بھی یہ فارم profitable نہیں ہو سکتے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری لائیو سٹاک کارپوریشن 13500 ایکڑ ہے جو کہ تقریباً ایک سو چالیس مربع جگہ بنتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس زمین کو کس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اور اس سے کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ، جناب سیکرٹری میں نے جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے کہ یہ فارم تجرباتی ہوتے ہیں۔ ان میں agriculture کے products سامنے لانے جاتے ہیں اور یہاں پر cultivation ہوتی ہے۔ اس کی آمدنی اتنی منافع بخش تو نہیں ہے۔ یہ آمدنی تقریباً 42 لاکھ سات ہزار سات سو 49 روپے ہے۔ اگر آپ مجھ سے اس کا خرچ پوچھنا چاہیں گے کہ اس پر خرچ کتنا آ رہا ہے تو 2003-04 کا بجٹ جو اس کے لئے مختص کیا گیا ہے وہ خرچ ایک کروڑ 73 لاکھ روپے ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری experiment کے لئے جو زمین استعمال ہوتی ہے وہ دس ایکڑ ہو سکتی ہے، میں ایکڑ ہو سکتی ہے مگر 13500 ایکڑ experiment کے لئے استعمال نہیں ہو سکتی۔

اس کو زراعت کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو گا یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو گا؟
وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ، جناب سیکرٹری میں آپ کو وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ ساری زمین cultivate نہیں ہو سکتی۔ اس میں آدھی زمین بخری ہوئی ہے۔ اگر آپ نیا سوال دیں تو میں آپ کو ساری تفصیل بتا دوں گا۔ یہ زمین بورڈ کے ذریعے مختلف مزاد میں سے

ہارے پاس ٹرانسفر ہوئی ہے اور 90 فیصد ایسی زمین ہے جو کہ cultivate نہیں ہو سکتی۔ اس کو آہستہ آہستہ تیار کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر بہت سے دوست زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں بھی زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ مجھے چاہے کہ اس کو آباد کرنے کے لئے کتنے پیسے اور کتنا وقت لگتا ہے؟

راجہ ریاض احمد، جناب سپییکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ ہم جو بھی سوال کرتے ہیں اس پر وزیر صاحب ہمیں ایک لمبی چوڑی تقریر سنائی شروع کر دیتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ میں ایک مختصر سا سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اس سوال کا اتنا ہی مختصر جواب دیں۔ یہ زمین جو ہے اس پر کل کتنے جانور ہیں۔ صرف ان کی تعداد بتادیں؟ جناب ڈپٹی سپییکر، اس پر ایک نیا سوال آنا چاہیے۔ (قتتے)

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سپییکر! میری بات سنیں۔ اگر آپ serious بات کرنا چاہتے ہیں تو serious بات کریں۔ میں آپ کو اس کا جواب دوں گا۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں 347 گاٹیں ہیں۔ اگر آپ اس کا proper سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے نیا سوال دیں۔

جناب ڈپٹی سپییکر، آپ پہلے جواب سننے دیں پھر آپ بات کریں۔ شور میں کوئی بات نہیں سنائی دیتی۔ جیلے ان کی بات سن لیں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

چوہدری اعجاز احمد سہاں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں کون کون سی قسم کے جانور ہیں؟ جناب ڈپٹی سپییکر، یہی سوال راجہ صاحب نے پوچھ لیا ہے۔

چوہدری اعجاز احمد سہاں، جناب سپییکر! انہوں نے تعداد پوچھی ہے۔ میں ان کی اقسام پوچھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپییکر، آپ اس کے لئے نیا سوال دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری میں آپ کو جانا چاہوں گا کہ ساہیوال نسل کی گاٹیں 347 ہیں۔ یہ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے اگر آپ اس کے لئے proper سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے نیا سوال دیں۔ مجھے آپ کا جواب دے کر بڑی خوشی ہوگی بلکہ مجھے تو یہ خوشی ہو رہی ہے کہ یہاں پر یہ issue اٹھایا تو جا رہا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری انہوں نے جو فرمایا ہے کہ 13500 ایکڑ اراضی ہے جس پر 347 گاٹیں یا بھینسیں پالی جا رہی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً سو اسی ایکڑ ایک بھینس کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری میں آپ کو ایک چیز جانا چاہوں گا کہ اس فارم کی زمین لیز پر بھی ہے۔ یہ صرف گورنمنٹ کے پاس ہی نہیں بلکہ لیز پر بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ مجھ سے بات کریں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری یہ جو زمین لیز پر دی گئی ہے یہ اس وقت 11 ہزار 14 ایکڑ ہے اور یہ جو کارمز ہوتے ہیں یہ زمین صرف گورنمنٹ نہیں رکھتی بلکہ لیز پر بھی دی جاتی ہے جو میرے خیال میں 50% more than لیز پر دی جاتی ہے اور کچھ گورنمنٹ رکھتی ہے اور جو زمین گورنمنٹ کے پاس ہوتی ہے وہ بھی 50 فیصد سے زیادہ cultivated land نہیں ہوتی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میں اس سلسلے میں آپ کی روٹنگ پاہوں کا کہ
ابھی دوسرے سوال کا جواب وزیر موصوف دے رہے ہیں تو کم از کم دس دفتہ سیکرٹری صاحب
پرچیں لکھ کر بھیج چکے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ ٹھیک بات ہے؟ منسٹر صاحب خود
تیاری کر کے نہیں آتے تو سیکرٹری صاحب بہت قابل ہیں جنہوں نے پہلے تیاری کر لی ہے تو
دس پرچیں سوال کے جواب میں آئی ہیں جنہیں پڑھ کر وزیر موصوف جواب دے رہے ہیں۔۔۔
جناب ڈپٹی سیکرٹری، افسران سے briefing تو طتی رہتی ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے
سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہے تو راجن پور میں لیکن ہمارے راجن پور اور ڈیرہ غازی خان سے کوئی سوال
نہیں ہو رہے باقی لوگ سوال کر رہے ہیں۔ جن کا ضلع ہے، جن کا علاقہ ہے، وہ تو بات نہیں کر
رہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مطمئن ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیے!

حاجی محمد اعجاز، تین ہزار 5 سو ایکڑ زمین جو لائیو سٹاک کو ٹرانسفر کی گئی ہے یہ کس ٹکسے نے
ٹرانسفر کی ہے اور یہ کس قانون کے تحت کی گئی ہے یہ کس کی ملکیت ہے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ یہ زمین تو ان کے آنے سے بہت پہلے کی ٹرانسفر ہو چکی
ہے۔ یہ تو ابھی منسٹر بنے ہیں جبکہ یہ تو ہمیں گورنمنٹ نے کی تھی۔ اس کا یہ کیا جواب دیں گے؟
راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، راجہ صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری سیکرٹری صاحب بار بار پرچیں بھیج
رہے ہیں لہذا میری تجویز یہ ہے کہ منسٹر صاحب کو اوپر بٹھائیں اور سیکرٹری صاحب کو نیچے
بٹھائیں۔ اب جی وہ دو پرچیں بھیج چکے ہیں۔ منسٹر صاحب نے تیاری نہیں کی ہوئی۔ یہ ایوان کا

میں مذاق ہے اور ہمارا بھی استحقاق بھروسہ ہے کہ یا تو سیکرٹری صاحب ادھر بیٹھ کر جواب دیا کریں۔ یہ بولی مافیا اسمبلی کے اندر بھی آگیا تو اس کا کوئی اچھا تاثر نہیں ہو گا۔ (قطع کلامیاں)
جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، تشریف رکھیں۔

Unless order is maintained, I am not going to run this House. Let the order be maintained. One at a time. I will not allow the questioning. Please sit down. One question at a time. Don't make it a fish market.

میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی اسلم صاحب!

میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گوشوارہ (الف) میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ آئینس انچارج جو کینٹل فارم کا انچارج ہوتا ہے، اس کی اسامی 2001-7-14 سے علی ہے اور لائیو سٹاک آفیسر 2000-1-26 سے علی ہے اور ویزٹری آفیسر 2002-4-13 سے علی ہے۔ اس کے علاوہ جی بہت سی اسمبلیاں علی ہیں۔ ان کو fill نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟ کیا ان کی کینٹل فارم میں ضرورت نہیں ہے یا جو انچارج آفیسر ہیں اس کو نہ لگانے کی وجہ سے کسی دوسرے آفیسر کو فوش کرنا تو مقصود نہیں ہے؟ یہ جواب دیں کہ کب تک یہ انہیں fill کریں گے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! ویسے یہ نیا سوال بنتا ہے لیکن میں اس کا جواب یوں دینا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری بہت ساری ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں پر پوسٹیں vacant ہیں جس کی دو تین وجوہات ہیں۔ ایک تو پچھلے سال اور اس سال ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین ہیں، ان کی کمی کو دور کرنے کے لئے دوبارہ ہم نے ریکروٹیشن بھیج دی ہے، وہاں سے آدمی جیسے ہی select ہوں گے جو کہ through competition آتے ہیں اور
چند ایک ----

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں تیسری بار کہ رہا ہوں کہ اہمی ایمر سیکرٹری صاحب کی طرف سے وزیر موصوف کو پرچیل دی گئی ہیں جو کہ نہ صرف آپ کا مذاق ہے بلکہ اس ایوان کے ساتھ بھی مذاق ہے۔ یہ نئی روایات ڈالی جا رہی ہیں۔ اگر یہ جواب نہیں دے سکتے تو انہیں کہیں کہ یہ ٹائم لے لیں۔ یہ جائز بات ہے۔ آپ اس پر روٹنگ دیں۔ یہ نئی روایات جنم لے رہی ہیں کہ سیکرٹری صاحب چٹ کے ذریعے بار بار جواب دے رہے ہیں۔ یہ معمولی بات نہیں ہے بلکہ ایک سنگین معاملہ ہے۔ اس پر آپ روٹنگ دیں۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، میرے بھائی عباسی صاحب نے کہا ہے کہ جب سے یہ House بنے ہیں اس اسمبلی کی پارلیمانی روایات ہیں کہ اس کی جتنی بھی کارروائی ہے اور جب بھی یہ شروع ہوتی ہے اور جب بھی سوالوں کے جواب دینے جاتے ہیں تو لابی میں بیٹھے متعلقہ افسران کا کام یہ ہے کہ جب بھی House کوئی information مانگتا ہے تو وہ correct information اس کو چٹ پر لکھ کر بھیجتے ہیں۔ اس میں یہ ایک روایات ہیں جس پر کبھی بھی اس سے پہلے objection نہیں ہوا لیکن میرے بھائی نے کہا کہ وہ تیاری کر کے نہیں آئے۔ منسٹر صاحب کی پوری تیاری ہے اور وہ answer دے رہے ہیں لیکن جب بھی کوئی figure کی بات ہوتی ہے تو definitely وہ لابی میں بیٹھے افسران جو اس نے آتے ہیں تو اسے figure میں لکھ کر بھیجتے ہیں۔ یہ پارلیمانی روایات میں ہے اور ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں سید اکبر صاحب کا اہتمام کرتا ہوں وہ میرے بڑے بھائیوں کی طرح ہیں۔ کل بھی انہوں نے بات کی تھی اور آج بھی انہوں نے جو کہا ہے کہ یہ پارلیمانی روایات ہیں۔ یہ اتہائی افسوس کی بات ہے۔ [*****]
جناب ذہنی سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

This is expunged. This is your own statement.

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! [*****]

جناب ذہنی سپیکر، راجہ صاحب! it is not point of order پلیز تشریف رکھیں۔

آغا علی حیدر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی 'فرمائیں!

آغا علی حیدر، جناب سپیکر! ایک تو یہ روایات ایسی نہیں ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحبان بڑے قابل ہیں اور بڑے ہی اچھے ہیں اور انہیں نہیں چاہئے کہ ہمارے منسٹرز کے بارے میں ایسی باتیں کریں اور اگر یہ باتیں کریں گے تو پھر ہم ان کو دیکھ لیں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ بیچارے یہ لوتے ہمیں کیا دیکھیں گے؟ ہمیں ساری دنیا جانتی ہے اور ساری دنیا دیکھتی ہے۔ انہیں کون دیکھتا ہے؟ آپ آج بھی اہلکار پڑھ کر دیکھ لیں کہ "15 نااہل وزراء کو خارج کیا جا رہا ہے"۔ جب دو سوالوں کے جواب میں 20،20 پرچیاں آئیں گی تو میں سید اکبر خان سے سوال کرتا ہوں کہ کیا یہ اہمی روایت ہے؟ مجھے کم از کم سید اکبر خان سے یہ توقع نہیں تھی کہ صرف دو سوالوں کے جواب پر 20 پرچیاں آچکی ہیں۔ اگر یہ روایت ہے تو پھر ہم کوئی سوال نہیں کرتے۔ ہم آج ہی عام مسئلے کا اعلان کرتے ہیں۔

* حکم جناب ذہنی سپیکر! سے کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر زراعت، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'لودھی صاحب!

وزیر زراعت، میں گزارش کروں گا کہ یہ House مقدم ہے۔ اس کا ہر ممبر قابل احترام ہے تو میں راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ ہمارے honourable Member ہیں۔ آپ بنے کتنی دنہ یہاں پر مشنرز کے بارے میں توہین آمیز بات کی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ

Minister is the incharge of the department and he is supposed to speak truth.

لیکن محکمہ اسے assist کرتا ہے۔ سعید اکبر خان صاحب نے صحیح فرمایا کہ یہ tradition ہے۔ محکمہ ہمیشہ assist کرتا ہے اور چونکہ Minister is suppose to speak truth اسے figure work کو correct کرنے کے لئے یہ میں tradition ہے کہ محکمہ پر بھی نیچے اور وہ correct جواب دے۔ یہ کہل لکھا ہوا ہے کہ یہاں پر کھڑے ہو کر توہین آمیز باتیں کی جائیں، ہر آدمی honourable ہے 'honourable House ہے تو میں گزارش کروں گا کہ آپ بحیثیت سپیکر اس کا نوٹس لیں۔ میں آپ کا ممنون ہوں گا کہ آپ اس میں انہیں direction دیں کہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ سب برابر ہیں 'equal House ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ کوئی out of tradition بات نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے already کل بھی یہ بات raise کی تھی کہ no derogatory remarks اور آج بھی میں نے کہا ہے کہ کوئی ایسے ریکارڈ کس جو آتے ہیں تو انہیں expunge کیا جاتا ہے اور یہ honourable House سے دونوں اطراف سے میں request کروں گا کہ whether it is Opposition or Treasury کہ جب آپ ایک دوسرے سے مخاطب ہوں تو it should be done through the Chair and Chair کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے اور

ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جس سے دوسروں کی دل آزاری نہ ہو کیونکہ آپ سادے قابل احترام ہیں اور it gives a bad message outside اس لئے میری گزارش ہے کہ اس کو مخفی مارکیٹ نہ بنائیں صرف اپنے point پر ہی رہیں اور اسی پر بحث کریں۔ ہر سوال کو welcome کیا جاتا ہے اور اس کے جواب کو بھی welcome کیا جاتا ہے... but no derogatory remarks... no cross talks اگلا سوال نمبر 3827 میں غلام محمود صاحب کا ہے۔ کیا وہ تشریف رکھتے ہیں؟ وزیر جیل خانہ جات، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی، سید اکبر خان صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ آپ اگلا سوال پکاریں اور موصوف کا نام پکاریں اور جو سوال کا نمبر ہے وہ ممبر موصوف پکاریں گے، پھر کارروائی شروع ہوگی۔ اگر وہ موجود نہیں ہیں تو جو ان کے ایاد پر ہوں گے وہ سوال نمبر پکاریں گے۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میں غلام محمود صاحب کا ہے۔ کیا وہ تشریف رکھتے ہیں؟

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میں ان کے ایاد پر ہوں۔ سوال نمبر 3827 (معزز ممبر نے میں غلام محمود کے ایاد پر طبع شدہ سوال 3827 دریافت کیا)

ضلع شیخوپورہ۔ ویٹرنری ہسپتالوں / انسپسریوں، فنڈز، ادویات

اور محکمہ انسداد بے رحمی حیوانات کی کارکردگی کی تفصیلات

*3827، میاں غلام محمود، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈیپارٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2001 تا 2003 ضلع شیخوپورہ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان کئے اور کتنا جرمنہ وصول کیا گیا۔ تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) ضلع بھر میں کتنے ایسے جانوروں کو چیک کیا گیا جن کی حالت بہتر نہ تھی اور زخمی ہونے کے باوجود ان سے کام لیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے نام اور ایڈریس کیا ہیں، جن کے جانور چیک کئے گئے اور ان کے خلاف کیا کوئی کارروائی ہوئی یا نہیں نیز آئندہ ان کے خلاف کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ج) ضلع شیخوپورہ میں وینرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے اور کن کن یونین کونسل میں واقع ہیں ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے اور کتنی ادویات ان کو دی جاتی ہیں۔ سال 2001 تا 2003 کتنی مائیت کی ادویات دی گئیں۔

(د) ضلع شیخوپورہ میں وینرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں مجموعی طور پر کتنا صاف تعینات ہے، ان کے نام، عمدہ، پناہجات اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل بتائی جائے۔

(ه) ضلع شیخوپورہ میں وینرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کا کل رقبہ کتنا ہے اور عمارتیں کیسی ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری وزیر متعلقہ اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

(الف) سال 2001 تا 2003 ضلع شیخوپورہ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے کل 1504 چالان کئے ہیں اور مبلغ 52750 روپے جرمنہ وصول کیا ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں کل 74 ہزار زخمی جانور جن سے کام لیا جا رہا تھا چیک کیا گیا ہے اور ان کے مالکان کے نام ایڈریس اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز حکومت آئندہ بھی انسداد بے رحمی حیوانات کے ضمن میں قواعد، ضوابط کے مطابق کارروائی جاری رکھے گی۔

(ج) ضلع شیخوپورہ میں ویزرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی کل تعداد 60 ہے۔ ان کا سالانہ بجٹ برائے سال 2003-04 - 3,63,28,850 روپے ہے نیز ان کو برائے سال 2003-04 میں 60,00,000 روپے کی ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ سال 2001 تا 2003 میں 95,53,407 روپے کی ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ ویزرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں جن یونین کونسل میں واقع ہیں ان کی تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع شیخوپورہ میں ویزرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں سٹاف کی کل تعداد 230 ہے ان کے نام، عمدہ، پتاجات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) ضلع شیخوپورہ میں ویزرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کا کل رقبہ 121 کنال ہے ان میں سے 32 کی عمارتیں تسلی بخش، 24 کی خستہ حال اور 4 کرایہ کی عمارتوں میں ہیں۔ جناب سپیکر 1 میں اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتاتا ہوں کہ جو عمارتیں خستہ حال ہیں اس کی سرری ہم نے بیج دی ہے اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے اور اللہ کے فضل سے ان کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر 1 میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری (ہ) کے آئرمیں لکھا ہوا ہے کہ "32 کی حد میں تسلی بخش" 24 کی خستہ حال اور 4 کرایہ کی حدوں میں ہیں۔ یہ جو 24 خستہ حال ہیں ان کی مرمت کے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے 'ذرا وضاحت کر دیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی 'وزیر موصوف!

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری میراخیل ہے کہ انہوں نے میرا جواب نہیں سنا۔ میں نے اس کا جواب دیا تھا کہ اس کے اوپر کام بھی شروع ہو گیا ہے اور ان میں سے 60,50 فیصد حالت اب بہتر بنا دی گئی ہے اور باقی پر کام شروع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس جون تک اس کا کام بھی ختم ہو جائے گا۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی 'ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سیکرٹری میں وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال کروں گا کہ جانوروں پر جو چالان کئے جا رہے ہیں اس کے بارے میں جو جواب آیا ہے اس سے اندازہ یہ ہو رہا ہے 'جو figures دی گئی ہیں کہ 30 فیصد جانوروں پر conviction rate ہے کیونکہ وہ بے زبان ہیں۔ میں وزیر صاحب سے سوال کروں گا کہ اس ملک میں انسانوں پر تو conviction rate less than 2% ہے اور جانوروں پر جو بے زبان ہیں ان پر 30 فیصد ہے۔ حکومت پنجاب یا محکمہ قانون ان جانوروں سے انسانوں جیسا سلوک کرنے کے لئے کیا اقدامات اور قانون بنا رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی 'وزیر امور پرورش!

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری مجھے خوشی ہوئی ہے کہ ایک ایسا سوال پوچھا گیا ہے۔ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ ایڈزیشن کی طرف سے بھی اس قسم کے مثبت سوال آئیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ بیساکہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ہم نے اس کی ایک سوشلٹی بنائی ہے۔ میں on the floor of the House بالکل straight forward بت کروں

کا کہ جب میں نے یہ محکمہ سنبھالا تو یہاں پر اس سوسائٹی کا مال بہت برا تھا۔ میں نے اس سوسائٹی کو بنایا اور اس کے اندر 52 لاکھ روپے دئے اور 13 اضلاع کے اندر انسپکٹر اور گارڈز کو رکھا اور اس سوسائٹی کو میں نے ہدایات بھی دی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ سری لے کر آ رہے ہیں کہ اس کو ہم تمام اضلاع میں کریں اور ان کو proper fund دیا جائے اور اس کے قانون کو مزید سخت کیا جائے۔ اس پر 35 یا 40 روپے جرمانہ لگانے سے اس چیز کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے یہ point take up کیا۔ اس جرمانے کو ہم بڑھائیں گے اور اس کے اندر main چیز یہ ہے کہ ہم awareness پیدا کریں کہ جانور بے زبان اور قابل رحم ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ اگلے بجٹ میں اس کے اوپر کافی رقم رکھی جائے گی۔ شکریہ

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ انسانوں کے مطالبے میں جانوروں کو بھی اس طرح کا انصاف دیا جائے گا جس طرح کا انصاف غریب موام کو اس ملک میں دیا جا رہا ہے۔ یہ جانوروں کو انسانوں کی سطح پر لا رہے ہیں یا انسانوں کو جانوروں کی سطح پر لا رہے ہیں؟

جناب ذمہ سپیکر، وزیر موصوف جواب دے چکے ہیں اور چونکہ ان کا محکمہ جانوروں کا ہے لہذا انہوں نے جانوروں کی ہی بات کرنی ہے، انسانوں کی بات تو نہیں کرنی۔ اس کا جواب تو وزیر صحت ہی دیں گے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ذمہ سپیکر، جی، فرمائیے!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت دیا، جیسا کہ سب سے پہلے ہماری محترمہ ناہیہ عزیز صاحبہ نے ادویات کے متعلق باتیں کی تھیں تو جو بھی سرکاری ہسپتالوں میں دوائیاں جاتی ہیں وہ مستحق مریضوں کو نہیں ملتیں بلکہ عمدہ یا ڈاکٹر میڈیکل سنور پر فروخت کر دیتا ہے۔ اس طرح ج (ج) میں ہے کہ "ضلع شیخوپورہ میں وینیزی ہسپتالوں کی کل تعداد 60 ہے۔"

ان کا سالانہ بجٹ برائے سال 2003-04 '3,63,28,850 روپے ہے' ان میں سے سال 2003-04 میں 60,00,000 روپے ادویات پر خرچ ہونے اور 2001 تا 2003 میں 95,53,407 روپے خرچ ہونے۔ میری submission یہ ہے کہ جانوروں کے مالکوں کو ادویات مفت نہیں ملتیں یہ اتنے سارے بجٹ سے جو ادویات خریدی جاتی ہیں یہ جانوروں کے میڈیکل سنور پر جا کر فروخت کر دی جاتی ہیں اور جانوروں کے مالکوں کو وہاں جا کر خریدنی پڑتی ہیں۔ اس کے لئے کیا حکومت کوئی خصوصی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ غریب لوگوں کے جانوروں کا مفت علاج ہو سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر امور پرورش

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! یہ ہم نے پہلے سے ہی take up کیا ہوا ہے اور اس کی exercise بھی ہو رہی ہے۔ ہم ہیریونین کونسل کی سطح پر موبائل ٹیم بنا کر بھیجتے ہیں اور وہاں کے کوئی بڑے زمیندار، یونین کونسل کے ناظم کے پاس جلتے ہیں یا مسجد میں جا کر اعلان کر کے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں ان لوگوں کی ہم نے کمیٹی بنائی ہوئی ہے جس میں دو آدمی عوام میں سے ہوں گے جو کہ سویٹین ہوں گے اور ایک گورنمنٹ آفیسر جو ڈی۔ ایل۔ او یا ڈاکٹر ہو گا، وٹرنری آفیسر جو وہاں پر جانے گا وہ کمیٹی میں شامل ہو گا۔ وہ تینوں کے دستخط لے گا اور وہاں پر ویکسین لگانے کا اور میرا نہیں خیال کہ یہ کسی زمانے میں پہلے ضرور ہوتا تھا لیکن اب نہیں ہوتا۔ ویکسین proper طریقے سے لگتی ہے۔ اس کی cost بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ کئی ضلعوں میں تو ایک روپیہ صرف ایک پر مہی کی cost ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص 3952۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ سوال محمد وقاص صاحب کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہاں پر احسان اللہ وقاص لکھا ہوا ہے یہ سوال نمبر 3952 (قطع کلامیں)

sorry! یہاں سوال نمبر 3899 ہے۔ جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری سوال نمبر 3899۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) نیکلا میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت جو کام ہو رہا ہے اور جو

سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں درج ذیل ہیں۔۔۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری۔۔۔

جناب ذہنی سیکرٹری، انہیں جواب پڑھنے دیں۔

جناب محمد وقاص، جناب والا انہیں جواب دینے کی بہت جلدی ہے۔ ویسے میرا ان سے تعارف

بھی نہیں ہے۔ اگر وہ جواب دینے سے پہلے اپنا نام ہی جا دیں تو بڑا اچھا ہو گا۔ میرا سوال نمبر

3899 ہے۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی، ان کا سوال نمبر 3899 ہے۔ اس جواب کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؛

جناب محمد وقاص، جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

تحصیل ٹیکسلا۔ محکمانہ عملہ، پراجیکٹس سہولیات

اور فنڈز کی تفصیلات

*3899، جناب محمد وقاص، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بین
فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) اس وقت تحصیل نیکلا میں محکمہ ہذا کے تحت کیا کیا کام ہو رہا ہے، کیا سہولیات فراہم
کی جا رہی ہیں۔

(ب) سکیل وار عملہ کی تفصیل بتائی جائے۔

(ج) سال 2002 میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؛

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یکسلا میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت جو کام ہو رہا ہے اور جو سوویت فراہم کی جارہی ہیں درج ذیل ہیں۔

- 1- بیمار جانوروں کا علاج
- 2- گائے اور بھینسوں میں نسل کشی
- 3- متقدی و غیر متقدی امراض کے خلاف حفظہ ماتقدم کے طور پر جانوروں میں حفاظتی ٹیکہ جات
- 4- ہمیز بکریوں اور بڑے جانوروں میں پینٹ کے کرموں کی ادویات پلانا
- 5- بریڈرز کو جانوروں کی نسل کشی، متقدی امراض سے بچاؤ اور غوراکہ چارہ جات کے بارے میں معلومات مہیا کرنا۔

(ب) سکیل وائر عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پوسٹ	سکیل نمبر	تعداد
1-	ویٹرنری آفیسر (ہیلتھ)	17	2
2-	ویٹرنری اسسٹنٹ	6	2
3-	اے۔ آئی۔ ٹیکنیشن	6	1
4-	چوکیدار	1	1
5-	سیٹری ورکر	1	3
6-	وائر کیریئر	1	2

(ج) تحصیل یکسلا میں علیحدہ سے کوئی فنڈ مختص نہیں کئے جاتے۔ ادویات، ویکسین اور سیمن ضلع سے فراہم کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری اس میں عرض یہ ہے کہ ایک تو اس کے جڑ (ج) میں کہا گیا ہے کہ "تعمیل یکساں عیضہ سے کوئی فہم مختص نہیں کئے گئے اور اس سے پہلے جڑ (الف) میں پانچ چیزیں بتائی گئی ہیں کہ یہ ہم فراہم کر رہے ہیں۔" لیکن اصل صورت حال یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی چیز وہاں پر میسر نہیں ہے اور 11 افراد پر مشتمل عیضہ ہے لیکن چونکہ ان کے پاس فہم کوئی نہیں ہے ان کے پاس وسائل کوئی نہیں ہیں تو وہ کوئی بھی سہولت فراہم نہیں کر رہے تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ اس معاملے میں کیا ارادہ رکھتے ہیں یا ان کے پاس اس بارے میں کیا update معلومات ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری میرے معزز ممبر نے میرا نام پوچھا تھا تو ویسے میرا نام کافی بڑا ہے۔ اب آپ یاد کر لیجئے گا، مخدوم زادہ سید ہارون احمد سلطان بخاری اور نمبر 2، آپ ایسے بول رہے تھے کہ مجھے بھی آواز نہیں آئی۔ چنانچہ آپ سوال کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟ ویسے جو توڑا بہت مجھے سمجھ آئی ہے کہ وہاں پر کتنے لوگ کام کر رہے ہیں اور پوزیشن کیا ہے؟ وہ اس سوال کے جواب جڑ (ب) میں ہے کہ ڈیپارٹمنٹ آف لائیو سٹاک جو سکیل نمبر 17 کے ہیں ان کی تعداد 2 ہے۔ ڈیپارٹمنٹ آف لائیو سٹاک کے جو ہیں ان کی تعداد 2 ہے۔ جناب محمد وقاص، وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔ یہ جو جواب دیا گیا ہے اس

کے مطابق He is not satisfied with that

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، اب تک وہاں پر یہ کہہ رہے ہیں کہ کام نہیں ہوا اور میرے علم کے مطابق یہاں پر اب تک علاج 15 ہزار 775 جانوروں کا ہو چکا ہے۔ اسے آئی کے اندر 1950 کا ہو چکا ہے۔ ویکیٹین اب تک 18 ہزار 960 جانوروں کی ہو چکی ہیں اور علاج 3 ہزار 450 جانوروں کا ہو چکا ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری ایجوکیشن on the floor of the House سارے اعداد و شمار ہمیشہ کر رہے ہیں یہ ریکارڈ کا حصہ بن رہے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ یہ خود وہاں پر وزٹ کریں، میں ان کے ساتھ ہاؤس کا اور انہیں ہاؤس کا کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ یہ خواہ مخواہ ہمیشہ کے جا رہے ہیں۔ وہاں پر لوگ بست پریشانی کا شکار ہیں۔ صرف یہ جو پہلا بڑا (الف) میں دہے کہ تیار جانوروں کا علاج یا جانوروں کو ٹیکہ وغیرہ یہ بھی وہاں پر میسر نہیں ہوتے۔

جناب ارشد محمود بگو، ضمنی سوال۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جواب دے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری میرا سوال یہ ہے انہوں نے لکھا ہے کہ سیکلاس محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت جو کام ہو رہا ہے اور جو سوویت فرام کی جا رہی ہیں درج ذیل ہیں۔ یہ سوویت یا جو یہ فنڈ فرام کر رہے ہیں، یہ حکومت پنجاب فرام کر رہی ہے یا ضلع کونسل کر رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سیکرٹری اب بتنے بھی فنڈ فرام کئے جاتے ہیں وہ ضلع کونسل کے through فرام کئے جاتے ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ ہر ضلع کے لئے فنڈ بچت کے اندر رکھ دیتی ہے اور اس کے آگے ان کو انہوں نے فنڈ تقسیم کرنے ہوتے ہیں اور جہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ کہیں کمی ہے تو ہم ان کو باقاعدہ لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کمی کو دور کیا جائے اور جیسے یہاں پر ہے یہاں پر بھی ان کاموں نے جیسے بتایا کہ علاج جو ہے اس کے لئے ان کو بھی فنڈ ضلع کونسل نے ہی دینے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر فنڈ ضلع کونسل دیتا ہے تو کیا وزیر موصوف جناب ہارن احمد سلطان بخاری یہ فرمائیں گے کہ کیا ان کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول اس محلے پر ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جی ڈی۔ ایل۔ او direct گورنمنٹ آف پنجاب کے under ہوتا ہے۔ ایڈمنسٹریٹو کنٹرول گورنمنٹ آف پنجاب کے پاس ہوتا ہے۔ ڈی۔ ایل۔ او کی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں پوسٹنگ ٹرانسفرز بھی پنجاب گورنمنٹ محکمہ لائیو سٹاک کے پاس ہے۔ ان کی اسے۔ سی۔ آر رپورٹ بھی ہمارے پاس ہی لکھنے کے لئے آتی ہے۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو، ہمارے پاس کا مطلب کیا ہے ان کے پاس ہے۔ E.D.O(R) کس کے under ہے؟ E.D.O(R) ان کے under ہے یا ضلع ناظم کے under ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری ایلے تو میں توڑا سا correct کرنا چاہوں گا کہ E.D.O(R) ریویو والے کو کہتے ہیں۔ یہاں پر E.D.O ایگریکلچر ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری E.D.O لائیو سٹاک۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، E.D.O لائیو سٹاک نوٹل ہمارے اس وقت پنجاب کے اندر چاہیں۔ باقی E.D.O ایگریکلچر کے ساتھ combine کر کے ان کے under کام کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ چونکہ پوری تحصیل کا معاملہ ہے میرے سوال کا پہلے بھی وہ direct جواب نہیں دے سکے۔ یہ پوری تحصیل کا معاملہ ہے تو اس پوری تحصیل میں یہ یہاں کے محلے کی بہتری کے لئے اور یہاں پر مزید فہذ فراہم کرنے کے لئے اس سوال کے جواب جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم علیحدہ سے فہذ نہیں دے رہے لیکن میں نے صورت حال جادی ہے تو فہذ فراہم کرنے کے لئے اور محلے کی بہتری کے لئے ان کے ذہن میں کیا پروگرام ہے وہ جادی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری میں پہلے ارشد بگو صاحب کے سوال کا جواب دینا شروع ہو گیا تھا لیکن مجھے پتہ چلا کہ میں پہلے ان کے سوال کا جواب دیتا۔ آپ نے جیسے پہلے مجھ سے سوال کیا تھا مجھے بے حد غوشی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ آئیں گے تو اگلے

پرد گرام بنا کر ہم لوگ چل پڑیں گے اور بجٹ اجلاس کے بعد next month ہم لوگ اگلے وہاں پر جا کر تحصیل کو بھی دیکھیں گے اور ان کو اگر وہاں پر کسی مشکلات کا سامنا ہے تو ان کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ویسے جتنی جلدی ہو وہاں وزٹ کریں اور ان سے مسائل کو حل کریں۔
بی بی' کیا آپ نے سوال کرنا تھا؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سیکرٹری میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ دیہات میں اگر کوئی مویشی بیمار ہو جاتے ہیں تو کیا وہ حملہ ان کے لئے پائند نہیں ہے کہ وہ وہاں جا کر ان کو دیکھنے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ ان کے لئے گاڑی بھیجی جاتی ہے اور پھر وہ حملہ بڑے غمروں کے بعد وہاں جا کر ان مویشیوں کو دیکھتا ہے کیونکہ بہاولپور میں جہاں پر ویترنری ہسپتال ہے اس کا اور دیہاتوں کے درمیان جہاں مویشی ہیں خاصا کا صد ہے تو کیا ان کا حملہ پائند نہیں ہے کہ وہ وہاں دیہات میں جا کر مویشیوں کو دیکھے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کس علاقے کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی، بہاولپور کی۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری انہوں نے بہت اچھا سوال کیا۔ میں یہاں پر جانا چاہتا ہوں کہ چودھری پرویز الہی صاحب نے حال ہی میں 42 کروڑ روپے لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کو دینے ہیں۔ چار ضلعوں کے اندر موبائل ٹیموں کے چھ پائمنٹ پراجیکٹ کے لئے 42 کروڑ روپے دینے گئے ہیں۔ ایسی تو یہ initial stages پر ہے۔ پہلے چار ضلعوں میں ایسا ہو رہا ہے۔ اس میں یہی چیز رکھی گئی ہے کہ ہم کسانوں کی دلہیز پر جا کر ان کے مویشیوں کو ویکسین کریں اور سب کچھ کریں۔ اس کے اندر یہی ہے کہ موبائل ٹیمیں بنائی گئی ہیں۔ ایک ٹیونا پک اپ فریڈی گنی ہے اس کے اوپر پورا ہسپتال بنایا گیا ہے اور وہ ہر گاؤں کی یونین کونسل میں ایک ایک ہو گی اور وہ ایک ماڈل ہسپتال وہاں پر بنا ہو گا وہاں پر ایک ڈاکٹر ہو گا اور

میں مل لیں وہ آپ کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چک 615 گ۔ ب فیصل آباد۔ ویٹرنری ڈسپنسری

میں سٹاف کی تعیناتی کا مسئلہ

*3911 ملک خالد محمود وٹو (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بین لڑائیوں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 615 گ۔ ب فیصل آباد میں قائم ویٹرنری ڈسپنسری میں عہدہ نہ ہے۔

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈسپنسری میں عہدہ تعینات کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ہاں۔ ڈسپنسری کی بڈنگ قابل مرمت ہے جو ابھی تک محکمہ کے حوالے نہیں کی

گئی۔ بڈنگ کی مرمت ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

آئندہ دو سال کے لئے ڈیری ڈویلپمنٹ کی سکیمیں

3952*، سید احسان اللہ و قاصم، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہر میں خصوصاً اور پھولے شہروں میں معمولاً گوشت بہت سنگا اور بیمار و لاغر جانوروں کا مہیا کیا جا رہا ہے جس کی بنیادی وجہ جانوروں کی شدید کمی ہے۔

(ب) آئندہ دو سال میں محکمہ نے ڈیری ڈویلپمنٹ کے کون کون سے منصوبے بنائے ہیں، ہر منصوبہ میں کتنے جانور رکھنے ا پانے کی گنجائش ہو گی اور پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا کیا سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) پنجاب کے بڑے شہروں میں خصوصاً اور پھولے شہروں میں معمولاً میڈری گوشت کی عدم دستیابی کی وجہ جانوروں کو کم اور غیر میڈری عوراک کی فراہمی ہے نیز ملکی سطح پر مارکیٹنگ کے بہتر نظام کا فقدان بھی اہم وجہ ہے۔

(ب) آئندہ دو سال میں محکمہ نے ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے درج ذیل منصوبے بنائے ہیں۔

1- Breed Improvement through progeny tested bulls اس سکیم کے ذریعے پانچ سالوں میں 300 اس نیلی راوی نسل کی ہمینیسیں خرید کر چار خارموں پر رکھی جائیں گی۔ ان چار خارموں کے ساتھ مزید دو خارموں پر رکھی گئی، ساتھ جوال نسل کی کانٹوں سے اہمی قسم کے حاصل کر کے مختلف سیمن پروڈکشن سنٹرز پر مہیا کئے جائیں گے پھر مصنوعی نسل کے ذریعے ملک میں دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔

- 2۔ Strengthening of L.E.S in L & D.D. P.B. اس سکیم کے ذریعے زرعی سالان خرید جانے کا جس سے دودھ اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔
- 3۔ Research Centre for conservation of Sahiwal Cattle اس سکیم کے ذریعے ساہیوال نسل کی گائے کے ذریعے دودھ کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے گا۔
- 4۔ Development of Beef Breed through Cattle cross breeding اس سکیم کے تحت گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے مختلف نسلوں کا سین امریکہ، جرمنی اور دیگر ممالک سے منگوا یا جا رہا ہے۔ جس سے دوغلی نسل کے گوشت والے جانور پیدا کئے جائیں گے۔

پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے درج ذیل سوتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔

- 1۔ جانوروں کی دیکسنیشن اور علاج
- 2۔ عمدہ نسل کے جانور خریدنے میں معاونت
- 3۔ مٹی ٹریڈنگ، متوازن چارہ اور ونڈہ کی فراہمی کا بندوبست

ضلع خوشاب۔ ویٹرنری سنٹرز میں نسل کشی کی فیس

اور سہولیات میں اضافے کا مسئلہ

*3981، ملک محمد جاوید اقبال اجمان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع خوشاب میں واقع ویٹرنری سینٹر برائے نسل کشی پر کتنی فیس وصول کی جاتی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے کتنی فیس مقرر کی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوٹاب میں واقع 52 ویٹرنری سنٹرز میں سے صرف دس ویٹرنری سنٹر ایسے ہیں جن میں نسل کشی کی سوت موجود ہے جبکہ باقی ستر ایسے ہیں جن پر نسل کشی کی سوت موجود نہ ہے اور نہ ہی عمدہ موجود ہے۔

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت تمام ویٹرنری سنٹرز پر عمدہ تعینات کرنے اور نسل کشی کی سوت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع ٹوٹاب میں ویٹرنری سنٹر برائے نسل کشی پر وہی فیس وصول کی جاتی ہے جو کہ گورنمنٹ پنجاب کی مقرر کردہ ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔۔

نان پروون بڑ - 30/- روپے

پروون بڑ - 60/- روپے

(ب) درست ہے۔

(ج) نسل کشی کے ذیلی مراکز کی تعداد حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ تعداد کے مطابق ہے۔ نئی اسمیوں کی تخلیق ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

بہادر نگر و دیگر فارموں پر جانوروں کی تعداد، سالانہ آمدن و اخراجات کی تفصیل اور کارکردگی میں اضافے کے لئے اقدامات

*4046، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) بہادر نگر فارم میں اس وقت کتنی بھینس، گائے اور ہمیز بکریاں ہیں، یہاں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، سالانہ اخراجات کیا ہیں اور آمدنی کے ذرائع کیا ہیں۔

(ب) اس فارم کی ترقی کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے، کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، اس سے کیا بہتری کے امکانات ہیں۔ جانوروں کی تعداد 'دودھ اور اس کی دیگر مصنوعات میں اضافہ کے لئے کیا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

(ج) شاہ جیونہ فارم، کوٹ امر شاہ فارم، شیر گڑھ فارم اور در کھانہ فارم میں اس وقت کتنے اور کون کون سے جانور ہیں، ہر فارم میں کتنے ملازمین ہیں۔ ان فارمز کے سالانہ اخراجات کیا ہیں۔ الگ الگ تفصیل بیان فرمائیں۔ ان فارمز کو مزید بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) بہادر نگر فارم میں اس وقت 351 بھینسیں، 887 گائیں اور 1439 بھیریں ہیں۔ ان جانوروں کی دیکھ بھال اور علاج کے لئے پھ وینرنری ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اس فارم کے سالانہ اخراجات دوران مالی سال 2002-03 مبلغ 2,03,93,987 روپے ہے اور آمدنی کے ذرائع ناکارہ، عیب دار اور نسل کشی والے جانوروں، دودھ اور زرمی اجناس کی فروخت ہے۔

(ب) بہادر نگر فارم کی ترقی کے لئے منصوبہ بندی میں گائیوں میں مخلوط نسل کشی سے گوشت پیدا کرنے والی نسل کی تیاری شامل ہے اس کے لئے حکومت پنجاب نے 19,210 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ جانوروں کی تعداد 'دودھ اور اس کی مصنوعات میں اضافہ کے لئے 5,000 ملین روپے کا ایک منصوبہ صوبہ میں گورنمنٹ لائیو سٹاک فارم کی ترقی کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) شاہ جیونہ فارم، کوٹ امر شاہ فارم، شیر گڑھ فارم اور در کھانہ فارمز پر زیادہ تر رقبہ مزارعین کے پاس ہے۔ صرف شیر گڑھ فارم پر 1,391 ایکڑ رقبہ فارم انتظامیہ کے پاس ہے جہاں پر 76 ساہیوال نسل کی گائیں موجود ہیں۔ باقی فارموں پر مزارعین نے جانور رکھے ہوئے ہیں۔ ملازمین کی تعداد اور سالانہ اخراجات درج ذیل ہیں۔

نام فارم	تہ ادلازمین	اگرہات
1- گورنٹ تجرباتی فارم مویشیوں شاہ میمن	8	8,76,830/- روپے
2- گورنٹ تجرباتی فارم مویشیوں کوٹ امر شاہ	4	5,86,132/- روپے
3- گورنٹ تجرباتی فارم مویشیوں شیر گڑھ	13	13,96,000/- روپے
4- گورنٹ تجرباتی فارم مویشیوں در کھنڈ	7	4,91,712 روپے

چونکہ ان فارموں کا رقبہ مزاحمین کو پنڈ پر دیا گیا ہے اور وہ شرائط کے مطابق مویشی پال رہے ہیں اور فارم کا عملہ مزاحمین کو مویشیوں کے بارے میں جدید سائنسی معلومات اور رک رکھاؤ کے جدید طریقوں کے بارے میں آگاہ کرتا رہتا ہے۔

ضلع قصور میں ویٹرنری ہسپتالوں

ڈسپنسریوں و دیگر تفصیلات

*4104، رانا مسر فرراز احمد خان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش
میں فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع قصور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں، ان میں تعینات عملہ کی تفصیل بیان کریں نیز کتنی اسمیاں غالی ہیں۔

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں سے ملاکن مویشیوں کو کیا کیا سہولتیں میسر ہیں، حکومت ان اداروں کو سالانہ کتنا فنڈ مہیا کرتی ہے اور گزشتہ 3 سالوں کی تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع قصور میں 13 ویٹرنری ہسپتال اور 12 ڈسپنسریاں ہیں۔ یہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں جہاں جہاں واقع ہیں اور ان میں تعینات عملہ اور غالی اسمیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں سے مالکان مویشیوں کو جو سوتلیں میا کی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- مویشیوں اور مرغیوں کے بروقت اور مناسب علاج معالجہ کی سہولیات
- 2- تمام مویشیوں میں مختلف متعدی امراض کے خلاف قوت مدافعت کے ٹیکہ جات
- 3- اعلیٰ نسلوں کے فروغ کے لئے اعلیٰ نسل سائڈ کے ساتھ جدید نسل کشی
- 4- ڈیری فارمنگ اور پولٹری فارمنگ کے لئے مفید مشورہ جات اور کارآمد ٹریننگ کی فراہمی

5- ہسپتالوں کی سطح پر فارمز ڈے مٹا کر مویشی پال حضرات کو مفید مشورہ جات حکومت نے پچھلے 3 سالوں میں ان تمام ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کو مٹتے ہی ختم کیا ہے۔

نمبر شمار	سال	نوٹل ختم
1-	2001-02	1,78,71,026/- روپے
2-	2002-03	2,04,04,000/- روپے
3-	2003-04	2,31,12,000/- روپے
	میزان	6,13,87,026/- روپے

مویشی پال فارم، رقبہ جات اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4105، رانا سر فراز احمد خان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ اذراہ نواز شہ
بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام کتنے مویشی پال فارم ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں۔

(ب) ان فارموں کا کتنا رقبہ ہے اور کتنے رقبہ پر جائز اور ناجائز قابضین ہیں۔

(ج) کیا حکومت بذریعہ بولی یہ رقبہ جات پنڈ پر دستی ہے۔ ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔

(د) ان فارموں پر اٹھنے والے اثراہات اور آمدن کی گزشتہ 3 سالوں کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام 18 مویشی پال فارم ہیں۔ فارم جہاں جہاں واقع ہیں کی تفصیل حمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان فارموں کا کل رقبہ 168954 ایکڑ ہے۔ 120308 ایکڑ رقبہ پر جائز قابضین (مزاحمین) اور 1396.5 ایکڑ رقبے پر ناجائز قابضین ہیں۔

(ج) حکومت بذریعہ بولی رقبہ پنڈ پر نہیں دستی۔ ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے تمام تر ممکنہ اقدامات کئے گئے ہیں جن میں پولیس رپورٹ متعلقہ ضلعی انتظامیہ سے رابطہ شامل ہے۔

(د) ان فارموں پر گزشتہ تین سالوں میں اٹھنے والے اثراہات اور آمدن درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	اثراہات	آمدن
1-	2000-01	119.097	80.222
2-	2001-02	131.252	80.854
3-	2002-03	144.127	87.045

ضلع سیالکوٹ۔ ویٹرنری ہسپتالوں، اسامیوں

اور فراہم کردہ گرانٹس کی تفصیلات

*4128، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس مقام پر کام کر رہی ہیں۔

(ب) 2000 سے آج تک ویٹرنری سٹروں کو فراہم کردہ گرانٹ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) ان سٹروں میں منظور شدہ اسمیوں اور غالی اسمیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وائر فراہم کی جائے۔

(د) کتنے سٹروں میں D.V.M ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور کتنے میں D.V.M ڈاکٹرز کی اسمیاں غالی ہیں۔

(ہ) کیا یہ سٹرز اس ضلع کے جانوروں کی تعداد کے لئے کافی ہیں اگر نہیں تو مزید کتنے سٹرز کس کس جگہ حکومت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع سیالکوٹ میں 23 سول ویٹرنری ہسپتال اور دو ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) 2000 سے آج تک ویٹرنری سٹروں کو کوئی گرانٹ فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں یونین کونسل کی سطح پر کام کرنے والے ویٹرنری سٹرز پر محکمہ

نے مویشی پال حصرات کی سوت کے لئے ویٹرنری اسسٹنٹ بنیادی سکیم نمبر 6

میں تعینات کئے ہیں جن کا بنیادی کام جانوروں کو حفاظتی ویکہ جات لگانا ہوتا ہے۔

ان کے علاوہ کوئی دیگر عمدہ ان سٹروں پر تعینات نہ ہے اور ضلع ہذا میں ویٹرنری

اسسٹنٹ کی منظور شدہ اسمیاں 97 ہیں۔ ضلع سیالکوٹ میں اس وقت 89 ویٹرنری

اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں اور آٹھ اسمیاں غالی ہیں۔

(د) ضلع سیالکوٹ میں ویٹرنری سٹرز پر D.V.M ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں ان ویٹرنری سٹرز

پر صرف ویٹرنری اسسٹنٹ تعینات ہیں جن کا بنیادی سکیم نمبر 6 ہوتا ہے۔

(۵) ضلع میں جانوروں کی ویکسینیشن کے لئے یہ سنٹر کلفتی ہیں۔ تاہم جانوروں کے علاج و معالجہ کے موجودہ ہسپتال / ڈسپنسریاں کلفتی نہ ہیں۔ ضلعی حکومت سیالکوٹ کی ڈسٹرکٹ ڈویلمینٹ کمیٹی نے سال 2003-04 کے دوران سات عدد ویٹرنری ڈسپنسریاں درج ذیل مقام پر قائم کرنے کی منظوری دی ہے۔

نمبر شمار	ڈسپنسریاں
1-	مراکیوال تحصیل و ضلع سیالکوٹ
2-	سکھنوار، تحصیل و ضلع سیالکوٹ
3-	روڈس ادھانوالی تحصیل و ضلع سیالکوٹ
4-	کنڈن سیال، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
5-	گوجرہ، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
6-	شترادہ، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
7-	پرلی، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

پی پی۔ 212 خانیوال۔ ویٹرنری ہسپتالوں، سن تعمیر:

سٹاف اور فنڈز کی تفصیلات

*4144، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمینٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 212 خانیوال میں کئے ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری سنٹرز ہیں۔ ان کے نام اور سن تعمیر کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان سنٹروں میں منظور شدہ پڑ اور علی اسمیوں کی تفصیل سنٹر وائز فراہم کی جائیں۔

(ج) ان سنٹروں کو یکم جنوری 2002 سے آج تک کتنی رقم اور ادویات فراہم کی گئیں۔

(د) کتے سٹروں میں محام کی سوت کے نئے بیل 'BULLS' گھوڑے اور بچر وغیرہ برائے افزائش نسل رکھے گئے ہیں ان سٹروں کے نام کیا ہیں؛
وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) پی پی۔ 212 فایوال میں دو ویترنری ہسپتال اور چھ ویترنری سٹرز ہیں ان کے نام اور سن تعمیر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہسپتال او ویترنری سٹرز	سن تعمیر
1-	ویترنری ہسپتال سرانے سدھو	1913
2-	ویترنری ہسپتال سردار پور	1965
3-	ویترنری ہسپتال دندی سرگند	1989
4-	ویترنری سٹرز باقر پور	1989
5-	ویترنری سٹرز حشمت مرالی	1965
6-	ویترنری سٹرز دادو آنہ	1965
7-	ویترنری سٹرز کوٹ اسلام	1965
8-	ویترنری سٹرز در کھانہ	1974

(ب) ان سٹروں میں منظور شدہ اور غالی اسمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سٹرز	منظور شدہ اسمیوں (V.A) %	غالی
1-	ویترنری سٹرز دندی سرگند	1	-
2-	ویترنری سٹرز باقر پور	1	-
3-	ویترنری سٹرز حشمت مرالی	1	1
4-	ویترنری سٹرز دادو آنہ	1	-
5-	ویترنری سٹرز کوٹ اسلام	1	1
6-	ویترنری سٹرز در کھانہ	1	1

(ج) ان سنٹروں کو بہتی رقم فراہم کی گئی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
فراہمی ادویات

سال	رقم (روپے)
2002-03	84,000
2003-04	28,000
میزاں	1,12,000

(د) کسی بھی سنٹر پر بیل گھوڑے اور بچر وغیرہ برائے افزائش نسل نہیں۔

موضع حویلی گورنگا۔ ضلع خانیوال۔ ویٹرنری

سنٹر کے مسائل

*4145، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے موضع حویلی گورنگا ضلع خانیوال میں ویٹرنری سنٹر تعمیر کیا ہوا ہے جس میں محلہ اور ڈاکٹر کے لئے رہائش گاہیں بھی تعمیر شدہ ہیں لیکن محلہ اور ڈاکٹر تعینات نہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سنٹر میں گھوڑا رکھنے کے لئے گھوڑا House بھی تعمیر شدہ ہے اور گھوڑا خریدنے کے لئے حکومت پنجاب نے دس لاکھ روپے ضلع خانیوال کے متعلقہ افسران کو دیئے، مگر ابھی تک گھوڑا اس سنٹر میں نہیں دیکھا گیا۔

(ج) کیا حکومت اس سنٹر میں ڈاکٹر اور دیگر عملہ تعینات کرنے اور گھوڑا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

- (الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے موضع حویلی گورنگ ضلع فانیوال میں ویٹرنری سنٹر تعمیر کیا ہوا ہے جس میں عمد اور ڈاکٹر کے لئے رہائش گاہیں بھی تعمیر شدہ ہیں لیکن یہ درست نہ ہے کہ اس ویٹرنری سنٹر میں عمد اور ڈاکٹر تعینات نہ ہے۔
- (ب) یہ بھی درست ہے کہ اس سنٹر میں گھوڑا رکھنے کے لئے گھوڑا House بھی تعمیر شدہ ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ گھوڑا خریدنے کے لئے حکومت پنجاب نے دس لاکھ روپے ڈسٹرکٹ آفیسر لائیو سٹاک فانیوال کو دیئے۔
- (ج) حکومت نے اس سنٹر میں عمد تعینات کر دیا ہے تاہم گھوڑا خریدنا ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز لاہور،

2002 کے بعد بھرتی کی تمام تر تفصیلات

*4249، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام 'عمدہ'، گریڈ 'ولاریت'، تعلیمی قابلیت، پناہت، ڈویژنل اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ بنانے والے ملازمین کے نام 'عمدہ'، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) اگر بھرتی کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام،
 عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) اگر یہ بھرتی اخبارات میں مشترکہ ہوتی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ اشاعت مع نکل
 فراہم کی جائے۔

(ہ) کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، عمدہ، تعلیمی قابلیت، گریڈ
 اور بغیر میرٹ بھرتی کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(و) کتنے افراد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا ان کے
 نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت 8-جون
 2002 کو معرض وجود میں آئی۔ یونیورسٹی بننے کے بعد سے آج تک 124 افراد کو بھرتی
 کیا گیا ان افراد کے نام، عمدہ، گریڈ، ولدیت، تعلیمی قابلیت، پانچاٹ، ڈومیسائل اور جگہ
 تعیناتی ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام افراد کی بھرتی بالخصوص میرٹ پر کی گئی ہے۔ مختلف گریڈ کے میرٹ بنانے کا
 طریقہ کار اور میرٹ بنانے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

گریڈ نمبر 1 تا 16

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینیمل سائنسز لاہور آرڈیننس 2002 کی حق نمبر (viii)(3)15
 کے تحت وائس چانسلر گریڈ نمبر ایک تا گریڈ نمبر 16 تک بھرتی کرنے کے مجاز ہیں۔
 ان گریڈز کی تمام اسامیوں کو اخبار میں باقاعدہ مشترکہ کیا جاتا ہے۔ وائس چانسلر صاحب
 نے اپنی سہولت اور بھرتی کو صاف اور شفاف طریقہ سے پُر کرنے کے لئے ایک
 سینڈنگ سلیکشن کمیٹی بنا رکھی ہے جو تمام اہل امیدواروں کا امتحان لائٹرویوے کر

اپنی عداوت وائس چانسلر صاحب کو پیش کر دیتی ہے اور وائس چانسلر صاحب آرڈیننس کی مذکورہ حق کے تحت میرٹ پر آنے ہونے امیدوار امیدواروں کو بھرتی کرتے ہیں۔

سینٹنگ سلیکشن کمیٹی (گریڈ نمبر 1 تا 16)

نمبر شمار نام	مدہ	گریڈ	تفصیلی قابلیت	موجودہ جگہ تینالی
1- پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف	ڈین ٹیکنی آف بائیو سائنسز	20	پی۔ ایچ۔ ڈی	یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور
2- ڈاکٹر محمد سرور خان	ایسوسی ایٹ پروفیسر کینٹنل امیڈین اینڈ سرجری ڈیپارٹمنٹ	19	پی۔ ایچ۔ ڈی	ایچ۔ ایچ۔
3- مسٹر کلبران اشرف	اسسٹنٹ پروفیسر عہدہ اسالوجی ڈیپارٹمنٹ	18	ایم ایس سی آنرز	ایچ۔ ایچ۔
4- مسٹر افتخار احمد	ایڈمن آفیسر رجسٹرار آفیس	16	ایف۔ اے	ایچ۔ ایچ۔

گریڈ نمبر 17 اور اس سے اوپر

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور آرڈیننس 2002 کی حق نمبر (s) 23(2) کے تحت سنڈیکٹ یونیورسٹی اساتذہ اور دوسرے افسران کو گریڈ نمبر 17 اور زیادہ سکلی کے ملازمین کو سلیکشن بورڈ کی عداوت پر بھرتی کرنے کی مجاز ہے۔ جو آرڈیننس کے First Statute کے تحت معرض وجود میں آتا ہے۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے First Statute کے عہدہ گراف (1) کے تحت سلیکشن بورڈ مشہورہ مدد ریسٹی اور غیر مدد ریسٹی اسایوں کے امیدواران کا انٹرویو کر اپنی عداوت سنڈیکٹ کو پیش کرتا ہے اور سنڈیکٹ ان عداوت

کی روشنی میں بھرتی کرنے کی مجاز ہے۔ سلیکشن بورڈ یونیورسٹی آرڈیننس کے First Statute کے پیرا گراف (1)6 کے تحت تشکیل دیا جاتا ہے۔

سلیکشن بورڈ (گریڈ 17 تا زیادہ)

نمبر شمار	نام	مدہ	گریڈ	تعمیلی حیثیت	موجودہ جگہ تعیناتی
1-	پروفیسر ڈاکٹر منظور احمد	وائس چانسلر	22	بی۔ ایچ۔ ڈی	یونیورسٹی آف ویٹرنری اسٹیشن سائمنز لاہور
2-	ڈاکٹر عظیم الحسنین	سائبر ممبر اسٹیل سائمنز پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل	21	بی۔ ایچ۔ ڈی	ریکارڈ اسلام آباد
3-	پروفیسر ڈاکٹر مرزا امیر بیگ	سائبر ڈین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	21	بی۔ ایچ۔ ڈی	زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
4-	چوہدری صلاح علی	سائبر سیکریٹری ریگولیشن حکومت پنجاب	21	بی۔ اے	ریکارڈ لاہور ایل۔ ایل۔ بی
5-	پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں مسعود	ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن	20	ایم۔ بی۔ بی۔ ایس	پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور
6-	مشفق سربراہ یعنی انسٹی ٹیوٹ	ڈین اڈانڈیکٹر	20	بی۔ ایچ۔ ڈی	یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اسٹیل سائمنز لاہور

7- مشفق سربراہ ذیادنت چٹرجین 19/20 بی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایضاً
(ج) ملازمین کی بھرتی کے لئے جو سلیکشن کمیشن اور سلیکشن بورڈ تشکیل دیا گیا ہے اس کی
تفصیل سوال کے جز (ب) کے جواب میں دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹی میں ملازمین کی جتنی بھی بھرتی کی گئی ہے اس کو اہلکار میں مشترک کیا گیا
تھان کی تفصیل درج ذیل ہے اور اس کی نقول ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھی
گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام اہلکار	تاریخ اشاعت
1-	روزنامہ جنگ	7 اگست 2002

2002	روزنامہ ڈان	29-نومبر 2002
	روزنامہ نوائے وقت	- ایضاً۔
2003	روزنامہ ڈان	یکم فروری 2003
2003	روزنامہ نوائے وقت	یکم فروری 2003
2003	روزنامہ جنگ	2-فروری 2003

(۵) کوئی بھی فرد بئیر میرٹ کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

(۶) کوئی بھی فرد متعلقہ وزیر اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی نہیں کیا گیا۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز لاہور، فنڈز، اخراجات

اور ملازمین کے TA/DA کی تفصیل

*4250، ملک محمد اقبال چٹرا، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویژنٹ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ ایٹل سائنسز لاہور کو 2001 سے آج تک کتنے فنڈز کس کس میں فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ فنڈز کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئے۔ اس کا عمدہ، گریڈ اور کس قاعدہ کے تحت اس کے اکاؤنٹ میں جمع کروانے گئے۔

(ج) یہ فنڈز کس کس کس میں خرچ ہونے اور کتنے فنڈز ایک ماہ سے زائد خرچ کر کے دوسری ماہوں میں خرچ ہوئے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کو T.A.D.A کی ماہ میں کتنی رقم ادا کی گئی۔

(۵) ٹی۔ اے اڈی۔ اے وصول کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور رقم مع

ٹی۔ اے اڈی۔ اے ادا کرنے کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) سابقہ کلچ آف وینرنری سائنسز لاہور کو مورخہ 02-6-8 سے یونیورسٹی آف وینرنری

اینڈ اینٹل سائنسز لاہور کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس سے پیشتر یہ کلچ 'زرعی یونیورسٹی

فیصل آباد سے ملحق تھا اور اس کلچ کو سالانہ فنڈز یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (ہائر

ایجوکیشن کمیشن) اسلام آباد سے بذریعہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ملتے رہے ہیں۔

سال 2001 سے کلچ 'یونیورسٹی کو حسب ذیل فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل

حسب ذیل ہے۔

ملی سال فنڈز (ملین روپے) کس کس مد میں خرچ ہوئے۔

23.157	2001-02	کلچ ملازمین کی تنخواہوں، الاؤنسز، میڈیکل سہولیات اور دوسرے مروجہ غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں خرچ ہوئے۔
--------	---------	--

43.338	2002-03	کلچ کو یونیورسٹی کا درجہ ملنے پر پنجاب گورنمنٹ نے
--------	---------	---

19.976 ملین روپے اور ہائر ایجوکیشن اسلام آباد نے

23.362 ملین روپے کے فنڈز مہیا کئے۔ جو کہ یونیورسٹی کے

ملازمین کو تنخواہوں، الاؤنسز، میڈیکل سہولیات اور دوسرے

مروجہ غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں خرچ ہوئے۔

64.934		پنجاب گورنمنٹ نے A.D.P کے تحت یونیورسٹی کو
--------	--	--

ترقیاتی اخراجات کی مد میں 64.934 ملین کے فنڈز مہیا کئے

جو کہ نئی تعمیر، رہائی عمارت کی مرمت اور ٹرانسپورٹ

مشینری، ایکویپمنٹ، فرنیچر وغیرہ کی خرید پر خرچ کئے گئے۔

37.00 2003-04 پنجاب گورنمنٹ نے 22 ملین روپے اور ہائر کمیشن اسلام آباد نے 15.00 ملین کے فنڈز یونیورسٹی کو میاگے جو کہ ملازمین کی تنخواہوں، الاؤنسز، میڈیکل سہولیات اور دوسرے مروجہ غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں خرچ ہو رہے ہیں۔

52.234 پنجاب گورنمنٹ نے اے۔ ڈی۔ پی کے تحت یونیورسٹی کو ترقیاتی اخراجات کی مد میں 52.234 ملین کے فنڈز میاگے جو کہ نئی تعمیر، پرانی عمارات کی مرمت اور ٹرانسپورٹ مشینری اور ایکویپمنٹ، فرنیچر، کیمیکل و گلاس وٹرنالابری کے لئے کتب کی خرید پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔

(ب) فنڈز یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے انکم اکاؤنٹ صیب بینک لنڈیز برانچ لاہور اور گورنمنٹ کے میاگے یونیورسٹی کے پی۔ ایل۔ اے پنجاب نرٹری میں جمع ہوتے ہیں۔ یہ فنڈز گورنمنٹ کے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق جمع ہوتے ہیں اور انسر بلحاظ عمدہ برانے اکاؤنٹ وائس چانسلر (BS-22) ہیں۔

(ج) یونیورسٹی کا سالانہ بجٹ متعلقہ اتھارٹیز سے منظور ہونے کے بعد منظور شدہ مدتوں میں خرچ ہوتا ہے اور بجٹ میں منظور شدہ فنڈز ملازمین کی تنخواہوں، الاؤنسز، میڈیکل سہولیات اور دوسرے مروجہ غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں خرچ کئے گئے اور ایک مد سے دوسری مدتوں میں فنڈز ٹرانسفر کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی ہے۔

(د) ملازمین کو 2001 سے مبلغ 265884 روپے T.A/D.A کی مد میں ادا کئے گئے۔

(ہ) ٹی۔ اے ایڈی۔ اے وصول کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور رقم مع ٹی۔ اے ایڈی۔ اے ادا کرنے کی وجوہات کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ غازی روڈ لاہور۔ سٹاف

اور آمدنی و خرچ کی تفصیل

*4258، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں گریڈ 18 اور اوپر کے ملازمین کی تعداد اور ریسرچ سے منسلک ملازمین کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) سال 2002 سے آج تک اس سٹر کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) اس وقت ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں گریڈ 18 اور اوپر کے ملازمین کی تعداد 28 ہے اور ریسرچ سے منسلک ملازمین کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 01-07-02 سے 28-02-04 تک اس سٹر کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
28-2-04 تا 1-7-02	6,37,85,683.00 روپے	7,56,91,470.00 روپے

ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ غازی روڈ لاہور۔ تعمیر

لاگت اور اغراض و مقاصد کی تفصیل

*4259، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) وینزنی ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کب اور کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا اور اس کو قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے۔

(ب) اس وقت اس انسٹیٹیوٹ میں کون کون سی ادویات تیار کی جارہی ہیں اور یہ ادویات کس کس بیماری کے لئے مؤثر ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

(ج) کیا انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے کے مقاصد حاصل ہو رہے ہیں اگر نہیں ہو رہے تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) وینزنی ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور 19.56 ' 1963 لاکھ روپے میں تعمیر کیا گیا۔ اس کو قائم کرنے کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

1- بڑے پیمانے پر جانوروں کو متعدی بیماری سے بچانے کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات تیار کرنا اور ان کی تشخیص کے لئے ڈائیاگنوسٹک اینٹی جینز بنانا۔

2- جانوروں کی بیماریوں کی تشخیص کرنا اور ان کے بچاؤ کے لئے حفاظتی اقدامات وضع کرنا۔

3- حفاظتی ٹیکہ جات میں پیش آنے والے مسائل اور جانوروں کی بیماریوں کی تحقیق کرنا۔

4- فیلڈ میں موجود ذاکتروں اور فارمز کی ٹریننگ کرنا۔

(ب) انسٹیٹیوٹ میں کوئی دوائی تیار نہیں کی جاتی۔ بلکہ حفاظتی ٹیکہ جات (ویکسینز) اینٹی سیرا

اور ڈائیاگنوسٹک اینٹی جینز تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام و ویکسین جس بیماری کے خلاف تیار کی جا رہی ہے۔

1- ایچ ایس ویکسین ایم پی سی بیڈ

جانوروں میں گل گھونو کی بیماری

2- ایچ ایس ویکسین آئی ای جی وٹ

جانوروں میں گل گھونو کی بیماری

3- بیک کوارنٹیزو ویکسین (بی۔ کیو۔ وی)

جانوروں میں چوڑے مار کی بیماری

- 4- لیبر یونینز
 5- انیروما کیسیا کم لیپ ڈائی سیگری ویکسین
 6- کنٹینجس کپرائن پاور نوویا ویکسین
 7- اینٹرکس سنور ویکسین
 کانے ہمیش میں دماجمی بیماری
 ہمیزوں میں ہمز کی بیماری
 بکروں کی سانس کی بیماری
 بوشیوں کی اتھانی ملک بیماری اینٹرکس (ست)

وازل ویکسین

- 1- نیوکاسٹل ڈیزیز ویکسین
 2- فاول پاکس ویکسین
 3- ہائیزروپری کارڈیم ویکسین
 4- رنڈر ہیٹ ویکسین
 5- فٹ اینڈ ماؤتھ ڈیزیز ویکسین
 6- اینٹی ریپیز فلوری ویکسین
 7- اینٹی ریپیز ویکسین سپیل
 8- شیب پاکس ویکسین
 9- گوٹ پاکس ویکسین
 مریضوں کی رانی کھیت کی بیماری
 مریضوں میں جھجک کی بیماری
 براکر مریضوں میں آب قلب کی بیماری
 بانوروں کی بیماری ما
 مویشیوں کی منہ کھر کی بیماری
 مویشیوں میں باؤسے پن کی بیماری
 مویشیوں میں کتے کے کانٹے کے بعد ویکسین
 ہمیزوں میں جھجک کی بیماری
 بکروں کی بیماری

ڈاماگناسک اینٹی جین

- 1- یور کھین ملین
 2- یور کھین اوپوین
 3- بروسلوسیس ہارٹس اینٹی جین
 4- بروسلوسیس ہارٹس کنسنٹرٹینڈ
 5- بروسلوسیس روز بچال اینٹی جین
 6- میلین اینٹی جین آرڈنری
 7- میلین کنسنٹرٹینڈ
 8- فٹ اینڈ ماؤتھ سیرم
 ٹی۔بی کی تشخیص کے لئے
 جراثیمی اسٹاٹسٹکس کی تشخیص کے لئے
 بہ کنار بیماری کی تشخیص کے لئے
 منہ کھر کی بیماری کے لئے

یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز لاہور،
لیکچرز و پروفیسرز کی تعداد و تفصیل

*4264، مہر اشتیاق احمد، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ ایٹل سائنسز لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کی منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی مع گریڈ تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) مذکورہ اسامیوں پر تعینات کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔

(د) ان ملازمین کی سالانہ تنخواہ پر حکومت کتنا خرچ کرتی ہے۔ تفصیل بیان کی جائے؛

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ ایٹل سائنسز لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کی منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی مع گریڈ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	منظور شدہ	پر شدہ	خالی
1-	پروفیسر	20	15	9	6
2-	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	35	13	22
3-	اسسٹنٹ پروفیسر	18	46	21	25
4-	لیکچرار	17	19	10	9

(ب) مذکورہ اسامیوں پر تعینات افراد کے نام 'ممدہ' گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ اسامیوں پر تعینات چھتے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یونیورسٹی کے ملازمین چونکہ اس یونیورسٹی کے ملازم ہیں۔ لہذا ان کی تبدیلی کسی اور صوبہ یا شہر میں نہیں ہو سکتی۔

(د) ان ملازمین کی سالانہ تنخواہوں پر حکومت درج ذیل فریج کرتی ہے۔

تنخواہ	-/1,12,18,626 روپے
الڈنرز	-/37,91,958 روپے
میزان	-/1,50,10,584 روپے

یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز لاہور، گاڑیوں

ان کے استعمال اور اخراجات کی تفصیل

*4265، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈومیسٹک ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ ایٹل سائنسز لاہور کے پاس کتنی گاڑیاں، کس کس ماڈل کی ہیں۔ ان کی قیمت خرید کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

(ب) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں۔

(ج) سال 2002 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت و تیل وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل گاڑی وار فراہم کی جائے۔

(د) مذکورہ گاڑیاں جن ملازمین کے زیر استعمال ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ وغیرہ کی تفصیل نیز یہ کن مقاصد کے لئے ملازمین استعمال کرتے ہیں؛

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ ایٹل سائنسز لاہور کے پاس چودہ (14) گاڑیاں ہیں۔ ان گاڑیوں کے ماڈل اور ان کی قیمت خرید کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 12 عدد گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور مندرجہ ذیل دو گاڑیاں ناقابل استعمال ہیں۔

1- نیوونا بیپ CC 2446 ماڈل 1967 مورہ مارچ 2003 سے ناقابل استعمال ہے۔

2- نیوونا ہائی اس CC 2200 ماڈل 1985 مورہ دسمبر 2003 سے ناقابل

استعمال ہے۔

(ج) مورہ 1-7-2002 سے مذکورہ گاڑیوں کی مرمت و تیل کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- مذکورہ گاڑیوں کے لئے تیل کی مد میں مبلغ 832024 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

2- مذکورہ گاڑیوں کی مرمت سروس وغیرہ کی مد میں مبلغ 323680 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) گاڑی نیوونا کرولا کار 1299 وائس چانسلر (پروفیسر ڈاکٹر منظور احمد) جو کہ گریڈ 22 میں

ہیں۔ مورہ 22-12-03 سے ان کے زیر استعمال ہے۔ مورہ 13-6-02 سے مورہ

21-12-03 تک وائس چانسلر اپنی ذاتی گاڑی نیوونا کرولا کار استعمال کرتے رہے ہیں۔

کیونکہ یونیورسٹی پنشن کے وقت ادارہ میں کوئی بھی سٹاف کا موجود نہ تھی۔ باقی تمام

گاڑیاں ہی یونیورسٹی کی باقی چیزوں کی طرح (حیڈ، لیکچر روم، لیبارٹریز، سڑکیں، ہوسٹل،

مختلف جانوروں کے ہسپتال، طلباء کی کنٹین، کیلے ٹیریا، میس، لائبریری equipments

جانوروں کے رکھنے کے گھر) سب کی سب خستہ حالت میں تھیں اور ان سب کو کافی

مرمت و سروس پر خرچ کرنے کے بعد استعمال کے قابل بنایا گیا ہے۔ ٹویونا پانی لیکس (دونوں گاڑیاں) یونیورسٹی کے آؤٹ ڈور ہسپتال میں Ambulatory Clinic کے طور پر استعمال کی جائیں گی۔ آج کل ان کی اس مقصد کے لئے تیاری کی جا رہی ہے۔ سوزو کی بولن (ماڈل 2003) یونیورسٹی ملازمین و طلباء کے لئے بطور اسمبولینس استعمال میں ہے۔

باقی تمام گاڑیاں یونیورسٹی کے موٹر پول پر موجود ہوتی ہیں اور پرنسپل آفیسر نرانسپورٹ، نرانسپورٹ آفیسر کی پیشگی منظوری کے بعد یونیورسٹی ملازمین پول میں موجود گاڑی کو سرکاری امور کی انجام دہی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور گاڑیاں طلباء ہی اپنی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کے سلسلے میں استعمال کرتے ہیں۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز لاہور

رجسٹرار ٹا اسسٹنٹ رجسٹرار کی اسامیوں کی تعداد و تفصیل

*4266، شیخ اعجاز احمد، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ ایٹل سائنسز لاہور میں رجسٹرار، ایڈیشنل، ڈپٹی اور اسسٹنٹ رجسٹرار کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل مع پڑھہ اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) درج بالا اسامیوں میں علی اسامیوں کی تفصیل تیزیہ کتنے عرصہ سے عالی ہیں۔

(ج) درج بالا ملازمین میں کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(د) درج بالا ملازمین میں کتنے ملازمین کے خلاف ای اینڈ ڈی روز کے تحت یا حکمانہ کارروائی کب سے ہو رہی ہے۔

(ه) درج بالا کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی اسمی اور ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں رجسٹرار، ایڈیشنل ڈپٹی اور اسسٹنٹ رجسٹرار کی منظور شدہ اسمیوں کی تفصیل مع پر شدہ اسمیوں پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منظور شدہ اسمی / عہدہ	نام ملازم	گریڈ	تعلیمی قابلیت	عرصہ تعیناتی
رجسٹرار	صتیق احمد	19	ایم۔ ایس۔ سی (فرکس)	نومبر 2002
اسسٹنٹ رجسٹرار	محمد سرور	17	ایم۔ اے	ذہائی ماہ
اسسٹنٹ رجسٹرار	مسز نازیہ سلطانہ	17	ایم۔ اے	دو ماہ

یونیورسٹی میں ایڈیشنل اور ڈپٹی رجسٹرار کی کوئی اسمی نہ ہے۔

(ب) کوئی بھی اسمی خالی نہ ہے۔

(ج) کوئی بھی ملازم کنٹریکٹ پر کام نہیں کر رہا ہے۔

(د) کسی بھی ملازم کے خلاف ای اینڈ ڈی روز کے تحت یا حکمانہ کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔

(ه) کوئی ملازم بھی عرصہ تین سال سے زائد کام نہیں کر رہا ہے۔

تحصیل سیالکوٹ۔ سوسائٹی برائے انسداد

بے رحمی حیوانات کے دفتر کا قیام

*4396، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ تحصیل میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو حکومت کب تک تحصیل سیالکوٹ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا دفتر قائم کرنے اور عملہ متین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) سیالکوٹ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا عملہ وینرنری ہسپتال سیالکوٹ کی عمارت میں قیام پذیر ہے اور فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(ب) تحصیل سیالکوٹ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کے محلے کی تیسراٹی اکتوبر 2003 سے عمل میں آئی ہے اور عملہ کے لئے کوئی الگ دفتر قائم نہ ہے۔ یہ عملہ وینرنری ہسپتال سیالکوٹ کی عمارت میں بیٹھتا ہے اور فرائض سرانجام دیتا ہے۔

ضلع گجرات وینرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں، بجٹ

ادویات اور سٹاف کی تفصیلات

*4830، جناب تنویر اشرف کاٹرو، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گجرات میں وینرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے۔ یہ کن کن یونین کونسلوں میں واقع ہیں۔ ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے۔ سالانہ کتنی ادویات ان کو

دی جاتی ہیں۔ سال 2001 سے آج تک کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

(ب) ضلع گجرات میں وینرنری ہسپتالوں میں سٹاف کی تعداد کیا ہے۔ نام 'عمدہ' پتاجات اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے۔ نیز ان ہسپتالوں کا رقبہ کتنا ہے اور عمارتیں کیسی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) وینرنری ہسپتال 17 ڈسپنسریاں 15 کل تعداد 32

یونین کونسل وار تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کوئی صیغہ بجٹ مخصوص نہیں ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر ادویات / اوزارات وغیرہ خرید کر ان میں تقسیم کر دیتا ہے۔

سالانہ بجٹ برائے ادویات۔

سال 2001-02 8,50,000/- روپے

2002-03 2,00,000/- روپے

2003-04 2,00,000/- روپے

(ب) ضلع گجرات کے وینرنری ہسپتالوں میں تعینات عمدہ کی مطلوبہ تفصیلات ضمیر (ب) اور ہسپتالوں کا رقبہ اور عمارتوں کی تفصیلات ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سرکاری رہائش گاہوں میں مقیم ریٹائرڈ ملازمین

اور حکومتی اقدامات

*4916 بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جنوری 2002 سے جنوری 2004 تک محکمہ ہذا کے جو ملازمین ریٹائرڈ ہونے ان کی تعداد نام اور عمدہ کی تفصیل فراہم فرمائیں۔

(ب) ان ریٹائرڈ ملازمین کے نام، عمدہ اور گریڈ بیان فرمائیں جو سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر تھے یا ہیں۔

(ج) غیر قانونی طور پر جو ریٹائرڈ ملازمین ابھی تک سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں۔ سرکاری رہائش گاہیں خالی نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں۔

(د) کیا حکومت غیر قانونی رہائش رکھنے والے سابق ملازمین کے خلاف قانونی یا محکمہ کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) جنوری 2002 سے جنوری 2004 تک محکمہ کے 231 ملازمین ریٹائرڈ ہونے۔ ان کے نام، عمدہ جات کی تفصیل گوشوارہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ریٹائرڈ ملازمین کے نام، عمدہ اور گریڈ جو سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں یا تھے کی تفصیل گوشوارہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کا کوئی ریٹائرڈ ملازم غیر قانونی طور پر سرکاری رہائش گاہ میں رہائش پذیر نہ ہے۔

(د) محکمہ کا کوئی ریٹائرڈ ملازم غیر قانونی طور پر سرکاری رہائش گاہ میں رہائش پذیر نہ ہے لہذا محکمہ قانونی کارروائی نہ ہو سکتی ہے۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اراکین کی رخصت کی درخواستیں ہیں ان کی تعداد دس

مخدوم سید محمد مختار حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید محمد مختار حسین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly Session on 24th December 2002 due to unavoidable circumstances .
Leave may be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر تسنیم رشید

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر تسنیم رشید صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly Session on 24th December 2002 due to unavoidable circumstances .
Leave may be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ صائمہ بخاری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ صائمہ بخاری صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I could not attend the Assembly Session on 24th December 2002 due to some unavoidable circumstances. Leave may be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تفریک منظور کی گئی)

جناب عامر حیات خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عامر حیات خان نیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I could not attend the Assembly Session on 30th, 31st January 2003 and 22nd, 27th February 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تفریک منظور کی گئی)

چودھری بلال اصغر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چودھری بلال اصغر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I could not attend the Assembly Session on 28th, 29th May, 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد اقبال

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اقبال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I could not attend the Assembly Session on 24th December, 2002 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب امانت علی ورک

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب امانت علی ورک صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I could not attend the Assembly Session on 12th June 2003 due to unavoidable circumstances . Leave may kindly be granted."

جناب ذمہ سیکر : اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ) ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

"I could not attend the Assembly Session on 24th December 2002 due to unavoidable circumstances . Leave may kindly be granted."

جناب ذمہ سیکر : اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد اشرف خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد اشرف خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I could not attend the Assembly Session on 7th, 8th February 2003 due to unavoidable circumstances .
Leave may kindly be granted "

جناب ذمہ سیکرٹری : اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میمونہ نبیل صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

"With due regards, it is submitted that I am not feeling well and unable to attend the on-going Session of the Assembly commencing from 26th May 2004. Leave may kindly be granted. "

جناب ذمہ سیکرٹری : اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی : شکریہ۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر، اب تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمائے!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! آج یہاں House میں میپویرن کا عملہ آیا ہوا ہے۔ ریاض مسعود صاحب جو کہ پروڈیوسر ہیں، میرے کلاس فیلو بھی ہیں۔ میں نے ان سے بھی یہ بات کہی ہے۔ یہاں میپویرن والے جو ٹارگٹ لیتے ہیں انہیں یہ ایک نچ کر بیس منٹ پر دکھاتے ہیں جس وقت میرے نیال میں سوانے لی۔ وی کا وہ عملہ جو یہ دکھا رہا ہوتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے مہربانی کریں اس کا وقت تبدیل کریں۔ اگر انہوں نے ایک نچ کر بیس منٹ پر ہی دکھانا ہے تو پھر یہ مہربانی بھی رستے دیں۔ اگر یہ پانچ سے چھ بجے کے قریب دکھایا جائے تو زیادہ بستر ہو گا۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ صرف لاہور کے سٹیشن سے relay ہوتا ہے۔ ہمارے دوسرے علاقوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ راولپنڈی کے سٹیشن سے relay نہیں ہوتا۔ لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس حوالے سے بھی ہدایات جاری کی جائیں کہ پنجاب کے اندر جتنے بھی میپویرن سٹیشن قائم ہیں ان سب جگہوں سے اسے relay کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے اس بارے میں بھی اپنی رولنگ محفوظ کی ہوئی ہے کہ پرائیویٹ چینل دوسرے میپویرنز کو بھی اجازت عنایت فرمانا تھی وہ بھی مہربانی کر کے اجازت دے دیں تاکہ یہاں پر ایک competition کی فضا پیدا ہو۔ پی۔ لی۔ وی والے تو ہمیں ایک نچ کر بیس منٹ پر تمہارا سادھا کر ٹھا دیتے ہیں۔ اس کی بجائے پرائیویٹ چینلز کو اسمبلی کی کارکردگی دکھانے کا کوئی بستر موقع میسر آسکے۔ بستر

بستر

پوائنٹ آف آرڈر

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں بھرتیوں میں بے ضابطگی کے متعلق

وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کے متضاد بیانات

(--- جاری)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! شکریہ۔ کل یہاں اس House میں ایک بڑا اہم مسئلہ اٹھایا گیا جس کی وجہ سے پورا House اور مہذب کے عوام پریشان ہیں۔ اس حوالے سے احکامات میں مختلف بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ وزیر ایکسائز پر حکومتی ارکان نے کوشش نوکریاں دینے اور اقرباء پروری کا جو الزام لگایا ہے اس حوالے سے House کی ایک کمیٹی تشکیل دی جانے جو کہ اس سارے معاملے کی چھان بین کرے اور اس کی حقیقت سے پورے House کو آگاہ کرے۔ چونکہ اب یہ معاملہ House کی پراپرٹی بن چکا ہے۔ یہ دیکھا جانے کہ کیا واقعی وزیر ایکسائز نے ایسی کوئی حرکت کی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کی تو تب بھی تمام House کو علم ہونا چاہیے۔ ان پر کوشش یا اقرباء پروری کے حوالے سے جو الزامات لگانے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو پھر بھی House کو اس بات آگاہ کیا جائے۔ ایک پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور نجف عباس سیال صاحب کی طرف سے ان پر الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان کی لازماً چھان بین ہونی چاہیے۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ اس بات ایک House کی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بات کل بھی کسی کسی گئی تھی اور میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا کہ یہ معاملہ پہلے جناب سپیکر کی موجودگی میں point out ہوا تھا لہذا وہی اس بات کوئی فیصلہ فرمائیں گے۔ مجھے اس بات کوئی فیصلہ نہیں کرنا نہ ہی کوئی بات کہنی ہے۔ چونکہ میرے سینئر موجود ہیں لہذا وہی اس بارے میں کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! You are competent to take decision. I hope

یہ آپ کا اختیار ہے۔ ایک بات ہوتی ہے لہذا you have all the powers of the Speaker اس پر آپ کوئی فیصلہ فرمادیں۔ یہاں House میں ہم نے اس معاملے کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہم نے سوچا کہ کوئی unpleasant واقعہ ادھر نہ ہو جائے مگر اب جبکہ حکومت کے ایک پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں 'point out' کر رہے ہیں تو Now this matter needs

further probe. ہاؤس کی کمیٹی تشکیل دینے میں آپ کو کیا مسئلہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سلسلے میں وزیر قانون صاحب سے بھی رائے لی گئی تھی اور اس کے بعد میں نے یہی عرض کیا تھا کہ یہ معاملہ سپیکر صاحب کے نوٹس میں ہے۔ جب پہلی دفعہ یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا تو اس وقت سپیکر صاحب چیز پر موجود تھے لہذا اب اس کا فیصلہ سپیکر صاحب ہی دیں گے۔ چونکہ وہ موجود ہیں، میں تو آج عارضی طور پر ان کی جگہ بیٹھا ہوں۔ جب وہ خود موجود ہیں تو اس کا فیصلہ بھی وہ خود ہی کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ کے پاس بھی وہی اختیارات ہیں۔ اس issue کو انہوں

نے pending نہیں کیا تھا۔ آپ اس کو دوبارہ سن لیں، اگر اس بات میں logic and originality ہے تو آپ اس بارے میں ایک House کی کمیٹی form کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بجا ہے لیکن جس وقت چیز پر سپیکر صاحب ہوں تو اس وقت آپ اس معاملے کو raise up کریں کیونکہ پہلے ہی یہ بات ان کے نوٹس میں ہے۔ لہذا at this moment میں اس کو dispose of کرتا ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں مکہ ذاتی وضاحت پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس میں نہ پڑیں، رستے دیں۔ میں یہ suggest کرتا ہوں کہ آپ اس issue کو take up نہ کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! یہاں روزانہ بات ہوتی ہے بار بار میرا ذکر ہو رہا ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد ڈویژن کے حوالے سے مجھ پر الزام لگا تھا کہ میں نے 80 فیصد ملازمتیں اپنے حلقے میں دی ہیں۔ میں نے وہ فہرست فراہم کر دی ہے۔ فیصل آباد ڈویژن کے اندر کل 13 ملازمتیں تھیں ان میں سے صرف ایک میرے حلقے میں آئی ہے اور ایک نجف سیال صاحب کے حلقے میں آئی ہے۔ جہاں تک راولپنڈی ڈویژن کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے بیان کا تعلق ہے۔ انھوں نے سیزمیوں پر کھڑے ہو کر بیان دیا ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان روز آف بزنس کا مطالعہ کر لیں۔ اس کے اندر conduct اور گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق جو منسٹر کرتا ہے یا کہتا ہے تو وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ میں دوبارہ اپنی اس بات کو دہرا رہا ہوں کہ اگر کرپشن کا الزام ثابت کر دیں تو میں مستعفی ہونے کو تیار ہوں ورنہ وہ خود مستعفی ہو جائیں۔ یہ روز روز کا مذاق بند ہونا چاہیے۔

داعن توکل کی یہ غوبی ہے اس میں
پیوند تو ہو سکتے ہیں دھبے نہیں ہوتے

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ نے جو بات کی ہے میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ یہ معاملہ already سپیکر صاحب کی موجودگی میں discuss ہو چکا ہے۔ وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! میں تو سن دے چکا ہوں۔ جناب ڈپٹی سپیکر، فی الحال اس معاملے کو pending کیا جاتا ہے۔

Let the Honourable Speaker take a decision on that. I will not interfere into it.

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ایکٹز ایک بہت ذمہ دار شخص ہیں۔ انھوں نے ڈاکٹر احمد اشرف کے سامنے یہ کہا ہے تو آپ اس کو probe کرنے کے لئے کمیشن کیوں

نہیں form کرتے، ہم نے کوئی فیصلہ تو نہیں دینا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کی بات کو deny نہیں کر رہا۔ میں نے آپ کی بات کو رد نہیں کیا۔ میں نے صرف یہی گزارش کی ہے کہ already یہ بات جناب سپیکر کے سامنے پیش ہوئی تھی چونکہ وہ میرے سینئر ہیں

in respect to that I will not interfere into a subject which has already been discussed in front of him.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, so far as experience is concerned, you are more senior in experience. But it is not the matter of seniority. You have the same powers as Mr Speaker has...

MR DEPUTY SPEAKER: That is true. But at present I am his Deputy Speaker and he is Speaker.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, Deputy Speaker has the same powers as Speaker. Even the Panel of Chairmen, when he is on Chair, has same powers to decide.

MR DEPUTY SPEAKER: That is very true. But in respect to my Honourable Speaker I will not take up the issue at this stage

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سیال صاحب! آپ مہربانی کریں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسے رٹن دیں۔ جس وقت جناب سپیکر موجود ہوں اس وقت بات کریں۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جب میں نے اس پر فیصلہ ہی نہیں دینا تو آپ نے کیا بات کرنی ہے؟

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر اور وزیر ایکسٹرنل ریلوے میں میرٹ کی دہلیوں اڑانی ہیں۔ انہوں نے تو ہمارے صدر جنرل مشرف صاحب اور چوہدری پرویز الہی صاحب کی میرٹ پالیسی کو بھی مسخ کیا ہے۔ میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ انہوں نے ڈل بھی، بھرتی کیا ہے اور بی اے بھی بھرتی کیا ہے۔ انہوں نے کس میرٹ پر کیا ہے؟ آپ کمیٹی بتائیں اگر محبت ہو جانے کہ ڈاکٹر صاحب نے میرٹ کی دہلیوں نکھیری ہیں تو یہ استغنیٰ دیں گے ورنہ میں on the floor of the House ان سے معافی مانگوں گا۔

وزیر آبکاری و محصولات، آپ بھی استغنیٰ دیں گے۔ معافی نہیں مانگیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پیز۔

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا مفتی ظلام فرید ہزاروی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پیز۔ آرڈر پیز۔ حضرت صاحب اور وزیر خوراک بات کر رہے ہیں میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر آپ نے بڑی وضاحت سے باتیں سن لی ہیں اور آپ نے ایک رولنگ بھی فرمادی ہے۔ آپ کی رولنگ فرمادینے کے بعد کسی ممبر کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوبارہ اس معاملے کو discuss کرے۔ میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے وہی کہہ دیا ہے کہ یہ جناب سپیکر کے سامنے پیش ہو گی اور انہوں نے فیصلہ کرنا ہے۔

I have already given my ruling and that is my final ruling.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر آج پھر نجف سیال صاحب نے on the floor of the

House کہا ہے ہم نے نہیں کہا۔ راجہ بشارت صاحب میرٹ کی بڑی بات کر رہے تھے اور آپ کی

پارلیمنٹ پارٹی کے بندے نے کہا ہے کہ یہاں میرٹ کی دمچیں نکیری گئی ہیں۔ یہ الوزیشن کا مسند نہیں ہے، آپ حکومتی پنچر سے کمیٹی بنا لیں۔ آپ کمیٹی بنائیں and let there be a proper inquiry آپ اس سے راہ فرار کیوں اختیار کر رہے ہیں؟ جناب ڈپٹی سپیکر، میں راہ فرار اختیار نہیں کر رہا۔ میں ہمیشہ فیصلے دیتا رہتا ہوں اور میں نے ہمیشہ فیصلے دیئے ہیں۔ میں نے معزز House سے صرف یہ درخواست کی ہے کہ

Already this matter is in the knowledge of my Honourable Speaker, although I am acting Speaker today, but in regard to my honourable Speaker I will not interfere into it. Let the decision be taken by the Speaker. This is what I am saying.

میں آپ کی عزت کرتا ہوں اور میں نے آپ سے یہ درخواست کی ہے اور کوئی بات نہیں کی۔ رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر آپ نے یہ فیصلہ کر دیا تو آپ کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر یہ میری موجودگی میں پیش ہوتی تو میں فیصلہ دے دیتا۔ چونکہ سپیکر صاحب کی موجودگی میں یہ بات ہونی ہے تو decision is his, not mine.

راجہ ریاض احمد، جناب والا! ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سنہری حروف میں لکھنے کی بات نہیں ہے۔ دیکھیں ایک decorum ہوتا ہے۔ میرے معزز سپیکر ہیں۔ میں نے ان کے ہوتے ہوئے کوئی فیصلہ نہیں دینا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو کوئی درخواست آجائے

Is this entertainable by the Committee?

MR DEPUTY SPEAKER: Has the matter been referred to the Public Accounts Committee?

RANA AFTAB AHMAD KHAN: You may please suppose.

MR DEPUTY SPEAKER: No. It has not been referred so far. When it comes to the Public Accounts Committee notice then the decision will be taken at that time.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Is Public Accounts Committee empowered suo moto to take notice?

MR DEPUTY SPEAKER: Public Accounts Committee has every right to take a decision but when it comes into the knowledge of that.

جو نگر یہ اس وقت move ہوئی ہے

and it has to be referred to the Public Accounts Committee.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: When Public Accounts Committee receives a complaint from any person. Is that Committee competent to take action?

MR DEPUTY SPEAKER: Has any matter been referred to the Public Accounts Committee?

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Suppose that.

MR DEPUTY SPEAKER: Not suppose. You just tell me that. You just let me know that has it been referred to the Public Accounts Committee? If it has not, then, at the moment, it cannot be discussed.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Can the Committee take suo moto action?

MR DEPUTY SPEAKER: Not at this stage. That has to be discussed in the Public Accounts Committee.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Under your guidance we will convene a meeting of the Public Accounts Committee to discuss that.

MR DEPUTY SPEAKER: Public Accounts Committee is formed by the House. It can take up any action at any time on the matter referred to it.

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب سپیکر! میں گوجرانوادر شہر کے ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ گوجرانوادر شہر میں عاکوانی مارکیٹ ہے۔ وہاں دکاندار 45 سال سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ زمین کینٹی واولوں کی ہے لیکن دکانیں انہوں نے خود بنائی ہیں لیکن ان کو مالکانہ حقوق نہیں دینے جارہے جبکہ فیصل آباد میں مالکانہ حقوق بھی دینے گئے اور دکانیں بھی بنا کر دی گئیں۔ اسی طرح مانگٹانوالہ اور حائل آباد میں دکانداروں کو دکانیں بنا کر دی گئی ہیں اور ابھی پانچ دس سال ہوئے ہوں گے ان کو مالکانہ حقوق دے دینے گئے ہیں لیکن گوجرانوادر کی مارکیٹ کے دکانداروں کو یہ حقوق نہیں دینے جارہے۔ یہ ناانصافی ہے لہذا اس طرف توجہ دی جائے۔ میں بار بار اپیل کروں گا کہ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے بلکہ انصاف کیا جائے۔ جہاں دکانداروں نے خود دکانیں بنائی ہیں اور 45 سال سے بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کس موضوع پر بولنا چاہتے ہیں؟

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب والا! میں عاکوانی مارکیٹ گوجرانوادر کے دکانداروں کے مسئلے پر بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن اس وقت آپ کس point پر بولنا چاہتے ہیں؟ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ تحریک اتوانے کار ہے یا کیا ہے؟

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اسے in writing take up کریں پھر اس کو discuss کیا جائے گا۔

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب سپیکر! یہ انصاف کا تقاضا ہے۔ لہذا انصاف کے تقاضے کو پورا کیا جانا چاہیے۔ جب اور جگہوں پر ملاکنہ حقوق دینے گئے ہیں تو یہاں کیوں نہیں دینے دیئے رہے؟

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ معاملہ House کے حکم میں آنا چاہیے لہذا جب تحریک اتوانے کار کا وقت شروع ہو گا تو اس وقت اسے take up کیا جائے چونکہ یہ اس سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں وہی کہ رہا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! اب چونکہ تحریک استحقاق کا نام گزر رہا ہے۔ کل میں نے آپ کی اجازت سے question of privilege raise کیا تھا وہ اب circulate بھی ہو گیا ہے تو آپ مجھے اجازت دیں میں اسے پڑھ دوں چونکہ یہ آج کے لئے pending تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے کل take up کیا تھا اور آج میں نے اسے circulate بھی کرادیا ہے۔ اس سلسلے میں کل information بھی آگئی تھی لیکن صبح لاہ منسٹر صاحب نے مجھے کہا تھا کہ میں ان کی طرف سے آپ کو درخواست کروں کیونکہ ان کی تلافی کا احتیاج ہوا ہے اس لئے انہیں جانا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس کو میرے آنے تک pending رکھیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرے پڑھنے کے بعد ہی یہ pending ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی؟

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! آج میں اسے پڑھ دوں گا۔ پھر ٹھیک ہے۔ اسے pending کر لینا چونکہ لاہ منسٹر صاحب نے میرے ساتھ بھی بات کی ہے کہ ان کے کوئی عزیز فوت ہو گئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کو pend کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چلیں پڑھ لیں۔

بورے والا میں رکن پنجاب اسمبلی ڈاکٹر نذیر احمد عرف منہو ڈوگر

کے خلاف حکومت کی بار بار بلا جواز کارروائی

رانا مناء اللہ خان، میں مال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ یہ معاملہ با اجازت تجیز بطور question of privileges پیش کر چکا ہوں اور اب اسے بطور motion پیش کر رہا ہوں کہ معزز رکن پنجاب اسمبلی ڈاکٹر نذیر احمد عرف منہو ڈوگر بورے والا کو گزشتہ ایک ماہ میں تیسری بار بلا جواز قانونی انتقامی کارروائی کا نشانہ بناتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے اور بمطابق رول اس گرفتاری سے جناب سپیکر اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی آگاہ نہ کیا گیا ہے۔ مستفرد حکام سے اس کی وضاحت طلب کی جانے کیونکہ معزز House کی serious breach of privilege ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جانے۔

جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وزیر قانون صاحب آج تشریف نہیں

رکھتے۔ انہوں نے میرے ساتھ بھی بات کی تھی کہ اس کو آپ پیش کر دیں لیکن اس کو اگلے

اجلاس تک کے لئے موخر کر دیں چونکہ آج prorogue House ہو رہا ہے۔ جہاں تک اس

تحریک استحقاق کا تعلق ہے، ٹھیک ہے، لہیک ہے، اسے آپ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر لیں

لیکن اس مرحلے پر میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ custodian of the House کی chair پر بیٹھے ہیں۔ میں آپ سے اس بات کی استدعا کروں گا کہ ہمارا یہ موجودہ حکومت کے خلاف protest ہے کہ یہ انتقامی کارروائیاں جو کہ تمام اپوزیشن ممبران کے خلاف شروع کی گئی ہیں یہ اتہائی قابل ذمت اور افسوسناک ہیں۔ سیاسی اور جمہوری روایات مکرانوں کے رویوں سے جنم لیتی ہیں اور مکرانوں کا یہ رویہ کہ لوگوں کو کبھی فحذ کے مسئلے پر کبھی ان کے ذاتی مسئلوں پر کبھی ان کے مقامی معاملات کو aggravate کر کے ان کو گرفتار کر کے ان کا گھیراؤ کر کے یہ کوشش کرنا کہ وہ لوٹنے بن جائیں اور پھر اس لوٹنے کو ساتھ بھا کر پوری قوم کو دکھانا اور پوری قوم سے یہ کہنا کہ یہ غوغاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رویہ اتہائی شرم ناک ہے۔ یہ جمہوریت کے نئے نصاب دہ ہے اس ملک کے لئے اور قانون کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ ڈاکٹر نذیر ذو گڑ صاحب کو پچھلے ایک ماہ میں تیسری مرتبہ گرفتار کیا گیا ہے۔ پہلے ان کو ایک ماہ پہلے گرفتار کیا گیا۔ گرفتار کرنے کے بعد عدالت میں پیش کیا گیا۔ جب عدالت نے پوچھا کہ ان کے خلاف کیا evidence ہے؟ یہ دو سال پرانا کیس ہے۔ کیوں اس میں گرفتار کیا ہے؟ کوئی evidence پیش نہ کی جاسکی۔ عدالت نے حکم دیا اور انہیں عدالت کے کمرے میں رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے دن یہاں چیف ایگزیکٹو وزیر اعلیٰ پنجاب کی مداخلت پر ہوم سیکرٹری نے ان کے 90 دن کے لئے detention order جاری کئے اور ان کو دوسرے دن دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ ہم نے اس بات پر آپ سے protest کیا اور آپ کی مداخلت کے اوپر تقریباً چارپانچ دن بعد یہ detention order withdraw ہونے لگی۔ detention order withdraw ہونے تیسرا دن ہوا ہے کہ ایک ڈیڑھ سال پرانے مقدمے میں انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہیں پر اصل problem یہ ہے کہ وہیں پر شاہد ہدی نسیم ہیں ان کی وزیر اعلیٰ کے ساتھ کوئی تھوڑی بہت گفتگو چل رہی ہے یہ ان کو خوش کرنا چاہتے ہیں یعنی اس سیدزادے کو حکومت [****] بنانا

پاہتی ہے اور اس مقصد کے لئے یہ ساری انتظامی کارروائی ہو رہی ہے اور اس کو خوش کرنے کے لئے ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ [***] لفظ غیر پارلیمانی ہے اس کو expunge کیا جاتا ہے۔

راناشاہ اللہ خان، جناب والا وہ سید زادہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں! آپ نے مجھے کہا کہ میں تحریک پڑھوں گا اور یہ pending ہو جانے گی۔ باقی بات اب آپ اس وقت کریں جب وزیر قانون موجود ہوں تاکہ وہ اس کا جواب بھی دے سکیں۔

راناشاہ اللہ خان، جناب سپیکر! اس کو لوٹا جانے کی یہ ساری کوشش ہے۔ جو آدمی اس انداز سے پبلک کے ساتھ عوام کے ساتھ دھوکا کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ تو [*****]۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں یہ غلط بات ہے۔ یہ غیر پارلیمانی remarks ہیں۔

It has been expunged. Rana Sahab I will not allow any such language.

راناشاہ اللہ خان، میں اس سے آگے ہوں۔ (قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، نہیں۔ This is wrong.

راناشاہ اللہ خان، میں ان remarks سے اب آگے بات کر رہا ہوں۔ وہ تو آپ سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، ان الفاظ کو آپ واپس لیں۔ That is derogatory کسی کے

بارے میں تازیبا الفاظ مت استعمال کریں۔ باقی آپ نے جو بات کرنی ہے وہ کریں۔ تازیبا الفاظ نہ

تو اس House کی شان ہے۔

* حکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کے احترام میں اس لفظ کو واپس لیتا ہوں لیکن آپ سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ بھی حکومت سے کہیں کہ وہ اس سید زاوے پر رحم کریں۔

[***]

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! ---- [****] (قطع کلامیں)

رانا منام اللہ خان، اب یہ بھی غیر پارلیمانی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں جو بات آپ نے کرنی تھی وہ کر چکے ہیں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر اس House میں یہ جو 238 کے قریب لوگ بیٹھے ہیں ---- [***]

(اس مرحلے پر حکومتی پارٹی کے بہت سے معزز اراکین

بطور احتجاج اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں اور derogatory remarks کو expunge کیا جاتا ہے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! [*****] جو ایک دفعہ عوامی جینڈیت کو دھوکا دے کر دوسری طرف چلا جانے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے 1985 سے لے کر اب تک کوئی دس دس مرتبہ دھوکے دیئے ہیں۔ کبھی ونو کے ساتھ، کبھی وائیں کے ساتھ، کبھی اس طرف، کبھی اس طرف۔ یہ وہی لوگ ہیں جو میاں نواز شریف کو کہتے تھے کہ آپ سورج ہیں اور ہم کرنش ہیں۔ لودھی صاحب کہا کرتے تھے کہ آپ چاند ہیں ہم ستارے ہیں۔ یہ اب آپ ستاروں کا محل دیکھیں۔

وزیر زراعت، پرواتن آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

* حکم جناب ڈپٹی سپیکر 551 کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا مناء اللہ خان، اب ان ستاروں کا عمل کیا ہے؟ (قطع کلامیں)
 وزیر زراعت، جناب والا! یا مجھے بات کرنے دیں یا پھر ان کی سن لیں۔
 رانا مناء اللہ خان، جی، آپ بات کر لیں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر، جی، آپ فرمائیں!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں اس بات کو کوئی طول نہیں دینا چاہتا۔ کل قابل احترام رانا صاحب نے اس کو move کیا اور کل بھی انہوں نے اس مسئلے پر پوری تقریر کی۔ آج بھی اس کو initiate کیا۔ آج بھی پانچ دس منٹ سے وہ تقریر کر رہے ہیں۔ یہ point out ہو گیا۔ انہوں نے very well point اٹھایا کہ یہ بات ہونی کہ اس کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے legal requirement پوری کی ہے۔ آپ کو اطلاع دی ہے۔ اب جب آپ نے کہہ دیا کہ وزیر قانون کے آنے پر اس کا جواب دیا جانے۔ اس کے بعد جناب کون سے رولز کے تحت یہ تقریر ہو رہی ہے؟ اگر یہ آگے بڑھیں گے اگر لوگوں کی بات کریں گے تو پہلے اپنا دامن دیکھ لیں پھر اس کے بعد آگے چلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک پڑھی ہے اور میں نے اپنی بات کرنے سے پہلے یہ عرض کیا تھا کہ وزیر قانون صاحب نے مجھے بھی telephonically یہ کہا کہ اس تحریک کو آپ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کروالیں۔ pending ہی ہو گئی۔ میں نے اس پر اعتراض نہیں کیا لیکن معاملہ کے حوالے سے ڈاکٹر نذر کو کل پیش کر کے اس کا چار دن کا جمانی ریٹائڈ حاصل کیا گیا۔ اب اس کے ساتھ وہاں پر پولیس جو انتظامی کارروائی کر رہی ہے اور ان کے پاس انجانی سو آدمی پڑا ہے۔ ان کے پاس بڑے بڑے زبردست لوٹے موجود ہیں لیکن ایک آدمی کو جیل میں ڈال کر اس کے خلاف اس قسم کی انتظامی کارروائی کر کے اسے لوٹا جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے ایک point raise کیا اور ایک بڑا اہم point آپ نے گل raise کیا تھا اور اس کا وزیر قانون نے جواب دے دیا لیکن اصل آپ کی اور وزیر قانون کی گفتگو کے بعد اس پر decision دیا جانے کا اس نے اس کو pending کر دیا ہے ہیں۔ جو point آپ نے گل raise کیا تھا اس کو admit بھی میں نے ہی کیا تھا۔ اب وزیر قانون صاحب اگر اپنی کسی ذاتی مجبوری کی وجہ سے گئے ہیں۔ ان کی تائی کا انتقال ہو گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ ان کے احرام میں آپ مہربانی کر کے اسکے اجلاس تک کے لئے اس کو pending کریں اور جب وہ آجائیں تو اس کا جواب بھی دے دیں اور اس پر کوئی نہ کوئی decision اس وقت لے لیا جانے کا۔

رانا منہا اللہ خان، جناب والا اس پر decision تو یہ ہو گا کہ یہ تحریک استحقاق in order قرار دے کر کمپنی کے سپرد ہوتی ہے یا نہیں؟ یہی decision ہو گا۔ اس کے علاوہ تو اس پر کوئی decision نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

رانا منہا اللہ خان، لیکن جو استقامی کارروائی پنجاب حکومت کر رہی ہے جو وزیر اعلیٰ پنجاب جن کے مشتاق میں نے کہا تھا کہ "نو کھا لاڈلا کھیلن کو مانگے لو" انہوں نے جو لوٹا لوٹا پورے پنجاب میں کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ لوٹے کی بات نہیں ہو رہی۔

رانا منہا اللہ خان، اس پر ہم احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس وقت لوٹے کی بات نہیں ہو رہی۔ یہ آپ نے جو گل point raise کیا تھا کہ

It was not in the knowledge of House and the Speaker.

اس پر decision ہو گا And that is more important. لیکن آپ لوٹا لوٹا کی بات کر رہے ہیں۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! رانا مناء اللہ صاحب نے جو غیر پارلیمانی الفاظ بولے ہیں وہ آپ حذف کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ تو میں نے حذف کرا دیئے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان کو اپنے ناموں سے اتنی بڑ ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی ممبر کے خلاف انتظامی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے تو یہ بھی breach of privilege ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنی پارٹی کے دوستوں کے بارے میں سپیکر صاحب سے جتنی requests کی ہیں They were all honoured. تو آپ نے یہ point جو raise کیا ہے یہ بھی اس لئے admit کی گئی تھی کہ اس میں آپ کا point وزن دار تھا اور اس پر discussion ہوتی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ وہ جو honoured ہوا ہے، آئندہ جس دن یہ دوبارہ take up ہوگی اس پر decide ہو جائے گا لیکن پنجاب حکومت کی اس انتظامی کارروائی اور لوٹا گردی کے خلاف ہم protest کرتے ہیں اور اس protest کے طور پر ہم نوکریں واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نوکریں واک آؤٹ

کر کے House سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں! ایک پرچہ جو ایک سال پہلے ہو چکا ہے اس میں پنجاب حکومت کا کیا تصور ہے؟

محترمہ شہلا رٹھور، پوائنٹ آف آرڈر۔

ب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

سہ شہلا رانخور، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہر کارکن کو ایک پلیٹ فارم چاہیے ہوتا ہے۔ جہاں پر وہ کروہ عوام کی خدمت کر سکے۔ میں سمجھتی ہوں کہ پارٹی تو قائد اعظم نے بھی پھوڑی تھی کیونکہ انہوں نے جب سمجھا کہ کانگریس عوام کی صحیح طور پر نمائندگی نہیں کر رہی تو انہوں نے مسلم لیگ کو join کیا اور یہ کوئی لونا ازم نہیں ہے۔ میں رانا منا، اللہ کے لئے تو کم از کم یہ کہوں گی کہ یہ تو شکر کریں کہ اتنے کارکن (ق) لیگ میں ہیں اور ان کے بعد ان کی رینکنگ آتی تھی، otherwise ان کی اپنی پارٹی میں ان کی رینکنگ 250 کے بعد ہے اور یہ تو شکر کریں یہ لیڈر بن کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ ان سے سینئر لوگ ہماری پارٹی کو join کئے ہوئے ہیں۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال اراضی، جناب سپیکر! کئی دفعہ میری خواہش ہوئی ہے کہ میں تھوڑی سی بات کروں کہ چار پانچ اسمبلیوں میں نے دلچسپی لی۔ میں 1965 میں ویسٹ پاکستان اسمبلی کا پہلی دفعہ ممبر تھا۔ چار آدمی اپوزیشن میں تھے۔ خواجہ صدر صاحب اپوزیشن لیڈر تھے۔ چار آدمی بات کرتے تھے، reasoning سے بات کرتے تھے، تقریریں کرتے تھے، پورا پورا دن ایک ایک آدمی تقریر کرتا تھا اور سارا House آرام سے سنتا تھا۔ میں مختصر کرتا ہوں، یہاں اس کے بعد مخدوم حسن محمود صاحب اپوزیشن لیڈر تھے۔ جب کوئی پوائنٹ آف آرڈر کرتا تھا تو وہ بیٹھ جاتے تھے اور آرام سے اسمبلی چلتی تھی۔ اس اسمبلی میں ان کا پروگرام یہ ہوتا ہے کہ آج اخبار میں اور جھکیوں میں ہمارا نام آنے کا۔ ہم نے انہیں لونا کہنا ہے، گھایاں دہنی ہیں، اس کے علاوہ یہاں کوئی کام نہیں ہو رہا۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو اسمبلی کے طور پر treat کیا جائے۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم elected لوگ نہیں ہیں، صرف وہی elected ہیں۔ یہ سارے elected لوگ ہیں اور سارے اپنی پارٹی کے ٹکٹ پر elect ہوئے ہیں۔ اب لونا تو وہ ہوتا ہے جو دوسری پارٹی پھوڑ کر یہاں آجائے۔ ہم وہ نہیں ہیں بلکہ ہم اپنی پارٹی کے ٹکٹ پر elect ہوئے ہیں اور اسی پارٹی میں ہیں جس پارٹی کے ٹکٹ پر elect ہوئے ہیں۔

جناب سیکرٹری منسٹر کا ایک احترام ہوتا ہے اور منسٹر فائندگی کرتا ہے۔ یہ ہمیں ہر وقت گلی نکالتے ہیں اور انہیں پورا House برداشت کرتا ہے اور ہم ان کی باتیں ملتے ہیں اس لئے کہ ایوزیشن کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔ اس شرافت کی وجہ سے انہوں نے House میں ایک ایسا رنگ جمایا ہوا ہے۔ انہوں نے ایک دو آدمی مقرر کئے ہوئے ہیں کہ آپ نے صرف گالیاں نکالنی ہیں یا منسٹر کوئی ہے لیکن ہم ان کا احترام کرتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہی باتیں کریں گے تو یہ ڈرے رہیں گے۔ ایسی صورت نہیں ہے۔ مہربانی کر کے House کو اس کی شان کے مطابق چلایا جانے تاکہ ہم اپنے عوام کے لئے یہاں کوئی کام کریں اور ہم کام کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی ان باتوں سے آدمی irritate ہوتا ہے اور وہ غلط لائن لے رہے ہیں۔ براہ مہربانی آپ انہیں اس سے روکیں تاکہ صحیح کام چلے۔

وزیر خوارک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، چودھری اقبال صاحب

وزیر خوارک، جناب سیکرٹری میں اپنے بھائی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ اس House کی روایت رہی ہیں کہ حسن محمود جیسے ایوزیشن لیڈر یہاں رہے ہیں اور جو چیف منسٹر بھی رہے تھے تو انہیں بھی جب سیکرٹری کہتا تھا تو وہ بڑے احترام کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے۔ وہ جب بھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے تھے وہ روز کے مطابق ہوتا تھا۔ یہاں پر بڑی شرافت والی وضع داری دلی اور بڑی پارلیمانی language استعمال ہوتی تھی۔

جناب سیکرٹری سید خاندان پورے پنجاب، پاکستان اور پوری دنیا کے اندر ایک بڑا dominating خاندان ہے اور اس کی نسبت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملتی ہے۔ ایسے خاندان پر اس House کے اندر ایسے رویا کس دینا یہ کہیں کی شرافت ہے؟ کہیں کی وضع داری ہے؟ اور وہ ابھی تک ان کے ساتھ کھڑا ہے، ان کی جماعت میں کھڑا ہے۔ ان سے نہ انہوں کی عزت محفوظ ہے اور نہ دوسروں کی عزت محفوظ ہے۔ آپ اس قسم کے رویے کو

tolerate نہ کیا کریں، اس کو curb کریں تاکہ روز کے مطابق اس اسمبلی کا کام چلے اور یہاں پر شرافت والی language استعمال ہو۔ یہاں پر ہماری مائیں بسٹیں لیڈی ممبرز کوئی 71 کے قریب بیٹھی ہوئی ہیں اور گیلری میں بیٹھے ہونے لوگ ہماری یہ گفتگو سنیں گے تو ہمارے بارے میں کیا impression قائم کریں گے؟ اس لئے اس House کا تقدس بحال کرنے کے لئے آپ سے میری بڑی دردمندانہ اپیل ہے کہ آپ اس کا ضرور نوٹس لیں اور اس کا پورا اہتمام کریں۔ بہت شکریہ

محترمہ انبساط خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی آپ بات کریں۔

محترمہ انبساط خان، جناب سپیکر! میری یہ موڈبند گزارش ہو گی کہ اس ایوان میں جو لوگ اس وقت موجود ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ میری پارٹی الائنس میں ہے اور میں یہاں کھڑی ہوں تو ان ہی کو defend کرنے کے لئے کھڑی ہوں۔ ان میں یہ جذبہ ہونا چاہیے کہ میری بات کو تحمل سے سن سکیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک لوٹا، لوٹی کی بات ہے۔ جب پہلے دن اس House میں یہ نعرہ لگا تو مجھ پر لگا۔ اس House میں کتنی عواتین یا مرد حضرات تھے جنہوں نے کھڑے ہو کر اس بات کو میرے لئے defend کیا ہو؟ جہاں تک رانا منہا اللہ کی بات ہے اور ان کی یہ وضاحت کہ کارکنوں کو مارا بیٹا جا رہا ہے تو آپ کی وساطت سے کسنا چاہوں گی کہ رانا صاحب! کوئی کارکن آپ کے لئے کام کرنے کو اب تیار نہیں۔ لاہور ایئر پورٹ پر کوئی کارکن نہیں پہنچ سکا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے خود حکم دیا کہ پاکستان میٹیز پارٹی کے کارکن شہباز شریف کو لینے ایئر پورٹ جائیں لیکن کارکنوں نے انکار کر دیا۔ میں اپنی معمولی بات کو دہراتی ہوں، بڑے لوگوں کے لئے بہن بھائی بننا بہت آسان ہے لیکن بھونے لوگ گھر اور کشتیاں جلا کر آتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب طالب حسین چودھری، جناب سپیکر! یہاں لوٹنے کی بات چلی ہے۔ میں یہ بات ضرور کروں گا کہ میں اندھیرے سے اجالے کی طرف لوٹا، میں افراتفری سے بچ کر یڈر شپ کی طرف لوٹا، اب مجھے جانیں کہ یہ کیسا لوٹا، ایک مسلم لیگی دوسرے مسلم لیگی بھائی کے پاس آیا تو میں ایک اچھے وقت کی طرف لوٹا، اچھے یڈر کی طرف لوٹا، ابھی سوچ کے لئے لوٹا تو میرے اپنے بھائی جن کے پاس میں آیا جن کو یہ پہلے کہتے تھے لوٹا تو میں نے کہا کہ میں بھی لوٹا۔ (حقے)

محترم فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترم فرزانہ راجہ!

محترم فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔ مجھے ابھی دیکھ کر بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ جیسے ہمارے لوٹنے اور لوہیں جس ڈھلانی اور بے شرمی کے ساتھ مسکرا مسکرا کر یہاں پر باتیں کر رہے تھے۔ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ ایک پارٹی کے ساتھ رہنا اس بے ساتھ وکلاداری بھانا اور مشکل وقت میں پارٹی کا ساتھ دینے سے بڑھ کر اور کوئی بڑی بات نہیں ہو سکتی [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر، میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ سیاستدان ہیں۔ آپ کا تعلق سیاسی گروہوں سے ہے۔ ہر اخبار میں یہ رونا روایا جاتا ہے کہ ہم ماضی کی فحش نہیں کریں گے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس روش پر آپ لوگ جا رہے ہیں، ماضی کی روش کی طرف جا رہے ہیں۔ خدا را ان آسلیوں کو چلنے دیں، سیاست کو چلنے دیں، رواداری میں نہیں، رواداری سے بہرمت جائیں ورنہ آپ کے لئے خواہ وہ حکومتی بیج ہیں، خواہ وہ اپوزیشن کے بیج ہیں، یہ سیاستدانوں کے لئے مناسب نہیں ہوگا۔ میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سیاستدان میں رواداری ہوتی ہے، حسن سلوک

* حکم جناب ڈپٹی سپیکر اظہار کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہوتا ہے، اطلاق ہوتا ہے، اگر تنقید ہوتی ہے تو اس کو اس حد تک رکھتے ہیں جو برداشت کے قابل ہو۔ کسی کی ذات پر، کسی کے کردار پر کیجئے اچھلانا مناسب نہیں۔ آپ ایک دوسرے کے خلاف تنقید کریں، تنقید کا جواب لیں لیکن اس حد تک رہیں جس حد تک آپ کا احترام ملحوظ خاطر رہے تاکہ عام لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ سیاستدان اس اہل نہیں ہیں، یہ ایک دوسرے پر کیجئے اچھلتے ہیں۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ایک دوسرے کا احترام کریں اور اس لومنا، لونی کے پکڑیں مت پڑیں۔ یہ سیاست اس ملک میں چلتی آنے گی اور انشاء اللہ سیاست چلے گی اور آپ لوگوں نے سیاست کو کامیاب کرنا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آپ سب لوگ بڑے لگے ہیں اور آپسے فائدہ انوں سے ہیں اور آپسے ملاقاتوں سے ہیں اور اپنے حلقے کے فائدے سے ہیں۔ جتنے بھی ایک دوسرے کے خلاف derogatory remarks ہیں۔

They have all been expunged and, in future, I will take a severe notice of that

کہ کوئی

derogatory remarks against any hon'ble member should not be given.

(نعرہ ہانے تحسین)

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! جو بحث ایوان میں چل رہی تھی اور جس سے متعلق دونوں اطراف کے ممبران نے بات کی، آپ نے اسے جن الفاظ اور جس انداز سے سمیٹا ہے میں آپ کو اس پر طراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں اور میں آپ کے ایک ایک لفظ کی honour کرتا ہوں لیکن میں ایک معمولی سی یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے یہ کہا کہ لومنا لونی کے پکڑیں نہ پڑیں۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ لومنا لونی کے پکڑیں کون پڑ رہا ہے، آپ نے دوسری بات یہ کی ہے کہ جمہوری روایت کو آگے بڑھائیں، یہی خطیوں ہم پہلے کرتے رہے ہیں اور انہی خطیوں کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں کو سزا ملی ہے، انہی خطیوں کی وجہ سے سیاستدانوں کو سزا ملی ہے تو ہم میں اتنا تو حوصلہ ہونا چاہیے اور اتنی courage ہونی چاہیے۔ یہاں نہیں تو کم از کم اپنی پارٹی پارٹی کی میٹنگ میں

یہ لوگ بات کریں۔

جناب سپیکر! ٹھیک ہے کہ محترم فرزانہ راجہ صاحبہ نے جو بات کی ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس پارٹی کا mandate ہے تو اسے پارٹی تبدیل کرنے سے پہلے وہ mandate واپس کرنا چاہیے۔ میں on the floor of the House اپنی طرف سے بھی اور اپنی پارٹی کی طرف سے بھی یہ commitment دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی اپنی وفاداری تبدیل کرتا ہے تو جس پارٹی نے اسے منتخب کر لیا وہ اسے وہیں پر چھوڑے اسے وہ forego کرے اور اس کے بعد وہ جلتے میں جانے اور جا کر ایکشن لڑے، قانون میں یہی کہتا ہے، آئین میں یہی کہتا ہے۔

جناب سپیکر! پھر آئین کو کون violate کر رہا ہے؟ قانون کو کون violate کر رہا ہے؟ زبردستی سیاسی وفاداریاں تبدیل کرنے کے لئے کون لوگوں کو دبا رہا ہے؟ کون آدمی جمہوری روایات کو پامال کرنا چاہتا ہے؟ کون آدمی سیاست میں ایسی گندی روایات لانا چاہتا ہے جس کی بنیاد پر دوبارہ ہمیں انہی حالات سے گزرنا پڑے جن حالات کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے؟ ہم on the floor of the House یہ کہتے ہیں اور خدا کی قسم میں نے پہلے بھی ایک دن کہا تھا کہ کل کو اگر وقت تبدیل ہوا تو We are awaiting in Government ان کی طرف سے جو آدمی آنے کا تو ہم اسے اپنی گازی میں بٹھا کر چودھری پرویز الہی کے گھر چھوڑ کر جائیں گے۔ میں آج بھی یہ کہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی آدمی اپنی پارٹی کا mandate جس نے سائیکل کے نشان پر ایکشن لڑا ہے، وہ اگر اسے چھوڑ کر کے کہ میں آپ کے ساتھ آکر بیٹھتا ہوں تو ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ یہ احرام، مینڈیٹ کا احرام، عوام کے ووٹ کا احرام، کہ جب تک مگر ان اس کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیں گے تو وہ روایات جن کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ قائم نہیں ہوسکیں گی۔ میری یہی گزارش ہے کہ اگر ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اس بات کو agitate نہ کریں تو پھر وہ مواد اور وہ مواقع جن پر ہم agitate کر رہے ہیں انھیں چاہیے کہ وہ میدان کریں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کی بات باطل صحیح ہے۔ آپ نے جو points raise کئے ہیں اس حد تک جہاں House کا سوال ہے، جہاں آپ کے point of view کا سوال ہے اکثریت کے باوجود آپ کو پورا موقع دیا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ خود اس کے گواہ ہیں کہ جتنا قائم ایویشن کو بحث کرنے کے لئے دیا جاتا ہے وہ اسی لئے ہے کہ جمہوری روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ لوگوں کو پوری آزادی ہوتی ہے کہ آپ بات کریں اور آپ بات کرتے ہیں۔ میری صرف یہ استدعا ہے کہ جہاں derogatory remarks ہوں، personal remarks ہوں، کلی کی بات ہو تو آپ اس سے پرہیز کریں۔ باقی کسی بات سے آپ کو منع نہیں کیا جاتا کہ آپ بات نہ کریں۔ آپ کو پورا حق ہے، آپ بات کرتے ہیں اور وزراء اس کا جواب دیتے ہیں، اس کے باوجود کہ وہ اکثریت میں ہوتے ہوئے بھی آپ کی تمام باتیں سنتے ہیں اور آپ کو بھی یہ خیال ہونا چاہیے کہ کسی کی ذات پر یا کسی کے بارے میں بات نہ کریں۔ میں یہ صرف آپ سے بات نہیں کر رہا بلکہ میں یہ ایک عام بات کر رہا ہوں کہ کسی کی ذاتیات پر جانا یا کسی کو کلی دینا ہمارے House کی شان میں بھی نہیں ہے، معزز ممبران کی شان میں بھی نہیں ہے، جمہوریت کی شان میں بھی نہیں ہے کیونکہ آپ تمام معزز ممبران ہیں اور اپنے ملاقات سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ آپ کو پوری عزت ملے گی۔ ہم یہاں آپ کی ان تمام آراء پر فیصلہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اگر فیصلہ نہیں کر سکتے تو کم از کم mutal and amicable طریقے سے آپ لوگوں میں اہم تقسیم کرا کر کسی بات پر لے آئیں۔ یہی بات تھی کہ میں نے صبح آپ سے یہ درخواست کی کہ لائسنس صاحب کی تینٹی صاحبہ وقت پا گئیں ہیں، انھوں نے آپ سے بھی درخواست کی ہے اور مجھ سے بھی درخواست کی ہے، وہ اس وقت موجود نہیں ہیں۔ آپ نے move کیا، میں نے circulate کروایا۔ کل بھی آپ کے کہنے پر میں نے اس کو take up کیا۔

which was a very valid issue. I took that issue and it was out of the way. I took it.

تو اس لئے میرا خیال ہے کہ اس بات پر کلی بحث ہو چکی ہے۔

In future we should give honour to each other. This is what I want to say. Now next is of Ch Muhammad Ashraf Kamboh. His case is pending. It was moved.

آج اس کا جواب آنا ہے۔ یہ تحریک استحقاق ہے۔

جناب محمد اشرف کبوه، جناب سیکرٹری اجی اس پر short statement بھی دینی ہے اور لاہ منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری یہ تو move ہو چکی ہے۔ یہ pending تھی اور انہوں نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب محمد اشرف کبوه، یہ move ہو چکی ہے اور اس پر short statement دینی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری یہ لاہ منسٹر صاحب کے متعلق ہے لیکن لاہ منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں تو پھر اس کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری لاہ منسٹر صاحب آپ کو بھی کہہ کر گئے ہیں اور ہمیں بھی انہوں نے کہا تھا کیونکہ سارے جوابات ان کے پاس ہیں۔ اتفاق سے انہیں اپنا تک کسی فونڈنگی کی وجہ سے جانا پڑا۔ چونکہ اس پر گورنمنٹ کا موقف بھی نہیں آسکے گا تو میری موڈبناہماں ہوگی کہ ان ساری تحریک استحقاق کو ان کے آنے تک pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری وہی میں کہہ رہا ہوں کہ pending کر لیتے ہیں۔ لاہ منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اس کو اگلے سیشن تک pending کر دیتے ہیں۔ مگر اقبال صاحب آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

(اذان ظہر)

ایس۔ ایچ۔ او تھانہ صدر لودھراں کارکن اسمبلی سے نامناسب رویہ

جناب محمد عامر اقبال شاہ، میں مال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دہلی اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 4۔ مئی 2004 کو تھانہ صدر لودھراں کی عدو میں چند افراد نے لوگوں پر فائرنگ کی۔ جن افراد پر فائرنگ کی گئی تھی وہ بچ گئے اور انہوں نے تھانہ صدر لودھراں کو فون کیا۔ ایس۔ ایچ۔ او منظور نے جانے وقوعہ پر فائرنگ کرنے والے مہمان کو گرفتار کر لیا اور ساری رات حوالت میں رکھنے کے باوجود ان کے خلاف پرجہ درج نہ کیا گیا بلکہ مہمی پارٹی پر صلح کے لئے دباؤ ڈالتا رہا۔ پرجہ درج نہ ہونے پر مہمی پارٹی میرے پاس آئی تو میں نے فون پر ایس۔ ایچ۔ او صاحب سے مہمان کے خلاف پرجہ درج کرنے کا کہا مگر اس نے پرجہ رجسٹرڈ نہ کیا۔ میں نے متعلقہ ڈی۔ پی۔ او کو فون کیا تو ڈی۔ پی۔ او صاحب نے متعلقہ ایس۔ ایچ۔ او کو فوراً پرجہ رجسٹرڈ کرنے کا حکم دیا مگر ڈی۔ پی۔ او کے احکامات کو بھی نہ کورہ ایس۔ ایچ۔ او نے ہوا میں اڑا دیا اور مہمی پارٹی پر دباؤ ڈالتا رہا کہ اگر میں نے مہمان کے خلاف پرجہ درج بھی کیا تو ایسی دفعات کے تحت پرجہ رجسٹرڈ کروں گا کہ پرجہ فوراً خارج ہو جائے گا۔ میں خود متعلقہ تھانہ گیا اور ایس۔ ایچ۔ او کو مہمان کے خلاف فائرنگ کرنے کا پرجہ درج کرنے کے لئے کہا مگر اس نے مجھے بھی نکاسا جواب دیا اور کہا کہ آپ مہمان سے صلح کر لیں، میں پرجہ درج نہیں کروں گا اور میرے ساتھ بدکلامی پر اتر آیا اور کہا کہ میں نے بہت ایم۔ پی۔ اے دیکھے ہیں۔ جاؤ آپ نے جو میرا کرنا ہے کر لیں، میں مہمان پر فائرنگ کرنے کا مقدمہ درج نہیں کروں گا۔ اس طرح نہ صرف میرا بلکہ ایوان کا بھی استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری اس میں بھی وہی مسئلہ ہے۔ لاہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور اس پر گورنمنٹ کا کوئی موقف بھی نہیں آیا تو میری کاغذی دوست سے بڑی مؤدبانہ بات ہے کہ ان

کے آنے تک اس کو pending کر دیں۔ اتنی دیر میں کوئی حکومتی موقف بھی آجانے کا اور پھر جس طرح یہ کہیں گے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ، جناب سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کوئی pending کرنے والا تو نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میں کہتا ہوں کہ اس کو ایک دفعہ ضرور استحقاق کمیشن کے سپرد کیا جائے۔ بعد میں جو ہو گا انشاء اللہ دیکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن سے استحقاق کمیشن کے سپرد کرتا ہوں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ، شکر ہے۔ (نمبر ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کی غلطی ہو گیا ہے لہذا آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نذیر عمر کی ادائیگی کے لئے House کی کارروائی

آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)

(نذیر عمر کے وقفہ کے بعد 2.00 بجے جناب ڈپٹی سیکرٹری

کرسی صدارت پر مشتمل ہونے)

یوانٹ آف آرڈر

ٹیکنیکل ایجوکیشن اداروں میں چھٹیاں

جناب ارشد محمود بگوا، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن، جی فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگوا، جناب سیکرٹری ایڈمنسٹریشن نے دو دن پہلے اس House میں TEVTA کے ٹیکنیکل

ایجوکیشن اداروں کے متعلق سوال کیا تھا کہ ابھی تک ان اداروں میں عملیں نہیں ہوئیں جبکہ وہ

پنجاب گورنمنٹ کے ماتحت ہیں۔ حکومت پنجاب نے سارے ادارے 31 مئی 2004 کو بند کر دینے

ہیں۔ جناب اہل چیمبر صاحب نے پرسوں اس پر یہ بیان دیا تھا کہ کیونکہ وہاں پر معمولی سچے نہیں پڑھتے اس لئے ہم جمعہ کو پھینک کر رہے ہیں جو جمعہ گزر چکا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں سچے نہیں پڑھتے بلکہ بڑے پڑھتے ہیں۔ کالجوں میں بھی سچے نہیں پڑھتے بلکہ بڑے پڑھتے ہیں۔ حکومت پنجاب اور قائد ایوان نے بڑے strict order جاری کئے تھے کہ 31 مئی تک ہر ادارہ پھینک کر دے۔ انہوں نے کہا تھا کہ جو جمعہ گزر رہا ہے اس کو پھینک کر رہے ہیں لیکن میری اطلاع کے مطابق TEVTA کے ساتھ منسلک اداروں میں ابھی تک پھینک نہیں ہوئیں۔ چونکہ یہ معاملہ House میں put ہوا تھا اور اس پر چودھری اہل چیمبر صاحب نے جواب بھی دیا تھا۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن میں بھی سچے پڑھتے ہیں ان کے پڑھتے ہیں۔ لہذا جب حکومت نے ایک پالیسی بنائی ہے تو اسے equally implement ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا کہ ٹیکنیکل بورڈ نے جو اپنی پھینکیوں کا پروگرام بنایا ہوا ہے اس کے مطابق کچھ اساتذہ صاحبان کو کس وقت پھینکی مٹی ہے، ان کے بعد کس کی باری آئی ہے اور پھر کس کی باری آئی ہے، وہ اس حساب سے اپنے اداروں میں پھینک کر رہے ہیں۔ پھینکیوں کی پہلی قسط 15 تاریخ سے شروع ہو گی۔ پھر ان کے کچھ سمسٹر سسٹم چل رہے ہیں، کچھ امتحانات چل رہے ہیں۔ حکومت پنجاب ان امتحانات کو نہیں روک سکتی اور نہ ہی ان کے پروگرام تبدیل کئے جاسکتے ہیں لیکن 15 تاریخ سے یہ پھینکیوں کا پروگرام شروع ہو جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ٹیکنیکل ایجوکیشن حکومت پنجاب کے ماتحت ہے۔ یونیورسٹیوں میں بھی بعض مقامات پر سمسٹر سسٹم چل رہے ہیں لیکن وہاں سمسٹر کو چلانے کے لئے پھینکیوں کو سمسٹر نہیں کر دی جاتا۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن حکومت پنجاب کے ماتحت ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کے وزیر جناب اہل چیمبر صاحب ہیں لیکن دراصل سکندر

مصطفیٰ جو اس کا پتھر میں ہے وہ اسے handle کر رہا ہے اور اس کی وجہ سے وہیں پر ساری بے جا باتیں ہو رہی ہیں اور وہ کسی کے کہنے میں نہیں ہے۔ میں آپ کی وسالت سے حکومت پنجاب سے یہ کہوں گا کہ اگر سکندر مصطفیٰ ان کے کہنے میں نہیں ہے تو پھر یہ بات وزیر اعلیٰ کے علم میں لائی جانے تاکہ چھٹیں جو ان اداروں کا حق ہے وہ انہیں ملیں۔ ڈاکٹروں نے بھی کہا ہے کہ اتنی شدید گرمی میں بچوں کو چھٹیں کر دیں لہذا پنجاب کی حد تک اس پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر صنعت

وزیر صنعت، جناب سپیکر ایہ بات نہیں ہے کہ سکندر مصطفیٰ میرے کہنے میں نہیں ہے یا وہ ہماری بات نہیں سنتا لیکن میں اپنی حد منوانے کے لئے یا یہ کہ وہ ضرور میری بات مانیں میں وہ سسٹم خراب نہیں کرنا چاہتا۔ بڑی دیر سے وہ سسٹم طے شدہ ہے۔ گرمیوں کا موسم آنے کی وجہ سے وزیر اعلیٰ صاحب نے سکولوں میں بچوں کے لئے جلدی چھٹیں کر دی تھیں لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ ان کے سارے سسٹم کو disturb کر دیا جانے اور وہاں بھی فوری طور پر چھٹیں کر دی جائیں لیکن 15 تاریخ سے چھٹیں ہونے لگی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آپ سارا ریکارڈ منگوا کر دیکھ لیں اور یہ موجود ہے اس سے سن لیں کہ انہوں نے پرسوں House میں سیٹنٹ دی تھی کہ ہم جمعہ کو ان اداروں میں چھٹیں کر دیں گے۔ اگر انہوں نے on the floor of the House یہ سیٹنٹ نہیں دی تھی تو پھر جو سزا آپ کہیں گے میں بھگتے کے لئے تیار ہوں لیکن منسٹر صاحبان اگر on the floor of the House کوئی commitment کرتے ہیں تو پھر یہ اس House کے تقدس کو پامال نہ کریں بلکہ اسے honour کرنا چاہیے اور اس پر stand لینا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے جو directives میں ان پر پوری طرح

عملدرآمد ہونا چاہیے اور آپ یقین دہانی کرائیں کہ جتنی جلدی ہو سکے It is implemented

وزیر صنعت، ٹھیک ہے۔

تجاریک التوائے کار

پہلوں اور سبزیوں پر کرم کش ادویات کا سپرے

(... بحث جاری)

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کی تجریک التوائے کار نمبر 244 پہلے ہی پیش ہو چکی ہے اور وزیر زراعت نے اس کا جواب دینا تھا۔ جی اللود می صاحب!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری میں آپ کا مشکور ہوں۔ ہمارے دوست نے بڑا اہم سوال اٹھایا ہے۔ ان

کا سوال یہ ہے کہ مہل ہوں یا سبزیاں ان پر جو سپرے ہوتا ہے اس کا affect ان میں رہ جاتا ہے۔

انہوں نے مزید یہ وضاحت کی ہے کہ اس پر residue رہنے کے بعد پھر بیداریاں پھیلتی ہیں اور

کینسر کا بھی مدثر ہوتا ہے لیکن میں اپنے دوست کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ کے نوٹس

میں ہے کہ لوگوں میں یہ حدتات موجود ہیں اور محکمہ زراعت کا ایکٹیشن ونگ اس پر مامور ہے۔ ہم

کوشش کرتے ہیں کہ اس کی apprise ہمارے کانوں کو ہمارے ذہنوں کو اور ہلدی عوام کو

بھی ہو کہ ہم اس پر کیا بندوبست کر رہے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اس کے residual

affects کے لئے ایسی ادویات recommend کرتے ہیں جن کا اثر زیادہ سے زیادہ 48 گھنٹے ہو۔

ہم لوگوں کو درخواست کرتے ہیں کہ ایسی ادویات استعمال نہ کی جائیں جنہیں محکمہ زراعت نے

recommend نہ کیا ہو۔ مجال کے طور پر ہم recommend کرتے ہیں کہ آپ D.D.V.P-

Vapona, Novas pesticide استعمال کریں اور کوشش کریں 48 گھنٹے کے بعد جب یہ

tenure ختم ہو جائے تب اسے منڈی میں لے جایا جائے لیکن میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس میں

بہت ساری لاپرواہی ہوتی ہے۔ لوگ دوسری ادویات بھی استعمال کر لیتے ہیں جن کا ان میں

residual affect موجود رہتا ہے۔ میں اپنے بھائی کو مزید یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ ہم محکمہ میں

ایک Integrated Pest programme manage کرتے ہیں۔ جو ڈیزر ادویات کو deal کرتے

ہیں ان کو ہیڈ کوارٹر پر پوری بریننگ دی جاتی ہے کہ سبزی ہو یا مہل اس کے لئے آپ کو اس

قسم کی ادویات recommend کرنی چاہئیں جن کا کم سے کم affect ہو۔ اس کا نمبر 1 علاج یہ ہے کہ اس میں chemical control method استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ ادویات کو recommend کر کے اور ان کو آگہی دے کر استعمال کروایا جاتا ہے جس کا وقفہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس کے بعد cultural control methods ہیں جن پر ہم farmers کو اس میں trained کرتے ہیں کہ جہاں سبزیاں اگنی جائیں یا پھل ہوں اس پر cultural treatment کیا جائے۔ محال کے طور پر کسی نے بیج استعمال کرنا ہے ان کو recommend کیا جاتا ہے کہ جو بیج ہے اس کو دوانی لگا کر بیجا جانے اور اس کے بعد جو پودے damage ہو چکے ہیں ان کو پہلے تلف کریں۔ پنجاب میں جس کو "مذہ" کہتے ہیں اس کو تلف کریں اور یہ سب باتیں جو ہیں وہ لوگوں کو بیماریوں سے بچنے کے لئے اس pesticide کے محلے سے روکنے کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کو یہ treatment دیا جائے۔ پھر ہم ان لوگوں کو biological control methods بھی recommend کرتے ہیں جن لوگوں نے سبزیاں اور پھل لگانے ہوتے ہیں۔ اس method کے لئے ہمارے پاس تین لیبارٹریاں ہیں۔ ایک ساہیوال میں دوسری پاک پتن میں اور تیسری وہاڑی میں۔ وہاں پر کچھ ایسے کیزے بھی ہیں جو ڈگن کیزوں کو kill کرتے ہیں۔ ہم ان لیبارٹریوں میں ان کیزوں کی پرورش کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کیزوں کو سبزیوں میں اور پھلوں میں convert کرتے ہیں تاکہ وہ جب in full swing ہوں تو وہ ڈگن کیزوں کو kill کر دیں۔ یہ ہمارا طریقہ کار ہے۔ اس کے بعد ایک بہت بڑی پیش رفت ہو رہی ہے کہ ہم کالاٹھ کا کو میں ایک لیبارٹری بنا رہے ہیں جو 10 کروڑ روپے کی لاگت سے بنے گی۔ اس کا کام in progress ہے اور اگلے سال وہ complete ہوگی اور W.T.O کی آمد سے بہت پہلے ہم اس کو complete کریں گے اور exporters کو سرٹیفکیٹ issue کریں گے کہ یہ پھل اور سبزی جو ہے fit for export تو میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑی لیبارٹری بن رہی ہے اور ہمارا نکلہ اس بات کی بھی کوشش کر رہا ہے کہ ضلع کی سطح پر تحصیل کی سطح پر اور یونین کونسل کی سطح پر extension کے دوستوں کے ذریعے سے ہم سبزی اور پھل کے جو growers ہیں ان کو

teach کرتے رہتے ہیں۔ میں اپنے بھائی کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تمہاری we are on that اور ہم اس کا پورا بندوبست کریں گے۔ ہم اس بات کو بھی ensure کریں گے کہ اس میں کوئی lacuna نہ رہے اور اس میں صحت کوئی چیز نہ رہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا وزیر موصوف نے اس تحریک کے جواب میں جو کچھ بھی فرمایا ہے ہو سکتا ہے کہ فیڈ میں ایسا ہوتا ہو لیکن آپ بھی کاشت کار ہیں اور اس House کی اکثریت کاشتکاروں پر مشتمل ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ فیڈ کے اندر بہت کم ایسا کوئی کام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ میں چونکہ خود بھی ایک ڈاکٹر ہوں۔ میں بالخصوص اس بات کا ذکر کروں گا کہ جب کیاس کا سیزن ہوتا ہے تو لوگوں کو pesticide سے toxicity ہوتی ہوتی ہے اور کلینکوں میں اور ہسپتالوں کے اندر ان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اب یہ جو pesticide کی کمپنیاں ہیں یہ اتنا منافع کھاتی ہیں میرا اپنا اندازہ یہ ہے کہ یہ کم از کم ستر اسی فیصد منافع کھاتی ہیں کیونکہ یہ بعض ایسے packages دستی ہیں کہ 50 فیصد سے کم ریٹ پر دوائی فراہم کر دی جاتی ہے یعنی جتنی لیبل کے اوپر قیمت لگی ہوتی ہے اس سے چھاس ساٹھ فیصد کم قیمت پر وہ دوائی فراہم کر دی جاتی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ محکمہ ذیلوں کو پابند کرے کہ وہ جب ادویات دیں تو mask اور مخصوص لباس جو ہوتا ہے وہ بھی اس کے ساتھ مفت فراہم کریں تاکہ موقع پر جو toxicity ہوتی ہے اس کا کوئی بندوبست ہو سکے۔ اس میں وزیر موصوف نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسی pesticide کو ہم repent کرتے ہیں کہ جن کا اثر 48 گھنٹوں سے اوپر جا رہا ہو۔ گزارش یہ ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ محکمے کے پاس ایسا کوئی statistics نہیں ہوتا کہ کتنی دوائی کی ضرورت ہے اور کتنی آرہی ہے۔ جہاں تک میری معلومت ہیں اس قسم کی ادویات بہت کم ہتی ہیں چونکہ وہ نسبتاً زیادہ منگی ہیں۔ اب اس میں یہ تو آنے دن کا بہار امشبہ ہے کہ صبح کسان کیڑوں کو مارنے کے لئے سیرے کرتا ہے اور دو گھنٹے کے بعد وہ سبزی مارکیت میں آ جاتی ہے۔ اب اس وقت 90 فیصد pesticide وہ ہیں جو سبزی کے اندر چلے جاتے ہیں اور پھر یہ اس کے اندر fix ہو جاتے ہیں اور اس کو اگر چہ چھ گھنٹے بھی ابلا جانے تو وہ زہر اس سبزی میں سے نکلتا نہیں ہے

لیکن جب وہ آدمی کھا لیتا ہے تو معدے میں جا کر اس کا chemical reaction ہوتا ہے۔ اس سے پھر وہ disassociate ہوتا ہے۔ جو کام اس نے کیزے پر کرنا ہوتا ہے وہ انسانی جسم پر کرتا ہے۔ وزیر صحت بھی اس وقت تشریف فرما ہیں ان کو معلوم ہو گا کہ کینسر اتنا موذی مرض ہے کہ اگر کسی آدمی کو یہ معلوم ہو جانے کہ اسے کینسر ہے تو وہ آدھا اسی وقت ہی مر جاتا ہے۔ میں نے اپنی student life کے اندر جب میں میڈیکل کالج کا سٹوڈنٹ تھا پانچ سال میں صرف ایک کینسر کا مریض دیکھا تھا لیکن آج ایک کثیر تعداد کے اندر ملک میں کینسر کے مریض ہیں۔ نئے سے نئے مریض آنے دن diagnose ہوتے رہتے ہیں۔ ان کینسر کے مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس میں بہت بڑا حصہ ان pesticides کا ہے جن کا بے تحاشا استعمال ہو رہا ہے۔ اسی طرح معدے کے بہت سے امراض اس کے نتیجے میں رونما ہو رہے ہیں۔ مطرب کے اندر تو یہ طریقہ کار ہے کہ انہوں نے کانوتا سبزیوں پر اور پھلوں پر pesticide spray کو ممنوع قرار دیا ہوا ہے۔ وہیں کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر کوئی فروٹ یا سبزی کی فصل ہے تو اس کے اوپر کیزے آجاتے ہیں، کوئی بیماری آجاتی ہے تو وہ صرف اپنے محکمے کو simply intimate کرتے ہیں اور متعلقہ لوگ اس کا آکر جائزہ لیتے ہیں اور جتنا می ٹرپر ہوتا ہے وہ کاشت کار کو دے دیتے ہیں۔ یہاں بھی اس قسم کے سسٹم کو رواج دینے کی ضرورت ہے۔

جناب ذمہ دار سپیکر، ڈاکٹر صاحب! اس میں آپ کوئی suggestions پیش کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میں suggestions یہ دے رہا ہوں کہ اس قسم کا سسٹم ہونا چاہیے کہ سبزیوں کے اوپر ایک تو spray ban کریں اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ اس میں کوئی بیماری ہے، اس کو محکمہ جا کر ascertain کرے اور اس کا اسے معاوضہ دے۔ یہ in return صحت پر اس سلسلے میں جو اتنے زیادہ اخراجات ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک محکمہ بیماریاں پھیلا رہا ہے، دوسرا اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس طرح دونوں طرف سے بے شمار اخراجات ہو رہے ہیں۔ محکمہ زراعت کو محکمہ صحت کے ساتھ بیٹھ کر اس قسم کے analysis اور

study کرنا چاہیے اور محکمہ صحت کی مشاورت کے ساتھ یہ جو pesticides پیڑیوں سے مبرا ہیں ان کو allow کرنا چاہیے اور اس کے مدباب کے نئے کوشش کرنی چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر زراعت۔ میرا خیال ہے کہ ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ اس کے بارے میں propagate کیا جائے تاکہ لوگوں کو ذہن نشین ہو کہ سبزیوں پر جب ادویات چھڑکی جاتی ہیں اس سے زہر پھیلتا ہے تو اس کا آپ یہی کر سکتے ہیں کہ اس کو propagate کیا جائے تاکہ لوگوں کو اس کے بارے میں علم ہو۔ ورنہ عام دیہات میں اس کے بارے میں کوئی propaganda نہیں ہوتا اور لوگ اس کو کھلتے ہیں۔

وزیر خوراک، جناب والا! میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا ہے کہ انہوں نے ایک ایچا point اٹھایا ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بہت اہم پہلو ہے۔ اس سلسلے میں میں نے اپنے ٹککے کے

Extension Wing کو اس بات پر مامور کیا ہے کہ You should go down to the union council level. جہاں پر farmers سبزی اگاتے ہیں یا پھل cultivate کرتے ہیں ان کو trained کرنے کے لئے ان کو جاننے کے لئے کہ آپ نے کون سی دوائی کو استعمال کرنا ہے اور کون سی مد لیبر آپ نے اختیار کرنی ہیں۔ اپنے ٹککے کے Extension Wing کو میں نے اس کام کے لئے depute کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو methods ہیں ان کو بھی میں apply کروا رہا ہوں۔ تیسری بات یہ ہے کہ کالاجہ کا کو میں جو ہماری لیبارٹری بن رہی ہے وہ 10 کروڑ روپے سے بن رہی ہے جو یہی ٹیسٹ کر کے دے گی کہ اس میں residual affect ہے یا نہیں؟ ہم ان کی تجاویز کے مطابق میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے جو بھی proposals آتی ہیں ان کے مطابق میں اپنے ٹککے کو مزید direct کروں گا اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اس میں کوئی affect موجود نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، پرواتن آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، شاہ صاحب |

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے House کے 70 فیصد ممبران کاشتکار برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں ان کی بھی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آکو کی 400 روپیہ من قیمت مقرر ہونی تھی لیکن اس وقت آکو کے کاشتکاروں کو 300 روپے من قیمت مل رہی ہے۔ اسی طرح لار کے کاشتکار بھی تباہ و برباد ہو رہے ہیں کیونکہ لار ایک دو روپیہ کو بک رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر اس سال لار یا آکو کے کاشتکاروں کو صحیح قیمت نہیں ملے گی تو اگلے سال وہ بیجیں گے نہیں۔ یہی چیزیں جو اس دفعہ دو روپے کو بک رہی ہوتی ہیں اگلی دفعہ 100 روپے کو بکنا شروع ہو جاتی ہیں تو میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پنجاب حکومت نے ہمارے ایک نہایت معزز وزیر کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ وہ کاشتکاروں کی فصلات کی قیمتوں کے استحکام کے لئے ایک موثر کردار ادا کریں اور اس کا موثر اہتمام کریں۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس بارے میں 'میں' میں 'جی' add کرنا چاہوں گا۔ میں نے بھی وزیر زرعی مارکیٹنگ سے گزارش کی تھی کہ ان فصلات کی ایک ایسی support price مقرر کی جانے کہ اس سے کم نہ جائیں بلکہ اوپر جائیں۔ یہ چونکہ perishable commodity ہے اور اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے چونکہ ہمارے پاس کونڈ سٹوریج نہیں ہے تو یہ basically پاسکو کے تحت آتی ہیں۔ میں نے ان سے request کی تھی۔ میرا خیال ہے انہوں نے پاسکو سے بات بھی کی ہے اور اس کے اوپر جو مزید پیش رفت ہوتی ہے وہ اس کے بارے میں جانا چاہ رہے ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری میں آپ کے توسط سے اپنے معزز بھائی جناب احسان اللہ وقاص صاحب کو جانا چاہوں گا کہ first time in the history of Punjab آکو کے حوالے سے جب ہم بات کرتے ہیں تو مارکیٹ کرپشن ہونے سے بڑے حرمے سے آکو کی فصل کا حیاح ہو رہا تھا۔ جناب ڈپٹی سیکرٹری، آکو کے ساتھ ساتھ ہمارے علاقے میں پیاز بھی ہیں۔ اسے بھی یاد رکھیے گا۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری میں ادھر بھی آتا ہوں۔ میں شاہ صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ سیالکوٹ، گوجرانوڑ، قصور، دیپالپور، اوکاڑہ جا کر آکو کے کاشت کار سے پوچھیں کہ پہلی دفعہ پنجاب حکومت کو کریڈٹ جاتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے تعاون سے ازخلافی لاکھ ٹن immediately export کرنے کا بندوبست کیا گیا اور آج پہلی دفعہ آکو کا کاشت کار اس حکومت کو دماغ سے رہا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو کسٹن کی دماغ لینا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اور ترقی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم پیاز پر بھی کام کر رہے ہیں۔ میں آپ کے ہاں حاضر ہوا تو کاشت کار سے ملاقات ہوئی تو ہم نے پاسکو سے بات کی ہے 'فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا ہے' مختلف حوالوں سے پارٹیکلر بورڈ سے بھی ہمدردی سلسلہ چل رہا ہے 'ایکپورٹرز کے ساتھ بھی ہم نے رابطہ کیا ہے کہ immediately procure کر کے ایکپورٹ کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ باقی زرعی پیداوار کو خصانات سے بچانے کے لئے ہم revamping and restructuring میں پوسٹ ہارویسٹ ٹیکنالوجی کو رائج کر رہے ہیں تو انشاء اللہ مارکیٹنگ کے نظام کو بہتر کرتے ہوئے ہم کسٹن کی ہر پیداوار کو اس کی جائز محنت کا ثمر دینے لگے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ویسے رانا قاسم کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ یہ اس معاملے میں بڑی کوشش کر رہے ہیں۔

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری اس میں اور add کرنا چاہتا ہوں۔ رانا صاحب نے بڑی اہم بات کی ہے۔ یہ بات صحیح ہے۔ جنوری میں ہماری کابینہ بنی تھی۔ اس کے بعد فروری میں آکو کی پیداوار شروع ہو گئی۔ پچھلے سال آکو کی بہت بڑی فصل خراب ہوئی تھی لیکن اس کے بعد ہم نے ایک سیل بنایا ہے جو ہمیں قبل از وقت جاتا ہے کہ کتنی فصل ہو رہی ہے اور ہم اپنے کاشت کار سے committed تھے کہ ہم انشاء اللہ آپ کو کمیت میں وہ قیمت دلوں گے۔ اس دفعہ 15 لاکھ ٹن آکو پنجاب میں پیدا ہوا ہے۔ ہماری لوکل کمپنی 11 لاکھ ٹن ہے لیکن this credit goes to the Chief Minister کہ انہوں نے مرکزی گورنمنٹ کو بات پر agree کیا کہ اگر کارس منسٹری کو

سبسڈی دینی ہے تو میں بھی دیتا ہوں اور آپ بھی دیں۔ اس کے بعد وہ بھی تیار ہوئے اور ہم نے ڈیزل کروڑ روپے کی سبسڈی provide کی اور آکو کو ایکسپورٹ کیا۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ آپ کسی منڈی میں چلے جائیں، کسی کاشت کار سے یہ پوچھیں کہ کیا بھاؤ جا رہا ہے اور کاشتکار خوش ہے یا نہیں؟ ہم نے اسی طرح وقت سے مٹلے گندم کی قیمت بڑھانی اور کاشت کار کو پوری قیمت ملی ہے۔ اسی طرح ہم آہستہ آہستہ آگے چل رہے ہیں۔ جو ٹرائیاں مٹلے ہو چکی ہیں ان کا تو میں ذمہ دار نہیں ہوں لیکن انشاء اللہ آئندہ آپ کی رہنمائی میں ہم اس کو آگے لے کر چلیں گے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، لودھی صاحب! جیسے آپ آگو والوں کو سبسڈی دے رہے ہیں ہمارا علاقہ بڑا پیمانہ ہے اور وہاں پیاز کی بہت بڑی منڈی ہے۔ اسی بنیاد پر آپ پیاز کے لئے بھی سبسڈی دیں کیونکہ سندھ کے بعد جب ہماری باری آتی ہے تو قیمتیں نیچے چلی جاتی ہیں۔ یہ بھی ضرور مہربانی فرمائیں۔

وزیر زراعت، انشاء اللہ! جناب سیکرٹری۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سیکرٹری! چونکہ زراعت کے متعلق بات ہو رہی ہے تو منسٹر زرعی مارکیٹنگ سے میرا سوال ہے کہ اب کپاس کی بیجانی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ کپاس ہماری ملک کی مصیبت ہے کیونکہ ہمارا سب سے زیادہ زرمبادلہ کپاس سے کمایا جاتا ہے۔ وزیر زراعت سے میری یہ گزارش ہے کہ یہ نہیں جائیں اور جو لوگ زرعی ادویات میں ملوث کرتے ہیں انہیں جبرت ناک سزا دی جائے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ جو امدادی قیمت مقرر کرتی ہے مٹا کر پیر پاول کا سرکاری ریٹ 480 روپے ہے لیکن مارکیٹ والے اسے 420 میں خریدتے ہیں۔ گورنمنٹ اس بات کو یقینی بنانے کہ گورنمنٹ کسان کی جس فصل کی جو امدادی قیمت مقرر کرے وہ ہر صورت میں اسے ملتی جاتی ہے۔ منسٹر زرعی مارکیٹنگ، انشاء اللہ! نوجوان ہیں، محنتی ہیں، پڑھے لکھے ہیں، خوبصورت ہیں اور زمین دار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، اگر یہ ہمارے زمین داروں کے لئے کچھ کر جائیں گے تو ہم بھی دماغی گے اور ہماری آئندہ نسلیں بھی انہیں دماغی گی۔ مہربانی۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! یہاں پر پنجاب کے مختلف علاقوں میں جو اجناس پائی جاتی ہیں ان کے حوالے سے بڑی سیر حاصل۔ بحث ہو رہی ہے اور یہ بڑی اہم بات ہے اور جس طرح ڈاکٹر وسیم صاحب بھی اہم بات کر رہے تھے کہ سپرے کے لئے استعمال ہونے والی زرعی ادویات کے بارے میں مختلف تجاویز آئیں تو کل جب بزنس ایڈوائزی کمیٹی کا اجلاس ہوا تھا اس میں میں بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اس میں طے یہ ہوا تھا کہ جب ہم یہ بزنس مکمل کر لیں گے تو اس کے بعد ایک اہم issue ہے جو موجودہ گورنمنٹ دوشعبوں میں بڑی زیادہ اصلاحات لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان میں ایک صحت اور دوسرا ایجوکیشن کا شعبہ ہے۔ وہاں پر ایجوکیشن کے لئے طے ہوا تھا کہ آج دو تین گھنٹے اس پر عام بحث ہو گی۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور چوں کہ یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ آج اجلاس ختم ہو جانا ہے تو ایجوکیشن بڑا اہم issue ہے اس لئے میں نے یہ request کرنی ہے کہ ایجوکیشن پر تین گھنٹے بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے مطابق اس کو جلدی wind up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بالکل ناٹم دیا جانے گا۔ آپ بیٹھنے کے لئے تیار رہیں، ہم آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، انشاء اللہ، ہم صبح تک بیٹھنے کے لئے تیار ہیں بلکہ رات گئے تک بیٹھنے کے لئے تیار ہیں تاکہ ایجوکیشن کے حوالے سے جو شاندار پالیسیاں آئی ہیں ہم ان پر بات کر سکیں اور ایجوکیشن منسٹر صاحب آج بڑے تیار ہو کر آئے ہیں۔ ماشاء اللہ بڑے سمارٹ لگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ ہمیشہ سمارٹ ہوتے ہیں اور سمارٹ ہیں جی۔ یہاں نجف صاحب بھی سمارٹ ہیں اور ایجوکیشن منسٹر بھی سمارٹ ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، نہیں۔ جناب! اب تو جناب نون صاحب کے بارے میں نجف صاحب نے بتا دیا ہے کہ وہ بہت سمارٹ ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ بھی کم نہیں ہیں۔

وزیر زرمی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری! اس میں گزارش یہ ہے کہ جہاں تک رائس کی بات ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ demand and supply کے حوالے سے جو price mechanism ہوا کرتا ہے، ہماری کوششیں یہ ہے کہ ہم demand oriented produces کی طرف کسانوں کو لائیں جس سے demand and supply کو بہتر کیا جائے تو میں اپنے فاضل ممبر کو صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ 450 روپے نہیں بلکہ باسٹی رائس 500 روپے میں مارکیٹ میں بک رہا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک زرعی پیداوار کا تعلق ہے تو زرعی پیداوار کی قیمتوں کے تعین کے mechanism کو ہم بہتر کر رہے ہیں۔ اس میں مہلی دھ کسان کو گندم کی قیمت بہتر ملی، مہلی دھ پچھلے سال کان کے کاشتکار کو اس کے گھر میں جائز قیمت ملی اور اس کی توقت سے زیادہ ملی، گنے کے حوالے سے بھی کاشتکار کو بہتر قیمت ملی۔ جہاں perishable produces آجاتے ہیں، وہاں پر میں نے عرض کیا ہے کہ ہم جارہے ہیں۔ جہاں کولڈ سٹوریج کا قیام ہے، یکنگ کو، ویکنگ کو اور دوسری انڈسٹری کو تقویت دے رہے ہیں cool chain system کو آگے بڑھا رہے ہیں، labs کا قیام ہے۔ اس سے perishable produces کو جن کی shelf life کم ہوتی ہے ان کو بڑھا کر ان کی بہتر مارکیٹنگ کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، نجف سیال صاحب کان کی ادویات کی بات کر رہے ہیں۔ اس میں، میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلی دھ ادویات کی کمی ہو گئی تھی کیونکہ بادشوں کی وجہ سے زیادہ دوائی استعمال ہوتی تھی اور بعد میں دوائی منگوانی گئی تھی جس وجہ سے کافی نقصان ہوا تھا۔ اس لئے اس کو اس دھ بیٹینی بنائیں کہ اگر کوئی ایسی موسمی صورتحال ہو جائے تو کم از کم یہ کمی نہ ہو اور آئندہ ایسا نقصان نہ ہو۔ خاص طور پر مٹری ورم جس نے تباہی مچائی تھی، اس پر خصوصی نظر رکھیں

کیونکہ کاٹن بڑی اہم فصل ہے اس کا نقصان نہ ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری، نجف عباس صاحب نے paddy کے حوالے سے جو سیٹمنٹ دی ہے میں انہیں correct کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں paddy کے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ پچھلے سال paddy 500 روپے سے 600 روپے کے درمیان رہی ہے۔ یہ سب سے زیادہ قیمت تھی جو پچھلے سالوں میں زمینداروں کو ملی ہے۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سیکرٹری میں نے وزیر موصوف سے اللہ دتہ کسان کی بات کی تھی یہ راجر مور پر چلے گئے ہیں۔ میرا موقف یہ تھا کہ جناب وزیر موصوف میرے بھائی ادویات میں۔ کوئی اقدامات کریں۔ اس بارے میں آپ کو اپنا ذاتی تجربہ بتاتا ہوں کہ پچھلے سال سفید کھئی کا عمدہ ہوا میں نے ایک سپر سے کیا، روٹین میں آٹھ سے دس یا پندرہ دن تک اجمعی دوانی گزارا کر جاتی ہے۔ میں نے سپر سے کیا، کھئی نہ مری۔ میں نے اپنے بیجروں کو کہا کہ ایک سپر سے اور کرو، تین دن بعد اور سپر سے کیا، تین دن بعد پھر سپر سے کیا اور چوتھی دفعہ میرے نوکر نے وہ بوتل اٹھائی اور منہ کو نکالی۔ میں اس floor پر حقیقت بات بنا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ جناب اگر مجھے کچھ نہیں ہوا تو کھئی کو کیا ہوگا۔ میرا point یہ تھا کہ ہمیں بین الاقوامی مارکیٹ نہ دکھائیں پہلے یہاں کنٹرول کریں۔

دوسرا میرے بھائی آبکاری و محصولات کے پارلیمانی سیکرٹری اجازت صاحب نے paddy کے حوالے سے 500/- روپے کی بات کی ہے۔ میں بھی کسان ہوں، میں بھی دہقان ہوں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ گورنمنٹ کارینٹ 480 روپے ٹیر کا تھا اور ہمارے علاقے میں شروع میں بلیک میں پانچ سو پانچ سو روپے بھی گیا لیکن پھر جس وقت اجارات میں آیا کہ یورپ نے منڈی توڑ دی ہے تو پھر وہی ساڑھے تین چار سو روپے پر آ گیا۔ آج کل پھر زیادہ ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جو رینٹ آپ مقرر کرتے ہیں اگر آپ نے 480 روپے مقرر کیا ہے تو منسٹرز می مارکیٹنگ یقین دہانی کرائیں کہ بلیک مارکیٹنگ، ذخیرہ اندوزی کرنے والے اس ملک کے دشمن ہیں۔ گورنمنٹ جو رینٹ

کاشتکار کے لئے مقرر کردے تو ان کی یہی کوشش ہونی چاہیے کہ کسان کو ملے۔ میرا یہ سوال تھا اور میرے بھائی امریکہ 'ورلڈ بینک' جانا نہیں کہاں کہاں چلے گئے؟ بڑی مہربانی۔
جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! رات کو ہم ساڑھے بارہ بجے گھر گئے ہیں، سارا دن یہاں پر بیٹھے رہے ہیں۔ آج پرائیویٹ ممبرز ڈسے ہے اور ابھی قانون سازی ہوئی ہے، تین چار بل ہیں جو ہونے ہیں۔ ابھی ہم تحریک اتوانے کا رہیں۔ حکومت کے پاس بزنس تو نہیں ہے آپ ایک دن زراعت پر بحث کے لئے رکھ لیں تاکہ House میں اس پر بحث ہو جائے۔ میرے خیال میں اس ایجنڈے کو ہی چلنے دیں۔ آج اجلاس ختم ہو جانا ہے۔ ہم نے گھروں میں جانا ہے۔ بعض لوگوں نے دور جانا ہے۔ براہ مہربانی اس کا خیال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں نے تحریک اتوانے کا جواب دیا ہے۔ آپ سوال کرتے ہیں تو بات بڑھتی جاتی ہے۔ میں صرف آپ کو اتنا جانا چاہتا ہوں کہ زرعی ادویات کا کاروبار سنٹرل کاروبار ہے لیکن ہم نے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے صرف آپ کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ very well in time ان کو میں نے مارگٹ دیا ہے کہ اب بجائی کا سیزن ختم ہو رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے پرسوں میننگ کر کے ان سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ جو مارگٹ مقرر کیا گیا ہے اس کا 25 فیصد ہم امپورٹ کر چکے ہیں۔ میں نے ان کو مارگٹ دیا ہے کہ جو ملانی کے آخر تک آپ کو سو فیصد دوانی پوری کرنی پڑے گی چاہے یہ central subject ہے۔ اضافہ اللہ تمہاری بات نہیں دہرائی جانے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اب تحریک اتوانے کا ختم ہوتی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! کل آپ نے بڑی مہربانی فرمائی تھی کہ میری ایک تحریک اتوانے کار سوشل سکیورٹی میڈیکل ہیلتھ کنٹری سے متعلق تھی۔ وہ ایک بہت بڑا scam ہے جو بن رہا ہے۔ اس کو میں نے پڑھ دیا تھا۔ آج منسٹر لیبر خوش قسمتی سے تشریف لے آئے ہیں۔ اگر اس کا جواب نہیں ہے تو اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کریں، نہیں تو یہ dispose of ہوجانے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو dispose of نہیں کیا جا رہا۔ کل لیبر منسٹر صاحب نہیں تھے۔ ان سے ابھی جواب لیتے ہیں۔ انہوں نے تحریک اتوانے کار out of turn پیش کی تھی اور ہم نے اس کو admit کیا تھا اور لاہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کیونکہ آپ موجود نہیں تھے اور اس کو آج تک کے لئے pending کیا گیا تھا۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو بتائیں۔ جی، منسٹر لیبر وزیر محنت و افرادی قوت، میں جواب دینا چاہتا ہوں۔

مہر اشتیاق احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! لاہور میں پانی کا مسئلہ ہے۔ یہاں پر انہوں نے پالیسی فیصد بل بڑھا دیئے ہیں۔ ہم چار دن سے بت کرنا چاہ رہے تھے لیکن وزیر صاحب موجود نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کس سے متعلق ہے؟

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! اس سے متعلق ہے۔ لاہور کے اندر پانی کا بل پالیسی فیصد بڑھا دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ابھی آپ کے بیچوں سے اعتراض کیا گیا تھا کہ آپ دوسری طرف جا رہے ہیں۔ آپ خود فیصد کر لیں، ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اب تحریک اتوانے کار کا ٹائم ختم ہو

گیا ہے۔ انہوں نے چونکہ کل یہ معاملہ اٹھایا تھا اس لئے میں نے لیبر منسٹر سے کہا ہے کہ وہ اس کے بارے میں اپنا جواب دیں۔ اگر اس کو pending کرنا ہے تو پھر pending کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، لیبر منسٹر اس کا جواب نہیں دیں گے۔

جناب ذمئی سپییکر، وہ جواب دے رہے ہیں اگر آپ انہیں دینے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، ٹھیک ہے۔

جناب ذمئی سپییکر، پھر انشاء اللہ یہ اچھی دفعہ کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپییکر!

جناب ذمئی سپییکر، جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپییکر! میری تحریک اتوانے کا نمبر 277 ہے اس کو pending کر دیں۔

جناب ذمئی سپییکر، اسے بھی pending کر دیا گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میری بھی pending کر دیں۔

جناب ذمئی سپییکر، اسے بھی pending کر دیا گیا ہے اور کوئی حکم کریں۔

مہر اشتیاق احمد، میری تحریک اتوانے کا بھی pending کر دیں۔

جناب ذمئی سپییکر، ٹھیک ہے۔ آپ کی تحریک بھی pending ہو گئی۔ آگے چلیں۔ تینوں

pending ہو گئی ہیں۔

مہر اشتیاق احمد، 302 بھی pending کر دیں۔

جناب ذمئی سپییکر، جناب! pending کر دی ہے۔ 302 بڑا خطرناک سیکشن ہے لیکن

pending کر دی جاتی ہے۔ جی، لیبر منسٹر صاحب!

لاہور میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ادارے

کی پرائیویٹ ہیلتھ کمپنی میں منتقلی

(...بحث جاری)

وزیر محنت و افرادی قوت، جناب سیکرٹری جنرل، یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن صوبائی اسمبلی رانا آفتاب احمد صاحب نے تحریک التوا نے کار ایک انباری خبر کی بنیاد پر ہمیش کی تھی۔ رانا صاحب ماشاء اللہ بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس مسئلے میں تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ ہم ادارہ سوشل سکیورٹی کو پرائیویٹ سیکٹر میں ایک کمپنی بنا رہے ہیں حالانکہ یہ بات ہرگز نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ادارہ سوشل سکیورٹی کو ایک پرائیویٹ ہیلتھ کمپنی کے حوالے کرنے کا کوئی پروگرام نہیں بنایا جا رہا۔ درحقیقت ادارہ سوشل سکیورٹی اپنی اصل شکل میں برقرار ہے اور مجوزہ قوانین کے تحت اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے اور مستقبل میں بھی دیتا رہے گا۔ مجوزہ ہیلتھ کمپنی صرف تین مندرجہ ذیل ہسپتال بنانے گی۔ ایک مانگا رانے ونڈ روڈ جو کہ 43 کلومیٹر ملتان روڈ سے لے کر اقبال ٹرک بھول ٹرک چوینیاں تک ایریا ہوگا اور دوسرا چوک پیر بہار شاہ شیخوپورہ سے 26 کلومیٹر فیصل آباد روڈ اور فیروز ٹوٹوں سے آٹھ کلومیٹر دور ہوگا اور تیسرا ضلع مظفر گڑھ میں ہسپتال ہوگا۔ چونکہ ہر کام میں بہتری کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے لہذا اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے صنعتی کارکنان اور ان کے لواحقین کو بہتر سے بہتر طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ہم یہ کمپنی معرض وجود میں لا رہے ہیں۔ پنجاب سوشل سکیورٹی ہیلتھ مینجمنٹ کمپنی صرف چند صنعتکاروں پر مشتمل نہیں ہے اس کے سارے معاملات کا کنٹرول سوشل سکیورٹی کرے گی۔ اس ادارے اور سوشل سکیورٹی کے مابین ایک معاہدہ طے ہوگا جس کے مطابق یہ کام کرے گی اور سوشل سکیورٹی روز میں یہ بات موجود ہے کہ ہم کسی کارخانہ دار کو کسی صنعت کار کو یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنے مزدوروں کو انڈسٹری کے اندر ہی ایک ڈسپنسری بنا کر ہیلتھ کی سہولتیں مہیا کر دیں۔ ہیلتھ کمپنی

مجوزہ تین مقامات پر سو سو بستروں پر مشتمل ہسپتال بنانے گی۔ جیسا کہ میں نے پہلے اوپر ذکر کیا ہے کہ مانگا رانے ونڈ روڈ پر، شیخوپورہ اور مظفر گڑھ میں ہسپتال ہو گا۔

جناب سپیکر! ایک اور بات میں رانا صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہیلتھ کمپنی نے صرف میٹنٹ کرنی ہے۔ سپرویزن ادارے ہی کی رہنی ہے۔ اس ہیلتھ کمپنی نے صرف میٹنٹ کرنی ہے اور اس میں ہم نے آجر کے بھی نمائندے رکھے ہیں، اجیر کے بھی نمائندے رکھے اور گورنمنٹ کے بھی نمائندے رکھے ہیں اور اس میں شرط ہم نے یہ رکھی ہے کہ یہ کمپنی ہمیں مفت زمین مہیا کرے گی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ یہ زمین جس پر یہ ہسپتال بننے ہیں وہ زمین ہم نے خریدنی نہیں ہے بلکہ اس کمپنی نے ہمیں مفت مہیا کرنی ہے۔ جب اس کمپنی نے یہ زمین ہمیں دینی ہے تو اس نے پہلے اس کی رجسٹری سوشل سکیورٹی کے نام کروانی ہے تب اس پر جا کر ہسپتال بننا ہے۔

دوسری بات یہ جو رانا صاحب نے فرمائی ہے کہ اس سے مزدوروں میں بے چینی بڑھ رہی ہے کہ کائی لوگ بے روزگار ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے لوگوں نے بے روزگار تو نہیں ہونا۔ جب یہ تین نئے ہسپتال بنیں گے تو اس میں روزگار کے زیادہ مواقع میسر آئیں گے اور کائی سارے لوگ اس میں adjust ہوں گے اور انہیں نوکریاں بھی ملیں گی۔ یہ میری عرض تھی جو میں نے آپ کی وساطت سے رانا صاحب کی خدمت میں کرنی تھی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جو فرمایا ہے کہ یہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ یہ جو منجانب اسپتالز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن ہے

Under the I.L.O 1962, this was the Federal subject and in the 1973 Constitution from the Federal List it went to the Concurrent List. Anything adopted now will be an extra Constitutional effort.

دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ اس سے بے روزگاری نہیں ہوگی۔ سوشل سکیورٹی کا جو سسٹم ہے that is working better than the Health Department. آپ دیکھیں کہ P.I.C کے بعد

اگر سب سے بہتر open heart surgery کا سسٹم ہے تو سوشل سیورٹی والوں کے پاس ہے۔ یہ ڈانٹ نہیں کر رہے ہیں۔ اگر میں آپ کو دس اداروں کا نام دیتا ہوں، محال کے طور پر ملک آٹوز، مدینہ انٹرپرائز، طیب نیکسٹل، گلشن سٹنگ، گلستان نیکسٹل، جی سٹز وغیرہ۔ جب employee کتا ہے کہ ہمیں یہ سہولت employer دے دے تو

Department accepts that on the recommendations of the employees

وہ ایک ڈسپنسری بنا لیتا ہے اور employee کو سہولت مہیا کرتا ہے۔

but he still pays the hundred percent Social Security to the department.

اس میں سے 40 percent مل والے کو refund کر دی جاتی ہے۔ یہ کیسا قانون ہے کہ اگر آپ کے پاس already ایک انفراسٹرکچر ہے اور آپ اس سے کام نہ نہیں اٹھا رہے ہیں۔

one thousand around three hundred seventy five units will be involved in this.

ان کو 80 percent پیسے آپ دے رہے ہیں۔ جب آپ کے پاس پیسے آجائیں گے تو پھر آپ ان کو 80 percent دیں۔ If you have already a set up جہاں تک ترین لود می صاحب کے ایڈوائزر ہیں۔

I could not understand and I would request this honourable Minister what is this N.I.S.S? Advisor on Agriculture and N.I.S.S , I could not follow.

یہ 1984 کمپنی آرڈیننس کے تحت اگر یہ کمپنی بن جانے گی اور پرائیویٹ میں چلی جائے گی تو اس کا کیا ہوگا؟ آپ دیکھیں کہ already آج کل یہ ہو رہا ہے کہ جو regular مل کے employee ہیں جب وہ ریٹائر ہو رہے ہیں اس کے بعد وہ کنٹریکٹ پر اور daily wages پر رکھ رہے ہیں۔ جو آدمی اس کو تجویز کر رہا ہے آپ چیک کر لیں وہاں پر میرا خیال ہے جو جلال ذوالی مل ہے۔

He is a defaulter of 50 lacs rupees of the Social Security.

جو خود اس چیز کا ڈیفائلٹر ہو

Do you think that he can do good something for the poor employees?

تین پارٹیاں گورنمنٹ employee & employer

They were not considered. If the employees say.

40 کہ ہمیں یہاں پر ڈسپنسری بنا دی جائے تو پھر وہ جائیں گے مگر They will pay. پہلے وہ

فیصد دیتے ہیں اب 80 فیصد دیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ میں ان کو زمین دے دیتا ہوں یہ میرے

محلے میں بنا دیں۔ زمین کا problem نہیں ہے۔ This is going to be an organized crime

یہ آپ کے دائرہ اختیار سے باہر چلے جائیں گے۔ پیسے پنجاب گورنمنٹ دے گی اور اس کو آپ

audit نہیں کر سکیں گے۔ because that would go to the Chartered Accountant

اور پھر آپ دیکھیں کہ 7 ہسپتال اور ڈسپنسریاں سوشل سکیورٹی کے تحت کام کر رہے ہیں اور

They are providing the best facilities ادویات بھی دے رہے ہیں

If you have already infra'structure, why don't you utilize that? What is

the need to form a company under the Ordinance 1984?

میں اس کو oppose کرتا ہوں اور he should confine کہ یہ جو وزیر صاحب ہیں یہ خود اس کو

look after کریں

Why he is handing over to a private person because this will create the

monopoly of industrialists?

اگر آپ یہ سٹ بھی دیکھیں کہ جو انہوں نے نام دینے ہیں، مخصوص لوگ ایک سٹک پر آگئے ہیں۔

We just want to bring on 1 would not name any body جیسا کہ کل کہا ہے مگر

This is an organized crime. یہ ہے کہ record

He will be accountable to the people tomorrow.

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، رضوی صاحب

وزیر محنت و افرادی قوت، جناب سیکرٹری رانا صاحب کا مقصد بھی یہی ہے کہ مزدوروں کو بہتر سہولت دی جائے اور ہمارا بھی مقصد یہی ہے کہ مزدوروں کو بہتر سہولت دی جائے جیسا کہ رانا صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ سوشل سیکورٹی کا انسٹیٹیوٹ یا سوشل سیکورٹی کے ہسپتال دوسرے گورنمنٹ کے ہسپتالوں سے بہتر کام کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر رانا صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نے گزشتہ دنوں ایک غریب مزدور کی bone marrow کا problem تھا، اس کے لئے ہم نے 15 لاکھ روپے دے کر اسے بیرون ملک بھیجا ہے، ہم تو غریب اور مزدور کی بہتری کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور جو بات جیسا کہ انہوں نے نام لیا ہے کہ وہاں پر ڈسپنسریں موجود ہیں۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ وہاں پر ڈسپنسریں موجود ہیں لیکن وہاں پر معمولی علاج ہوتا ہے۔ تمام لوگ rush کرتے ہیں۔ لاہور میں بڑا ہسپتال ملتان روڈ پر واقع ہے جو 610 بستروں کا ہے، وہاں پر ہی لوگ علاج کے لئے آتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مظفر گڑھ میں سو بستروں کا ہسپتال قائم ہو جائے، شیخوپورہ اور رانے وند میں ہسپتال قائم ہو جائے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کسی ایک آدمی کی بات نہیں ہے۔ یہ ایسی بات نہیں ہے کہ اس پر کوئی لابی کنٹرول کر جائے گی۔ اس پر supervision خدا کے فضل و کرم سے سوشل سیکورٹی اور حکومت ہی کی رہے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میرا سوال یہ نہیں تھا، یہ عود مانے ہیں کہ ہمارے ہسپتال بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ کے پاس already infrastructure ہے، آپ کے پاس ایک پورا ونگ ہے تو

Why do you not utilize that wing? Why you are putting this job to another person and private party

دوسرا مجھے یہ بتائیں کہ What is abbreviation of N.I.S.S? یہ لکھا ہوا ہے کہ Advisor on

Agirculutre and N.I.S.S.

وزیر محنت و افرادی قوت، جناب سپیکر! یہ کسی ایڈوائزر کے کہنے پر تو نہیں بن رہی۔ یہ تو ہم اپنی سہولت کے لئے کر رہے ہیں۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! Do not send chits here?

Keep sitting in the lobby.

MR DEPUTY SPEKAER: What is the bone of contention?

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, bone of contention is an organized crime.

جناب ڈپٹی سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

If this is an organized crime, in what way? The question is if there is a social security

اور اس کے تحت کام ہو رہا ہے اور

If they want to get some funds from outside to improve the present conditions. The Government is going to provide them funds

جن کا آپ نام لے رہے ہیں وہ بھی فڈز دیں گے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! یہ پالیسیاں مزدوروں کی تلافی کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ان کو

سرورسز فراہم کرنے کے لئے چاہے وہ ہیلتھ ہو یا ایجوکیشن یا کوئی اور ہو۔ پاکستان یا پنجاب level

پر جو مزدور یونینز ہیں ان سب کا یہ شدید اعتراض ہے کہ ایک ایسے ادارے کو جو کہ already well

developed ہے جل سے مزدوروں کو آج تک کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے اس کو private sector میں دیا جا رہا ہے۔

وزیر محنت و افرادی قوت، جناب سپیکر، یہ غلط بیانی ہے۔ ہم اس کو پرائیویٹ سیکٹر میں نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! میرا خیال ہے کہ اس کو pending کر لیتے ہیں آپ اور رانا صاحب اس پر discuss کر لیں اور پھر اس کو دیکھ لیں گے تاکہ اس پر اگر کوئی ایسی understanding ہو تو آپس میں کر لیں۔

وزیر محنت و افرادی قوت، رانا صاحب میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں میں ان کو بتا دوں گا کہ کس قانون کے تحت ہم یہ بنا رہے ہیں؟

The institution may enter into an agreement with government any local authority private body or in regard to the provision of medical care to person entered to it under the Ordinance.

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو اگلے اجلاس تک pending کر لیتے ہیں۔

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔ رانا صاحب وزیر صاحب کو چیمبر میں بل لیں گے تو میرے خیال میں اس کو pending کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

وزیر محنت و افرادی قوت، جناب سپیکر! میں نے تو واضح طور پر عرض کر دی ہے کہ ہم اس کو قطعاً پرائیویٹ سیکٹر میں نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کل وزیر قانون صاحب نے بھی اپنی رائے دی تھی۔

وزیر محنت و افرادی قوت، جناب سپیکر! کل میں نہیں تھا اور آج آ گیا ہوں اور میں نے ساری بات کر دی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ سلسلہ پنجاب کے مزدوروں کی بہتری کے لئے ہے اور متعلقہ وزیر نے اس پر اپنا جواب دیا اور رانا صاحب اس وقت اٹھ کر گئے ہیں جب آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے آپ ان کے جمیئر میں چلے جائیں اور ان کے ساتھ بات کر لیں اس لئے اس وقت تک اس کو pending رکھا جائے۔ معطل کے طور پر اگر ان کے جمیئر میں بات کوئی فائنل نہیں ہوتی تو پھر یہ معاملہ House میں آنا چاہیے اور House کی روایات کے مطابق حل کرنا چاہیے۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ اس کو pending کر لیں۔ یہ آپس میں بیٹھ جاتے ہیں اور اس پر سیر حاصل گفتگو کر لیتے ہیں۔ جناب والا! اس کو پہلے ہی pending کر چکے ہیں۔

جناب ذمہ دار سپیکر، آپ مجھے کیا پڑھا رہے ہیں؟ میں یہی تو پہلے کہہ چکا ہوں کہ وہ آپس میں discuss کر لیتے ہیں اور اس کو pending کر لیتے ہیں اور آئندہ اجلاس میں اس کو take up کر لیں گے۔

وزیر محنت و افرادی قوت، جناب سپیکر! اس پر discussion تو ہو گئی ہے اور میں نے یہ بھی عرض کر دیا ہے کہ وہ کمپنیاں سوشل سیورٹی کے تحت ہی ہیں اور ہماری supremacy سوشل سیورٹی پر ہی قائم رہے گی۔ میں نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ قانون کے تحت ہم یہ کر بھی سکتے ہیں۔ جناب ذمہ دار سپیکر، اگر یہی بات ہے تو آپ ابھی پانچ منٹ کے لئے discuss کر لیں۔ وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذمہ دار سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! آپ اس تحریک کو dispose of کر کے وزیر صاحب کو direct بھی کر سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو مطمئن کریں۔ dispose of ہونے کے بعد بھی آپ direct کر سکتے ہیں۔ آپ یہ direction پاس کر دیں کہ میں اس تحریک کو dispose of کر رہا ہوں اس direction کے ساتھ کہ وزیر صاحب ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو مطمئن کریں گے اور اس بات کو discuss کر لیں گے۔ وزیر متعلقہ نے اتنی تفصیل سے اس پر

بھیج دیا ہے۔

بہن۔ ڈپٹی سپیکر، میں نے اس پر رولنگ دے دی ہے اور میں اس کو final سمجھتا ہوں کہ یہ اگلے اجلاس میں take up ہو گی۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ایم۔ ایم) بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی

مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: Next is the University of Arid Agriculture, Rawalpindi (Amendment) Bill 2004 (Bill No. 12 of 2004). Mr Tanveer Ashraf Kaira may move!

MR TANVEER ASHRAF KAIRA: Sir, I move.

"That leave be granted to introduce the University of Arid Agriculture Rawalpindi (Amendment) Bill 2004."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the University of Arid Agriculture Rawalpindi (Amendment) Bill 2004."

وزیر زراعت، میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کاٹزہ صاحب! آپ اس پر اپنی short statement دیں۔

جناب تنویر اشرف کانرہ، جناب سیکرٹری جنرل 1995 کے ایکٹ کے مطابق پنجاب اسمبلی نے یہ بل پاس کیا جس کے تحت یہ یونیورسٹی وجود میں آئی اور اسی اسمبلی نے جنوری میں متفقہ قرارداد پاس کی جس میں یہ کہا گیا کہ معروف صوفی شخصیت پیر مہر علی شاہ کے نام سے اس یونیورسٹی کو منسوب کیا جائے۔ یہ قرارداد ایک حکومتی ممبر نے پیش کی اور اسے متفقہ طور پر اسی پنجاب اسمبلی نے پاس کیا۔ یہ ایک اہم روایت ہے جس کے تحت صوفی شخصیت اور قوم کے محسنوں کے نام سے اداروں کو منسوب کیا جاتا ہے۔

جناب سیکرٹری ایسی روایت پہلے بھی موجود ہے کہ ملتان میں 1975 میں ایک ایکٹ کے تحت ملتان یونیورسٹی قائم ہوئی اور 1979 میں ایک ترمیمی آرڈیننس کے تحت اس کا نام بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی کے نام سے منسوب کیا اور یہ 1981 P.L.D کے Page No. 9 پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ فیڈرل گورنمنٹ نے بھی میڈیٹ اوپن یونیورسٹی کا نام علامہ اقبال سے منسوب کیا گیا اور اس کا نام علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی رکھا گیا۔

جناب سیکرٹری پنجاب اسمبلی نے اس قرارداد کو پیر مہر علی شاہ کے نام سے منسوب کیا اور اگر یہ قرارداد پاس ہوتی ہے تو اس سے پنجاب اسمبلی کا وقار بند ہوگا۔ اگر اس قرارداد پر عملدرآمد نہ ہو، تو یہ اہم روایت نہیں ہے، اس سے جمہوری ادارے کمزور ہوں گے۔ یہ بل میں نے اس لئے پیش کیا کہ ایوان کی بالادستی قائم ہو۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، وزیر زراعت 1

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ House ایک بلا House ہے اور ایک پاور فل ادارہ ہے اور اس نے یہ resolution unanimous پاس کیا تھا اور اس وقت بھی میں نے ایک معمولی سی گزارش کی تھی کہ اس میں کوئی complications آئیں گی جس طرح کہ ہمارے نوجوان جو وہاں سے پاس کرتے ہیں ان کا نام Arid University all over the world مشہور ہے، ان کی ڈگریاں ان کے دماغ سے آئے ہیں، ان پر یہ آئے گا لیکن ultimately we

agreed as every body agreed کہ اس کا نام Arid University رستے دیا جائے اور پہلے ان کا نام درج کیا جائے دونوں مقصد حاصل ہوں گے۔ یہ پاور فل ادارہ ہے۔ آپ نے اس کو پاس کیا ہے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ تھے لیکن جب یہ resolution, through proper channel, went to Syndicate ایک یونیورسٹی کی highest executive body جو اسی اسمبلی نے بنائی ہوئی ہے 'اسی اسمبلی نے ان کو پاور فل کیا ہوا ہے' انہوں نے یہ اعتراضات لگا دیئے کہ اس کو نہ کیا جائے کیونکہ اس میں بہت ساری قباحتیں آئیں گی کیونکہ اس ادارے میں ممبران ہیں ' اس میں scientists ہیں ' اس میں educationists ہیں ' اس میں judges ہیں every body is there انہوں نے یہ objection لگایا کہ اس کو منظور نہ کیا جائے تو پھر accordingly یہ move ہوا اور ultimately یہ ہوا کہ اس کو نہیں کرنا چاہیے لیکن میں نے اپنے دوستوں سے بات کی ہے کہ پھر بھی آپ پاور فل ادارہ ہیں۔ دو چیزیں ہو سکتی ہیں کہ سب کچھ محمود کر ہم اس کو through کر دیں یا پھر reconsideration کے لئے Syndicate کو بھیجیں یا پھر remove کریں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اگر سارا House اتفاق کرتا ہے تو اس کو یا تو pending کر دیا جائے یا پھر اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس کے بعد وہاں بیٹھ کر پھر فیصلہ کر لیں then it will come in the House اس کے بعد جو فیصلہ کریں گے وہ قبول ہو گا۔ جناب ڈپٹی سپیکر، اب جو کمیٹی کے سپرد کرنے کے بارے میں تجویز ہے تو اس کے لئے دوونگ ہو گی

The motion moved and the question is:-

"That leave be granted to introduced the Univrstity of
Arid Agriculture Ra walpindi (Amendment) Bill, 2004."

جی 'تویر کا ترہ صاحب آپ move کریں۔

MR TANVEER ASHRAF KAIRA: I introduce the University of Arid Agriculture Rawalpindi (Amendment) Bill 2004.

MR DEPUTY SPEAKER: The University of Arid Agriculture Rawalpindi (Amendment) Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, under Rule 94, it is referred to the Standing Committee on Agriculture with the direction to submit its report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ صوبائی محتسب پنجاب مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: Next is the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004. The Minister has already moved it.

چوہدری اقبال صاحب نے اس کے بارے میں اپنی statement پیش ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر ای بل پہلے بھی move ہوا تھا اور اس کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ بیٹھ کر بات کرنی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ہم سے رابطہ نہیں کیا۔ اگر تو اس کو purely میرٹ پر take up کرنا ہے تو میرے پاس تمام arguments ہیں وہ میں House میں پیش کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو فیصلہ آپ مناسب سمجھیں فرمادیں۔ اگر اس کو pending فرماتا ہے تو mover کی مرضی کے مطابق جو وہ فیصلہ چاہتے ہیں میں اس کے لئے تیار ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر حکومت کی طرف سے اور ہماری طرف سے یہ جو پہلا بل پیش ہوا تھا تو اس پر بڑی اچھی رائے تھی کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ جتنی کمیٹیاں بنی ہیں ان کو فعال کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ یہ جو معمولی مولے بل ہم پیش کرتے ہیں جو بل ہم نے پیش کیا ہے یہ صوبائی محتسب اعلیٰ کے متعلق ہے اور اس میں صرف ایک

amendment ہم نے دی ہے کہ اس میں mandatory provision ہے کہ جس کے خلاف اگر کسی ڈیپارٹمنٹ کے خلاف یا کسی محکمے کے خلاف کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو 30 دن کے اندر اندر اپنی اپیل گورنر کو کر سکتا ہے۔ ہم نے اس میں amendment کی ہے کہ بعض ڈیپارٹمنٹ پانچ پانچ ماہ، چھ ماہ بعد کول مول سری جا کر گورنر کو بھیج دیتے ہیں اور اس پر عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے۔ اس پر سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے فیصلے نکلنے ہیں اور یہ محتب کی سالانہ رپورٹ 2002 میں بھی انہوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جو اپیل ڈیپارٹمنٹ گورنر کو بھیجتے ہیں تو جب 30 دن سے زیادہ گزر جاتے ہیں تو وہ بھیجتے ہیں تو ہم اس معاملے میں بیٹھنے کے لئے تیار ہیں اور میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس میں discussion ہو جائے۔ اگر کمیٹی یہ سمجھے کہ یہ amendment ہونی چاہیے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ کمیٹی یہ decide کرے، کمیٹی اتنی ہی ہونی ہیں اور ان کے چیرمین بنے ہیں اور وہ کمیٹی موجود ہیں اور اگر ہم آپس میں بیٹھ کر کام کرنا شروع کر دیں گے، یہ ٹھیک ہے کہ بیٹھنا بھی چاہیے تو پھر یہ کوئی روایت نہیں ڈالی جائے گی لہذا میری وزیر خوراک سے درخواست ہے کہ اس کو یا تو pending کرادیں یا پھر کمیٹی کے سپرد کرادیں۔

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری اتنا سادہ معاملہ نہیں ہے جتنا میرے کاٹل دوست فرما رہے ہیں۔ اس کے بارے میں میں آپ کو سیکشن پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ اس ایکٹ کی 35 Clauses ہیں جن کے بارے میں amendment پیش کرنا چاہتے ہیں اس کی wording یہ ہے

The remuneration payable to the Ombudsman and the administrative expenses of the Office, including the remuneration payable to staff, nominees and grantees shall be an expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund.

جناب سپیکر! اس کے بارے میں آئین بڑا واضح ہے۔ یہ آرٹیکل 115 ہے۔

A Money Bill, or a Bill or amendment which if enacted and brought into operation would involve expenditure from the Provincial Consolidated Fund or withdrawal from the Public Accounts of the Province shall not be introduced or moved in the Provincial Assembly except by or with the consent of the Provincial Government.

جناب سپیکر! اس طرح یہ بل House میں پیش نہیں ہو سکتا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ بل ہی غلط پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے 2004 کا

Ombudsman Bill پیش کیا ہے۔ یہ اگلا بل جو South Asia کا ہے وہ بل پڑھ رہے ہیں۔ وزیر خوراک، یہ محتب اعلیٰ والا بل ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ جو پڑھ رہے ہیں یہ وہ نہیں ہے جس کی ہم نے amendment دی ہے یہ ذرا اسے سمجھ لیں۔

وزیر خوراک، کیا آپ نے محتب اعلیٰ والے بل پر amendment دی ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم نے 32 میں amendment دی ہے۔ ہم نے 35 میں نہیں دی۔

وزیر خوراک، نہیں۔ آپ 32 بھی دیکھ لیں۔ میں 35 آپ کو اس لئے پڑھ کر سارا ہوں کہ it is

basically a Money Bill جو کہ حکومت کی consent کے بغیر نہیں آ سکتا۔

جناب ارشد محمود بگو، نہیں۔ جناب سیکرٹری یہ Money Bill نہیں ہے۔ اس میں ہم نے amendment دی ہے کہ اس میں جو محتسب کا قانون بنا ہے صوبائی سطح پر۔۔۔۔ وزیر خوراک، جناب سیکرٹری جو میں بنیادی بات کر رہا ہوں غالباً میں بگو صاحب کو سمجھا نہیں سکا۔ میری ذرا دو منٹ بات سن لیں۔ میں آپ سے یہ عرض کر رہا تھا کہ بنیادی طور پر یہ جو ایکٹ ہے اس میں چونکہ صوبائی حکومت کے سارے اثراہات ہوتے ہیں اور expenditures are borne by Provincial Government اس میں بنیادی طور پر یہ ایکٹ Money Bill کے تحت پیش ہوا تھا اور اسی کے تحت پاس ہوا تھا اس لئے اگر آپ کسی بھی سیکشن میں amendment لانا چاہیں تو پہلے حکومت سے اجازت لینی ہوگی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری اس میں تو ہم amendment دے ہی نہیں رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ چودھری صاحب نے پڑھا نہیں ہے اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔ یہ 32 ہے جس میں ہم نے amendment دی ہے۔

Representation of Governor: Any person aggrieved by a decision or order of the Ombudsman may within 30 days of the decision on order make a representation of the Governor who may pass such orders thereon as he may deem fit.

اس میں یہ ہے کہ اگر کسی department کے خلاف کوئی decision ہوتا ہے تو 32 میں یہ روز ہیں کہ 30 دن کے اندر آپ نے گورنر کو اپیل کرنی ہے۔ ہم نے جو amendment دی ہے اس میں ہم نے کہا ہے۔ یہ جو 32 سیکشن ہے اس کو ensure کریں کہ 30 دنوں میں ہی اپیل ہونی چاہیے نہ کہ 6 ماہ میں ہو۔ ہم نے اس میں کوئی نئی چیز داخل نہیں کی۔

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے اس بل کے اوپر پارٹیمیم دی ہیں ایک نمبر 2 پر 28 پر 32 پر اور 35 پر دی ہیں۔ اگر تو یہ ترتیب کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو یہ اس کے مطابق چلیں۔ میں ان کو جواب دیتا ہوں۔ میں نے تو overall بل کی بات کی ہے کہ with the consent of the Government. آسکتا ہے ویسے کوئی ترمیم نہیں آسکتی۔ اگر انہوں نے 28 کے بارے میں بات کرتی ہے، 2 کے بارے میں کرتی ہے یا 32 کے بارے میں بات کرتی ہے تو پھر نمبر وار سے شروع کر دیں پھر میں جواب دے دیتا ہوں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے پارلیمنٹ امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی، ملک صاحب!

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے پارلیمنٹ امور، جناب سیکرٹری! اس بل میں جو بنیادی amendments دی ہیں ان کی ہم نے اور انہوں نے statement of objects and reasons دی ہیں تو اس کا primary focus دو چیزوں پر محیط ہے۔ اگر اس بل کو جس طرح Minister صاحب کہہ رہے ہیں کہ consolidate کر لیا جانے کیونکہ اس میں بنیادی طور پر یہ lacuna پیدا ہو جانے کا کہ اس کی financial reasons ان کے objects and reasons کے اندر ہیں

35(A) is basically the Clause about which the Minister is talking

اور جس Clause کے بارے میں ارشد بگو صاحب بات کر رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ time کو ensure کیا جانے کہ وہ 30 days کے اندر جو وہیں پر اس کے خلاف اپیل جانی ہے وہ 30 دن کے اندر اندر file ہو جائے تو already جو existing law ہے that already in detail of implementation کی the same provision لیکن اس کی implementation کے حوالے سے اگر اس بل کو it is objection نہیں ہے۔ بل کے حوالے سے objection نہیں ہے لیکن a good bill اس پر objection نہیں ہے۔ بل کے حوالے سے objection نہیں ہے لیکن It can even attain consolidation کر کے لایا جانے تو better results تو ہماری گزارش یہ ہو گی کہ

Rather than referring to the Committee it should be consolidated first

پھر دوبارہ اس کو House کے اندر لایا جانے تو بہتر result ہو گا۔ شکریہ

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری جو بات میرے فاضل دوست نے کی ہے اور جس amendment کی یہ بات کر رہے ہیں اس میں بھی بہت problems ہیں۔ اس نے انہیں میں نے کہا تھا کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں جو بھی آپ کی مثبت amendment ہو گی تو ہم اس کو welcome کریں گے۔ جو صاحب نے کہا تھا کہ آپ اکثریت کے زور پر کرتے ہیں اور میں نے ان کو اسی نے offer دی تھی لیکن انہوں نے خود ہی اس پر کوئی response نہیں دیا۔ یہ جو گورنر صاحب والی بات کر رہے ہیں کہ وہ زاہد الہیاد ہو جانے گا۔ اس میں عرضداشت پیش کریں گے۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ اس میں بہت ساری administrative problems آ جاتی ہیں۔ بعض اوقات head of the department سیٹ پر نہیں ہوتا، وہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر بعد میں دوسرا آتا ہے اور اسے پوری طرح سے دسترس حاصل نہیں ہوتی تو اس کے لئے بھی ٹھکے کو وقت درکار ہوتا ہے۔ پھر گورنر صاحب کو day by day اس کی information دینی پڑتی ہے کہ یہ ایک دن بھی کیوں delay ہوا ہے۔ اس میں ساری چیزیں موجود ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ ان کی جو مثبت تجویز ہوں گی ان کو ہم انتہا اللہ welcome کریں گے اور اس کے اوپر میں نے آپ کو روز بھی بتا دئے ہیں Constitution 115 بھی بتا دیا ہے۔ اس لئے اس کو اس طرح کمیٹی کے سپرد کرنا روز کے خلاف ہو گا۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سیکرٹری، سید احسان اللہ وقاص صاحب

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جناب وزیر صاحب کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ جو بات ارشاد فرما رہے ہیں دیکھیں یہ جو ادارہ ہے یہ بنیادی طور پر ایک عام آدمی کو سرکاری ٹھکے سے ریٹیف میا کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ

سرکاری محکموں کو عام آدمی سے ریٹیف دینے کے لئے نہیں بلایا گیا۔ اب کئی مہینے کے بعد کسی عام آدمی کو کسی محکمے سے کوئی ریٹیف ملتا ہے تو اس میں یہ قانون موجود ہے کہ وہ ایک مہینے کے اندر اندر گورنر کے پاس اپیل کر سکتا ہے۔ وہ ایک مہینے کے اندر اپیل نہیں کرتے۔ چھ ماہ بعد جا کر بے چارے جس مظلوم کو ایک ریٹیف ملا ہوتا ہے وہ ریٹیف set aside کر کے اس کا بیڑہ غرق کر دیتے ہیں۔ ہم نے اس بارے میں بات کی ہے۔ اس میں بالکل واضح ہے لیکن صرف اس وجہ سے کہ کہیں ہماری بات kill نہ ہو جائے کہ ہمارے پاس اکثریت نہیں ہے، اکثریت تو ان کے ساتھ ہے تو ہم بیٹھ کر ان کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں عرض کروں گا کہ ہمارا ایسی چیزیں جن کے اندر اب یہ فرما رہے ہیں کہ اس میں financial complications ہیں۔ اس میں کیا financial complication ہے؟ جب کسی بل کو یہاں پیش ہونے کی اجازت مل جانے اور منظور ہو جانے تو اس کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کوئی financial اعتراض نہیں تھا۔ اسی لئے تو یہاں یہ introduce ہو رہا ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو ہمارا ایک اور بل روکا ہوا ہے۔ ہم ان کے ساتھ مل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جناب ڈپٹی سپییکر، میرا خیال ہے کہ دونوں طرف سے اس بات پر اتعلق ہے کہ بیٹھ کر بات کر لیں تو اس کو pending کر دیا جاتا ہے آپس میں بات کر کے It will taken up again.

مسودہ قانون ہرجانہ تشدد مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: Next is the Torture Compensation Bill 2004.

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASSI (Advocate): Sir, I move that leave be granted to introduce the Torture Compensation Bill 2004.

جناب سپییکر! میں یہ جانتا چلوں اپنے دوستوں کو کہ ہمارا آئین یہ کہتا ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let me read it, first.

"The motion moved is that leave be granted to introduce
the Torture Compensation Bill 2004."

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں میرا concern تھا کل بھی اور
پہلے بھی۔۔۔

MINISTER FOR COMMUNICATIONS AND WORKS:- I oppose it, Sir.

MR DEPUTY SPEAKER:- Yes, Mr Muhammad Shafqat Khan Abbasi!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! کل بھی اور پہلے بھی میں میرا
concern تھا کہ یہ بل بنیادی طور پر اس لئے پیش کیا گیا کہ ہمارا آئین پاکستان یہ کہتا ہے کہ
No detrimental action shall be taken to life and reputation of any citizen.
آئین یہ حق دیتا ہے کہ ٹارپر کسی بھی قسم کا ہو وہ منع ہے۔ آرٹیکل 14 کے تحت کسی کو یہ
حق نہیں کہ کوئی پولیس custody میں ہو تو اس کے ساتھ تشدد کیا جائے۔ آرٹیکل 14 انسان
کی حرمت، انسان کی عظمت، انسان کی dignity of man کی بات کرتا ہے اور یہی آرٹیکل
9 of the Constitution انسانی سکیورٹی کی بات کرتا ہے کہ اس کی جان و مال اور اس کی
reputation کا احترام کیا جائے گا اور یہی نہیں ہمارا مذہب اسلام جو سلامتی کا مذہب ہے جس
میں یہ کہا گیا کہ کوئی انسان اگر کسی ایک انسان کی ناحق جان لیتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہو گا کہ
پوری کائنات کی جان لینے کے مترادف ہے۔ اسی کے تحت پولیس آرڈر 2002 کے Preamble
میں لکھا گیا ہے کہ ہر پولیس والا آئین کے مطابق، قانون کے مطابق اور democratic
aspiration of the people کے مطابق کام کرے گا۔ اسی لئے پہلی دفعہ پولیس آرڈر 2002
میں یہ کہا گیا کہ اگر کوئی پولیس والا during the police custody physical, mental
torture کرتا ہے یا violence commit کرتا ہے تو اس کی سزا پہلی دفعہ پانچ سال رکھی گئی

جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑی بات تھی۔ اس سے پہلے پولیس نارجر کے حوالے سے اس کو ایک جرم نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ان تمام پابندیوں کے باوجود ان تمام شہری حقوق جو ہمارا آئین، قانون اور اسلام دیتا ہے اس کے باوجود جب ہم ہر روز وزیر اعلیٰ پنجاب کے یہ اعلانات سنتے ہیں کہ ہم اس ملک سے پولیس کچھ کا غاتمہ کر رہے ہیں۔ پولیس تشدد کا غاتمہ کر رہے ہیں۔ ہم نے یہ کوشش کی کہ اس ملک میں کوئی codified قانون نہیں ہے، جو شہریوں کو یہ حق دے کہ اگر شہریوں کے ساتھ کوئی زیادتی کرتا ہے، آئین و قانون سے ماورا کوئی ایکشن لیتا ہے تو اس کے خلاف بھی کوئی چیک ہونا چاہیے۔ یہ معاوضے کا جو بل ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ پولیس custody میں اگر کوئی آدمی کسی کو فریئل اور مینٹل نارجر فراہم کرے گا تو اس کے خلاف اس آدمی کا یہ حق ہو گا کہ وہ قریب ترین سول جج کے پاس استعلاجہ دائر کرنے، درخواست دائر کرے، مقدمہ درج کرانے کہ میرے خلاف یہ ہوا ہے اور وہ متعلقہ عدالت اس کا میڈیکل چیک اپ کرانے یہ جانچنے کے لئے کہ واقعی اس کے ساتھ تشدد ہوا ہے یا نہیں؟ اس بنیاد پر تین لاکھ تک وہ عدالت اس کے حق میں ڈگری کر سکتی ہے اور فیصلہ کر سکتی ہے۔ میری پچھلی دفعہ راجہ بھارت صاحب سے بھی بات ہوئی تھی اور انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اس بل کو ہم oppose نہیں کریں گے۔ ہم اس بل میں آپ کا ساتھ دیں گے۔ پھر اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وزیر مواصلات نے اب اس کو کس بنیاد پر oppose کیا ہے؟ اس لئے یہ تو ان کی حکومت کا۔۔۔ بھنڈا ہے کہ ہم ہر قسم کا پولیس کچھ ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ جو سارے کا سارا معاوضہ ہم نے تو یہ بھی نہیں کہا، ہاں ہونا تو یہ چاہیے کہ جب کوئی پولیس والا، کوئی تفتیشی پولیس حراست کے دوران تشدد کرتا ہے، اس میں وہ محکمہ ذمہ دار ہوتا ہے، وہ معاوضہ اس محکمے کو دینا چاہیے۔ حکومت کو دینا چاہیے لیکن ہم نے بھی اس لئے اس میں اس نارجر کو رکھا ہوا ہے کہ جو تشدد کرے گا یہ وہ دسے گا تاکہ ان کو یہ جواز نہ ہو کہ یہ منی بل ہے اور سرکار کے ex-chequer سے پیسے دینے جائیں گے۔ اس لئے مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ جب ہمارا قانون جہالت سے لے کر آئین سے لے کر پولیس آرڈر منغ کرتا ہے کہ کوئی پولیس والا تشدد نہیں کر سکتا لیکن ہمارے پنجاب میں پوری دنیا سے زیادہ پولیس یہاں بے لگام

ہے۔ جب عدالت عالیہ یا سہریم کورٹ میں ایک کیس دیکھا جاتا ہے تو وہاں پولیس کا گواہ جو ہوتا ہے، منجانب پولیس کا گواہ 'منجانب پولیس recovery کرتی ہے تو وہاں کی ہماری عدالت حکمنی اس پر یقین نہیں کرتی۔ وہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمیں پتا ہے کہ منجانب میں fake recoveries ہوتی ہیں۔ منجانب کی تفتیش dis-honesty پر مبنی ہوتی ہے۔ وہاں یہ observation ہوتی ہے کہ صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں کوئی سوچ نہیں سکتا کہ وہاں کا پولیس افسر کسی کے خلاف fake recovery ڈال دے 'fake gun اس کے ذمے ڈال دے۔ اس لئے اس پولیس کا قبہ درست کرنے کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے جس کے یہ ہر وقت مع دوہرہ جام دہا می ہوتے ہیں کہ ہم منجانب میں پولیس کچھ ختم کر رہے ہیں تو میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس بل کے حوالے سے کیا وجہ ہے کہ یہ اس کو oppose کر رہے ہیں؛ میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح سے میری undertaking راجہ بشارت صاحب سے discuss کے دوران ہوئی تھی، وہ یہ فرما رہے تھے کہ ہمیں اعتراض نہیں ہو گا۔ اس کو کمیشن میں لایا جانے۔ کمیشن اس کو thrash out کرے۔ وہاں حکمہ قانون بھی پڑھے، باقی لوگ بھی بیٹھیں۔ اگر اس میں کوئی سقم ہے تو اس کو درست کیا جائے۔ اگر سقم نہیں ہے تو اس کو اس طرح اکثریت کے بل بوتے پر kill نہ کیا جائے اور کل جب لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات ہو رہی تھی، کل جو سرکار کی طرف سے بل پیش تھا تو میں نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ راجہ بشارت صاحب تعریف کر رہے تھے کہ ایڈیشن ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر قانون سازی میں دلچسپی لے رہی ہے اور ہماری مدد کر رہی ہے۔ ہم بیٹھ کر طے کر لیتے ہیں، ہم نے یہ کہا تھا کہ اس کا ہمیں بھی جواب ملنا چاہیے۔ اگر ادھر سے بھی کسی اہم بات کی کوئی قانون سازی ہوتی ہے یا ترمیم ہوتی ہے تو اسے ویسے ہی reciprocate کرنا چاہیے تو میری اپنے وزیر مواصلات سے گزارش ہے، یقیناً کسی کی instructions پر ہی انھوں نے اس بل کو oppose کیا ہو گا تو میری ان سے گزارش ہے کہ اس معاملے کو کمیشن کے سپرد کیا جائے۔ اس پر بحث کی جائے۔ کیا وجہ ہے؟ کیا معاملہ ہے؟ اگر اس بل کی شکل میں پولیس کو کام مل جانے کا آنے روز اخبارات ہماری پڑی ہوتی ہیں کہ منجانب پولیس میں کیا کچھ نہیں ہو رہا۔ illegal

detention کے معاملات ہوتے ہیں۔ عدالتوں میں جا کر وہ figure حاصل کریں اور جس طرح ہماری وزیر صاحبہ نے چمکھلے بنتے یہ کہا کہ پنجاب پولیس کے سات ہزار سے زیادہ افراد کے خلاف کارروائی کی گئی یعنی جنہوں نے mis-conduct کیا، جنہوں نے پولیس آرڈر کے تحت proper تفتیش نہیں کی۔ انہوں نے لوگوں کو مقدمہ درج کئے بغیر جس بے جا میں رکھا۔ اس طرح کے معاملات جو آنے روز اخبارات میں پولیس کی زیادتیاں جو منظر عام پر آتی ہیں ان کو کون چیک کرے گا؟ عدالتوں کے پاس اتنا نام نہیں کہ وہ ہر روز مقدمات درج کرنے کے لئے ہدایات دیتی رہا کریں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی وجہ ہی نہیں ہے کہ اس بل کو اکثریت کے بل بوتے پر kill کر دیا جائے۔ میری آپ سے گزارش ہے اور اپنے جو treasury کے دوست ہیں ان سے بھی کہ اپنے ضمیر کے مطابق اگر وہ سمجھتے ہیں کہ پنجاب پولیس بہت اچھی پولیس ہے، پنجاب کے شہریوں کے ساتھ پولیس زیادتی نہیں کرتی، مقدمہ درج کئے بغیر ان کو غیر قانونی تفتیش میں نہیں رکھتی اور انہیں فزیکل یا مینٹل ہارپر نہیں دیتی تو پھر باطل کریں۔ اپنے ضمیر کے مطابق میری مدد کریں۔ اس بل کو کمیٹی کے حوالے کریں۔ بہت مہربانی۔

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:- Thank you, Mr Speaker Sir...

جناب سمیع اللہ خان، آپ نے oppose ہی نہیں کیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری جنرل میں یہاں پہنچا ہوں تو منسٹر اس کو oppose کر چکے تھے۔ جب انہوں نے شروع کیا ہے تب میں House میں موجود نہیں تھا۔ جب یہ بات کر رہے تھے تو میں آ گیا۔ اس وقت منسٹر صاحب چونکہ oppose کر رہے تھے

and I don't think there any reason that Minister Sahib has opposed and I can't give my contentions. Mr Speaker Sir, this bill has three dimensions. Conceptually this bill is right and it is need of the time, it should be

adopted. But as a legal document we have few reservation on it. It might create a new sort of ambiguity into the legal procedure which is already quite in a chaos.

ہمارے پاس پہلے پولیس آرڈر 2002 'سی۔ آر۔ پی۔ سی' Constitution of Pakistan میں تینوں کے اندر ایسے کلارز آرٹیکل سیکشنز available ہیں جو پولیس کے اوپر اس چیز کے constraints رکھتے ہیں ' legal force رکھتے ہیں کہ وہ فزیکل مارچر any kind of violence on any subject in their custody کے اوپر استعمال مت کریں۔ عباسی صاحب کے بل کے حعلق جو انہوں نے میرا وائز اس کی detail دی ہے۔ جہاں تک ہم constitution کے حوالے سے بات کریں گے تو وہ تمام آرٹیکلز جو انہوں نے اپنے reasons and objects کے اندر دینے میں وہ detail میں ہیں۔ ان کو بار بار دہرانے کا کامدہ نہیں۔ پولیس آرڈر 2002 کے سیکشن 155 onwards جو سات سیکشن ہیں اور ان کے sub sections ہیں even police complaint authority کا اس کے اندر ذکر ہے۔ اس کے اندر public safety commission کا ذکر ہے تو بنیادی طور پر اس بل کو as it is adopt کر لینے سے dual legislation ہو جانے گی جو کہ ایک نئی ambiguity پیدا کرے گی۔ categorically ہم اس کو explain ایسے کرتے ہیں کہ اس بل کے اندر انہوں نے مارچر کو define کیا ہے۔ مارچر کی definitions already available ہیں۔

So to give another definition of the torture in another bill which could be adopted by the Government

اور ہم اس کو اس کی legal force بنا دیں تو at the right time ہم دو مارچر کی definitions کو exist کروائیں گے۔ اب convention against the torture یو۔ این۔ او کی سکیورٹی کونسل کی جو definition ہے اس کو آپ سامنے رکھ لیں ' مارچر کی جو تعریف آپ کے اپنے آئین کے اندر 'C.R.P.C' کے سیکشن 100 کی سب کلارز کے حوالے سے ہے اور Police Act 2002 کے

اندر مارچ کی جو تعریف ہے ان سب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر آپ اس بل کو پھر سے دوبارہ لانا چاہ رہے ہیں جس کی کہ آپ کو آئین اور قانون پڑھنے ہی اجازت دیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر مواصلات و تعمیرات نے اس کو صحیح object کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس بل کے اندر provision یہ دی گئی ہے کہ سول کورٹ کی یہ jurisdiction ہونی چاہیے کہ جب آپ کسی مارچ کے خلاف شکایت کرتا چاہیں تو سول کورٹ کے اندر کر سکیں۔ C.R.P.C کے وہ سیکشن جو پرائیویٹ complaints کو deal کرتے ہیں وہ criminal jurisdiction میں آتے ہیں۔ اس میں کوئی embargo نہیں ہے، کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ آپ کسی پولیس افسر کے خلاف پرائیویٹ complaint file نہیں کر سکتے۔ Law of Tort کی Constitutional provisions ہیں 'legal history ہے' اس کے precedents settled ہیں۔ اگر پاکستان میں lawyers is not being applicable here تو یہ قانون کا گناہ نہیں ہے۔ Law of Tort آج ہی موجود ہے۔ جیسا کہ اس بل کے اندر draft کیا گیا ہے، اگر ہم یہ jurisdiction ایک enactment کے ذریعے کسی ایک specified court کو دے دیتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ ہم دوسری بڑی غلطی کریں گے۔

اب تیسری بات یہ ہے کہ سول کورٹ کا procedure adopt کرنا چھ مہینے کے اندر is not physically possible وہاں پر شہادت ہوتی ہے، بیان ریکارڈ ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس already سول کورٹ کا جو طریق کار چل رہا ہے اس کو آپ bound نہیں کر سکتے کہ تین یا چھ مہینے کے اندر سول کورٹ اپنے اس lengthy civil procedure کو مکمل کر کے ایک criminal jurisdiction پر embargo لگا کر ایسا فیصلہ سادے اور compensation award کر دے۔ اگر کوئی compensation award چاہتا ہے تو Law of Torts is always available آپ کے پاس کون کون سے فورم نہیں ہیں؟ آپ سول کورٹ کے اندر جا کر اس criminal jurisdiction کے معاملے کو ختم کروانا چاہتے ہیں۔

You have got the High Court, you have got the Courts of the District and Session Judges, you have already got the courts where criminal proceeding are undertaken

اگر ان تین عدالتوں کی موجودگی میں نئے ایک parallel law کو بنا کر ان کے سامنے لا کر کھڑا کریں گے تو پھر اس سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوں گی۔ اس چیز سے ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ

there should be a law which could prevent Police Officers from torturing

لیکن چونکہ اس کے متعلق پہلے سے قانون موجود ہیں تو ان کی موجودگی میں اسے کیسے لایا جاسکتا ہے؟ ہمیں عباسی صاحب کی سوچ کے ساتھ مکمل اتفاق ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں

United Nations convention against torture میں Charter کے مطابق

signatory ہونا چاہیے۔ This is what we firmly believe? اور اس حکومت کا ایجنڈا بھی

یہی ہے کہ ناردر فری پاکستان ہو۔ سیاسی طور پر، کسی ایجنسی یا کسی محکمہ کے ذریعے کسی آدمی پر

کوئی ناردر نہ کیا جائے لیکن اس بل کو re-draft کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ parallel

legislation کی طرف لے جانے گا۔ میری عباسی صاحب سے یہ گزارش ہو گی۔ We are

willing to sit with him. ایسا نہیں ہے کہ ہم ہر چیز کی مخالفت کریں گے۔ آج دو اچھے قوانین

آنے، ایک ارشد گو صاحب نے Ombudsman کے حوالے سے دیا اور دوسرا عباسی صاحب نے

ناردر کے حوالے سے دیا ہے۔ میری یہ استدعا ہو گی کہ movers ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، اس کی

ہم re-drafting کرتے ہیں۔ اس میں ہم حکومت کی consent لیتے ہیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ

اگر پولیس کا ناردر کسی سطح پر اس کے subject کے ساتھ ہو رہا ہے تو وہ ختم ہونا چاہیے۔ But

this bill as it has just opposed because of its legislative language.

وزیر مال، ریٹیف و اشتغال اراضی، جناب سپیکر انانٹم ہو گیا ہے اور روٹی بھی کھائی ہے۔ لہذا

مہربانی فرمادیں۔

جناب ذہنی سیکرٹری، بالکل ٹھیک ہے۔ جی ایشہ محمود محمود بگو صاحب ا

جناب ایشہ محمود بگو، جناب سیکرٹری ملک احمد خان صاحب نے جو تجویز دی ہے وہ بہت مناسب ہے۔ راجہ شفتت عباسی صاحب کی یہ ایک اہمی effort ہے اور اس کے پیچھے ایک بڑی اہمی نیت بھی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہو گی کہ راجہ صاحب کے اس بل کو pending کر دیا جائے۔ اس حوالے سے بندہ کربت کر لی جانے اور اگر اس میں کوئی اہمی movement ہوتی ہے تو

- well and good

راجہ محمد شفتت خان عباسی (ایڈووکیٹ) جناب سیکرٹری میں ملک صاحب کا مشکور ہوں۔ جب وزیر صاحب کھڑے ہونے تو مجھے بہت خوف اور ڈر لگا تھا۔ ملک صاحب نے تو بہت آگے کی بات کی ہے کہ 168/170 ممالک ایسے ہیں جنہوں نے convention against torture sign کے لیے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ پاکستان حکومت بھی sign کرنا چاہ رہی ہے۔ جس طرح ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم مل بینڈ کر اس کو re-draft کر لیتے ہیں۔ اس کے مد و خال ٹھیک کر لیتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ اس کو pending فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ کہوں گا کہ راجہ شفتت عباسی صاحب ہماری یقین دہانی پر اپنا بل واپس لے لیں۔ اس کو withdraw کر لیں، اسے pending نہ کیا جائے۔ اس کو ہم re-draft کر کے عباسی صاحب کے بل کے طور پر یا Government legislation کے طور پر پھر لے آئیں گے۔ حکومت نے تو یہ کرنا ہی کرنا ہے کیونکہ This is the agenda of the Government. کہ ٹارگٹ فری پاکستان ہو۔ لہذا میری یہ درخواست ہے کہ عباسی صاحب اس کو واپس لے لیں۔

راجہ محمد شفتت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میری humble submission یہ ہے کہ جب تک گورنمنٹ اپنا بل نہیں لاتی اس وقت تک اس کو pending کر دیا جائے۔ بے شک یہ credit حکومت ہی لے، مجھے بہت خوشی ہو گی کہ ملک صاحب کی زیر نگرانی ان کی

قیادت میں جو بل ہو گا اس کے move ہونے سے پہلے میں اپنا بل واپس لے لوں گا لیکن اس وقت تک میرے بل کو pending رہنے دیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! آپ اس بات House میں دوونگ کروائیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس پر دوونگ کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح عباسی صاحب نے کہا ہے کہ اس کو pending کر لیا جائے تو اس کو pending کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر re-draft کر کے نیا بل بھی لانا ہے تو وہ لایا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی قدرغن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجلس عباسی صاحب کے بل کو pending کیا جاتا ہے۔ آپ باہمی مشورہ کے بعد اس کو بے شک re-draft کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کو withdraw کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر ایک بل already اسمبلی کے پاس پڑا ہے تو ہم نیا بل کیسے لائیں گے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! جب یہ دونوں مل بیٹھ کر اس کو re-draft کر لیں گے تو عباسی صاحب بڑے کلمے دل کے ساتھ اس کو واپس لے لیں گے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے اس بل کے pending ہونے سے نیا قانون لانے میں کوئی bar نہیں آنے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آج آپ بڑے فرائڈ لائے فیصلے کر رہے ہیں، رم دلی کر رہے ہیں۔ کچھ دیر پہلے روکھڑی صاحب نے بھی ایک امیل کی ہے۔ جناب اس پر بھی غور فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ روکھڑی صاحب کے ہم نوا ہیں؟

وزیر تعلیم: جی ہاں میں ان کی تائید کرتا ہوں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، میں وہی کرنے لگا ہوں۔ اب میں جناب گورنر کی جانب سے
 جاری کردہ prorogation order پڑھتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No . PAP-Legis-1(83)/2004/625/dated 8th June , 2004 . The following Order ,made by the Governor of the Punjab , is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan , I ,Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool , Governor .of the Punjab hereby prorogue the Assembly w.e.f June 8, 2004 on the conclusion of sitting on that day.

Dated Lahore,
 5th June, 2004

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.
Governor of the Punjab"

	Issue No.	Page No.
ZAHID IQBAL SANDHU, CII		
QUESTION regarding-		
-Issue of pavement of canal Hajan Branch from Head Faqeerian to Chak No. 3 South Bhalwal (<i>Question No. 3333*</i>)	8	1131
ZAHID PERVAIZ, CII		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Deprivation of water of WASA to citizens of Gujranwala	9	1303
CALL ATTENTION NOTICES-		
-About Government action on Firing on innocent people by Mujahid force at Sundar Das Road, Lahore	9	1282
QUESTIONS regarding-		
-Need of strict action on transfer Policy (<i>Question No. 1410*</i>)	7	972
-Violation of Lease Rules of Government Property in Gujranwala city (<i>Question No. 1409*</i>)	7	969
ZAHOOR AHMAD SAJID JANJUA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of plans and Development funds of XEN's offices, Irrigation Department in District Jhang (<i>Question No. 3199*</i>)	8	1126
-Detail of remuneration and land acquired for construction of "I lead Tremun" (<i>Question No. 3200*</i>)	8	1127
ZAHB-UN-NISA QURESHI, MISS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	6	865
QUESTIONS regarding-		
-Detail of allotment of Government land to the landless farmers of Multan (<i>Question No. 2748*</i>)	6	805
-Detail of fines and challans of eradication of cruelty against animals in Multan during 2000 to June 2003 (<i>Question No. 2814*</i>)	10	1434
-Details of registry fee from 1999 to 2003 in Multan (<i>Question No. 2747*</i>)	6	804
ZILLA HUMA USMAN, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	6	916

	Issue No.	Page No.
ANSWERS TO THE SHORT NOTICES/QUESTIONS regarding- Appointment of Lady Doctors at B.H.U Bhera and T.H.Q Hospital in Bhalwal (<i>Short Notice. 33</i>)	9	1210
-Detail of machinery, grant, wards and sanctioned posts of D.H.Q Hospital in Rawalpindi (<i>Short Notice. 32</i>)	8	1075
POINT OF ORDER (Answer) regarding- -Unavailability of medicines for the Patients of Government Hospitals	10	1431
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding- -Insulting remarks of M.S Nashtar Hospital Multan about Members of the Assembly	6	833
TAHIRA MUNIR, MRS DISCUSSION ON- -Education	8	1169
-Law and order situation	9	1373
TALIB HUSSAIN CH, MR QUESTION regarding- Annual development schemes for the union councils of Lahore (<i>Question No. 1501*</i>)	7	998
TANVEER AHMAD, SHEIKH ADJOURNMENT MOTION regarding- Spending of money on other projects instead of development projects recommended by M.P.A	8	1149
QUESTIONS regarding- -Detail of land of forests, plants and their income and expenditures in District Rawalpindi and other cities (<i>Question No. 4364*</i>)	9	1270
-Rest Houses of Forest Department in Rawalpindi and Jhelum and other related details (<i>Question No. 3620*</i>)	9	1260
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR BILL regarding- -The University of And Agriculture, Rawalpindi (Amendment) Bill 2004 (<i>Considered in the House</i>)	10	1549
QUESTIONS regarding- -Detail of Government agriculture land allotted in District Gujrat (<i>Question No. 201</i>)	6	826
-Detail of income from registry fee during 1999-2003 in District Gujrat (<i>Question No. 3490*</i>)	6	825
-Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, budget, medicines and staff in District Gujrat (<i>Question No. 4830*</i>)	10	1490
DISCUSSION ON- -Law and order situation	6	883
TASNEEM RASHIED, DR -Leave of absence	10	1493

W

WASEEM AKIHTAR, DR SYED ADJOURNMENT MOTION regarding- Spray of pesticides on fruits and vegetables	10	1527
DISCUSSION ON- -Law and order situation	9	1385

Z

ZAFER UDDIN KHAN, CHAUDHRY (<i>Minister for Communication & Works</i>) ADJOURNMENT MOTIONS regarding- Incomplete construction of bridge from Shadai Land to Hussain Abad over D.G Khan canal	8	1163
--	---	------

	Issue No.	Page No.
-Explanation on unlawful imprisonment of Dr. Nazir Ahmad Mithu Dogar (M.P.A)	9	1287
-Wastage of question hour due to point of orders	7	925
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Government action against Dr. Nazir Ahmad Mithu Dogar (M.P.A) again and again without any reason in Burewala	10	1508
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of cattle farms, land, income and expenditures (<i>Question No. 4105*</i>)	10	1469
-Detail of Government steps for increasing the forests (<i>Question No. 3963*</i>)	9	1264
-Detail of terms and conditions and available facilities for a "Model Village" (<i>Question No. 1406*</i>)	7	967
-Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries in District Kasur (<i>Question No. 4104*</i>)	10	1468
-Details of under construction Small Dams in the Province (<i>Question No. 4430*</i>)	8	1145
SAUD HASSAN DAR, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of incomplete projects of roads in Gujranwala (<i>Question No. 1662*</i>)	7	1004
-Development Projects of PP-95 Gujranwala (<i>Question No. 1582*</i>)	7	1003
SHAHNAZ SALEEM, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Problem of cleanliness of Manika Canal in D.G. Khan (<i>Question No. 1468*</i>)	7	993
-Remodeling of Manika Canal (<i>Question No. 1516*</i>)	7	999
SHAKPEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Day by day increase in the prices of meat in Gujranwala (...Contd.)	7	1017
-Day by day increase in the prices of meat in all cities of Punjab including Gujranwala	6	852
CALL. ATTENTION NOTICE-		
-About Government action on Firing on innocent people by Mujahid force at Sundar Das Road, Lahore	9	1282
QUESTIONS regarding-		
-Detail of land of forests, Plants and their income and expenditures in District Gujranwala and other cities (<i>Question No. 4360*</i>)	9	1269
-Provision of basic facilities in PP-92 Gujranwala (<i>Question No. 1074*</i>)	7	955
SHAZIA CHAND, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of performance and number of mogas upon the canal from Jallo to Thokar Niaz Baig (<i>Question No. 3183*</i>)	8	1119
-Improper discharge of water from the mogas of canal passing through Judicial Colony Lahore (<i>Question No. 3184*</i>)	8	1121
SHORT NOTICES QUESTIONS regarding-		
HEALTH DEPARTMENT		
-Appointment of Lady Doctors at B.H.U Bhera and T.H.Q Hospital in Bahawal (<i>Short Notice. 33</i>)	9	1209
-Detail of machinery, grant, wards and sanctioned posts of D.H.Q Hospital in Rawalpindi (<i>Short Notice. 32</i>)	8	1074
T		
TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-It is feared that the surgical equipment of children at Victoria Hospital Bahawalpur will become out of order	9	1315
-Sale of forged medicine in whole Province	6	854

	Issue No.	Page No.
QUESTION regarding-		
-Provision of the land for extension of the Lahore Zoo (<i>Question No. 3055*</i>)	9	1234
SAGHIRA ISLAM, MS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Government action against theft of canal water in Sheikhpura (<i>Question No. 2501*</i>)	8	1108
-Problem of ban on recruitment and number of the persons who have passed the Patwar course (<i>Question No. 2790*</i>)	6	805
Restoration of paved water courses to supply water to the fields (<i>Question No. 1876*</i>)	8	1079
SAIMA BUKHARI, MRS		
-Leave of absence	10	1493
SAJEEDA ANSAR BAJWA, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1409
SAMI ULLAH KHAN, MR		
DISCUSSION ON-		
-Education	8	1199
QUESTIONS regarding-		
-Condition of cleanliness and collection of sanitation tax in Shahdria Lahore (<i>Question No. 1543*</i>)	7	1002
-Detail of utilization of Government land in PP-137 Lahore (<i>Question No. 2842*</i>)	6	807
-Poor performance of employoes of Ravi Town Committee, Lahore (<i>Question No. 1542*</i>)	7	1000
SAMINA JADUN, MISS ADVOCATE		
SHORT NOTICES QUESTIONS regarding-		
Appointment of Lady Doctors at B.H.U Bhera and T.H.Q Hospital in Bhalwal (<i>Short Notice. 33</i>)	9	1209
Detail of machinery, grant, wards and sanctioned posts of D.H.Q Hospital in Rawalpindi (<i>Short Notice. 32</i>)	8	1074
SAMINA NAVEED, MISS		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Sale of forged medicine in whole Province	6	854
QUESTIONS regarding-		
-Allocated land for forests in Punjab existing forests and other related detail (<i>Question No. 3387*</i>)	9	1250
-Detail of wild life Parks situated in the Province and to establish a wild Park in Bahawalnagar (<i>Question No. 3388*</i>)	9	1256
-Issue of scale and qualification for Tehsildar and Naib Tehsildar (<i>Question No. 3143*</i>)	6	819
-Release of land of Revenue Department from the occupants of PP-155,156 Lahore (<i>Question No. 3144*</i>)	6	821
-Problem of installation of New Mogas in Mauza Nathu Tehsil Lahore cantt. (<i>Question No. 3317*</i>)	8	1130
-Problem of supply of electricity at Chak No. 305/II.R, Fort Abbas (<i>Question No. 3153*</i>)	8	1118
SANAULLAH KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Demand of Tenders without funds by T.M.A Faisalabad	9	1318
Violation of Rule 3 of Punjab Local Government Auction and Collection Rights in Faisalabad	6	845
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1354
POINTS OF ORDER regarding-		
-Ban on the inter provincial trade of wheat	7	1031

	Issue No.	Page No.
REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Allotment of Government land and other issues in Harbanspura (<i>Question No. 2898*</i>)	6	810
-Allotment of state land in Chak No. 124/J.B, Faisalabad on bogus claims and steps taken by Government (<i>Question No. 3140*</i>)	6	818
-Bringing Mauza Kharak under administration of Tehsil Kamonki (<i>Question No. 1077*</i>)	6	794
-Destructions by Nala Bher in Sialkot and arrangements by Government (<i>Question No. 3136*</i>)	6	817
-Detail and cause of appointment of Tehsildars in their Home District (<i>Question No. 3276*</i>)	6	822
-Detail and number of sanctioned vacancies in every District after Devolution Plan (<i>Question No. 2828*</i>)	6	806
-Detail of Government agriculture land allotted in District Gujrat (<i>Question No. 201</i>)	6	826
-Detail of income from registry fee during 1999-2003 in District Gujrat (<i>Question No. 3490*</i>)	6	825
-Detail of license holders in Faisalabad and Lahore and licensing authority Lahore for interest based business (<i>Question No. 2951*</i>)	6	813
-Detail of "Numberdars", Villages and Chaks of District Pakpattan (<i>Question No. 3128*</i>)	6	816
-Detail of recruitment of Tehsildars and Naib Tehsildars during 1999-2003 (<i>Question No. 2949*</i>)	6	811
-Detail of transfers at Patwarkhana Harbanspura, Lahore (<i>Question No. 134*</i>)	6	772
-Details of registry fee from 1999 to 2003 in Multan (<i>Question No. 2747*</i>)	6	804
-Display the rate list of concerned jobs in Patwarkhanas (<i>Question No. 1161*</i>)	6	798
-Facility of transfer of land without fee in case of death (<i>Question No. 3343*</i>)	6	824
-Issue of scale and qualification for Tehsildar and Naib Tehsildar (<i>Question No. 3143*</i>)	6	819
-Issue of transfer of Tehsil Headquarter from Ferozwala District Sheikhpura to Mureedkay (<i>Question No. 3215*</i>)	6	822
-Posting of Gurdawar and Naib Tehsildar in Lahore (<i>Question No. 133*</i>)	6	765
-Problem of ban on recruitment and number of the persons who have passed the Patwar course (<i>Question No. 2790*</i>)	6	805
-Reason of transfers during ban in the office of E.D.O (R) (<i>Question No. 2731*</i>)	6	803
-Reasons of delay to carry out the orders of B.O.R (<i>Question No. 2843*</i>)	6	809
-Reconstruction of road of Chak No. 5/61 Tehsil Nankana Sahib according to original measurement (<i>Question No. 3075*</i>)	6	814
-Water charges for the year 2002 and its recovery (<i>Question No. 544*</i>)	6	786
RIAZ AHMAD, RAJA		
POINT OF ORDER regarding-		
-Contrary statements of Minister and Parliamentary Secretary regarding unlawful recruitments in Excise and Taxation Department	10	1499
QUESTION regarding-		
-Detail of transfer of state land in the name of dead person (<i>Question No. 2250*</i>)	6	801
S		
SABA SADIQ, MISS		
DISCUSSION ON-		
-Education	8	1197

	Issue No.	Page No.
-Issue of transfer of Tehsil Headquarter from Ferozwala District Sheikhupura to Mureedkay (Question No. 3215*)	6	822
-Posting of Gurdawar and Naib Tehsildar in Lahore (Question No. 133*)	6	765
-Problem of ban on recruitment and number of the persons who have passed the Patwar course (Question No. 2790*)	6	805
-Reason of transfers during ban in the office of E.D O (R) (Question No. 2731*)	6	803
-Reasons of delay to carry out the orders of B.O.R (Question No. 2843*)	6	809
-Reconstruction of road of Chak No. 5/61 Tehsil Nankana Sahib according to original measurement (Question No. 3075*)	6	814
-Water charges for the year 2002 and its recovery (Question No. 544*)	6	786

R

RAZA ALI GILLANI, SYED (Minister for Housing & Urban Development)

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-

-Deprivation of water of WASA to citizens of Gujranwala 9 1304

POINT OF ORDER (Answer) regarding-

-Transfer of Hockey Stadium Faisalabad to Punjab Sports Board 9 1312

RECITATION-

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 2nd June, 2004 6 763

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 3rd June, 2004 7 923

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 4th June, 2004 8 1071

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 7th June, 2004 9 1207

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 8th June, 2004 10 1427

REHANA JAMEEL, BEGUM

QUESTIONS regarding-

-Construction of Rasheed Street and Iqbal Street (Question No. 225*) 7 936

-Detail of land of forests, Plants and their income and expenditures in District Lahore and other cities (Question No. 4358*) 9 1268

-Detail of transfers at Patwaikhana Harbanspura, Lahore (Question No. 134*) 6 772

-Details of development projects in District Lahore from 1999 to 2001 (Question No. 221) 7 1006

-Government actions against retired employees possessing official residences (Question No. 4916*) 10 1491

-Operation against the encroachment at Saadi Park Moring (Question No. 224*) 7 929

-Posting of Gurdawar and Naib Tehsildar in Lahore (Question No. 133*) 6 765

-Service record and personal bio-data of Range Officer Jalo Park, Lahore (Question No. 2178*) 9 1253

REPORT regarding- (Presented in the House)

-The Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004 by Standing Committee on Home Affairs 7 1007

RESOLUTIONS regarding-

-Condemnation of terrorism in Karachi and show of solidarity with the citizens 6 880

-Delay in implementation of 7th Wage Board Award 8 1189

	Issue No.	Page No.
-Expected problems due to rescheduling of offices of A.D.L.G and D.L.G (Question No. 1482*)	7	997
-Foreign aid for development projects in Faisalabad (Question No. 1435*)	7	974
-Issuance of scheme of drinking water in Wazirabad (Question No. 1463*)	7	991
-Need of strict action on transfer Policy (Question No. 1410*)	7	972
-Operation against the encroachment at Saadi Park Mozang (Question No. 224*)	7	929
-Poor performance of employees of Ravi Town Committee, Lahore (Question No. 1542*)	7	1000
-Problem of cleanliness of Manika Canal in D.G. Khan (Question No. 1468*)	7	993
-Problem of drinking water in Mianpura in Sialkot (Question No. 766*)	7	950
-Problems of hawkers and cart owners (Question No. 532*)	7	944
-Project of rehabilitation of Public Park in Jhang (Question No. 1111*)	7	960
-Provision of basic facilities in Kot Hussain, Sheikhpura (Question No. 1235*)	7	965
-Provision of basic facilities in PP-92 Gujranwala (Question No. 1074*)	7	955
-Reconstructin of the roads of Jhang city (Question No. 1113*)	7	962
-Remodeling of Manika Canal (Question No. 1516*)	7	999
-Schedule of collected tax of T.M.A Faisalabad (Saddar) (Question No. 1445*)	7	986
-Violation of Lease Rules of Government Property in Gujranwala city (Question No. 1409*)	7	969
REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS DEPARTMENT		
-Allotment of Government land and other issues in Hafanspura (Question No. 2898*)	6	810
-Allotment of state land in Chak No. 124/J.B. Faisalabad on bogus claims and steps taken by Government (Question No. 3140*)	6	818
-Bringing Mauza Kharak under administration of Tehsil Kamonki (Question No. 1077*)	6	794
-Destructions by Nala Bher in Sialkot and arrangements by Government (Question No. 3136*)	6	817
-Detail and cause of appointment of Tehsildars in their Home District (Question No. 3276*)	6	822
-Detail and number of sanctioned vacancies in every District after Devolution Plan (Question No. 2828*)	6	806
-Detail of Government agriculture land allotted in District Gujrat (Question No. 201)	6	826
-Detail of income from registry fee during 1999-2003 in District Gujrat (Question No. 3490*)	6	825
-Detail of license holders in Faisalabad and Lahore and licensing authority Lahore for interest based business (Question No. 2951*)	6	813
-Detail of "Numberdars", Villages and Chaks of District Pakpattan (Question No. 3128*)	6	816
-Detail of recruitment of Tehsildars and Naib Tehsildars during 1999-2003 (Question No. 2949*)	6	811
-Detail of transfers at Patwarikhana Hafanspura, Lahore (Question No. 134*)	6	772
-Details of registry fee from 1999 to 2003 in Multan (Question No. 2747*)	6	804
-Display the rate list of concerned jobs in Patwarikhanas (Question No. 1161*)	6	798
-Facility of transfer of land without fee in case of death (Question No. 3343*)	6	824
-Issue of scale and qualification for Tehsildar and Naib Tehsildar (Question No. 3143*)	6	819

	Issue No.	Page No.
-Detail of Veterinary Hospitals, constructions year, staff and funds in PP-212 Khanewal (Question No. 4144*)	10	1472
-Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, budget, medicines and staff in District Gujrat (Question No. 4830*)	10	1490
-Detail of Veterinary Hospitals, vacancies and grants in District Sialkot (Question No. 4128*)	10	1470
-Establishment of office of the society for eradication of cruelty against Animals at Tehsil Sialkot (Question No. 4396*)	10	1490
-Government actions against retired employees possessing official residences (Question No. 4916*)	10	1491
Issue of increase in facilities and fee of breeding in Veterinary centres in District Khushab (Question No. 3981*)	10	1465
-Issue of posting of staff at Veterinary Dispensary Chak 615 G-B Faisalabad (Question No. 3911*)	10	1463
-Problems faced by Veterinary centre of Mauza Haveli Goranga District Khanewal (Question No. 4145*)	10	1474
-Steps to improve the performance, detail of annual income and expenditures and number of animals in Bahadramagar and other Farms (Question No. 4046*)	10	1466
LOCAL GOVERNMENT & RURAL DEVELOPMENT DEPARTMENT		
-Annual development schemes for the union councils of Lahore (Question No. 1501*)	7	998
-Cause of difference in contracts of toll tax in Tehsil Vehan and Burewala (Question No. 1402*)	7	985
-Change of water supply pipes in Nishat Park Sialkot (Question No. 1465*)	7	992
-Condition of cleanliness and collection of sanitation tax in Shahjra Lahore (Question No. 1543*)	7	1002
-Construction and repair of road from Mayo Hospital to Lahore (Question No. 825*)	7	952
-Construction of Haji Ghulam Muhammad street in Mohalla Ram Garh (Question No. 1041*)	7	981
-Construction of Rashood Street and Iqbal Street (Question No. 225*)	7	936
-Delay in transfer of slaughter house inspite of assurance by the Government (Question No. 1296*)	7	984
-Detail of development projects in PP-57 (Question No. 1477*)	7	995
-Detail of incomplete projects of roads in Gujranwala (Question No. 1662*)	7	1004
Detail of expenditures on development projects during 2002-03 in District Layyah (Question No. 1478-A*)	7	996
-Detail of parking contract and ratio of tax upon cattle in "Bakar Mandi" Lahore (Question No. 982*)	7	980
-Detail of tax and fee of TMA in Tehsil Tandlianwala (Question No. 1475*)	7	994
Detail of terms and conditions and available facilities for a "Model Village" (Question No. 1406*)	7	967
-Details of development projects in District Lahore from 1999 to 2001 (Question No. 221)	7	1006
-Development Project and Kachi Abadian in PP-139 (Question No. 526*)	7	939
-Development Projects of Ravi Town Lahore (Question No. 562*)	7	946
-Development Projects for PP-68 Tehsil Faisalabad city (Question No. 1148*)	7	974
-Development Projects of PP-95 Gujranwala (Question No. 1582*)	7	1003
-Development work of Chak Uniner Sakha Ludhiana, Depalpur (Question No. 756*)	7	948

	Issue No.	Page No.
-Illegal Mogas and problem of theft of water in military Farm in Sadiqabad (Question No. 2416*)	8	1101
-Improper discharge of water from the mogas of canal passing through Judicial Colony Lahore (Question No. 3184*)	8	1121
-Issue of Canal water tube wells and water tax at canal Shahpur branch Sargodha (Question No. 3928*)	8	1141
-Issue of completion of incompleated drains of Chashma Rite Bank canal (Question No. 3431*)	8	1134
-Issue of pavement of canal Hajan Branch from Head Faqeerian to Chak No 3 South Bhatwal (Question No. 3333*)	8	1131
-Issue of reduction of size of Mogas at Shahpur Canal branch (Question No. 3927*)	8	1140
Issue of repair of scarp tubewells and to start the Rangpur canal in Jhang on annual basis (Question No. 3590*)	8	1137
-Problem of increasing the quota of canal water of L.B.D.C/S-L circle Sahiwal (Question No. 3074*)	8	1116
-Problem of installation of New Mogas in Mauza Nathu Tehsil Lahore cant. (Question No. 3317*)	8	1130
-Problem of supply of electricity at Chak No. 305/H.R. Fort Abbas (Question No. 3153*)	8	1118
-Reason of having domicile of two Districts by S.D.O Irrigation Faisalabad (Question No. 2313*)	8	1111
-Reasons of posting of Mr Haider Zaman Khan, Sub-Engineer as S.D.O (Question No. 2157*)	8	1090
-Restoration of paved water courses to supply water to the fields (Question No. 1876*)	8	1079
Situation of enforcement on the inquiry reports of corruption in excoptor. Division Faisalabad (Question No. 2610*)	8	1112
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT		
-All details about Fazalpur Cattle Farm (Question No. 3438*)	10	1441
-Dairy Development Schemes for upcoming two years (Question No. 3952*)	10	1464
-Detail and number of lecturers and Professors in University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4264*)	10	1485
-Detail and number of vacancies of Registrar and Assistant Registrar in University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4266*)	10	1488
-Detail of Cattle Farms, land, income and expenditures (Question No. 4105*)	10	1469
-Detail of construction, cost and objective of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (Question No. 4259*)	10	1482
-Detail of fines and challans of eradication of cruelty against animals in Multan during 2000 to June 2003 (Question No. 2814*)	10	1434
-Detail of funds, expenditures and TA/DA of employees of University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4250*)	10	1479
-Detail of performance of society for eradication of cruelty against animals and detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, Funds and Medicines in District Shekhpura (Question No. 3827*)	10	1450
-Detail of recruitments, after 2002 in University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4249*)	10	1475
-Detail of staff, projects facilities, and funds in Tehsil Taxila (Question No. 3899*)	10	1456
-Detail of staff recruitments, and income and expenditures of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (Question No. 4258*)	10	1482
Detail of uses and expenditures of Vehicles at University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4265*)	10	1486
Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries in District Kasur (Question No. 4104*)	10	1468

	Issue No.	Page No.
-Details of forests and land of Forest Department in District Bahawalpur (Question No. 2302*)	9	1213
-Details of plantation and Government forest in PP-4 Gojar Khan (Question No. 3380*)	8	1245
-Details of trees situated in Kala Chitta. Government forest in Attock (Question No. 2581*)	9	1223
Government forests and nurseries in PP-167 Sheikhpura and others detail (Question No. 3481*)	9	1258
-Problems created by shifting the Pale Padhar forest from Khushab to Chakwal (Question No. 3354*)	9	1248
-Provision of the land for extension of the Lahore Zoo (Question No. 3055*)	9	1234
-Rest Houses of Forest Department in Rawalpindi and Jhelum and other related details (Question No. 3620*)	9	1260
-Service record and personal bio data of Range Officer Jalo Park, Lahore (Question No. 2178*)	9	1254
IRRIGATION & POWER DEPARTMENT		
-Causes of transfers during the ban on transfers (Question No. 3229*)	8	1128
-Condition of tube-well No. 2 at Bhogiwal Shelter road Lahore (Question No. 3377*)	8	1133
-Construction of Check Dams to raise the level of underground water in Soon Valky and Daman Mahar (Question No. 3578*)	8	1136
-Construction of paved Dam on the river Ravi to save Manga Mandi and adjoining Villages (Question No. 3190*)	8	1124
-Detail about Mahar lift Irrigation Project in Minwah and Khushab (Question No. 3577*)	8	1134
-Detail of construction work on Lat Drain for protection from Flood in Rawalpindi (Question No. 2967*)	8	1115
-Detail of departmental action and inquiries against "Mate" of Irrigation Department (Question No. 3230*)	8	1128
-Detail of employment in Irrigation Department Bahawalpur (Question No. 4276*)	8	1141
-Detail of Government action against theft of canal water in Sheikhpura (Question No. 2501*)	8	1108
-Detail of Irrigation uplift scheme Head Sharakpur near Kot Roshan Dun Sheikhpura (Question No. 3368*)	8	1132
-Detail of machinery used in Irrigation Department (Question No. 1995*)	8	1083
-Detail of performance and number of mogas up on the canal from Jallo to Thokai Niaz Baug (Question No. 3183*)	8	1119
-Detail of plans and development funds of XIEN's offices. Irrigation Department in District Jhang (Question No. 3199*)	8	1126
-Detail of remuneration and land acquired for construction of "Head Tremun" (Question No. 3200*)	8	1127
-Detail of rest houses and staff of Irrigation Department in Tehsil Taxila (Question No. 2681*)	8	1113
-Detail of rest houses of Irrigation Department in the Districts of former Bahawalpur Division (Question No. 3088*)	8	1117
-Detail of water theft, construction and cost of Mojo Ki Miners, District Kasur (Question No. 3806*)	8	1139
-Details of under construction small dams in the Province (Question No. 4430*)	8	1145
-Fixing of turn system of canals and conversion of six monthly canals into yearly canals (Question No. 2231*)	8	1093
-Expansion of bridges on drains and canals of Hafiz Abad Sheikhpura road (Question No. 3752*)	8	1138
-Government efforts and the problems of Bosal distributary Tehsil Malkwal (Question No. 3970*)	8	1142

	Issue No.	Page No.
-Insulting behaviour of the officers of Revenue Department with M.P.A	6	840
-Insulting remarks of M.S Nashtar Hospital Multan about Members of the Assembly	6	832
-Misbehaviour of S.H.O Police Station Sadder Lodhran with M.P.A	10	1523
-Refusal of Police officers about meeting of M.P.A's with arrested Nash Zila Nazim Gujranwal Mr Gohar Zaman	9	1299
-Unlawful detention of M.P.A at Bahawalpur Sadar Police Station	6	829

Q

QUESTIONS regarding-

COLONIES DEPARTMENT

-Detail and condition of Jinnah Ahdies at District Toba Tek Singh (<i>Question No 2483*</i>)	6	802
-Detail of allotment of Government land to the landless farmers of Multan (<i>Question No. 2748*</i>)	6	805
-Detail of land allotted in Cholistan during 1970-71, 1978-79 and 1983-84 (<i>Question No. 1727*</i>)	6	798
-Detail of land allotted in Cholistan during 2001-02 (<i>Question No. 1728*</i>)	6	800
-Detail of land handed over to Federal Government (<i>Question No. 343*</i>)	6	780
-Detail of transfer of state land in the name of dead person (<i>Question No 2250*</i>)	6	801
-Detail of utilization of Government land in PP-137 Lahore (<i>Question No 2842*</i>)	6	807
-Issue of homogeneity in Government rate and market rate of land (<i>Question No. 3101*</i>)	6	815
-Release of land of Revenue Department from the occupants of PP-155, 156 Lahore (<i>Question No. 3144*</i>)	6	821

FORESTRY DEPARTMENT

-Allocated land for forests in Punjab existing forests and other related detail (<i>Question No. 3387*</i>)	9	1250
-Current situation of forests in Punjab and Government efforts to extend them (<i>Question No. 3399*</i>)	9	1257
-Detail of earning and expenditure and problems of different Contractors of the Lahore Zoo (<i>Question No. 3085*</i>)	9	1237
-Detail of Government, forests and wood obtained from them (<i>Question No. 2429*</i>)	9	1218
-Detail of Government steps for increasing the forests (<i>Question No. 3961*</i>)	9	1264
-Detail of income, expenditures, servants, plants and forests in Rawalpindi city (<i>Question No. 3814*</i>)	9	1261
-Detail of income, staff and nurseries of forest in Lahore (<i>Question No. 3358*</i>)	9	1262
-Detail of land of forests, plants and their income and expenditures in District Gujranwala and other cities (<i>Question No. 4160*</i>)	9	1269
-Detail of land of forests, plants and their income and expenditures in District Lahore and other cities (<i>Question No. 4358*</i>)	9	1268
-Detail of land of forests, plants and their income and expenditures in District Rawalpindi and other cities (<i>Question No. 4361*</i>)	9	1270
-Detail of members, funds and expenditures of the Punjab Wild Life Management Board (<i>Question No 4131*</i>)	9	1266
-Detail of plants and cost of plantation during the current year (<i>Question No. 3045*</i>)	9	1228
-Detail of wild life parks situated in the Province and to establish a wild Park in Bahawalnagar (<i>Question No. 3388*</i>)	9	1256

	Issue No.	Page No.
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR		
QUESTION regarding-		
Cause of difference in contracts of toll tax in Tehsil Vehari and Burewala (<i>Question No 1402*</i>)	7	985
NIGHAT SALEEM KHAN, MISS (Parliamentary Secretary for Higher Education)		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	9	1399
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS		
QUESTIONS regarding-		
Condition of tube-well No. 2 at Bhogwal Sheller road Lahore (<i>Question No. 3377*</i>)	8	1133
Detail of construction work on Lai Drain for protection from Flood in Rawalpindi (<i>Question No 2967*</i>)	8	1115
Detail of license holders in Faisalabad and Lahore and licensing authority Lahore for interest based business (<i>Question No 2951*</i>)	6	813
Detail of recruitment of Tehsildars and Naib Tehsildars during 1999-2003 (<i>Question No 2949*</i>)	6	811
P		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS		
<i>See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES		
<i>See under Muhammad Waris Kallu, Mr</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH		
<i>See under Farzana Nazki, Dr</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION		
<i>See under Nighat Saleem Khan, Miss</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME		
<i>See under Bushra Nawaz, Gardez, Syeda</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW		
<i>See under Abdullah Yousof Warrach, Chaudhry</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PROVINCIAL PROF:		
MANG: DEV:		
<i>See under Javed Akram, Brig (Retd), Stara-e-Intariz</i>		
PARVEEN MASOOD BILATTI, MRS		
DISCUSSION ON-		
Education	8	1202
POINTS OF ORDER regarding-		
Ban on the inter provincial trade of wheat	7	1031
Contrary statements of Minister and Parliamentary Secretary regarding unlawful recruitments in Excise and Taxation Department	9, 10	1290, 1499
Explanation on unlawful imprisonment of Dr Nazir Ahmad Mithu Dogar (M P A)	9	1287
Progress of condemn resolution against terrorism for the peaceful people of Karachi	6	764
Strike by lawyers against the attitude of D P O Gujrat	7	924
Strike call from Punjab Bar Council against the attitude of D.P.O Gujrat	8	1072
Transfer of Hockey Stadium Faisalabad to Punjab Sports Board	9	1311
Unavailability of medicines for the Patients of Government Hospitals	10	1428
Unsatisfactory prices of agricultural commodities	6	858
Vacations in Technical Education Institutions	10	1524
Wastage of question hour due to point of orders	7	925
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
Government action against Dr Nazir Ahmad Mithu Dogar (M P A) again and again without any reason in Burewala	10	1508

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
BILL regarding-		
The Torture Compensation Bill 2004 (<i>Considered in the House</i>)	10	1558
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	9	1368
QUESTION regarding-		
-Detail of members, funds and expenditures of the Punjab Wild Life Management Board (<i>Question No. 4131*</i>)	9	1266
MUHAMMAD WARIS KALLU, MR (Parliamentary Secretary for Colonies)		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1370
MUHAMMAD WAQAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
Detail of rest houses and staff of Irrigation Department in Tehsil Taxila (<i>Question No. 2681*</i>)	8	1113
-Detail of staff, projects facilities, and funds in Tehsil Taxila (<i>Question No. 3899*</i>)	10	1456
MUJAHID ALI SHAH, SYED		
POINT OF ORDER regarding-		
-Unsatisfactory prices of agricultural commodities	6	858
MULTABA SITUJA UR REHMAN, MR		
QUESTIONS regarding-		
Detail of construction, cost and objective of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (<i>Question No. 4259*</i>)	10	1482
-Detail of staff recruitments, and income and expenditures of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (<i>Question No. 4258*</i>)	10	1482
MUKHTAR AHMAD BHERTI, DR MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Issue of Canal water tube wells and water tax at canal Shahpur branch Sargodha (<i>Question No. 3928*</i>)	8	1141
Issue of reduction of size of Mozas at Shahpur Canal branch (<i>Question No. 3927*</i>)	8	1140
MUSHTAQ AHMAD, ADVOCATE, MR		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1392
QUESTION regarding-		
-Issue of transfer of Tehsil Headquarter from Ferozwalla District Shekhupura to Murreelkay (<i>Question No. 3215*</i>)	6	822
N		
NADIA AZIZ, DR		
POINT OF ORDER regarding-		
-Unavailability of medicines for the Patients of Government Hospitals	9	1128
NAJMI SALIM, MS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	6	902
QUESTION regarding-		
-Expansion of bridges on drains and canals of Hafizabad Shekhupura road (<i>Question No. 3752*</i>)	8	1138
NAVEED AMMER, MR		
QUESTION regarding-		
Construction of paved dam on the river Ravi to save Manga Mandi and adjoined villages (<i>Question No. 3190*</i>)	8	1124
NAZAR HUSSAIN GONDAL, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1358

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-It is feared that the surgical equipment of children at Victoria Hospital Bahawalpur will become out of order.	9	1316
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Unlawful detention of M.P.A at Bahawalpur Sadar Police Station	6	829
QUESTIONS regarding-		
-Detail of employment in Irrigation Department Bahawalpur (Question No. 4276*)	8	1144
-Detail of Funds, expenditures and TA/DA of employees of University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4250*)	10	1479
-Detail of land allotted in Cholistan during 1970-71, 1978-79 and 1983-84 (Question No. 1727*)	6	798
-Detail of land allotted in Cholistan during 2001-02 (Question No. 1728*)	6	800
-Detail of recruitments, after 2002 in University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4249*)	10	1475
-Detail of rest houses of Irrigation Department in the Districts of former Bahawalpur Division (Question No. 3088*)	8	1117
-Details of forests and land of Forest Department in District Bahawalpur (Question No. 2302*)	9	1213
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of Check Dams to raise the level of underground water in Soon Valley and Daman Mahar (Question No. 3578*)	8	1136
-Detail about Mahar lift Irrigation Project in Mianwali and Khushab (Question No. 3577*)	8	1134
-Issue of increase in facilities and fee of Breeding in Veterinary centres in District Khushab (Question No. 3981*)	10	1465
-Problems created by shifting the Pale Padhar forest from Khushab to Chakwal (Question No. 3354*)	9	1248
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY (Minister for Food)		
-Leave of absence	10	1495
POINT OF ORDER (Answer) regarding-		
-Ban on the inter provincial trade of wheat	7	1035
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Misbehaviour of S.I.I.O Police Station Sadler Lodhran with M.P.A	10	1523
MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Insulting remarks of M.S Nashtar Hospital Multan about Members of the Assembly	6	832
MUHAMMAD MUKHTAR HUSSAIN, MAKHDUM SYED		
-Leave of absence	10	1493
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Veterinary Hospitals, constructions year, staff and funds in PP-212 Khanewal (Question No. 4144*)	10	1472
-Problems faced by Veterinary centre of Mauza Harveh Goranga District Khanewal (Question No. 4145*)	10	1474
MUHAMMAD NAWAZ, MALIK, MR		
QUESTION regarding-		
-Issue of homogeneity in Government rate and market rate of land (Question No. 3101*)	6	815
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA (Minister for Agricultural Marketing)		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	6	910
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR (Minister for Excise & Taxation)		
POINT OF ORDER (Answer) regarding-		
-Contrary statements of Minister and Parliamentary Secretary regarding unlawful recruitments in Excise and Taxation Department	10	1500

	Issue No.	Page No.
Problem of cleanliness of Manika Canal in D.G. Khan (<i>Question No. 1468*</i>)	7	994
Problem of drinking water in Mianpura in Sialkot (<i>Question No. 766*</i>)	7	950
Problems of hawkers and cart owners (<i>Question No. 532*</i>)	7	944
Project of rehabilitation of Public Park in Jhang (<i>Question No. 1111*</i>)	7	960
Provision of basic facilities in Kot Hussain, Sheikhopura (<i>Question No. 1235*</i>)	7	965
Provision of basic facilities in PP-92 Gujranwala (<i>Question No. 1074*</i>)	7	956
Reconstruction of the roads of Jhang city (<i>Question No. 1113*</i>)	7	962
Remodelling of Manika Canal (<i>Question No. 1516*</i>)	7	1000
Schedule of collected tax of T.M.A Faisalabad (Saddar) (<i>Question No. 1445*</i>)	7	987
Violation of Lease Rules of Government Property in Gujranwala city (<i>Question No. 1409*</i>)	7	969
BILLS regarding-		
The New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2001 (<i>Considered in the House</i>)	7	1065
The Punjab Dettolite and Neglected Children Bill 2001 (<i>Considered in the House</i>)	9	1326
CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding-		
About Government action on firing on innocent people by Mujahid force at Sundar Das Road, Lahore	9	1283
Detail of facts and Government action against robbery in Police uniform committed in front of Race Course Park, Lahore	7	1012
Detail of Government action on loss of million of rupees and humiliation of women in a bus robbery near Mauza Tawaryan (Buldana) routed from Narowal to Rawalpindi (<i>Call Attention Notice No. 174</i>)	9	1274
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	6, 9	918, 1410
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-		
Contrary statements of Minister and Parliamentary Secretary regarding unlawful recruitments in Excise and Taxation Department	9	1290
Explanation on unlawful imprisonment of Dr. Nazir Ahmad Mithu Dogar, (M.P.A)	9	1288
Strike by lawyers against the attitude of D.P.O Gujrat	7	925
Strike call from Punjab Bar Council against the attitude of D.P.O Gujrat	8	1073
-Wastage of question hour due to point of orders	7	926
PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-		
Refusal of Police officers about meeting of M.P.A's with arrested Naib Zita Nazmi Gujranwal Mr. Gohar Zaman	9	1300
Unlawful detention of M.P.A at Bahawalpur Sadar Police Station	6	829
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTIONS regarding-		
Allotment of Government land and other issues in Baharspura (<i>Question No. 2898*</i>)	6	810
Causes of transfers during the ban on transfers (<i>Question No. 3229*</i>)	8	1128
Construction and repair of road from Mayo Hospital to Lahore (<i>Question No. 825*</i>)	7	952
Detail of departmental action and inquiries against "Maat" of Irrigation Department (<i>Question No. 3230*</i>)	8	1128
Development work of Chak Ummer Sakha Ladhaka, Depalpur (<i>Question No. 756*</i>)	7	948
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)		
QUESTIONS regarding-		
Current situation of forests in Punjab and Government efforts to extend them (<i>Question No. 3399*</i>)	9	1257
-Details of plantation and Government forest in PP 4 Gohar Khan (<i>Question No. 3340*</i>)	9	1245
-Facility of transfer of land without fee in case of death (<i>Question No. 3343*</i>)	6	824

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD ASHRAF KHAN, MR		
-Leave of absence	10	1497
MUHAMMAD ASLAM, ADVOCATE, MIAN		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	6	906
QUESTION regarding-		
-All details about Fazalpur Cattle Farm (Question No. 3438*)	10	1441
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Demand of Tenders without funds by T.M.A Faisalabad	9	1320
-Spending of money on other projects instead of development projects recommended by M.P.A	8	1149
-Violation of Rule 3 of Punjab Local Government Auction and Collection Rights in Faisalabad	6	848
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Annual development schemes for the union councils of Lahore (Question No. 1501*)	7	998
-Cause of difference in contracts of toll tax in Tehsil Vehari and Burewala (Question No. 1402*)	7	985
-Change of water supply pipes in Nisbat Park Saikot (Question No. 1465*)	7	993
-Condition of cleanliness and collection of sanitation tax in Shahdha Lahore (Question No. 1543*)	7	1003
-Construction and repair of road from Mayo Hospital to Lahore (Question No. 825*)	7	953
-Construction of Hajj Ghulam Muhammad street in Mohalla Ram Garh (Question No. 1041*)	7	982
-Construction of Rasheed Street and Iqbal Street (Question No. 225*)	7	936
-Delay in transfer of slaughter house in spite of assurance by the Government (Question No. 1296*)	7	984
-Detail of development projects in PP-57 (Question No. 1477*)	7	996
-Detail of expenditures on development projects during 2002-03 in District Layyah (Question No. 1478-A*)	7	996
-Detail of incomplete projects of roads in Gujranwala (Question No. 1662*)	7	1005
-Detail of parking contract and ratio of tax upon cattle in "Bakar Mandi" Lahore (Question No. 982*)	7	980
-Detail of tax and fee of TMA in Tehsil Tandlianwala (Question No. 1475*)	7	995
-Detail of terms and conditions and available facilities for a "Model Village" (Question No. 1406*)	7	967
-Details of development projects in District Lahore from 1999 to 2001 (Question No. 221)	7	1007
-Development Project and Kachi Abadian in PP-139 (Question No. 526*)	7	940
-Development Projects of Ravi Town Lahore (Question No. 562*)	7	947
-Development Projects for PP-68 Tehsil Faisalabad city (Question No. 1148*)	7	983
-Development Projects of PP-95 Gujranwala (Question No. 1582*)	7	1004
-Development work of Chak Ummer Sakha Ladhuka, Depalpur (Question No. 756*)	7	949
-Expected problems due to rescheduling of offices of A.D.L.G and D.L.G (Question No. 1482*)	7	997
-Foreign aid for Development Projects in Faisalabad (Question No. 1435*)	7	975
-Issuance of scheme of drinking water in Wazirabad (Question No. 1463*)	7	991
-Need of strict action on transfer Policy (Question No. 1410*)	7	973
-Operation against the encroachment at Saadi Park Mozang (Question No. 224*)	7	930
-Poor performance of employees of Ravi Town Committee, Lahore (Question No. 1542*)	7	1001

	Issue No.	Page No.
MINISTER FOR HOUSING & URBAN DEVELOPMENT <i>See under Raza Ali Gillani, Syed</i>		
MINISTER FOR INDUSTRIES <i>See under Muhammad Ajmal Cheema, Mr</i>		
MINISTER FOR IRRIGATION & POWER <i>See under Asim Sultan Cheema, Chaudhry</i>		
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE <i>See under Akhtar Hussain Rizvi, Syed</i>		
MINISTER FOR LG & RD, ADD. CHG. LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS <i>See under Muhammad Basharat Raja, Mr</i>		
MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT <i>See under Haroon Ahmad Sultan Bakhari, Syed</i>		
MINISTER FOR REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS <i>See under Gul Hameed Khan Rokhri, Mr</i>		
MOTIONS REGARDING SUSPENSION OF RULES-		
-Motion for suspending the rules 32 & 115 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 under the rule 234	8	1188
-Rules for submission of resolution suspension of citizens of Karachi	6	871
MUHAMMAD AAMIR IQBAL SHAH, MR		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Misbehaviour of S.H.O Police Station Sadler Lodhran with M.P.A	10	1523
MUHAMMAD AHMED KHAN, MALIK, ADVOCATE (Parliamentary Secretary for Parliamentary Affairs)		
-Leave of absence	10	1496
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1392
MUHAMMAD AJASAM STARIFF, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Increase in the prices of meat and bread in Lahore	6	853
QUESTIONS regarding-		
-Detail of earning and expenditure and problems of different contractors of the Lahore Zoo (Question No. 3085*)	9	1237
-Detail of uses and expenditures of vehicles at University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4265*)	10	1486
-Reconstruction of road of Chak No. 5/61 Tehsil Nankana Sahib according to original measurement (Question No. 3075*)	6	814
MUHAMMAD AJMAL CHEEMA, MR (Minister for Industries)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Increase in the prices of meat day by day in Gupnanwala (. Contd.)	7	1017
POINT OF ORDER (Answer) regarding-		
-Vacation in Technical Education Institutions	10	1525
MUHAMMAD ANWAR, COO. (RETD), MALIK (Minister for Cooperatives)		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1381
MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR (Minister for Agriculture)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Spray of pesticides on fruits and vegetables	10	1527
CONDOLLENCE-		
-For the death of Latif Mughal ex M.P.A	6	828
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Government action against Dr. Nazir Ahmad Mithu Dogar (M.P.A) again and again without any reason in Burewala	10	1512
MUHAMMAD ASHRAF KAMBOH, CH		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Refusal of Police officers about meeting of M.P.A's with arrested Naib Zila Nazim Gujranwal Mr. Gohar Zaman	9	1299

	Issue No.	Page No.
Poor performance of employees of Ravi Town Committee, Lahore (Question No 1542*)	7	1000
Problem of cleanliness of Manka Canal in D.G. Khan (Question No. 1468*)	7	993
Problem of drinking water in Miranpura in Sialkot (Question No 766*)	7	950
Problems of hawkers and cart owners (Question No 532*)	7	944
Project of rehabilitation of Public Park in Jhang (Question No. 1111*)	7	960
Provision of basic facilities in Kot Hussain, Sheikhupura (Question No 1235*)	7	965
Provision of basic facilities in PP 92 Gujranwala (Question No 1074*)	7	955
Reconstruction of the roads of Jhang city (Question No 1113*)	7	962
Remodeling of Manka Canal (Question No 1516*)	7	999
Schedule of collected tax of T.M.A. Faisalabad (Saddar) (Question No 1445*)	7	986
Violation of Lease Rules of Government Property in Gujranwala city (Question No 1409*)	7	969

M

MANAZIR HUSSAIN RANJHA, MR (Minister for Colonies)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

Detail and condition of Jinnah Abides at District Feroz Tek Singh (Question No 2483*)	6	803
Detail of allotment of Government land to the landless farmers of Multan (Question No 2748*)	6	805
Detail of land allotted in Cholistan during 1970-71, 1978-79 and 1983-84 (Question No 1727*)	6	799
Detail of land allotted in Cholistan during 2001-02 (Question No 1728*)	6	800
Detail of land handed over to Federal Government (Question No. 543*)	6	780
Detail of transfer of state land in the name of dead person (Question No 2250*)	6	801
Detail of utilization of Government land in PP-137 Lahore (Question No 2842*)	6	807
Issue of homogeneity in Government rate and market rate of land (Question No 3191*)	6	816
Release of land of Revenue Department from the occupants of PP 155, 156 Lahore (Question No. 3144*)	6	821
MEMONA NABEEL, MRS		
Leave of absence	10	1497

MINISTER FOR AGRICULTURAL MARKETING

See under Muhammad Qasim Noon, Rana

MINISTER FOR AGRICULTURE

See under Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr

MINISTER FOR COLONIES

See under Manazir Hussain Ranjha, Mr

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

See under Zaheer ul Din Khan, Chaudhry

MINISTER FOR COOPERATIVES

See under Muhammad Anwar, Col (Retd), Malik

MINISTER FOR EDUCATION

See under Inam Masood, Mian

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION

See under Muhammad Shafiq Chaudhry, Dr

MINISTER FOR FOOD

See under Muhammad Iqbal, Chaudhry

MINISTER FOR FORESTRY

See under Ashfaq ur-Rahman, Dr

MINISTER FOR HEALTH

See under Tahir Ali Inwed, Dr

	Issue No.	Page No.
Detail of Veterinary Hospitals, vacancies and grants in District Sialkot (Question No. 4128*)	10	1470
Establishment of office of the society for eradication of cruelty against animals at Tehsil Sialkot (Question No. 4396*)	10	1490
Government actions against retired employees possessing official residences (Question No. 4916*)	10	1491
Issue of increase in facilities and fee of breeding in Veterinary centres in District Khushab (Question No. 3981*)	10	1465
Issue of posting of staff at veterinary Dispensary Chak 615 G-B Faisalabad (Question No. 3911*)	10	1463
Problems faced by veterinary centre of Maaza Haveli Goranga District Khanewal (Question No. 4145*)	10	1474
Steps to improve the performance, detail of annual income and expenditures and number of animals in Bahadramagar and other Farms (Question No. 4046*)	10	1466
LOCAL GOVERNMENT & RURAL DEVELOPMENT DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Annual development schemes for the union councils of Lahore (Question No. 1501*)	7	998
Cause of difference in contracts of toll tax in Tehsil Vehari and Burewala (Question No. 1402*)	7	985
Change of water supply pipes in Nishat Park Sialkot (Question No. 1465*)	7	992
Condition of cleanliness and collection of sanitation tax in Shahdra Lahore (Question No. 1543*)	7	1002
Construction and repair of road from Mayo Hospital to Lahore (Question No. 825*)	7	952
Construction of Hajj Ghulam Muhammad street in Mohalla Ram Garh (Question No. 1041*)	7	981
Construction of Rasheed Street and Iqbal Street (Question No. 225*)	7	936
Delay in transfer of slaughter house inspite of assurance by the Government (Question No. 1296*)	7	984
Detail of development projects in PP 57 (Question No. 1477*)	7	995
Detail of incomplete projects of roads in Gujranwala (Question No. 1662*)	7	1004
Detail of expenditures on development projects during 2002-03 in District Layyah (Question No. 1478 A*)	7	996
Detail of parking contract and rate of tax upon cattle in "Bakar Mandi" Lahore (Question No. 982*)	7	980
Detail of tax and fee of TMA in Tehsil Faisalwala (Question No. 1475*)	7	994
Detail of terms and conditions and available facilities for a "Model Village" (Question No. 1406*)	7	967
Details of development projects in District Lahore from 1999 to 2001 (Question No. 221)	7	1006
Development Project and Kachri Abadian in PP-139 (Question No. 526*)	7	939
Development Projects of Ravi Town Lahore (Question No. 562*)	7	946
Development Projects for PP 68 Tehsil Faisalabad city (Question No. 1148*)	7	983
Development Projects of PP 95 Gujranwala (Question No. 1582*)	7	1003
Development work of Chak Ummer Sakhi Ladhaka, Depalpur (Question No. 756*)	7	948
Expected problems due to rescheduling of offices of A.D.I.G and D.I.G (Question No. 1482*)	7	997
Foreign aid for development projects in Faisalabad (Question No. 1435*)	7	974
Issuance of scheme of drinking water in Wazirabad (Question No. 1463*)	7	991
Need of strict action on transfer Policy (Question No. 1410*)	7	972
Operation against the encroachment at Sandi Park Morang (Question No. 224*)	7	929

	Issue No.	Page No.
KHALID MEHMOOD, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
-Government forests and nurseries in PP-167 Sheikhupura and others detail (<i>Question No. 3481*</i>)	9	1258
-Detail of performance of society for eradication of cruelty against animals and detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, Funds and Medicines in District Sheikhupura (<i>Question No. 3827*</i>)	10	1450
KHIZAR ILYAS VIRK, CH		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1365

L

LEAVE OF ABSENCE OF-

-Aamer Hayat Khan Nuazi, Mr	10	1494
-Amanat Ali Vuk, Mr	10	1496
-Bilal Asghar, Ch	10	1495
-Memona Nabeel, Mrs	10	1497
-Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate	10	1496
-Muhammad Ashraf Khan, Mr	10	1497
-Muhammad Iqbal, Chaudhry	10	1495
-Muhammad Mukhtar Hussain, Makhdoom Syed	10	1493
-Sama Bukhari, Mrs	10	1494
-Tasneem Rasheed, Dr	10	1493

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT**QUESTIONS regarding-**

-All details about Fazalpur Cattle Farm (<i>Question No. 3438*</i>)	10	1441
-Dairy Development Schemes for upcoming two years (<i>Question No. 3952*</i>)	10	1464
-Detail and number of lecturers and Professors in University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4264*</i>)	10	1485
-Detail and number of vacancies of Registrar and Assistant Registrar in University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4266*</i>)	10	1488
-Detail of Cattle Farms, land income and expenditures (<i>Question No. 4105*</i>)	10	1469
-Detail of construction, cost and objective of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (<i>Question No. 4259*</i>)	10	1482
-Detail of fines and challans of eradication of cruelty against animals in Multan during 2000 to June 2003 (<i>Question No. 2814*</i>)	10	1434
-Detail of funds, expenditures and TA/DA of employees of University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4250*</i>)	10	1479
-Detail of performance of society for eradication of cruelty against animals and detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, Funds and Medicines in District Sheikhupura (<i>Question No. 3827*</i>)	10	1450
-Detail of recruitments, after 2002 in University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4249*</i>)	10	1475
-Detail of staff, projects facilities, and funds in Tehsil Taxila (<i>Question No. 3899*</i>)	10	1456
-Detail of staff recruitments, and income and expenditures of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (<i>Question No. 4258*</i>)	10	1482
-Detail of uses and expenditures of Vehicles at University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4265*</i>)	10	1486
-Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries in District Kasur (<i>Question No. 4104*</i>)	10	1468
-Detail of Veterinary Hospitals, constructions year, staff and funds in PP 217, Khanewal (<i>Question No. 4144*</i>)	10	1472
-Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, budget, medicines and staff in District Gujrat (<i>Question No. 4830*</i>)	10	1490

	Issue No.	Page No.
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
DISCUSSION ON-		
Education	8	1192
UJAZ AHMED SEHOLE		
QUESTION regarding-		
Problem of increasing the quota of canal water of L.B.D C/5-L. circle Sahawal (Question No. 3074*)	8	1116
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	9	1407
QUESTIONS regarding-		
Delay in transfer of slaughter house inspite of assurance by the Government (Question No. 1296*)	7	984
Detail and number of lecturers and Professors in University of Veterinary Sciences, Lahore (Question No. 4264*)	10	1485
ISHTIAQ AHMED MIRZA, MR		
QUESTION regarding -		
Display the rate list of concerned jobs in Patwarkhanas (Question No. 1161*)	6	798
J		
JALAL DIN DHAKOO, MALIK		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	6	893
JAVAD AHMED, CH		
QUESTION regarding-		
Detail of "Numberdars", Villages and Chaks of District Pakpattan (Question No. 3128*)	6	816
JAVED AKHTAR, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Incomplete construction of bridge from Shadin Lund to Hussain Abad over D.G Khan canal	8	1163
JAVED AKRAM, BRIG (RETD), SITARA-E-IMTIAZ, (Parliamentary Secretary for Provincial Prof. Mang. Dev)		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	6	913
JAVED HASSAN GUJAR, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	6	868
K		
KAMRAN MICHAEL, MR		
QUESTION regarding-		
Situation of enforcement on the inquiry reports of corruption in excquator, Division Faisalabad (Question No. 2610*)	8	1112
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR		
QUESTION regarding-		
Project of rehabilitation of public park in Jhang (Question No. 1111*)	1	960
Reconstructin of the roads of Jhang city (Question No. 1113*)	7	962
KHALID MEHMOOD WATTOO, ADVOCATE, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
Detail of development projects in PP-57 (Question No. 1377*)	7	995
Detail of tax and fee of TMA in Tehsil Tandlianwala (Question No. 1475*)	7	994
Issue of posting of staff at Veterinary Dispensary Chak 615 G B Faisalabad (Question No. 3911*)	10	1463

	Issue No.	Page No.
Detail of departmental action and inquiries against "Mate" of Irrigation Department (Question No. 3230*)	8	1128
Detail of employment in Irrigation Department Bahawalpur (Question No. 4276*)	8	1144
Detail of Government action against theft of canal water in Sheikhupura (Question No. 2501*)	8	1108
Detail of Irrigation uplift scheme Head Shaakpur near Kot Roshan Din Sheikhupura (Question No. 3168*)	8	1132
Detail of machinery used in Irrigation Department (Question No. 1995*)	8	1083
Detail of performance and number of mogas up on the canal from Jallo to 'Thekar Niaz Bag (Question No. 3183*)	8	1119
Detail of plans and Development funds of Xi: N's offices, Irrigation Department in District Jhang (Question No. 3199*)	8	1126
Detail of remuneration and land acquired for construction of "Head Tienwar" (Question No. 3200*)	8	1127
Detail of rest houses and staff of Irrigation Department in Telsal Taxila (Question No. 2681*)	8	1113
Detail of rest houses of Irrigation Department in the Districts of former Bahawalpur Division (Question No. 3088*)	8	1117
Detail of water theft, construction and cost of Mojo Ki Miners, District Kasur (Question No. 3806*)	8	1139
Details of under construction Small Dams in the Province (Question No. 4110*)	8	1145
Loading of turn system of canals and conversion of six monthly canals into yearly canals (Question No. 2231*)	8	1093
Expansion of bridges on drains and canals of Hafizabad Sheikhupura road (Question No. 3752*)	8	1138
Government efforts and the problems of Bosal distributary Telsal Malkwal (Question No. 3970*)	8	1142
Illegal Mogas and problem of theft of water in military farm in Saduqabad (Question No. 2416*)	8	1104
Improper discharge of water from the mogas of canal passing through Judicial Colony Lahore (Question No. 3184*)	8	1124
Issue of Canal water tube wells and water tax at canal Shahpur branch Sangodha (Question No. 3928*)	8	1141
Issue of completion of incompleting drains of Chashma Rite Bank canal (Question No. 3411*)	8	1134
Issue of pavement of canal Hajan Branch from Head Faqeerian to Chak No. 3 South Bhalwal (Question No. 3313*)	8	1131
Issue of reduction of size of Mogas at Shahpur Canal branch (Question No. 3927*)	8	1140
Issue of repair of scarp tubewells and to start the Rangpur canal in Jhang on annual basis (Question No. 3590*)	8	1137
Problem of increasing the quota of canal water of L.B.D.C/5 E. circle Sahawal (Question No. 3074*)	8	1116
Problem of installation of New Mogas in Mauza Naidu Telsal Lahore cantt (Question No. 3317*)	8	1130
Problem of supply of electricity at Chak No. 305/11 R, Fort Abbas (Question No. 3153*)	8	1118
Reason of having demerit of two Districts by S.D.O Irrigation Faisalabad (Question No. 2313*)	8	1111
Reasons of posting of Haider Zaman Khan Sub Engineer as S.D.O (Question No. 2157*)	8	1090
Restoration of paved water courses to supply water to the fields (Question No. 1876*)	8	1079
Situation of enforcement on the inquiry reports of corruption in execution, Division Faisalabad (Question No. 2610*)	8	1112

	Issue No.	Page No.
I		
IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, MIAN		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	9	1375
QUESTION regarding-		
Reason of transfers during ban in the office of EDO (R) (<i>Question No. 2731*</i>)	6	803
HISAN ULLAH WAQAS, SYED		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
Detail of Government action on loss of million of rupees and humiliation of women in a bus robbery near Mauza Tawaryan (Budkana) routed from Narowal to Rawalpindi (<i>Call Attention Notice No. 171</i>)	9	1274
DISCUSSION ON-		
Education	8	1174
Law and order situation	6	894
QUESTIONS regarding-		
Dairy Development Schemes for upcoming two years (<i>Question No. 3952*</i>)	10	1464
Detail of Government, forests and wood obtained from them (<i>Question No. 2429*</i>)	9	1218
Detail of income, staff and museties of forest in Lahore (<i>Question No. 3858*</i>)	9	1262
Detail of land handed over to Federal Government (<i>Question No. 3433*</i>)	6	780
Detail of machinery used in Irrigation Department (<i>Question No. 1995*</i>)	8	1083
Detail of parking contract and ratio of tax upon cattle in "Bakar Mandi" Lahore (<i>Question No. 982*</i>)	7	980
Details of trees situated in Kala Chitta, Government forest in Attock (<i>Question No. 2581*</i>)	9	1223
Development Projects of Ravi Town Lahore (<i>Question No. 562*</i>)	7	946
Illegal Mogas and problem of theft of water in military Farm in Sadiqabad (<i>Question No. 2416*</i>)	8	1104
Water charges for the year 2002 and its recovery (<i>Question No. 544*</i>)	6	786
Steps to improve the performance, detail of annual income and expenditures and number of animals in Bahadurnagar and other Farms (<i>Question No. 4046*</i>)	10	1466
IJAZ AHMAD, SH		
POINT OF ORDER regarding-		
Transfer of Hockey Stadium Faisalabad to Punjab Sports Board	9	1311
QUESTIONS regarding-		
Allotment of state land in Chak No. 124/JB, Faisalabad on bogus claims and steps taken by Government (<i>Question No. 3140*</i>)	6	818
Detail and number of vacancies of Registrar and Assistant Registrar in University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 1766*</i>)	10	1488
IRRIGATION & POWER DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Causes of transfers during the ban on transfers (<i>Question No. 3229*</i>)	8	1128
Condition of Tube well No. 2 at Bhogwal Shelter road Lahore (<i>Question No. 3377*</i>)	8	1133
Construction of Check Dams to raise the level of underground water in Soon Valley and Damau Mahla (<i>Question No. 3578*</i>)	8	1136
Construction of paved Dam on the river Ravi to save Manga Mandi and adjoining Villages (<i>Question No. 3190*</i>)	8	1124
Detail about Mahla lift Irrigation Project in Mianwah and Khushab (<i>Question No. 3577*</i>)	8	1134
Detail of construction work on Lan Drain for protection from Flood in Rawalpindi (<i>Question No. 2967*</i>)	8	1115

	Issue No.	Page No.
-Dairy development schemes for upcoming two years (<i>Question No. 3952*</i>)	10	1464
-Detail and number of lecturers and Professors in University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4264*</i>)	10	1485
Detail and number of vacancies of Registrar and Assistant Registrar in University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4266*</i>)	10	1489
Detail of Cattle Farms, land, income and expenditures (<i>Question No. 4105*</i>)	10	1470
-Detail of construction, cost and objective of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (<i>Question No. 4259*</i>)	10	1483
Detail of fines and challans of eradication of cruelty against animals in Multan during 2000 to June 2003 (<i>Question No. 2814*</i>)	10	1434
Detail of Funds, expenditures and TA/DA of employees of University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4250*</i>)	10	1480
Detail of performance of society for eradication of cruelty against animals and detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, Funds and Medicines in District Sheikhpura (<i>Question No. 3827*</i>)	10	1454
-Detail of recruitments, after 2002 in University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4249*</i>)	10	1476
-Detail of staff, projects facilities, and funds in Tehsil Taxila (<i>Question No. 3899*</i>)	10	1457
Detail of staff recruitments, and income and expenditures of Veterinary Research Institute, Ghazi Road, Lahore (<i>Question No. 4258*</i>)	10	1482
Detail of uses and expenditures of vehicles at University of Veterinary Sciences, Lahore (<i>Question No. 4265*</i>)	10	1487
Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries in District Kasur (<i>Question No. 4101*</i>)	10	1468
Detail of Veterinary Hospitals, construction years, staff and funds in PP 212 Khanewal (<i>Question No. 4144*</i>)	10	1473
Detail of Veterinary Hospitals, Dispensaries, budget, medicines and staff in District Gujarat (<i>Question No. 4330*</i>)	10	1491
Detail of Veterinary Hospitals, vacancies and grants in District Sialkot (<i>Question No. 4128*</i>)	10	1471
-Establishment of office of the society for eradication of cruelty against animals at Tehsil Sialkot (<i>Question No. 4396*</i>)	10	1490
Government actions against retired employees possessing official residences (<i>Question No. 4916*</i>)	10	1492
Issue of increase in facilities and fee of breeding in Veterinary centres in District Khushab (<i>Question No. 3981*</i>)	10	1466
Issue of posting of staff at Veterinary Dispensary Chak 645 G B Faisalabad (<i>Question No. 3911*</i>)	10	1463
Problems faced by Veterinary centre of Mauza Haveli Goanga District Khanewal (<i>Question No. 4145*</i>)	10	1475
Steps to improve the performance, detail of annual income and expenditures and number of animals in Bahadurnagar and other Farms (<i>Question No. 4046*</i>)	10	1467
HASSAN MURTAZA, SYED		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1401
QUESTION regarding-		
Reasons of delay to carry out the orders of B.O.R (<i>Question No. 2813*</i>)	6	809
HEALTH DEPARTMENT		
SHORT NOTICES QUESTIONS regarding-		
Appointment of Lady Doctors at B.H.U Bhera and T.H.Q Hospital in Bhalwal (<i>Short Notice. 33</i>)	9	1709
Detail of machinery, grant, wards and sanctioned posts of D.H.Q Hospital in Rawalpindi (<i>Short Notice. 32</i>)	8	1074

	Issue No.	Page No.
G		
GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR (Minister for Revenue, Relief & Consolidations)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Allotment of Government land and other issues in Harbanspura (Question No. 2898*)	6	811
-Allotment of state land in Chak No. 124/J.B, Faisalabad on bogus claims and steps taken by Government (Question No. 3140*)	6	818
-Bringing Mauza Kharak under administration of Tehsil Kamonki (Question No. 1077*)	6	794
-Destructions by Nala Bher in Sialkot and arrangements by Government (Question No. 3136*)	6	818
-Detail and cause of appointment of Tehsildars in their Home District (Question No. 3276*)	6	823
-Detail and number of sanctioned vacancies in every District after Devolution Plan (Question No. 2828*)	6	807
-Detail of Government agriculture land allotted in District Gujrat (Question No. 201)	6	826
-Detail of income from registry fee during 1999-2003 in District Gujrat (Question No. 3490*)	6	825
-Detail of license holders in Faisalabad and Lahore and licensing authority Lahore for interest based business (Question No. 2951*)	6	814
-Detail of "Numberdars", Villages and Chaks of District Pakpattan (Question No. 3128*)	6	816
-Detail of recruitment of Tehsildars and Naib Tehsildars during 1999-2003 (Question No. 2949*)	6	812
-Detail of transfers at Patwarikhana Harbanspura, Lahore (Question No. 134*)	6	774
-Detail of registry fee from 1999 to 2003 in Mukus (Question No. 2747*)	6	804
-Display the rate list of concerned jobs in Patwarikhanas (Question No. 1161*)	6	798
-Facility of transfer of land without fee in case of death (Question No. 3343*)	6	824
-Issue of scale and qualification for Tehsildar and Naib Tehsildar (Question No. 3143*)	6	820
-Issue of transfer of Tehsil Headquarter from Ferozwala District Sheikhupura to Mureedkay (Question No. 3215*)	6	822
-Posting of Qurdawar and Naib Tehsildar in Lahore (Question No. 133*)	6	766
-Problem of ban on recruitment and number of the persons who have passed the Patwar course (Question No. 2790*)	6	806
-Reason of transfers during ban in the office of E.D.O (R) (Question No. 2731*)	6	804
-Reasons of delay to carry out the orders of B.O.R (Question No. 2843*)	6	809
-Reconstruction of road of Chak No. 5/61 Tehsil Nankana Sahib according to original measurement (Question No. 3075*)	6	815
-Water charges for the year 2002 and its recovery (Question No. 544*)	6	807
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Insulting behaviour of the officers of Revenue Department with M.P.A	6	840

H

HAROON AHMAD SULTAN BUKHARI, SYED (Minister for Livestock & Dairy Development)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-All details about Faralpu Cattle Farm (Question No. 3438*)	10	1441
---	----	------

	Issue No.	Page No.
FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	6	898
QUESTION regarding-		
Issue of completion of incomplete drains of Chashma Rite Bank canal (<i>Question No. 3431*</i>)	8	1134
FAZAL AHMED RANJHA, MR		
QUESTIONS regarding-		
Finding of turn system of canals and conversion of six monthly canals into yearly canals (<i>Question No. 2231*</i>)	9	1093
Government efforts and the problems of Bosal distributary Tehsil Malkwal (<i>Question No. 3970*</i>)	8	4142
FORESTRY DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Allocated land for forests in Punjab existing forests and other related detail (<i>Question No. 3387*</i>)	9	1250
Current situation of forests in Punjab and Government efforts to extend them (<i>Question No. 3399*</i>)	9	1257
Detail of earning and expenditure and problems of different contractors of the Lahore Zoo (<i>Question No. 3085*</i>)	9	1237
Detail of Government, forests and wood obtained from them (<i>Question No. 2429*</i>)	9	1218
Detail of Government steps for increasing the forests (<i>Question No. 3963*</i>)	9	1264
Detail of income, expenditures, servants, plants and forests in Rawalpindi city (<i>Question No. 3814*</i>)	9	1261
Detail of income, staff and nurseries of forest in Lahore (<i>Question No. 3858*</i>)	9	1262
Detail of land of forests, plants and then income and expenditures in District Gujranwala and other cities (<i>Question No. 4360*</i>)	9	1269
Detail of land of forests, plants and then income and expenditures in District Lahore and other cities (<i>Question No. 4358*</i>)	9	1268
Detail of land of forests, plants and then income and expenditures in District Rawalpindi and other cities (<i>Question No. 4461*</i>)	9	1270
Detail of members, funds and expenditures of the Punjab Wildlife Management Board (<i>Question No. 4131*</i>)	9	1266
Detail of plants and cost of Plantation during the current year (<i>Question No. 3045*</i>)	9	1278
Detail of wild life Parks situated in the Province and to establish a wild Park in Bahawalnagar (<i>Question No. 3388*</i>)	9	1286
Details of forests and land of Forest Department in District Bahawalpur (<i>Question No. 2302*</i>)	9	1213
Details of plantation and Government forest in PP-1 Gojar Khan (<i>Question No. 4340*</i>)	9	1245
Details of trees situated in Kala Chitta, Government forest in Attock (<i>Question No. 2581*</i>)	9	1223
Government forests and nurseries in PP-167 Shekhupura and other details (<i>Question No. 3481*</i>)	9	1258
Problems created by shifting the Pale Padhar forest from Khushab to Chakwal (<i>Question No. 4354*</i>)	9	1248
Provision of the land for extension of the Lahore Zoo (<i>Question No. 3055*</i>)	9	1234
Rest Houses of Forest Department in Rawalpindi and Jhelum and other related details (<i>Question No. 3620*</i>)	9	1260
Service record and personal bio data of Range Officer Jalo Park, Lahore (<i>Question No. 2178*</i>)	9	1254

	Issue No.	Page No.
Detail of land allotted in Cholistan during 2001-02 (<i>Question No 1728*</i>)	6	800
Detail of land handed over to Federal Government (<i>Question No 543*</i>)	6	780
Detail of transfer of state land in the name of dead person (<i>Question No. 2250*</i>)	6	804
Detail of utilization of Government land in PP-137 Lahore (<i>Question No. 2842*</i>)	6	807
Issue of homogeneity in Government rate and market rate of land (<i>Question No 3101*</i>)	6	815
Release of land of Revenue Department from the occupants of PP 155,156 Lahore (<i>Question No 3144*</i>)	6	821
CONDOLENCE-		
For the death of Latif Mughal ex MPA	6	828
D		
DISCUSSION ON-		
Education	8	1169
Law and order situation	6, 9	805,881,1352
E		
EHSAN HAJI CHAUDHRY, MAJ (RETD)		
QUESTION regarding-		
Expected problems due to rescheduling of offices of A.D.L.G and D.L.G (<i>Question No 1482*</i>)	7	997
EHSAN-UH-HAQ AHSAN NOULATIA, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	9	1378
EJAZ AHMAD ACHLANA, MEMBER		
QUESTION regarding-		
Detail and causes of appointment of Tehsildars in then Home District (<i>Question No 3276*</i>)	6	822
EJAZ AHMED SAMMA, CH		
QUESTIONS regarding-		
Detail of plants and cost of plantation during the current year (<i>Question No 3045*</i>)	9	1228
Issuance of scheme of drinking water in Wazirabad (<i>Question No 1463*</i>)	7	991
F		
FAISAL HAYAT JABROANA, MR		
QUESTION regarding-		
Issue of repair of scarp tubewells and to start the Rangpur canal in Ilhary on annual basis (<i>Question No 3590*</i>)	8	1137
FAIZ ULLAH KAMOKA, MR		
QUESTIONS regarding-		
Development Projects for PP 68 Tehsil Faisalabad city (<i>Question No 1148*</i>)	7	983
Schedule of collected tax of T.M.A Faisalabad (Sadda) (<i>Question No 1445*</i>)	7	986
FARAH IQBAL KILAN, MRS		
QUESTION regarding-		
Detail of income, expenditures, servants, plants and forests in Rawalpindi city (<i>Question No 4814*</i>)	9	1261
FARZANA NAZIR, DR (Parliamentary Secretary for Health)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
Increase in business of kidney selling in Rawalpindi	8	1153

	Issue No.	Page No.
Details of trees situated in Kala Chitta, Government forest in Attock (<i>Question No. 2581*</i>)	9	1224
Government forests and nurseries in PP-167 Shekhpura and other details (<i>Question No. 3481*</i>)	9	1258
Problems created by shifting the Pale Padhar forest from Khushab to Chakwal (<i>Question No. 3354*</i>)	9	1248
Provision of the land for extension of the Lahore Zoo (<i>Question No. 3055*</i>)	9	1235
Rest Houses of Forest Department in Rawalpindi and Islamabad and other related details (<i>Question No. 3620*</i>)	9	1260
Service record and personal bio data of Range Officer Jafar Park, Lahore (<i>Question No. 2178*</i>)	9	1254
B		
BILAL ASGHAR, CH Leave of absence	10	1495
QUESTION regarding- Detail and condition of Jinnah Abides at District Toba Tek Singh (<i>Question No. 2483*</i>)	6	802
BILAL YASIN, MR QUESTION regarding- Development project and Kachi Abadian in PP-139 (<i>Question No. 526*</i>)	7	939
BILLS regarding- The New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2001 (<i>Considered in the House</i>)	7	1065
The Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004 (<i>Considered in the House</i>)	9	1326
The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2001 (<i>Considered in the House</i>)	10	1552
The Torture Compensation Bill 2004 (<i>Considered in the House</i>)	10	1558
The University of And Agriculture, Rawalpindi (Amendment) Bill 2001 (<i>Considered in the House</i>)	10	1549
BUSHRA NAWAZ GARDEZI, SYEDA (Parliamentary Secretary for Home) DISCUSSION ON- Law and order situation	9	1394
REPORT regarding- (Presented in the House) The Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004 by Standing Committee on Home Affairs	7	1007
C		
CALL ATTENTION NOTICES regarding-- About Government action on firing on innocent people by Mujahid force at Sunder Das Road, Lahore	9	1282
Detail of facts and Government action against robbery in Police uniform committed in front of Race Course Park, Lahore	7	1011
Detail of Government action on loss of million of rupees and humiliation of women in a bus robbery near Mauza Tawaryan (Baukana) routed from Narowal to Rawalpindi (<i>Call Attention Notice No. 174</i>)	9	1274
COLONIES DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding- Detail and condition of Jinnah Abides at District Toba Tek Singh (<i>Question No. 2483*</i>)	6	802
Detail of allotment of Government land to the landless farmers of Multan (<i>Question No. 2748*</i>)	6	805
Detail of land allotted in Cholistan during 1970-71, 1978-79 and 1983-84 (<i>Question No. 1727*</i>)	6	798

	Issue No.	Page No.
RESOLUTION regarding-		
Condemnation of terrorism in Karachi and show of solidarity with the citizens	6	880
ASAD ANSARAF, DR		
MOTION REGARDING SUSPENSION OF RULES-		
Motion for suspending the rules 32 & 115 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 under the rule 234	8	1188
QUESTIONS regarding-		
Detail and number of sanctioned vacancies in every District after Devolution Plan (<i>Question No. 2828*</i>)	6	806
Reason of having domicile of two Districts by S D O Imtiaz Faisalabad (<i>Question No. 2313*</i>)	8	1111
Reasons of posting of Mr Haider Zaman Khan, Sub Engineer as S D O (<i>Question No. 2157*</i>)	8	1090
RESOLUTION regarding-		
Delay in implementation of 7 th Wage Board Award	8	1189
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
Detail of expenditures on development projects during 2002-03 in District Layyah (<i>Question No. 1478-A*</i>)	7	996
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	6	907
QUESTION regarding-		
Foreign aid for development projects in Faisalabad (<i>Question No. 1435*</i>)	7	974
ASHFAQ-UR-RAHMAN, DR (Minister for Forestry)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Allocated land for forests in Punjab existing forests and other related detail (<i>Question No. 3187*</i>)	9	1250
Current situation of forests in Punjab and Government efforts to extend them (<i>Question No. 3399*</i>)	9	1258
Detail of earning and expenditure and problems of different contractors of the Lahore Zoo (<i>Question No. 3085*</i>)	9	1238
Detail of Government, forests and wood obtained from them (<i>Question No. 2429*</i>)	9	1219
Detail of Government steps for increasing the forests (<i>Question No. 3963*</i>)	9	1264
Detail of income, expenditures, servants, plants and forests in Rawalpindi city (<i>Question No. 3814*</i>)	9	1261
Detail of income, staff and nurseries of forest in Lahore (<i>Question No. 3858*</i>)	9	1262
Detail of land of forests, plants and their income and expenditures in District Gujranwala and other cities (<i>Question No. 4360*</i>)	9	1270
Detail of land of forests, plants and their income and expenditures in District Lahore and other cities (<i>Question No. 4358*</i>)	9	1268
Detail of land of forests, plants and their income and expenditures in District Rawalpindi and other cities (<i>Question No. 4361*</i>)	9	1271
Detail of members, funds and expenditures of the Punjab Wild Life Management Board (<i>Question No. 4131*</i>)	9	1267
Detail of plants and cost of plantation during the current year (<i>Question No. 3045*</i>)	9	1228
Detail of wild life parks situated in the Province and to establish a wild Park in Bahawalnagar (<i>Question No. 3388*</i>)	9	1256
Details of forests and land of Forest Department in District Bahawalpur (<i>Question No. 2402*</i>)	9	1244
Details of plantation and Government forest in P.P-1 Gujrat Khan (<i>Question No. 3340*</i>)	9	1246

	Issue No.	Page No.
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1352
POINTS OF ORDER regarding-		
-Contrary statements of Minister and Parliamentary Secretary regarding unlawful recruitments in Excise and Taxation Department	9	1291
-Strike by lawyers against the attitude of D.P.O Gujrat	7	924
AGENDA-		
-For the session held on 2 nd June, 2004	6	761
-For the session held on 3 rd June, 2004	7	921
-For the session held on 4 th June, 2004	8	1069
-For the session held on 7 th June, 2004	9	1205
-For the session held on 8 th June, 2004	10	1425
AKHTAR HUSSAIN RIZVI, SYED (Minister for Labour & Human Resource)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
- changing of "Punjab Employees Social Security Institute Lahore" into a Private Health Company	10	1541
ALI ABBAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Bringing Manzla Khatak under administration of Tehsil Kamonki (Question No 1077*)	6	794
-Construction of Haji Ghulam Muhammad street in Motulla Ram Garh (Question No 1041*)	7	981
-Provision of basic facilities in Kot Hussain, Sheikhpura (Question No 1235*)	7	765
AMANAT ALI VIRK, MR		
-Leave of absence	10	1496
ANJUM AMJAD, DR		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	9	1396
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Increase in business of kidney-selling in Rawalpindi	8	1152
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Detail of facts and Government action against robbery in Police uniform committed in front of Race Course Park, Lahore	7	1011
DISCUSSION ON-		
-Education	8	1194
-Law and order situation	6	885
MOTION REGARDING SUSPENSION OF RULES-		
-Rules for submission of resolution suspension of citizens of Karachi	6	871
POINTS OF ORDER regarding-		
-Progress of condemn resolution against terrorism for the peaceful people of Karachi	6	764
-Strike call from Punjab Bar Council against the attitude of D.P.O Gujrat	8	1072
-Vacation in Technical Education Institutions	10	1524
QUESTIONS regarding-		
-Change of water supply pipes in Nishat Park Sialkot (Question No 1465*)	7	992
-Destructions by Nala Bher in Sialkot and arrangements by Government (Question No 3136*)	6	817
-Detail of water theft, construction and cost of Mojo Ki Miners, District Kasur (Question No 3806*)	8	1139
-Detail of Veterinary Hospitals, vacancies and grants in District Sialkot (Question No 4128*)	10	1470
-Establishment of office of the society for eradication of cruelty against animals at Tehsil Sialkot (Question No. 4396*)	10	1490
-Problem of drinking water in Minapura in Sialkot (Question No. 766*)	7	950

	Issue No.	Page No.
Issue of repair of scarp tubewells and to start the Rangpur canal in Jhang on annual basis (<i>Question No. 3590*</i>)	8	1137
Problem of increasing the quota of canal water of L.B.D.C/5 L. circle Sahiwal (<i>Question No. 3071*</i>)	8	1116
Problem of installation of New Mogas in Manza Nadi Tehsil Lahore Cantt (<i>Question No. 3317*</i>)	8	1130
Problem of supply of electricity at Chak No. 305/H.R. Fort Abbas (<i>Question No. 3153*</i>)	8	1118
Reasons of having domicile of two Districts by S.D.O. Irrigation Faisalabad (<i>Question No. 2113*</i>)	8	1111
Reasons of posting of Mr. Haider Zaman Khan, Sub Engineer as S.D.O. (<i>Question No. 2157*</i>)	8	1091
Restoration of paved water courses to supply water to the fields (<i>Question No. 1876*</i>)	8	1079
Situation of enforcement on the inquiry reports of corruption in executor, Division Faisalabad (<i>Question No. 2610*</i>)	8	1113
ABDUL ALEEM SHAH, SYED		
DISCUSSION ON-		
Law and order situation	6	896
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
Insulting behaviour of the officers of Revenue Department with M.P.A.	6	840
QUESTION regarding-		
Problems of hawkers and cart owners (<i>Question No. 532*</i>)	7	941
ABDULLAH YOUSAF WARRAICH, CHAUDHRY (Parliamentary Secretary for Law)		
REPORT regarding- (<i>Presented in the House</i>)		
The Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2001 by Standing Committee on Home Affairs	7	1007
ABID HUSSAIN CHATTIHA, MR		
QUESTION regarding-		
Detail of irrigation uplift scheme Head Sharakpur near Kot Roshan Din Sheikhpura (<i>Question No. 1368*</i>)	8	1132
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Day by day increase in the prices of meat in Gujranwala (<i>Contd.</i>)	7	1017
Day by day increase in the prices of meat in all cities of Punjab including Gujranwala	6	852
Demand of Tenders without funds by T.M.A. Faisalabad	9	1318
Deprivation of water of WASA to citizens of Gujranwala	9	1303
Incomplete construction of bridge from Shadan Lund to Hussain Abad over D.G. Khan canal	8	1163
Increase in business of Kidney selling in Rawalpindi	8	1152
Increase in the prices of meat and bread in Lahore	6	853
It is feared that the surgical equipment of children at Victoria Hospital Bahawalpur will become out of order	9	1315
Sale of forged medicine in whole Province	6	851
Spending of money on other projects instead of development projects recommended by M.P.A.	8	1149
Spray of pesticides on fruits and vegetables	10	1527
Changing of "Punjab Employees Social Security Institute Lahore" into a Private Health Company	9, 10	1317, 1541
Violation of Rule 3 of Punjab Local Government Auction and Collection Rights in Faisalabad	6	845
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Changing of "Punjab Employees Social Security Institute Lahore" into a Private Health Company	9	1317

INDEX

	Issue No.	Page No.
AAMER HAYAT KHAN NAZI, MR		
Leave of absence	10	1494
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY (Minister for Irrigation & Power)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Causes of transfers during the ban on transfers (Question No. 3229*)	8	1128
Condition of tube well No. 2 at Bhogwal Sheller road Lahore (Question No. 3377*)	8	1133
Construction of Check Dams to raise the level of underground water in Soon Valley and Damsan Mahlar (Question No. 3578*)	8	1136
Construction of paved Dam on the river Ravi to save Manga Mandi and adjoined Villages (Question No. 3190*)	8	1125
Detail about Mahlar lift Irrigation Project in Mianwah and Khushab (Question No. 3577*)	8	1135
Detail of construction work on Lar Drain for protection from flood in Rawalpindi (Question No. 2967*)	8	1115
Detail of departmental action and inquiries against "Mate" of Irrigation Department (Question No. 3230*)	8	1129
Detail of employment in Irrigation Department Bahawalpur (Question No. 4276*)	8	1144
Detail of Government action against theft of canal water in Sheikhupura (Question No. 2501*)	8	1108
Detail of Irrigation uplift scheme Head Sharakpur near Kot Roshan Dun Sheikhupura (Question No. 3368*)	8	1132
Detail of machinery used in Irrigation Department (Question No. 1995*)	8	1084
Detail of performance and number of mogas up on the canal from Jallo to Thokar Naz Bag (Question No. 3183*)	8	1119
Detail of plans and development funds of XEN's offices, Irrigation Department in District Jhang (Question No. 3199*)	8	1126
Detail of remuneration and land acquired for construction of "Head Tremon" (Question No. 3200*)	8	1127
Detail of rest houses and staff of Irrigation Department in Tehsil Taxila (Question No. 2681*)	8	1114
Detail of rest houses of Irrigation Department in the Districts of former Bahawalpur Division (Question No. 3088*)	8	1117
Detail of water theft, construction and cost of Mojo Ki Miners, District Kasur (Question No. 3806*)	8	1140
Details of under construction small dams in the Province (Question No. 4430*)	8	1146
Change of turn system of canals and conversion of six monthly canals into yearly canals (Question No. 2231*)	8	1093
Comparison of budgets on drains and canals of Hafizabad Sheikhupura road (Question No. 3752*)	8	1138
Government efforts and the problems of Bosal distributary Tehsil Malkwal (Question No. 3970*)	8	1143
Illegal Mogas and problem of theft of water in military farm in Sadiqabad (Question No. 2416*)	8	1102
Improper discharge of water from the mogas of canal passing through Industrial Colony Lahore (Question No. 3184*)	8	1122
Issue of canal water tube wells and water tax at canal Shalpur branch Sangodha (Question No. 3928*)	8	1142
Issue of completion of incomplected drains of Chashma Ruc Bank canal (Question No. 3431*)	8	1131
Issue of pavement of canal Hagan Branch from Head Faqeeran to chak No. 3 South Bhalwal (Question No. 3343*)	8	1134
Issue of reduction of size of Mogas at Shalpur Canal branch (Question No. 3927*)	8	1141